۷ حصے
عکسی
محمدی زیور
المعروف بہ
فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ
باضافہ جدید اسلامی اوراد و وظائف
مُصنّفہ
حضرت مولانا
محیّ الدین رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
مرکزی مکتبہ اہلحدیث مئو، یوپی، ۲۷۵۱۰۱، انڈیا۔

محمدی زیور
عکسی
حصہ اول

المعروف بہ

فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ

باضافہ جدید اسلامی اوراد و وظائف

مؤلف ـــــ مولانا محی الدین رحمۃ اللہ علیہ
جدید ترتیب و تصحیح ـــــ مولانا عزیز الحق عمری

ناشر :-
فخر العبید اعظمی
مرکزی مکتبہ اہلحدیث مئو - یوپی ۲۷۵۱۰۱ انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد!

"فقہ محمدیہ" مولانا محی الدین رحمہ اللہ کی ایک معتمد اور مقبول عام کتاب ہے جس میں اسلام کے سبھی چھوٹے بڑے مسائل براہ راست قرآن و احادیث سے اخذ کر کے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی یہی وہ اہم خصوصیت ہے جس کی وجہ سے نہایت اعتماد کے ساتھ اس سے برابر استفادہ کیا جاتا رہا ہے لیکن چونکہ یہ کتاب پرانی اردو زبان میں ہے اسلئے عام اور کم پڑھے افراد کو دشواریاں پیش آتی ہیں۔ لہٰذا جناب فخر العبید اعظمی صاحب نے فرمائش کی کہ اسے آسان اردو زبان میں تبدیل کر دیا جائے تاکہ مسلم خواتین سمیت عام اردو پڑھے لکھے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اور الحمد للہ! طویل محنت و کاوش کے بعد اسے قارئین کے لئے "محمدی زیور" کے نام سے آسان جدید اردو زبان میں پیش کیا جارہا ہے۔

"فقہ محمدیہ" کی احادیث کے حوالے بار بار کی کتابت وطباعت کی وجہ سے بہت کچھ تبدیل ہو گئے ہیں۔ ایسے ہی اس کے کچھ مسائل بھی جدید تحقیقات حدیث کے دور میں بدل چکے ہیں، پھر بھی کتاب کے حوالوں اور مسائل کو علیٰ حالہٖ چھوڑ دیا گیا ہے جن پر "انشاء اللہ" آئندہ اشاعت کے وقت نظرثانی کی جائے گی۔

قارئین سے گذارش ہے کہ اگر کتاب کے مسائل اور حوالوں میں کوئی لغزش ہو یا کتابت وغیرہ میں کوئی چوک ہوئی ہو تو برائے کرم ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کیجا سکے ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔

امید ہے کہ اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ہی مؤلف کتاب اور ناشر کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ قارئین کو اس کتاب سے استفادے کی توفیق دے اور اسے قبول عام سے سرفراز فرمائے۔ آمین

عزیز الحق عمری

محمدی زیور حصہ اول

محمدی زیور حصہ دوم

محمدی زیور حصہ سوئم

محمدی زیور حصہ چہارم

محمدی زیور حصہ پنجم

محمدی زیور حصہ ششم

محمدی زیور حصہ ہفتم

دعائیں اور اذکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پانی کا حکم

[1] پانی قلتین (یعنی ڈھائی مشک) سے کم ہو تو ناپاک چیز کے پڑنے سے ناپاک ہو جاتا ہے اور قلتین کے برابر ہو اور ناپاک چیز اس میں پڑ جانے سے اسکا رنگ یا بو یا ذائقہ برا ہو جائے تو ناپاک ہو جاتا ہے۔ وضو کے عضو کا پانی وضو کے پانی میں پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ لیکن جنابت کی حالت میں اس کے اندر بیٹھ کر نہیں نہانا چاہئے کنارے بیٹھ کر اس میں سے پانی اٹھا کر نہانا چاہئے[2]۔

پیشاب پاخانے کے آداب

[3] پاخانہ جن و شیطان کے رہنے کی جگہ ہے جو شخص پاخانے میں جائے یعنی جانے کا ارادہ کرے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور پاخانہ سے نکلے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ یعنی سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے ایذا دور کی اور مجھے عافیت دی، پاخانہ سے نکلنے پر یہ دعا بھی آئی ہے۔ غُفْرَانَکَ۔ یعنی تیری بخشش چاہتا ہوں، [6] پاخانے پیشاب کے وقت قبلہ رو بیٹھنا یا اس کی طرف پیٹھ کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن عمارتوں میں جائز ہے۔ [7] داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔

---

[1] حدیث ابو امامہ بروایت ابن ماجہ بلوغ المرام باب المیاہ مطبوعہ دہلی ص۳، وحدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب المیاہ فصل ثانی [2] صحیح مسلم بروایت ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب المیاہ فصل اول [3] ابو داؤد و ابن ماجہ بروایت زید بن ارقم مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل ۲ [4] حدیث انسؓ بروایت ابن ماجہ مطبوعہ اول دہلی ص۲۵ [5] مسند احمد ابو داؤد ترمذی، نسائی ابن ماجہ دارمی بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل ۲ [6] حدیث بخاری و مسلم وغیرہ بروایت ابو ایوبؓ مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل اول [7] صحیح مسلم بروایت سلمان مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل اول

۸ پاخانہ کے لئے تین ڈھیلے سے کم نہ لے جائے۔ لیکن تین نہ ملیں تو دو کافی ہے[۹] جہاں تک ممکن ہو طاق ڈھیلے استعمال کرے اور طاق نہ ملیں تو کوئی گناہ نہیں، گوبر[۱۰] ہڈی اور کوئلے کے استعمال کی ممانعت ہے اس لئے کہ یہ تینوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں[۱۱] اگر ان سے استنجاء کرے تو پاک نہیں ہوگا[۱۲] عام راستے اور سائے اور گھاٹ پر پاخانہ پیشاب کرنے سے لعنت پڑتی ہے[۱۳] غسل خانے اور بل میں پیشاب کرنے کی ممانعت ہے[۱۴] پیشاب کرتے وقت داہنے ہاتھ سے شرمگاہ پکڑنا اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنا درست نہیں ہے۔

[۱۵] پاخانہ پھرنے کے لئے زمین کے نزدیک ہونے سے پہلے ستر ننگا نہیں کرنا چاہئے۔ پاخانہ پھرنے کے وقت دو شخص شرمگاہ کھول کر بیٹھے بات کر رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ غضب[۱۶] میں آتا ہے۔ عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔[۱۷] پاخانہ پھرنے کے بعد صرف ڈھیلوں سے پاکی ہو جاتی ہے لیکن[۱۸] عورتوں کو پانی سے استنجاء کرنا ضروریات سے ہے، اور مردوں[۱۹] کے لئے افضل ہے۔ **فائدہ**۔ اگر ڈھیلے کے استعمال سے ہاتھ میں ناپاکی لگ جائے تو ہاتھوں کو مٹی سے مل کر دھونا سنت ہے بصورت دیگر مٹی سے مل کر دھونا ضروری نہیں۔ کیونکہ[۲۰] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار پاخانے سے فراغت (استنجاء) حاصل کرنے کے بعد کھانا کھالیا اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔[۲۱] کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اباحت ہے[۲۲] رات کو کمرے میں پیالہ رکھ کر اس میں پیشاب کرنا سنت ہے[۲۳] پاخانے کے لئے اتنی دور جائے کہ نظروں سے چھپ جائے[۲۴] پیشاب کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا جائز نہیں۔

[۲۵] جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو اسے پاخانہ میں نہ لے جائے، جسے پاخانہ یا پیشاب کی حاجت[۲۶] ہو وہ حاجت پوری کرکے پھر نماز پڑھے۔

---

۸ حدیث عبداللہ بن مسعود بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ۲۷ [۹] حدیث ابوداؤد، ابن ماجہ دارمی بروایت ابوہریرۃؓ مشکوٰۃ باب الخلاء فصل ۲ [۱۰] حدیث ابن مسعودؓ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۲ [۱۱] حدیث دارقطنی بروایت ابوہریرۃؓ نیل الاوطار مطبوعہ مصر ج ۱ صفحہ ۹۰ [۱۲] ابوداؤد وابن ماجہ بروایت معاذؓ مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل ۲ [۱۳] حدیث ابوداؤد، نسائی بروایت عبداللہ بن سرجسؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [۱۴] بخاری ومسلم بروایت ابوقتادہ بلوغ المرام باب قضاء الحاجۃ [۱۵] حدیث ترمذی وابوداؤد بروایت انسؓ مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل ثانی ۱۲ [۱۶] حدیث مسند احمد وابوداؤد وابن ماجہ بروایت ابوسعید مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل ۲ ۱۲ [۱۷] حدیث مسند احمد، ابوداؤد، نسائی بروایت حضرت عائشہؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [۱۸] مضمون نیل الاوطار مطبوعہ مصر ج ۱ صفحہ ۲۲ [۱۹] حدیث ابوداؤد، دارمی، ونسائی بروایت ابوہریرۃؓ مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل ثانی [۲۰] حدیث ابن عباسؓ مسلم مطبوعہ نولکشور ج ۱ صفحہ ۱۶۱ [۲۱] حدیث بخاری ومسلم بروایت حذیفہ مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل ثانی [۲۲] حدیث ابوداؤد ونسائی بروایت اسماء بنت رقیقہ مشکوٰۃ و باب و فصل ایضاً [۲۳] حدیث جابر بن عبداللہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۲ [۲۴] حدیث ابن عمر بروایت ابوداؤد مطبوعہ ایضاً صفحہ ۲ [۲۶]

نجاستوں کو پاک کرنے کا بیان

مسجد میں کوئی پیشاب کردے تو اس جگہ ایک ڈول پانی ڈال دینے سے جگہ پاک[۱] ہوجاتی ہے، جوتیوں[۲] میں نجاست لگ جائے تو زمین پر رگڑ دینے سے پاک ہوجاتی ہے[۳] ناپاک جگہ چلنے سے عورت کا دامن ناپاک ہوجائے تو پھر پاک زمین پر چلنے سے پاک ہوجاتا ہے[۴] برہنہ پا (اگر اس کے پاؤں میں ناپاک چیز نہ لگی ہو) مسجد میں چلا جائے تو گناہ نہیں[۵] دودھ پیتا بچہ جو ابھی کھانا نہ کھاتا ہو کپڑے یا بدن پر پیشاب کردے تو اسے دھونا ضروری نہیں، پانی کا چھینٹا دینے سے پاک ہوجاتا ہے، لیکن بچی پیشاب کردے تو بغیر دھوئے پاک نہیں ہوتا۔ اگر کپڑے پر منی لگ جائے اور دھونے سے اس کا نشان نہ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں[۶] ہے اور منی کپڑے سے کھرچنے سے صاف ہوجائے تو کپڑا پاک ہوجاتا ہے۔ مذی[۷] نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، وضو کرنے کے ساتھ ہی شرمگاہ بھی دھونا چاہیئے[۸] سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے اس لئے کہ وہ دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور مسلمانوں کے لئے آخرت میں[۹] جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتا ہے[۱۰] لیکن کسی کا برتن ٹوٹ جائے تو اس کو چاندی کے تار سے جوڑنا درست ہے[۱۱] جو شخص نیند سے بیدار ہو اسے اپنا ہاتھ تین بار دھو ڈالنا چاہیئے کیونکہ اسے یہ پتہ نہیں کہ نیند میں اس کا ہاتھ کہاں لگا ہے جس جگہ[۱۲] ایسے جانور کا گوبر یا پیشاب ہو جو جائز ہے۔ اس جگہ نماز پڑھنی جائز ہے[۱۳] کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کو پہلی بار مٹی سے مانجے پھر چھ بار پانی سے دھوئے[۱۴] اور یہ بھی حکم ہے کہ کتے کے جوٹھے برتن کو پہلے سات بار پانی سے دھوئے اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھ دے[۱۵] بلی کا جوٹھا پاک ہے، جوتا پہن کر نماز پڑھنا درست ہے[۱۶] مینہ کا چمڑا دباغت دینے سے پاک

[۱] بخاری ومسلم بروایت ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب احکام المیاہ [۲] حدیث ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان بروایت ابوہریرہ بلوغ المرام باب شروط الصلوٰۃ [۳] حدیث مسند احمد وموطا امام مالک وترمذی، ابوداؤد، دارمی بروایت ام سلمہؓ مشکوٰۃ باب تطہیر النجاسات فصل ۲ [۴] حدیث عبداللہ بن مسعودؓ بروایت ترمذی مطبوعہ نولکشور ص۲۰ [۵] مسند امام احمد وابوداؤد وابن ماجہ بروایت لبابہ بنت حارثؓ مشکوٰۃ باب تطہیر النجاسات فصل دوم [۶] حدیث مسلم بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب تطہیر النجاسات [۷] حدیث بخاری ومسلم بروایت حضرت علیؓ مشکوٰۃ باب مایوجب الوضوء فصل اول [۸] حدیث صحیحین بروایت حذیفہ بن الیمان بروایت بلوغ المرام باب الآنیہ [۹] بخاری ومسلم بروایت ام سلمہؓ بلوغ المرام باب ایضاً [۱۰] حدیث بخاری بروایت انسؓ بلوغ المرام باب ایضاً [۱۱] حدیث بخاری ومسلم بروایت ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب الوضوء [۱۲] حدیث بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص۳۶ [۱۳] حدیث مسلم مطبوعہ نولکشور جلد ۱ ص۲۰ [۱۴] حدیث مسلم مطبوعہ ایضاً ص۱۳۷ [۱۵] حدیث ابوداؤد، ترمذی، نسائیؒ، ابن ماجہ بروایت ابوقتادہؓ بلوغ المرام باب المیاہ [۱۶] بخاری ومسلم بروایت ابوسلمہؓ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص۵۱۔

ہو جاتا ہے۔ [۱] شراب کا سرکہ بنانا اور اسے کھانا پینا جائز نہیں ہے

غسل جنابت کا بیان

[۲] عورت کے ختنہ کے مقام سے مرد کا ختنہ کا مقام پار ہو جائے تو دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے [۳] جو شخص نیند سے بیدار ہو اور تری دیکھ لے اس پر غسل واجب ہے چاہے اسے خواب یاد ہو یا نہ ہو [۴] جو ہمستری کا خواب دیکھتا ہو اور تری نہ پائے اس پر غسل نہیں ہے۔ عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے [۵] عورت نے جنابت کا غسل کیا ہو اور اس کا پانی برتن میں بچا ہوا ہو تو اس سے مرد کو غسل کرنا جائز ہے [۶] جنابت کی حالت میں دونوں ایک برتن سے پانی لے کر غسل کر رہے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ [۷] غسل کرنے کے بعد بیوی کے ساتھ جو جنابت کی حالت میں سونا اور اس کے بدن سے بدن لگانا جائز ہے [۸] حالت جنابت میں اگر کوئی چیز کھانا چاہے یا سونا چاہے تو پہلے شرمگاہ دھوڈالے پھر جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے وضو کرلے [۹] لیکن کوئی چیز کھانے کے لئے صرف ہاتھ ہی دھولے تو کافی ہے [۱۰] جس مکان میں تصویر یا کتا یا جنبی ہو اس میں فرشتے نہیں آتے ہیں [۱۱] کافر کو دفن کرنے سے غسل واجب ہے [۱۲] غسل جنابت کے لئے پہلے ہاتھوں کو تین بار دھونا چاہئے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ اور رانوں کو دھونا چاہئے۔ پھر دونوں ہاتھ زمین پر مل کر دھونا چاہئے پھر وضو کر کے تین بار سر پر پانی ڈالنا چاہئے اور انگلیاں بالوں کی جڑ میں داخل کرنا چاہئے اس کے بعد [۱۳] وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھولینا چاہئے۔ بدن کو کپڑے سے نہیں پوچھنا چاہئے [۱۴] غسل جنابت سے پہلے جو وضو کر لیا ہے اس کے بعد وضو کی ضرورت نہیں ہے [۱۵] کئی بیویوں سے ہمبستر ہونے پر آخر میں ایک غسل

---

[۱] حدیث بخاری بروایت ام المومنین حضرت سودہ رضؓ مشکوٰۃ باب تطہیر النجاسات فصل اول [۲] حدیث مسلم و ترمذی بلوغ المرام باب ازالۃ النجاسات [۳] حدیث ترمذی و ابن ماجہ بروایت عائشہ رضؓ باب الغسل فصل دوم [۴] حدیث ابوداؤد دارمی و ابن ماجہ بروایت عائشہ رضؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [۵] حدیث ترمذی و ابن خزیمہ بروایت ابن عباس رضؓ بلوغ المرام باب المیاہ [۶] حدیث بخاری و مسلم بروایت عائشہ رضؓ بلوغ المرام باب الغسل و حکم الجنب ۱۲ [۷] حدیث ابن ماجہ و ترمذی بروایت عائشہ مشکوٰۃ باب مخالطۃ الجنب فصل دوم [۸] حدیث بخاری و مسلم بروایت عائشہ رضؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول و بروایت عمر رضؓ نسائی مطبوعہ نظامی صفحہ ۵۰ [۹] حدیث عائشہ نسائی مطبوعہ نظامی صفحہ ۵۰ [۱۰] بروایت علی رضؓ نسائی ایضاً مطبوعہ نظامی صفحہ ۱۵۰ [۱۱] نسائی مطبوعہ ایضاً صفحہ ۵۰ بروایت علی رضؓ [۱۲] حدیث بخاری و مسلم بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بلوغ المرام باب الغسل و حکم الجنب [۱۳] حدیث میمونہ رضی اللہ عنہا نسائی مطبوعہ نظامی صفحہ ۵۰ [۱۴] حدیث ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۲۳۸ [۱۵] حدیث مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب مخالطۃ الجنب فصل اول۔ ۱۲

کرلینا کافی ہے [۱] اگر دوبارہ ہمبستر ہونا چاہتا ہو تو درمیان میں وضو کر لینا چاہئیے [۲] غسل جنابت میں پہلے سر دھو لیا ہو تو پھر سر پر پانی نہ ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہیں [۳] اور خطمی سے سر دھونا سنت ہے [۳] غسل جنابت میں ایک بال بھی سوکھا رہ جائے تو اس کے سبب آگ میں ڈالا جائے گا۔ حضرت علیؓ اسی لئے اپنے سر کے بالوں سے دشمنی رکھتے تھے، غسل جنابت کے وقت بدن کا کچھ حصہ سوکھا رہ جائے اور نماز پڑھنے سے پہلے اس جگہ اپنا ہاتھ پھیر دے تو کافی ہے۔ [۴] غسل جنابت کے لئے عورت کو بال کھولنا ضروری نہیں تین لپ پانی بھر کر سر پر ڈال لے (یعنی بالوں کی جڑ تر ہو جائے) تو کافی ہے [۵] لیکن حائض عورت احرام باندھنے کے لئے غسل کر رہی ہو تو بالوں کو کھولنا ضروری ہے [۶] جنابت کی حالت [۷] میں مسجد میں جانا جائز نہیں اور قرآن [۸] پڑھنے کی بھی ممانعت ہے۔

مسواک کی سنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں [۹] اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا [۱۰] بغیر مسواک کی نماز سے وہ نماز جو مسواک سے پڑھی گئی ہو ستر درجہ افضل ہے [۱۱] دوسرے کی مسواک اس کی رضاء سے کرنی جائز ہے [۱۲] مسواک قلم کے برابر موٹی ہونی چاہئیے اور نماز کے وقت اسے قلم کے مانند کان پر رکھ لینا درست ہے [۱۳] انگلی سے مسواک کرنی جائز ہے۔

غسل اور وضو کے پانی کا بیان

[۱۴] غسل کے لئے ایک صاع اور وضو کے لئے ایک مد پانی کافی ہے [۱۵] مسلمانوں کا اس پر اتفاق

[۱] بروایت ابو سعید مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۵۰ [۲] حدیث ابوداؤد بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب الغسل فصل ۲ [۳] حدیث ابوداؤد، مسند احمد، دارمی بروایت علیؓ مشکوٰۃ باب الغسل فصل دوم [۴] حدیث ابن ماجہ بروایت حضرت علیؓ مشکوٰۃ باب الغسل فصل ۳ [۵] بروایت سلمہؓ مسلم مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۱۴۹ [۶] حدیث عائشہؓ نسائی مطبوعہ نظامی ص۴۸ [۷] ابو داؤد و ابن خزیمہؓ کی روایت حضرت عائشہؓ سے بلوغ المرام باب الغسل و حکم الجنب [۸] حدیث ابن عمرؓ ترمذی مطبوعہ احمدی دہلی ص۳۶ [۹] حدیث بخاری و مسلم بروایت ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب المسواک فصل اول [۱۰] حدیث شعب الایمان بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ [۱۱] حدیث ابوداؤد بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ ایضاً باب السواک فصل دوم [۱۲] حدیث ابوداؤد و ترمذی بروایت ابو سلمہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل سوم۔ [۱۳] حدیث مسند احمد بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص۱۱۳ [۱۴] حدیث بخاری و مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الغسل و حکم الجنب [۱۵] مضمون حدیث صحیح مسلم مطبوعہ نولکشور ج ۱ ص۱۴۸ - ۱۲

ہے کہ وضو اور غسل کے لئے پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے جتنے سے وضو اور غسل کی شرط پوری ہو جائے اتنا کافی ہے اور شرط یہ ہے کہ اعضاء پر پانی رواں ہو جائے۔

مستحب غسل

[1] جمعہ کے روز، سینگی لگوانے سے اور میت کو غسل دینے پر وضو کرنا چاہیئے [2] جو اسلام لائے اسے غسل کرنا چاہیئے اور پانی میں بیری کے پتے ملا کر غسل کرنا چاہیئے [3] دونوں عید کے روز عید گاہ جانے سے پہلے [4] غسل کر لینا چاہیئے۔ احرام باندھنے کے لئے بھی غسل کر لینا چاہیئے ایسے ہی مکہ میں [5] داخل ہونے کے وقت۔

موزے، نعلین اور جرابوں پر مسح

رسول [6] اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات [7] ہے۔ جنابت سے مدت جاتی رہتی ہے اس لئے موزہ [8] اتار دینا چاہیئے۔

فائدہ:۔ جمہور علماء کے نزدیک وضو ٹوٹنے کے وقت سے اس مدت کی ابتدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے دوپہر کو وضو کر کے موزے پہن لئے اور شام کو اس کا وضو ٹوٹ گیا تو شام سے ایک دن اور رات شمار کرے گا۔

موزوں کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ پانچوں انگلیاں پانی سے تر کر کے پاؤں کی انگلیوں کے پاس سے پنڈلیوں تک لے جائے۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے انہیں سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اور حدث کے بعد موزے اتارنے اور مسح کی مدت پوری ہو جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے، [9] جرابوں اور نعلین پر مسح کرنا درست ہے۔

---

[1] حدیث ابو داؤد بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب الغسل وحکم الجنب [2] حدیث ترمذی، ابو داؤد، نسائی بروایت قیس بن عاصمؓ مشکوٰۃ باب الغسل المسنون فصل ثانی [3] مؤطا مطبوعہ احمدی صہ ۵۲ بروایت نافع [4] حدیث ترمذی مطبوعہ لکھنؤ دہلی صہ ۱۴۳ بروایت زید بن ثابت [5] حدیث بخاری ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ باب صفۃ الحج ودخول المکۃ بلوغ المرام [6] حدیث مسند امام احمد وابو داؤد بروایت مغیرہ بن شعبہ مشکوٰۃ باب المسح علی الخفین فصل سوم [7] حدیث صحیح مسلم بروایت شریح بن ہانی مشکوٰۃ باب المسح علی الخفین فصل اول [8] حدیث ترمذی، ونسائی بروایت صفوان بن عسال مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی۔ [9] حدیث امام احمد، ابو داؤد، ترمذی وابن ماجہ بروایت مغیرہ بن شعبہ مشکوٰۃ باب المسح علی الخفین فصل ثانی۔

تیمم کا بیان

اگر پانی[1] نہ ملے تو دس سال تک تیمم کرتے جاؤ جب پانی ملے گا اسی وقت وضو فرض ہو جائیگا۔ [2] جسے پانی اور مٹی دونوں نہ ملے اس کے لئے بغیر وضو اور تیمم کے نماز پڑھنی جائز ہے۔

تیمم کا طریقہ:- تیمم سے پہلے [3] دل میں نیت کرنا چاہئے پھر بسم اللہ کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر پھونکنا چاہئے پھر پہلے منہ پر اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں پر ملنا چاہئے۔

فائدہ:- ہاتھوں کو دونوں کہنیوں تک پھیرنا ضروری نہیں ہے، کپڑے، پتھر، لکڑی اور لوہے پر تیمم جائز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:- فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا یعنی پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔ کپڑے وغیرہ پر تیمم کرنے کا حکم نہیں دیا ہے اور نہ پیغمبر نے اس کا حکم دیا ہے۔ اور جو پانی نہ پائے یا پانی کے استعمال سے جسے ضرر کا اندیشہ ہو تو وہ تیمم کرکے وہ سب کر سکتا ہے جو وضو اور غسل سے کرنا جائز ہے، جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ [4] تیمم سے نماز پڑھ لینے کے بعد پانی مل جائے تو نماز کو دہرانا ضروری نہیں ہے [5] اگر کسی شخص کو جنابت سے غسل کے لئے پانی نہ ملے تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔ [6] اگر کسی کو زخم ہو اور اسے غسل کی ضرورت ہو تو زخم پر پٹی باندھ کر مسح کرے اور بقیہ پورا بدن دھو ڈالے۔ اگر غسل کی ضرورت ہو اور سردی [7] سے بیمار ہو جانے کا ڈر ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھ لینی چاہئے ایک تیمم سے کئی نمازیں جائز ہیں [8]۔

حیض کے احکام

حیض[9] کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ہے، [10] حائض کو جب حیض سے پاک ہو جانے کا اندازہ ہو جائے تو غسل کر لے پھر نماز اور روزہ کرے [11] حیض بند ہو جائے

[1] حدیث مسند امام احمد ترمذی، ابو داؤد، نسائی بروایت ابو ذر باب التیمم فصل ثانی مشکوٰۃ [2] حدیث مسند احمد، بخاری و مسلم نیز ابو داؤد نسائی، ابن ماجہ بروایت عائشہ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی صہ ۲۳ [3] حدیث بخاری و مسلم بروایت عمار مشکوٰۃ باب التیمم فصل اول۔ [4] حدیث ابو داؤد و نسائی بروایت ابو سعید خدری بلوغ المرام باب التیمم فصل اول [5] حدیث بخاری و مسلم بروایت عمران مشکوٰۃ باب التیمم فصل اول [6] حدیث ابو ذر بروایت نسائی مترجم اردو مطبوعہ لاہور صہ ۹۳ [8] حدیث عمرو بن العاص ابو داؤد، مترجم اردو مطبوعہ لاہور صہ ۹۹ [9] درر البہیہ مؤلفہ امام شوکانی مطبوعہ لاہور صہ ۶ [10] حدیث مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت حمنہ بنت جحش مشکوٰۃ باب المستحاضہ فصل ثانی [11] حدیث امیہ بنت ابو صلت ابو داؤد مترجم اردو مطبوعہ لاہور صہ ۸۲

تو غسل کے لئے پانی میں نمک ڈال لے [۱] حیض سے غسل کرنے کے بعد شرمگاہ میں خوشبو لگا کر روئی یا کپڑا رکھ لے [۲] حیض کی حالت میں نماز روزہ نہ کرے [۳] حائض کے ساتھ ہمبستری کے سوا سب کام جائز ہے [۴] (جو شخص جائز سمجھ کر) حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہمبستر ہو تو وہ کافر ہے۔ اگر ناجائز سمجھ کر [۵] حالت حیض میں ہمبستری کرے تو کبیرہ گناہ ہے اور اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔ اگر حیض سرخ آنے کی حالت میں ہمبستر ہوا ہے تو ایک دینار صدقہ ہے اور خون زرد ہو تو آدھا دینار۔ **فائدہ:-** دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے [۶] حائض کے لئے نماز معاف ہے اور روزہ کی قضا رہے [۷] حالت حیض میں قرآن پڑھنا اور اس کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ حالت حیض میں بیوی کے بدن سے بدن لگانا جائز ہے [۸] اپنی حائض بیوی کی آغوش میں سر رکھ کر قرآن پڑھنا درست ہے [۹] آدھی چادر حائض بیوی کو اڑھا کر اور آدھی خود اوڑھ کر نماز پڑھنی جائز ہے [۱۰] حائض مسجد میں نہ جائے [۱۱] حائض بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ [۱۲] حائض مسجد کے باہر سے مسجد میں ہاتھ بڑھا کر اندر سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہے [۱۳] حائض جس جگہ اپنا منہ رکھ کر کھائے پیئے اسی جگہ شوہر منہ لگا کر کھا پی سکتا ہے [۱۴] معتکف اپنا سر مسجد سے باہر کر کے اپنی حائض بیوی سے دھلا سکتا ہے [۱۵] حالت حیض میں عورت کے بدن سے بدن لگا کر بشرطیکہ ناف سے زانوں تک کپڑا ہو جائز ہے [۱۶] حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو لکڑی سے کھرچنا اور پھر پانی سے دھو ڈالنا چاہئے [۱۷] حائض کو عید کے دن عیدگاہ جانا اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شامل ہونا جائز ہے لیکن اسے مصلی سے دور رہنا چاہئے اور نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

نفاس کا حکم

[۱۸] نفاس کی اکثر مدت چالیس روز ہے (کم کی کوئی حد نہیں ہے) نفاس کا حکم حیض کا ہے۔ یعنی

---

[۱] حدیث عائشہ، نسائی مترجم اردو مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۱۳ [۲] حدیث بخاری و مسلم بروایت ابوسعید بلوغ المرام باب الحیض [۳] حدیث صحیح مسلم بروایت انس بلوغ المرام باب الحیض [۴] حدیث ترمذی، و ابن ماجہ نیز دارمی بروایت ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الحیض فصل دوم۔ [۵] حدیث ابن عباس بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی دہلی صفحہ ۳۷ [۶] حدیث بخاری و مسلم بروایت عائشہ رض روضۃ الندیہ مطبوعہ علوی لکھنوی صفحہ ۱۳ [۷] حدیث بروایت ابن عمر مطبوعہ احمدی دہلی صفحہ ۳۱ [۸] حدیث بخاری و مسلم بروایت عائشہ رض مشکوٰۃ باب الحیض فصل اول [۹] حدیث بخاری و مسلم بروایت عائشہ رض مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [۱۰] حدیث بخاری و مسلم روایت میمونہ مشکوٰۃ باب الحیض فصل اول [۱۱] حدیث صحیح مسلم بروایت عائشہ رض مشکوٰۃ باب الحیض فصل اول۔ [۱۲] حدیث صحیحین بروایت عائشہ بلوغ المرام باب الحیض [۱۳] حدیث مسلم بروایت عائشہ رض مشکوٰۃ باب الحیض فصل اول [۱۴] حدیث نسائی مطبوعہ مترجم لاہور ج۱ صفحہ ۱۴۰ بروایت عائشہ [۱۵] نسائی مترجم مطبوعہ ایضاً صفحہ ۸۲ بروایت میمونہ رض [۱۶] حدیث نسائی مطبوعہ ایضاً صفحہ ۸۳ ام قیس بنت محصن [۱۷] حدیث بخاری و مسلم بروایت ام سلمہ مشکوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین فصل اول [۱۸] حدیث مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت ام سلمہ بلوغ المرام باب الحیض ۱۲

اس میں بھی صحبت کرنی اور نماز روزہ اور قرآن پڑھنا پڑھانا کعبہ کا طواف کرنا اور مسجد کے اندر جانا جائز نہیں ہے۔ اور روزہ کی قضا ہے۔

استحاضہ کا بیان

جو خون عورت کو بیماری کی وجہ سے حیض کے سوا آتا ہے وہ استحاضہ ہے اور وہ پاک عورت کے حکم میں ہے، مستحاضہ کو پہلے ہر ماہ جتنے روز حیض آتا تھا اتنے روز حیض کا شمار کرے اور نماز روزہ وغیرہ جو حائض کے لئے جائز نہیں اس سے باز رہے [۱] پھر خون دھو ڈالے اور غسل کرے [۲] اس کے بعد ہر نماز کے لئے نیا وضوء کر کے نماز پڑھے [۳] اور یہ بھی ثابت ہے کہ مستحاضہ ہر پنجگانہ نماز کے لئے تین غسل کرے ایک غسل کر کے ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھے اور ایک غسل سے عشاء و مغرب ایک ساتھ پڑھے اور ایک غسل سے فجر کی نماز ادا کرے اور ہر دو نماز کے درمیان وضوء کر لیا کرے۔ یہ بھی آیا ہے کہ مستحاضہ ہر فرض نماز کے لئے غسل کرے [۴] مستحاضہ [۵] کے لئے ہر نماز کے وقت غسل کرنا یا ہر دو نماز کے لئے ایک غسل کرنا اور فجر کے لئے ایک غسل کرنا واجب نہیں بلکہ اچھا ہے [۶] مستحاضہ سے صحبت کرنا جائز ہے۔

وضوء کا بیان

[۷] وضو کے لئے پہلے نیت اور پھر بسم اللہ کر کے تین دفعہ دونوں ہاتھ (کلائیوں تک) دھونا چاہیئے [۸] پھر ایک چلو سے منہ اور ناک میں پانی دینا چاہیئے یعنی آدھا منہ میں ڈالنا اور آدھا ناک میں ڈالنا چاہیئے ایسے ہی تین بار کرنا چاہیئے اور تین بار ناک جھاڑنا چاہیئے [۹] پھر تین بار منہ دھونا چاہیئے پھر ایک چلو پانی سے داڑھی کا خلال کرنا چاہیئے پھر دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار اور پھر بایاں ایسے ہی تین بار دھونا چاہیئے، ہر عضو کو دوبار دھونا بھی ثابت ہے۔

---

[۱] حدیث مسلم بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب الحیض [۲] حدیث بخاری و مسلم بروایت عائشہ بلوغ المرام باب نواقض الوضوء [۳] حدیث صحیح مسلم بروایت عائشہ بلوغ المرام باب الحیض [۴] حدیث بخاری و مسلم بروایت عائشہ بلوغ المرام باب نواقض الوضوء [۵] حدیث ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی صہ ۳۱ [۶] بروایۃ حمنہ بنت جحش [۷] حدیث مسلم بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب الحیض [۶] مضمون ترمذی مطبوعہ احمدی صہ ۳۵ [۷] حدیث حمنہ بنت جحش ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی صہ ۴۱ [۷] صحیح بخاری و مسلم بروایت عمر مشکوٰۃ حدیث اول [۸] حدیث عبد بن زید مشکوٰۃ باب الوضوء فصل اول حدیث بخاری و مسلم بروایت عبد اللہ بن زید بن عاصم مشکوٰۃ باب سنن الوضوء فصل اول [۸] حدیث ابو داؤد بروایت انسؓ باب ایضاً فصل نمبر ۲ [۹] حدیث بخاری و مسلم بروایت عثمان مشکوٰۃ باب سنن الوضوء فصل اول [۱۰] حدیث بخاری و مسلم عبد اللہ بن زید بن عاصم مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی

پھر ہاتھوں کی انگلیوں[۱] کا خلال کرنا اور انگوٹھی ہو تو اسے[۲] ہلا لینا چاہیئے۔ پھر[۳] سر کا مسح کرنا چاہیئے ایسے کہ دونوں ہاتھ تر کرکے سر کے سامنے سے پیچھے لے جائے اور پھر وہیں واپس[۴] لائے عمامہ پر بھی مسح کرنا چاہیئے[۵] مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہیئے[۶] پھر کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہیئے اور کانوں کے سوراخوں[۷] میں شہادت کی دونوں انگلیاں ڈال کر اور کانوں کی پشت پر انگوٹھے سے مسح کرنا چاہیئے۔ پھر[۸] داہنا پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار اس کے بعد بایاں تین بار دھونا چاہیئے[۸] اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا چاہیئے پھر[۹] یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ یعنی میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جو وضو کے بعد یہ دعا پڑھے گا اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا[۱۰] وضو کا پانی دوسرے سے ڈلوانا درست ہے[۱۱] وضو کے اعضاء کو ایک بار بھی دھونا (بشرطیکہ کوئی حصہ سوکھا نہ رہے) جائز ہے[۱۲] ایسے ہی دو بار دھونا بھی درست ہے[۱۳] ہاں تین بار سے زیادہ دھونا برا، حد سے تجاوز اور ظلم ہے[۱۴] وضوء کرنے میں ناخن برابر بھی کوئی عضو سوکھا رہ جائے تو پھر سے وضو کرنا چاہیئے[۱۵] وضوء کے بعد اعضاء کو چادر یا رومال سے پوچھنا اچھا نہیں ہے[۱۶] وضو کے بعد شرمگاہ کی جگہ کے کپڑے پر پانی چھڑک لینا چاہیئے[۱۷] ایک وضوء سے کئی نمازیں درست ہیں[۱۸] وضو کے لئے کوئی کلی کرتا ناک میں پانی ڈالتا پھر ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے اور منہ کے اندر کے سب گناہ نکل جاتے ہیں اور جب منہ دھوتا ہے تو منہ کے ایسے تمام اعضاء کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں پھر اس نے اٹھ کر نماز ادا کی اور خدا کی تعریف اور خوبیاں بیان کیں اور جس بڑائی کا اہل ہے ویسی ہی اس کی بڑائی

---

[۱] حدیث ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت لقیط بن صبرہؓ بلوغ المرام باب الوضوء [۲] حدیث دارقطنی و ابن ماجہ بروایت ابو رافع مشکوٰۃ باب سنن الوضوء فصل سوم [۳] حدیث بخاری و مسلم بروایت عبداللہ بن زید بن عاصم مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [۴] حدیث جعفر ابن عمر ابن عمیہ، بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ۳۳ [۵] بلوغ المرام باب الوضوء [۶] حدیث بیہقی بروایت حدیث ابن عباس بروایت نسائی مطبوعہ شاہدرہ دہلی صـ۱۱ [۷] حدیث بخاری و مسلم بروایت عثمان مشکوٰۃ کتاب الطہارہ فصل ۲ [۸] حدیث ترمذی، و ابن ماجہ بروایت ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب سنن الوضو فصل ۲ [۹] حدیث عمر بن الخطاب صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور ج۱ صـ۱۲۲ [۱۰] حدیث بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ۳ بروایت مغیرہ بن شعبہ و صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور ج۱ صـ۱۲۳ [۱۱] حدیث بخاری بروایت عبداللہ بن عباسؓ مشکوٰۃ باب سنن الوضو فصل ۱ [۱۲] حدیث بخاری بروایت عبداللہ بن زید مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [۱۳] حدیث مسند احمد و صحیح مسلم بروایت عمر بن الخطاب منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی [۱۴] حدیث مسند امام احمد و صحیح مسلم بروایت عمر بن الخطاب منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی صـ۱۹ [۱۵] حدیث بخاری و مسلم بروایت میمونہ بلوغ المرام باب الغسل و حکم الجنب [۱۶] حدیث ابوداؤد و نسائی بروایت حکم بن ابو سفیان مشکوٰۃ باب داب الخلاء فصل ۲ [۱۷] حدیث ابوہریرہ صحیح مسلم [۱۸] حدیث بخاری و مسلم بروایت عمرو بن عبسہ

کی اور دل کو اللہ کے لئے خالص کر لیا (یعنی حضور قلب سے نماز ادا کی) تو اپنی گناہ سے اس دن کی حالت پر پھر آتا ہے جس دن اپنی ماں سے پیدا ہوا تھا۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے

۱ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ نماز میں ۲ جسے ہوا چھوٹ جائے وہ وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھے۔ فائدہ:۔ ہوا چھوٹنے سے اور دونوں راہ سے کوئی چیز نکلنے سے اور جس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ۳ جسے نماز میں شک ہو جائے کہ میرے ہوا چھوٹی ہے یا نہیں وہ جب تک آواز نہ سن لے یا اس کو بو نہ آئے وضو نہ کرے۔ لیٹ کر سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر بیٹھا بیٹھا سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا ۴ شرمگاہ پر ہاتھ لگ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن کپڑے ۵ کے اوپر سے لگے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ عورت ۶ کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ اس کا بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ شرمگاہ کا ۷ لفظ عورت اور مرد دونوں کے آگے پیچھے شرمگاہ کے لئے آتا ہے اور دونوں ہی پر ہاتھ لگ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۸ مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اونٹ ۹ کا کچا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اوقات نماز کا بیان

۱۰ زوال ہوتے ہی ظہر کا وقت ہو جاتا ہے ۱۱ اور عصر کی نماز کا وقت اس وقت ہو جاتا ہے جب آفتاب اتنا بلند ہو کہ کوئی آفتاب ڈوبنے تک چار میل چل کر جا سکتا ہو۔

۱ حدیث بخاری ومسلم بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب مایوجب الوضوء فصل اول ۲ حدیث مسند احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ بروایت علی بن طلق بلوغ المرام باب شروط الصلوٰۃ ۳ حدیث صحیح مسلم بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب مایوجب الوضوء فصل اول ۴ حدیث مسند امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت بسرہ بلوغ المرام باب نواقض الوضوء ۵ حدیث مسند امام احمد بروایت ابوہریرہؓ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی صہ ۳۲ ۶ حدیث مسند امام احمد بروایت عمرو بن شعیب منتقی الاخبار مطبوعہ وصفحہ ایضاً ۷ حدیث نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد اول صہ ۱۹۵ ۸ حدیث بخاری ومسلم بروایت علیؓ مشکوٰۃ باب مایوجب الوضوء فصل اول ۹ حدیث جابر بن سمرہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور ج ۱ صہ ۱۵۵ ۱۰ حدیث عبداللہ بن عمر صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صہ ۲۲۸ ۱۱ حدیث بخاری ومسلم بروایت انس مشکوٰۃ باب تعجیل الصلوٰۃ فصل اول ۱۲

ے۱ نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے ے۲ اور نماز عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے ے۳ اور نماز فجر کا وقت صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہے۔ سخت تپش کے زمانے میں ظہر دیر کرکے پڑھنی چاہیئے اور سردی میں جلد پڑھنی چاہیئے۔ جو عصر کی نماز دیر سے پڑھتا ہے اس کی نماز منافق کی سی ہے اور جو عصر کی نماز پڑھتا ہی نہیں تو گویا اس کا اہل و مال برباد ہو جاتا ہے ے۴ فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنی چاہیئے ے۵ اس میں جس قدر مقتدی برداشت کریں لمبی قرارت ہونی چاہیئے لیکن ان کو آزردہ نہیں کرنا چاہیئے۔

قضاء نماز کا بیان

ے۶ قضاء اور ادا نمازوں میں ترتیب واجب ہے یعنی اول نماز کو پہلے اور بعد کی بعد میں پڑھنی چاہیئے۔

جس نے بھول کر یا سو جانے سے نماز چھوڑ دیا اسکا حکم

ے۷ جو نماز پڑھنی بھول جائے جس وقت یاد آجائے پڑھ لے اور نیند ے۸ میں جس کی نماز کا وقت جاتا رہے وہ جب بیدار ہو تو نماز پڑھ لے۔

تارک نماز کا حکم

جو نماز نہیں پڑھتا کافر ہے۔ صحابہ کرام تارک نماز کو ے۱۰ کافر سمجھتے تھے۔

اذان کا بیان

موذن ے۱۱ کے لئے بہتر یہ ہے کہ وضو کرکے اذان دے ے۱۲ اذان کے کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر

ے۱ حدیث عبداللہ بن زید بروایت صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور، ج۱ نمبر۱ صـــ۲۲۴ ے۲ حدیث عبداللہ بن عمر صحیح مسلم مطبوعہ و جلد ایضاً صـــ۲۲۳ ے۳ حدیث انس بروایت نسائی مطبوعہ شاہدرہ دہلی صـــ۲۵ ے۴ حدیث مسلم بروایت انس مشکوٰۃ باب تعجیل الصلوٰۃ فصل اول ے۵ حدیث بخاری بروایت بریدہ مشکوٰۃ، باب و فصل ایضاً ے۶ حدیث بخاری و مسلم بروایت جابر بن عبداللہ منتقی الاخبار مطبوعہ ایضاً صـــ۳۱۴ ے۷ حدیث بخاری و مسلم بروایت انس مشکوٰۃ باب تعجیل الصلوٰۃ فصل اول ے۹ اس مضمون کی ایک حدیث جابر سے بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد نمبر۱ صـــ۶۱ میں ہے دوسری انہیں کی روایت سے صـــ۲۶۶ میں ہے اور تیسری مسند احمد، ترمذی و نسائی میں بروایت بریدہ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ فصل نمبر۲ میں ہے ے۱۰ حدیث عبداللہ بن شقیق بروایت ترمذی مطبوعہ نول کشور صـــ۴۳۲ ے۱۱ حدیث ابوہریرہؓ بروایت ترمذی مطبوعہ ایضاً صـــ۳۹ ے۱۲ حدیث ابوداؤد، ترمذی، بروایت عبداللہ بن زید انصاری تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ صـــ۲۲۲ ۱۲

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں شاہد ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں میں شاہد ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ، کامیابی پر آؤ۔ کامیابی پر آؤ۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، **فائدہ** [۱] ترجیع کے ساتھ اذان دینی سنت ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے بآواز بلند اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا جائے پھر پست آواز سے اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا جائے پھر بلند آواز سے اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا جائے یعنی شہادتین کو پہلے پست آواز سے پھر بلند آواز سے کہا جائے اور اگر [۲] فجر کی اذان ہو تو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ کہا جائے مؤذن کو دو انگلیاں کان میں دینی چاہئیں [۳] حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر گردن پھرائے جو مؤذن کو اذان دیتے سنے اسے چاہئے کہ اس کے کلمات دہرائے، لیکن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں [۴] لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یعنی اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جیسے رحمت نازل کی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے، اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

---

[۱] حدیث ابو داؤد بروایت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب الاذان فصل ۲ [۲] حدیث ابو جحیفہ بلوغ المرام باب الاذان [۳] حدیث صحیح مسلم بروایت عمر رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن فصل اول [۴] حدیث مسلم بروایت عبد اللہ بن العاص رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب و فصل ایضاً۔ ۱۲

اور آپ کی آل پر جیسے برکت نازل کی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے [1] جو شخص آپ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ کی درخواست کرے یعنی یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط اے اس مکمل پکار اور نماز قائمہ کے رب محمد کو وسیلہ یعنی جنت میں بلند مقام اور فضل اور بلند رتبہ دے اور انہیں مقام محمود میں جس کا تو نے وعدہ کیا ہے پہونچا دے [3] جو شخص یہ دعا پڑھے گا قیامت کے روز اس کی شفاعت واجب ہو جائے گی، اذان سننے کے بعد یہ دعا بھی آئی ہے [4] اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا نَّبِیًّا۔ یعنی میں شاہد ہوں کہ ایک واحد بے شریک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شاہد ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول و نبی ہونے سے خوش ہوں جو اسے پڑھے گا اس کے چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے [5] موذن بلند آواز رکھنا چاہیئے۔ اور بلند جگہ سے اذان دینی چاہیئے [6] موذن ایسے شخص کو بنانا چاہیئے جو اذان پر اجرت نہ لے۔ [7] جو اذان دے اسے ہی تکبیر کہنا چاہیئے [8] سفر میں اذان اور تکبیر سے نماز پڑھنی چاہیئے۔ ایک مسجد [9] میں دو مؤذن رکھنا مستحب ہے ایک صبح صادق سے پہلے اذان دینے کے لئے اور دوسرا بعد کے لئے [10] اذان اور تکبیر کے دوران دعا قبول ہوتی ہے۔

اقامت (تکبیر) کا بیان

تکبیر کے کلمات یہ ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

[1] حدیث بخاری و مسلم بروایت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی و فضلہا فصل اول [2] حدیث جابر بروایت مشکوٰۃ باب الاذان و اجابۃ المؤذن فصل اول [3] حدیث مسلم بروایت سعد بن ابو وقاص مشکوٰۃ باب فضل الاذان و اجابۃ المؤذن فصل اول [4] حدیث مسند امام احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہؓ باب و فصل ایضاً مشکوٰۃ اول [5] حدیث مسند احمد، ابو داؤد ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہؓ باب و فصل ایضاً مشکوٰۃ اول [6] حدیث مسند امام احمد، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ بروایت عثمان ابن ابو العاص بلوغ المرام باب الاذان [7] حدیث بخاری و مسلم بروایت انس بلوغ المرام باب الاذان [8] حدیث مالک بن حویرث بخاری مطبوعہ میرٹھ ص [9] حدیث بخاری و مسلم بروایت عبداللہ بن عمرو بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب الاذان [10] حدیث ابو داؤد و ترمذی بروایت عبداللہ بن زید انصاری تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ ص ۱۲ ۔ ۱۲

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

یعنی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز پر آؤ، کامیابی پر آؤ، نماز کھڑی ہونے جا رہی ہے، نماز کھڑی ہو جا رہی ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

[1] جیسے اذان کا جواب ہے ویسے ہی اقامت کا جواب بھی ہے لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ[ع] کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہنا چاہئے، دہری[2] اقامت بھی حدیث سے ثابت ہے [3] اذان میں ٹھہر ٹھہر کر کلمات ادا کرنے چاہئیں۔ اور اقامت میں جلدی جلدی، اذان و اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہئے کہ صاحب ضرورت اپنی ضرورت سے فراغت حاصل کرے یعنی جو کھا پی رہا ہو یا جسے قضاء حاجت کی ضرورت ہو پوری کرے۔

مساجد کا بیان

[4] جو اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لئے جنت میں مکان بناتا ہے [5] مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جس وقت مسجد سے نکلے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں [6] مسجد میں داخل ہونے کے وقت کے لئے یہ دعا بھی ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط یعنی میں اللہ بلند اور اس کی ذات بزرگ اور اس کی دیرینہ سلطنت کی مدد سے راندے ہوئے شیطان سے پناہ چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے شیطان کہتا ہے کہ یہ بندہ تمام دن میرے شر سے حفاظت میں ہو گیا۔ [7] جو مسجد میں داخل ہو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔ [8] مسجد میں سونا جائز ہے۔

[1] حدیث ابوداؤد بروایت ابوامامہ باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن مشکوٰۃ فصل دوم وفیہ رجل مجہول [2] حدیث ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بروایت نسائی باب الاذان فی السفر [3] باب الاذان بلوغ المرام بروایت جابر رضی اللہ عنہ وفیہ مجہول [4] حدیث بخاری ومسلم بروایت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب المساجد ومواقع الصلوٰۃ فصل اول [5] حدیث مسلم بروایت ابواسید بلوغ المرام باب المساجد [6] حدیث ابوداؤد بروایت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب المساجد ومواقع الصلوٰۃ فصل ۳ [7] حدیث بخاری ومسلم بروایت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [8] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ ترمذی مطبوعہ نول کشور ص ۶۱ ــ ۱۲

[ع] اس حدیث کو علماء محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ لہٰذا جواب میں اسی کو دہرایا جائے۔

۱ جو اچھی طرح سے وضو کر کے نماز با جماعت کے لئے مسجد میں جاتا ہے اور اس کے جانے سے پہلے جماعت ہو جاتی ہے تو اسے انہیں کے برابر ثواب ملتا ہے جو با جماعت نماز ادا کئے ہیں۔ ۲ جو نماز مکان میں پڑھی جائے اس سے اس نماز کا ثواب جو محلہ کی مسجد میں با جماعت پڑھی جائے، ۲۷ درجہ زیادہ ہوتا ہے اور جامع مسجد کی نماز کا پانچسو نمازوں کے برابر ہوتا ہے اور مسجد اقصٰی یعنی بیت المقدس اور مسجد نبوی میں پڑھنے کا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہوتا ہے اور بیت اللہ میں لاکھ نمازوں کے برابر ہوتا ہے ۳ نجاست ڈالنے کی جگہ اور ذبیحہ خانے و قبرستان میں اور عام راستے و غسل خانے میں اور اونٹوں کے باڑے میں نیز خانہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنے کی ممانعت ہے ۴ مسجد کے اندر قبلہ کی طرف تھوکنا گناہ ہے اور نہ رہ سکے تو بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ ۵ اور بہتر یہ ہے کہ کپڑے پر تھوک کر مل دے مسجد میں تھوکنے کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔ ۶ برے اعمال میں سب سے برا عمل مسجد میں تھوکنا اور اسے دفن نہ کرنا ہے ۷ مسجد سے جس کا مکان جتنا ہی دور ہوگا اسے مسجد تک آنے کا زیادہ ثواب ملتا ہے ۸ جو کھوئی چیز مسجد میں ڈھونڈھے اسے کہنا چاہئے کہ خدا کرے نہ ملے، ۹ جو مسجد میں خرید و فروخت کرے اسے یہ کہنا چاہئے کہ اللہ تمہیں اس کے اندر فائدہ نہ دے ۱۰ کچی پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہئے اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ۱۱ مسجد میں روشنی کے لئے تیل بھیجنے کا یا روشنی کرنے کا بڑا ثواب ہے ۱۲ مسجد میں جھاڑو دینے اور اس کے اندر کے تنکے پھینک دینے کا بڑا ثواب ہے ۱۳ جو مسجد میں نماز پڑھ کر اسی مصلے پر بیٹھا رہے جب تک اس کا وضو نہیں ٹوٹتا یا وہاں سے نہیں اٹھتا اس کے لئے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار اسے معاف فرما اور اس پر رحم کر ۱۴ اذان سن کر مسجد سے نکلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے۔ لیکن جس مسجد میں بدعت ۱۵ ہو رہی ہو اذان سن کر وہاں سے نکل جانا گناہ نہیں ہے۔

۱ حدیث ابو ہریرۃؓ بروایت ابو داؤد مطبوعہ دہلی ج ۱ ص ۵۲ ۲ حدیث ابن ماجہ بروایت انسؓ مشکوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ فصل ۳ ۳ حدیث ترمذی و ابن ماجہ بروایت ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ فصل ۲ ۴ حدیث انسؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۵۹ ۵ حدیث بخاری و مسلم بروایت انسؓ مشکوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ فصل اول ۶ حدیث صحیح مسلم بروایت ابو ذرؓ مشکوٰۃ و باب و فصل ایضاً ۷ حدیث بخاری و مسلم بروایت ابو موسیٰؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۸ حدیث صحیح مسلم بروایت ابو ہریرۃؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۹ حدیث نسائی بروایت ابو ہریرۃؓ بلوغ المرام باب المساجد ۱۰ حدیث بخاری و مسلم بروایت مشکوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ فصل ۱ ۱۱ حدیث میمونہؓ بروایت ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی ص ۹۵ ۱۲ حدیث ترمذی و ابو داؤد بروایت انسؓ مشکوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ فصل ۲ ۱۳ حدیث ابو ہریرۃؓ بروایت ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی ص ۶۶ ۱۴ حدیث ابو الشوار د بروایت ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی ص ۸۰ و ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی ص ۸۰ ۱۵ حدیث مجاہد تابعی بروایت ابو داؤد مطبوعہ ایضاً ص ۸۰ و ترمذی مطبوعہ ایضاً ص ۴۹ ۱۲

ستر ڈھانکنے کا بیان

(۱) بالغہ عورت کی نماز سر ڈھانکے بغیر اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا (۲) نماز کے لئے آرائش وزیبائش سے جانا چاہئے (۳) کپڑا رہنے کے باوجود ایک کپڑے میں نماز جائز ہے۔ (۴) ایک کرتا میں نماز پڑھنی درست ہے لیکن بٹن لگانی ضروری ہے (۵) کرتا پاؤں کی پشت ڈھانک دے تو بہیں چادر اوڑھ کر بغیر ازار کے عورت کو نماز پڑھنی درست ہے (۶) ازار کے سوا ایک اور کپڑا کاندھوں پر ڈالے بغیر نماز نہ پڑھے (۷) مونڈھوں پر کپڑا رکھ کر اس کے دونوں کنارے لٹکا کر نماز نہ پڑھے۔ بغل مار کر نہ نماز پڑھے۔

نمازی کے آگے سے گذرنے کا بیان

(۸) نمازی کے آگے سے گذرنے کے متعلق ایک شخص جان لے تو سو برس تک کھڑا رہنا آگے سے گذرنے سے بہتر سمجھے گا اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ اپنے بھائی کے سامنے سے گذرنے کا گناہ جان جائے تو زمین میں دھنس جانا اس کے سامنے سے گذرنے سے آسان سمجھے گا (۹) نماز پڑھتے وقت سامنے کوئی لکڑی کھڑی کرے اور جو اس کے سامنے سے گذرنا چاہے اس کو روک دے اگر باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

نماز کی کیفیت

(۱۰) پہلے نیت کرے (۱۱) پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کرے اپنے ہاتھوں (۱۲) کی انگلیاں کھلی رکھے (۱۳) اور ہاتھوں کو شانوں تک یا کانوں تک (۱۴) اٹھائے اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر سینے

(۱) حدیث مسند امام احمد، ترمذی، ابوداؤد و ابن ماجہ بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب نواقض الوضوء (۲) آیت یایہا الذین آمنوا خذوا زینتکم عند کل مسجد (۳) حدیث بخاری بروایت محمد بن المنکدر مشکوٰۃ باب الستر فصل ثالث (۴) حدیث ابوداؤد ونسائی بروایت سلمہ بن اکوعؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ (۵) حدیث ابوداؤد بروایت ام سلمہ بلوغ المرام باب شروط الصلوٰۃ (۶) حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب الستر فصل اول (۷) حدیث ابوہریرہؓ بروایت ابن ماجہ مطبوعہ اول دہلی ص۴۹ (۸) حدیث مؤطا مالک بروایت کعب الاحبار مشکوٰۃ باب الستر فصل ثالث (۹) حدیث بخاری ومسلم بروایت ابوسعید خدری بلوغ المرام باب سترۃ المصلی (۱۰) حدیث بخاری ومسلم بروایت عمر مشکوٰۃ حدیث اول (۱۱) حدیث ابوحمید ساعدی (۱۲) حدیث ابوہریرہؓ ترمذی مطبوعہ نول کشور ص۲۹ (۱۳) حدیث ابن عمر بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور ص۱۶۸ (۱۴) حدیث بخاری ومسلم بروایت مالک بن الحویرث بروایت مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ فصل اول (۱۵) حدیث ابن خزیمہ بروایت وائل بن حجر بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ ۱۲

پر رکھے پھر خفیہ یہ دعا پڑھے[1] اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ط اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے دھل دے۔ پھر خفیہ[2] طور پر یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ اللہ کی جو سنتا ہے اور جانتا ہے راندے ہوئے شیطان کے اندیشے اور اس کے وسوسے اور پھونک سے پناہ چاہتا ہوں پھر یہ پڑھے[3] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور شفیق ہے

فائدہ:۔ فجر، مغرب[4] اور عشاء میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا بھی ثابت ہے۔ لیکن زیادہ تر احادیث صحیحہ خفیہ پڑھنے کی ہیں لہٰذا بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے پر انکار نہیں کرنا چاہئے پھر فجر، مغرب اور عشاء میں بلند آواز سے اور ظہر و عصر میں خفیہ سورہ فاتحہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ط یعنی سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے جو رحم کرتا اور رحم کی پائیدار صفت ہے جزاء کے دن کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھا راستہ دکھا دے ان کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ان کا نہیں جن پر تو ناراض ہوا اور نہ ان کا جو بے راہ ہو گئے[5] بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی[6] امام کے پیچھے خفیہ سورہ فاتحہ پڑھنا چاہئے اور اگر فجر، مغرب یا عشاء کی نماز ہو تو امام کو سورہ فاتحہ کے بعد بلند آواز[7] سے آمین بولنا چاہئے اور مقتدی[8] امام کی آواز سن کر با آواز بلند آمین بولے۔

---

[1] حدیث بخاری و مسلم بروایت ابوہریرہ مشکوٰۃ مایقراء بعد التکبیر فصل اول [2] فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم ط اور جب قرآن پڑھو تو راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ چاہو (سورہ نحل) [3] حدیث مسند امام احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد و ابن ماجہ بروایت ابوسعید بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [4] حدیث بخاری و مسلم و مسند احمد، نسائی ابن خزیمہ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [5] حدیث بخاری و مسلم و مسند احمد، نسائی ابن خزیمہ بلوغ المرام باب ایضاً [6] بخاری و مسلم بروایت عبادہ بن صامت مشکوٰۃ باب القراۃ فی الصلوٰۃ فصل اول [7] حدیث ترمذی، نسائی و ابوداؤد بروایت عبادہ بن صامت مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ [8] حدیث ترمذی، ابوداؤد، دارمی و ابن ماجہ بروایت وائل بن حجر مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ ۱۲

اور حدیث[۱] میں یہ بھی ہے کہ جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھے اس وقت مقتدی بآواز بلند آمین بولے[۲] پھر سکتہ کرے (آمین بولنے کے بعد کچھ دیر خاموش رہے) پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قرآن[۳] کی کوئی بھی چھوٹی یا بڑی سورہ پڑھے۔

فائدہ:۔ ان پڑھ[۴] کے لئے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، اَللّٰہُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ پڑھنا کافی ہے، یعنی کہو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اولاد پیدا کیا نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کے برابر کوئی ہے۔

فائدہ:۔ اس سورہ میں اللہ کی صفت ہے اس لئے اور سورتوں کی بہ نسبت اسے پڑھنا اچھا ہے[۵] اگر امام سورہ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھے اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ پر پہونچے یعنی کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ہے تو اسے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ کہنا چاہئے[۶] یعنی کیوں نہیں اور میں اس پر شاہد ہوں اور لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ پڑھے اور اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی پر آئے یعنی کیا وہ قادر نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کرے[۷] تو بَلٰی[۸] یعنی ہاں کہنا چاہئے اور وَالْمُرْسَلٰتِ میں فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ کہ اس کے بعد کس حدیث پر ایمان لائیں گے پر پہونچے تو اٰمَنَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہئے[۹] یعنی ہم اللہ پر ایمان لائے اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی یعنی اپنے بلند رتبہ رب کی پاکی کر۔ پڑھنے پر[۱۰] سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا چاہئے یعنی میرا بلند پروردگار پاک ہے[۱۱] ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں امام الحمد اور دو سورتیں پڑھے اور پچھلی دو رکعت میں صرف الحمد پڑھے تو بھی کافی ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ پچھلی دو رکعتوں کے ساتھ سورہ بھی پڑھے اور ظہر و عصر کی نمازیں وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی۔

---

[۱] حدیث عطاء بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ۱۰۷ [۲] حدیث ابو ہریرۃؓ بروایت بخاری مطبوعہ ایضاً صـ۱۰۸ [۳] حدیث ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی بروایت حسن تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ صـ۲۰۹ [۴] حدیث دارقطنی بروایت ابوہریرۃؓ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [۵] حدیث موطا امام مالک بروایت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ فصل نمبر۲ [۶] حدیث بخاری ومسلم ونسائی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ صـ۱۳۹ [۷] حدیث ابوداؤد وترمذی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب القراءۃ فصل نمبر۲ [۸] حدیث مسند احمد وابوداؤد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [۹] حدیث بخاری ومسلم بروایت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ باب صفۃ الصلوٰۃ بلوغ المرام [۱۰] حدیث مسلم بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ فصل اول [۱۱] حدیث مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ وابن عمر مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً۔ ۱۲ عـه اس کے بارے میں حدیث ضعیف ہے۔ عـه جواب سُبحانک فبلیٰ ترمذی بسند ضعیف

یا وَالسَّمَاءِ[1] ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور وَالسَّمَاءِ[2] وَالطَّارِقِ اور ایسی ہی سورتیں پڑھے[3] اور نماز مغرب میں سورہ طور پڑھے یا ہر دو رکعت میں سورہ[4] اعراف پڑھے[5] خواہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور عشاء[6] میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی اور وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھے[7] اور نماز فجر[8] میں قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور ایسی ہی آیتیں پڑھے اور جمعہ کے دن نماز فجر میں رکعت اول میں[9] الٓمّٓ تَنْزِیْلُ اور دوسری رکعت میں[10] هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ اور وقت تھوڑا ہو تو نماز فجر میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے[11] یا دونوں رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ہی پڑھے اور نماز جمعہ[12] و[13] اور عیدین کی پہلی رکعت میں سورہ قٓ اور دوسری[14] میں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پڑھے یا جمعہ[15] و عیدین کی اول رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی[16] اور دوسری رکعت میں هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ پڑھے یا پھر جمعہ کی اول رکعت[17] میں سورہ جمعہ اور دوسری میں اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھے[18] نماز کی قراءت میں حروف جدا کرکے پڑھنا چاہیئے اور اخیر کلمہ کو کھینچنا چاہیئے اور ہر آیت پر وقف کرنا چاہیئے۔ اور قرآن اچھی آواز سے پڑھنا چاہیئے[19] جن نمازوں میں قراءت بلند آواز سے ہوتی ہے ان کی جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملے اس میں قراءت باآواز بلند کرنی چاہیئے۔ پھر تکبیر کرکے رکوع میں جاتے وقت اپنا دونوں ہاتھ شانوں

---

[1] حدیث جابر بن سمرہ بروایت نسائی مطبوعہ شاہدرہ دہلی صـ۸۹ [2] حدیث بخاری ومسلم بروایت جبیر بن مطعم بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [3] حدیث بخاری ومسلم بروایت ام فضل بنت حارث مشکوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ فصل ۱و۲ [4] حدیث بخاری بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [5] حدیث ابن ماجہ بروایت ابن عمر مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [6] حدیث بخاری بروایت جابرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [7] حدیث مسلم بروایت جابر مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [8] حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [9] حدیث مسند امام احمد، ابوداؤد ونسائی بروایت عقبہ بن عامرؓ مشکوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ فصل ثالث [10] حدیث معاذ بن عبداللہ الجہنی مشکوٰۃ باب باب وفصل ایضاً [11] حدیث مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [12] حدیث صحیح مسلم بروایت ابن الخطاب رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [13] حدیث مسلم بروایت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [14] حدیث مسلم بروایت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [15] حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صـ۲۰۶ [16] حدیث انس رضی اللہ عنہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ ایضاً صـ۱۰۵ [17] حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا بروایت ترمذی مطبوعہ نول کشور صـ۲۵۶ [18] حدیث سعید بن ابوسعید رضی اللہ عنہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صـ۲۰۶ [19] حدیث ابونافع موطا امام مالک مطبوعہ فاروقی دہلی صـ۲۷ حدیث ابن عمرؓ بخاری مطبوعہ میرٹھ صـ۱۰۲ ومسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صـ۲۸

یا کان[1] کی لو تک اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھے[2] اور کمر[3] کو بلند رکھے نہ اوپر
نہ نیچے برابر رکھے، اور گھٹنوں کو ہاتھوں[4] سے مضبوط پکڑے اور آئندہ دعاؤں میں سے جو چاہے
رکوع میں پڑھے[5] پہلی دعا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
یعنی اے ہمارے پروردگار تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ مجھ کو معاف فرما دے[6]
دوسری دعا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ یعنی بڑا ہی پاک
اور بڑا ہی پاک ہے فرشتوں اور جبرئیل کا رب[7] تیسری سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ
[8] اچھا یہ ہے کہ رکوع میں دس دفعہ[9] اس کو پڑھے[10] لیکن تین بار سے کم نہ پڑھے اور[11]
رکوع میں قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے۔ پھر جب رکوع سے اٹھے تو اپنا دونوں ہاتھ کندھوں[12]
یا کانوں تک اٹھائے اور برابر کھڑا ہو جائے[13] اور اگر امام ہے تو ان دعاؤں میں سے جو
چاہے پڑھے[14] اول دعا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یعنی اللہ نے اس کی تعریف سن لیا جس نے
اس کی تعریف کی[15] دوسری دعا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. جس نے تعریف کی اللہ
نے سن لی، اے اللہ آسمانوں کو بھر کر اور زمین کو بھر کر اور اس کے بعد جو تو چاہے اسے
بھر کر تیری ہی تعریف ہے۔ [16] تیسری دعا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ
وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ
اے ہمارے رب تیری ہی تعریف ہے آسمانوں کو بھر کر اور زمین کو بھر کر اور اس کے بعد
ان چیزوں کو بھر کر جو تو چاہے اے بلندی اور شرف کے مالک اس کے سب سے زیادہ سزاوار جو

---

[1] حدیث بخاری و مسلم بروایت مالک بن حویرث مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ فصل اول [2] حدیث حاکم بروایت وائل بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [3] صحیح مسلم بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب ایضاً [4] حدیث بخاری بروایت ابو حمید ساعدی بلوغ المرام باب ایضاً [5] حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب الرکوع فصل اول [6] حدیث عائشہؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ [7] حدیث ترمذی و ابوداؤد، درمختار، نسائی، ابن ماجہ بروایت حذیفہ مشکوٰۃ باب الرکوع فصل ثالث [8] حدیث ابوداؤد، نسائی بروایت ابن جبیر مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [9] حدیث ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ بروایت عون بن عبد اللہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ [10] حدیث ابوہریرہؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صفحہ ۱۹۱ [11] حدیث صحیحین بروایت ابن عمر باب صفۃ الصلوٰۃ فصل اول [12] حدیث صحیحین بروایت مالک بن حویرث مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [13] حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [14] حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب الرکوع فصل اول [15] حدیث عبد اللہ بن ابو اوفیٰ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صفحہ ۱۹۰ [16] حدیث ابو سعید خدری بروایت مسلم مطبوعہ ایضاً صفحہ ۱۱۰

۱۲

بندہ کہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں، اسے جو تو دے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک دے کوئی دے نہیں سکتا اور تجھ سے صاحب دولت کو اس کی دولت فائدہ نہیں دیتی۔

فائدہ:- اگر امام نہ ہو مقتدی ہو تو ان دعاؤں میں سے جو پسند کرے پڑھے [۱] پہلی دعا اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، اے اللہ تیری ہی تعریف ہے [۲] رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ، اے ہمارے رب تیری ہی بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف ہے پھر تکبیر کرکے سجدے میں جائے اور ان دعاؤں میں [۳] سے جو چاہے پڑھے، پہلی دعا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَاغْفِرْ لِیْ یعنی تو پاک ہے ہم تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتے ہیں مجھے بخش دے [۴] دوسری دعا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ یعنی پاک اور بڑا پاک ہے فرشتوں اور جبریل کا رب [۵] تیسری دعا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی میرا بلند رب پاک ہے [۶] چوتھی دعا، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ یعنی اے اللہ میرے لئے میری سب چھوٹی اور بڑی، پہلی اور پچھلی، ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو معاف کردے [۷] سجدے میں کپڑے نہیں سمیٹنا چاہئے [۸] پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں اور پاؤں کے دونوں پنجوں پر سجدہ کرنا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ سجدے میں تسبیحات دس بار پڑھے۔ [۹] لیکن تین سے کم نہیں پڑھنا چاہئے [۱۰] سجدہ میں قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے سجدے میں جاتے وقت پہلے زمین پر ہاتھ رکھنا یا پہلے گھٹنہ رکھنا دونوں درست ہے۔ ہاتھوں [۱۱] کی انگلیوں کو نہ کھلی رکھے نہ سمیٹ کر۔ پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رو رکھے اور دونوں [۱۲] ہاتھ زمین پر کانوں کے سامنے رکھے اور کہنیاں اتنی اوپر ہو کہ بکری کا میمنا نیچے سے گذر سکتا ہو اور بغلوں [۱۳] کی سفیدی صاف نظر آئے۔ [۱۴] کتوں جیسے دونوں ہاتھ زمین پر نہ بچھائے۔

---

[۱] حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب الرکوع فصل اول [۲] حدیث رفاعہ بن رافع بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ ۱۱۱ [۳] حدیث ابوداؤد و ترمذی بروایت ابوحمید ساعدی مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ فصل ۲ [۴] حدیث حضرت عائشہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صـ ۱۹۲ [۵] حدیث ترمذی ابوداؤد و دارمی، نسائی و ابن ماجہ مشکوٰۃ باب الرکوع فصل ۲ [۶] حدیث ابوہریرہؓ مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صـ ۱۹۱ [۷] حدیث ابن عباسؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ ۶۲ و مسلم مطبوعہ نول کشور ج ۱ صـ ۱۶۱ [۸] حدیث ابوداؤد و نسائی بروایت مشکوٰۃ باب الرکوع فصل ۳ [۹] حدیث ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ بروایت عون بن عبداللہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی [۱۰] حدیث ابوہریرہؓ مسلم مطبوعہ نول کشور ج ۱ صـ ۱۹۱ [۱۱] حدیث بخاری بروایت ابوحمید ساعدیؓ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [۱۲] حدیث براء بن عازب بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صـ ۱۹۴ [۱۳] حدیث میمونہ بروایت مسلم مطبوعہ ایضاً صـ ۱۹۴ [۱۴] حدیث صحیحین بروایت عبداللہ بن مالک بن بحینہ مشکوٰۃ باب السجود فصل اول۔ ۱۲

اور جب [1] پہلے سجدے سے اٹھے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر آرام کرے اتنی دیر کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے اور اس جلسۂ استراحت [2] میں یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ یعنی اے اللہ مجھ کو معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جوڑ دے اور مجھے ہدایت دے اور روزی دے [3] پھر دوسرا سجدہ کرے اور پہلے سجدے کے مانند اس میں تسبیحات پڑھے [4] پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھائے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس پر آرام سے اتنی دیر بیٹھے کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر آجائے [5] پھر زمین پر دونوں ہاتھ ٹیک کر دوسری رکعت کے لئے اٹھ جائے اور رکعت اول کے مانند دوسری رکعت پڑھے [6] لیکن اس میں دعاء استفتاح نہ پڑھے اور دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فراغت کے بعد اپنا بایاں پاؤں بچھادے اور اس پر بیٹھ جائے اور دایاں [7] پاؤں کھڑا رکھے۔ اور بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھے اور داہنا ہاتھ داہنے پر اور یہ بھی آیا ہے کہ داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر رکھے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھے [8] پھر انگلی اٹھاوے [9] ترپن کی گرہ باندھ کر انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ بند کرے ساری انگلیاں اور اس سے اشارہ کرے [10] اور انگلی کی طرف دیکھتا رہے اور پڑھے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ یعنی زبان کی عبادت اور بدن کی عبادت اور مال کی عبادت اللہ کے لئے ہے۔ نبی پر اللہ کی رحمت اور سلام اور برکت ہو ہم پر سلام ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں [11] پھر جب تیسری رکعت کے لئے اٹھے تو زمین پر دونوں ہاتھ [12] ٹیک کر اٹھے اور کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ کانوں تک یا

---

[1] حدیث صحیحین بروایت انسؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [2] حدیث ابو داؤد، دارمی، ابن ماجہ بروایت ابوحمید ساعدی مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ فصل ۲ [3] حدیث ترمذی و ابو داؤد، بروایت ابن عباسؓ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی صہ ۱۲۳ [4] حدیث ابو داؤد، دارمی، ترمذی و ابن ماجہ بروایت ابوحمید ساعدی مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ فصل ۲ [5] حدیث نسائی و ابن خزیمہ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ　　حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب الرکوع فصل اول [6] حدیث ابو داؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابوحمید ساعدی مشکوٰۃ فصل ۲ [7] حدیث ابو قلابہؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صہ ۱۱۴
[7] حدیث بخاری بروایت ابوحمید ساعدی بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [8] حدیث مسلم بروایت ابن عمرؓ بلوغ المرام باب ایضاً [9] بروایت عبداللہ بن زبیرؓ حدیث مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ [10] حدیث مسلم بروایت ابن عمرؓ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ [11] حدیث مسند احمد بروایت نافع مشکوٰۃ باب التشہد فصل ۳ [12] حدیث ابن مسعودؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صہ ۱۲۶
[12] حدیث ابو قلابہؓ بروایت بخاری مطبوعہ ایضاً صہ ۱۱۴ - ۱۲

[۱] کندھوں تک اٹھائے پھر پہلی اور دوسری رکعت کے مانند تیسری اور چوتھی رکعت پڑھے [۲] پھر اس رکعت میں بیٹھے جس میں سلام پھیرنا ہے تو اپنا بایاں پاؤں نکال دے اپنے بائیں جانب کولہے پر بیٹھ جائے پھر دعا پڑھے [۳] اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ [۴] صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [۵] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ [۶] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۔

یعنی قول کی عبادت بدن کی عبادت مال کی عبادت اللہ ہی کے لئے ہے اور سلام ہے نبی پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اور سلام ہے ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جیسے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر تونے رحمت نازل فرمائی ۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ جیسے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر بیشک تو بزرگ تعریف کیا ہوا ہے ۔ اے اللہ میں نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا اور گناہوں کو توہی معاف کرتا ہے لہٰذا مجھے اپنی طرف سے معاف کردے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو بخشش ور اور مہربان ہے ، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں

[۱] حدیث ابن عمر بروایت بخاری مطبوعہ ایضاً صفحہ ۱۰۲ و مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صفحہ ۱۶۸ [۲] حدیث صحیحین بروایت مالک بن حویرث مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ فصل ۱ [۳] حدیث ابوداؤد ، و دارمی و ابن ماجہ بروایت ابوحمید ساعدی مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی [۴] حدیث ابوداؤد و ترمذی بروایت عبداللہ بن مسعود مشکوٰۃ باب التشہد فصل ۳ [۵] حدیث صحیحین بروایت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ و فضلہا فصل اول [۶] حدیث صحیحین بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الدعاء فی التشہد فصل اول [۷] حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب التشہد فصل اول ۔

[ع] حدیث عبداللہ بن مسعودؓ بروایت بخاری مطبوعہ میرٹھ صفحہ ۹۶۶

کانے دجال سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں حیات کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں موت کے فتنے سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے پھر دائیں سر پھیر اکر السلام علیکم رحمۃ اللہ اور پھر بائیں ایسے ہی کہے و برکاتہ کہنا[۲] بھی درست ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کے روبرو بیٹھنے اور ذکر و دعا کا بیان

[۳] جب امام سلام پھیر دے تو اسے مقتدیوں کے روبرو بیٹھنا چاہئے کبھی اپنا منہ دائیں طرف کرکے اور کبھی بائیں طرف کرکے مقتدیوں کی طرف کرے اور یہ دعائیں پڑھے [۴] اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ [۵] اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اللہ بہت بڑا ہے میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اے اللہ تو سلام ہے اور تجھ سے سلامتی ہے، اے بڑائی اور شرف کے مالک تو بابرکت ہے [۶] دوسری دعا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ یعنی کوئی معبود نہیں ہے ایک اللہ کے سوا جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو تو دے کوئی روک نہیں سکتا اور روک دے تو کوئی دے نہیں سکتا۔ اور مالدار کو تجھ سے مالداری فائدہ نہیں دیتی۔ تیسری دعا[۷] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ یعنی تو ہی اکیلا معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک اور

---

[۱] حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ مشکوٰۃ باب الدعاء فی التشہد فصل ۲۔
[۲] حدیث علقمہ بن وائل بروایت ابوداؤد مطبوعہ دہلی ص ۵۳ [۳] حدیث سمرہ بن جندبؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۱۷ [۴] حدیث صحیحین بروایت عبداللہ بن مسعودؓ مشکوٰۃ باب بعد الصلوٰۃ فصل اول [۵] حدیث ابوداؤد بروایت ابن عباسؓ باب البرد علی الامام۔
[۶] حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ ص ۲۱۸ [۷] حدیث صحیحین بروایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول۔ ۱۲

اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، عمل کی قوت اور بدن کی قوت اللہ ہی سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کی نعمت ہے اور اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی تعریف ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جس کے لئے ہم دین کو خالص کر رہے ہیں اگرچہ کہ کافر ناپسند کریں۔ ۱؎ چوتھی دعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور کنجوسی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوٹایا جاؤں ناکارہ عمر کی طرف اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔ ۲؎ پانچویں دعا۔ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اے میرے رب! اپنے ذکر اور شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد کر۔ ۳؎ چھٹی دعا۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ یعنی اے اللہ ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے ہماری حفاظت کر۔ ۴؎ ساتویں دعا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے اور اللہ کی تعریف ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور عمل و بدن کی قوت اللہ ہی کی وجہ سے ہے۔ ۵؎ آٹھویں دعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔ اے اللہ تیری نعمت کے زوال اور تیری عافیت کے پھر جانے اور تیرے یکایک انتقام اور تیرے تمام غصے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ۶؎ نویں دعا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِيْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ وَاَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

۱؎ حدیث مسلم بروایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۲؎ حدیث معصب بروایت بخاری مطبوعہ میرٹھ صفحہ ۹۴۲ ۳؎ حدیث مسند امام احمد و ابو داؤد و نسائی بروایت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ ۴؎ حدیث انس بروایت بخاری مطبوعہ میرٹھ صفحہ ۹۴۵ ۵؎ حدیث نسائی بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الذکر والدعاء ۶؎ حدیث مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب ایضاً ۷؎ حدیث بخاری و مسلم بروایت ابو موسیٰ اشعری بلوغ المرام باب ایضاً۔ ۱۲

وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اے اللہ میرے لئے میری گناہ اور میری نادانی اور میرے معاملے میں زیادتی کو اور جسے تو زیادہ جانتا ہے معاف کردے، اے اللہ میری ضد اور میرے مذاق اور میری لغزش اور میری قصداً گناہ کو معاف کردے۔ اور یہ سب تیرے پاس ہے۔ اے اللہ جو میں نے آگے بڑھایا اور جو پیچھے چھوڑا ہے اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا ہے اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف کردے، تو ہی سب سے پہلے ہے اور سب کے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ [۱] دسویں دعاء اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَا سَئَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَعَاذَ بِہٖ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَہٗ لِیْ خَیْرًا
اے اللہ میں تجھ سے ساری جلد اور دیر کی بھلائی کا اور جسے تو جانتا ہے میں نہیں جانتا سوال کرتا ہوں اور ساری جلد اور دیر کی برائی سے جسے تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے بندے اور تیرے نبی نے سوال کیا اور تجھ سے اس برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ چاہی۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا اور جو قول اور عمل اس سے نزدیک کردے سوال کرتا ہوں اور آگ سے اور جو قول و عمل اس سے نزدیک کرے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جو فیصلہ میرے لئے کیا ہے اسے اچھا بنادے۔ [۲] گیارہویں دعاء اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ط اے اللہ تو ہی میرا رب ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی نے مجھ کو پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ اور تیرے اقرار وعدے پر ہوں۔ جس قدر ہو سکے میں تجھ سے اپنے کئے کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں اور اپنے اوپر

---

[۱] حدیث ابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب، ایضاً۔ [۲] حدیث بخاری بروایت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الذکر والدعاء۔ ۱۲

تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اپنی گناہ کا اقرار کرتا ہوں اس لئے کہ گناہوں کو تو ہی معاف کرتا ہے۔ فائدہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سید الاستغفار ہے۔

[1] بارہویں دعاء اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ وَاحْفَظْ بَیْنَ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین اور اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ میرے عیوب چھپا دے۔ امن دے ڈروں سے اور حفاظت کر میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے داہنے سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور تیری بڑائی کی پناہ چاہتا ہوں کہ نیچے سے اغوا کر لیا جاؤں۔

فائدہ:۔ اس دعاء کو بھی صبح شام ہمیشہ حضرت صلعم پڑھتے تھے کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔ [2] تیرہویں دعاء سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ یعنی پاک ہے اللہ اور سب خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں بڑی شان والا اللہ پاک ہے۔

فائدہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کلمے زبان پر ہلکے ہیں۔ وزن میں بھاری ہیں اللہ کو پیارے ہیں۔ [3] چودھویں دعاء سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار کہنا چاہئے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار کہنا چاہئے۔ جو شخص ہر نماز کے بعد یہ پڑھے گا اس کے گناہ دریا کے جھاگ کے برابر ہونگے تو بھی اللہ معاف فرمادے گا۔ اور جو شخص روزانہ سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھے گا اس کے اعمال نامہ میں ہر روز ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔

فائدہ[4]:۔ سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے سے اس کی ہزار نیکیاں ہوئیں کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔

---

[1] حدیث نسائی وابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الذکر والدعاء [2] حدیث صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ [3] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بروایت صحیح مسلم مطبوعہ ایضاً صفحہ ۲۱۹ [4] حدیث سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور ج ۲ صفحہ ۳۴۵۔ ۱۲

دعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھانے اور منہ پر پھیرنے کا بیان

۱؎ دعا کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو منہ کے سامنے کرنا ۲؎ اور دعا کرکے ہاتھوں کو منہ پر ملنا چاہیئے اور دعا کرنے میں اندر کا حصہ منہ کے سامنے رکھنا چاہیئے اوپر نہیں ہونا چاہیئے یعنی الٹے ہاتھ کرکے دعا نہ کرنی چاہیئے۔ ۳؎ لیکن حالت استسقاء میں ہاتھ پلٹ کر دعا کرنی چاہیئے اور نماز ۴؎ فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی چاہیئے۔

نماز میں جائز اور ناجائز کا بیان

۵؎ نماز میں اگر کوئی بات پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت تالی مارے۔ ۶؎ نماز میں سجدے کی جگہ سے ایک بار ہاتھ سے کنکری ہٹانا جائز ہے ۷؎ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا جائز نہیں ہے۔ نماز میں اگر ۸؎ جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے منہ بند کرے اس لئے کہ نماز میں جمائی لینے سے شیطان ہنستا ہے۔ اور نماز میں ۹؎ جمائی منہ پر ہاتھ رکھ کر روکنا جائز ہے ۱۰؎ نماز میں جس کو چھینک آئے وہ یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔ سب تعریف اللہ کے لئے بہت زیادہ پاکیزہ بابرکت تعریف ہے جس میں برکت ہو جیسے ہمارا رب پسند کرتا اور خوش ہوتا ہے۔ ۱۱؎ نماز میں چھینک کر جو یہ دعا پڑھے اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا جائز نہیں ہے۔

۱؎ حدیث فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بروایت مطبوعہ احمدی دہلی　۲؎ حدیث عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ۳۶۵ ۳؎ حدیث مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بروایت ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۲۰۸ ۴؎ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صفحہ ۲۹۲ ۵؎ حدیث مصنف ابوبکر بن شیبہ بروایت اسود عامری مولوی سید نذیر حسین، و مولوی عبدالحی کے فتوی میں جو جامع صغیر کے آخر میں چھپا ہے۔ ۶؎ حدیث صحیحین بروایت سہل بن سعد مشکوٰۃ باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ وما یباح منہ فصل اول۔ ۷؎ حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً ۸؎ حدیث بخاری ومسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً۔ ۹؎ حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ باب وفصل ایضاً ۱۰؎ حدیث ترمذی و ابن ماجہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل نمبر۲ ۱۱؎ حدیث ابوداؤد، نسائی و ترمذی بروایت رفاعہ بن رافع مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ایضاً ؎ حدیث معاویہ بن الحکم صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور جلد نمبر۱ صفحہ ۲۱۳۔ ۱۲

سجدۂ سہو کا بیان

۱؎ جس نماز میں شک ہو کہ تین رکعت پڑھی یا چار تو شک کو دور کردے اور جتنے پر یقین ہو اس پر بنا کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے اگر اس نے پانچ رکعت پڑھی ہے تو یہ دونوں سجدے اس کی ایک رکعت ہو جائیں گے یعنی اس کی چار رکعتیں فرض کی ہو جائیں گی اور دو نفل ہو جائیں گی اور ۲؎ اگر اس نے چار رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہو جائیں گے۔ امام اگر ۳؎ قعدۂ اولیٰ میں نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جائے تو مقتدی کو بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو جانا چاہیے پھر اخیر رکعت میں سلام سے پہلے امام بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے اور مقتدی بھی اس کے ساتھ ہی سجدہ کریں ۴؎ جسے چار رکعت نماز ادا کرنی ہو اور وہ تین ہی پر سلام پھیر دے تو جب بھی اسے علم ہو جائے کہ میں نے تین ہی رکعت ادا کی ہے چار نہیں تو چاہے وہ مسجد سے چلا گیا ہو اور باتیں بھی کرلیا ہو تو بھی ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرے پھر دو سجدے کرکے سلام پھیر دے۔ جو چار رکعت نماز کی دو رکعت پر سلام پھیر دے وہ مسجد کے باہر چلا جائے اور باتیں کرلے تو بھی بقیہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے پھر تکبیر کرکے دو سجدے کرے پھر سلام پھیر دے ۶؎ جو چار رکعتوں کے بجائے پانچ رکعت پڑھ دے تو اس کا علم اسے خود ہو یا دوسرے کے بتانے سے وہ بعد سلام دو سجدے کرے ۷؎ اگر امام بھول جائے تو کوئی مقتدی سبحان اللہ کہہ کر یاد دلادے۔ ۸؎ جس نماز میں یہ شک ہو کہ آیا میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو اسے ایک تصور کرے اور جس کو شک ہو کہ میں نے دو رکعت پڑھی یا تین تو وہ ان کو دو تصور کرے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ اور جو شک کی وجہ سے قعدۂ اولیٰ میں نہ

۱؎ حدیث عطار بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صفحہ ۲۲۱ ۲؎ حدیث بخاری و مسلم بروایت عبداللہ بن بحینہ۔ مشکوٰۃ باب السہو فصل اول ۳؎ حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ ۴؎ حدیث بخاری و مسلم بروایت ابن سیرین مشکوٰۃ باب سجود السہو فصل اول ۵؎ حدیث بخاری و مسلم بروایت عبداللہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۶؎ حدیث مسند احمد بروایت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث ۷؎ حدیث ابو داؤد، ابن ماجہ و دار قطنی بروایت مغیرہ بن شعبہؓ بلوغ المرام باب السجود وغیرہ ۸؎ حدیث ترمذی و بیہقی بروایت عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب ایضاً ۹؎ حدیث ابو داؤد و ابن ماجہ بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب ایضاً۔ ۱۲

بیٹھے اور پورا کھڑا ہو جائے پھر بیٹھ جائے تو وہ قبل سلام دو سجدے[1] کرے اور جو[2] پورا کھڑا نہ ہو کر بیٹھ جائے اس پر سجدہ سہو نہیں[3] مقتدی اگر نماز میں کچھ بھول جائے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے اور اگر امام بھول جائے تو وہ سجدہ سہو کرے اور مقتدی بھی امام کے ساتھ سہو کا سجدہ کرے نماز میں خواہ امام ہو یا اکیلا پڑھ رہا ہو اگر کچھ بھول جائے تو سہو کے دو سجدے کرے[4]۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

[5] قرآن میں پندرہ آیتوں میں سجدۂ تلاوت سنت ہے۔ اعراف میں اخیر سورہ پر، رعد میں اٰصال کے بعد، نحل میں یُؤْمَرُوْنَ کے بعد، بنو اسرائیل میں خُشُوْعًا کے بعد۔ مریم میں بُکِیًّا کے بعد، حج میں ایک سجدہ یَشَآءُ کے بعد اور دوسرا تُفْلِحُوْنَ کے بعد اور فرقان میں نُفُوْرًا کے بعد۔ نمل میں الْعَظِیْمِ کے بعد اور بعض کے نزدیک یُعْلِنُوْنَ کے بعد اور الم تنزیل میں یَسْتَکْبِرُوْنَ کے بعد اور صٓ میں مَاٰبٍ کے بعد اور حم سجدہ میں یَسْئَمُوْنَ کے بعد اور بعض کے نزدیک تَعْبُدُوْنَ کے بعد اور النجم میں اخیر سورہ پر اور اذا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں لَا یَسْجُدُوْنَ کے بعد اور اقرا باسم ربک میں اخیر سورہ پر۔ قرآن کا سجدہ تلاوت بے وضو بھی جائز ہے۔

سجدۂ شکر کا بیان

اگر کسی کا ایسا کام ہو جائے جس سے وہ خوش ہو جائے تو اسے سجدۂ[6] شکر ادا کرنا چاہئے اور سجدے[7] میں دیر تک پڑے رہنا چاہئے۔

نماز باجماعت اور اس کی فضیلت

مکان میں نماز پڑھنے سے صرف نماز کا ثواب ملتا ہے اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے

[1] حدیث بخاری بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب السجود وغیرہ [2] حدیث ابوداؤد بروایت ابن ماجہ مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۶۷ [3] حدیث ابوداؤد و ابن ماجہ بروایت عمرو بن العاص مشکوۃ سجود القرآن فصل ۲ [4] حدیث ابوالدرداء بروایت ابن ماجہ مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۱۴۷ [5] حدیث بخاری و مسلم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ باب سجود القرآن فصل اول [6] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صحیح مسلم مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ ۲۰۹ [7] حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ نظامی کانپور جلد اول صفحہ ۲۶۲

۲۷ درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا ارادہ[۱] یہ ہے کہ کسی کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کا حکم دیدوں اور جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں جاتے خود جاکر ان کا مکان جلادوں جس آبادی یا بیابان میں تین شخص[۲] ہوں اور نماز باجماعت نہ ادا کرتے ہوں ان پر شیطان چھا جاتا ہے، اگر دو شخص[۳] ہوں تو ایک امام اور ایک مقتدی بن جائے، اگر تین ہوں تو ایک امام اور دو مقتدی ہو جائیں، پھر جتنے زیادہ ہوں اتنا ہی اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے[۴] عشاء اور فجر کی نماز باجماعت منافقوں کے لئے دشوار ہے۔ اگر انہیں ان دونوں کی خوبیوں کا علم ہو جائے تو اپنے گھٹنوں پر چل کر مسجد میں آجائیں[۵] جس نے عشاء باجماعت پڑھی گویا وہ آدھی رات تک نماز پڑھتا رہا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی گویا وہ پوری رات نماز پڑھتا رہا[۶] جو چالیس روز تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا رہا اس کے لئے دو آزادیاں لکھی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ اسے جہنم کی آگ سے رہا کرے گا دوسرے اللہ منافقوں کے کاموں اور عادتوں سے اس کی حفاظت کرے گا۔ جو اچھے طور پر وضو کرکے باجماعت[۷] نماز پڑھنے کے ارادے سے مسجد میں جائے اور نماز ہو چکی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے بھی انہیں کے برابر ثواب دیتا ہے، مسجد میں جماعت ہو جانے پر کوئی آئے اور کوئی اور شخص اس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے نہ ہو تو چاہیئے کہ جنہوں نے نماز پڑھ لیا ہے ان میں سے کوئی اس کے ساتھ شامل ہو جائے اس صورت میں اسے جماعت کا ثواب مل جائے گا اور جس نے ساتھ دیا ہے اسے صدقہ دینے کا ثواب حاصل ہوگا۔[۸] اگر نماز کی تکبیر ہو جائے تو جماعت میں شامل ہونے کیلئے دوڑ کر نہیں جانا چاہیئے۔ لیکن سکون ووقار کے ساتھ جانا چاہیئے۔ جس قدر نماز جماعت سے ملے ادا کرے بقیہ خود اٹھ کر پڑھ لے۔ کیونکہ جب کوئی نماز کے ارادے سے مسجد میں جاتا ہے تو وہ حکم اور ثواب کے لحاظ سے نماز ہی میں ہوتا ہے۔

---

[۱] حدیث مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ بلوغ المرام باب سجود السہو وغیرہ [۲] حدیث امام احمد بروایت عبدالرحمن بن عوف بلوغ المرام باب ایضاً [۳] بخاری ومسلم بروایت ابن عمر مشکوٰۃ باب الجماعت وفضلہا فصل ۱ [۴] حدیث مسند احمد، ابوداؤد، ونسائی بروایت ابوالدرداء مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ [۵] حدیث ابوداؤد ونسائی بروایت ابی بن کعب بلوغ المرام باب الجماعۃ [۶] حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب ایضاً [۷] حدیث حضرت عثمانؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور ص ۲۳۲ [۷] حدیث انس بروایت مطبوعہ احمدی دلی ص ۲۷ [۸] حدیث ابوداؤد ونسائی بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب ما علی الماموم فصل ثانی [۸] حدیث ترمذی وابوداؤد بروایت ابوسعید خدری مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [۹] حدیث بخاری ومسلم بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن فصل اول۔ ۱۲

عذر سے جماعت چھوڑ دینے کا بیان

جو اذان[1] سن کر بلا عذر مسجد میں نہ جائے اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔ فائدہ:۔ عذر[2] راستے میں دشمن کا خوف یا بیماری ہے، سردی، ہوا اور بارش میں مکان میں نماز درست ہے۔ اگر[3] عشاء کے وقت کھانا سامنے آجائے اور پاس ہی جماعت ہو رہی ہو تو بھی کھا کر ہی نماز پڑھے جلدی نہ کرے، اگر[4] پاخانہ و پیشاب کی ضرورت ہو تو قضاء حاجت کے بعد نماز پڑھے اگر جماعت چھوٹ جائے تو کوئی بات نہیں۔ جس کا کھانا تیار ہو یا جس کو پیشاب پاخانے کی ضرورت ہو اگر وہ کھانے یا پیشاب پاخانے سے فراغت حاصل کئے بغیر نماز پڑھے تو اس کی نماز میں نقص ہوگا۔
[5] جو اذان کی آواز سن لے اسے مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھنی ضروری ہے۔ خواہ وہ اندھا ہی ہو۔

عورتوں کی نماز باجماعت کا بیان

[6] عورتوں کی نماز مکان میں بہتر ہے لیکن کوئی عورت مسجد میں جاکر جماعت سے نماز پڑھنی چاہے تو اسے روکنا نہیں چاہیے، جو عورت[7] خوشبو لگا کر نماز پڑھنے مسجد میں جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب تک جنابت کا غسل نہ کرے عورت[8] کے لئے مکان کے صحن میں نماز پڑھنے سے دالان میں پڑھنی بہتر ہے اور دالان میں پڑھنے سے کمرے میں پڑھنی بہتر ہے، فائدہ:۔ عورت[9] جتنا ہی پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور زیادہ اچھا ہے کیونکہ اس میں پردہ ہے۔

---

[1] حدیث ابن ماجہ، دارقطنی و ابن حبان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الجماعۃ [2] حدیث ابوداؤد و دارقطنی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الجماعۃ وفضلها فصل ثانی [3] حدیث بخاری و مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [4] حدیث صحیحین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [5] حدیث بخاری و مسلم بروایت ایضاً مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [6] حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بروایت مسلم مطبوعہ نولکشور جلد ۱ ص ۲۰۸ [7] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ ایضاً ص ۲۳۳ [8] حدیث ابوداؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الجماعت وفضلها فصل ۲ [9] حدیث ابوداؤد، مسند امام احمد و نسائی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً۔ ۱۲

امامت کا بیان

ف۱ جو قرآن زیادہ اچھا پڑھنا جانتا ہو اسے ہی امام بنانا چاہیئے اس کے بعد اس شخص کو جو احکام اور ارکان نماز کو زیادہ جانتا ہو۔ اگر پڑھنے میں دونوں برابر ہوں تو امام وہ ہو جو سنت کو زیادہ جانتا ہو اور اگر سنت کے علم اور قرآن کی قراءت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو وہ امام ہو اور اگر ان سب میں برابر ہوں تو وہ امام ہو جو عمر میں بڑا ہو اور کوئی کسی کی سلطنت کی جگہ میں امامت نہ کرے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر بیٹھے لیکن کسی سے ملنے جائے[۲] تو اس کی اجازت سے نماز پڑھا سکتا ہے، ف۳ اندھے کو امام بنانا درست ہے، تین اشخاص[۴] کی نماز قبول نہیں ہوتی، ایک جو کسی قوم کو نماز پڑھاتا ہو اور وہ اس سے خوش نہ ہوں، دوسری وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہو اور تمام رات اس نے اپنے خاوند کو خوش نہ کیا ہو تیسرے ایسے دو بھائی جو آپس میں ناخوش ہوں یعنی انہوں نے تین دن سے زیادہ سے سلام کرنا چھوڑ دیا ہو۔ ف۴ اگر لڑکا قرآن کا قاری ہو اور بڑا نہ ہو تو لڑکے کا نماز پڑھانا درست ہے ف۵ امام نے جہاں نماز پڑھائی ہو وہاں سنت وغیرہ نہ پڑھے بلکہ جگہ تبدیل کرے۔

عورت کی امامت عورت کے کرنیکا بیان

ف۶ عورت کے لئے عورتوں کو نماز پڑھانا درست ہے اور امام عورت صف کے درمیان کھڑی ہو یعنی آگے بڑھ کر نہیں، ف۷ بوڑھا اور غلام عورت کے پیچھے نماز پڑھے تو جائز ہے۔

ف۱ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ بروایت مطبوعہ دہلی صفحہ ۸۳ ف۲ حدیث ابن مسعودؓ بروایت صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور صفحہ ۲۳۶۔ ف۳ حدیث ابو مسعودؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور صفحہ ۲۳۶ ف۴ حدیث انس رضی اللہ عنہ بروایت ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۸۷ ف۵ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ ابن ماجہ مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۱۵۲ ف۶ حدیث عمر بن سلمہؓ بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ۲۱۵ و ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۵۵ ف۷ حدیث عطار خراسانی بروایت ابو داؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۶۰ ف۸ حدیث عائشہؓ عبد الرزاق، دارقطنی، بیہقی و ابن ابو شیبہ و حاکم روضۃ الندیہ شرح دررالبہیہ مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۵ ف۷ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ نظامی کانپور جلد اول صفحہ ۳۲۴۔

امام کو بتانے کا بیان

ؔ۱ امام نماز میں قرآن بھول جائے تو مقتدی لقمہ دیدے اور بتا دے۔

مقتدیوں کی رعایت کرنے کا بیان

ؔ۲ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی حالت میں کسی عورت کا لڑکا رو رہا ہو تو امام کو نماز ہلکی کر دینی چاہیئے کیونکہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں فتنہ میں پڑسکتی ہے ؔ۳ جو نماز پڑھائے اسے ہلکی نماز پڑھانی چاہیئے کیونکہ اس کے پیچھے بیمار اور کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں ؔ۴ اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ اس کے پیچھے لڑکے اور صاحب ضرورت بھی ہوتے ہیں ؔ۵ اور اگر اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو جس قدر چاہے لمبی نماز پڑھے۔ امام اچھی نماز پڑھائے تو اسے بھی ثواب ملتا ہے اور مقتدیوں کو بھی اگر ٹھیک نماز نہ پڑھائے تو مقتدیوں کو ثواب حاصل ہوتا ہے اور امام کے ذمہ وبال رہتا ہے۔

امام کی اقتدار اور پیروی کا بیان

مقتدیوں کے لئے امام سے پہلے رکوع کرنا سجدہ کرنا اور قیام کرنا جائز نہیں، ؔ۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھائے یا سجدے میں جائے تو جاننا چاہیئے کہ اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ ؔ۷ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ ڈرتا نہیں کہ اللہ اس کا سر گدھے کے سر سے نہ بدل دے ؔ۸ ایک شخص کا کسی نماز میں امام بننا اور پھر اسی نماز میں مقتدی بننا جائز ہے۔

فائدہ: ؔ۹ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسبوق کے پیچھے بھی اقتدار جائز ہے جس کی

ؔ۱ مضمون حدیث تلخیص ابن حجرؒ ؔ۲ حدیث قتادہؓ بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۲۹۶ ؔ۳ حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب ماعلی الماموم فصل اول ؔ۴ حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ بروایت بلوغ المرام باب صلوٰۃ الجماعت ؔ۵ حدیث ابوہریرہؓ بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۹۶ ؔ۶ حدیث انس بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول ص ۱۰۱ ؔ۷ حدیث ابوہریرہؓ بروایت مؤطا امام مالک مطبوعہ احمدی دہلی ص ۳۲ ؔ۸ حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب ماعلی الامام فصل اول ؔ۸ حدیث مغیرہ بن شعبہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور ص ۵۱ ؔ۹ حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب صلوٰۃ الجماعۃ والامامۃ۔

رکعت چھوٹ جائے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسے اٹھ کر ادا کرے اگر امام عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کو کھڑے ہو کر اس کی اقتدا کرنی چاہئے۔

مقتدی کے امام کے پیچھے کھڑے ہونے کی جگہ

(۱) اگر ایک امام اور ایک مقتدی ہو تو مقتدی امام کے دائیں طرف اس کے ساتھ کھڑا ہو اور اگر دوسرا مقتدی بھی آجائے تو پہلا پیچھے ہٹ آئے یا جو بعد میں آیا ہے اسے پیچھے کر دے اور اگر دونوں امام کے دائیں اور بائیں کھڑے ہو جائیں تو امام دونوں کو پیچھے کر دے اور اگر امام (۲) کے ساتھ دو مقتدی ہوں اور ایک عورت ہو تو دونوں اس کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت دونوں کے پیچھے (۳) اور اگر دو مقتدی ہیں ایک عورت ہو تو مقتدی امام کے ساتھ دائیں اور عورت مقتدی دونوں کے پیچھے کھڑی ہو۔

صفوں کے برابر کرنے کا حکم

(۴) مقتدی اپنے ساتھی کے شانے سے شانہ ملائے اور اس کے پیر (۵) سے اپنا پیر ملائے (۶) امام تکبیر سے پہلے دائیں طرف کے مقتدیوں کو سیدھے ہونے اور صف درست کرنے کی تاکید کرے پھر بائیں طرف کے مقتدیوں کو ہدایت کرے کہ برابر ہو جاؤ اور صف سیدھی کرلو جو نمازیں اپنے کندھے نرم رکھتے ہیں وہ بڑے اچھے لوگ ہیں۔ مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کو درمیان میں رکھیں یعنی ایسا نہ ہو کہ صف میں ایک طرف زیادہ لوگ ہوں دوسری طرف کم اور شگافوں کو بند کریں یعنی آپس میں مل کر کھڑے ہوں (۸) مسجد کے ستونوں کے پیچھے صف لگانا نہیں چاہئے (۹) صف اول میں رہنے کا بڑا ثواب ملتا ہے اور (۱۰) صف اول پر اللہ اور فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ جو صف کے (۱۱) پیچھے اکیلا نماز پڑھے اس کی

(۱) حدیث جابر بن عبداللہ بروایت مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الجماعۃ فصل اول (۲) حدیث مسلم بروایت انسؓ مشکوٰۃ باب الوقت فصل اول (۳) حدیث انسؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـ۲۲۴ (۴) حدیث انسؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ۱۰۰ (۵) حدیث انسؓ بروایت مشکوٰۃ باب تسویۃ الصف فصل ۲ (۶) حدیث ابن عباسؓ ابوداؤد مطبوعہ دہلی صـ۹۷ (۷) حدیث ابوہریرہؓ بروایت ابوداؤد مطبوعہ دہلی صـ۹۸ (۸) حدیث مسند احمد وابوداؤد، وترمذی ونسائی بروایت عبدالحمید بن محمود منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی صـ۹۴ (۹) حدیث ابوہریرہؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور ج۱ صـ۱۸۰ (۱۰) حدیث عائشہؓ بروایت ابوداؤد مطبوعہ دہلی صـ۹۷ (۱۱) حدیث مسند امام احمد، ابوداؤد وترمذی بروایت وابصہ بن معبد بروایت بلوغ المرام باب صلوٰۃ الجماعۃ۔ ۱۲

نماز درست نہیں ہے۔ یعنی اگر صف میں جگہ ہو ورنہ پیچھے اکیلے نماز ہو جائے گی۔

جن اوقات میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے

آفتاب[1] نکلنے کے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور آفتاب غروب ہونے کے وقت نماز نہ پڑھے۔ اور فجر کی نماز کے بعد جب تک آفتاب ٹھیک سے نہ نکل آئے نماز پڑھنی درست نہیں، اور عصر کی نماز کے بعد جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے نماز درست نہیں ہے۔ لیکن جن اوقات میں[2] نماز کی ممانعت ہے ان میں فوت نماز کی قضاء جائز ہے، اور مکہ مکرمہ میں کسی بھی وقت[3] نماز پڑھنے کی ممانعت نہیں ہے۔

سنتوں کا بیان

[4] ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے اور دو رکعت پڑھنا بھی حدیث[5] سے ثابت ہے اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھے۔ [6] پھر مغرب کے بعد دو رکعت اپنے مکان میں پڑھے (مسجد میں بھی جائز ہے) پھر عشاء کے بعد دو رکعت پڑھے اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت ہلکی پڑھے یہ بارہ رکعت فرض کے علاوہ سنت ہیں۔ جو شخص اللہ کے لئے پڑھتا ہے اللہ اس کے لئے جنت میں مکان بناتا[7] ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو ظہر کے پہلے اور بعد چار چار رکعت پڑھتا ہے۔ اللہ اس پر جہنم کی آگ ناجائز کر دیتا ہے [9] اگر کسی کی ظہر کی چار رکعت پہلے کی سنت رہ جائے وہ ظہر کے بعد پڑھ لے [10] ظہر کی پہلے کی چار رکعت ایک سلام سے بھی ثابت ہے اور دو سلام سے بھی [11] جو عصر کے پہلے چار رکعت پڑھے اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ اللہ اس پر رحمت نازل فرمائے، اور یہ بھی آیا[12] ہے کہ جو عصر کے

[1] حدیث عامرؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـ۲۷۶ [2] حدیث بخاری و مسلم بروایت ابوسعید خدریؓ مشکوٰۃ باب اوقات النہی فصل اول [3] حدیث امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ بروایت جبیر بن مطعم بلوغ المرام باب المواقیت [4] حدیث عبداللہ بن شقیق بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـ۲۹ [5] حدیث ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ باب السنن و فضلہا [6] حدیث ام حبیبہؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـ۲۵۱ [7] حدیث مسند امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ بروایت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا باب السنن و فضلہا فصل ثانی۔ [8] حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ۸۰ [9] حدیث ابوداؤد و ابن ماجہ بروایت ابوایوب انصاری مشکوٰۃ باب السنن و فضائلہا فصل ۲ [10] حدیث عاصم بن حمزہ بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی دہلی صـ۱۴۷ [11] مسند امام احمد و ترمذی و ابوداؤد بروایت ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب السنن و فضائلہا فصل ۲ [12] حدیث طبرانی کبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہ۔ ۱۲

پہلے چار رکعت پڑھے اس کے اوپر اللہ نے آگ کو نا جائز کر دیا ہے۔ اور عصر[1] کی چار رکعت میں سلام سے فصل کرے اور عصر سے پہلے دو[2] رکعتیں بھی آئی ہیں۔ اور غروب[3] کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھے اور مغرب[4] کے فرض کے بعد کی دو رکعت سنت میں (اکثر) قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھے، فجر کی سنت اور فرض کے درمیان بوقت ضرورت بات کرنی جائز ہے فجر کی سنت فرض سے پہلے جماعت کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو فرض کے بعد پڑھ لے۔ فرض نماز کی تکبیر کے بعد سنت وغیرہ نماز جائز نہیں[5] اگر فجر کی سنت فرض سے پہلے نہ پڑھ سکے تو آفتاب نکلنے کے بعد بھی اس کا پڑھنا جائز ہے۔

تہجّد کی نماز

[6] تہجد کی نماز تیرہ رکعت ایسے پڑھے۔ آٹھ رکعت میں دو دو رکعت پر سلام پھیرے پھر پانچ رکعت وتر پڑھے ان میں تشہد کے لئے نہ بیٹھے پانچویں رکعت ہی میں بیٹھے[7] یا تیرہ رکعت چھ سلام سے پڑھے اور اخیر میں ایک وتر پڑھے اور اگر گیارہ[8] رکعت پڑھے تو دس رکعتوں میں دو دو رکعت پر سلام پھیرے پھر ایک رکعت وتر پڑھے۔ یا گیارہ[9] رکعت یوں پڑھے کہ آٹھ رکعت میں چار چار پر سلام پھیرے پھر تین رکعت وتر پڑھے۔ خواہ کبھی نو رکعت اور کبھی سات رکعتیں پڑھا کرے[10]۔ تہجد کی نماز بلند آواز اور آہستہ دونوں صورت سے پڑھنی جائز ہے۔ اخیر عمر میں کوئی قرارت لمبی کرنی چاہے[11] تو بیٹھ کر قرارت کرے پھر تھوڑی سی قرارت رہ جائے تو اس وقت کھڑا ہو جائے اور قرائت

---

[1] حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی دہلی صہ ۸۱ [2] حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا بروایت ابوداؤد مطبوعہ دہلی صہ ۱۷۹ [3] حدیث بخاری وابن حبان بروایت عبد اللہ بن منفل بلوغ المرام باب صفۃ التطوع [4] حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی صہ ۸۱ [5] حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بروایت صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صہ ۵۵ [6] حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صہ ۵۵ [7] اس مضمون کی کئی احادیث نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد دوم صہ ۲۷ میں ہیں [8] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صہ ۲۴۷ [9] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی دہلی صہ ۸ [10] حدیث بخاری ومسلم بروایت عائشہ رضہ بلوغ المرام باب صلوٰۃ التطوع [11] حدیث زید بن خالد الجہنی بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صہ ۲۶۲ [12] حدیث بخاری ومسلم بروایت عائشہ رضہ مشکوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل فصل اول [13] حدیث بخاری ومسلم بروایت حضرت عائشہ رضہ بلوغ المرام باب صلوٰۃ التطوع [14] حدیث ابوہریرہ رضہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صہ ۱۲۸۔

کر کے رکوع کرے اور ایسے ہی دوسری رکعت میں بھی کرے [۱] فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل تہجد کی نماز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم فرمائے جو رات میں تہجد پڑھتا ہے پھر اپنی بیوی کو نماز کے لئے اٹھاتا ہے اور نہ اٹھے تو پانی کا چھینٹا مار کر اٹھاتا ہے [۲] جب تہجد کی نماز کے لئے اٹھے تو دس بار اللہ اکبر دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ وبحمدہ اور دس بار سبحان الملک القدوس اور دس بار استغفر اللہ اور دس بار لا الٰہ الا اللہ پڑھے۔ پھر یہ دعا دس دفعہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی اے اللہ میں دنیا کی تنگی اور قیامت کے روز کی تنگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

نماز وتر کا بیان

[۳] وتر کی نماز نو رکعت، سات رکعت، پانچ رکعت اور تین رکعت و ایک رکعت حدیثوں سے ثابت ہے [۴] جو نو رکعت وتر پڑھنی چاہتا ہو وہ آٹھ رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سلام نہ پھیرے پھر اٹھ کر نویں رکعت پڑھے اور التحیات اور درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرے اور جو سات رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ چھ رکعت پڑھ کر التحیات پڑھے اور سلام نہ پھیرے پھر اٹھ کر ساتویں رکعت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات اور درود و دعا کے بعد سلام پھیر دے [۵] اور جو پانچ رکعت وتر پڑھنی چاہے وہ اخیر رکعت میں تشہد میں بیٹھے اور التحیات اور درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرے، اور جو شخص تین [۶] رکعت وتر پڑھنا چاہتا ہو وہ تشہد کے لئے صرف اخیر رکعت میں بیٹھے اور التحیات اور درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرے۔ [۷] وتر کی تین رکعت میں اول رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی۔ دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

---

[۱] حدیث مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب صلوٰۃ التطوع وابوداؤد ونسائی بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب التحریض علی قیام اللیل فصل ثانی [۲] حدیث ابوداؤد بروایت شریق ہوزنی مشکوٰۃ باب مایقول اذا قام من اللیل فصل ثانی [۳] حدیث بخاری ومسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [۴] حدیث سعد بن ہشام بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـ ۲۵۲ [۵] حدیث بخاری ومسلم بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب الوتر فصل اول [۶] حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا بروایت زرقانی شرح موطا امام مالک مطبوعہ مصر جلد اول صـ ۲۴۹ [۷] حدیث مسند امام احمد وابوداؤد ونسائی بروایت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب صلوٰۃ التطوع۔ ۱۲

پڑھے۔ [1] وتر میں سلام پھیرنے کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھے۔ تیسری بار آواز بلند کرے۔ [2] وتر واجب نہیں سنت ہے، جسے امید ہو کہ اخیر شب میں اٹھ جاؤں گا وہ اول شب میں وتر نہ پڑھے۔ اور [3] جسے یہ ڈر ہو کہ اخیر رات میں نہیں اٹھ سکوں گا تو اول رات میں ہی وتر پڑھ لیا کرے۔ [4] [5] جس کے وتر رہ گئے ہوں وہ فجر کی نماز سے پہلے پڑھ لے فجر کی نماز کے بعد وتر پڑھنی درست نہیں اور ایک [6] رات میں دو وتر بھی جائز نہیں۔ [7] سواری پر وتر اور سنت پڑھنی درست ہے فرض درست [8] نہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ تکبیر اولیٰ کے وقت سواری کا منہ قبلہ رو ہو پھر سواری جس طرف پھرے یا جائے نماز پڑھتا رہے۔ [9] سواری پر رکوع اور سجدہ وقیام اشارہ سے کرے اور سجدہ کے لئے زیادہ جھکے اور رکوع کے لئے کم۔ وتر کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنی مستحب ہے۔ تین رکعت وتر میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اور پھر بات کرنے کی ضرورت ہو تو بات بھی کرے پھر ایک رکعت پڑھے تو درست ہے۔ وتر میں یہ دعائے قنوت پڑھے

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ

یعنی اے اللہ مجھے ان میں ہدایت دے جنہیں ہدایت دیا ہے اور ان میں عافیت دے جنہیں عافیت سے رکھا ہے اور ان میں میری کارسازی کر جن کی کارسازی کیا ہے اور مجھے اس میں برکت دے جو مجھے دیا ہے اور مقدر کی برائی سے میری حفاظت کر بیشک تو فیصلہ کرتا ہے اور تجھ پر فیصلہ نہیں کیا جاتا بیشک وہ ذلیل نہیں ہوتا جسے تو نے دوست رکھا اور وہ عزیز نہیں ہوتا جسے تو نے دشمن رکھا ہمارے رب تو بابرکت اور بلند ہے۔

---

[1] حدیث نسائی وترمذی بروایت علی بن ابو طالب بلوغ المرام باب ایضاً [2] حدیث عبدالرحمٰن مشکوٰۃ باب الوتر فصل ثانی [3] حدیث جابر رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول ص ۲۵۵ [4] حدیث حاکم و بیہقی و ابوداؤد نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ثانی ص ۲۹۳ [5] حدیث سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول ص ۲۷۶ [6] حدیث مسند امام احمد، ابوداؤد، نسائی و ترمذی بروایت طلق بن علی بلوغ المرام باب صلوٰۃ التطوع [7] حدیث صحیحین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب صلوٰۃ السفر فصل اول [8] حدیث انس رضی اللہ عنہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی۔ ص ۱۷۲
[9] حدیث جابر رضی اللہ عنہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ ایضاً ص ۱۷۳

[1] فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھنا جائز ہے۔

نماز چاشت کا بیان

[2] چاشت کی نماز چار رکعت ہے، اگر کوئی زیادہ[3] پڑھنا چاہتا ہو تو پڑھے اسے اس کا ثواب ملے گا۔

نماز تراویح کا بیان

[4] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی اول شب، نصف شب اور اخیر شب میں تیئیسویں[23]، پچیسویں[25] اور ستائیسویں[27] رات کو باجماعت تراویح کی نماز پڑھی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرام سے اس نماز کا پڑھنا ثابت ہے

فائدہ: اس نماز کو وتر کے ساتھ رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ پڑھنے کا کسی حدیث سے ثبوت نہیں ہے۔ اور نماز تراویح عورتیں بھی پڑھیں۔

نماز استخارہ

جب[5] کسی کو کوئی کام پیش آئے تو استخارہ کرنا سنت ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے وضو کرے پھر دو رکعت نفل پڑھے، پھر اللہ کی تعریف کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے اور سو جائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ اَوْ اٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ

[1] حدیث امام احمد وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ، طبرانی بیہقی بروایت حسن بن علی بلوغ المرام باب صفة الصلوٰة [2] حدیث براء بن عازب بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول ص ۳۱۷ وابوداؤد مطبوعہ اول دہلی ص ایضاً وترمذی مطبوعہ لکھنؤ ص ۹۵ [3] حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول ص ۱۴۹ [4] حدیث ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب قیام شہر رمضان فصل دوم [5] حدیث عبدالرحمٰن بن عبدالقادر بروایت بخاری احمدی میرٹھ ص ۱۶۹ ۱۲

كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ اَوْ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔ اے اللہ میں تیرے علم کی مدد سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت چاہتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو غیب داں ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین میری دنیا اور میرے فوری اور آئندہ معاملے کے لئے بہتر ہے تو اسے میرا مقدر کر دے اور میرے لئے آسان کر دے پھر مجھے میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے دین اور دنیا اور میرے فوری اور آئندہ کام کے لئے میرے لئے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں ہو پھر اس کی وجہ سے مجھ سے خوش ہو جا۔

یہ دعا تین روز یا سات روز تک پڑھے اس کا انجام اچھا ہوگا یا خواب میں پتہ لگ جائے گا۔ یا اس کا کرنا نہ کرنا دل میں بیٹھ جائے گا اور اسی کو اللہ کا حکم سمجھے۔

نماز قصر کرنے کا بیان

۱ مسافر جب سفر کے ارادے سے اپنے مکان سے نکلے تو نماز قصر کرے۔ یعنی چار رکعت کی نماز دو رکعت پڑھے لیکن نماز مغرب میں قصر نہیں ہے وہ وطن میں بھی تین رکعت ہے اور سفر میں بھی تین رکعت ہے، اور نماز فجر میں بھی قصر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے اندر قرارت طویل ہوتی ہے۔ نماز کے قصر کرنے کا حکم اللہ کا صدقہ ہے اس لئے اسے قبول کرنا چاہیئے۔ ۲ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے رخصت کے کام کئے جائیں۔ اگر کوئی شخص ۳ ۴ کسی شہر میں تردد کے ساتھ ٹھہرے تو بیس دن تک

۱ حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۵۵ ۲ حدیث بخاری ومسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب صلوۃ السفر فصل اول ۳ حدیث بخاری و مسلم مسند احمد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا بلوغ المرام باب صلوۃ السفر والمریض ۴ حدیث یعلیٰ بن امیہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول ص ۲۴۱ ۵ حدیث مسند امام احمد بروایت بلوغ المرام باب صلوۃ المسافر والمریض۔ ۱۲

نماز کو قصر کرے اور چار دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو چار[1] دن کے بعد پوری نماز پڑھے، جو کوئی اپنے وطن سے کہیں سفر کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ وہ مسافر شمار کیا جائے تو نماز قصر کرے اگرچہ کہ وہ مقام ایک برید یعنی ۱۲ میل سے کم فاصلہ پر ہو[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں سنتوں کا پڑھنا بھی ثابت ہے اس لئے جو پڑھے گا ثواب پائے گا اور جو نہیں پڑھے گا اس پر کوئی پکڑ نہیں[3] سفر میں نماز کو ایک ساتھ پڑھنا درست ہے چاہے ظہر کے وقت میں ظہر کے ساتھ اسی وقت عصر پڑھ لے یا عصر کے ساتھ اسی وقت ظہر پڑھ لے، ایسے ہی مغرب کے ساتھ اسی وقت عشاء یا عشاء کے وقت عشاء کے ساتھ مغرب پڑھ لے۔

(وطن) مکان میں دو نمازوں کو ساتھ پڑھنا

بوقت ضرورت مکان میں دو نماز ایک ساتھ پڑھنی جائز ہے۔

نماز خوف کا بیان

[4] لڑائی کے وقت دشمن کے مقابلے[5] میں ایک رکعت نماز پڑھنی درست ہے۔ مقابلے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ نے اس نماز کو کئی صورتوں پر پڑھا ہے۔ ان میں سے جس صورتوں پر پڑھے جائز ہے[6] جب ڈر غالب ہو اور کشت وخون ہو رہا ہو تو پیدل اور سوار جیسے موقع ہو نماز پڑھے اگرچہ کہ قبلہ رو نہ ہو اور اشارے سے ہو۔

جمعہ کی نماز کا بیان

جمعہ کی نماز فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب نماز (جمعہ) کے لئے پکارا جائے تو

[1] مضمون دررالبہیہ مترجم اردو مطبوعہ لاہور صـــ ۱۲ [2] مضمون الروضۃ الندیہ شرح دررالبہیہ مطبوعہ علوی لکھنؤ صـــ ۲۵ [3] حدیث مطبوعہ احمدی دہلی صـــ ۱۰۱ [4] حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـــ ۱۴۵ . [5] حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـــ ۲۴۶ [6] حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ . بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـــ ۲۴۱ [7] مضمون دارالبہیہ مترجم اردو مطبوعہ لاہور صـــ ۱۳ ۱۲

اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور سوداگری چھوڑ دو۔ ۲ نماز جمعہ غلام پر (جو کسی کی ملکیت ہو) اور عورت اور لڑکے اور بیمار اور مسافر پر فرض نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اپنی جگہ کسی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دوں اور جو جمعہ پڑھنے نہ آئے جاکر اس کا مکان جلادوں ۴ جو بے عذر ایک جمعہ نہ پڑھے وہ ایک دینار صدقہ کرے، اور جسے ایک دینار کی طاقت نہ ہو وہ آدھا دینار صدقہ کرے۔ فائدہ:۔ دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپیہ تولہ ہو تو ایک دینار چھ روپئے کا ہوا اور آدھا تین روپیہ کا اور جو بہت غریب ہو وہ ایک درہم یا آدھا درہم صدقہ کرے یا ایک صاع یا آدھا صاع گیہوں یا ایک مد یا آدھا مد بھی آیا ہے۔ فائدہ:۔ مد ایک پیمانہ ہے جس میں تقریباً تین پاؤ غلہ آتا ہے اور صاع میں چار مد ہوتا ہے یعنی قریب تین سیر ۷ اور گاؤں (دیہات) میں جمعہ پڑھنا درست ہے۔ جسے امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت مل جائے اس کا جمعہ ادا ہو جاتا ہے اس میں دوسری رکعت شامل کرے۔ اور جسے ۸ امام کے ساتھ پوری ایک رکعت نہ ملے وہ چار رکعت ظہر پڑھے ۹ جو جمعہ کے روز غسل کرے اور مسجد میں جائے پھر جس قدر ہو سکے نماز پڑھے پھر امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت خاموش رہے پھر امام کے ساتھ جمعہ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کی گناہ معاف کر دیتا ہے اور تین دن اور زیادہ کی۔ اور یہ بھی حدیث ہے کہ جمعہ کے روز جس قدر ہو سکے پاک ہو یعنی مونچھ بنوائے اور ناخن کٹروائے اور زیر ناف اور بغلوں کا بال صاف کرے اور کپڑے اور سر دھوئے اور اس کے پاس جو خوشبو ہو لگائے۔ نہ ہو تو اپنی بیوی سے لے کر لگائے اور پھر مسجد میں جائے اور پھاند کر آگے نہ جائے تو اللہ اس کے گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے اس سے ہوئے

---

۱ آیت سورہ جمعہ رکوع ۲ ۲ حدیث ابوداؤد، حاکم بروایت طارق بلوغ المرام باب صلوۃ الجمعہ ۳ حدیث دارقطنی بروایت جابر رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب الجمعہ ووجوبہا فصل ثالث ۴ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صد ۲۳۲ ۵ حدیث مسند امام احمد ابوداؤد وابن ماجہ بروایت سمرہ بن جندبؓ مشکوۃ باب الجمعہ ووجوبہا فصل ثانی ۶ حدیث قدامہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صد ۱۸۰ ۷ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صد ۱۲۹ وابوداؤد مطبوعہ احمدی دہلی صد ۱۵۲ ۸ حدیث نسائی وابن ماجہ ودارقطنی بروایت ابن عمرؓ بلوغ المرام باب صلوۃ الجمعہ ۹ حدیث زرقانی شرح موطا امام مالک مطبوعہ مصر جلد اول صد ۱۹۶ ۱۰ حدیث ابوہریرہؓ مسلم مطبوعہ نول کشور اول صد ۱۸۳ ۔ حدیث سلمان فارسیؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صد ۱۲۱ ۔ حدیث مسند احمد وترمذی بروایت برار مشکوۃ باب التنظیف والتطہیر۔ ۱۲

گناہ معاف کر دیتا ہے جسے جمعہ کے روز خوشبو میسر نہ ہو اس لئے پانی ہی خوشبو ہے[1]
جمعہ کے روز مسجد کے[2] دروازے پر فرشتے آتے ہیں اور جو پہلے مسجد میں داخل ہوتے
ہیں ان کو لکھ لیتے ہیں پھر ان کو جو ان کے بعد آتے ہیں۔ جو جمعہ کے روز سب سے پہلے آتا ہے
اس کی مثال اس کی ہے جو مکہ میں قربانی کے لئے اونٹ بھیجتا ہے اور جو اس کے بعد آتا ہے
اس کی مثال اس کی ہے جو قربانی کے لئے گائے بھیجتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو آتا ہے
وہ گویا ایک دنبہ بھیجتا ہے۔ اور جو اس کے بعد آتا ہے وہ گویا ایک مرغی بھیجتا ہے اور
جو اس کے بعد آتا ہے وہ گویا انڈا بھیجتا ہے پھر جب امام خطبہ دینے لگتا ہے تو فرشتے
اپنا دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں[3] امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت
جو اذان ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمرؓ کے زمانے میں یہی
اذان ہوتی تھی۔ اس سے پہلے کی اذان حضرت عثمانؓ نے اپنے دور میں بڑھائی ہے
اس لئے پہلی اذان سنت ہے اور دوسری بھی جائز ہے[4] جو اذان امام کے منبر پر
بیٹھنے کے وقت ہو وہ مسجد کے دروازے پر ہونی چاہئے۔[5] جمعہ میں نیز جمعہ کے
علاوہ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھنے کی ممانعت ہے۔[6] جمعہ کے لئے عام کپڑے
سے الگ کپڑا رکھا جائے تو جائز ہے۔ جمعہ کے روز امام منبر پر آئے تو لوگوں کو سلام کرے
جمعہ کے روز امام لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دے[7] جمعہ کے روز امام خطبے کے لئے
منبر پر آئے تو لوگوں کی طرف منہ کرے بیٹھ جائے جب مؤذن اذان سے فراغت حاصل کرے
اس وقت اٹھ کر خطبہ دے۔ **فائدہ:۔** امام خطبہ کے دوران ضرورت ہو تو باتیں کر سکتا
ہے اس لئے کہ (ایک بار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے[8] منبر سے
اتر آئے اور ابو رفاعہ کو دین کی باتیں سکھائیں اور ایک دفعہ آپ جمعہ کے روز خطبے کے دوران
منبر سے اتر پڑے اور حسن و حسین[9] کو منبر پر چڑھا لیا اور فرمایا کہ اللہ نے ٹھیک فرمایا ہے کہ تمہارا

---

[1] حدیث صحیحین بروایت ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [2] حدیث سائب بن زید بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ ١١٣ [3] حدیث طبرانی بروایت نیل الدوطار مطبوعہ مصر جلد اول صـ ١٤٠ [4] حدیث صحیحین بروایت نافع مشکوٰۃ باب التنظیف والتطہیر فصل اول [5] حدیث ابن ماجہ و موطا امام مالک بروایت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [6] حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بروایت ابن ماجہ مطبوعہ اول دہلی صـ ١٠٨/١١ [7] حدیث حکم بن حزن بروایت ابوداؤد مطبوعہ دہلی صـ ١٥٥۔ [8] حدیث حمید بن ہلال بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور ج ا صـ ١٨١ [9] حدیث عبد اللہ بن یزید بروایت ابوداؤد مطبوعہ دہلی صـ ١٩٧ [10] حدیث صحیحین بروایت جابرؓ بلوغ المرام باب الجمعہ۔ ١٢

مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہیں کر سکا پھر خطبہ دینے لگے اور ایک دفعہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے فرمایا کہ تم نے نماز (یعنی) سنت پڑھ لیا ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعت پڑھ لو [۱] اور ہلکی پڑھو جمعہ کی نماز لمبی [۲] اور خطبہ چھوٹا کرنا امام کی ہوشیاری کا نشان ہے۔ [۳] جمعہ کے خطبے کے دوران جسے نیند آنے لگے وہ اپنی جگہ تبدیل کرلے۔ جمعہ میں حبوہ باندھ کر بیٹھنا جائز نہیں یعنی رانیں پیٹ سے لگاکر اور ان پر ہاتھ باندھ کر بیٹھنا [۴] جمعہ کے روز خطبہ ہو تو مقتدیوں کو امام کے روبرو رہنا چاہیئے [۵] خطبہ کے دوران جس نے کنکریاں چھوئیں اس نے لغو کام کیا (یعنی کنکریاں ادھر ادھر کیا، یا لکڑی اور تنکا توڑا یا ہاتھ سے لکیر بنایا یا ایسا ہی کوئی اور کام کردیا۔ خطبے کے دوران جس نے باتیں کیں وہ اس گدھے جیسا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں اور جو [۶] شخص اس کو چپ کرائے اس کی جمعہ کی نماز نہیں ہوتی [۷] جو شخص جمعہ کے روز اپنی بیوی کو غسل کرائے یعنی اس سے صحبت کرے تاکہ اسے بھی غسل کرنا پڑے اور سویرے جاکر خطبہ سنے اور پیادہ جائے اور امام سے نزدیک بیٹھے اور بے ہودہ بات نہ کرے تو اس کے لئے ہر قدم پر ایک سال کے روزے کارات کے قیام کے ساتھ ثواب لکھا جاتا ہے۔ [۸] جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت یا دو رکعت پڑھے یا [۹] چھ رکعت ایسے پڑھے کہ پہلے دو اور اس کے بعد چار رکعت اور [۱۰] جہاں فرض پڑھے وہاں سنت نہ پڑھے ادھر ادھر ہوکر پڑھے یا سنت و فرض کے درمیان بات کرلے [۱۱] بارش کے دن جمعہ کی نماز پڑھنی واجب نہیں ہے۔

عیدین کی نماز

[۱۲] عیدین کی نماز سنت ہے اور عیدین کے روز [۱۳] غسل کرنا اچھا ہے۔

---

[۱] حدیث جابر بن عبداللہ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صفحہ ۱۰۰ [۲] حدیث عمارؓ مسلم مطبوعہ ایضاً جز ا صفحہ ۲۸۹ [۳] حدیث ابن عمرؓ بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی صفحہ ۵۶ [۴] حدیث ابن عمرؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ۲۲۸ [۵] حدیث ابو سعید خدریؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ۱۶۵ [۶] حدیث ابو ہریرہؓ صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صفحہ ۲۸۳ [۷] حدیث مسند امام احمد بروایت ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب قرار التنظیف والتطہیر فصل ۲ [۸] حدیث ابوداؤد نسائی، ترمذی، ابن ماجہ بروایت اوس بن اوس مشکوٰۃ باب التنظیف فصل ۲ [۹] حدیث ابوہریرہؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ا صفحہ ۲۸۹ [۱۰] حدیث سالم بروایت صحیح مسلم مطبوعہ و جلد ایضاً [۱۱] حدیث عطار بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۱ [۱۲] حدیث عمرو بن عطار بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد ا صفحہ ۲۸۸ [۱۲] حدیث محمد بن سیرین بروایت بخاری مطبوعہ احمدی دہلی صفحہ ۱۲۳ [۱۳] حدیث بخاری مطبوعہ ایضاً [۱۳] حدیث نافع بروایت موطا امام مالک مطبوعہ احمدی دہلی صفحہ ۷۶۔ ۱۲

۱ جس کی عیدین کی نماز فوت ہو جائے وہ دو رکعت پڑھ لے ۲ عیدین کی نماز کے لئے عورتیں بھی عیدگاہ جائیں۔ پردہ نشین، نوجوان اور حیض والیاں بھی جائیں اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوں اور لوگوں کے ساتھ تکبیریں پڑھیں اور پردہ کر کے جماعت کے پیچھے کھڑی ہوں ۳ اور جس عورت کی نماز عید فوت ہو جائے وہ دو رکعت پڑھ لے ۴ عیدگاہ کے لئے جس راستے سے جائیں اسی سے واپس نہ آئیں ۵ عید کے روز بارش ہو رہی ہو تو عید کی نماز مسجد میں پڑھیں ۶ عیدالفطر کے دن دیر کر کے نماز پڑھیں اور عیدالاضحیٰ کے دن جلد پڑھیں۔ عیدالفطر کے روز طاق کھجوریں کھا کر نماز کے لئے جائیں۔ اور عیدالاضحیٰ کے روز نماز کے بعد کھائیں ۷ عیدین کے روز سرخ چادر پہننی سنت ہے ۸ عیدگاہ میں امام کے سامنے نیزہ کھڑا کرے اور اس کی طرف نماز پڑھے ۹ اور عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھیں ۱۰ عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھنی چاہیئے ۱۱ عیدین کی نماز میں (تکبیر قیام کے سوا) قرأت سے پہلے رکعت اولیٰ میں سات اور رکعت ثانی میں پانچ تکبیریں ہونی چاہیئں۔ ۱۲ عیدگاہ میں امام خواتین کو وعظ سنائے اور انہیں فقراء پر صدقہ کرنے کی رغبت دلائے۔

نماز استسقاء کا بیان

جب خشک سالی ہو جائے اور بارش نہ ہو تو نماز استسقاء کے لئے کوئی دن متعین کریں اور اس دن میلے کچیلے کپڑے میں انکساری کے ساتھ روتے ہوئے عیدگاہ جائیں اور جس وقت آفتاب کا اوپر کا کنارہ نکل آئے اس وقت امام منبر پر آئے اور تکبیر کرے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے ۱ یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

۱ مضمون بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۴ ۲ حدیث ام عطیہ رضی اللہ عنہا بروایت مسلم مطبوعہ نولکشور جلد اول ص ۲۹۰ ۳ حدیث بخاری مطبوعہ میرٹھ ص ۱۳۳ ۴ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بروایت بخاری مطبوعہ ایضاً ص ایضاً ۵ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بروایت مشکوٰۃ صلوٰۃ العیدین فصل نمبر ۲ ۶ حدیث مسند امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابوالحویرث مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۷ حدیث بخاری و مسند احمد بروایت بلوغ المرام باب صلوٰۃ العیدین۔ ۱۲

اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّۃً وَّمَتَاعًا
اِلٰی حِیْنٍ ط یعنی سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے جو رحم کرتا اور رحم جس کی پائیدار
صفت ہے انصاف کے دن کا مالک ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے
اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہم پر بارش برسا اور بارش برسا
اس سے ہمیں ایک وقت تک قوت اور فائدہ دے۔ [1] پھر دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں
تک کہ بغلیں دکھائی دینے لگیں یعنی ہاتھوں کو دراز کرے لیکن ہاتھوں کو سر[2] سے اوپر نہ لے
جائے بلکہ منہ کے سامنے رکھے۔ اور ہاتھوں کو پھیلائے اور ان کی پشت اوپر کرے اور ہتھیلی
زمین کی طرف پھیر[3] لوگوں کی طرف پیٹھ کرے اور قبلہ کی طرف منہ کرکے چادر کو پلٹ کر اوڑھے
اور لوگ بھی امام کے ساتھ اپنی چادر پلٹ کر اوڑھیں ایسے کہ داہنے ہاتھ سے چادر کے نیچے
کے بائیں کونے کو اور بائیں ہاتھ سے نیچے کے دایاں کونہ کو پکڑ کر پیٹھ کے پیچھے ہی اپنے
دونوں ہاتھوں کو ایسے پھرائے کہ جو کونا دائیں ہاتھ سے پکڑا ہے وہ داہنے کندھے پر اور
جو بائیں سے پکڑا ہے بائیں کندھے پر آجائے اور جسے[4] اس صورت پر چادر پلٹنا مشکل ہو
وہ کندھوں پر پلٹ لے اور یہ دعا پڑھے۔ [5] پہلی دعا۔ اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا
اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا۔ اے اللہ ہمیں سیراب کر اے اللہ ہمیں سیراب کر اے اللہ ہمیں سیراب کر۔
[6] دوسری دعا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا
غَیْرَ اٰجِلٍ۔ اے اللہ ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو فریادرس خوش انجام ہو جو فائدہ
دے نقصان دہ نہ ہو جلد ہو دیر میں نہ ہو۔ تیسری[7] دعا اَللّٰھُمَّ اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ
وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔ اے اللہ اپنے بندوں اور اپنے جانوروں
کو سیراب کر اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے سوکھے شہر کو زندہ و شاداب کر دے۔
چوتھی دعا[8] اَللّٰھُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا کَثِیْفًا کَسِیْفًا نَضِیْفًا ذَلُوْقًا ضَحُوْکًا تُمْطِرُنَا

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ١٦٤ میں انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے [2] حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا بروایت ابوداؤد مطبوعہ ایضاً صفحہ ١١٤ [3] حدیث مسند امام احمد مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ نظامی جلد اول صفحہ ٤٠ [4] حدیث محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہا بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ١٦١۔
[5] حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ١٢٧ [6] حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ١٦٢ [7] حدیث عمرو بن شعیب بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صفحہ ١٥٥ [8] حدیث ابوعوانہ بروایت سند بلوغ المرام باب صلوٰۃ الاستسقاء۔ ١٢۔

مِنْہُ رِذَاذًا قِطْقِطًا سِجْلًا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اے اللہ ہمیں گاڑھے، گرتے پانی بٹنے برق چمکتے بادل سے ڈھانک دے جس سے پھوار اور موسلا دھار بارش ہو، اے عزت و شرف کے مالک۔

جب امام ان دعاؤں کو پڑھ لے تو دونوں ہاتھ اٹھائے رکھے اور لوگوں کے روبرو ہو اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز لوگوں کو پڑھائے اور ان میں باآواز بلند قرأت کرے[1] استسقاء کی نماز پہلے پڑھنا اور خطبہ پیچھے پڑھنا بھی درست ہے۔

چاند گہن اور سورج گرہن کی نماز

[2] جب آفتاب یا ماہتاب کو گہن لگے تب مسجد میں آنے کا اعلان کیا جائے اور باجماعت دو رکعت[3] نماز پڑھی جائے اور امام باآواز بلند قرأت[4] کرے اور اس کی اول[5] رکعت میں سورہ عنکبوت اور دوسری میں سورہ روم پڑھے اور ہر رکعت میں[6] دو یا تین یا چار یا پانچ رکوع کرے اور دونوں رکوع کے درمیان میں قرأت کرے ہر رکعت کے لئے ایک رکوع بھی ثابت ہے پھر نماز[7] سے فراغت کے بعد خطبہ دے اور جب تک گہن نہ ہٹ جائے نماز و خطبہ میں رہے۔

بیمار کی عیادت کا بیان

[8] مسلمان کے لئے مسلمان پر چھ باتیں واجب ہیں جب اس سے ملے تو سلام کرے اور دعوت دے تو قبول کرے اور مدد چاہے تو اس کی مدد کرے اور چھینکنے کے بعد الحمد للہ پڑھے تو اس کے جواب پر یَرْحَمُکَ اللہُ کہے اور بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جائے اور جب انتقال کرے تو اس کے جنازے میں شامل ہو[9] کافر کی بیمار پرسی درست ہے۔ جب[10] مسلمان مسلمان

[1] حدیث ابوعوانہ بروایت سعد بلوغ المرام باب صلوٰۃ الاستسقاء [2] حدیث مسند امام احمد و ابن ماجہ و ابوعوانہ و بیہقی بروایت ابوہریرہؓ مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ نظامی کانپور جلد اول ص۳۶۵ [3] حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ بلوغ المرام باب صلوٰۃ الکسوف [4] حدیث دارقطنی بروایت عائشہؓ مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ نظامی جلد اول ص۱۹۱ [5] حدیث صحیحین بروایت ابن عمرؓ بلوغ المرام باب صلوٰۃ الکسوف [6] حدیث عائشہؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص۲۱۳ [7] حدیث ثعلبہ بن عباد العبدی بروایت بلوغ المرام مطبوعہ اول دہلی جلد اول ص۱۶۷ [8] حدیث صحیحین بروایت ابن عباسؓ بلوغ المرام باب صلوٰۃ الکسوف [9] حدیث صحیحین بروایت مغیرہ بن شعبہ بلوغ المرام باب ایضاً [10] حدیث ابوہریرہؓ بروایت صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول ص۲۱۳ [11] حدیث انسؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص۱۸۱ ۱۲

کی عیادت کرتا ہے تو اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا اور استغفار کرتے ہیں۔ جب بیمار کے پاس جاؤ تو اسے یہ دعا دو۔ پہلی دعا ۲ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے لوگوں کے رب بیماری کو دور کر کے شفا دیدے تو ہی شفا دیتا ہے تیری ہی شفا شفا ہے ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ ۲ دوسری دعا لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ یعنی کوئی بات نہیں یہ بیماری انشاء اللہ پاکی کا باعث ہے۔
۳ تیسری دعا اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ یعنی اللہ بلند عرش بلند کے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ تمہیں شفا دے ۴ چوتھی دعا بیمار اپنے اوپر معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونک دے اور کوئی بیمار ہو تو اس پر دونوں سورتیں پڑھ کر پھونکے اور اگر ان کے ساتھ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ بھی شامل کرلے تو بہتر ہے ۵ پانچویں دعا جو بیمار ہو پہلے تین بار بسم اللہ پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی میں اس کی برائی سے جو پا رہا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں اللہ کی عزت و قدرت کی پناہ چاہتا ہوں ۶ چھٹی دعا بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ یعنی اللہ کے نام سے میں دعا پڑھتا ہوں ہر بیماری سے جو تمہیں تکلیف دے رہی ہے اور ہر شخص اور ہر حاسد کی آنکھ سے اللہ تمہیں شفا دے۔ اللہ ہی کے نام سے میں تمہیں جھاڑ پھونک کرتا ہوں۔ ۷ مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے (ہوا سے) جھڑتے ہیں ۸ یہاں تک کہ مسلمان کو کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ۹ معاف کرتا ہے۔

موت کے وقت تلقین کرنے اور سورہ یٰسین پڑھنے کا بیان

۱۰ اگر کسی کی وفات کا وقت قریب ہو تو اسے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ

۱ حدیث ترمذی و ابوداؤد بروایت علیؓ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض و ثواب المریض فصل دوم ۲ حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۳ حدیث ابن عباسؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صہ ۴۲ ۴ حدیث ابوداؤد و ترمذی بروایت ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض فصل دوم ۵ حدیث صحیحین بروایت حضرت عائشہؓ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض فصل اول ۶ حدیث مسلم و مؤطا امام مالکؒ و ابوداؤد و ترمذی بروایت حضرت عثمانؓ تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ صہ ۳۱۳ ۷ حدیث مسلم و ترمذی بروایت ابوسعید خدریؓ تیسیر الوصول مطبوعہ ایضاً صہ ۱۱ ۸ حدیث بخاری و مسلم بروایت عبداللہ بن مسعودؓ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض و ثواب المریض فصل اول ۹ حدیث بخاری و مسلم بروایت ابوسعید خدریؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۱۰ حدیث مسلم و ابوداؤد و ترمذی نسائی و ابن ماجہ بروایت ابوسعید خدری بلوغ المرام کتاب الجنائز۔ ۱۲

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تلقین کرنی چاہیئے تاکہ رسالت و توحید کا اقرار ہو جائے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تلقین کرنے سے وہ خود بھی کلمہ پڑھنے لگے جو قریب[1] الموت ہو اس کے پاس یہ پڑھنا بھی حدیث میں آیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی اللہ بردبار شفیق کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بلند عرش کا رب اللہ پاک ہے سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے [2] ایسے جو قریب الموت ہو اس کے پاس سورہ یٰسین پڑھنی چاہیئے۔ (علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے)

میّت کو بوسہ دینے اور آنسوؤں سے رُونے کا جواز ،،

[3] جس کا کوئی عزیز انتقال کر جائے اس کو اسے بوسہ دینا جائز ہے [4] اگر خود رونا آجائے اور آنسو رواں ہو جائے تو اس کی ممانعت نہیں ہے۔

میّت پر رُونے پیٹنے ماتم کرنے اور سر کے بال منڈوانے کے حرام ہونیکا بیان

[5] کسی کی موت پر منہ پیٹنا، گریبان پھاڑنا یا کافروں کے مانند میت پر چلا کر پکارنا مسلمان کا کام نہیں ہے [6] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں جو کسی کی موت پر سر منڈائے اور چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے [7] جو عورت ماتم کرے اگر توبہ کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو قیامت کے روز ایسے اٹھے گی کہ اس پر قطران اور خارش کا کرتا ہو گا۔ [8] جو عورت نوحہ کرے یا نوحہ سنے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ جس جنازے کے ساتھ نوحہ خوان عورت ہو اس کے ساتھ جانے کی ممانعت ہے [9] دنیا میں جس پر ماتم کیا جاتا ہے قیامت کے روز اس کی وجہ سے اس پر عذاب ہو گا [10] اگر کسی کی موت ہو اور کوئی اس کی تعریف میں کہے کہ اے پہاڑ! اے سردار! یا ایسی اور باتیں کرے تو اس

---

[1] حدیث عبداللہ بن جعفر ابن ماجہ مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۱۰۴ [2] حدیث ابوداؤد و نسائی بروایت معقل بن یسار بلوغ المرام کتاب الجنائز [3] حدیث عائشہ رض بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ۶۴ [4] حدیث بخاری و مسلم بروایت انس رض مشکوٰۃ باب البکاء علی المیت فصل اول [5] حدیث بخاری و مسلم بروایت ابن مسعود رض مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [6] حدیث بخاری بروایت ابو بردہ رض مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [7] حدیث ابو مالک اشعری رض بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صفحہ ۳۳ [8] حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی جلد دوم صفحہ ۸۰ [9] حدیث ابن عمر رض ابن ماجہ مطبوعہ اول دہلی صفحہ ۱۰۴ [10] حدیث ابوداؤد و ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض فصل دوم [11] حدیث صحیحین بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول۔ ۱۲

میت کو دو فرشتے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا ؟ [۱] جس پر کوئی ماتم کرکے روئے اس کو قبر کے اندر عذاب ہوتا ہے

دنیا میں اولاد کی موت سے اس کا بدلہ جنت ہو گی

[۲] جس کے تین بچے اللہ کو پیارے ہو جائیں اور ان کی ماں ان پر صبر کرے یعنی روئے چلائے نہ اور ان کی موت کو آخرت کا توشہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے والدین کو اس کے بدلے جنت میں داخل کرے گا بلکہ جس کے دو بچے یا ایک ہی بچہ اللہ کو پیارا ہو جائے گا اس کو بھی جنت دے گا یہاں تک کہ جو حمل [۳] سے ساقط ہوا ہوگا اگر اس کے والدین کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ کی وجہ سے جہنم میں بھیجنے کا حکم کرے گا تو وہ بچہ اللہ سے لڑے گا پھر اللہ کے حکم سے انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔ مسلمانوں کے [۴] بچے جو کمسنی میں انتقال کر گئے ہوں جنت میں ایسے پھریں گے جیسے دریا میں جانور پھرتا ہے وہ ہر ایک بچہ قیامت کے روز اپنے ماں باپ سے آملے گا اور ان کے کپڑے کا کونہ پکڑے گا اور جب تک اپنے والدین کو اپنے ساتھ جنت میں نہیں لے جائے گا ان سے جدا نہیں ہوگا۔

میت کو غسل دینے کا بیان

[۵] میت کو غسل دینا زندوں پر واجب ہے۔ میت کو نہلانے کے لئے پہلے تختہ کو دھولیں پھر اس پر اس کو لٹائیں اور اس کے کپڑے اتار دیں اور اس کا ستر ڈھانک دیں اور (بغیر کلی کرائے اور ناک میں پانی دیئے) وضو کرائیں اور پانی میں بیری کا پتہ جوش دے کر غسل دیں اور سر اور داڑھی خطمی سے دھوئیں (خطمی نہ ملے تو صابن وغیرہ سے دھوئیں) [۶] اور پہلے بائیں کروٹ لٹائیں پھر پانی ڈالیں یہاں تک کہ نیچے کی کروٹ تک پانی چلا جائے پھر دائیں کروٹ لٹا کر ایسے ہی پانی دیں کہ نیچے کی کروٹ تک چلا جائے۔ [۷] اور تین بار یا ۵ بار یا زیادہ پانی

---

[۱] حدیث مسلم وموطا امام مالک وابوداؤد وترمذی بروایت حضرت عثمانؓ تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ صہ ۳۱۳ [۲] حدیث مسلم وترمذی بروایت ابوسعید خدریؓ تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ صہ ۳۱۱ [۳] حدیث علیؓ بروایت ابن ماجہ مطبوعہ اول دہلی صہ ۷۶ [۴] حدیث صحیح مسلم ومسند امام احمد بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب البکاء علے المیت فصل ۳ [۵] حدیث بخاری ومسلم ام عطیہؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز [۶] حدیث ابوداؤد بروایت عائشہؓ مشکوٰۃ باب الغسل فصل ثانی [۷] حدیث بخاری ومسلم بروایت ام عطیہؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز [۸] حدیث مسند امام احمد وابن ماجہ بروایت عائشہؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز۔

ڈالیں اور اخیر میں بدن میں کافور لگائیں ۱؎ عورت کا انتقال ہوا ہو تو اس کا شوہر غسل دے اور شوہر انتقال کرے تو اس کی بیوی۔ ۲؎ شہید کے لئے غسل نہیں ہے۔

میّت کو کفن دینے کا بیان

۳؎ میت کو کفن میں ایک ازار ایک چادر اور ایک لفافہ دینا چاہئے اس سے کم و بیش نہیں ۴؎ لیکن اگر میسر نہ ہو سکے تو ایک بھی دے سکتے ہیں ۵؎ عورت کو ایک ازار ایک کرتا ایک اوڑھنی اور ایک لفافہ اور ایک کپڑا اوڑھنی کے نیچے رانیں اور سرین باندھنے کے لئے دینا چاہئے ۶؎ کفن سفید اور صاف پاک کپڑے میں دینے چاہئے لیکن بہت قیمتی کپڑے کفن میں نہ دیں ۷؎ اور اگر حالت احرام میں کسی کا انتقال ہو تو اسے اس کے کپڑے ہی میں کفن دیں اور اس کا سر نہ ڈھانکیں اور نہ خوشبو لگائیں کیونکہ وہ قیامت کے روز لبّیک پکارتے ہوئے اٹھے گا۔

جنازہ لے جانے کا بیان

۸؎ جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا چاہئے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اس کی بھلائی کی طرف بڑھا دو اور اگر برا ہے تو اس کا بوجھ اپنے اوپر سے اتار دو ۹؎ نیک شخص کا جنازہ لوگ اٹھاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ مجھے میری منزل کی طرف جلدی لے چلو اور برے کا جنازہ اٹھاتے ہیں تو وہ کہتا ہے ہائے مصیبت تم مجھے کہاں لئے جا رہے ہو اور اس کی آواز انسان کے سوا ہر چیز سن لیتی ہے اور اگر انسان سن لے تو زندہ نہ رہے۔ دفن کرنے کے واپسی میں سوار ہو کر آنا جائز ہے لیکن جنازہ کے ساتھ جاتے وقت سوار نہ ہو اس لئے کہ جاتے وقت فرشتے بھی ساتھ ہوتے ہیں اور پیادہ ہوتے ہیں۔ اگر لوگ سوار ہو کر جائیں اور فرشتے پیادہ ہوں تو یہ بے ادبی ہے۔

۱؎ حدیث عبداللہ بن ابوبکرؓ بروایت موطا امام مالکؒ مطبوعہ احمدی دہلی صـ۸۲ ۲؎ حدیث بخاری بروایت ابن عباسؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز ۳؎ حدیث بخاری ومسلم بروایت عائشہؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز ۴؎ حدیث بخاری مطبوعہ احمدی صـ۱۷۰ ۵؎ حدیث مسند امام احمد وابوداؤد بروایت لیلیٰ بنت قائف منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی صـ۱۱۹ ۶؎ حدیث مسند امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابن عباسؓ بلوغ المرام باب الجنائز ۷؎ حدیث حضرت علیؓ بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی صـ۹۳/۲۹ ۸؎ حدیث بخاری ومسلم بروایت عبداللہ بن عباسؓ مشکوٰۃ باب الغسل و تکفینہ فصل اول ۹؎ حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ فصل اول ۱۰؎ حدیث ابوسعید خدریؓ بروایت بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صـ۱۷۵ ۱۱؎ حدیث جابر بن سمرہؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـ۳۱۰ ۱۲؎ حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ بروایت ابوداؤد مطبوعہ دہلی ج۲ صـ۲۵۴ کتاب الجنائز۔ ۱۲

اگر عذر کی وجہ سے[1] سوار ہونا ہی پڑے تو اپنی سواری جنازے کے پیچھے رکھے اور جو پیادے ہیں وہ آگے بھی چل سکتے ہیں اور پیچھے بھی، دائیں بھی اور بائیں بھی[2] جو جنازے کے ساتھ جائے وہ تین بار جنازے کو اٹھاتا ہے تو اس کا فرض ادا کر دیا۔[3] عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا درست نہیں۔ جنازے[4] کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔

نماز جنازہ کی کیفیت

[5] نماز جنازہ کے لئے چارپائی ایسے رکھیں کہ سر شمال کی طرف ہو اور پاؤں جنوب کی طرف[6] پھر وضو کریں اور قبلہ رو ہو کر تین صفیں لگائیں[7] جنازہ مرد کا ہو تو امام اس کے سامنے کھڑا ہو اور عورت[8] کا ہو تو اس کے درمیان میں کھڑا ہو۔ پھر[9] دل میں نیت کرے اور دونوں[10] ہاتھ مونڈھوں تک یا کانوں تک اٹھائے اور تکبیر اول کہے پھر اس کے بعد[11] جو سبحانک اللھم پڑھتے ہیں وہ حدیث سے ثابت نہیں اس لئے اس کے بعد یعنی تکبیر اول کے بعد امام[12] سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ باواز بلند پڑھے اور سورہ[13] فاتحہ اور سورہ کا خفیہ پڑھنا بھی جائز ہے پھر دونوں[14] ہاتھ اٹھائے اور دوسری تکبیر کہے پھر یہ درود[15] پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اے اللہ رحم نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پر جیسے رحم کیا ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پر جیسے برکت نازل کیا ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر اور بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے

[1] حدیث ابوداؤد بروایت مغیرہ بن شعبہؓ مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ فصل ۲ [2] حدیث ابن عمرؓ بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی دہلی صفحہ ۱۰۵ [3] حدیث بخاری و مسلم بروایت ام عطیہؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز [4] حدیث بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ۱۶۶ [5] حدیث بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ صفحہ ۱۸۲ [6] حدیث ابوداؤد بروایت مالک بن ہبیرہ مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ فصل ۲ [7] حدیث ترمذی، ابن ماجہ بروایت نافع مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ فصل دوم [8] حدیث صحیحین بروایت سمرہ بن جندب مشکوٰۃ باب الجنازہ فصل اول [9] حدیث صحیحین بروایت ابن عمر انما الاعمال بالنیات مشکوٰۃ حدیث اول [10] حدیث بیہقی بروایت ابن عمرؓ قسطلانی شرح صحیح بخاری مطبوعہ نول کشور جلد دوم صفحہ ۳۴۷ [11] مضمون شرح ہدایہ مطبوعہ نول کشور جلد ثانی صفحہ ۱۹۶ [12] حدیث طلحہ بن عبداللہ بروایت نسائی مطبوعہ شاہدرہ دہلی صفحہ ۱۰ [13] حدیث ابوامامہ بروایت نسائی مطبوعہ ایضاً [14] حدیث بیہقی بروایت ابن عمرؓ قسطلانی مطبوعہ نول کشور جلد ۲ صفحہ ۴۷ [15] حدیث صحیحین بروایت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی و فضلہا فصل اول۔ ۱۲

پھر[1] دونوں ہاتھ اٹھا کر تیسری بار تکبیر پکارے اور یہ دعا پڑھے[2] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ اے اللہ ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں اور ہمارے موجود اور ہمارے غائب اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو معاف کر دے اور ہم میں سے جسے زندہ رکھ اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے ایمان پر موت دے اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

ف چھوٹے، بڑے اور عورت سب کے لئے جنازے کی یہی دعا ہے، پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر چوتھی تکبیر کہے اور[3] پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیر دے۔ امام باآواز بلند اور مقتدی خفیہ آواز سے[4] جنازے کی نماز میں تکبیر سنت ہے اگر پانچویں تکبیر بھی کرنا چاہے تو[5] چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے[6] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَقِہٖ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔ یعنی اے اللہ اسے معاف کر دے اور اس پر رحم کر اور اسے بخش دے اور اس کی بہتر مہمان نوازی کر اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اسے پانی اور برف اور اولے سے دھل دے اور اسے گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اسے اس کے مکان سے بہتر مکان اور اس کے جوڑے سے بہتر جوڑا اور اس کے اہل سے بہتر اہل دے اور اس کو جنت میں داخل کر دے اور قبر کے عذاب اور آگ کے

[1] حدیث بیہقی بر دایت ابن عمرؓ قسطلانی شرح بخاری مطبوعہ نول کشور جلد ۲ صـ۳۴۷ [2] حدیث مسلم و ترمذی، ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ بر دایت ابوہریرہؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز [3] حدیث بیہقی بر دایت ابن عمرؓ قسطلانی شرح بخاری مطبوعہ نول کشور جلد ۲ صـ۲۴۷ [4] حدیث ابوامامہ مطبوعہ شاہدرہ دہلی صـ۱۷۹ [5] حدیث مسلم بر دایت عبد الرحمن بن ابو لیلی مشکوۃ باب المشی بالجنازہ فصل اول [6] حدیث عوف بن مالک بر دایت مسلم مطبوعہ نول کشور جلد اول صـ۳۱۱۔ ۱۲

عذاب سے بچا۔ ف اس حدیث کے راوی عوف نے کہا کہ میں نے جب یہ دعا سنی تو مجھے رشک آیا اور میں نے دل میں سوچا کہ میں میت ہوتا اور حضور میرے جنازے پر یہ دعا پڑھتے تو کیا ہی خوب ہوتا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنازے کی دعا پکار کر پڑھنا بھی جائز ہے اور بچہ ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّ اَجْرًا[۱] یعنی اے اسے ہمارا پیش رو اور پیشوا و ثواب بنا، جس کا انتقال ہوا اور اس کے جنازے میں چالیس شخص ہوں جو کسی شرک میں ملوث نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔ جو زنا کی وجہ سے سنگسار ہو اس کے جنازے کی نماز پڑھنی چاہئے اور جس نے خودکشی کی ہو اس کی جنازے کی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ جو عورت حالت نفاس میں انتقال کرے اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔ مسجد میں نماز جنازہ جائز ہے۔ اگر مسجد میں عورتیں بھی نماز جنازہ میں پیچھے شامل ہو جائیں تو درست ہے۔ جو شخص ثواب کی نیت سے جنازے کے پیچھے جائے اور نماز جنازہ پڑھ کر واپس ہو جائے اسے ایک قیراط جو اُحد کے برابر ہے ثواب ملتا ہے اور[۱] جو دفن تک ساتھ رہے اس کو دو احد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے[۲] کسی کے جنازے کی نماز قبر پر پڑھنی درست ہے[۳] غائب کے جنازے کی نماز جائز ہے[۴] جنازے کی نماز میں کوئی تین تکبیر پر سلام پھیر دے تو اسے بتا دیں اور پھر وہ ایک تکبیر کر کے سلام پھیر دے۔[۵] شہید کے جنازے کی نماز نہیں ہے۔ جو کسی کے جنازے کی نماز پڑھے[۶] وہ خلوص سے اس کے لئے دعا کرے مسلمان کو جنازہ پڑھے بغیر دفن کرنے کی ممانعت ہے۔

---

۱ حدیث بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۷۸ ۲ حدیث ابو امامہ شاہدرہ دہلی ص ۱۷۹ ۳ حدیث ابن عباسؓ صحیح مسلم نول کشور جلد ۱ ص ۳۱۸ ۴ حدیث بریدہ بروایت مسلم مطبوعہ ایضاً ج ۲ ص ۶۶ ۵ حدیث جابر بن سمرہؓ بروایت مسلم مطبوعہ ایضاً جلد اول ص ۳۱۲ ۶ حدیث صحیحین بروایت جابر بن سمرہؓ مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ فصل اول ۷ حدیث ابو سلمہؓ بروایت صحیح مسلم مطبوعہ نول کشور ص ۳۱۳ ۸ حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز ۹ حدیث صحیحین ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ فصل اول ۱۰ حدیث بخاری و مسلم بروایت ابوہریرہؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز ے بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۷۸ ے حدیث بخاری بروایت جابر بلوغ المرام کتاب الجنائز ے حدیث ابوداؤد بروایت ابوہریرہ بلوغ المرام کتاب الجنائز ے حدیث ابن ماجہ بروایت جابر بلوغ المرام باب ایضاً۔ ۱۲

میّت کو دفن کرنے کا بیان

[1] قبر کو گہری کھودیں اور اس کو ہموار اور خوب صاف کریں [2] قبر کے اندر لحد بنادیں اور میت کو دونوں پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کریں اور اس کو قبر میں رکھ کر یہ دعا پڑھیں [3] بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی اللہ کے نام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر اور قبر میں [4] رکھنے کے بعد اس پر کچی اینٹیں جمادیں۔ پھر دھیرے [5] دھیرے تھوڑی تھوڑی مٹی ڈال کر قبر کو پر کریں اور لوگ [6] اس پر تین لپیں مٹی ڈالیں [7] اور قبر کو زمین کے برابر اونچی کریں اور قبر کو اونٹ کی کوہان کی طرح کریں [8] اور قبر پر پانی چھڑک دیں [9] پھر سب لوگ اس کیلئے بخشش اور ثابت قدم رہنے کے لئے دعا کریں جب [10] مومن کی جان نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو آفتاب جیسے روشن صورت فرشتے جنت کے ریشمی کپڑے کا کفن اور جنت کی خوشبو لے کر آسمان سے اترتے ہیں اور اس کے سامنے ادب سے آبیٹھتے ہیں اور اس کی جان نکلنے کا انتظار کرتے ہیں پھر ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اے پاک جان اپنے رب کی بخشش اور رضا کے لئے نکل پھر [11] جیسے مشک سے آسانی سے پانی کا قطرہ بہ کر نکلتا ہے ویسے نکل آتی ہے اور اسے ملک الموت علیہ السلام ہاتھ میں لے لیتے ہیں پھر بڑی محبت کے ساتھ پل بھر میں وہ فرشتے اسے ملک الموت ع کے ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور اسے جنت کی کفن اور خوشبو میں رکھ دیتے ہیں

[1] حدیث مسلم بروایت سعد بن وقاص بلوغ المرام باب ایضاً [2] حدیث ابو اسحاق بروایت ابوداؤد مطبوعہ اول دہلی جلد دوم صـ ۱۱۲ [3] حدیث مسند احمد وابوداؤد ونسائی بروایت ابن عمرؓ حوالہ مذکور باب ایضاً [4] حدیث مسلم بروایت سعد بن وقاص بلوغ المرام کتاب ایضاً [5] حدیث صحیح مسلم بروایت عمرو بن العاص مشکوٰۃ باب دفن المیت فصل ثالث [6] حدیث دارقطنی بروایت عامر بن ربیعہ بلوغ المرام کتاب الجنائز [7] حدیث بیہقی بلوغ المرام باب ایضاً [8] حدیث بخاری بروایت سفیان تمار مشکوٰۃ باب دفن المیت فصل اول [9] حدیث ابن ماجہ بروایت ابورافع مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۳ [10] حدیث واثلہ بن اسقع ابوداؤد مطبوعہ لکھنؤ جلد ۳ صـ ۱۲۱ [11] حدیث مسند امام احمد بروایت براء بن عازب مشکوٰۃ باب مایقول عند من حضرۃ الموت فصل ۳ [12] حدیث مسند احمد ترمذی ونسائی وابوداؤد بروایت ہشام بن عامر مشکوٰۃ باب دفن المیت فصل ثانی - ۱۲

اس کے بعد اس سے بہت اچھی خوشبو آنے لگتی ہے اور پوری دنیا میں پھیل جاتی ہے پھر اسے لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور آسمان و زمین کے درمیان کی فرشتوں کی جس جماعت سے وہ ملتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ یہ پاک جان کس کی ہے؟ اور جو فرشتے لے جاتے ہیں اس کی بہت تعریف اور خوبیاں بیان کرتے ہیں اور جس اچھے نام سے دنیا میں جانا جاتا تھا وہ نام لے کر کہتے ہیں کہ فلاں ہے فلاں کا بیٹا! ایسے ہی وہ سوال و جواب کرتے ہوئے پہلے آسمان تک جاتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں پھر پہلے آسمان کے اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اس کے ساتھ دوسرے آسمان تک جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان تک لے جاتے ہیں پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندے کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دو اور جس زمین میں یہ مدفون ہے اسے پھر وہاں لے جاؤ اور اس کے اندر اسے ڈال دو پھر جس وقت اس کی قبر کو لوگ مٹی سے بھر دیتے ہیں وہ فرشتے اس کی جان اس کے بدن میں ڈال دیتے ہیں پھر دو فرشتے (منکر نکیر) اسے قبر میں بیٹھاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر سوال کرتے ہیں کہ تمہارے پاس وہ بھیجے ہوئے شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تمہیں کیسے علم ہوا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اسے درست مانا اور یہیں اس سے آپ کے رسول ہونے کا علم ہوا۔ پھر آسمان کی طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ میرا بندہ سچا ہے اس کے لئے جنت کا بستر لگا دو اور اسے جنت کے لباس میں ملبوس کر دو اور جنت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے اور اس کی نظر کی حد تک اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور جب کافر کی جان نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو سیاہ رو فرشتے ٹاٹ لے کر آسمان سے اتر آتے ہیں اور اس کے سامنے آکر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آتے ہیں اور اس کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے اے خبیث جان

نکل اللہ کے عذاب کی طرف اور اس کی جان اس کے بدن میں چھپی پھرتی ہے اور عذاب کے آثار دیکھ کر عذاب کے خوف سے ناخوش ہوتی ہے پھر ملک الموت اس کی جان زور سے بڑی شدت سے نکالتے ہیں اور پھر پل بھر میں فرشتے اسے ان کے ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور اس ٹاٹ میں رکھ دیتے ہیں اور اس سے سڑی بو آنے لگتی ہے اور پوری زمین پر اس کی بدبو پھیل جاتی ہے۔ پھر اسے لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور زمین و آسمان کے درمیان فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ یہ ناپاک جان کس کی ہے؟ پھر جو فرشتے اسے لئے ہوتے ہیں دنیا کے اس کے بدترین نام سے اس کا نام لیتے ہیں اور اس کی برائی بیان کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے؟ یہاں تک کہ اسے پہلے آسمان تک لے جاتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں لیکن اس کے لئے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال سجین میں رکھو جو ساتویں زمین کے نیچے ہے پھر وہ فرشتے اس کی جان آسمان سے زمین کی طرف پھینک دیتے پھر جب لوگ اس کی قبر مٹی سے بھر لیتے ہیں تو اس کی جان اس کے بدن میں ڈال دیتے ہیں اور اس کے پاس دو فرشتے (منکر و نکیر) آتے ہیں اور اسے بیٹھا دیتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر اس سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کون ہے جو تمہارے پاس بھیجا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا! پھر آسمان سے یہ آواز آتی ہے یہ شخص جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو پھر اس کو آگ کی تپش لگتی ہے اور گرم ہوا آنے لگتی ہے اور اس کی قبر اتنی سکڑ جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں پس کر چور ہو جاتی ہیں۔ [1] جس کا انتقال ہو اس کے اہل و عیال کے لئے اس کے رشتہ دار یا پڑوسی کھانا پکا کر

---

[1] حدیث مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد و ابن ماجہ بروایت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام کتاب الجنائز ۱۲

اس دن بھیجیں۔ (۱) قبر کے سرہانے نشان کے لئے پتھر رکھنا درست ہے (۲) قبر پر کنکریاں ڈال دینا جائز ہے (۳) قبر کو پختہ بنانا اور اس پر تعمیر کرنا اور اس پر بیٹھنا جائز نہیں ہے (۴) قبر پر بیٹھنے کا عذاب قیامت کے روز اتنا شدید ہوگا کہ کوئی شخص یہ تو پسند کر سکتا ہے کہ آگ پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلا کر اس کے چمڑے تک اثر کر جائے لیکن قبر پر بیٹھنا پسند نہیں کرے گا (۵) قبر پر کچھ لکھنے اور اسے روندنے کی ممانعت ہے (۶) قبر کو تکیہ بنا کر نہ بیٹھے کیونکہ اس سے صاحب قبر کو تکلیف ہوتی ہے (۷) قبر کی طرف نماز پڑھنی درست نہیں ہے (۸) جس شہر یا گاؤں میں کسی کا انتقال ہو اُسے وہیں دفن کرنا چاہیئے۔ (۹) زندہ کی ہڈی توڑنے کا جو گناہ ہے وہی میت کی ہڈی توڑنے کا بھی ہے (۱۰) جو وفات پا گئے انہیں برائی سے نہیں یاد کرنا چاہیئے۔

قبروں کی زیارت کا بیان

(۱۱) قبروں کی زیارت کرنی سنت ہے اس لئے کہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے اور دنیا سے بیزاری ہوتی ہے۔ جو قبر کی زیارت کو جائے وہ ان دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا وہاں پڑھے۔ پہلی دعا (۱۲) اَلسَّلَامُ

---

(۱) حدیث ابوداؤد بروایت ابو درداءؓ مشکوٰۃ باب دفن المیت فصل دوم
(۲) حدیث ابوداؤد بروایت قاسم بن محمد " " "
(۳) حدیث جابر رضی اللہ عنہ " " "
(۴) حدیث صحیح مسلم بروایت ابوہریرہؓ " " "
(۵) حدیث ترمذی بروایت جابرؓ " " "
(۶) حدیث مسند احمد بروایت عمر ابن حزم " " فصل سوم
(۷) حدیث مسلم بروایت مرثد غنوی " " فصل اول
(۸) حدیث ترمذی ابن ابو ملیکہؓ " " فصل سوم
(۹) حدیث موطا امام مالک وابوداؤد وابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ باب دفن المیت فصل دوم
(۱۰) حدیث بخاری بروایت حضرت عائشہؓ مشکوٰۃ باب المشی بالجنازہ فصل اول (۱۱) حدیث مسلم و ترمذی بروایت بریدہ ابن خصیب وابن ماجہ بروایت ابن مسعودؓ بلوغ المرام کتاب الجنائز (۱۲) حدیث عائشہ رضؓ بروایت مسلم مطبوعہ نول کشور جز ۱ صفحہ ۳۱۴

عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اہل وطن مومنوں پر سلام ہے اللہ ہمارے پیش رؤں اور پس رؤں پر رحم فرمائے اور انشاء اللہ ہم آپ لوگوں سے ملیں گے۔ [1] دوسری دعا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یعنی اے اہل دیار موموں اور مسلمانوں تم پر سلام ہے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم تمہارے لئے اور اپنے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ [2] تیسری دعا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے اہل قبر تم پر سلام ہو اللہ ہمیں اور تمہیں معاف فرمادے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم پیچھے سے آرہے ہیں۔ فقط

[1] حدیث سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ بروایت ایضاً ج اول صـ ۳۱۴ [2] حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ بروایت ترمذی مطبوعہ احمدی دہلی صـ ۱۷۷

محمدی زیور عکسی

حصہ دوم

المعروف بہ

فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ

باضافہ جدید اسلامی اورادو وظائف

مؤلف ـــــ مولانا محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

جدید ترتیب و تصحیح ـــــ مولانا عزیز الحق عمری

ناشر:

فخر العبید اعظمی

مرکزی مکتبہ اہلحدیث مئو۔یوپی ۲۷۵۱۰۱ انڈیا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قربانی کا بیان

قربانی[1] سنت ہے۔ جو شخص نماز عید ادا کرنے سے پہلے قربانی کرتا ہے اس کو قربانی کا ثواب نہیں ملتا وہ محض اپنے نفس کے لئے قربانی کرتا ہے اور جو عید کی نماز پڑھ کر قربانی کرتا ہے اسے قربانی کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ جو عید[2] کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کر دے وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ (اسلئے[3] کہ) انسان کے اعمال میں قربانی کے دن اللہ کے نزدیک قربانی سے زیادہ کسی اور عمل کا ثواب نہیں ہے اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے حضور میں قبول ہو جاتی ہے۔ قربانی[4] کے لئے دو سالہ بکرا اور گائے جو تیسرے سال میں ہو درست ہے اور وہ اونٹ درست ہے جو چھٹویں سال میں ہو اور وہ بھیڑ اور دنبہ درست ہے جو ایک[5] سال سے کم کا نہ ہو۔ قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا چاہیئے۔ ذبیحہ کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہے۔ کانا[6] اور بیمار، لنگڑا اور بہت دبلا، کان کٹا اور کان[7] پھٹا اور بھی کوئی عیب جس میں ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ لیکن[8] کسی کو اس جانور کے سوا نہ ملے جس کا آدھا یا زیادہ کان کٹا ہوا ہو تو اسے ایسے جانور کی قربانی کرنی درست ہے۔ خصی[9] کی قربانی (داخل عیب نہیں بلکہ فربہ ہوتا ہے اور وہ) سنت ہے۔ جو جانور لے اس کی آنکھ اور کان ٹھیک سے دیکھ لے۔ قصاب[10] کو قربانی

---

[1] حدیث براء بخاری و مسلم بروایت مشکوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین فصل اول
[2] حدیث جندب بن سفیان بخاری و مسلم بروایت بلوغ المرام باب الاضاحی [3] مشکوٰۃ باب الاضحیہ فصل ثانی بروایت حضرت عائشہؓ بحوالہ ترمذی و ابن ماجہ [4] صحیح مسلم بروایت جابر مطبوعہ نولکشور جلد ثانی ص۱۵۵ [5] مشکوٰۃ باب الاضحیہ فصل اول بروایت انسؓ بحوالہ بخاری و مسلم
[6] بلوغ المرام باب الاضاحی بروایت براء بن عازبؓ بحوالہ مسند امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ [7] بروایت حضرت علی حدیث مسند امام احمد ترمذی، نسائی و ابوداؤد و دارمی و ابن ماجہ
[8] بروایت ابو قتادہ ترمذی مطبوعہ دہلی ص۲۶ ۔ [9] مشکوٰۃ باب الاضحیہ فصل ثانی
مشکوٰۃ جابرؓ بحوالہ مسند امام احمد، ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی [10] بلوغ المرام باب الاضاحی بروایت علی بحوالہ حدیث مسند احمد، ترمذی و ابوداؤد، نسائی، دارمی و ابن ماجہ نیز بلوغ المرام باب الاضاحی بروایت علی بحوالہ بخاری و مسلم ۱۲

کے گوشت یا کھال میں سے کچھ بھی دینا جائز نہیں (اس کا گوشت اور کھال جس قدر چاہے مسکینوں کو دے) جانور کے ذبیحہ کے لئے چھری تیز کرے تا کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور عیدگاہ میں قربانی کرنی سنت ہے۔ جانور کو دوسرے جانور کے سامنے قربان نہ کرے اور ذبیحہ میں جلدی کرے۔ ہر سال قربانی کرنی سنت ہے پورے ایام تشریق میں یعنی تیرہویں کی عصر تک قربانی جائز ہے۔ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ اسمیں سے خود کھائے اور مساکین کو دے۔ اونٹ وغیرہ میں سات شامل ہو کر قربانی کریں تو درست ہے۔ جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو وہ بقرعید کا چاند دیکھتے ہی بال ترشوانا اور ناخن کاٹنا موقوف کردے۔ عید کی نماز کے بعد بال اور ناخن ترشوائے تاکہ قربانی کے ساتھ اس کا بھی ثواب حاصل ہو۔ اونٹ میں دس نام سے بھی قربانی ثابت ہے۔ (نسائی ابن عباس)

سونا چاندی اور زکوٰۃ کے جانورونکی

زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر وعید

جس کے پاس سونا اور چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرے قیامت کے روز وہ مال پتر بنا کر تپایا جائے گا اور اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ کو اس سے داغا جائے گا اور وہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ پھر اللہ کے نزدیک جنت کا اہل ہوگا تو جنت میں داخل کرے گا اور جہنم کا اہل ہوگا تو جہنم میں بھیجے گا۔ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا قیامت کے روز اس کا مال گنجا

---

۱ مسلم جلد ثانی ص۱۵۲ مطبوعہ نولکشور ۲ بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص۱۳ بروایت ابن عمرؓ ۳ ابن ماجہ مطبوعہ اول دھلی ص۵۸۹ بروایت ابن عمر ۴ ترمذی مطبوعہ احمدی ص۲۶ بروایہ ابن عمرؓ ۵ موطاء امام مالک مطبوعہ دھلی ص۱۸۵ بروایت نافع۔

۶ مطبوعہ موطاء ایضاً ص۱۸ بروایت عمار بن عبداللہ۔

۷ تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ ص۱۲۱ بروایت جابر بحوالہ موطاء مسلم و ابوداؤد، ترمذی نسائی ۸ مسلم جلد ۲ ص۱۵۵ مطبوعہ نولکشور بروایت جابر ص۱۹۲۔

۹ مسلم ج ۲ ص۶ مطبوعہ نولکشور بروایت ام سلمہؓ ۱۲

۱۰ مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ فصل اول بروایت ابوھریرہ بحوالہ مسلم

۱۱ مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ بروایت ابوھریرہؓ بحوالہ بخاری۔

سانپ (یعنی بہت زہریلا) جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ دھبے ہوں گے بنایا جائے گا اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس کی دونوں باچھوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں [1] جس شخص کے نصاب کے برابر اونٹ یا گائے یا بکری ہو اور ان کی زکوٰۃ نہ ادا کرے تو قیامت کے روز وہ نہایت فربہ ہو کر لائے جائیں گے۔ اور اس کو اپنے کھروں سے روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے جب ایک دفعہ ماریں گے تو پھر دوبارہ لائے جائیں گے اور ویسے ہی ماریں گے اور اللہ کے اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر لینے تک یہ عذاب اسے برابر ہوتا رہے گا۔

اونٹوں کی زکوٰۃ

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب اتنے ہو جائیں تو ان میں ایک بکری زکوٰۃ میں دینی چاہیئے۔ پھر چوبیس تک ہر پانچ میں ایک بکری واجب ہے اور اس سے زیادہ ہو جائیں تو پچیس سے پینتیس تک میں ایک سالا اونٹنی واجب ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو اور چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو اور چھیالیس سے ساٹھ تک وہ سہ سالہ اونٹنی جو چوتھے سال میں ہو اور اکسٹھ سے پچہتر تک وہ چار سالہ اونٹنی جو پانچویں سال میں ہو اور چھہتر سے نوے تک دو دو سالہ اونٹنیاں واجب ہیں جو تیسرے سال میں ہوں اور اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو سہ سالہ اونٹنیاں جو چوتھے سال میں ہوں اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایسی سہ سالہ اونٹنی واجب ہے جو چوتھے سال میں ہو۔

بکریوں کی زکوٰۃ

چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ایک بکری اور ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں واجب ہیں اور اس سے بھی بڑھ

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ فصل اول بحوالہ بخاری و مسلم۔
[2] مشکوٰۃ باب ما یجب فیہ الزکوٰۃ فصل اول بروایت حضرت انسؓ بحوالہ بخاری
[3] مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل ثالث بروایت ابو ہریرہؓ بحوالہ صحیحین ۱۲۔

جائیں تو تین سو تک میں تین پھر ایسے ہی ہر سو میں ایک بکری بڑھاتے جائیں۔

گایوں کی زکوٰۃ

گائے[1] بیل جب تک تیس[3] نہ ہوں ان میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ جب تیس ہو جائیں تو ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا واجب ہوتی ہے اور جب چالیس ہو جائیں تو دو سالہ بچھڑا یا بچھیا ادا کی جائے۔ جس[3] کے پاس گائے اور بکریاں نیز اونٹ نصاب سے کم ہوں اور وہ زکوٰۃ ادا کر دے تو اس کا ثواب پائے گا۔

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

چاندی[4] دو سو درہم سے کم ہو تو اسمیں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر دو سو[5] درہم ہوں تو ایک سال پورا ہو جانے پر پانچ درہم زکوٰۃ ادا کرنی واجب ہوتی ہے (برطانوی سلطنت میں دو سو درہم باون روپے کے برابر ہوتے ہیں اور پانچ درہم تقریبًا ایک روپیہ ۵ آنہ کے برابر ہوتا ہے) بیس دینار سونے میں نصف دینار زکوٰۃ واجب ہے (ایک دینار ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے ایسے بیس دینار ساڑھے سات تولہ ہوا لہٰذا ساڑھے سات تولہ میں سوا دو ماشہ سونا دینا فرض ہے۔ الحاصل سونے اور چاندی میں سال پورا ہو جانے پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے) جس کے پاس اس سے کم سونا چاندی ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

زیور کی زکوٰۃ

زیور کی زکوٰۃ کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے اس کے بارے میں جو حدیثیں وارد

---

[1] مشکوٰۃ باب ما یجب فیہ الزکوٰۃ فصل اول بروایت انسؓ بحوالہ بخاری ۱۲

[2] مشکوٰۃ باب ما یجب فیہ الزکوٰۃ فصل اول بروایت ابوسعید بحوالہ مسلم ۱۲

[3] بلوغ المرام کتاب الزکوٰۃ بروایت علیؓ بحوالہ ابوداؤد۔

[5] بلوغ المرام باب زکوٰۃ الاصل بروایت ابو بکرؓ بحوالہ بخاری ۱۲

ہیں بعض کے نزدیک درست ہیں اور بعض کے نزدیک درست نہیں ہیں لیکن زکوٰۃ ادا کر دینا اولیٰ اور افضل ہے۔ بلکہ واجب ہے۔

پیداوار کی زکوٰۃ

جو پیداوار بارش یا چشموں کے پانی سے ہو اسمیں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے ایسے ہی وہ پیداوار جو تر زمین سے اور بغیر پانی دیئے ہو اور جو پانی دے کر (سیراب) کر کے ہو اسمیں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ منقیٰ، کھجور، جو اور گیہوں میں ۵ وسق سے کم ہو تو زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر اتنی مقدار ہو تو دسواں حصہ ادا کرنا چاہئیے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع اندازاً پونے تین سیر ہوا کرتا ہے ایسے پانچ وسق ساڑھے سات کوئنٹل ہوگا۔ ($2\frac{1}{2}$ کلو)

شہد کی زکوٰۃ

شہد میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے

گھوڑوں، خچروں، اور غلاموں میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ ایسے ہی جو بیل کام میں لگائے جاتے ہیں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔ ایسے ہی سبزیوں اور جواہر نیز اموال تجارت اور کرایہ کے مکان میں زکوٰۃ ثابت نہیں ہے۔

مال مدفون کی زکوٰۃ

زمین کے اندر سے جو مال کسی کو بغیر مشقت مل جائے اسمیں پانچواں حصہ زکوٰۃ ادا کرے۔

۱؎ بلوغ المرام باب الزکوٰۃ الحنطۃ والشعیر بروایت ابن عمرؓ بحوالہ صحیحین وابوداؤد۔

۲؎ نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ۴ ص ۳۸ بروایت ابوموسیٰؓ و معاذؓ بحوالہ حاکم بیہقی طبرانی ۱۲

۳؎ نیل اوطار مطبوعہ مصر ص ۳۳ بحوالہ مسند امام احمد وابن ماجہ ۱۲۔

۴؎ مشکوٰۃ باب مایجب فیہ الزکوٰۃ فصل ثالث بروایت حضرت علیؓ بحوالہ دارقطنی۔

۵؎ مشکوٰۃ باب ایضاً بروایت حضرت علیؓ ۱۲

۶؎ مشکوٰۃ باب ایضاً بروایت علیؓ۔

مخلوط جانوروں کے بارے میں

زکوٰۃ کے ڈر سے[1] الگ الگ جانوروں کو یکجا نہ کریں اور نہ یکجا کو الگ الگ کریں۔ اور جو جانور دو شریک کے ہوں وہ دونوں[2] آپس میں برابر تقسیم کریں۔

جو جانور زکوٰۃ میں لینے درست نہیں ہیں

بوڑھا[3] اور عیب دار جانور اور وہ نر جسے اضافہ نسل کے لئے رکھا ہو زکوٰۃ میں نہ لیا جائے ایسے ہی گابھن اور بانجھ بکری اور وہ بکری جسے دودھ کے لئے رکھا ہو زکوٰۃ میں نہ لیجائے۔

زکوٰۃ کے مصارف

اللہ[4] سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ آٹھ قسم کے لوگوں کو دینی چاہیئے۔ فقیر[1] کو یعنی جس کے پاس ایک وقت کا کھانا بھی نہ ہو اور مسکین[2] کو یعنی جس کے پاس ایک یا دو وقت کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہو۔ عامل[3] صدقات یعنی جسے امام زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مامور کرے اور مولفۃ القلوب[4] یعنی اسلام کی رغبت دلانے کے لئے کافر کو[5] ان کو جنھیں خرید کر آزاد کیا جائے۔ قرضدار[6] کو اور انھیں جو خدا[7] کی راہ میں لڑتے ہوں اور مسافر[8] کو۔

زکوٰۃ کے کچھ اور مسائل

زکوٰۃ پیشگی[5] ادا کرنی جائز ہے۔ جس مال سے زکوٰۃ ادا کردیجائے[6] وہ کنز نہیں ہے۔ کسی نے مالدار[7] کو فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دیدی تو اس کی زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔ امام کے لئے[8] لازم ہے کہ

---

[1] مشکوٰۃ باب ما یجب فیہ الزکوٰۃ فصل اول بروایت ابوھریرہ بحوالہ صحیحین ۱۲
[2] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت انسؓ بحوالہ بخاری ۱۲۔
[3] روضۃ الندیہ مطبوعہ علوی لکھنؤ ص۸۰ بروایت حضرت عمرؓ بحوالہ موطا امام مالک و مسند امام شافعی ۱۲
[4] آیت پارہ وا علموا ۱۲
[5] بلوغ المرام کتاب الزکوٰۃ بحوالہ ترمذی و حاکم ۱۲
[6] بلوغ المرام باب ایضاً بروایت ام سلمہؓ بحوالہ دارقطنی ۱۲
[7] نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ۴ ص۲ بروایت ابوھریرہؓ بخاری و مسلم ۱۲
[8] روضۃ الندیۃ مطبوعہ علوی لکھنؤ ص۹۱ بروایت ابو جحیفہؓ و عمران بن حصین بحوالہ ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ

مالداروں سے زکوٰۃ لیکر اسی شہر کے فقیروں اور محتاجوں پر لگائے۔

جنھیں زکوٰۃ دینی درست نہیں ہے

آسودہ[1] تندرست کمانے والے اور بنو ہاشم یعنی علیؓ عقیلؓ اور جعفرؓ و عباسؓ اور حارث کی اولاد اور ان کے غلاموں کو زکوٰۃ دینی ناجائز ہے۔

سوال کرنے کا بیان

رسول[2] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص کے سوا کسی کے لئے سوال کرنا درست نہیں ہے۔ ایک[1] وہ جو کسی کار خیر میں مال صرف کرنے سے قرضدار ہوگیا۔ دوسرا[2] وہ جس کا مال کسی آفت کی وجہ سے برباد ہوگیا تیسرا[3] وہ جس کے فاقہ کے تین شخص شاہد ہوں۔

آپؐ[3] نے فرمایا کہ جو مال بڑھانے کے لئے سوال کرتا ہے وہ آگ کا سوال کر رہا ہے اب وہ چاہے تھوڑی لے یا زیادہ، سائل[4] کے منہ پر قیامت کے روز گوشت نہیں ہوگا۔ کسی[5] کو بغیر سوال کے کچھ مل جائے تو اس کے لئے لینا جائز ہے۔ اگرچہ کہ اسے اس کی ضرورت نہ ہو۔

صدقہ دینے کی فضیلت اور اس کے اقسام

روزانہ[6] سویرے دو فرشتے اترتے ہیں ان میں ایک کہتا ہے کہ اے رب جو دیتا ہے اسے اور دے اور دوسرا کہتا ہے یا اللہ کنجوس کو ہلاک کر، اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے بنی آدم

---

[1] نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۵۹ بروایت ابو رافع حدیث مسند احمد ابوداؤد و نسائی و ترمذی ۱۲

[2] مشکوٰۃ باب من نحل له المسئلة فصل اول بروایت قبیصہ بن مخارق حدیث صحیح مسلم ۱۲

[3] مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت ابو ہریرہؓ حدیث مسلم ۱۲

[4] مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث صحیحین ۱۲

[5] مشکوٰۃ باب من لا تحل له المسئلہ فصل اول بروایت عمرؓ حدیث بخاری و مسلم ۱۲

[6] مشکوٰۃ باب الانفاق وکراهته الانفاق فصل اول بروایت ابو ہریرہؓ حدیث بخاری و مسلم ۱۲

دے میں تجھے دوں گا۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک فیاض جاہل کنجوس عابد سے اچھا ہے۔ جو حالت[1] صحت میں اللہ کی راہ میں ایک درہم دیتا ہے ان سو درہم سے بہتر ہے جو قریب الموت دیتا ہے۔ جو موت[2] کے قریب صدقہ کرتا یا آزاد کردیتا ہے وہ اس کے مانند ہے جو شکم سیر ہونے کے بعد ہدیہ بھیجتا ہے۔ مومن[3] کامل میں کنجوسی اور برا اخلاق نہیں ہوتا۔ آپ[4] نے فرمایا کہ جس نے راہِ خدا میں مال صرف کیا اس کا مال کم نہیں ہوتا جس نے خدا کے لئے خاکساری کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے اور جس نے قدرت کے باوجود معاف کردیا اس کی عزت بڑھاتا ہے۔

رسول[5] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے ہر عضو پر روزانہ صدقہ ہے۔ دو شخص کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے۔ ایسے ہی کسی کو اپنے گھوڑے پر سوار کرلینا اور اچھی بات کرنا اور مسجد کی طرف چل کر جانا اور راہ سے کانٹا وغیرہ دور کرنا یہ سب صدقہ میں شمار ہے جو کھیت[6] بوتا ہے اسمیں سے جو کچھ انسان یا جانور یا چوپایہ کھا لیتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

کسی سے خوش ہو کر[7] ملنا اور نیک کام کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، بھولے ہوئے کو راستہ دکھانا، نابینا کی مدد کر دینا اور راستے سے ہڈی، پتھر اور کانٹے دور کردینا۔ اور دوسرے بھائی کے لئے پانی بھرنا یہ سب صدقہ میں داخل ہیں۔ جو شخص کسی مسلمان کو کپڑے پہنائے گا۔ قیامت کے روز اسے اللہ تعالیٰ جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور جو پیاسے کو پانی پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ رحیق مختوم پلائے گا (یہ ایک عمدہ شراب ہے جو خواص کو عنایت ہوگی۔ ثواب[8] کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر صرف کرنا صدقہ میں داخل ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب وفضل ایضاً بروایت ابوھریرہ حدیث بخاری ومسلم ۱۲
[2] مشکوٰۃ باب الانفاق وکراھیۃ الانفاق فصل ثانی حدیث ترمذی وابوداؤد ۱۲
[3] مشکوٰۃ باب وفضل ایضاً بروایت ابوسعیدؓ حدیث ابوداؤد ۱۲
[4] مشکوٰۃ باب وفضل ایضاً حدیث مسند احمد، نسائی، دارمی، وترمذی ۱۲ [5] مشکوٰۃ باب وفضل ایضاً بروایت ابوسعیدؓ حدیث ترمذی [6] مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ فصل اول بروایت ابوھریرہؓ، حدیث صحیح مسلم ۱۲
[7] مشکوٰۃ باب وفضل ایضاً بروایت ابی ھریرہؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲
[8] مشکوٰۃ باب ایضاً بروایت انسؓ حدیث صحیحین ۱۲
[9] مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ فصل ثانی بروایت ابوذر حدیث ترمذی ۱۲
[10] مشکوٰۃ باب وفضل ایضاً بروایت ابوسعیدؓ حدیث ترمذی ۱۲

افضل صدقہ

بہتر صدقہ[1] وہ ہے کہ صدقہ کرنے کے بعد تنگدست نہ ہو جائے اور پہلے ان کو صدقہ دینا چاہیئے جن کی کفالت اپنے ذمہ ہے۔ اگر[2] کسی نے ایک درہم خدا کی راہ میں دیا اور ایک درہم غلام آزاد کرنے میں لگایا اور ایک مسکین کو دیا اور ایک اپنے اہل و عیال پر لگایا تو جو اپنے اہل و عیال پر لگایا وہ سب سے بڑھ کر ہے۔ مسکین[3] کو صدقہ دینے سے ایک ہی صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور وہی قرابتدار مسکین کو دیا جائے تو دوہرا ثواب ملتا ہے ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ سب[4] سے پہلے اپنے اوپر لگانا چاہیئے اس کے بعد اپنی اولاد پر پھر اپنے اہل پر اس کے بعد نوکر پر پھر اس کے بعد جو مستحق ہو اس پر۔

عورت کا اپنے شوہر کے مال سے دینا

جو عورت[5] بغیر اسراف کے اپنے شوہر کے مال سے اسکی اجازت سے دے تو اس کو اور اس کے شوہر کو برابر ثواب ملتا ہے عورت کو دینے کی وجہ سے اور شوہر کو کمانے کی وجہ سے اور ایک کا ثواب دوسرے کا ثواب کم نہیں کرتا۔ ایسے[6] ہی جب نوکر مالک کی اجازت سے خوش ہو کر بے کم و کاست دے تو اس کو مالک کے برابر ثواب ملتا ہے۔ عورت[7] کو شوہر کا مال اسکی (کھلی یا عرفی) اجازت کے بغیر صرف کرنا درست نہیں ہے۔

---

۱ مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ بروایت ابو مسعود حدیث صحیحین ۱۲

۲ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ایضًا بروایت حکیم بن حزام حدیث صحیحین۔

۳ مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ فصل ثانی بروایت ابو ہریرہؓ حدیث مسلم۔

۴ مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت حدیث مسند امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی ۱۲

۵ باب صدقۃ المرأۃ عن مال زوجہا مشکوٰۃ فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری

۶ مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت ابو موسیٰؓ حدیث صحیحین ۱۲

۷ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثانی بروایت ابو امامہؓ حدیث ترمذی۔

صدقہ خریدنے کا مسئلہ

کسی کو صدقہ[1] دے کر پھر اس کو اس سے خرید لینا ایسا ہی ہے جیسے کوئی خود تے[7] کرتا ہو اور پھر اسے چاٹ لیتا ہو۔ رشتہ[2] دار کو کچھ صدقہ کرے پھر وہی چیز اس کو ورثہ میں ملے تو اس کے لئے اس کا لینا درست نہیں ہے۔

صدقۂ فطر

رسول[3] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک صاع (ڈھائی کلو) صدقۂ فطر ہر چھوٹے بڑے، مرد، عورت، آزاد، و غلام پر کھجور، پنیر[6] اور کشمش وغیرہ سے ادا کرنا واجب ہے۔ اس کا وقت عید کی نماز سے پہلے ہے اور گیہوں[5] آدھا صاع بھی کافی ہے (لیکن افضل پورا دینا ہے) فطرہ لغو اور بیہودہ باتوں کا کفارہ ہے۔

صدقۂ[4] فطر ادا کرنے سے مالدار پاک ہوتا ہے اور فقیر ہو تو اسے خدائے تعالیٰ بڑھاتا ہے۔

رمضان کے روزوں کی فرضیت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ۔ یعنی اے مومنو! تمہارے اوپر روزہ ایسے ہی فرض کر دیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھا۔ روزہ[8] اسلام کا تیسرا رکن ہے۔

۱؎ مشکوٰۃ باب من لا یعود فی الصدقۃ بروایت عمر حدیث صحیحین۔
۲؎ مشکوٰۃ باب ایضاً بروایت بریدہؓ حدیث مسلم ۱۲
۳؎ باب صدقۃ الفطر مشکوٰۃ فصل اول بروایت ابن عمر حدیث صحیحین ۱۲
۴؎ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت عمرو بن شعیب و ابن عباسؓ حدیث ترمذی، نسائیؒ، ابوداؤد۔
۵؎ مشکوٰۃ باب صدقۃ الفطر فصل اول بروایت ابو سعیدؓ حدیث مسلم و بخاری۔
۶؎ مشکوٰۃ باب صدقۃ الفطر بروایت عبد اللہ بن ثعلبہؓ حدیث ابوداؤد ۱۲ ۷؎ سیقول پ ۲
۸؎ مشکوٰۃ کتاب الایمان فصل اول بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث صحیحین ۱۲

ماہِ رمضان کی فضیلت

سبحانہٗ[1] وتعالیٰ نے فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو سارے انسانوں کا رہنما اور روشن دلائل اور برہان ہے۔ جب[2] رمضان آتا ہے تو آسمان اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کرلئے جاتے ہیں تاکہ روزہ داروں کے دلوں میں وسوسہ نہ ڈالیں۔

رمضان کے روزوں کا ثواب

جنت[3] کے آٹھ دروازوں میں ایک کا نام ریان ہے جس سے روزہ داروں کے سوا کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ ہر[4] نیکی کی جزا دس سے سات سو تک ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (کیونکہ بندہ میری رضا کے لئے اور ثواب کے لئے) اپنی خواہش اور کھانا پینا چھوڑتا ہے جس[5] نے ایمان کی وجہ سے اور ثواب کیلئے روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے گئے۔ روزہ[6] دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت (اسکی کہ میں نے اللہ کا حکم پورا کردیا) اور دوسری اپنے رب سے ملنے کے وقت۔ (اس کی جزا کی وجہ سے ہوگی) روزہ[7] دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوشتر ہے۔ روزہ[8] دنیا میں گناہوں کے لئے اور آخرت میں

---

۱ سیقول پ۲ ۲ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل اول بروایت ابو ہریرہؓ حدیث صحیحین۔

۳ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل اول بروایت سہل بن سعد حدیث صحیحین ۱۲

۴ مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت ابو ہریرہ کا حدیث صحیحین ۱۲

۵ مشکوٰۃ کتاب و فصل ایضًا حدیث صحیحین ۱۲

۶ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل اول بروایت ابو ہریرہ کا حدیث صحیحین ۱۲

۷ مشکوٰۃ کتاب و فصل ایضًا بروایت ابو ہریرہؓ حدیث صحیحین ۱۲

جہنم کے لئے ڈھال ہے۔ رمضان[۱] میں خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے نیکی کے طالب دھیان دو اور اے برائی کے جو یا (برائی سے) رک جاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس ماہ کی برکت سے بہت سے بندوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے پس شاید تم بھی انھیں میں سے ہو۔ رمضان[۲] کا مہینہ بابرکت ہے۔ اسمیں ایک رات ہے (لیلۃ القدر) جس کی عبادت اور مہینوں کے ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ رمضان[۲] کے مہینے کی نفل عبادت کا ثواب غیر رمضان کے فرض کے برابر ہے۔ رمضان کے مہینے میں ایک فرض ادا کرنا غیر رمضان کے ستر فرض کے برابر ہے۔

بلا عذر روزہ چھوڑ دینے پر وعید

بلا[۳] عذر روزہ چھوڑنا ویسا ہی کفر ہے جیسا بلا عذر نماز چھوڑنا کفر ہے۔ صبح[۴] صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ہمبستری (بیہودہ باتوں سے) باز رہنے کا نام روزہ ہے

دوسرے کو روزہ افطار کرانیکا ثواب

جس[۵] نے کسی روزہ دار کو افطار کرادیا وہ اس کی گناہوں کی بخشش کا سبب بن گیا۔ اور اس کی گردن جہنم سے آزاد ہو گئی۔ افطار[۶] کرانے والے کو روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ایک[۶] گھونٹ دودھ پلا دینے اور ایک کھجور کھلا دینے سے بھی یہ ثواب حاصل ہو جاتا

---

۱ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل ثالث بروایت ابوھریرۃؓ حدیث ترمذی، ابن ماجہ ومسند امام احمد ۱۲

۲ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل ثالث بروایت سلمان فارسیؓ حدیث شعب الایمان ۱۲

۳ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل ثالث بروایت ابوھریرۃؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲ ۴ سیقول پ ۲

۵ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل ثالث بروایت سلمان فارسیؓ حدیث شعب الایمان ۱۲

۶ مشکوٰۃ کتاب وفصل ایضًا بروایت سلمانؓ حدیث شعب الایمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے سیراب کرے گا۔ اور پھر جنت میں داخل ہونے تک وہ پیاسا نہیں ہوگا۔

روزہ، روزہ دار کی سفارش کرے گا

روزہ[۲]، روزہ دار کی سفارش کرے گا۔ کہیگا کہ اے میرے رب میں نے اس کو کھانے پینے اور خواہش کی چیزوں (ہمبستری وغیرہ) سے روکا تھا اس کے بارے میں میری سفارش قبول کر اور اللہ اسے قبول کرے گا۔

رمضان میں اپنے ماتحت سے کام لینے میں تخفیف کا ثواب

رمضان[۳] میں اپنے مملوک (لونڈی غلام) سے کام لینے میں تخفیف کرنے سے اللہ تعالےٰ بخش دیتا ہے اور اس کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

رمضان کیلئے ہر سال جنت کو تیار کیا جاتا ہے

جنت[۴] رمضان کے لئے ابتداء (شوال) سے آخر شعبان تک اپنی تیاری کرتی رہتی ہے۔ جب رمضان کا اول روز ہوتا ہے تو عرش کے نیچے حور عین کے سروں پر جنت کے پتوں کی ہوا چلتی ہے وہ کہتی ہیں کہ اے ہمارے رب اپنے بندوں سے ہمارے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

۱؎ ایضاً مشکوٰۃ بروایت سلمانؓ۔

۲؎ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل ثالث بروایت عبداللہ بن عمرؓ حدیث شعب الایمان۔

۳؎ مشکوٰۃ کتاب و فصل مذکور بروایت ابن عباسؓ حدیث شعب الایمان۔

۴؎ کتاب الصوم فصل ایضاً مشکوٰۃ بروایت ابن عمرؓ حدیث شعب الایمان ۱۲

رمضان میں قیدیوں کو رہا کرنے اور ہر سائل کو دینے کا بیان

رسول[1] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو دیا کرتے تھے۔

رمضان کی راتوں میں قیام کا ثواب

جس[2] نے ایمان کی وجہ سے اور طلب ثواب کے لئے رمضان کا قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ گناہیں معاف فرمادیتا ہے۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور روزہ بند کرنا چاہیئے

چاند[3] دیکھ کر روزہ رکھے اور افطار کرے اور ابر و غبار کی وجہ سے انتیس کو چاند نہ دکھائی دے تو تیس کی تعداد پوری کرے۔

شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

شک[4] کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

رمضان کی سلامی کا روزہ رکھنے کی ممانعت

رمضان[5] کے ایک دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص جس کا اس دن روزہ رکھنے کا معمول ہو وہ رکھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل ثالث بروایت ابن عمرؓ حدیث شعب الایمان ۱۲

[2] مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل اول بروایت ابوہریرۃؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲

[3] مشکوٰۃ باب رویۃ الہلال فصل اول بروایت ابن عمرؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲

[4] مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثانی بروایت عمار بن یاسرؓ حدیث ابوداؤد، نسائی، ترمذی ابن ماجہ ودارمیؒ

[5] مشکوٰۃ باب رویۃ الہلال فصل اول بروایت ابوہریرۃ حدیث بخاری ومسلم ۱۲

روزہ رکھنے کیلئے ایک عادل مسلمان کے چاند دیکھنے کا ثبوت اور افطار کیلئے دو کی شہادت کافی ہے

روزہ[1] رکھنے کے لئے ایک عادل مسلمان کی شہادت کافی ہے اور روزہ[2] کے افطار کے لئے دو عادل مسلمان شہادت دیں تو افطار کر لینا چاہیئے۔

فرض روزے کی نیت صبح سے پہلے کرنی چاہیئے

جس[3] نے صبح سے پہلے فرض روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ درست نہیں ہوتا۔

سحر کا وقت

سحر[4] کا وقت صبح صادق کے ظاہر ہونے تک ہے۔

سحر کھانا

سحر[5] کھانا سنت ہے، سحر کھانے سے پورے دن قوت رہتی ہے۔

وصال کے روزے کی ممانعت

کئی[6] روز متواتر ملا کر روزہ رکھنا سنت نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے پے در پے روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے محمد حبیب الحلیم ۱۲

افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت

روزہ[7] جلد افطار کرنا بہتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ

---

[1] ابوداؤد مطبوعہ اول دھلی بروایت ابن عمرؓ ص۹ و دارمی مطبوعہ نظامی ص۲۰۳۔
[2] ابوداؤد مطبوعہ دھلی ص۹ بروایت ابن عمرؓ ۱۲
[3] مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی دھلی ص۱۶۷ بروایت ام المومنین حضرت حفصہؓ حدیث ترمذی ابوداؤد، نسائی و دارمی۔
[4] آیت سیقول پ۲
[5] مشکوٰۃ ص۱۶۷ مطبوعہ احمدی دھلی بروایت انسؓ۔
[6] مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی ص بروایت ابوھریرۃؓ حدیث صحیحین ۱۲
[7] مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی دھلی ص۱۶۷ بروایت ابوھریرۃؓ حدیث ترمذی ۱۲

رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے ۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا

لغو بکنے[1] اور جھوٹ بولنے والے کے روزہ کی اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرتا۔ روزہ[2] رکھ کر لغو اور جھوٹ نہ بولے اور اگر[3] کوئی گالی دے یا لڑے تو معذرت کرے کہ میں روزہ دار ہوں۔ روزہ[4] دار کے لئے اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے۔ اور اس کے بدن سے بدن لگا سکتا ہے مگر جو نوجوان اپنی شہوت کو روک نہ سکتا ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ روزہ[5] دار رات میں جنب ہو جائے تو اس کے لئے صبح صادق کے بعد غسل کرنا جائز ہے۔ سینگی[6] لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جس[7] نے بھول کر کھالیا اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کلی[8] کے بعد تھوک نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ روزے[9] کی حالت میں سرمہ لگانا جائز ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ روزہ[10] دار کے لئے مسواک کرنا جائز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں بہت مسواک کرتے تھے۔ قے[11] سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن جس نے جان کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسے قضا کرنی چاہیئے سر[12] پر پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رمضان[13] کے ایک روزے کا جو ثواب ملتا ہے وہ ساری عمر کے روزوں کا نہیں ملتا۔ روزے[14] کی حالت میں ہمبستری کرنے بلکہ صرف دخول سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

---

۱ مشکوٰۃ کتاب تنزیہ الصوم فصل اول بروایت ابوھریرۃ حدیث بخاری ۱۲
۲ مشکوٰۃ کتاب الصوم فصل اول بروایت ابوھریرۃ حدیث بخاری ومسلم ۱۲
۳ مشکوٰۃ باب تنزیہ الصوم فصل اول بروایت حضرت عائشۃ بخاری ومسلم ۱۲
۴ مشکوٰۃ باب تنزیہ الصوم فصل اول بروایت عائشۃ حدیث صحیحین ۱۲
۵ مشکوٰۃ باب وفصل ایضًا حدیث صحیحین ۱۲
۶ مشکوٰۃ باب فصل ایضًا بروایت ابن عباس حدیث بخاری ومسلم ۱۲
۷ مشکوٰۃ باب وفصل ایضًا بروایت ابوھریرۃ حدیث صحیحین ۱۲
۸ مشکوٰۃ باب تنزیہ الصوم فصل ثالث بروایت عطاء حدیث بخاری ۱۲
۹ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثانی بروایت انس حدیث ترمذی ۱۲
۱۰ مشکوٰۃ باب وفصل ایضًا بروایت عامر بن ربیعۃ حدیث ترمذی وابوداؤد
۱۱ حدیث مذکورہ بالا
۱۲ مشکوٰۃ باب وفصل ایضًا بروایت ابوھریرۃ حدیث ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ ومسند دارمی ۱۲
۱۳ مشکوٰۃ مطبع احمدی ص ۱۷۹ حدیث موطاء امام مالک وابوداؤد ۱۲
۱۴ مشکوٰۃ تنزیہ الصوم فصل ثانی بروایت ابوھریرہ حدیث مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی بخاری

روزے میں ہمبستری کا کفارہ

جس نے حالت روزہ میں بیوی سے ہمبستری کر لیا وہ ایک[۱] غلام آزاد کرے اس کی وسعت نہ ہو تو متواتر دو مہینے روزہ رکھے اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

افطار کے وقت روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے

افطار[۲] کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔

افطار کے وقت کی دعا

افطار[۳] کے وقت ان دعاؤں میں سے جو چاہے پڑھے۔ پہلی دعا۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ یعنی اے اللہ تیرے ہی واسطے میں نے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔ دوسری[۴] دعا۔ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ یعنی پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا۔ تیسری دعا۔ اَللّٰهُمَّ[۵] اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اے اللہ تیری اس رحمت کے واسطے سے جو ہر چیز پر چھائی ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری گناہوں کو بخشدے۔

سفر میں روزہ

مسافر[۶] کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے کا اختیار ہے لیکن تکلیف کے وقت افطار افضل ہے۔

---

۱ مشکوٰۃ بروایت عائشہؓ حدیث صحیحین۔
۲ مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی ص۱۶۷ بروایت معاذ بن زہرہؓ حدیث ابوداؤد
۳ مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی ص۱۶۷ بروایت ابن عمر حدیث ابوداؤد ۱۲
۴ مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی ص۱۶۷ ابن عمرؓ حدیث ابوداؤد
۵ حزب القبولی مطبوعہ نظامی ص۲۰ ۱۲
۶ مشکوٰۃ باب صوم المسافر فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری ومسلم
۷ مشکوٰۃ باب دفصل ایضًا بروایت معاذ کا عدیۃؓ بخاری ومسلم

دودھ پلانے والی اور حاملہ کے روزے کا حکم

دودھ[1] پلانے والی کا بچہ جب تک کھانے پینے نہ لگ جائے اس[2] پر روزہ واجب نہیں ایسے ہی حاملہ جب تک ولادت نہ ہوجائے۔ اس پر روزہ واجب نہیں۔ بعد میں قضا ہے۔

حیض اور نفاس کی حالت میں روزہ کا حکم

حیض[3] و نفاس کی حالت میں روزہ نہیں اس کی بعد میں قضا کرے۔

بوڑھے کا روزہ

بوڑھے[4] میں روزہ رکھنے کی سکت نہ ہو تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیا کرے۔

میت کی طرف سے روزہ

جو[5] انتقال کرجائے اور اس پر روزہ ہو اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ رکھے (یا) ہر روزے[6] کے بدلے اس کی طرف سے ایک مسکین کو کھانا دے۔

روزوں کی قضاء

جس[6] نے عذر (سفر یا بیماری) کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیا اس پر قضا واجب ہے۔

---

۱ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت انسؓ حدیث ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ۔

۲ مشکوٰۃ بروایت معاذہ عدویہؒ حدیث بخاری ومسلم۔

۳ بلوغ المرام کتاب الصوم بروایت ابن عباسؓ۔

۴ مشکوٰۃ باب القضاء فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری ومسلم

۵ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت ابن عمرؓ حدیث ترمذی

۶ قرآن پ۲ ع۶ یہ دونوں بعد کو قضا رکھیں گے ابوالکمال حبیب الحلیم فرنگی محلی ۱۷

نفل روزوں کی فضیلت

جو[1] خدا کے لئے روزہ رکھتا ہے خدا اس کے اور جہنم درمیان اتنا فاصلہ کر دیتا ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ ہر[2] چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ نفل[3] روزوں میں افضل عاشوراء کا روزہ ہے جو[4] عاشوراء کا روزہ رکھے وہ محرم کی نو کو بھی روزہ رکھے۔ عاشوراء کا روزہ سال گذشتہ کی گناہوں کا کفارہ ہے۔ عید[5] کے دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ ایام تشریق (گیارہویں و بارہویں ذی الحجہ) کو بھی روزہ رکھنا جائز نہیں لیکن[6] جو حاجی ہدی نہ پائے ان دنوں میں روزہ رکھ لے۔ عرفہ[7] کا روزہ اگلے اور پچھلے سالوں کا کفارہ ہے۔ لیکن حاجیوں[8] کو عرفات میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ ہر روز[11] (بلا ناغہ) روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ افضل یہ[12] ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور جس کو زیادہ طاقت ہو وہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔ حضرت داؤد علیہ السلام ایسے ہی روزہ رکھتے تھے۔ عورت[13] کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا جائز نہیں۔ صرف جمعہ[14] کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں جب تک پہلے یا بعد کا ایک دن شامل نہ کرے۔ ایسے[15] ہی محض ہفتہ کا روزہ بھی ایک روز پہلے یا بعد کا ملائے بغیر جائز نہیں۔ روزہ[16] دار کی ہڈیاں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور[17] فرشتے روزہ دار کے لئے بخشش کی دعاء کرتے ہیں۔ نفل[18] روزہ بغیر عذر توڑ سکتے ہیں اور اس کی قضا ضروری نہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الصیام فصل ثانی بروایت ابو امامہؓ حدیث ترمذی [2] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابو ہریرۃؓ حدیث ابن ماجہ ۱۲ [3] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول بروایت ابو ہریرۃ حدیث مسلم ۱۲۔
[4] مشکوٰۃ بروایت ابن عباسؓ حدیث مسلم [5] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابو قتادۃؓ حدیث مسلم
[6] نیل الاوطار ص۲۴۴ بروایت کعب بن مالکؓ حدیث مسلم و مسند امام احمد [7] فصل اول بروایت ابو قتادہ حدیث مسلم [8] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت ابو ہریرۃؓ حدیث ابوداؤد [9] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث بخاری مسلم [10] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابن عمرؓ حدیث بخاری و مسلم
[11] مشکوٰۃ باب صیام التطوع بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث بخاری مسلم [12] مشکوٰۃ باب القضاء فصل اول بروایت ابو ہریرۃؓ حدیث مسلم [13] مشکوٰۃ باب صیام التطوع فصل اول بروایت ابو ہریرۃؓ حدیث بخاری و مسلم
[14] مشکوٰۃ باب صیام التطوع فصل ثانی بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث مسند امام احمد، ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ دارمی
[15] مشکوٰۃ مطبوعہ بمبئی ص۲۰۳ بروایت ابو ہریرۃؓ حدیث شعب الایمان [16] مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً بروایت امام ہانیؓ حدیث ترمذی
[17] مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً بروایت عائشہ صدیقہؓ حدیث بخاری و مسلم [18] مشکوٰۃ باب لیلۃ القدر فصل اول بروایت زر بن حبیش حدیث مسلم ۱۲

شب قدر

شب قدر[1] (زیادہ تر) رمضان کے آخر عشرہ کی طاق راتوں اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں، یا انتیسویں رات میں ہوتی ہے۔ شب قدر کی رات حضرت جبریل فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے ہیں اور ہر اس بندے کے لئے دعا کرتے ہیں جو عبادت میں لگا رہتا ہے۔ رمضان[2] کے آخر عشرہ کی عبادت میں بہت کوشش کرے بلکہ اپنے ساتھ اپنے اہل کو بھی شامل کرے۔ جو رمضان[3] کا روزہ رکھے اور عید کی نماز پڑھے اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

اعتکاف

رمضان[4] کے آخر عشرہ میں آپ ہمیشہ اعتکاف بیٹھتے تھے۔ اعتکاف کے لئے مسجد میں علیحدہ جگہ بنا کر فجر کی نماز پڑھ کر اسمیں داخل ہو جائے ضروری کام (پیشاب پاخانہ وغیرہ) کے[5] لئے ہی مسجد سے باہر نکلے۔ معتکف[6] کو بیمار پرسی کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔ راہ میں چلتے چلتے بیمار پرسی کرنی جائز ہے۔ ایسے ہی نماز جنازہ کے لئے مسجد[7] سے باہر جانا جائز نہیں ہے۔ اعتکاف[8] میں بیوی سے ہم بستری نہ کرے لیکن بوسہ لینا اور معانقہ جائز ہے۔ معتکف[9] کا مسجد سے باہر

---

[1] مشکوٰۃ باب مذکور فصل ثالث بروایت انس حدیث شعب الایمان۔

[2] مشکوٰۃ باب لیلۃ القدر بروایت شعیب عائشہؓ

[3] حدیث شعب الایمان بروایت انسؓ۔ مشکوٰۃ باب لیلۃ القدر

[4] مشکوٰۃ باب الاعتکاف فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری ومسلم

[5] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت عائشہؓ حدیث ابوداؤد وابن ماجہ

[6] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت عائشہؓ حدیث مسلم

[7] مشکوٰۃ باب الاعتکاف فصل ثانی بروایت عائشہؓ حدیث ابوداؤد وابن ماجہ

[8] مشکوٰۃ باب ایضاً بروایت عائشہؓ حدیث ابوداؤد

[9] قرآن سیقول پ ۲

سر نکال کر دھلوانا اور کنگھی کرانا جائز ہے۔ معتکف[1] گناہوں سے بند رہتا ہے۔ اور اعتکاف[2] کی وجہ سے جن نیکیوں سے باز رہتا ہے اس کا بھی ثواب پاتا ہے۔ اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں ہے (لیکن بہتر ہے کہ روزہ رکھے) اگر اعتکاف[3] کی نذر مانی ہو تو اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ مستحاضہ[4] کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنا جائز ہے۔

حج

اللہ تعالیٰ[5] نے فرمایا ہے۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۔
یعنی اللہ کے واسطے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے اس کے لئے جو اس کی طرف راہ پا سکے۔
حج[6] تمام عمر میں ایک بار فرض ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وسعت کے باوجود حج نہیں کیا اس میں یہود اور نصاریٰ میں کوئی فرق نہیں ہے۔
حج کی کئی شرطیں ہیں شرط اول مسلمان پر فرض ہے کافر پر نہیں دوم آزاد پر فرض ہے غلام پر نہیں۔ سوم عاقل پر فرض ہے دیوانے اور بے ہوش پر نہیں چہارم بلوغت کی شرط کے ساتھ فرض ہے پنجم تندرست پر فرض ہے بیمار پر نہیں۔ ششم زاد راہ اور سواری پر اس قدر طاقت رکھتا ہو کہ آمد و رفت کے لئے کفایت کرے اور اہل و عیال اور اصل ضروریات سے واپسی تک کفایت کرے۔ ہفتم راستہ کا خوف ہو تو فرض نہیں ہے۔ ہشتم عورت کے ساتھ شوہر یا محرم نہ ہو تو حج کو نہ جائے۔

---

۱ مشکوٰۃ باب الاعتکاف فصل ثانی بروایت حضرت عائشہؓ حدیث ابوداؤد
۲ مشکوٰۃ باب الاعتکاف فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری و مسلم
۳ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت ابن عباسؓ حدیث ابن ماجہ۔
۴ مشکوٰۃ باب الاعتکاف فصل اول بروایت ابن عمرؓ حدیث صحیحین۔
۵ بخاری مطبوعہ احمدی ص۲۷۳ بروایت عائشہؓ
۶ آیت پارہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ
۷ مشکوٰۃ باب المناسک فصل ثانی بروایت ابن عباس حدیث احمد، نسائی، دارمی ۱۲

حج اور عمرہ کی فضیلت

حج[1] اسلام کا چوتھا رکن ہے ایمان کے بعد حج افضل عمل ہے۔ جس[2] نے اللہ کے واسطے حج کیا اور بیہودہ باتیں نہ کیں وہ حج سے ایسے واپس ہوا جیسے اس کی ماں نے اس کو اسی دن جنا ہے۔ ایک[3] عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج مقبول کا بدلہ جنت ہی ہے۔ حج[4] اور عمرہ پے در پے کرنا فقر اور گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی چاندی اور لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔ حج[5] کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے جو[6] شخص حاجی سے ملے اس سے اس کے مکان میں داخل ہونے سے پہلے دعا کرائے رمضان[7] میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے عورتوں[8] کا جہاد حج ہے افضل[9] حج وہ ہے جسمیں بآواز بلند لبیک کہا جائے اور قربانی کی جائے۔

حج کی کیفیت کا ذکر

حج[10] کی تین قسمیں ہیں، افراد، قران، تمتع۔ رسول[11] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا تھا لیکن آپ نے تمتع کی تمنا کی ہے (اس لئے شافعیؒ تمتع کو افضل مانتے ہیں) اسمیں آسانی

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الایمان فصل اول بروایت عمرؓ حدیث بخاری ومسلم
[2] مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل اول بروایت ابوھریرۃؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲
[3] مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل ایضًا بروایت ابوھریرۃؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲
[4] مشکوٰۃ کتاب وفصل ایضًا بروایت ابن عباس حدیث صحیحین ۱۲
[5] مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل ثالث بروایت ابوھریرۃؓ حدیث ابن ماجہ ۱۲
[6] مشکوٰۃ کتاب وفصل ایضًا بروایت ابن عمرؓ حدیث مسند امام احمد ۱۲
[7] مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل اول بروایت ابن عباس حدیث بخاری ومسلم ۱۲
[8] مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل ایضًا بروایت حضرت عائشہؓ حدیث بخاری ومسلم
[9] مشکوٰۃ کتاب ایضًا فصل ثانی بروایت ابن عمرؓ حدیث شرح السنۃ ۱۲
[10] کتاب المناسک مشکوٰۃ باب قصہ حجۃ الوداع فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری ومسلم
[11] مشکوٰۃ باب وفصل ایضًا بروایت جابر حدیث مسلم ۱۲

بھی ہے کیونکہ دیر تک احرام پر رہنا مشکل ہے۔ تمتع کی نیت ہو تو یلملم کے پاس غسل[۱] اور نیت کرے اور احرام باندھے اور پاجامہ، ٹوپی، کرتا، موزہ اور عمامہ اتار دے اور خوشبو[۲] ملے تو احرام سے پہلے لگائے اور ورس[۳] اور زعفران کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے اور نہ موزہ[۴]، اگر جوتا[۵] نہ ملے تو موزوں کو ٹخنے تک کاٹ کر پہنے، حالت[۶] احرام میں نہانا اور سر پر پانی ڈالنا جائز ہے اگر کوئی[۷] حالتِ احرام میں انتقال کر جائے تو اسے خوشبو نہ لگایا جائے، حالتِ[۸] احرام میں ضرورت پڑنے پر سینگی لگوانا جائز ہے۔ حالتِ[۹] احرام میں سر اور بدن کھجلانا درست ہے۔ حالتِ[۱۰] احرام میں ناخن ٹوٹ جائے تو اسے کاٹ دینا جائز ہے۔ حالتِ[۱۱] احرام میں شکار کئے ہوئے جانوروں کے سوا اور جانوروں کا ذبیحہ کرنا جائز ہے۔ اگر احرام[۱۲] کی حالت میں بھول کر کرتا پہن لے یا خوشبو لگالے تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔ حالت[۱۳] احرام میں سر اور منہ ڈھانکنا جائز نہیں ہے بلکہ اگر حالتِ احرام میں کسی کا انتقال ہو جائے تو بھی اس کا سر اور منہ ڈھانکنے کی ممانعت ہے۔ حالت[۱۴] احرام میں دھوپ کے باعث سر پر سایہ کرنا جائز ہے۔ جو شوال[۱۵] سے حج کو جائے وہ حج کا احرام نہ باندھ کر عمرہ کا احرام باندھے۔ حالت[۱۶] احرام

---

۱ مشکوٰۃ قصہ حجۃ الوداع فصل اول بروایت جابر حدیث مسلم
۲ مشکوٰۃ باب الاحرام فصل ثانی بروایت زید بن ثابتؓ حدیث ترمذی و دارمی ۱۲
۳ مشکوٰۃ باب ما یجتنبہ المحرم فصل اول بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث بخاری و مسلم
۴ مشکوٰۃ باب الاحرام فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری و مسلم ۱۲
۵ مشکوٰۃ باب ما یجتنبہ المحرم فصل اول بروایت ابن عمرؓ حدیث بخاری و مسلم
۶ نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ۴ ص ۲۳۱ بروایت عبد اللہ بن حسینؓ حدیث امام احمد، بخاری و مسلم
۷ بخاری مطبوعہ میرٹھ ص ۲۲۹ بروایت ابن عباسؓ۔
۸ باب ما یجتنبہ المحرم مشکوٰۃ فصل اول بروایت ابن عباسؓ حدیث صحیحین ۱۲
۹ بخاری مطبوعہ احمدی ص ۲۲۸
۱۰ رحلۃ الصدیق مطبوعہ علوی ص ۲۳۶
۱۱ مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۲۴۵
۱۲ بخاری مطبوعہ ایضًا ص ۳۲۹ بروایت یعلیٰ ۱۲
۱۳ نیل الاوطار مطبوعہ مصر ج ۴ ص ۲۲۵ بروایت ابن عباسؓ حدیث مسند امام احمد، مسلم نسائی و ابن ماجہ ۱۲
۱۴ نیل الاوطار مطبوعہ مصر ج ۴ ص ۲۲۲ بروایت ام الحصینؓ حدیث مسند امام احمد و مسلم
۱۵ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دھلی ص ۱۵ بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری
۱۶ بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ بروایت حفصہؓ

احرام میں بالوں کو چپکانا تاکہ بال نہ بکھریں جائز ہیں۔ حالت[۱] احرام کے کپڑوں پر خلوق جو ایک قسم کی خوشبو ہے لگی ہو تو اسے تین دفعہ دھو ڈالے، حالت[۲] احرام میں زیتون اور گھی سے دوا کرنی جائز ہے۔ صاحب[۳] احرام کے لئے راستے سے قربانی خریدنا جائز ہے حالت[۴] احرام میں انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ جو شخص قربانی ساتھ لے کر جائے وہ احرام باندھنے کی جگہ پر پہونچے تو قربانی اونٹ ہو تو اس کو اشعار کرے یعنی اس کے دائیں جانب کوہان میں زخم لگائے اور اس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالے پھر احرام باندھے۔ صاحب[۵] احرام کا قربانی کے جانور پر سوار ہونا جائز ہے اور[۶] اس کا شکار میں حلال شخص کی مدد کرنا جائز نہیں۔ اور اس کا شکار[۷] کی طرف اشارہ کرکے بتلانا بھی جائز نہیں۔ اگر اسے[۸] کوئی شخص شکار کیا ہوا زندہ جانور ہدیہ میں دے تو قبول نہ کرے۔ محرم[۹] کے لئے دوا کرنی جائز[۱۰] ہے۔ ایسے[۱۱] ہی بوقت ضرورت بدن میں داغنا جائز ہے اور حرام میں داخل ہونا بھی جائز ہے جس نے عمرہ[۱۲] یا حج کا احرام باندھا پھر اس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا سخت بیمار ہو گیا تو حلال ہو جائے اور آئندہ حج کرے جس شخص کی نیت عمرہ یا حج کرنے کی نہ ہو (تجارت وغیرہ کی ہو) وہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے صاحب[۱۳] احرام کے لئے سانپ کو مارنا جائز ہے۔ عمرہ[۱۴] کا احرام میقات سے باندھے اور جو مکہ میں

---

۱ بخاری مطبوعہ ایضاً ص۳۰ حدیث صفوان بن یعلیٰؓ۔
۲ بخاری مطبوعہ ایضاً ص۱۰۸۔
۳ بخاری مطبوعہ ایضاً ص۲۲۹ بروایت عبداللہ بن عمرؓ
۴ بخاری مطبوعہ ایضاً ص۲۰۸
۵ بخاری مطبوعہ ایضاً ص۲۶۹ بروایت مروان و ابن خزیمہ بروایت ابن مسعودؓ ۱۲
۶ مشکوٰۃ باب الھدی فصل اول بروایت ابوھریرہؓ حدیث بخاری و مسلم
۷ بخاری مطبوعہ احمدی ص۲۴۹ بروایت ابو قتادہؓ
۸ بخاری مطبوعہ ایضاً ص۱۳۶ بروایت صعب بن جثامہؓ
۹ بخاری مطبوعہ ایضاً ص۲۴۸ بروایت ابن عباسؓ
۱۰ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دھلی ص۱۵۱ بروایت عکرمہؓ حدیث ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی، مسند احمد
۱۱ مشکوٰۃ باب حرم مکہ فصل اول بروایت جابرؓ حدیث ابوداؤد و مسلم
۱۲ بخاری مطبوعہ میرٹھ ص۲۴۰ بروایت ابن مسعودؓ ۱۲
۱۳ مشکوٰۃ باب قصۃ حجۃ الوداع فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری و مسلم
۱۴ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دھلی ص۵۳ بروایت جابرؓ حدیث بخاری و مسلم

ہو وہ تنعیم میں جاکر جو حرم کے باہر ہے احرام باندھے۔ پھر وہاں سے آکر طواف اور سعی کرے جو مکہ[1] گیا ہو اور قربانی بھیجدیا ہو اس پر وہ کوئی چیز ناجائز نہیں ہوتی جو صاحب احرام کے لئے ناجائز ہے۔ اگر صاحب[2] احرام شرط کرے کہ میں جہاں (بیماری وغیرہ کے سبب سے) رک جاؤنگا اسی جگہ احرام کھول دوں گا تو جائز ہے۔ حالت[3] احرام میں عورت کے لئے کسنبھہ کا رنگا ہوا کپڑا اور سیاہ کپڑا نیز زیور پہننا جائز ہے۔ صاحب[4] احرام کو اپنی بیوی کو بوسہ دینا اور خواہش سے چھونا بلکہ دیکھنا بھی نہیں چاہیئے۔ حالت[5] احرام میں بدن یا سر سے جوں پکڑ کر زمین پر پھینک دے تو جائز ہے۔ حالت[6] احرام میں حرم کا درخت کاٹنا اور اس کا کانٹا توڑنا جائز نہیں۔ اہل مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ اور اہل شام کی جحفہ اور اہل نجد کی قرن منازل ہے اور اہل یمن اور ہندوستانیوں کی یلملم اور اہل[7] عراق کی ذات عرق ہے اور اہل[8] مشرق کی عقیق اور جو شخص[9] جس میقات کے اندر ہو وہ وہیں سے احرام باندھے اہل مکہ مکہ سے احرام باندھے۔ (ہندوستانی) یلملم (پہاڑ) کے برابر پہونچے (جسے جہاز والے بتلادیتے ہیں) تو عمرہ کا احرام باندھے۔ اگر کسی نماز کا وقت ہو تو نماز ادا کرنے کے بعد احرام باندھے۔ ورنہ[10] احرام کے لئے دو رکعت نفل پڑھے اور عمرہ کی نیت کرے اور کہے[11] اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ یعنی اے اللہ میں

---

[1] منتقی الاخبار مطبوعہ ایضاً ص۱۷۲ بروایت عائشہؓ حدیث صحیحین ۱۲

[2] مشکوٰۃ باب الاحصار فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث صحیحین۔

[3] مطبوعہ احمدی میرٹھ ص۲۲۹ بروایت عائشہؓ۔

[4] ایضاح الحجہ مفید عام پریس اکبرآباد ص۴۹ ۱۲

[5] بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص۲۰۸۔

[6] مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل اول بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری ومسلم

[7] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت جابر حدیث مسلم

[8] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت ابن عباس حدیث ترمذی وابوداؤد

[9] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری ومسلم

[10] مشکوٰۃ باب الاحرام فصل اول بروایت ابن عمرؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲

[11] مشکوٰۃ باب وصفحہ ایضاً بروایت انسؓ حدیث بخاری ومسلم

یتری عبادت کے لئے عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں پھر یوں لبیک کہے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یعنی میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تعریف اور نعمت اور ملک تیرا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور ایسے لبیک حرم میں داخل ہونے تک برابر کہتا رہے (یا حجر اسود کو بوسہ دینے تک) اور ایسے بھی آیا ہے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یعنی میں حاضر ہوں اے میرے اللہ میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے میں حاضر ہوں اور رغبت تیری طرف سے اور سب اچھے عمل تجھ سے ہیں۔ اور بعد فراغت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَسْئَلُكَ الْعَفْوَ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ یعنی اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے واسطے سے آگ سے معاف کر دیئے جانے کا سوال کرتا ہوں۔ جب پست زمین پر اترے یا بلند زمین پر جائے یا سواری پر ہو تب بھی لبیک کہے۔ اگر یلملم پہاڑ کی بالکل برابری میسر نہ ہو تو پہلے ہی احرام باندھ لے اس لئے کہ میقات سے پہلے احرام باندھ لینا بھی درست ہے۔ عورت کا احرام یہ ہے کہ منہ پر نقاب نہ ڈالے اور دستانہ نہ پہنے اور ورس و زعفران کا رنگا کپڑا نہ پہنے مگر غیر محرم کے سامنے آنے پر منہ پر نقاب ڈال لینا جائز ہے۔ حالت احرام میں خوشبو نہیں لگانا چاہئے۔ اور عورت سے ہمبستری اور سبھی گناہوں اور آپس میں جدال سے پرہیز کرنا چاہیئے نیز بال اور ناخن کٹانے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر جن کاموں سے روکا گیا ہے ان میں سے کوئی کام کرے تو احرام باطل نہیں ہوتا۔

---

۱ مشکوٰۃ باب رفصل ایضًا بروایت ابن عمرؓ حدیث صحیحین
۲ مشکوٰۃ باب الدفع عن العرفة بروایت ابن عباس حدیث ابوداؤد
۳ مشکوٰۃ باب الاحرام فصل اول بروایت ابن عمرؓ حدیث بخاری ومسلم
۴ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثانی بروایت عمارہ بن خزیمہ حدیث مسند امام شافعیؒ۔
۵ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل اول بروایت ابن عمرؓ حدیث بخاری ومسلم
۶ مشکوٰۃ باب المناسك فصل اول بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری ومسلم
۷ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص۱۵۰ بروایت ام سلمہؓ حدیث ابوداؤد
۸ مشکوٰۃ باب مایجتنبہ المحرم حدیث ابن عمرؓ بحوالہ صحیحین ۱۲ ۹ مشکوٰۃ باب فصل ایضًا بروایت عمرؓ حدیث ابوداؤد ۱۰ مشکوٰۃ باب رفصل ایضًا بروایت عائشہؓ حدیث ابوداؤد ابن ماجہ
۱۱ مشکوٰۃ باب رفصل ایضًا حدیث ترمذی ۱۲ قرآن سیقول پ۲

بلکہ کفارہ لازم ہے۔ کفارہ یہ ہے کہ چھ مساکین کو تین صاع غلہ (جو اس ملک کے حساب سے ساڑھے آٹھ آثار ہوتا ہے) کھانے کو دے یا تین روزے رکھے یا قربانی دے۔ اور نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کا اور نہ نکاح کا پیغام دے۔ اور شکار نہ کرے اور اگر شکار کر لیا تو دو عالموں کے فیصلہ کے بموجب اس کا مثل بدلہ میں دینا لازم ہے جو شکار کئے ہوئے جانور کے مانند جانور ہو۔ اور دوسرے کا شکار کیا ہوا نہ کھائے۔ مگر یہ کہ شکار کرنے والا محرم نہ ہو اور نہ اس نے محرم کے لئے شکار کیا ہو۔ لیکن حالت احرام میں دریا کا شکار جائز ہے (حالت احرام میں پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے اور انگوٹھی پہن سکتا ہے، ہمیانی وغیرہ کمر میں باندھ سکتا ہے کپڑا بدل سکتا ہے) جب کعبہ کے قریب پہونچے تو مکہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرے۔ جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا التَّشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ شَرْفِهٖ وَكَرْمِهٖ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَكْرِيْمًا وَتَشْرِيْفًا وَبِرًّا۔ یعنی اے اللہ اس مکان کا شرف اور عظمت اور عزت زیادہ کر اور اس شخص کے شرف و عزت کو بڑھا جو اس کا حج یا عمرہ اس کی عزت افزائی اور شرف و نیکی کے لئے کرے۔ مکہ میں معلی کی طرف سے داخل ہو اور بیت اللہ میں آتے ہی حجر اسود کو بوسہ دے اور داہنی طرف سے طواف کرے۔ اور جب رکن یمانی (جو بیت اللہ کے مغربی اور جنوبی کونے کا نام ہے) پر پہونچے تو اس کو دائیں ہاتھ سے بوسہ دے۔

۱؎ مشکوٰۃ باب ما یجتنبہ المحرم فصل اول بروایت کعب بن عجرۃؓ حدیث بخاری و مسلم
۲؎ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت حضرت عثمانؓ حدیث مسلم
۳؎ قرآن اذا سمعوا پ
۴؎ مشکوٰۃ باب المحرم یجتنب الصید فصل اول بروایت ابو قتادۃؓ حدیث بخاری و مسلم
۵؎ قرآن مجید پ
۶؎ مشکوٰۃ باب دخول مکہ فصل اول بروایت نافعؒ حدیث بخاری و مسلم
۷؎ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص۱۶۱ بروایت ابن جریج حدیث مسند امام شافعیؒ
۸؎ مشکوٰۃ باب دخول مکہ فصل اول بروایت حضرت عائشہ صدیقہؓ حدیث صحیحین
۹؎ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت جابرؓ حدیث مسلم
۱۰؎ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت ابن عمرؓ حدیث بخاری و مسلم
۱۱؎ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص۱۶۳ بروایت عبداللہ بن سائبؓ حدیث مسند امام احمد و ابو داؤد ۱۲

۱ اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا (یہ حجر اسود تک ایک طواف ہوا ایسے ہی سات طواف پورے کرے۔ اول تین میں اکڑ کر اور تیز چلے لیکن ان تینوں ہی میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان تیز چلے اور بقیہ چار میں دھیرے دھیرے۔ حالت طواف میں چادر اپنے دائیں ہاتھ کی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے (اس کو اضطباع کہتے ہیں) طواف کے ہر پھیرے میں حجر اسود کو بوسہ دے اور رکن یمانی کو ہاتھ سے بوسہ دے اور اس پر رخسار رکھے۔ اگر اژدہام (بھیڑ) کی وجہ سے یہ نہ ہو سکے تو حجر اسود کو بوسہ دے یا پھر کوئی چیز اس سے لگا کر بوسہ دے جب سات طواف پورا ہو جائے تو مقام ابراہیم میں کھڑا ہو کر یہ آیت پڑھے۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی یعنی مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ باآواز بلند پڑھے پھر حجر اسود کو بوسہ دے۔ اور باب الصفا سے نکلے اور صفا (پہاڑ) پر کھڑا ہو کر تین بار یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ یا یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔

۱ منتقی الاخبار ص۱۶۱ بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری و مسلم
۲ منتقی الاخبار مطبوعہ و صفحہ ایضاً بروایت ابن عباسؓ حدیث مسند امام احمد و ابوداؤد
۳ منتقی الاخبار مطبوعہ ایضاً ص۱۶۲ بروایت ابن عمرؓ حدیث مسند امام احمد و ابوداؤد
۴ منتقی الاخبار مطبوعہ ایضاً بروایت ابن عباسؓ حدیث دارقطنی
۵ منتقی الاخبار مطبوعہ و صفحہ ایضاً بروایت حضرت عمرؓ حدیث مسند امام احمد
۶ منتقی الاخبار مطبوعہ و ص ایضاً بروایت حضرت جابرؓ حدیث نسائی
۷ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص۱۶۳ بروایت حضرت جابرؓ حدیث مسند امام احمد و مسلم و نسائی
۸ منتقی الاخبار مطبوعہ و ص ایضاً بروایت ایضاً۔

یعنی اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور سب لشکروں کو اکیلے شکست دی (یا) اے اللہ تو نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے یہ کہ مجھ سے اس کو نہ چھین یہاں تک کہ مجھے وفات دے اس حال میں کہ میں مسلمان رہوں پھر (مروہ پہاڑ) کی طرف چلے اور میلین اخضرین کے درمیان (جو پہاڑوں کے درمیان) تیز چلے پھر جب مروہ (پہاڑ) پر چڑھے تو وہاں صفا کے مانند کھڑا ہو اور جو دعا صفا پر پڑھی تھی وہی مروہ پر بھی پڑھے۔ (یہ ایک پھیرا ہوا) ایسے ہی سات پھیرے پورے کرے جن میں آخر پھیرا مروہ پر پورا ہوگا اور صفا و مروہ کے درمیان میں یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ یعنی اے میرے رب مجھے بخش دے اور رحم کر بیشک تو بڑا عزت اور صاحب شرف ہے سات پھیرے سعی (دوڑ) پوری ہو جانے پر عمرہ پورا ہو جاتا ہے۔ اب احرام کھول کر سر کے بال کٹائے اور معمولی کپڑے پہنے اور مکہ میں رہے اور دن رات میں جب چاہے طواف کیا کرے اور ملتزم (جو حجر اسود اور کعبہ کے درمیان کی دیوار کا نام ہے) اور حطیم میں (جو کعبہ کے جانب شمال کی جگہ کا نام ہے) دعائیں کیا کرے۔ پھر[1] جب آٹھویں ذی الحجہ کو (جس کا نام یوم ترویہ ہے) حج کا احرام باندھے اور لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِالْحَجِّ یعنی اے اللہ میں حج کے ساتھ تیری عبادت کے لئے حاضر ہوں، پکارے اور لبیک پکارتا ہوا منیٰ کی طرف روانہ ہو اور وہاں ظہر، عصر، اور مغرب وعشاء اور فجر کی نماز پڑھے پھر فجر کی نماز پڑھ کر آفتاب نکلنے کے بعد تلبیہ کرتا ہوا اور تکبیریں پکارتا ہوا عرفات کو جائے اور وہاں قیام کرے زوال کے بعد (مسجد میں خطبہ سنکر) ظہر وعصر ایک ساتھ پڑھے پھر خاص موقف[5] نبوی میں

۱؎ منتقی الاخبار ص۱۱۲ بروایت حضرت جابرؓ۔

۲؎ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی پریس دہلی ص۱۶۱ بروایت حضرت جابرؓ حدیث بخاری و مسلم

۳؎ منتقی الاخبار مطبوعہ ایضاً ص۲۶۲ بروایت عبداللہ بن رفیعؓ حدیث مسلم ۱۲

۴؎ منتقی الاخبار مطبوعہ ص ایضاً بروایت ابن عمرؓ حدیث مسند امام احمد و ابوداؤد

۵؎ مشکوٰۃ باب قصہ حجۃ الوداع فصل اول بروایت جابرؓ حدیث صحیح مسلم

(جو جبل الرحمۃ کے نام سے مشہور ہے) جہاں بڑے بڑے پتھر اور اس کے آگے بڑے بڑے تودے ہیں) کھڑا ہو۔ اگر وہاں نہ جا سکے تو تمام عرفات موقف ہے۔ اور وہاں یہ دعا[1] پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ دوسری دعا[2]۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِىْ تَقُوْلُ اَوْ خَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ۔ یعنی اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے جیسے تو فرماتا ہے یا اس سے بڑھ کر جو ہم کرتے ہیں۔ تیسری دعا[3] اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِىْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِىْ۔ یعنی اے اللہ تیرے ہی لئے میری نماز میری قربانی میرا جینا اور میری موت ہے اور تیری ہی طرف میرا لوٹنا اور اے میرے رب تیرے ہی لئے میری میراث ہے۔ چوتھی دعا[4] اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصُّدُوْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ یعنی اے اللہ سینے کے وسوسوں اور کام کی پریشانی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پانچویں[5] دعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْئُ بِهِ الرِّيْحُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْئُ بِهِ الرِّيْحُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے ہوا لاتی ہے اور اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے ہوا لاتی ہے اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی بادشاہی اور اسی کی تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہی سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے۔ چھٹی دعا[6] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِىْ قَلْبِىْ نُوْرًا وَّفِىْ سَمْعِىْ نُوْرًا وَّفِىْ بَصَرِىْ نُوْرًا وَّفِىْ وَجْهِىْ نُوْرًا۔ اے اللہ میرے دل کو

---

[1] باب الوقوف بعرفہ فصل اول مشکوٰۃ بروایت جابرؓ حدیث مسلم۔

[2] حزب المقبول باب دعاء العرفۃ بعرفۃ بروایت عمرو بن شعیب حدیث موطاء امام مالکؒ و ترمذی [3] حزب المقبول باب مذکور حدیث ترمذی، ابن خزیمہ، بیہقی۔

[4] حزب المقبول باب ایضاً [5] حزب المقبول باب ایضاً۔

[6] حزب المقبول باب ایضاً بروایت حضرت علیؓ حدیث ابن ابی شیبہ وغیرہ۔

[7] حزب المقبول باب ایضاً ۱۲

روشن میرے کان کو روشن اور میری آنکھ کو روشن اور میری جلد کو روشن کر دے۔ ساتویں[1] دعاء اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ۔ یعنی اے میرے اللہ میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا معاملہ آسان کر دے اور میں سینے کے وسوسے اور کام کی پریشانیوں اور قبر کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ آٹھویں[2] دعاء اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِی اللَّيْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِی النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ[3] اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۔ اے اللہ میں اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے اور زمانے کی آفتوں کی برائی سے حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ بیشک بھلائی آخرت کی بھلائی ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اسی کی تعریف ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اسی کی تعریف ہے اکیلا معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کی بادشاہی اور اسی کی تعریف ہے۔ نویں[4] دعاء اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ یعنی اے اللہ اس حج کو مقبول حج بنا اور گناہ کی بخشش کا ذریعہ بنا۔ دسویں[5] دعاء اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى۔ اے میرے اللہ ہمیں ہدایت کا راستہ دکھا اور ہمیں تقویٰ سے آراستہ کر اور ہمیں آخرت اور دنیا میں بخش دے۔ گیارہویں[6] دعاء اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا۔ اے اللہ میں تجھ سے جائز اور صاف اور بابرکت روزی کا سوال

---

[1] حزب المقبول باب مذکور۔

[2] اوسط طبرانی شرح ملا علی قاری و حزب المقبول باب الدعا بالعرفة ۱۲

[3] حزب المقبول باب مذکور و مناسک ملا علی قاری بروایت عبداللہ بن عمرؓ حدیث ابن ابی شیبہ۔ [4] حزب المقبول باب دعاء العرفة۔

[5] حزب المقبول باب ایضًا

[6] ومک حزب المقبول باب مذکور

کرتا ہوں۔ بارہویں دعا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَنِیْ بِالدُّعَاءِ وَلَکَ الْاِجَابَۃُ وَاِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَلَا تَنْکُسُ عَھْدَکَ۔ اے اللہ بیشک تو نے مجھے دعا کا حکم دیا اور تیرا کام قبول کرنا ہے۔ بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور اپنا پیمان نہیں توڑتا۔ تیرہویں دعا۔ اَللّٰھُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَحَبِّبْہُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْہُ لَنَا وَمَا کَرِھْتَ مِنْ شَرٍّ فَکَرِّھْہُ اِلَیْنَا وَجَنِّبْنَاہُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے اللہ جس بھلائی کو تو پسند کرتا ہے اسے ہمارے لئے پسندیدہ بنادے اور اسے ہمارے لئے آسان کردے اور جس برائی کو ناپسند کرتا ہے تو اسے ہمارے لئے ناپسندیدہ کردے اور اس سے ہم سے کنارے رکھ اور ہم سے ہدایت دینے کے بعد اسلام کو نہ چھین۔ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِہٖ نَبِیُّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝ [3] رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ معنی اے اللہ میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہیں کیا اور ہم پر رحم نہیں کیا تو

[1] شرح مناسک ملا علی قاری بروایت ابن عمرؓ حدیث طبرانی و حزب المقبول باب دعاء العرفہ بعرفہ
[2] شرح مناسک ملا علی قاری بروایت ابن جریج حدیث ہندی و حزب المقبول باب مذکور۔
[3] حزب المقبول مطبوعہ صدیقی پریس لاہور ص۱۷۶ و ص۱۷۷

ہم نقصان والے ہو جائیں گے۔ اے میرے رب مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا پابند کر اور دعا کو قبول کر لے اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور مومنوں کو جس دن حساب برپا ہوگا بخش دے۔ اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جیسے بچپن میں دونوں نے میری پرورش کی۔ اے ہمارے رب ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخشدے جو ایمان کے ساتھ ہم سے سبقت کر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کا بیر نہ رکھ۔ اے رب تو ہی شفیق اور مہربان ہے اے ہمارے رب! بیشک تو ہی سنتا جانتا ہے اور دھیان دے ہم پر تو ہی دھیان رکھنے والا اور مہربان ہے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کرنا اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بلند و برتر ہے۔ پندرہویں[1] دعا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ وَتَرٰی مَكَانِیْ وَتَسْمَعُ كَلَامِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَلَا يَخْفٰی عَلَيْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِیْ اَسْئَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ۔ یعنی اے اللہ بیشک تو میرے مکان کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے اور میری بات سنتا ہے اور میرے ظاہر و پوشیدہ کو جانتا ہے۔ تجھ پر میرا کوئی معاملہ پوشیدہ نہیں ہے اور میں پریشان حال فقیر فریادی، پناہ کا طالب، خوفزدہ ڈرتا ہوا اپنے گناہ کا اقراری تجھ سے مسکین کے مانند سوال کرتا ہوں اور ذلیل و قصوروار کے مانند تیرے سامنے روتا ہوں اور اس تکلیف زدہ خوفزدہ کے مانند سوال کرتا ہوں۔ جس کی گردن تیرے لئے جھکی اور جس کا بدن تیرے لئے لاغر اور ناک تیرے لئے خاک آلود ہو۔

سولہویں[2] دعا۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَّكُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اٰمِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ السُّوْرَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

---

[1] شرح مناسک ملا علی قاری، حزب المقبول باب دعاء العرفۃ بعرفۃ بروایت ابن عباسؓ مطولاً

[2] حزب المقبول باب ایضاً حدیث شعب الایمان

آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ۔ یعنی اے اللہ مجھے ایسا دبنا کہ تجھ کو پکار کر بدنصیب رہوں۔ اور تو میرے ساتھ شفیق اور رحیم رہ اے اللہ ان میں سب سے بہتر جس سے سوال کیا جاتا ہے اور ان میں سب سے بہتر جو دیتا ہے اور سب سے بہتر جو رحم کرتا ہے اور سب تعریف پروردگار عالم کے لئے ہے۔ اے اللہ تو قبول کر۔ اس اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سو بار) تو ایک اللہ ہے آخر سورہ تک (سو بار) اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل کی۔ بیشک تو تعریف کیا ہوا اور برتر ہے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی (سو بار)

آفتاب غروب ہونے تک یہ دعا پڑھتا رہے۔ عرفات[۱] میں ٹھہرنا حج کا اہم رکن ہے۔ جس سے یہ فوت ہوجائے اس کا حج نہیں ہوتا۔ جس نے دسویں[۲] ذی الحجہ کو فجر سے پہلے عرفات میں وقوف کرلیا اس کا حج ہوجاتا ہے۔ عرفات میں کسی بھی مقام پر ٹھہر جانے[۳] فرض ادا ہوجاتا ہے۔ اور خاص[۴] موقف نبوی (جبل الرحمت) میں ٹھہرنا سنت ہے۔ بعد[۵] غروب آفتاب (لبیک پکارتا ہوا) عرفات سے مزدلفہ واپس پہونچے اور نماز مغرب و عشاء ایک اذان اور دو[۶] اقامت سے بغیر سنت کے ایک ساتھ پڑھے اور وہیں رات بسر کرے پھر صبح صادق ہوتے ہی ایک اذان اور اقامت سے نماز ادا کرے۔ اور پھر وہاں سے سوار یا پیادہ مشعر الحرام میں آکر جو مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔ ٹھہرے اور قبلہ رو ہو کر دعاء اور تکبیر و تہلیل کرے یہاں تک کہ خوب روشنی ہوجائے اور آفتاب[۷] نکلنے سے پہلے

---

۱ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۱۶۴ بروایت عمرو بن زبیرؓ حدیث مسند امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی ۱۲ ۲ منتقی الاخبار مطبوعہ ایضاً ص ۱۹۱ بروایت عبد الرحمٰن بن عمرؓ حدیث مسند امام احمد ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ ۱۲ ۳ مشکوٰۃ باب الوقف لعرفہ فصل اول بروایت جابرؓ حدیث مسلم ۱۲

۴ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ایضاً۔

۵ مشکوٰۃ باب الدفع من عرفۃ فصل اول بروایت جابر ہشام بن عروۃ حدیث صحیحین ۱۲

۶ مشکوٰۃ باب قصۃ حجۃ الوداع فصل اول بروایت جابرؓ حدیث مسلم ۱۲

منیٰ کے لئے روانہ ہو سواری کو نہ دوڑائے آہستہ آہستہ چلائے اگر کہیں کشادہ جگہ ہو تو کچھ تیز کر دے اور جب بطن[۱] محسر[۲] میں پہنچے جو منیٰ کے پاس ایک وادی ہے جہاں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے تو یہاں بھی سواری کچھ تیز کر دے ۔ اگر[۳] صبح ہی بیوی بچوں کو منیٰ روانہ کر دے تو جائز ہے تاکہ منیٰ میں جا کر ہجوم کے ڈر سے آفتاب نکلنے سے پہلے ہی عورتیں کنکریاں مار لیں اور راستے ہی سے سات کنکریاں چن لیں (کچھ لوگ سب دنوں کے لئے وہیں سے کنکریاں چن لیتے ہیں) اور[۴] درمیانی راستہ سے چل کر جمرہ عقبہ پر (جو مکہ کی طرف ہے) آئے اور آفتاب[۵] نکلنے کے بعد وہی سات کنکریاں مارے ایسے کی منیٰ اس کے دائیں طرف اور کعبہ بائیں طرف ہو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے اور یہ دعا[۶] پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ۔ یعنی اے اللہ اس حج کو مقبول اور گناہوں کی بخشش بنا دے ۔ اب[۷] لبیک کہنا چھوڑ دے اور اس کے بجائے ایام منیٰ[۸] میں تکبیر کہا کرے اس[۹] دن اور جمرات کو کنکریاں نہ مارے ۔ پھر[۱۰] (مسجد خیف) میں آ کر عید کا خطبہ سنے اور اس[۱۱] کے بعد قربانی کرے[۱۲] ۔ قربانی اگر بکری ہو تو دو سال کی بے عیب اور[۱۳] دنبہ ہو تو ایک سال کا اور اونٹ ہو تو پانچ سالہ ہونا چاہیئے ۔ اونٹ اور گائے میں سات آدمیوں کی شرکت ہو سکتی ہے ۔ قربانی کی کھال اور جھول قصاب کو اجرت میں نہ دے بلکہ صدقہ کر دے ۔

۱؎ مشکوٰۃ باب الدفع من عرفۃ فصل ایضاً بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری و مسلم ۱۲

۲؎ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص ۱۶۲ بروایت جابرؓ حدیث ابوداؤد ۔

۳؎ مشکوٰۃ باب الدفع من عرفۃ فصل اول بروایت فضلؓ ابن عباسؓ حدیث مسلم

۴؎ مشکوٰۃ باب قصۃ حجۃ الوداع فصل اول بروایت جابر حدیث مسلم ۱۲

۵؎ مشکوٰۃ باب رمی الجمار فصل اول بروایت عبداللہ بن مسعودؓ حدیث مسلم

۶؎ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۱۶۶ بروایت ابن مسعود حدیث مسند امام احمد ۱۲

۷؎ مشکوٰۃ باب الدفع من عرفۃ بعرفۃ حدیث اسامہ بن زید بروایت صحیحین ۱۲

۸؎ بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۳۲

۹؎ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۱۶۷ بروایت ھرماس بن زیاد حدیث مسند امام احمد و ابوداؤد ۱۲ ۱۰؎ مشکوٰۃ باب حجۃ الوداع فصل اول بروایت جابرؓ حدیث مسلم ۱۲

۱۱؎ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۱ بروایت حضرت جابرؓ حدیث جماعت سوائے بخاری و ترمذی ۱۲ ۱۲؎ مشکوٰۃ باب الہدی بروایت جابرؓ حدیث مسلم ۔

۱۳؎ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت حضرت علیؓ حدیث بخاری و مسلم ۔

پھر سر منڈائے[1] یا بال کترائے۔ لیکن عورتیں[2] صرف بال ہی کتروائیں۔ اس کے بعد سوائے ہمبستری کے جو طواف[3] زیارت کے بعد جائز ہے وہ سب چیزیں جائز ہیں جو حالتِ احرام میں ناجائز تھیں۔ پھر طواف[4] زیارت (جس کو طواف فرض اور طواف صدر بھی کہتے ہیں) اور ایک اہم رکن ہے) کے لئے کعبہ جائے اور بدستور سابق طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرے اور آب زمزم پئے۔ جمرۂ[5] عقبہ کو کنکریاں مارنے سے پہلے جس نے سر منڈا دیا یا قربانی کرلیا یا کعبہ چلا گیا تو اُس پر کچھ مضائقہ نہیں (لیکن مذکورہ ترتیب[6] ہی سنت ہے) پھر اس دن منیٰ آئے اور تین دن رہے اور ہر دن زوال آفتاب کے بعد تینوں جمروں کو کنکریاں مارے۔ جمرۂ اول کو کنکریاں مارنے کے بعد ہموار مکان میں کھڑا ہو کر ہاتھ اٹھا کر بجاجت کے ساتھ اللہ تعالیٰ[7] سے دعائیں کرے۔ ایسے ہی دوسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد کرے پھر تیسرے جمرے کو کنکریاں مار کر کھڑا نہ ہو پھر تیرہ ذی الحجہ کو مکہ آئے اور جبتک چاہے مکہ میں رہے۔ جب گھر یا مدینہ جانے کا ارادہ ہو تو ایک طواف اور کرے (جسے طواف وداع کہتے ہیں) لیکن عورت کے لئے حالتِ حیض میں یہ طواف معاف ہے اس طواف میں صفا و مروہ کی سعی اور اکڑ کر چلنا نہیں ہے (یہ حج تمتع کا بیان تھا) اگر حج افراد کر رہا ہے تو بدستور احرام باندھنے کی جگہ سے حج کا احرام باندھے اور لبیک بالجہر پکارے مکہ[8] میں پہونچنے پر بدستور طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر حلال نہ ہو۔ آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ جائے اور عرفات سے فراغت کے بعد دسویں ذی الحجہ کو مکہ میں طواف زیارت کرے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الحلق فصل اول بروایت انس حدیث صحیحین

[2] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت ابن عباسؓ حدیث ابوداؤد و دارمی۔

[3] باب الخطبہ یوم النحر مشکوٰۃ فصل ثانی بروایت حضرت عائشہ حدیث شرح السنہ

[4] مشکوٰۃ باب قصہ حجۃ الوداع فصل ایضاً بروایت ابن عمرؓ حدیث صحیحین

[5] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت جابرؓ۔

[6] مشکوٰۃ مطبوعہ احمدی ص ۵۲ بروایت عبداللہ بن عمرؓ حدیث بخاری

[7] مشکوٰۃ باب الحلق فصل اول بروایت ابن عمرؓ حدیث مسلم

[8] مشکوٰۃ باب الخطبہ یوم النحر فصل اول حدیث بخاری و مسلم

اور اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان دوڑے۔ اس میں فرق یہی ہے کہ حج سے فراغت کے بعد عمرہ بھی کرے اور تمتع میں پہلے عمرہ سے فراغت کے بعد حلال ہو جائے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو حج کے لئے نیا احرام باندھے اور قران[1] میں دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یہاں تک کہ دونوں ادا کر کے حلال ہو۔

ارکان حج

حج[2] کے تین رکن ہیں اول میقات سے احرام باندھنا دوسرے عرفات میں ٹھہرنا جو دسویں[3] ذی الحجہ کی فجر صادق سے پہلے ہونا چاہیئے۔ خواہ ایک ہی ساعت کیوں نہ ہو۔ تیسرے طواف زیارت۔ جمہور علماء نے صفا و مروہ کی سعی کو بھی رکن قرار دیا ہے۔ اگر ان ارکان[4] میں سے ایک رکن بھی چھوٹ جائے تو حج نہیں ہوگا۔

حرم مدینہ کی فضیلت

مدینہ[5] بھی حرم ہے جیسے مکہ حرم ہے اور مدینہ کا بھی وہی احترام ہونا چاہیئے جیسا مکہ کا چاہیئے۔ مدینہ میں لڑنے کے لئے ہتھیار اٹھانا اور کسی کی خونریزی کرنا۔ شکار کرنا درختوں کے پتے جھاڑنا درست نہیں ہے۔ البتہ چارے کے لئے پتے جھاڑنا جائز ہے۔

مدینہ کے غلوں کی برکت

مدینہ[6] کے غلوں میں دوگنا برکت ہے۔ مدینہ[7] کا ایک سیر غلہ جتنے اشخاص کو کفایت

---

[1] روضۃ الندیہ مطبوعہ لکھنؤ ص۱۰۷ [2] شرح صحیح مسلم مطبوعہ نولکشور ص۳۷۲ ج۱ ۱۲

[3] شرح صحیح مسلم ج۱

[4] شرح صحیح ص۳۹۹ ج۱ [5] مشکوٰۃ باب حرم مدینہ بروایت علیؓ ابو سعیدؓ و ابو ہریرہؓ

[5] وجابرؓ۔ یعنی احرام کھول ڈالے ۱۲ع [4] احناف کے نزدیک یہ حکم نہیں ہے محمد حبیب الحلیم فرنگی محلی ۱۲

[6] مشکوٰۃ باب رفصل ایضاً بروایت حضرت علیؓ حدیث صحیحین ۱۲

[7] مشکوٰۃ باب رفصل ایضاً بروایت ابو ہریرہؓ حدیث مسلم ۱۲

کرتا ہے مکہ کا ایک سیر غلہ اتنے کو کفایت نہیں کرتا مدینہ[۶] کے صاع[ح] اور مد میں برکت ہے۔
صاع ایک پیمانہ ہے جو ۲ پاؤ کلو ہوتا ہے اور مد اس کا چوتھائی ہوتا ہے

بیت اللہ میں عبادت کی فضیلت

جو شخص[۷] خانہ کعبہ میں رمضان کا روزہ رکھے اور جس قدر ہو سکے رات کا قیام کرے اسے اللہ تعالیٰ لاکھ مہینوں کے روزوں کا ثواب دیتا ہے۔ بیت[۸] اللہ میں ایک نماز کا ثواب پچپن برس چھ ماہ بیس رات کی نمازوں کے ثواب کے برابر ہے اور ۵ نمازوں[۹] کا ثواب دو سو ستر سال ۹ ماہ دس رات کی عمر کی نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

مسجد نبوی میں عبادت کی فضیلت

مسجد[۱۰] نبوی میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ۲۸ برس کی نمازوں کے ثواب کے برابر ہے

وج کی فضیلت

وج[۱۱] جو طائف کا ایک جنگل ہے وہ بھی حرم ہے وہاں شکار کرنے اور درخت کاٹنے کی ممانعت[۱۲] ہے۔

طواف کعبہ کا ثواب

جو شخص[۱۳] سات دن کعبہ کا طواف کرے اور اس ہفتہ لغو باتوں سے پرہیز کرے اسے اللہ تعالیٰ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے۔ مسجد[۱۴] الحرام پر شب و روز میں ۱۲۰ رحمت

۱؎ مشکوٰۃ باب حرم مکہ فصل اول بروایت انس حدیث بخاری و مسلم ۲؎ مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت حضرت عائشہ حدیث صحیحین ۱۲ ۳؎ رحلۃ الصدیق مطبوعہ علوی ص۱۳ بروایت ابن عباس ۱۲

۴؎ مشکوٰۃ باب المساجد فصل اول بروایت ابو ہریرہ حدیث صحیحین ۱۲

۵؎ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثانی بروایت ابو ذر حدیث ابن ماجہ

۶؎ مشکوٰۃ باب حرم مدینہ فصل ثانی بروایت حضرت زبیر حدیث ابو داؤد ۱۲

۷؎ رحلۃ الصدیق مطبوعہ علوی لکھنؤ ص۱۳ بروایت حضرت ابن عباس حدیث طبرانی و حاکم ۱۲

۸؎ رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضًا بروایت ابن عمر حدیث ابن خزیمہ ۱۲ ؏ احناف کے نزدیک یہ حکم نہیں ہے
محمد حبیب الحلیم فرنگی محلی

نازل ہوتی ہے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس نماز پڑھنے والوں اور بیس دیکھنے والوں کے لئے۔ جس[1] نے طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اس نے گویا ایک غلام آزاد کیا۔ ایک[2] ہفتہ کے طواف میں ہر قدم رکھنے اور اٹھانے پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ جو بیت[3] اللہ کا پچاس بار طواف کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا تھا۔

صفا ومروہ کے درمیان دوڑنے کا ثواب

صفا[4] ومروہ کے درمیان دوڑنے سے ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جو شخص[5] صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے گا اللہ تعالیٰ پل صراط پر اس کا قدم پھسلنے سے بچائیگا۔

حجر اسود کو بوسہ دینے کا ثواب

جس[6] نے حجر اسود کو بوسہ دیا ہوگا قیامت کے روز حجر اسود اللہ کے سامنے اس کے ایمان کا شاہد ہوگا۔ حجر اسود[7] اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ جس[8] نے حجر اسود کا بوسہ لیا ہوگا حجر اسود قیامت کے روز اس کی شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول ہوگی۔

---

[1] مشکوٰۃ باب دخول مکہ والطواف فصل ثانی بروایت عبید بن عمرؓ حدیث ترمذی ۱۲
[2] ترمذی مطبوعہ نولکشور ص۱۰۳ بروایت حضرت انسؓ
[3] رحلۃ الصدیق مطبوعہ علوی لکھنؤ ص۱۳ بروایت ابن عباسؓ حدیث ابن حبان
[4] رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضاً ص۱۳ بروایت ابن عمرؓ حدیث طبرانی ۱۲
[5] رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضاً بروایت ابن عمرؓ ۱۲
[6] مشکوٰۃ باب دخول مکہ والطواف فصل ثانی بروایت ابن عباسؓ حدیث ترمذی ابن ماجہ دارمی
[7] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت عبید بن عمرؓ حدیث ترمذی ۱۲
[8] رحلۃ الصدیق مطبوعہ علوی ص۱۴ بروایت ابن عباسؓ۔

رکن یمانی کے پاس دعا

رکن[1] یمانی پر ستر فرشتے مامور ہیں جو شخص اس کے پاس یہ دعا پڑھتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ یعنی اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں بخشش اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

ملتزم کے پاس دعا سے شفا حاصل ہوتی ہے

ملتزم[2] کے پاس کوئی بھی بیمار دعا کرے تو اسے اللہ تعالیٰ بیماری سے شفا دیتا ہے۔

زمزم پینے کی فضیلت

زمزم[3] کا پانی دنیا کے سبھی کنوؤں کے پانی سے بہتر ہے زمزم[4] کا پانی جس ارادے سے پیا جائے اللہ تعالیٰ وہ ارادہ پورا کر دیتا ہے اگر صحت کے لئے پیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو شفا دیتا ہے اور اللہ کی پناہ چاہنے کے لئے پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی پناہ دیتا ہے اور اگر پیاس دور کرنے کے لئے پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پیاس دور کر دیتا ہے زمزم[5] کا پانی پیتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ یعنی اے اللہ میں تجھ سے مفید علم اور کشادہ رزق اور

---

[1] مشکوٰۃ باب دخول مکہ والطواف فصل ثالث بروایت ابوہریرۃؓ حدیث ابن ماجہ

[2] رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضاً ص بروایت ابن عباس حدیث طبرانی

[3] رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضاً ص بروایت ابن عباسؓ حدیث ابن حبان ۱۲

[4] رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضاً ص۱۴ بروایت ابن عباسؓ حدیث قرشی ۱۲

[5] رحلۃ الصدیق مطبوعہ علوی پریس لکھنؤ ص۱۵ بروایت ابن عباسؓ حدیث حاکم و دارقطنی

ہر بیماری سے شفا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ نے زمزم کے پانی میں یہ برکت رکھی ہے کہ اگر بھوکا اسے بھوک دور کرنے کے پیئے تو اس کی بھوک دور ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو تحفہ دینا چاہتے تو زمزم کا پانی تحفہ میں دیتے تھے مومن اور منافق میں یہ فرق ہے کہ منافق زمزم کا پانی پیٹ بھر نہیں پی سکتے اور مومن بھر پیٹ پی لیتا ہے۔ زمزم کا پانی پیتے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔

جس پر حج فرض ہو جائے اسے جلدی کرنی چاہیئے

کسی پر حج فرض ہو جائے تو اسے جلدی کرنی چاہیئے اس لئے کہ کبھی بیمار ہو سکتا ہے یا اسے کوئی حاجت پیش آ سکتی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ اپنے ملک میں کچھ لوگوں کو بھیجوں تا کہ جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے ان پر جزیہ لگا دوں اسلئے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

حج کی نذر کا حکم

جس نے حج کی نذر مانی ہو اور نذر ادا کرنے سے پہلے انتقال کر جائے تو اس کی طرف سے اس کے وارث کو حج ادا کرنا لازم ہے۔

قریبی رشتے دار کا قریبی رشتے دار کی طرف سے حج

جس شخص کو حج کرنے کی طاقت نہ ہو اس کی طرف سے اس کا قرابتدار حج کرے تو

لہ مسلم مطبوعہ احمدی دھلی ص۲۹۶ ج۲ بروایت ابوذرؓ ۱۲
ٹہ رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضا ص۱۵ بروایت ابن عباسؓ حدیث مسند دمیاطی ۱۲
سہ حوالہ مذکور بروایت محمد بن عبد الرحمن بن ابو بکرؓ حدیث دارقطنی
ٹہ حصن حصین مطبوعہ اسدی لکھنؤ ص۲۳ بروایت ابن عباسؓ حدیث حاکم ۱۲
ھہ رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضاً ص۲۳ بروایت ابن عباسؓ حدیث مسند امام احمد ۱۲
ٹہ رحلۃ الصدیق مطبوعہ ایضاً ص۲۴ بروایت حضرت عمرؓ حدیث سعید بن منصور ۱۲
ٹہ مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل اول بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲
ٹہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابن عباسؓ حدیث صحیحین

جائز ہے۔

حج کا ثواب

حاجیوں[1] کے اونٹوں کے ایک ایک قدم اٹھانے پر اللہ تعالیٰ ایک ایک نیکی لکھتا اور ایک ایک برائی معاف کرتا ہے اور ایک ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ حج[2] اور عمرہ ادا کرنیوالے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں اگر اللہ سے دعاء کرتے ہیں تو قبول فرماتا ہے اور بخشش چاہتے ہیں تو بخش دیتا ہے۔ جو[3] حج ادا کرنے میں اپنا مال صرف کرتا ہے اسے ایک درہم لگانے پر سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے۔

حرام مال سے حج قبول نہیں ہوتا

جو مال[4] حرام سے حج کرتا ہے اس کا حج قبول نہیں ہوتا۔ جو حرام مال سے حج کرتا ہے جب لبیک پکارتا ہے معنی یہ کہ میں حاضر ہوں تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا لَبَّيْكَ تو حاضر نہیں ہوا۔ تیرا مال حرام کمائی کا ہے تیری سواری حرام کمائی کی ہے تیرا کپڑا حرام کمائی کا ہے اپنے گناہوں کے ساتھ جا تیرا گناہ معاف نہیں ہوا۔

حج اور عمرہ کے متفرق مسائل

حج کرنے[5] کی نیت توڑ کر عمرہ کی نیت کر لینی جائز ہے یعنی اگر کسی نے حج افراد کی نیت کی ہو اور وہ اسے توڑ کر عمرہ کی نیت کرلے تو جائز ہے۔ حج[6] کو جاتے ہوئے نیکوں کا

ا۔ رحلة الصدیق مطبوعہ علوی لکھنؤ ص۱۱ بروایت ابن عمرؓ حدیث بیہقی ۱۲

۲۔ مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل ثالث بروایت ابوہریرہؓ حدیث ابن ماجہ ۱۲

۳۔ حدیث رحلة الصدیق مطبوعہ علوی لکھنؤ ص۱۵

۴۔ رحلة الصدیق مطبوعہ علوی لکھنؤ ص۱۵ بروایت حضرت عمرؓ حدیث مسند دیلمی ۱۲

۵۔ مشکوٰۃ باب حجة الوداع فصل ثالث بروایت عطاءؒ حدیث مسلم

۶۔ حدیث رحلة الصدیق مطبوعہ علوی ص۱۸

ساتھ کرنے کی کوشش کرے۔ عمرہ جب چاہے کرسکتا ہے۔ حج یا عمرہ کے سفر سے واپس ہو تو ہر بلند زمین پر تین بار اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ یعنی اللہ واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم واپس ہونے والے، توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اپنی رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے سب کافروں کو شکست دیدی۔

نکاح کی فضیلت

نکاح[۳] کرنا گناہ سے بچنے کا سبب ہے۔ دنیا کا[۴] بہتر فائدہ نیک عورت ہے۔ جو زنا[۵] سے بچنے کے لئے نکاح کرتا ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔ نکاح[۶] نہ کرنے سے زمین میں فتنہ وفساد پھیلتا ہے۔ شوہر[۷] اور بیوی میں جس قدر محبت ہوتی ہے کسی اور میں نہیں ہوتی نکاح[۸] آدھا ایمان ہے۔

---

۱ نیل الاوطار مطبوعہ مصر ص۱۸۲ ج۴ بروایت حضرت علیؓ۔ حدیث مسند امام شافعیؒ

۲ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دھلی ص۱۰ بروایت ابن عمرؓ حدیث صحیحین ۱۲

۳ مشکوٰۃ کتاب النکاح فصل اول بروایت عبداللہ بن مسعودؓ حدیث بخاری ومسلم۔

۴ مشکوٰۃ کتاب النکاح فصل ثانی بروایت ابوھریرہؓ حدیث ترمذی ونسائی وابن ماجہ۔

۵ مشکوٰۃ کتاب النکاح فصل ثانی بروایت عبداللہ بن عمرؓ حدیث مسلم

۶ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابوھریرہؓ حدیث ترمذی۔

۷ مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل ثالث بروایت ابن عباسؓ حدیث ابن ماجہ ۱۲

۸ مشکوٰۃ کتاب وفصل ایضاً بروایت حضرت انسؓ حدیث شعب الایمان

مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔ باکرہ[1] عورت سے نکاح کرنا افضل ہے۔ مال و[2] جمال اور حسب و نسب کا خیال نہ کرے بلکہ دیندار عورت سے نکاح کرے۔ جس عورت[3] کے زیادہ اولاد ہو اس سے نکاح کرنا افضل ہے۔ مسلمان کے لئے نیک عورت سے بڑھ کر فائدے کی کوئی[4] چیز نہیں ہے۔ جس نکاح میں تھوڑا خرچ ہو اسمیں زیادہ برکت ہوتی ہے۔ جس[5] عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کو دیکھ لے اس لئے کہ دیکھنے سے محبت ہوتی ہے۔

ستر کا حکم

مرد[6] کو مرد کا ستر دیکھنا اور عورت کو عورت کا ستر دیکھنا اور مرد کو مرد کے ساتھ (ننگے ہو کر) ایک کپڑے میں سونا اور عورت کا عورت کے ساتھ (ننگے ہو کر) سونا جائز نہیں ہے۔ غیر محرم[7] کا کسی عورت کے پاس (اکیلے) رات میں رہنا ناجائز ہے۔ اچانک[8] کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو گناہ نہیں لیکن قصداً دوبارہ دیکھنے کی ممانعت ہے۔ جسے[9] کسی کی عورت اچھی لگے وہ اپنی بیوی سے صحبت کرلے۔ جب[10] اپنی لونڈی کا نکاح کر دیا تو پھر اس کا ستر دیکھنا جائز نہیں۔ بے ضرورت[11] ننگے ہونا جائز نہیں۔ عورت[12] اندھے سے ایسے ہی پردہ کرے جیسے بینا سے کرتی ہے۔ اجنبی عورت[13] کے ساتھ اکیلے ہونا جائز نہیں۔ غلام[14] سے پردہ نہیں۔ عورت کو ہجڑے سے پردہ کرنا چاہیے۔

۱؎ مشکوٰۃ کتاب وفصل ایضاً بروایت سعد بن وقاصؓ حدیث صحیحین۔
۲؎ مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل ثالث بروایت معقل بن یسارؓ حدیث ابوداؤد و نسائی۔
۳؎ مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل ثالث بروایت انسؓ حدیث ابن ماجہ۔
۴؎ مشکوٰۃ کتاب وفصل ایضاً بروایت حضرت عائشہؓ حدیث شعب الایمان ۱۲۔
۵؎ مشکوٰۃ کتاب النظر الی المخطوبہ فصل ثانی بروایت مغیرہ بن شعبہ حدیث مسند امام احمد، نسائی، ابن ماجہ دارمی
۶؎ مشکوٰۃ کتاب وفصل ایضاً بروایت ابوسعیدؓ حدیث مسلم ۱۲
۷؎ مشکوٰۃ کتاب وفصل دروایت ایضاً۔
۸؎ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت بریدہؓ حدیث احمد، ابوداؤد، ترمذی، دارمی۔
۹؎ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابن مسعودؓ حدیث دارمی ۱۲
۱۰؎ مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوبۃ فصل ایضاً بروایت عمرو بن شعیبؓ حدیث ابوداؤد۔
۱۱؎ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابن عمرؓ حدیث ترمذی۔
۱۲؎ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ام سلمہؓ حدیث مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد۔
۱۳؎ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت حضرت عمرؓ حدیث ترمذی۔

ستر[۱] قصداً دیکھنے اور دکھانے والے دونوں ملعون ہیں۔

نکاح کے وقت عورت کی اجازت کا حکم

عورت[۲] بیوہ ہو یا باکرہ نکاح کے وقت اس کی اجازت لینی ضروری ہے اور باکرہ کی اجازت اس کا چپ رہنا ہے۔ جس عورت[۳] کا نکاح اس کے باپ نے اس کی اجازت کے بغیر کر دیا ہو اور وہ راضی نہ ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے اس نکاح میں رہے یا نہ رہے۔

ولی کے بغیر عورت کا نکاح درست نہیں۔ جو نکاح عورت کے ولی کی اجازت کے بغیر ہو جائے اور شوہر اس سے صحبت کرلے تو اسے مہر (مثل) دینا ہے۔ جس عورت[۶] کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی مسلمان بادشاہ ہے۔ گواہوں[۷] کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔ اگر کنواری[۸] بالغ عورت اپنا نکاح کرانے سے انکار کرے تو اس پر جبر نہیں۔ اگر کسی[۹] عورت کا نکاح اس کے ایک ولی نے ایک شخص سے اور دوسرے نے دوسرے سے کر دیا تو وہ پہلے کی ہوگی۔ غلام کا نکاح اپنے مالک کے اجازت کے بغیر درست نہیں۔ عورت[۱۰] کے لئے عورت کا نکاح کرنا جائز نہیں۔ اگر ولی[۱۱] عورت کو نکاح کرنے سے روکے یا ولی کافر ہو تو ولی بادشاہ ہو سکتا ہے۔ اور[۱۲] عورت و مرد دونوں کا اپنا نکاح کرانے کے لئے دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہے، نابالغہ[۱۳] کا نکاح ولی اس کی اجازت کے بغیر کردے تو جائز ہے۔

---

۱ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت انسؓ حدیث ابوداؤد ۲ مشکوٰۃ بروایت ام سلمہؓ حدیث مسند امام احمد ترمذی ابوداؤد ۳ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت حسنؓ حدیث شعب الایمان۔

۴ مشکوٰۃ باب الولی فصل اول بروایت ابوھریرہؓ حدیث صحیحین ۱۲

۵ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت ابن عباسؓ حدیث ابوداؤد ۱۲

۶ مشکوٰۃ باب الولی بروایت حضرت عائشہؓ حدیث مسند امام احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی

۷ مشکوٰۃ باب ایضاً بروایت ابن عباسؓ حدیث ترمذی۔

۸ مشکوٰۃ باب ایضاً بروایت ابوھریرہؓ حدیث ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔

۹ مشکوٰۃ باب الولی ایضاً بروایت جابرؓ حدیث ترمذی، ابوداؤد، دارمی۔

۱۰ مشکوٰۃ باب اول۔

۱۱ مشکوٰۃ باب فصل ایضاً ثالث بروایت ابوھریرہؓ حدیث ابن ماجہ ۱۲

۱۲ روضۃ الندیہ شرح درالبہیہ مطبوعہ علوی ص ۱۲۷ ۱۲

۱۳ روضۃ الندیہ شرح درالبہیہ مطبوعہ ایضاً ص ۱۲ ۱۲

نکاح کا پیغام

ایک[1] شخص کے نکاح کے پیغام پر پیغام دینا جائز نہیں عدت[2] کو جو شخص شادی کرنا چاہتا ہے خود پیغام دے تو جائز ہے۔ چھوٹی لڑکی کیلئے[3] پیغام اس کے ولی کو دینا چاہیئے۔ عدت میں عورت[4] کو پیغام دینا ناجائز ہے۔ یعنی بیاہی ہوئی کو۔ دیندار[5] اور خوش خلق پیغام دے تو اس کے ساتھ شادی کر دینا چاہیئے۔

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے

اللہ[6] تعالیٰ نے قرآن جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام قرار دیا ہے وہ یہ ہیں۔ سوتیلی ماں، سگی ماں۔ بیٹی، بہن، خالہ، پھوپھی، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، ساس بیوی کی بیٹی جو پہلے خاوند سے ہو۔ اور سگے بیٹے کی بیوی۔ اور ایک ساتھ دو بہنیں اور دودھ پینا نسب کے مانند ہے اور بیوی[7] اور اس کی پھوپھی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا اور ایسے ہی[8] بیوی اور اس کی خالہ کو بیک وقت نکاح میں رکھنا ناجائز ہے۔ جیسے[9] یہ علم ہو جائے کہ اس کی بیوی کو جذام یا برص یا جنون ہے یا اس کی شرمگاہ میں بیماری ہے تو اس سے نکاح توڑنا گناہ نہیں۔ شوہر[10] اور بیوی میں سے اگر ایک مسلمان ہو جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور عدت کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر سکتی ہے۔ جو عورت[11]

ع عدت یعنی وہ شادی شدہ عورت جس کا شوہر انتقال کر جائے یا اسے طلاق دیدے عدت کے بعد اس سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہو اور خود پیغام دے تو جائز ہے۔

[1] مشکوٰۃ باب الولی فصل اول بروایت حضرت عائشہؓ حدیث مسلم ۱۲
[2] منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص۳ بروایت ابن عقبہ بن عامرؓ حدیث مسند امام احمد ومسلم
[3] کتاب وصایضاً بروایت ام سلمہؓ حدیث مسلم ۱۲
[4] کتاب وصایضاً مذکورہ بروایت حضرت عمرؓ حدیث بخاری ۱۲
[5] و بروایت فاطمہ بنت قیسؓ حدیث روضۃ الندیہ شرح دار البہیہ ص۱۲۵
[6] مشکوٰۃ کتاب النکاح بروایت ابوہریرہؓ حدیث ترمذی۔
[7] یہ مضامین سورۃ نساء میں ہیں ۱۲
[8] مشکوٰۃ باب المحرم فصل اول بروایت حضرت عائشہؓ حدیث بخاری ۱۲
[9] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابوہریرہؓ حدیث صحیحین ۱۲
[10] روضۃ الندیہ شرح دار البہیہ ص۱۲۳ بروایت کعب بن زید
[11] روضۃ الندیہ ص۱۲۵ بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری ۱۲

مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح سے پہلے اس کا شوہر بھی مسلمان ہو جائے تو ان کو نئے عقد کی ضرورت نہیں۔ کوئی[1] عورت مسلمان ہو کر اپنے شوہر کے اسلام کو جانتے ہوئے کسی اور سے عقد کرلے تو حاکم اس کا نکاح توڑ کر اس کے پہلے شوہر کو دلا سکتا ہے۔ نکاح[2] کے لئے دیندار عورت تلاش کرنی چاہیئے۔ مسلمان[3] کا عقد مشرکہ عورت سے اور مسلمان عورت کا مشرک سے جائز نہیں۔ اچھا یہ ہے کہ مومن لونڈی سے شادی کرے۔ لیکن مشرکہ عورت سے نہ کرے ایسے ہی مومن عورت کا غلام سے شادی کر لینا مشرک سے شادی کرنے سے بہتر ہے۔ مسلمانوں[4] کا پاکدامن یہودی اور عیسائی عورت سے شادی کرنا جائز ہے رسول[5] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے متعہ کو حرام قرار دے دیا۔ متعہ یہ ہے کہ کسی عورت سے کچھ معین اجرت پر معین مدت تک کے لئے شادی کرلے۔ حلالہ[6] حرام ہے یعنی مطلقہ کا نکاح طلاق کے ارادے سے دوسرے شخص سے کرانے کے بعد اپنی زوجیت میں واپس لانا اور نکاح[7] شغار بھی حرام ہے یعنی کسی کی بیٹی یا بہن سے اس شرط پر نکاح کرنا کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کرے گا۔ نیک[9] شخص کا زناکار عورت سے نکاح کرنا حرام ہے اور ایسے ہی نیک عورت کا زناکار شخص سے۔

مسجد میں نکاح کی مسنونیت اور خطبہ و ایجاب و قبول[10]

مسجد میں نکاح سنت ہے پہلے خطبہ پڑھنا چاہیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ

---

[1] روضۃ الندیہ صفحہ ایضاً بروایت ابن عباس ۲ مشکوٰۃ باب المحرمات فصل ثالث بروایت ابن عباسؓ حدیث ابوداؤد ۱۲ [3] مشکوٰۃ باب النکاح فصل اول بروایت صحیحین و ابوداؤد

[3] قرآن پ ۲ سیقول ۱۲

[4] سورہ مائدہ رکوع ۱ ۱۲

[5] منتقی مطبوعہ فاروقی ص ۲۲۳ حدیث مسند امام احمد و مسلم ۱۲

[6] روضۃ الندیہ مطبوعہ علوی ص ۱۲۵ بروایت ابن مسعود حدیث مسند امام احمد، نسائی، ترمذی

[8] منتقی مطبوعہ مصر ص ۲۲۳ بروایت عبدالرحمن بن ہرمزؒ حدیث مسند امام احمد و ابوداؤد ۱۲

[9] قرآن سورہ نور رکوع ۱

[10] مشکوٰۃ باب اعلان النکاح بروایت حضرت عائشہؓ حدیث ترمذی ۱۲

سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا
یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا
زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ
بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ
یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ہ

یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے ہم اس کی حمد کرتے اور اس سے مدد چاہتے اور اس سے بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اللہ جسے ہدایت دیدے اسے کوئی بے راہ نہیں کر سکتا اور جسے بے راہ کر دے کوئی اسے ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا جس کا کوئی شریک نہیں کوئی معبود نہیں ہے اور اقرار کرتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اس نے حق کے ساتھ ڈرانے اور بشارت دینے کے لئے قیامت سے پہلے بھیجا جس نے خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کیا ہدایت پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنے ہی کو ضرر پہونچاتا ہے اللہ کو کوئی ضرر نہیں دیتا۔ اے انسانو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے ان کا جوڑا پیدا کیا اور دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر آپس میں سوال کرتے ہو اور رشتے کو توڑنے سے۔ بیشک اللہ تم پر پاسبان ہے۔ اے مومنو! اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنا چاہیئے اور مسلمان ہو کر ہی انتقال کرو۔ اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کرو تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہاری گناہیں معاف کر دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی

ل حصن حصین مطبوعہ احمدی لکھنؤ ص۹۲ حدیث ابوداؤد ۱۲

فرمانبرداری کیا اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی[1]۔ اس خطبے کے بعد جس کا نکاح پڑھانا ہے سامنے بیٹھا کر یہ کہے کہ میں فلاں کے ساتھ فلانے کے اتنے مہر کے عوض تمہارا نکاح کر دیا تم نے قبول کیا[2] پھر جو لوگ مجلس میں موجود ہوں اس کو یہ دعا دیں۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ یعنی اللہ پاک تمہارے لئے اور تمہارے اندر اور تم پر برکت کرے اور بھلائی میں تم دونوں کو ایک رکھے[3] نکاح کے بعد چھوہارا لٹانے کی جو حدیث ہے وہ جھوٹی ہے۔ نکاح کے بعد جب بیوی آئے تو اس کی پیشانی پکڑ[4] کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ یعنی اے اللہ میں اس کی بھلائی اور جس بھلائی پر اسے پیدا کیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور جس پر اسے پیدا کیا ہے اس کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں[5] جب عورت سے صحبت کرنا ہو تو پردہ کرنا چاہیئے اور یہ دعا پڑھنی چاہیئے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اے اللہ ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو ہمیں اولاد دے اس سے شیطان کو دور رکھ۔

مہر کا حکم

مہر[6] معین کرنا اور اس کا ادا کرنا واجب ہے اور پہلے ادا کر[7] دینا سنّت ہے۔ بعد میں ادا کرنا بھی جائز ہے مہر جتنا بھی زیادہ[8] ہو جائز ہے۔ لیکن وسعت[9] سے زیادہ باندھنا

[1] منتقی الاخبار مطبوعہ دھلی ص۲۷۲ بروایت ابو ھریرۃؓ حدیث مسلم و امام احمد و ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ ۱۲ [2] نیل الاوطار جلد ۶ ص۱۰۰
[3] حصن حصین مطبوعہ احمدی لکھنؤی ص۹۶ بروایت عمرو بن العاصؓ حدیث ابوداؤد، نسائی و ابو یعلی
[4] منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دلی ص۲۳ بروایت عقبہ بن عبد اللہ السلمیؓ حدیث ابن ماجہ ۱۲
[5] منتقی الاخبار مطبوعہ ایضًا بروایت ابن عباسؓ حدیث مسند امام احمد، بخاری و مسلم، ابوداؤد و ابن ماجہ ترمذی [6] پارہ والمحصنٰت
[7] منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص۲۳ بروایت ابن عباسؓ حدیث ابوداؤد
[8] ایضًا منتقی الاخبار بروایت عائشہؓ حدیث ابوداؤد ۱۲
[9] سورۂ نسائی رکوع ۳
[10] مشکوٰۃ باب الصداق فصل ثانی بروایت۔

جائز نہیں۔ مہر[۱] میں لوہے کی انگوٹھی بھی جائز ہے۔ مہر[۲] میں ایک جوڑے جوتیاں بھی جائز ہیں۔ دو لپ[۳] ستوؤں اور کھجوروں کا مہر باندھنا بھی جائز ہے۔ حالت[۴] نکاح میں جس عورت کا مہر مقرر نہ ہوا ہو اور اس کا شوہر اس سے صحبت کرنے سے پہلے انتقال کر جائے تو اسے مہر مثل دینا ہے (یعنی اس عورت کے کنبے کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو) اگر کافر[۵] کسی مسلم عورت سے شادی کرنا چاہے اور وہ عورت مہر میں یہ چاہے کہ وہ اسلام لائے تو جائز ہے۔ اگر[۶] کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنا چاہے اور اس کا مہر اس کی آزادی کو بنائے تو درست ہے۔ تھوڑا[۷] مہر رکھنے میں زیادہ برکت ہے جو کسی عورت[۸] سے تھوڑے یا زیادہ مہر پر نکاح کرے اور اس کی نیت مہر ادا کرنے کی نہ ہو تو وہ زانی ہے نکاح کے وقت[۹] جس عورت کا مہر مقرر نہ ہوا ہو اور صحبت سے پہلے اس کا شوہر اسے طلاق دیدے تو شوہر پر مہر نہیں ہے اور اگر مہر مقرر کیا ہے اور صحبت سے پہلے طلاق دیدیا ہے تو نصف مہر دینا ہے۔

جوان لڑکے لڑکی کی جلد شادی کردینے کی تاکید

جس[۱۰] کی لڑکی بارہ برس کی ہو جائے اور اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے زنا ہو جائے تو اس کا گناہ باپ پر ہے[۱۱]۔ ایسے ہی بلوغت کے بعد لڑکے کی شادی نہ کرے اور اس سے

---

۱ دارمی مطبوعہ نظامی ص۲۸۳ بروایت سہل بن سعدؓ
۲ مشکوٰۃ الصداق فصل ثانی بروایت عامر بن حدیث ترمذی
۳ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت جابرؓ۔
۴ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت علقمہؒ حدیث ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی
۵ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث حدیث نسائی ۱۲
۶ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص۵ بروایت انسؓ حدیث مسند احمد نسائی، ابوداؤد وترمذی ۱۲ ۷ کتاب مذکور ص۲۲۶ بروایت انسؓ حدیث مسند امام احمد۔
۸ حدیث طبرانی
۹ قرآن پ۲ سیقول
۱۰ مشکوٰۃ باب اول فصل ثالث بروایت انس بن مالک وبروایت عمرؓ حدیث شعب الایمان
۱۱ مشکوٰۃ باب ایضاً حدیث ابوسعیدؓ بروایت شعب الایمان ۱۲
۱۲ مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوبۃ فصل ثالث بروایت ابن عباسؓ حدیث ابوداؤد ۱۲

زنا ہو تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔ کسی عورت کا نکاح خواہ باپ ہو یا بھائی کسی سے اس کی خواہش کے بغیر زبردستی نہیں کر سکتا۔

نکاح کا اعلان

نکاح[۱] میں دف بجانا اور ایسے گانے جو فحش نہ ہوں لڑکیوں کیلئے جائز ہیں۔

مباشرت کا بیان

کوئی[۲] اپنی بیوی سے جیسے بھی صحبت کرے جائز ہے لیکن[۳] عورت کی دبر میں صحبت کرنی حرام ہے۔ اپنی[۴] (آزاد) بیوی[۵] سے اس کی رضا سے عزل کرنا یعنی عورت کے ستر سے اپنا ستر باہر نکال کر منی (گرانا) جائز ہے۔ لیکن[۶] لونڈی سے اس کی اجازت کے بغیر بھی عزل جائز ہے۔ حالت[۷] حمل میں اور بچہ کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنی جائز ہے بیوی سے صحبت کرنے کی کیفیت کا دوسروں سے بیان کرنا جائز نہیں ہے[۸] ایسے ہی بیوی کا اپنے شوہر کی صحبت کے حال کو دوسری عورتوں سے بیان کرنے کی ممانعت[۹] ہے۔ شوہر[۱۰] اور بیوی کا مکان کے اندر ایک دوسرے کے ساتھ دوڑنا جائز ہے۔

---

۱ مشکوٰۃ باب اعلان النکاح فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری

۲ سورۃ بقرہ رکوع ۲۸

۳ منتقی مطبوعہ دھلی ص ۲۳۲ بروایت ابو ھریرۃؓ حدیث مسند امام احمد ترمذی وابوداؤد

۴ مشکوٰۃ باب المباشرۃ فصل اول بروایت ابوسعیدؓ حدیث صحیحین۔

۵ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت حضرت عمر بن الخطاب حدیث ابن ماجہ

۶ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول بروایت ابوسعید خدریؓ حدیث صحیحین

۷ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت جذامہ بنت وھبؓ حدیث مسلم ۱۲

۸ مشکوٰۃ باب المباشرۃ فصل اول بروایت ابوسعیدؓ حدیث مسلم ۱۲

۹ مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی بروایت حضرت عائشہؓ حدیث ابوداؤد

۱۰ مشکوٰۃ باب القسم فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث صحیحین ۱۲

عورتوں کی باری مقرر کرنا

کسی[1] کے کئی بیویاں ہوں تو اس کے لئے ان میں باری بنانا واجب ہے اور جو پہلی بیوی پر باکرہ سے شادی کرے تو اسے سات روز باکرہ کے ساتھ رہنے کے بعد باری مقرر کرنا ہے اور ثیبہ سے کرے تو ثیبہ کے پاس تین رات رہنے کے بعد باری بنائے عورت کے لئے اپنی باری[4] اپنی سوکن کو ہبہ کر دینا جائز ہے۔ بیوی کے اندر رات میں رہنے اور کھلانے، پہنانے میں عدل واجب ہے مگر محبت کی کمی زیادتی پر کوئی مواخذہ نہیں اگر کسی[2] کو ڈر ہو کہ ایک بیوی پر دوسری بیوی کر لینے پر دونوں کے درمیان عدل نہیں کر سکے گا تو اس کے لئے دوسری شادی کرنے کی ممانعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیویوں میں عدل نہیں کرے گا وہ قیامت کے روز ایسے آئیگا کہ اس کا آدھا دھڑ[3] جھکا ہوا ہوگا۔ جس[5] کے کئی بیویاں ہوں اسے سفر میں اپنے ساتھ لیجانے کے لئے قرعہ اندازی کرنی چاہیئے اور جس کے نام قرعہ نکلے اسے ساتھ لیجانا چاہیئے۔ جس کے کئی بیویاں[6] ہوں اور وہ بیمار ہو تو سب کی اجازت سے کسی ایک بیوی کے گھر میں اس کا رہنا جائز ہے۔ شوہر[7] کے لئے ایک بیوی کی باری کے دن کسی ضرورت سے دوسری کے ہاں جانا جائز ہے۔ جس کے کئی بیویاں ہوں وہ سفر سے واپس آئے تو جب تک ان میں باری نہ مقرر کرے تب تک کسی کے پاس رات میں نہ رہے۔

---

۱ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی

۲ سورۃ نساء رکوع ۱

۳ مشکوٰۃ باب القسم فصل ثانی بروایت ابوھریرہؓ حدیث ترمذی ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی

۴ مشکوٰۃ باب فصل اول بروایت حضرت عائشہؓ حدیث صحیحین۔

۵ مشکوٰۃ باب القسم فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری

۶ مشکوٰۃ باب النکاح فصل اول عہ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دلی ص۲۴۲ بروایت ابوہریرہ حدیث مسند امام احمد

۷ منتقی ص۲۲۳ بروایت جابرؓ حدیث مسلم۔

ولیمہ

ولیمہ[1] کرنا واجب ہے جس[2] ولیمہ میں محض دولتمند بلائے جائیں غریب نہ بلائے جائیں وہ کھانا بہت برا ہے۔ جو ولیمہ[3] کی دعوت نہ قبول کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ لیکن[4] جس نے فخر کے ارادے سے ولیمہ کیا ہو یا وہ فاسق ہو اس کی دعوت ولیمہ قبول کرنا درست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت[5] ولیمہ میں گوشت روٹی[6] کھلایا ہے اور ایک بار مالیدہ اور ستو کھلائے ہیں۔ رسول[7] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بغیر دعوت ولیمہ میں گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ دو[8] شخص نے دعوت ولیمہ دی ہو تو اس کا کھانا کھائے جس نے پہلے دعوت دی ہو اور دونوں نے ساتھ دعوت دی ہو تو جس کا مکان قریب ہو اس کے ہاں کھائے۔ دعوت[9] ولیمہ دینے والا اگر یہ کہدے کہ فلاں اور فلاں کو دعوت دیدو اور جو تمہیں ملے اسے بھی دعوت دیدو تو جن کو دعوت دیدے ان کا کھانا[10] جائز ہے شادی[11] میں عورتوں اور بچوں کا جانا جائز ہے۔ ولیمہ میں جس کے یہاں کوئی بدعت یا برا کام ہو اس کا کھانا نہیں کھانا چاہئیے۔ جس عورت کی شادی ہوئی ہے وہ ولیمہ کا کھانا خود پکا کر کھلائے تو جائز ہے۔ اور روزہ[12] دار کو بھی ولیمہ کی دعوت قبول کرنی چاہئیے۔ اور وہاں جا کر کھانا نہ کھائے بلکہ صاحب دعوت کے لئے دعا کرے اور اس سے معذرت کردے کہ میں روزہ دار ہوں۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الولیمہ فصل اول بروایت انس رضی اللہ عنہ حدیث مسلم ۱۲

[2] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حدیث صحیحین ۱۲

[3] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ حدیث شعب الایمان

[4] مشکوٰۃ باب الولیمہ فصل اول بروایت انس رضی اللہ عنہ حدیث بخاری۔

[5] مشکوٰۃ باب وفصل وروایت ایضاً حدیث صحیحین

[6] باب ایضاً فصل ثانی بروایت انس رضی اللہ عنہ حدیث مسند امام احمد، ترمذی، ابوداؤد و ابن ماجہ ۱۲

[7] بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ

[8] حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ بخاری مذکور

[9] بخاری بروایت خدری رضی اللہ عنہ

[10] منتقی الاخبار فاروقی دھلی ص ۲۲۹ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حدیث ابوداؤد ۱۲

بیوی پر شوہر کا حق

شوہر[1] کی اطاعت عورت پر فرض ہے۔ شوہر کو تکلیف دینا گناہ ہے۔ جو عورت[2] اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے بہشت میں اس کی بیوی (حور) اسے یہ بد دعا دیتی ہے کہ خدا تجھ پر لعنت کرے، اسے کیوں تکلیف دیتی ہے یہ تو تیرے پاس چند دن کا مہمان ہے تجھ سے جدا ہو کر جلد ہی ہمارے پاس آجائے گا۔ جو عورت[3] انتقال کرے اور اس کا شوہر اس سے خوش ہو وہ جنت میں جائے گی۔ جو عورت پانچوں نمازیں ادا کرے اور شرمگاہ کی حفاظت کرے، شوہر کی اطاعت کرے وہ جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہوگی۔ اگر خدا[4] کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔[5] جو اپنی بیوی کو اپنی حفاظت کے لئے بلائے اور وہ انکار کر دے تو اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا شوہر اس سے خوش نہ ہو جائے۔ سب[6] سے نیک عورت وہ ہے کہ جسے جب اس کا شوہر دیکھے تو اس کو خوش کر دے اور اس کا حکم پورا کر دے[7] اور اپنی جان و مال میں شوہر کی مخالفت نہ کرے[8] جس عورت نے اپنے شوہر کو ناراض کر دیا اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اسے خوش نہ کرے[9] عورت خود کو ہمیشہ پاک اور صاف ستھری رکھے ہاتھ رنگین[10] رکھے سرمہ و خوشبو استعمال کرے استرہ[11] لے۔ میلی کچیلی نہ رہے۔ بہت[12] بارک کپڑے نہ استعمال کرے۔ عورت کے لئے

---

[1] منتقی الاخبار مطبوعہ ایضا ص۲۲۹ بروایت ابو ھریرۃؓ حدیث صحیح مسلم ۱۲
[2] سورۃ نساء رکوع ۶
[3] مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی بروایت معاذؓ حدیث ترمذی و ابن ماجہ ۱۲
[4] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت حضرت ام سلمہؓ حدیث ترمذی ۱۲
[5] مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی بروایت ابو ھریرۃؓ حدیث صحیحین
[6] مشکوٰۃ باب و فصل ایضا بروایت ابو ھریرۃؓ حدیث ترمذی ۱۲
[7] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ثانی بروایت ابو ھریرۃؓ حدیث صحیحین
[8] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت ابو ھریرۃ حدیث نسائیؒ در شعب الایمان
[9] مشکوٰۃ باب و فصل ایضا بروایت جابرؓ حدیث شعب الایمان۔
[10] مشکوٰۃ باب الرجل فصل ثانی بروایت عائشہؓ حدیث شعب الایمان
[11] مشکوٰۃ کتاب النکاح فصل اول بروایت جابرؓ حدیث صحیحین
[12] مشکوٰۃ باب ما لا یضمن من الخبایات فصل اول بروایت ابو ھریرۃؓ حدیث صحیحین

نفل عبادت۔ نماز ہو خواہ روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر ادا کرنا درست نہیں، عورت[۱] محرم کے بغیر ایک دن رات کا بھی سفر نہ کرے۔ عورت[۲] اپنے شوہر کا راز کسی سے نہ بیان کرے اور[۳] اس کی اولاد پر شفقت کرے۔ اس کی اولاد[۴] کو بد دعا نہ دے کیونکہ والدین کی بد دعا اولاد کے بارے میں قبول[۵] ہوتی ہے اگر قبول ہو جائے تو کوئی تدبیر نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر شوہر کو پھوڑا ہوا ہو اور عورت اسے زبان سے چاٹے یا اس کی ناک سے زرد پانی اور خون آتا ہو اور اسے پی جائے تو بھی اس نے اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کیا اگر عورت[۶] اپنے مفلس شوہر کو زکوٰۃ دے تو جائز ہے۔

شوہر پر بیوی کا حق

شوہر کو چاہیئے کہ جیسا آپ کھائے ویسا ہی بیوی کو کھلائے جیسا آپ پہنے ویسا ہی اسے بھی پہنائے اور جب مارے تو اس کے منہ پر نہ مارے اور اسے برے لفظ نہ بولے اور ناراض رہنے پر باہر نہ سوئے[۷]۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو مارے تو دوسرے کو اس کا سبب نہیں پوچھنا چاہیئے۔ بیوی زبان دراز اور بدزبان ہو تو اسے طلاق دیدے اگر اولاد کی وجہ سے اس کو طلاق نہ دینا چاہتا ہو تو اس کو سمجھائے مگر اسے لونڈی کی طرح[۸] مارے یعنی ایسے کہ اس کی ہڈی ٹوٹ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت بائیں پسلی سے

---

[۱] مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل ثالث بروایت ابو سعید خدریؓ حدیث ابوداؤدؒ و ابن ماجہ
[۲] منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۲۳۲ بروایت ابو ہریرہؓ حدیث صحیحین۔
[۳] مشکوٰۃ کتاب المناسک فصل اول بروایت ابو ہریرہؓ حدیث صحیحین۔
[۴] سورہ تحریم رکوع اول
[۵] مشکوٰۃ کتاب النکاح فصل اول بروایت ابو ہریرہؓ حدیث صحیحین ۱۲
[۶] مشکوٰۃ کتا الدعوات فصل اول بروایت جابرؓ حدیث مسلم
[۷] مسند بزار بروایت ابو سعید خدریؓ ۱۲
[۸] مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ بروایت زینبؓ حدیث بخاری و مسلم
[۹] مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی بروایت حکیم بن معاویہؓ حدیث مسند امام احمدؒ ابوداؤد، ابن ماجہ
[۱۰] مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل ثالث بروایت حضرت عمرؓ حدیث ابوداؤد و ابن ماجہ
[۱۱] مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت لقیط بن صبرہؓ حدیث ابوداؤد ۱۲

پیدا ہوئی ہے اس لئے سیدھی نہیں رہ سکتی اگر اس سے استفادہ کرنا ہے تو ایسے ہی کرو کیونکہ اگر اسے سیدھی کرنے لگو گے تو طلاق دینی پڑے گی۔ جس کی سیرت اچھی ہو اور بیوی پر بہت شفیق ہو وہ پورا ایماندار ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ بیوی کی اچھائیوں کو دیکھے اور اس کی برائیوں کو نظر انداز کرے کیونکہ اس کی ایک بات بری ہو تو دوسری اچھی ہوگی۔ جو اپنے اہل و عیال کو پہنانے کھلانے کی وسعت کے باوجود کنجوسی کرتا ہو اس کی بیوی کے لئے اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے بیوی کو اتنا لینا جائز ہے جو اس کے بال بچوں کو کفایت کرے۔ جو مال اپنے اہل و عیال پر لگے اسمیں زیادہ ثواب ہے پھر اس سے کم اس مال کا ثواب ہے جو اللہ کی راہ میں لگایا جائے پھر اس سے کم اس کا ثواب ہے۔ جو راہ خدا میں دوستوں پر لگایا جائے۔ لیکن یہ نیت ہونی چاہیئے کہ اہل و عیال کو کھلانا پہنانا میرا فرض ہے میں اللہ کا فرض ادا کرتا ہوں۔ جب قیامت کے روز اعمال وزن کئے جائیں گے تو سب سے پہلے وہ نفقہ وزن کیا جائے گا جو اپنے اہل و عیال پر لگایا ہو۔ کوئی اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب بھی دیتا ہے۔ انسان کی گناہ کے لئے اتنا کافی ہے۔ کہ جس کا نفقہ اس پر فرض ہے اسے نہ دے۔

عورت[۹] شوہر سے ضرورت سے زیادہ نفقہ نہ طلب کرے۔ جو عورت تھوڑے مال پر راضی ہو وہ بہتر عورت ہے اپنے ہاتھ[۱۰] سے بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا ثواب کا کام ہے۔

۱؎ مشکوٰۃ باب فصل ۲ حدیث ترمذی بروایت حضرت عائشہؓ

۲؎ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت ابوہریرہؓ حدیث مسلم ۱۲

۳؎ مشکوٰۃ باب النفقات فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث صحیحین ۱۲

۴؎ منتقی الاخبار مطبوعہ دہلی ص ۲۵۰ بروایت ابوہریرہؓ حدیث مسند امام احمد و مسلم

۵؎ حدیث طبرانی

۶؎ بروایت عرباض ابن ساریہؓ حدیث مسند امام احمد و طبرانی کبیر و اوسط

۷؎ مشکوٰۃ کتاب النفقات فصل اول بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث مسلم ۱۲

۸؎ مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل اول بروایت جابرؓ حدیث مسلم ۱۲

۹؎ مشکوٰۃ کتاب النکاح فصل ثانی بروایت عبد الرحمٰن بن سالمؓ حدیث ابن ماجہ ۱۲

۱۰؎ ریاض الصالحین مترجم مطبوعہ فاروقی پریس ص ۱۳۱/۱۷۰ بروایت ابو اسحٰق حدیث بخاری و مسلم

بیوی[1] سے صحبت کرنے میں ثواب ہے۔ شوہر[2] عبادت خدا میں عورت کی مدد کرے مرد کیلئے جائز نہیں[3] ہے کہ عورت کے واسطے جائز چیز اپنے اوپر حرام کرے۔

پردے کا بیان

عورت اپنی نگاہ پست[4] رکھے نامحرم کو نہ دیکھے اپنا ستر چھپائے رہے اپنی زینت[5] یعنی زیور سینہ وشکم ظاہر نہ کرے سر کو چادر سے ڈھانک کر رکھے۔ شوہر، باپ، سسر اپنے بیٹے یا شوہر کے بیٹے یا بھائی یا بہن کی اولاد، خاص اپنی عورتوں یا اپنے غلام کے سوا[6] کسی پر اپنی زینت ظاہر نہ کرے۔ ان بچوں سے جو عورتوں کے حال کی خبر نہیں رکھتے کوئی پردہ نہیں ہے اور پاؤں زور سے مار کر نہ چلے جس سے پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے۔ اور زیور کی آواز سن لیجائے آوازدار زیور نہ استعمال کرے۔ ہر طرف[7] جھانکتی تاکتی نہ پھرے۔ نرم ہو کر بات نہ کرے۔ اونٹ کے کوہان کے مانند زلف ابھار کر نہ باندھے جس عورت کا طریقہ فاسقانہ ہو یا اس کا عمل فاسقانہ ہو اس سے ایسے ہی پردہ کرنا چاہیئے جیسے پرائے لوگوں سے پردہ ہے۔

عورت کو شوہر کیخلاف بھڑکانیکی ممانعت

رسول[10] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شوہر بیوی میں اختلاف پیدا کرے وہ ہم

---

[1] اربعین نووی مطبوعہ احمدی لاہور ص۳۲ مبروایت ابوذرؓ ۱۲

[2] مشکوٰۃ باب التحریض علی قیام اللیل فصل ثانی بروایت ابوہریرہ حدیث ابوداؤد ونسائی ۱۲

[3] سورہ تحریم رکوع اول ۱۲

[4] مشکوٰۃ نور رکوع ۴ ۱۲

[5] مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوبۃ فصل ۲ بروایت حضرت ام سلمہؓ حدیث مسند امام احمد، ترمذی و ابوداؤد۔

[6] سورہ نور رکوع ۴

[7] مشکوٰۃ باب الخاتم حدیث ابوداؤد ۱۲

[8] سورہ نور رکوع ۴ ۱۲

[9] سورہ احزاب رکوع ۴ ۱۲

[10] مشکوٰۃ باب ما لا یضمن من الجنایات فصل اول بروایت ابوہریرہؓ حدیث مسلم ۱۲

میں سے نہیں ہے[۱] میاں بیوی میں فساد ڈالنا اور لڑائی کرانا شیطان کا کام ہے۔

زنا کی برائی

زنا کار[۴] بوڑھے اور بوڑھیا کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ (اپنی رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا جو عورت[۵] عطر لگا کر مجلس میں جائے وہ زانیہ ہے۔
جو عورت[۶] خوشبو لگا کر مسجد میں جائے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک کہ دھو کر خوشبو دور نہ کرے۔ جو عورتیں[۷] باریک لباس پہنتی ہیں لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی اور خود ان کی طرف مائل ہوتی ہیں ان کو جنت کی ہوا بھی نہیں لگے گی۔ سلف صالحین[۸] ایسی عورتوں کو زنا کار اور بدکار سمجھتے تھے۔

عورتوں کیلئے مردوں کے لباس جوتا وغیرہ استعمال کرنے کی ممانعت

مردانہ[۹] لباس اور جوتا وغیرہ پہننے والیوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

طلاق کے احکام

اللہ[۸] کے نزدیک جائز چیزوں میں سب سے بری طلاق ہے۔ اللہ[۹] نے روئے زمین پر طلاق

---

[۱] سورۂ احزاب رکوع ۴۔ ۱۲
[۲] مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء فصل ۲ بروایت ابوہریرہؓ حدیث ابوداؤد ۱۲
[۳] مشکوٰۃ باب الوسوسہ فصل اول بروایت حضرت جابرؓ حدیث مسلم ۱۲
[۴] حدیث طبرانی ۱۲
[۵] ابن خزیمہ بروایت ابوموسیٰؓ ۱۲
[۶] صحیح ابن خزیمہ بروایت ابوہریرہؓ
[۷] مشکوٰۃ باب ما لا یضمن من الجنایات فصل اول بروایت ابوہریرہؓ حدیث مسلم ۱۲
[۸] باب الخلع فصل ثالث بروایت معاذ بن جبلؓ حدیث دارقطنی ۱۲
[۹] دارقطنی بروایت معاذ بن جبلؓ ۱۲

سے زیادہ کوئی بری چیز نہیں پیدا کی ہے حالت[1] حیض میں طلاق دینی جائز نہیں لیکن
کسی نے اسی حالت میں طلاق دیدیا تو پڑ جاتی ہے اور رجعت کرنا واجب ہوتا ہے. حالتِ
حمل میں طلاق دینی جائز ہے. جو شخص صحبت[2] کرنے سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دیدے وہ اسکی
لڑکی سے جو دوسرے شوہر سے ہو شادی کر سکتا ہے. نکاح سے پہلے طلاق نہیں پڑتی[3] مذاق
میں طلاق دینے سے بھی طلاق پڑ جاتی ہے،[4] زبردستی کی طلاق نہیں ہوتی، مجنون[5] کی طلاق
نہیں پڑتی، آزاد عورت[6] تین طلاق کے بعد اور[7] لونڈی دو طلاق کے بعد حرام ہو جاتی ہے
ایک وقت کی تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک شمار ہوگی اور اس کے بعد رجعت جائز ہے
حالت[8] نیند کی طلاق درست نہیں. بیک وقت[10] تین طلاق دینی جائز نہیں. بلوغت سے[11] پہلے
بچے کی طلاق اور بے ہوش کی طلاق بھی درست نہیں ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ عورتوں سے شادی کرو اور انہیں بے وجہ طلاق نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ لذت
خواہوں کو دوست نہیں رکھتا طلاق دینے سے رحمٰن کا عرش لرز جاتا ہے. جسے[12] اپنی
بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ ہو وہ پہلی طلاق اس طہر میں دے جسمیں اس نے اس سے
ہمبستری نہیں کی ہے پھر دوسری ایسے ہی دوسرے طہر میں اور تیسری تیسرے طہر میں اس
صورت سے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدیا تو اب وہ اس کے لئے حرام ہے اس کے سوا اور
صورت پر طلاق دینا بدعت ہے اور وہ عورت اس پر اس وقت حلال ہو گی جب عدت کے

---

[1] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق فصل اول بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث بخاری ومسلم ۱۲
[2] پ ۲۲ رکوع آخر
[3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق فصل ثانی بروایت عمرو بن شعیب حدیث ترمذی
[4] مشکوٰۃ باب الخلع فصل ثانی بروایت ابو ہریرہؓ حدیث ترمذی
[5] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت حضرت عائشہؓ حدیث ابوداؤد ابن ماجہ ۱۲
[6] مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً بروایت ابو ہریرہؓ حدیث ترمذی ۱۲
[7] سورہ بقرہ رکوع ۲۹ ۱۲
[8] منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص ۲۳۰ بروایت طاوس حدیث مسلم ۱۲
[9] مشکوٰۃ باب الخلع فصل ثانی بروایت علیؓ حدیث ترمذی وابوداؤد ۱۲
[10] مشکوٰۃ باب الخلع فصل ثانی حدیث عائشہؓ بحوالہ ابوداؤد و ترمذی ۱۲
[11] حدیث طبرانی بروایت ابو موسیٰؓ
[12] مشکوٰۃ باب الخلع فصل اول بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث صحیحین ۱۲
[13] سورہ بقرہ ص ۲۹ ۱۲

بعد وہ کسی اور سے شادی کرے اور وہ اس سے صحبت کرے پھر اپنی رضا سے طلاق دیدے تو عدت کے بعد وہ شخص اس سے پھر شادی کر سکتا ہے۔ اگر شوہر[1] اپنی بیوی کو یہ اختیار دیدے کہ چاہے تو اس کے پاس رہے یا نہ رہے تو اس پر شرعاً کوئی طلاق نہیں ہاں اگر عورت اختیار قبول کر کے چلی جائے تو طلاق ہو جائے گی۔ کوئی[2] دوسرے شخص کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا اختیار دیدے تو اس کے طلاق دینے سے طلاق پڑ جائے گی۔ کوئی[3] اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی لیکن کفارہ لازم ہے اور وہ کفارہ[4] دس مساکین کو کھانا کھلانا یا دس کو کپڑے پہنانا یا غلام آزاد کرنا ہے جو ان تینوں میں سے کسی ایک کی وسعت نہ رکھے اسے تین دن روزہ رکھنا ہے۔

خلع یعنی عورت کا شوہر کو مہر واپس کر کے اس سے طلاق لینے کا بیان

جو عورت[5] کسی عذر کی وجہ سے شوہر سے طلاق لینا چاہتی ہے وہ شوہر سے لیا ہوا مہر واپس دیکر طلاق لے سکتی ہے اور اس[6] کا شوہر اسے ایک طلاق دیدے اور[8] اس کی عدت ایک[عہ] حیض ہو گی۔ جو عورت بے ضرورت اپنے شوہر سے طلاق چاہے اسے جنت کی ہوا بھی نصیب نہیں ہو گی۔ حالانکہ[7] بہشت کی ہوا چالیس سال کے فاصلہ تک جاتی ہے بے ضرورت[9] خلع کرانے والی منافق ہے۔

---

[1] سورۃ احزاب رکوع ۴
[2] روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ علوی پریس لکھنؤ ص ۱۴۲ بروایت ابو ہریرہؓ و ابن عباسؓ و عمرو بن العاصؓ حدیث ابوبکر برقانی [3] سورۃ تحریم رکوع ۱
[4] قرآن پ ۱۲
[5] روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ ایضاً ص ۱۴۶ بروایت ابن عباسؓ حدیث بخاری ۱۲
[6] روضۃ الندیہ مطبوعہ ایضاً ص ۱۴۷ بروایت ربیع بنت معوذ
[7] مشکوٰۃ باب الخلع فصل ثانی بروایت ثوبانؓ حدیث مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی ۱۲
[عہ] احناف کے نزدیک اس کی عدت کا وہی حکم ہے جو مطلقہ ہے ۱۲ محمد حبیب الحکیم فرنگی محلی۔
[8] ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی پریس دہلی ص ۱۴۹ بروایت ابن عباسؓ ۱۲
[9] مشکوٰۃ باب الخلع فصل ثالث بروایت ابو ہریرہؓ حدیث نسائی

رجعت

جو ایک[1] طلاق کے بعد اپنی بیوی سے رجعت کرنا چاہے وہ طلاق اور رجعت کے وقت گواہ رکھے۔

عدت کا بیان

جس[2] کا شوہر انتقال کر جائے وہ چار مہینے دس روز عدت میں رہے۔ جس[3] آزاد عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی وہ تین حیض عدت میں رہے اور جسے[4] حیض نہ آتا ہو یعنی بانجھ یا سن رسیدہ ہو تو تین مہینے عدت میں رہے۔ عدت[5] میں نکاح حرام ہے۔ حاملہ بچہ کی ولادت تک عدت میں رہے چاہے اس کے شوہر نے اسے طلاق دیا ہو یا انتقال کر گیا ہو چاہے وہ آزاد ہو یا لونڈی ہو۔ جس نے ہمبستری سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس پر کوئی عدت نہیں ہے لیکن اس کا شوہر اسے ایک جوڑے کپڑے ضرور دے۔ جس[7] نے لونڈی کو طلاق دی وہ لونڈی دو حیض عدت میں رہے اور جسے حیض نہ آرہا ہو اس کی عدت دو مہینے ہے، جس لونڈی[8] کا شوہر انتقال کر جائے وہ دو ماہ پانچ روز عدت میں رہے۔ عورت کو طلاق کے بعد ایک یا دو حیض آ کر بند ہو جائے تو نو مہینے ٹھہرے اس کے بعد اگر حمل ظاہر ہو جائے تو ولادت کے بعد عدت پوری ہو جائے گی اور اگر حمل ظاہر نہ ہوا تو نو مہینے کے بعد تین مہینے عدت میں رہے۔ جس[9] عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے یعنی یہ پتہ نہ ہو کہ انتقال کر گیا

---

[1] بلوغ المرام باب الرجعۃ بروایت عمران بن حصین حدیث ابوداؤد ۱۲

[2] سورۃ بقرۃ رکوع ۳۰ ۱۲

[3] سورۃ بقرۃ رکوع ۲۸ ۱۲

[4] سورۃ طلاق رکوع ۱

[5] سورۃ بقرۃ رکوع ۲۳

[6] سورۃ احزاب رکوع ۶

[7] بلوغ المرام باب العدۃ بروایت ابن عمر حدیث دارقطنی ۱۲

[8] حاشیہ ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی ص ۱۵۱ ۱۲

[9] مشکوٰۃ باب العدۃ فصل ثالث بروایت سعید بن المسیب حدیث موطاء امام مالک ۱۲

زندہ ہے تو چار برس تک شوہر کا انتظار کرے اور اس کے بعد چار مہینے دس دن عدت کاٹے پھر شادی کرے یہ حضرت عمرؓ کا فتویٰ ہے۔ جسےؓ شوہر نے طلاق دے دیا اور اسے دو حیض آ گئے اور تیسرا داخل ہوتے ہی اس کا شوہر انتقال کر گیا تو اس کی عدت تین حیض ہی رہے گی اور اپنے شوہر کی وارث نہیں ہو گی اور نہ اس کا شوہر اسؓ کا وارث ہو گا۔ جسؓ کا شوہر انتقال کر جاتے وہ چار مہینے دس روز تک رنگین لباس نہ پہنے لیکن جو کپڑا رنگین سوت سے بنا ہوا ہو جائز ہے اور نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو استعمال کرے مگر جب حیض سے پاک ہو تو بدبو دور کرنے کے لئے شرمگاہ پر کسی قدر خوشبو لگا سکتی ہے۔ جسؓ کا شوہر انتقال کر جائے وہ چہرے پر ایلوہ نہ لگائے اس لئے کہ اس سے چہرہ چمکتا ہے لیکن رات میں لگا کر سویرے دھو ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ خوشبودار کنگھی نہ کرے اور نہ مہندی لگائے لیکن بیری کے پتے سے دھونا جائز ہے۔ کسنبہ اور گیرو کا رنگا ہوا کپڑا اور زیور نہ پہنے۔ شوہر کے انتقال کے وقت عورت جس مکان میں ہو عدت کے اندر اسے چھوڑ کر دوسرے مکان میں نہ جائے اور اگر باہر سے اس کے شوہر کے انتقال کے عورت جس مکان میں خبر ملے وہیں عدت پوری کرے۔ لیکن مطلقہؓ کے لئے عدت جبتک پوری نہ ہو اس کا شوہر اور اس کے اقربا اسے مکان سے مکان میں جانا جائز ہے۔ مطلقہ عورت کی عدت جبتک پوری نہ ہو اس کا شوہر اور اس کے اقرباء اسے مکان سے باہر نہ کریں اور نہؓ وہ اسے خود مکان سے نکلنا چاہئیے لیکن اگر وہ زنا کر بیٹھے تو اسے نکال سکتے ہیں۔ عدتؓ کے اندر عورت کو شادی کا پیغام دینا جائز نہیں ہے۔ لیکن یہ اشارہ دینا کہ کوئی نیک عورت

۱؎ بلوغ المرام باب العقدہ فصل ثالث بروایت حضرت عمرؓ حدیث موطا امام مالکؒ و مسند امام شافعیؒ
۲؎ مشکوٰۃ باب العقدہ فصل ثالث بروایت سلمان بن سیار حدیث موطاء امام مالکؒ
۳؎ مشکوٰۃ باب العقدہ فصل اول بروایت عطیہؓ حدیث صحیحین۔
۴؎ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت ام سلمہؓ حدیث ابوداؤد نسائی ۱۲
۵؎ مشکوٰۃ باب و فصل و روایت ایضاً ۱۲
۶؎ مشکوٰۃ باب العدۃ فصل ثانی بروایت زینب بنت کعبؓ حدیث موطاء امام مالکؒ ترمذی، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ دارمی ۷؎ مشکوٰۃ باب العدۃ فصل اول بروایت حضرت عائشہؓ حدیث بخاری ۱۲
۸؎ سورہ طلاق رکوع ۱
۹؎ پ ۲ سیقول ۱۲
۱۰؎ روضۃ الندیہ بروایت فاطمہؓ بنت قیس حدیث مسند امام احمد و نسائی ۱۲

مل جاتے تو میرا شادی کرنے کا ارادہ ہے جائز ہے۔

نفقہ کا بیان

مطلقہ[1] رجعیہ کا عدت پوری ہونے تک اس کے شوہر پر نفقہ واجب ہے۔ جس عورت[2] کو تین طلاق ہوجائے اس کے لئے اور جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو اس کا نفقہ واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ[3] دونوں حاملہ ہوں تو انھیں بچے کی ولادت تک نفقہ دینا واجب ہے۔ غریب بیٹے کا نفقہ مالدار باپ پر واجب ہے۔

ایسے[4] ہی نادار باپ کا نفقہ مالدار بیٹے پر واجب ہے اور لونڈی[5] غلام کا نفقہ مالک[6] پر واجب ہے۔ قرابتداروں[7] کا نفقہ قرابتداروں پر واجب نہیں لیکن بطور صلہ رحم جائز ہے جس[8] پر جس کا نفقہ واجب ہے اس پر اس کا کپڑا اور اس کی رہائش کے لئے مکان بھی واجب ہے۔

رضاعت کے احکام

جو بچہ[9] کسی عورت کا دودھ پانچ بار پئے اور یہ یقین ہو کہ اس کے پستان میں دودھ تھا اور یہ دودھ پینا مدت رضاعت یعنی دو سال کے اندر ہو تو وہ عورت اس پر حرام ہوجاتی ہے اور[10] اگر بڑی عمر کا دودھ پئے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس پر دودھ پلانے والی حرام ہوجاتی ہے اور بعض کے نزدیک[11] نہیں ہوتی۔ اور جو رشتہ[12] نسب

---

[1] روضۃ الندیہ بروایت فاطمہؓ بنت قیس حدیث مسلم ۱۲
[2] کتاب و روایت ایضاً حدیث مسند امام احمد و نسائی ۱۲
[3] سورۂ طلاق رکوع ۱
[4] مشکوٰۃ باب النفقات فصل اول بروایت حضرت عائشہؓ حدیث صحیحین ۱۲
[5] مشکوٰۃ کتاب النفقات فصل ثانی بروایت عمرو بن شعیب حدیث ابوداؤد و ابن ماجہ ۱۲
[6] روضۃ الندیہ ص۱۵۲ بروایت ابوہریرہؓ حدیث مسلم ۱۲
[7] مشکوٰۃ باب الروضۃ فصل ثانی بروایت بہز بن حکم حدیث ترمذی و ابوداؤد ۱۲
[8] سورۂ نساء رکوع ۱ ۱۲
[9] روضۃ الندیہ مطبوعہ علوی لکھنؤ ص۱۵۶ بروایت حضرت عائشہؓ حدیث مسلم ۱۲
[10] روضۃ الندیہ مطبوعہ ایضاً ص۱۵۷ بروایت ام سلمہؓ حدیث ترمذی ۱۲
[11] کتاب ایضاً ص۱۵۸ بروایت زینب بنت سلمہؓ حدیث مسلم ۱۲

حرام ہوتا ہے وہ دودھ پلانے سے بھی حرام ہوجاتا ہے۔ کوئی عورت[1] یہ کہدے کہ میں نے فلاں بچے کو دودھ پلادیا ہے تو اس کی بات قبول ہوگی۔

پرورش کا بیان

لڑکے[2] کی پرورش کے لئے اس کی ماں اولیٰ ہے جب تک نکاح نہیں کرتی پھر خالہ[3] پھر باپ اور وہ شخص جسے[4] رشتہ داروں میں سے حاکم خیر خواہ جان کر مقرر کردے اور جب لڑکا[5] سمجھدار ہو جائے تو اس کی پسند پر ہے چاہے ماں کے ساتھ رہے چاہے باپ کے ساتھ جس[6] لڑکے کے ماں، باپ اور رشتے دار نہ ہوں اس کی پرورش کوئی بھی نیک شخص کرسکتا ہے۔

ایلاء اور اس کا حکم

جو[7] قسم کھاجائے کہ چار مہینے تک بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا تو اس مدت کے بعد یا تو اپنی بات واپس لے یا پھر طلاق دیدے۔ اور چار مہینے سے کم کی قسم کھائی ہے تو اس مدت تک بیوی سے الگ رہے۔

لعان اور اسکا حکم

شوہر[8] نے بیوی پر زنا کا الزام لگا دیا اور بیوی نے زنا سے انکار کر دیا اور شوہر نے

۱؎ مشکوٰۃ باب المحرمات فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث بخاری مسلم ۱۲

۲؎ روضۃ الندیہ مطبوعہ ایضاً ۱۵۱ بروایت عقبہ بن حارث حدیث بخاری ۱۲

۳؎ مشکوٰۃ باب فصل مذکور بروایت عقبہ بن حارث حدیث بخاری ۱۲

۴؎ روضۃ الندیہ مطبوعہ ایضاً ۱۵۶ بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث مسند امام احمد ۱۲

۵؎ روضۃ الندیہ مطبوعہ ایضاً ۱۵۹ بروایت براء بن عازبؓ حدیث صحیحین ۱۲

۶؎ کتاب مذکور ۱۶۰ بروایت عکرمہؓ حدیث عبد الرزاق ۱۲

۷؎ کتاب وص ایضاً بروایت ابو ہریرہ حدیث مسند امام احمد و سنن اربعہ ۱۲

اپنا الزام واپس نہیں لیا تو لعان ہوگا۔ اس کی صورت[1] یہ ہے کہ شوہر چار بار شہادت دے گا اور کہے گا کہ میں اپنے الزام میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے گا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہے پھر بیوی چار بار شہادت دے کہ میرا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے گی کہ اگر میرا شوہر سچا ہے تو مجھ پر خدا کا غضب ہو۔ پھر حاکم دونوں میں جدائی کرا دے اب[2] اس شوہر پر عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی اور لعان کا بچہ ماں کو ملے گا۔
جو شخص[3] کسی عورت کو زنا کا الزام لگائے اور چار شاہد نہ پیش کر سکے وہ قاذف یعنی الزام تراش ہے اور اس کی حد یہ ہے کہ اسے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے

ظہار کا بیان

جو[4] اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کے مانند ہو یا یہ کہے کہ میں نے تم کو اپنی ماں کی پشت قرار دیا ہے یا ایسے[5] ہی اسے اپنی ماں کے کسی عضو سے تشبیہ دیدے اسے صحبت کرنے سے پہلے کفارہ دینا واجب ہے اور کفارہ یہ[6] ہے کہ ایک غلام آزاد کرنے کی وسعت نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اس کی بھی وسعت نہ ہو تو دو ماہ پے درپے روزہ رکھے اگر امام کفارہ دینے والے کی مدد کرتا ہے تو جائز ہے۔ اگر کفارہ دینے والا نادار ہو اور جو کچھ امام دے رہا ہے اسے اپنے ہی اہل وعیال پر صرف کردے تو جائز ہے۔ جو کفارہ دینے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کرے اسے ایک ہی دفعہ کفارہ دینا ہے لیکن پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے[7] صحبت نہ کرے۔

---

[1] سورۂ نور رکوع ۱
[2] مشکوٰۃ باب الفرائض فصل ثانی بروایت واثلہؓ بن اسقع حدیث ترمذی وابن ماجہ ۱۲
[3] سورۂ نور رکوع اول
[4] سورۂ مجادلہ رکوع اول
[5] روضۃ الندیہ مطبوعہ علوی پریس لکھنؤ ۱۲۹۳ء بروایت سلمہؓ حدیث مسند امام احمد وابوداؤد
[6] مشکوٰۃ باب المطلقہ ثلثا فصل ثانی بروایت سلیمانؓ بن سیار حدیث ترمذی وابن ماجہ ۱۲
[7] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت عکرمۃؓ حدیث ابن ماجہ ۱۲

اولاد کے ساتھ شفقت کا حکم

چھوٹے[1] بچوں کا بوسہ لینا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا موجب ہے، لڑکیوں[2] کی پرورش کرنا اور اس سلسلے میں جو تکلیف ہو اسے برداشت کرنا جہنم کی آگ سے حفاظت کا ذریعہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص[3] اپنی دو لڑکیوں یا دو بہنوں کی پرورش بلوغت تک پہونچنے تک کرتا ہے وہ اور میں جنت میں ایسے رہیں گے اور آپ نے دو انگلیوں وسطیٰ اور سبابہ سے اشارہ فرمایا اور جس[4] نے ان کو تعلیم دیا اس نے احسان کیا اور بیاہ دیا تو جنت میں جائیگا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جس[5] نے اپنی بیٹی کو زندہ دفن نہیں کیا اور نہ حقیر سمجھا اور اپنے بیٹے کے مانند اس سے محبت کی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کے تین بیٹیاں ہو اور انکی پرورش کی تکلیف برداشت کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جس کے دو لڑکیاں ہوں اس کے لئے بھی یہی بشارت ہے بلکہ جس کے ایک بیٹی ہو اس کے لئے بھی یہی بشارت ہے۔

اولاد کا اچھا نام رکھنے اور برا نام بدل دینے کا حکم

اللہ[7] کے نزدیک سب سے پیارے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، آپ[8] نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے نام پیغمبروں کے نام پر رکھو۔ سب سے برا نام شاہنشاہ[9] ہے۔ زینب بنت ابوسلمہ کا

---

[1] باب النفقہ فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث صحیحین ۱۲
[2] مشکوٰۃ باب رفصل ایضاً بروایت عائشہؓ حدیث صحیحین۔
[3] مشکوٰۃ باب رفصل ایضاً بروایت انسؓ حدیث مسلم ۱۲
[4] سنن ابن حبان بروایت ابوسعید لخدریؓ
[5] کتاب صلاح ذات البین مطبوعہ آگرہ ۱۳۰۵ھ بروایت ابن عباسؓ حدیث حاکم ۱۲
[6] کتاب رص ایضاً بروایت ابوہریرہؓ حدیث حاکم ۱۲
[7] مشکوٰۃ باب الاسامی فصل اول بروایت ابن عمرؓ حدیث مسلم ۱۲
[8] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت ابو وہبؓ حدیث ابوداؤد ۱۲
[9] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول بروایت بخاری

نام برہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زینب رکھوا دیا[۱]۔ رسول[۲] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی کا نام برہ تھا آپ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا اور حضرت عمرؓ[۳] کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا آپ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا، ایک[۴] شخص کا نام اصرم تھا آپ نے اس کا نام زرعہ تبدیل کر دیا۔ ایک[۵] صحابی کا نام حزن تھا حضرت نے ان کا نام سہل رکھ دیا ایسے ہی جس کا نام برا ہوتا تھا آپ تبدیل کر دیا[۶] کرتے تھے۔

اولاد کی تعلیم و تربیت کا حکم

عالم[۷] اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے، باپ کی اپنے بیٹے پر سب سے بڑی شفقت یہ ہے کہ اسے تعلیم دے۔ انتقال[۸] کے بعد انسان کے عمل کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ لیکن صدقہ جاریہ کیا ہے یا کسی کو تعلیم دیا ہے یا نیک اولاد چھوڑ گیا ہے جو اس کے لئے دعا کر رہی ہے تو ان کا ثواب اسے برابر ملتا ہے دُنیا[۹] کمانے کے لئے علم (دین) حاصل کرنا اپنے کو جہنم میں ڈالنا ہے[۱۰]۔

ولد الزنا کے بیان میں

ناجائز[۱۱] اولاد عورت کی ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے (یعنی اسے اس لڑکے کی میراث نہیں ملے گی اور نہ اس سے اس کا نسب ثابت ہوگا) لڑکے کے زانی سے مشابہ ہونے کا کوئی

---

[۱] مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت زینب بنت ابو سلمہؓ حدیث مسلم ۱۲
[۲] مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت ابن عباسؓ ۱۲
[۳] مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت ابن عمرؓ حدیث مسلم ۱۲
[۴] مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا بروایت ابوداؤد ۱۲
[۵] مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثالث بروایت عبد الحمیدؒ حدیث بخاری ۱۲
[۶] مشکوٰۃ باب ایضا فصل ثانی بروایت عائشہ حدیث ترمذی
[۷] سورۃ زمر رکوع اول ۱۲
[۸] صلاح ذات البین ص۵ بروایت ابوموسیٰؓ حدیث مسلم ۱۲
[۹] مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول بروایت ابوہریرۃؓ حدیث مسلم ۱۲
[۱۰] مشکوٰۃ کتاب ایضًا فصل ثانی بروایت ابوہریرۃؓ حدیث مسند امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ ۱۲
[۱۱] مشکوٰۃ باب اللعان فصل اول بروایت عائشہؓ حدیث صحیحین ۱۲

لحاظ نہیں ہوگا[۱] حالت حیض میں ایک لونڈی سے ہمبستری کرنے میں تین شخص شریک ہوں اور اسے بچہ ہوا اور تینوں اس کا دعوی کر رہے ہوں تو قرعہ اندازی کر کے جس کے قرعہ نکلے گا اسی کا بچہ ہوگا۔

صلہ رحمی اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

حسن[۲] سلوک کی سب سے زیادہ سزاوار ماں ہے اس کے بعد پھر جو زیادہ نزدیک کے ہوں، ماں[۳] باپ کافر ہوں تب بھی دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔ حضرت[۴] عمرؓ نے اپنے کافر بھائی کو ایک حلّہ ریشم کا دیا تھا۔ جس[۵] نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت نہیں کی وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ کافر[۶] رشتہ دار کے ساتھ بھی صلہ رحمی کا حکم ہے۔ ماں باپ کا نافرمان ہونا کبیرہ گناہ ہے۔ والدین[۷] کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ اپنے باپ[۸] کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا سب سے بڑی صلہ رحمی ہے۔ صلہ رحمی[۹] سے روزی میں برکت ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے رشتہ کو توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا جو صلہ رحمی کرتا ہے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرنا صلہ رحمی نہیں ہے (بلکہ یہ بدلا اتارتا ہے) صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے جو رشتہ ٹوٹنے کے بعد اسے جوڑ دیتا ہے۔ جو برائی[۱۱] کرے اس کے ساتھ بھلائی کرنا بڑے اجر کا موجب ہے۔

[۱] مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت ابوھریرۃؓ حدیث نسائی ودارمی ۱۲
[۲] مشکوٰۃ باب البر والصلۃ فصل اول بروایت ابوھریرۃؓ حدیث صحیحین ۱۲
[۳] سورۂ لقمان رکوع ۲
[۴] بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ۱۲۸۰ھ ص ۸۸۳ بروایت عبد اللہ بن عمرؓ
[۵] مشکوٰۃ باب البروالصلۃ فصل اول بروایت ابوھریرۃؓ حدیث مسلم ۱۲
[۶] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت اسماء بنت ابوبکرؓ حدیث صحیحین ۱۲
[۷] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث بخاری و مسلم ۱۲
[۸] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت ابن عمرؓ حدیث مسلم ۱۲
[۹] مشکوٰۃ باب و فصل مذکور بروایت جبیرؓ بن مطعم حدیث صحیحین ۱۲
[۱۰] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت ابن عمرؓ حدیث بخاری ۱۲
[۱۱] مشکوٰۃ باب البر والصلۃ فصل ثانی بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث ترمذی ۱۲

جس[۱] پر باپ راضی ہوتا ہے اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور جس سے باپ ناراض ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہے۔ ماں[۲] بیٹے کو بیوی کے طلاق دینے کا حکم دے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیئے۔ ایسے[۲] ہی باپ بھی بیٹے کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دے تو اسے طلاق دیدینا چاہیئے، انکار[۳] کے ارادے سے ماں باپ کو اُف معنی ہوں کرنا بھی جائز نہیں۔ ایک[۴] رشتہ توڑنے والے کی وجہ سے اس کا پورا کنبہ اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے جو شخص[۵] امام وقت سے بغاوت کرتا ہے اور رشتہ توڑتا ہے اللہ اسے دنیا و آخرت دونوں میں عذاب نازل کرتا ہے۔ صلہ[۶] رحم میں رضاعی ماں سگی ماں کے برابر ہے، جو شخص[۷] والدین کا نافرمان ہو اور ان کے انتقال کے بعد ان کے لئے دعائیں کرتا ہو تو نافرمان نہیں رہ جاتا اور ماں باپ کا فرمانبردار لکھا جاتا ہے۔ والدین[۸] بیٹے پر ظلم کریں تب بھی ان کی فرمانبرداری لازم ہے۔ ماں باپ کو ایک نظر شفقت سے دیکھنے پر ایک مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ایسے[۹] جتنی بار رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اتنے حج مقبول کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ بڑے[۱۰] بھائی کا حق باپ کے برابر ہے۔

بیوہ عورتوں کے نکاح کا حکم

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ[۱۱] یعنی

---

۱ مشکوٰۃ باب رفصل ایضًا بروایت ترمذی، ابن ماجہ رابوداؤد ۱۲
۲ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثالث بروایت ابن عمرؓ حدیث ترمذی رابوداؤد ۱۲
۳ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳
۴ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثانی بروایت عبداللہ بن ابو اوفیٰ حدیث شعب الایمان ۱۲
۵ مشکوٰۃ باب رفصل ایضًا بروایت ابو بکرؓ حدیث ترمذی وابوداؤد
۶ مشکوٰۃ باب رفصل ایضًا بروایت ابوالطفیلؓ حدیث ابوداؤد ۱۲
۷ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثالث بروایت انس حدیث شعب الایمان ۱۲
۸ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ثانی بروایت ابن عباسؓ حدیث شعب الایمان ۱۲
۹ مشکوٰۃ باب رفصل ایضًا بروایت ابن عباس حدیث شعب الایمان ۱۲
۱۰ مشکوٰۃ باب رفصل ایضًا بروایت سعید بن عاصؓ حدیث شعب الایمان ۱۲
۱۱ سورہ نور رکوع ۴ ۱۲

اپنے اندر سے بیواؤں اور نیک غلاموں اور لونڈیوں کی شادی کر دو اگر وہ نادار ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ کا فضل) کشادہ ہے اور وہ جانتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ جب بیوہ کا جوڑا مل جائے تو اس کے نکاح میں دیر نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی رقیہؓ کا نکاح ابولہب کے بیٹے عقبہ سے ہوا تھا اس کے بعد ان کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا پھر ان کا دوسرا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا تھا۔ حضرت فاطمہؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح پہلے حضرت عمرؓ سے ہوا تھا پھر جعفرؓ کے بیٹے عونؓ سے ہوا اور ان کے انتقال کے بعد ان کے دوسرے بیٹے محمد سے ہوا اور وہ بھی فوت ہو گئے تو حضرت جعفرؓ کے تیسرے بیٹے عبداللہ کے ساتھ ان کا نکاح ہوا۔ حضرت عثمانؓ کی مادری بہن کا نکاح پہلے زید بن حارثہ سے ہوا تھا جب وہ شہید ہو گئے زبیر بن عوام سے ان کا نکاح ہوا اور وہ بھی انتقال کر گئے تو عمرو بن عاص بن عوف سے ان کا نکاح ہوا اور ان کے فوت ہو جانے کے بعد ان کا چوتھا نکاح عمرو بن العاص سے ہوا۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں ایسی تھیں کہ کسی کا ایک شوہر فوت ہو چکا تھا کسی کے دو اور کسی کے تین اور بعض مطلقہ تھیں لہٰذا جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب اور بے عزتی سمجھتا ہے وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔

عقیقہ کا حکم

جب کسی کے ہاں لڑکی یا لڑکا پیدا ہو تو پہلے اس کو غسل دے کر پاک صاف کپڑے میں رکھنا اور چھوہارا چبا کر اس کے تالو سے لگانا چاہیئے۔ اور اس کے کان میں اذان دینی چاہیئے

۱؎ مشکوٰۃ باب تعجیل الصلوٰۃ فصل ثانی بروایت حضرت علیؓ حدیث ترمذی ۱۲
۲؎ نقم اکبر مطبوعہ لاہور ص ۱۲۱، ۱۲۵
۳؎ تقویۃ الایمان مطبوعہ صدیقی پریس لاہور ص ۲۸۶
۴؎ الروض المستطابہ مطبوعہ شاہجہانی بھوپال ص ۸۵ و اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ مطبوعہ محمدی پریس لاہور ص ۱۰۹
۵؎ تقویۃ الایمان مطبوعہ ایضاً ص ۲۸۸ ۱۲
۶؎ مشکوٰۃ باب العقیقہ فصل اول بروایت حضرت اسماءؓ حدیث صحیحین ۱۲
۷؎ مشکوٰۃ فصل ثانی بروایت ابو رافعؓ حدیث ترمذی و ابوداؤد ۱۲

اور یہ بھی ہے کہ جس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے اس کو ام الصبیان کی بیماری ضرر نہیں پہنچائے گی۔ لیکن حدیث ضعیف ہے

اور حی علی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح کہنے کے وقت اپنا منہ دونوں طرف پھیرنا چاہیے جیسے نماز کی اذان میں ہوتا ہے اور پہلے[۱] دن یا ساتویں دن اس کا نام رکھنا چاہیے اور[۲] ساتویں روز اس کے سر منڈوا کر اس کے بالوں[۳] کے ہموزن چاندی[۴] وزن کر کے صدقہ کرنی چاہیے۔ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ ہے۔ لڑکے کی طرف[۵] سے ایک بکرا یا بکری بھی کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس[۶] لڑکے کا عقیقہ نہیں کیا جاتا وہ اپنے عقیقہ کے عوض رہن رہتا ہے اس کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہیں کرے گا۔

ختنہ کا بیان

ختنہ[۷] کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، حضرت ابراہیمؑ نے[۸] اپنا ختنہ اسّی[۹] سال کی عمر میں کیا تھا اور اپنے بیٹے حضرت اسحاقؑ کا ختنہ ساتویں دن کیا۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تیرہویں برس کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت[۱۰] حسنؓ اور حسینؓ کا ختنہ ساتویں روز کیا تھا اور صحابہ[۱۱] کرام بلوغت کے بعد اپنے لڑکوں کا ختنہ کیا کرتے تھے۔ عورتوں[۱۲] کے ختنہ کے بارے میں جو روایتیں ہیں سب ضعیف ہیں۔

---

[۱] مشکوٰۃ باب العقیقہ فصل ثانی بروایت ابو رافعؓ حدیث ترمذی و ابوداؤد [۲] منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی صفحہ ۱۰۱ بروایت حضرت انسؓ حدیث صحیحین [۳] مشکوٰۃ باب العقیقہ فصل ثانی بروایت حسنؓ حدیث مسند امام احمد، ترمذی، ابوداؤد و نسائی [۴] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت محمد بن علی حدیث ترمذی ۱۲

[۵] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت سلیمان بن عامرؓ حدیث بخاری ۱۲

[۶] مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت ام کرزؓ حدیث ابوداؤد، نسائی، ترمذی ۱۲

[۷] مشکوٰۃ باب و فصل بروایت محمد بن علیؓ حدیث ترمذی ۱۲

[۸] مشکوٰۃ باب العقیقہ فصل ثانی بروایت حضرت حسنؓ حدیث مسند امام احمد، ترمذی، نسائی ۱۲

[۹] بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۹۳۱ بروایت ابو ہریرہؓ ۱۲

[۱۰] بخاری مطبوعہ و ص ایضاً بروایت ابو ہریرہؓ ۱۲

[۱۱] سفر السعادۃ مطبوعہ صدیقی پریس لاہور ص ۲۰۸ ۱۲

[۱۲] نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۱۰۱ بروایت حضرت عائشہؓ حدیث حاکم و بیہقی ۱۲

[۱۳] بخاری مطبوعہ میرٹھ ص ۹۳۰ بروایت ابن عباسؓ ۱۲

ہمسایہ کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ یعنی رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوس چالیس مکانوں تک ہے۔ پڑوسی عورت[1] سے زنا کرنے کا گناہ غیر پڑوسی دس عورت سے زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ ایسے[2] ہی پڑوسی کی چوری کرنا دس غیر پڑوسی کے ہاں چوری کرنے کے گناہ سے زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پڑوسی کو ستایا اس نے مجھے ستایا[3] اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ستایا۔ جس نے[4] پیٹ بھر کھا لیا اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ گیا وہ مومن نہیں ہے، ———— وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ جس کی تکلیف سے اس کا پڑوسی بے خوف نہیں وہ مسلمان نہیں ہے۔ قیامت کے روز پہلے جو دو فریق پیش ہوں گے وہ پڑوسی ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت کا ذکر کیا گیا کہ بڑی نمازی ہے اور بہت صدقہ کیا کرتی ہے اور بکثرت روزے رکھتی ہے مگر اپنی زبان سے پڑوسی کو تکلیف دیا کرتی ہے: آپ نے فرمایا کہ جہنم میں جائے گی۔ پھر دوسری عورت کا ذکر آیا کہ اس کا روزہ اور نماز کم ہے صدقہ بھی نہیں کرتی مگر پڑوسیوں کو نہیں ستاتی۔ آپ نے فرمایا کہ بہشت میں جائیگی۔ اللہ کے نزدیک وہی بہتر ہیں جو پڑوسیوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں۔ جس[9] کو پڑوسی نیک کہیں وہ نیک ہے اور جسے برا کہیں وہ برا ہے جو شخص[10] بات کا سچا ہو اور امانت میں خیانت نہ کرتا ہو اور پڑوسی سے اچھا برتاؤ کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہے۔ فقط۔

تمت

---

۱ بشارۃ الفساق مطبوعہ مفید عام آگرہ ص۲۴۶ بروایت کعبؓ بن مالک حدیث طبرانی ۱۲
۲ بشارۃ الفساق مطبوعہ ایضاً ص۱۲۵ بروایت مقداد بن اسودؓ حدیث مسند امام احمد ۱۲
۳ کتاب مذکور مطبوعہ ایضاً ص۱۳۸ بروایت انسؓ بن مالک حدیث ابوالشیخ ۱۲
۴ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل ثالث بروایت ابن عباسؓ حدیث بیہقی ۱۲
۵ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت حضرت انسؓ حدیث بخاری ۱۲
۶ مشکوٰۃ فصل ایضاً بروایت ابوہریرہؓ حدیث صحیحین ۱۲
۷ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت ابوہریرہؓ حدیث مسند احمد و بیہقی ۱۲
۸ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث ترمذی ۱۲
۹ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً بروایت ابن مسعودؓ حدیث ابن ماجہ
۱۰ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث بروایت عبد الرحمٰن بن قراد حدیث بیہقی ۱۲

محمدی زیور عکسی

حصہ سوم

المعروف بہ

فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ

باضافہ جدید اسلامی اوراد و وظائف

مؤلف ـــــ مولانا محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

جدید ترتیب و تصحیح ـــــ مولانا عزیز الحق عمری

ناشر:

فخر العبید اعظمی

مرکزی مکتبہ اہلحدیث مئو - یوپی ۲۷۵۱۰۱ انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الدُّعَاءَ سَبَبًا لِرَدِّ الْقَضَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَصْفِیَاءِ الْاَتْقِیَاءِ۔ اما بعد

اس تیسرے حصہ میں دعاء کی فضیلت اور اس کے آداب اور ذکر اور قبولیت دعاء کے اوقات کا بیان ہے پھر سویرے اور شام کی دعاؤں اور پھر ذکر کی فضیلت کا بیان ہے پھر استغفار اور اس کے بعد قرآن اور سورتوں اور آیات کے فضائل ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ذکر ہے اور پھر درود شریف کی فضیلت کا بیان ہے۔ بتوفیق اللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

فضیلتِ دُعا

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دعا ہی عبادت ہے خدا سے سوال کرنا عین عبادت ہے اور آپ نے اس کے ثبوت میں یہ آیت پڑھی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔ یعنی بے شک جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ اور فرمایا کہ جسے دعا کی توفیق ملے[2] یعنی برابر دعا کرتا رہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ اس[3] کے واسطے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرمایا کہ اللہ کے نزدیک[4] سب سے پیارا اور پسندیدہ سوال یہ ہے کہ انسان اپنے لئے اللہ سے عافیت و راحت کا سوال کرے یعنی ایسی تکلیف میں نہ پڑے جس سے دین کا نقصان ہو اور[5] فرمایا کہ تقدیر کو دعا ہی پھیرتی ہے اور اچھا سلوک ہی عمر بڑھاتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دعا[6] اس تکلیف کو دور کرتی ہے جو نازل ہوئی ہو اور اس کو بھی جو نازل نہیں ہوئی اور جب بلا اترتی ہے تو دعا ہی اس سے لڑتی اور اسے دور کرتی ہے اور[7] یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزیز اور کوئی چیز نہیں ہے۔

[1] حدیث ابن ابو شیبہ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم و مسند احمد۔ بروایت نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ انوار احمدی لکھنؤ صفحہ ۱ [2] حدیث ابن ابو شیبہ بروایت علی و ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱ [3] حدیث حاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ۱ [4] حدیث ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ۱ [5] حدیث ترمذی و ابن ماجہ بروایت سلمان و ابن حبان و حاکم بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ حصن حصین صفحہ ۱ [6] حدیث حاکم و بزار و طبرانی بروایت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ایضاً [7] حدیث ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین ایضاً صفحہ ۱۲

اور جو خدا سے[1] دعا نہیں کرتا خدا اس سے غصہ ہوتا ہے اس لئے دعا[2] کرنے سے بے بس ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ کوئی دعا کے ساتھ ہلاک نہیں ہوتا اور جو چاہتا ہے کہ پریشانیوں اور مشکلات میں اس کی دعا قبول ہو تو چاہئے کہ آسانی کے وقت میں دعا کرتا رہے یعنی مومن صابر کی فضیلت یہ ہے کہ دشواری سے پہلے اللہ سے التجا کرے۔ اور آپ نے فرمایا کہ دعا[3] ایمانداروں کا ہتھیار اور دین کا ستون اور آسمان وزمین کا نور ہے اور آپ نے فرمایا کہ جو مسلمان[4] ہو کر خدا سے سوال کرتا ہے خدا اسے دیتا ہے یا اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ کرتا ہے۔ **فائدہ**:۔ یعنی مومن کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو جو سوال کرے وہی اس کو ملتا ہے یا اس کا بہتر بدلہ ملتا ہے یا کوئی بڑی آفت اس سے ٹل جاتی ہے۔ یا فوراً یا بدیر دنیا میں اس کا بدل حاصل ہوتا ہے یا آخرت میں اس کے بدلے ثواب ملتا ہے۔

ذکر کی فضیلت

[5] رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے خیال کے پاس رہتا ہوں جیسا میرے بارے میں سوچتا ہے اس کے ساتھ ویسا ہی رہتا ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے میں اسے یاد کرتا ہوں نفس میں یاد کرتا ہے تو اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اور فرمایا[6] کہ بہتر اور پاکیزہ اور درجہ بلند کرنے والا چاندی اور سونے صدقہ کرنے اور خدا کی راہ میں شہید ہونے سے بہتر عمل اللہ کا ذکر ہے۔ اور فرمایا[7] کہ اللہ کے ذکر سے کوئی صدقہ افضل نہیں اور فرمایا[8] اللہ کے کچھ رہ نورد فرشتے ہیں جو اہل ذکر کو ڈھونڈتے رہتے ہیں پھر جب کوئی ذکر کی مجلس پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ جلد آؤ اور انہیں پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ڈھانک لیتے ہیں۔ اس طویل حدیث کے اخیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم سب گواہ رہو میں نے ان سب کو معاف کر دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے رب ان میں فلاں شخص بھی تھا وہ ان لوگوں میں نہیں تھا محض اپنے کام کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ جو بیٹھ جائے وہ بدبخت نہیں ہوتا وہ بھی

[1] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۱۲ [2] حدیث ابن حبان وحاکم بروایت انسؓ حصن حصین مطبوعہ ومد ایضاً [3] حدیث حاکم بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ ود ایضاً ۱۲ [4] حدیث امام احمد بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ ایضاً صہ ۱۳ [5] حدیث صحیحین وترمذی ونسائی وابن ماجہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ ومد ایضاً [6] حدیث ترمذی، ابن ماجہ، حاکم اور امام احمد بروایت ابو دراؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً صہ ۱۴ [7] حدیث صحیحین، ترمذی، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ صہ ۱۴ [8] حدیث طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۱۴ ۱۲

بخشدیا گیا اگرچہ کہ اہل ذکر میں نہیں تھا اس حدیث سے ذکر الٰہی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ہے اور جو لوگ شب و روز اللہ کے ذکر میں رہتے ہیں ان کی بڑائی کا ثبوت ملتا ہے کہ ان کی وجہ سے کچھ لوگ محض ساتھ رہنے کی وجہ سے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور[۵] فرمایا کہ جو خدا کو یاد کرتا ہے اور نہیں کرتا اس کی مثال زندہ اور غیر زندہ کی ہے اور حدیث[۳] میں آیا ہے جو خدا کی یاد کرنے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں چاروں طرف سے اپنے احاطہ میں کر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت انہیں چھپا لیتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور انہیں ان میں یاد کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔ یعنی فرشتوں میں۔ اور فرمایا[۳] کہ اللہ کے نزدیک سب سے پیارا عمل یہ ہے کہ ایک شخص اس حال میں انتقال کرے کہ اس کی زبان خدا کے ذکر سے تر ہو اور کوئی[۴] خدا کے عذاب سے زیادہ پایان اللہ کے ذکر سے نہیں ہے مگر جو اللہ کی راہ میں شہید ہو اور[۵] فرمایا کہ کوئی خدا کی راہ میں مال صرف کرتا ہو اور دوسرا خدا کا ذکر کرتا ہو تو جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ افضل ہے۔ اور[۶] فرمایا کہ ہر انسان کے دل میں دو مکان ہیں ایک میں فرشتہ رہتا ہے اور دوسرے میں شیطان اور جب بندہ خدا کو یاد کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب خدا کو یاد نہ کرے تو شیطان اپنا منہ اس کے دل میں رکھتا اور وسوسہ ڈالتا ہے۔ اور[۷] فرمایا کہ جو فجر کی نماز باجماعت پڑھتا ہے پھر آفتاب نکلنے تک بیٹھ کر خدا کو یاد کرتا ہے اور پھر دو رکعت نفل نماز پڑھتا ہے تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اور[۸] فرمایا کہ جو لوگ مل کر ایک مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے وہ گدھے کی لاش کے اوپر سے جدا ہوتے ہیں یعنی کسی مجلس میں بیٹھ کر خدا کا ذکر نہ کرنا گدھے کی سڑی لاش کھاتا ہے اور وہ قیامت کے روز افسوس کریں گے۔ اور[۹] فرمایا کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر پکارتا ہے کہ اے فلاں تجھ پر کوئی اللہ کو یاد کرنے والا بھی گذرا ہے اور جب وہ جواب دیتا ہے کہ ہاں تو دوسرا خوش ہوتا ہے۔ اور[۱۰] فرمایا کہ خدا کو بہت یاد کرو یہاں تک کہ بیوقوف لوگ کہیں کہ دیوانہ ہے۔ اور[۱۱] فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا رہے اور انگلیوں سے شمار کرے اس لئے کہ قیامت کے روز انگلیوں سے سوال کیا جائے گا اور وہ بولیں گی۔ اور[۱۲] فرمایا فجر کی نماز سے آفتاب نکلنے تک بیٹھ کر خدا کو یاد کرنا بنو اسماعیل کے چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک اللہ کی یاد کرنیوالوں کیساتھ بیٹھنا چار غلام آزاد کرنیسے بہتر ہے۔ اور[۱۳] فرمایا کہ سبقت کر گئے جو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں اور یاد کرتی ہیں اور[۱۴] فرمایا کہ جو خدا کے ذکر میں لگے رہتے ہیں ذکر انکے

۱؎ حدیث صحیحین بروایت ابوموسیٰ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۱۴ ۲؎ حدیث مسلم و ترمذی و ابن ماجہ بروایت ابوسعیدؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً ص۱۵ ۳؎ حدیث ابن ماجہ و بزار و طبرانی بروایت معاذ بن جبلؓ حصن حصین ص۔ ایضاً ۴؎ حدیث طبرانی و امام احمد و ابن ابوشیبہ حصن حصین ص۱۵ و ص۶ ۵؎ حدیث طبرانی بروایت ابوموسیٰؓ حصن حصین ص۱۶ ۶؎ حدیث ابن ابی شیبہ بروایت عبداللہ بن شفیق حوالہ ایضاً ص۱۷ ۷؎ حدیث ترمذی بروایت انسؓ حوالہ ایضاً ۸؎ حدیث حاکم و ابوداؤد و ترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حوالہ ایضاً ص۱۸ ۹؎ حدیث طبرانی بروایت ابن مسعودؓ حصن حصین مطبوعہ ص۔ ایضاً ۱۰؎ حدیث ابن حبان و احمد وغیرہ بروایت ابوسعید حوالہ ایضاً ۱۱؎ حدیث ابوداؤد و ترمذی بروایت بسرہ کتاب مذکور ص۹ ۱۲؎ حدیث ابوداؤد بروایت انسؓ حصن حصین ص۱۹ ۱۳؎ حدیث مسلم و ترمذی بروایت ابوہریرہؓ حوالہ مذکور ص۲ ۱۴؎ حدیث ترمذی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۲۸

گناہوں کو ڈال دے گا اور وہ قیامت کے روز ہلکے بوجھ آئیں گے اور فرمایا کہ شیطان سے اپنے کو اللہ کے ذکر سے بچایا جاسکتا ہے اور فرمایا کہ جو دنیا میں بستروں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں وہ قیامت کے روز بلند جنت میں ہوں گے۔ اور فرمایا کہ جن کی زبان ہمیشہ اللہ کی یاد سے تر رہتی ہے وہ ہنستے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔

آدابِ دُعا کا بیان

دعا کے کچھ آداب و رکن ہیں کچھ شرط اور کچھ ماموراور کچھ کی ممانعت ہے اور وہ ناجائز کھانے پینے اور ناجائز لباس سے پرہیز کرنا ہے اور ناجائز کسب ، اور اللہ کے لئے اخلاص اور پہلے کوئی نیک عمل کرنا پھر مشکل کے وقت اس کا وسیلہ چاہنا اور پاک صاف رہنا اور وضو کرنا اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا اور دوزانو ہو کر بیٹھنا اور دعا کے اول و آخر میں اللہ کی حمد و ثنا کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اور دونوں ہاتھ کشادہ کرنا اور شانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا اور ان کا کپڑے سے باہر کرنا اور باادب رہنا اور ڈرنا اور خاکساری اور لجاجت ظاہر کرنا اور دعا کے وقت آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا اور اللہ سے اس کے بہتر اسماء اور صفات کے وسیلے سے سوال کرنا اور تک بندی سے پرہیز کرنا اور خوش آوازی کا تکلف نہ کرنا اور اللہ کے پیغمبروں اور نیک بندوں کا وسیلہ پکڑنا اور آواز کو پست کرنا اور اپنے قصوروں کا اقرار کرنا اور دعائے ماثورہ کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں انتخاب کرنا۔ کیونکہ آپ نے دعا کے سلسلے میں دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں چھوڑی ہے اور ایسی دعا کا انتخاب کرنا جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں۔ اور سب سے اول اپنے لئے پھر والدین اور مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرنا اور امام ہو تو اپنے لئے دعا کو خاص نہ کرنا اور جب کوئی دعا کرے تو عزم کے ساتھ ایسے نہیں کہ اے خدا تو چاہے تو دے اس لئے کہ کوئی خدا کو مجبور نہیں کرسکتا یعنی اسے قبول کرنے سے کوئی روک نہیں سکتا اور دعا رغبت اور حضورِ دل اور انتہائی کوشش سے کرنی چاہئے اور خدا سے بہتر امید رکھنی چاہئے اور مکرر دعا کرنی چاہئے کم سے کم تین بار دعا کو

ل۔ حدیث ترمذی وغیرہ بروایت حارث مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۱ ۲۔ حدیث ابویعلی بروایت ابوسعید خدری حصن حصین مطبوعہ ایضاً ص ایضاً ۳۔ حدیث ابن ابی شیبہ بروایت ابودرداء حوالہ مذکور ص ۲۱ ۴۔ حدیث مسلم و ترمذی بروایت ابوہریرہؓ کتاب ایضاً ص ۲۲ ۵۔ حدیث مسلم و ترمذی وغیرہ حصن حصین مطبوعہ ایضاً ص ایضاً ۶۔ حدیث اربعہ و ابن حبان وغیرہ بروایت صدیق اکبر حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً ۷۔ حدیث ابوعوانہ بروایت عامر کتاب و ص ایضاً ۸۔ حدیث ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ بروایت انسؓ حصن حصین ص ۲۲ ۹۔ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت رفاعہ حصن حصین ص ایضاً ۱۰۔ حدیث ترمذی بروایت نفیل حصن حصین مطبوعہ ایضاً ص ۲۳ ۱۱۔ حدیث مسلم و نسائی بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً ۱۲۔ حدیث بخاری بروایت ابن عباسؓ کتاب و ص ایضاً ۱۳۔ حدیث بخاری بروایت انسؓ حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً ۱۴۔ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت عائشہؓ حصن حصین ص ۲۰ ۱۵۔ حدیث ابوداؤد و نسائی بروایت ابوبکر حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً ۱۶۔ حدیث ابوداؤد بروایت عائشہؓ حوالہ مذکور ۱۷۔ حدیث مسلم و ابوداؤد حوالہ مذکور ۱۸۔ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی حوالہ مذکور ۱۹۔ حدیث حاکم بروایت ابوہریرہؓ حوالہ مذکور ۱۲

دہرانا ہے اور دعا میں مبالغہ نہیں کرنا چاہئے اور گناہوں اور رشتے کو توڑنے کی دعا[۱] نہیں کرنی چاہئے اور ایسے کام کی دعا نہیں کرنی چاہئے جس سے[۲] فراغت ہو چکی ہو جیسے رزق کے مقدر سے زیادہ ہو جانے کی اور کسی جہنمی کے اہل جنت میں ہو جانے کی اور دعا میں حد سے[۳] بڑھنا یعنی محال چیز یا محال کے ہم معنی چیز کی دعا نہیں کرنی چاہئے اور یہ دعا نہیں کرنی چاہئے کہ میری ہی دعا قبول کر دوسرے کی نہیں۔ اور اپنی سب ضرورت[۴] یہاں تک کہ جوتے کے فیتے اور کھانے کے نمک کا سوال اللہ ہی سے کرنا چاہئے اور کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرنا چاہئے اور نہ کسی کو حاجت روا سمجھنا چاہئے۔ پھر دعا کے بعد آمین کہنا چاہئے اور ایسے ہی جو سن رہا ہو اس کو بھی[۵] پھر دعا[۶] کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا چاہئے اور جلدی[۷] نہیں کرنی چاہئے کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی یا دیر میں ہوئی۔

ذکر کے آداب

فائدہ:۔ علماء نے فرمایا ہے کہ دعا کی جگہ پاک اور صاف وستھری ہونی چاہئے اور جو دعا کرتا ہو اسے ان صفات سے موصوف ہونا چاہئے۔ یہ کہ اس کا منہ پاک صاف ہو اگر منہ میں بدبو ہو تو مسواک سے دور کر لینا چاہئے اور لجاجت، خاکساری اور حضور قلب سے قبلہ رو ہو کر دعا کرنی چاہئے اور جو دعا کی جائے اس کا معنی سمجھنا چاہئے اگر لفظ کے معنی نہ آتے ہوں تو اس کے معنی میں فکر کرنی چاہئے۔ اور کثرت ذکر کے لئے جلد بازی نہیں کرنی چاہئے اسی لئے علماء کے نزدیک کلمہ لآالٰہ الا اللہ کے ساتھ آواز کو دراز کرنا مستحب ہے اور ذکر سے کوئی فائدہ اور اس کا کوئی لحاظ نہیں جب تک ایسی آواز سے نہ بولے کہ خود سن لے۔ اور افضل ذکر قرآن مجید ہے لیکن چند جگہ جائز نہیں ہے۔ اور ذکر کی فضیلت لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر ہی میں محدود نہیں ہے۔ بلکہ جو کام بھی خدا اور اس کے رسول کے حکم کے موافق ہو وہ ذکر ہے چاہے چلنا ہو یا بیٹھنا سونا ہو یا اٹھنا بیچنا ہو یا خریدنا کھانا ہو یا پینا یا ہم بستری کرنا وغیرہ اور علماء نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہمیشہ سویرے شام ان اذکار کی پابندی کرتا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں تو وہ ذاکرین میں شمار ہوتا ہے اور جس کا ورد وقت سے چھوٹ جائے اسے اس کو جہاں تک ممکن ہو دوسرے وقت میں ادا کرنا چاہئے اور اس کی قضا میں کوتاہی

[۱] حدیث مسلم و ترمذی بروایت ابو ہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۵ [۲] حدیث نسائی بروایت ابن مسعودؓ حوالہ مذکور [۳] حدیث ترمذی بروایت ابن عباسؓ حوالہ مذکور [۴] حدیث ترمذی و ابن حبان بروایت انسؓ حوالہ مذکور [۵] حدیث صحیحین بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حوالہ مذکور [۶] حدیث ابو داؤد ترمذی وغیرہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حوالہ ایضاً [۷] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت ابو ہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً ص ۲۲ [۸] مضمون حصن حصین مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ ص ۲۹ ۱۲

نہیں کرنی چاہئے تاکہ پابندی کی عادت ہو

دُعا کے قبول ہونے کے اوقات

دعا قبول ہونے کا وقت شبِ[1] قدر ہے اور عرفہ[2] کا دن اور رمضان[3] کا مہینہ اور جمعہ کی رات[4] اور جمعہ کا دن، پچھلی آدھی رات[5] اور پہلی تہائی رات[6] اور پچھلی تہائی رات اور نصف شب اور سحری کا وقت اور جمعہ کی ساعت میں دعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔ **فائدہ**: بہت سی حدیثوں میں ہے کہ جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو مسلمان[7] دعا کرے قبول ہوتی ہے لیکن وہ کون ساعت ہے ایک حدیث میں ہے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے نماز ہونے تک ہے اور یہ بھی ہے کہ نماز کی تکبیر سے سلام[8] پھیرنے تک ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ اس کا وقت وہ ہے جب نمازی کھڑا[9] نماز پڑھتا ہو اور یہ بھی آیا ہے کہ وہ جمعہ کی آخیر[10] ساعت ہے اور یہ بھی ہے کہ صبح صادق[11] سے آفتاب نکلنے تک ہے اور بعض نے کہا کہ آفتاب نکلنے کے بعد ہے اور ابوذر[12] غفاریؓ نے فرمایا کہ زوال سے ایک ہاتھ سایہ ہونے تک ہے اور امام جزری نے فرمایا کہ میرے اعتقاد میں اس کا وقت وہ ہے جب امام نماز جمعہ میں سورہ فاتحہ پڑھے یہاں تک آمین بولے اس سے سب حدیثوں میں مطابقت[13] ہو جاتی ہے اور امام نووی نے فرمایا کہ قول اول درست ہے جو صحیح مسلم میں ابوموسیٰ اشعریؓ کی حدیث سے ثابت ہے یعنی امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز سے فراغت تک کا وقت

اذان دینے[14] کے وقت اور اذان و اقامت[15] کے درمیان میں دعا قبول ہوتی ہے لہٰذا اس وقت دونوں عالم کی عافیت کے لئے دعا کرنی چاہئے اور حی علی[16] الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد اس شخص کے لئے جس کو کوئی مشکل یا شدت درپیش ہو اور جہاد[17] میں صف بندی کے وقت اور عین لڑائی کے وقت جو خدا کے لئے ہو اور فرض[18] نماز کے بعد اور سجدے[19] میں اور تلاوت[20] قرآن کے بعد اور آب[21] زمزم پینے کے وقت۔

---

[1] حدیث ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ حصن حصین مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ ص۲۸ [2] حدیث ترمذی بروایت عمرو بن شعیبؓ حوالہ مذکور [3] حدیث ترمذی و حاکم بروایت ابن عباسؓ حوالہ ایضاً [4] حدیث ابوداؤد و ترمذی وغیرہ حصن حصین مطبوعہ و صہ ایضاً [5] حدیث طبرانی بحوالہ مذکورہ [6] حدیث ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ بروایت عمرو بن عتبہ بحوالہ ایضاً [7] حدیث مسلم و ابوداؤد بروایت ابوموسیٰ بحوالہ مذکورہ ص۲۸ [8] حدیث ترمذی و ابن ماجہ بروایت عمرو بن عوف بحوالہ مذکور [9] حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہؓ بحوالہ مذکورہ ایضاً [10] حدیث ابوداؤد، و ترمذی وغیرہ بروایت جابرؓ بحوالہ مذکورہ [11] مضمون حصن حصین مطبوعہ و صہ ایضاً [12] ایضاً مضمون حصن حصین ص۲۹ [13] ایضاً مضمون حصن حصین صہ ایضاً [14] حدیث ابوداؤد و حاکم بروایت سہل حصن حصین ص۳ [15] حدیث ابوداؤد و ترمذی وغیرہ بروایت انسؓ حوالہ مذکور [16] حدیث حاکم بروایت ابوامامہ حصن حصین ص۳ [17] حدیث ابوداؤد بروایت سہل کتاب مذکور ص۳ [18] حدیث ترمذی و نسائی۔ بروایت ابوامامہ حصن حصین ایضاً [19] حدیث مسلم و ابوداؤد وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ بحوالہ ایضاً [20] حدیث ترمذی بروایت عمران بن حصین کتاب مذکور ایضاً [21] حدیث حاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کتاب مذکور ص۳۱ ۱۲

اور میت کے پاس[۱] حاضر ہونے کے وقت اور مرغا کے آواز کرنے کے وقت[۲] اور مسلمانوں کے ذکر کی مجلس میں فراہم ہونے کے وقت اور امام کے سورہ فاتحہ کے اندر ولا الضالین پڑھنے کے بعد اور میت کی آنکھ بند کرنے کے وقت اور نماز کی تکبیر کے وقت اور بارش ہونے کے وقت اور اس حدیث کو امام شافعیؒ نے کتاب الام میں مرسل روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ بارش ہونے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے ایسے خانہ کعبہ کو دیکھنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور سورہ انعام کے دو اسم ذات کے درمیان اور ہم نے بہت لوگوں سے سنا ہے کہ یہ آزمودہ ہے۔

جن لوگوں کی دُعا قبول ہوتی ہے

لاچار[۱] کی دعا اور مظلوم[۲] کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ کہ گنہگار ہو اور کافر ہو[۳] اور ایسے ہی اولاد کیلئے والدین کی دعا قبول ہوتی ہے اور ایسے ہی عادل حاکم کی دعا بھی قبول ہوتی[۴] ہے اور نیک شخص کی دعا قبول ہوتی[۵] ہے اور اس لڑکے کی دعا قبول ہوتی ہے جو اپنے والدین کے ساتھ اچھا[۶] برتاؤ کرتا ہے اور ایسے ہی مسافر[۷] کی دعا قبول ہوتی ہے اور روزہ کھولنے کے وقت روزے[۸] دار کی دعا قبول ہوتی ہے اور مسلمان بھائی سامنے ہو اور دل یا زبان[۹] سے دعا کر رہا ہو جسے وہ نہ سنتا[۱۰] ہو یا پس پشت دعا کرتا ہو تو وہ دعا قبول ہوتی ہے اور حدیث میں ہے کہ جب تک ظلم یا رشتہ توڑنے[۱۱] کی دعا نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی تو میری دعا قبول نہیں ہوئی تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر رات بہت سے لوگوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے ان میں سے ہر بندے کی دعا قبول ہوتی ہے اور جامع ابو المنصور میں ہے کہ حاجیوں کی دعا صحیح دعا ہے جب تک کہ واپس آجائیں۔

[۱] حدیث مسلم وغیرہ بروایت ام سلمہؓ حصن حصین مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ صفحہ ۳۱ [۲] حدیث بخاری ومسلم وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۳] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت ابن عباسؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۴] حدیث ابوداؤد وترمذی وغیرہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۵] حدیث ابوداؤد وترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۶] حدیث بخاری ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۷] حدیث مسلم بروایت عمرؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۸] حدیث ابوداؤد وترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۹] حدیث ترمذی وابن ماجہ وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۱۰] حدیث مسلم وابوداؤد بروایت ابوسعیدؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۱۱] حدیث ابن ابوشیبہ وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ۲۴ [۱۲] حدیث امام احمد بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۱۳] حدیث حاکم بروایت سعد بن ابی وقاصؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ایضاً [ع] حدیث بخاری ومسلم وغیرہ بروایت عطیہ انصاری حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [ع] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت عطیہ انصاری حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [س] سورہ انعام میں جہاں اسم ذات دوبار متصل آتا ہے قالوا لن نؤمن حتیٰ نؤتیٰ مثل ما اوتی رسل اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ سورہ انعام رکوع ۱۵ پ ۸ تلاوت میں رسل اللہ پر وقف کرکے دعا کرے پھر اللہ اعلم پڑھے تو دعا قبول ہوتی ہے۔

اسم اعظم کا بیان

اسم اعظم کی یہ برکت ہے کہ اس کے ساتھ دعا کرنے سے دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے پر وہ عنایت کرتا ہے اور وہ اسم اعظم یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اسم اعظم یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی اے اللہ تجھ سے اس وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ بیشک تو اللہ ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی اکیلا بے نیاز جس کے نہ اولاد ہے نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ تیرے برابر کوئی ہے۔ اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اسم اعظم یہ ہے[2] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی اے اللہ تجھ سے اس ذریعے سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے ہی لئے حمد ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اکیلا تیرا کوئی شریک نہیں تو شفیق اور محسن آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اے جلال واکرام کے مالک، اور بعض حدیثوں میں ہے کہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ[3] اسم اعظم ہے یعنی اے زندہ وپائندہ اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے[4] وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اور فاتحہ آل عمران الٓمّٓ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ اور کچھ حدیثوں میں ہے کہ اسم اعظم سورہ بقرہ و آل عمران اور سورۂ طٰہٰ میں ہے[5] اور قاسم نے کہا کہ میں نے اسم اعظم ڈھونڈا اور اسے پایا وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور امام جزری نے کہا کہ میرے نزدیک اسم اعظم اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے کیونکہ اس سے سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

اللہ کے ننانوے ۹۹ نام

رسول[6] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ننانوے ایک کم سو نام ہیں جو انہیں یاد رکھے گا

[1] حدیث ابوداؤد ونسائی وترمذی وغیرہ. بروایت بریدہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۳۴ [2] حدیث ابوداؤد و نسائی، وترمذی وغیرہ. بروایت انسؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۳۹ [3] حدیث ابوداؤد ونسائی وترمذی وغیرہ بروایت انسؓ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً [4] حدیث ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ وغیرہ بروایت اسماءؓ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً [5] حدیث حاکم بروایت امامہؓ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً [6] حدیث صحیحین وترمذی ونسائی وغیرہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صہ ۳۶ اسماء الٰہی حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً ۱۲

وہ جنت میں جائے گا وہ ننانوے نام یہ ہیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہی اللہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اَلرَّحْمٰنُ بڑا شفیق ہے اَلرَّحِیْمُ اور رحم اس کی پائیدار صفت ہے اَلْمَلِكُ سب کا بادشاہ ہے اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے اَلسَّلَامُ خود سلامت اور عالم کا رکھوالا ہے اَلْمُؤْمِنُ بے خوف کرنے والا اَلْمُهَيْمِنُ پاسبان اَلْعَزِیْزُ زبردست اَلْجَبَّارُ طاقتور اَلْمُتَكَبِّرُ عظیم الشان اَلْخَالِقُ آفریدگار اَلْبَارِئُ موجد اَلْمُصَوِّرُ صورت ساز اَلْغَفَّارُ عیب پوش اَلْقَهَّارُ سب پر غالب اَلْوَهَّابُ داتا اَلرَّزَّاقُ روزی رساں اَلْفَتَّاحُ رزق و رحمت کا دروازہ کھولنے والا اَلْعَلِیْمُ سب چیز کا جانکار اَلْقَابِضُ روحوں اور رزق کا بند کرنے والا اَلْبَاسِطُ رزق کشا اَلْخَافِضُ پست کرنے والا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا۔ اَلْمُذِلُّ رسوا کرنیوالا اَلسَّمِیْعُ سننے والا اَلْبَصِیْرُ سب دیکھنے والا اَلْحَكَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ انصاف ور اَللَّطِیْفُ باریک بیں اَلْخَبِیْرُ ہر چیز سے باخبر اَلْعَظِیْمُ بہت بڑا اَلْعَظِیْمُ بہت بڑا اَلْغَفُوْرُ پردہ دار اَلشَّكُوْرُ قدرداں اَلْعَلِیُّ بلند رتبہ اَلْكَبِیْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِیْظُ پاسبان اَلْمُقِیْتُ باقدرت اَلْحَسِیْبُ حساب لینے والا اَلْجَلِیْلُ شاندار اَلْكَرِیْمُ فیاض اَلرَّقِیْبُ محافظ اَلْمُجِیْبُ حاجت روا اَلْوَاسِعُ کشادہ اَلْحَكِیْمُ استوار کار باحکمت اَلْوَدُوْدُ بڑی محبت کرنے والا اَلْمَجِیْدُ صاحب شرف اَلْبَاعِثُ دوبارہ زندہ کرنے والا اَلشَّهِیْدُ موجود اَلْوَكِیْلُ بڑا کارساز اَلْمَتِیْنُ استوار و پائیدار اَلْوَلِیُّ سرپرست اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا ہوا اَلْمُحْصِیْ شمار و احاطہ کرنے والا۔ اَلْمُبْدِئُ موجد بے مثال اَلْمُعِیْدُ دوبارہ زندہ کرنیوالا اَلْمُمِیْتُ مارنے والا اَلْحَیُّ زندہ اَلْقَیُّوْمُ پائندہ اَلْمَاجِدُ صاحب شرف اَلْوَاحِدُ اکیلا اَلْاَحَدُ ایک اَلصَّمَدُ بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ صاحب اقتدار اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنے والا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والا اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا اَلْاٰخِرُ پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں اَلظَّاهِرُ ظاہر اپنی قدرت کی نشانیوں سے اَلْبَاطِنُ سب سے پوشیدہ اَلْوَالِیُ مالک اَلْمُتَعَالِیْ سب سے بلند اَلْبَرُّ محسن اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا اَلْمُنْتَقِمُ انتقام لینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کو مٹانے والا اَلرَّءُوْفُ نہایت نرم مَالِكُ الْمُلْكِ ملک کا مالک ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ عزت و بڑائی کا مالک اَلْمُقْسِطُ باانصاف اَلْجَامِعُ قیامت کے دن سب کو فراہم کرنے والا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیْ بے نیاز کرنے والا اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر رساں اَلنَّافِعُ فائدہ رساں اَلنُّوْرُ سراپا نور اَلْهَادِیْ رہنما اَلْبَدِیْعُ بے نظیر، بے مثال اَلْبَاقِیْ ہمیشہ موجود اَلْوَارِثُ فنائے عالم کے بعد سب کا مالک اَلرَّشِیْدُ رہنما اَلصَّبُوْرُ بڑا بردبار۔

جن کلموں کیساتھ دعا قبول ہوتی ہے

حدیث[۱] میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کہتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری دعا قبول ہوئی جو سوال چاہو کرو۔ اور[۲] آپ نے فرمایا کہ جو یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہتا ہے اس کے ساتھ ایک فرشتہ رکھدیا جاتا ہے اور جو تین بار یہ کلمہ کہتا ہے اس سے فرشتہ کہتا ہے کہ ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے جو سوال چاہے کرلے اور آپ نے فرمایا کہ جو تین بار اللہ[۳] سے جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے اے اللہ اسے جنت میں داخل کردے اور جو تین بار جہنم سے پناہ چاہتا ہے جہنم کہتی ہے اے اللہ اسے جہنم سے پناہ دیدے اور جو[۴] ان پانچ کلموں کے وسیلے سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز دیتا ہے وہ کلمات یہ ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

دعا قبول ہونیکے وقت الحمد کہنے کا بیان

[۵] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے دل سے جانے کی اس کی دعا قبول ہوئی مثال کے طور پر بیماری سے شفا پاگیا یا سفر سے واپس آگیا تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ یعنی سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کی عزت وجلال سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔

صبح اور شام کی دعا

[۶] سویرے اور شام کو یہ سب دعائیں یا ان میں سے کچھ پڑھنی چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ یعنی اس اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز ضرر رساں نہیں ہوتی اور وہ سنتا جانتا ہے، جو شخص سویرے اور شام تین بار یہ دعا پڑھے وہ ہر بیماری سے امن میں رہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ

[۱] حدیث ترمذی بروایت معاذ حصن حصین مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ ص۲۹ [۲] حدیث حاکم بروایت ابوامامہ حوالہ مذکور [۳] حدیث ترمذی، نسائی وابن ماجہ بروایت ابن عباسؓ وغیرہ بروایت انس حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً [۴] حدیث ترمذی وطبرانی حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً [۵] حدیث حاکم بروایت عائشہؓ حصن حصین ص۲۹ [۶] حدیث ابوداؤد وترمذی ونسائی وغیرہ بروایت عثمانؓ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً [۷] حدیث طبرانی بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً [۸] حدیث ترمذی ودارمی وابن سنی بروایت معقل بن یسار حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً ۱۲

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ، هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط یعنی راندے ہوئے شیطان سے اس اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو سنتا اور جانتا ہے وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں غائب اور موجود کا عالم وہی شفیق ورحیم ہے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو بادشاہ پاک، سلام، امن کا مالک، زبردست، باعزت، طاقتور بڑا ہے، اللہ ان شرکاء سے پاک ہے جو لوگ ٹھہرایا کرتے ہیں، وہی اللہ پیدا کرنے والا موجد بے مثال، صورت ساز ہے اسی کے اچھے نام ہیں جو آسمان وزمین میں ہیں اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ باعزت اور استوار کار ہے۔ یہ دعا سویرے اور شام[۱] تین بار پڑھے قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تین بار پڑھے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تین بار پڑھے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین بار پڑھے اور یہ دعا[۲] پڑھنی چاہئے فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِى الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۔ اللہ کی پاکی ہے جس وقت تم شام کرتے ہو یا جس وقت سویرا کرتے ہو اور اسی کی آسمان وزمین میں شام کو تعریف ہے اور جس وقت تم دوپہر کرتے ہو بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور جاندار سے بے جان کو اور سوکھنے کے بعد زمین کو زندہ کردیتا ہے اور تم ایسے ہی (زمین سے) نکالے جاؤگے۔ [۳] اور یہ آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ پڑھنی چاہئے اور سورہ غافر کی آیت ابتداء سے اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک پڑھنی چاہئے اور سویرے کی یہ دعا بھی ہے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ط ہم نے سویرا کیا اور اور اللہ کے ملک نے سویرا کیا اور اللہ کی حمد ہے اور اللہ کے سوا جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں کوئی

[۱] حدیث حاکم بروایت عائشہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۹ [۲] حدیث ابوداؤد بروایت ابن عباسؓ حوالہ مذکور
[۳] حدیث مسلم وابوداؤد وترمذی وغیرہ بروایت ابن مسعودؓ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً ۱۲

معبود نہیں ہے اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے رب میں تجھ سے اس دن کی بھلائی اور اس کے مابعد کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی برائی سے اور اس کے بعد کے دن کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب میں کاہلی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب میں تجھ سے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ شام کو بھی یہی دعا پڑھے لیکن اس میں اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ یعنی ہم نے شام کیا اور اللہ کے ملک نے شام کیا، پڑھنا چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَفِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ یعنی اے اللہ میں کوتاہی، بڑھاپے اور بڑھاپے کی برائی اور دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں [۲] اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ یعنی ہم نے سویرا کیا اور اللہ رب العالمین کے ملک نے سویرا کیا اے اللہ میں تجھ سے اس دن کی بھلائی اور اس کی کامیابی اور اس کی مدد اور اس کی ظفر اور اس کی برکت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور اس کے بعد کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں شام کی بھی یہی دعا ہے لیکن اس میں اَصْبَحْنَا کے بجائے اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ پڑھنا چاہیئے اور ھٰذَا الْیَوْمِ کے بدلے ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ [۳] اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ یا اللہ تیری توفیق سے ہم نے سویرا اور شام کیا اور تیری مدد سے زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے وفات پاتے ہیں اور تیری ہی طرف پھر کر جانا ہے، شام کی دعا میں نشور کے بجائے اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ کہنا چاہیئے [۳] اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰی اَنْفُسِنَا سُوْءًا اَوْ نَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ یعنی اے اللہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کے عالم ہر چیز کے رب اور مالک میں اقرار کرتا ہوں کہ تو ہی معبود ہے تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کے شر اور اس کی شرارت سے اور اس سے کہ اپنے اوپر کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان کی طرف اسے پھیروں۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَلٰٓئِکَتَکَ وَجَمِیْعَ

---

[۱] حدیث مسلم بروایت ابن مسعودؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً صـ۳۲ [۲] حدیث ابو داؤد بروایت ابو مالک حصن حصین مطبوعہ وصـ ایضاً [۳] حدیث ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ بروایت ابو ہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ۳۳ [۴] حدیث ابو داؤد و ترمذی و نسائی حوالہ مذکورہ صـ۳۳

خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اے اللہ میں نے سویرا کیا اس حال میں کہ تجھے شاہد بناتا ہوں اور تیرے عرش برداروں اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام کائنات کو کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسولؐ ہیں۔ یہ دعا چار بار پڑھنی چاہئے اور شام کو اَصْبَحْتُ کی جگہ اَمْسَيْتُ کہنا چاہئے

ۓ دوسری روایت میں اس کے اندر یہ الفاظ زیادہ ہیں وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ یعنی اے اللہ میں دنیا و آخرت میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ تجھ سے اپنے دین و دنیا اور اہل و مال میں عفو اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ میرا عیب چھپا دے اور میرا ڈر دور کر دے اے اللہ میری میرے سامنے اور پیچھے اور دائیں بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور اس سے کہ میں اپنے نیچے سے اغوا کر لیا جاؤں ؀ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؁ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا ۔ اکیلے اللہ کے سوا جس کا کوئی شریک نہیں کوئی معبود نہیں ہے اسی کا ملک اور اسی کی حمد ہے وہ مارتا اور زندہ کرتا ہے اور وہ زندہ و پائندہ ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے میں اللہ کو رب بنا کر اور اسلام کو دین بنا کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول مان کر خوش ہو گیا۔ اور آپؐ سویرے اور شام تین بار یہ دعا پڑھتے تھے ؃ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ؄ اے اللہ جس نعمت نے میرے یا تیری کسی مخلوق کے ساتھ سویرا کیا ہے وہ اکیلے تیری طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرے ہی لئے حمد اور تیرا ہی شکر ہے ؅ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ

ۓ حدیث طبرانی و ترمذی بروایت انسؓ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً ؀ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی حصن حصین صہ۴۳ ؁ حدیث ابوداؤد و ابن ماجہ و نسائی وغیرہ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً ؂ حدیث ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ بروایت ابن عباسؓ کتاب مذکور صہ۱۴ ؃ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت ابوسلام حصن حصین مطبوعہ ایضاً صہ۱۴ ؄ حدیث ابوداؤد و نسائی بروایت عبداللہ بن عباسؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ۴۵ ؅ حدیث ابوداؤد و نسائی وغیرہ بروایت ابوبکرؓ کتاب وصہ ایضاً ۱۲

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ اے اللہ مجھے میرے بدن میں عافیت دے اے اللہ مجھے میرے کان میں عافیت دے اے اللہ مجھے میری آنکھ میں عافیت دے کوئی معبود نہیں مگر تو ہی، اے اللہ میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ دعا تین بار[1] پڑھنی چاہیے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَآءْ لَمْ یَکُنْ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا یعنی میں اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتا ہوں طاقت اور قوت اللہ سے ہے جو چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک اللہ علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے[2] اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ہم نے اسلام کی فطرت اور اخلاص کے کلمے پر سویرا کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر سب سے کٹ کر فرمانبردار ہو کر اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے[3] یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ یعنی اے زندہ اے پائندہ تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں میرا سب معاملہ سدھار دے اور مجھے پل بھر بھی میرے حوالہ نہ کر۔ یہ دعا صرف سویرے کی ہے[4] اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے وعدہ و پیمان پر ہوں جس قدر ہو سکا ہے میں اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کیا ہے اور اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنی گناہ کا اقرار کرتا ہوں تو مجھے بخش دے بیشک گناہوں کو تو معاف کرتا ہے[5] اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَّلَکَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَکَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَکَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِکَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِکَ

[1] حدیث ابوداؤد و نسائی وغیرہ بروایت عبدالحمید حصن حصین صفحہ ۳۵ [2] حدیث احمد و طبرانی بروایت عبدالرحمٰن حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۶ [3] حدیث نسائی و حاکم بروایت انسؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً و صفحہ ایضاً [4] حدیث نسائی و حاکم بروایت انسؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۶ [5] حدیث طبرانی بروایت ابو امامہؓ حصن حصین مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ صفحہ ۴۶

تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ عَلَتْ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ اے اللہ تو سب سے زیادہ قابل ذکر اور سب سے زیادہ قابل عبادت اور سب سے زیادہ مددگار اور سب مالکوں سے زیادہ شفیق اور سب سے زیادہ فیاض اور سب سے بڑا کشادہ دست ہے تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور تو یگانہ ہے تیرا کوئی حصہ دار نہیں ہر چیز زوال پذیر ہے تیری ذات کو چھوڑ کر تیری اجازت ہی سے تیری فرمانبرداری کی جاتی ہے اور تیرے علم ہی سے تیری نافرمانی کی جاتی ہے تیری فرماں برداری کی جائے تو تو قدر کرتا ہے اور نافرمانی کی جائے تو معاف کرتا ہے تو موجود میں سب سے قریب سب سے نزدیک کا محافظ ہے تو سب نفوس پر بلند ہے اور پیشانیوں کو پکڑ رکھا ہے اور عمروں کو لکھدیا ہے اور موت کو لکھ لیا ہے دل تیرے سامنے کھلے ہیں اور راز تیرے پاس ظاہر ہیں حلال وہ ہے جو تو نے حلال کر دیا اور حرام وہ ہے جو تو نے حرام کر دیا ہے اور دین وہی ہے جو تو نے بنا دیا ہے اور حکم وہی ہے جس کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے اور مخلوق تیری مخلوق ہے اور بندے تیرے بندے ہیں تو اللہ ہے شفیق (اور) رحیم ہے میں تیری ذات کی روشنی سے جس سے آسمان و زمین روشن ہیں اور تیرے ہر حق کے وسیلے سے اور تیرے اوپر سائلوں کے حق کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس سویرے یا اس شام میں مجھے معاف کر دے اور اپنی قدرت سے مجھے جہنم سے پناہ دے۔ جو یہ دعا سویرے شام پڑھتا ہے اور اسی روز وفات پا جاتا ہے وہ شہید کا درجہ پاتا ہے۔ ۲ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ یعنی مجھے اللہ بس ہے نہیں معبود ہے مگر وہی میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا رب ہے۔ یہ دعا سات بار پڑھے۔ اور جو سویرے ۳ شام سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے اور یہ بھی ہے کہ سو بار اسے پڑھنے پر سمندر کے پھین برابر گناہوں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۱ سویرے پڑھنے پر ہٰذِهِ الْغَدَاةِ اور شام کو ہٰذِهِ الْعَشِيَّةِ پڑھے ۲ حدیث ابن سنی و ابوداؤد حصن حصین مطبوعہ وصد ایضاً ۳ حدیث ابوداؤد و مسلم اور ترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ وصد ایضاً۔

سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کا اور یہ بھی ہے کہ سو بار اسے (دن میں) پڑھنے پر سمندر کے پھین برابر گناہ ہوں تو معاف کر دیئے جائیں گے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اللہ اکیلے لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے ملک اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو شخص[1] یہ کلمہ توحید دس بار پڑھے اسے بنو اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص[2] سو بار یہ کلمہ توحید پڑھتا ہو اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور سو نیکیاں لکھی جاتی ہے اور برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس روز شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا ہے اور اس سے بہتر وہی ہوتا ہے جس نے اس کو اس سے زیادہ پڑھا ہو۔ اور حدیث میں[3] یہ بھی ہے سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دس بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا چاہئے۔

ادائے قرض اور غم دور ہونے کی دعا

جو[4] قرض یا غم میں پھنس جائے اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔ اے اللہ فکر و غم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مجبوری اور سستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قرض کے غلبے اور لوگوں کی زبردستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں **فائدہ**:۔ یہ سب دعائیں سویرے بھی پڑھے اور شام کے وقت بھی اور شام کے وقت ان میں اس دعا کو بڑھا دے[5] اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ ہم نے شام کیا اور اللہ کے ملک نے شام کیا اور اللہ کی حمد ہے میں اس اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو آسمان کو زمین پر ڈھ جانے سے اپنے حکم ہی سے روکتا ہے اس چیز کی برائی سے جسے پھیلایا اور پیدا کیا اور سویرے اس دعا کے ساتھ یہ بڑھائے[6] اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظْمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا یَضْحٰی لِلّٰہِ فِیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ

[1] حدیث نسائی و ابن ماجہ وغیرہ بروایت ابو ایوب حصن حصین مطبوعہ و صہ ایضاً [2] حدیث صحیحین مشارق الانوار باب اول [3] حدیث مسلم ابوداؤد، ترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ایضاً [4] حدیث ابوداؤد بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً [5] حدیث طبرانی بروایت ابن مسعودؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ۴۹ [6] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت عبدالرحمٰنؓ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً

صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهٗ نَجَاحًا اَسْاَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
یعنی ہم نے اور اللہ کے ملک نے سویرا کیا۔ بڑائی اور شان اور پیدا کرنا اور حکم اور شب و روز اور جو ان
دونوں میں ظاہر ہوتا ہے اکیلے اللہ کے لئے ہے۔ اے اللہ اس دن کے آغاز کو درستی اور اس کے درمیان کو
کامیابی اور اس کے اخیر کو سرفرازی کا باعث کر دے میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی اچھائی کا سوال
کرتا ہوں اے ارحم الراحمین[1] لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ
وَاِلَيْكَ اللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ وَّمَا حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَّذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ
بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَاْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَّعْنٍ فَعَلٰى
مَنْ لَّعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنَا مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ یعنی اے اللہ میں
بار بار حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر ثابت ہوں ساری اچھائی تیرے ہاتھ میں ہے تجھ سے اور تیری
طرف سے ہے اے اللہ میں نے جو بات کی ہے یا جو حلف لیا ہے یا جو نذر مانی ہے یہ سب تیرے چاہنے
پر ہے جو تو نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوگا اور تصرف کی قوت اور طاقت تجھ سے ہی ہے بیشک تو
ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میں نے جو دعا کی ہے اس کے لئے کی ہے جس پر تو نے رحم کیا ہے اور جو
لعنت کی ہے وہ اس پر ہے جسے تو نے ملعون قرار دیا ہے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست
ہے تو مجھے فرمانبرداری کی حالت میں وفات دے اور نیکوں میں شامل کر دے[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ فِيْ وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَآئِكَ
فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى
عَلَيَّ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ
شَهِيْدًا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ
وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ
حَقٌّ وَّلِقَآءَكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاِنَّكَ
اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

[1] حدیث ابن سنی وحاکم وغیرہ بروایت زید بن ثابت حصن حصین صفحہ ۵ [2] حدیث حاکم وطبرانی وغیرہ بروایت زید بن ثابت رضی
حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۵۱، ۵۲ ۱۲

اے اللہ میں تیری قضا پر رضا کا اور موت کے بعد عیش کی ٹھنڈک کا اور تیرے دیدار کی لذت کا اور بغیر ضرر اور بغیر گمراہ کن فتنے کے تیری ملاقات کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے یا گناہ یا ایسی غلطی کروں جسے تو معاف نہیں کرتا اے اللہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے شرف و عزت والے بیشک میں اقرار کرتا ہوں تجھ سے اس دنیا میں اور تجھے شاہد بناتا ہوں اور تیری شہادت کافی ہے۔ بے شک میں اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا اور لاشریک ہے۔ تیرا ہی ملک اور تیرے ہی لئے حمد ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا اور تجھ سے ملنا ثابت ہے اور قیامت آکر رہے گی اس میں کوئی شک نہیں اور تو جو قبر میں ہیں ان کو اٹھائے گا اور بیشک اگر تو نے مجھے میرے سپرد کر دیا تو کمزوری اور عیب اور گناہ اور لغزش کے سپرد کر دیا بے شک میں تیری رحمت ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اس لئے میرے سارے گناہ معاف کر دے کیونکہ تو ہی گناہیں معاف کرتا ہے اور میری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

[1] پھر آفتاب نکلنے پر یہ دعا پڑھنی چاہئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا یعنی اللہ کی تعریف ہے جس نے ہمیں اس دن معاف کر دیا اور ہماری گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہیں کیا اور ایک اور روایت میں یہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَنَا ھٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْہِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ۔ سب تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں یہ دن نصیب کیا اور ہماری لغزشیں معاف کیں اور آگ کا عذاب نہیں دیا۔ پھر دو رکعت نماز اشراق پڑھنی چاہئے، اور حدیث میں ہے کہ جو چار رکعت پڑھے اللہ اس کی مہمات کے لئے کفایت کرتا ہے۔

دن کی دعائیں

مذکورہ دعائیں سویرے اور شام کو پڑھنے کے لئے تھیں اب پورے دن پڑھنے کی دعائیں ذکر کی جاتی ہیں [2] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسے سو بار پڑھنا چاہئے اور دو سو بار پڑھنے پڑھنے کا بھی حکم ہے [3] سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ایک سو بار پڑھنا چاہئے اور جو دن بھر میں دس بار [4] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے

[1] حدیث مسلم بروایت ابن مسعودؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۵۱ [2] حدیث ترمذی و طبرانی بروایت انسؓ حصن حصین ایضاً ص ۵۲ [3] حدیث ترمذی و ابو داؤد حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً [4] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت ابوہریرہ رضؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً ص ۵۱

ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو شیطان کو اس سے ہٹاتا ہے۔[1] اور جو مومن اور مومنات کے لئے روزانہ پچیس یا ستائیس بار مغفرت کی دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے اہلِ زمین کو روزی دی جاتی ہے اور[2] جو روزانہ سو بار سبحان اللہ پڑھتا ہے۔ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی ہزار بدی دور کی جاتی ہے اور مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے[3] اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ یعنی اے اللہ یہ تیری شب کی آمد اور تیرے دن کی واپسی اور تیرے بندوں کی دعا کی آواز کا وقت ہے تو مجھے معاف کر دے۔

شب و روز کی دعائیں

یہ[4] دعائیں شب و روز پڑھنے کی ہیں، سید الاستغفار، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے تو ہی معبود ہے تو نے مجھ کو پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور تجھ سے کئے ہوئے وعدہ و پیمان پر ہوں جس قدر ہو سکا ہے میں اپنے کئے کی برائی سے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اپنے اوپر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تو مجھے معاف کر دے اس لئے کہ تو ہی گناہ معاف کرتا ہے جو اس سید الاستغفار کو دن میں پڑھے اور پھر وفات پا جائے تو جنت میں داخل ہوگا اور ایسے ہی رات میں پڑھے اور اسی رات انتقال کر جائے تو جنت میں داخل ہوگا[5] لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ اکیلے لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا ملک اور اسی کی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور عمل اور بدن کی قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔ جو[6] یہ کلمات دن یا رات یا مہینے میں پڑھے اور[7] اسی دن یا رات یا مہینے میں انتقال کر جائے تو اس کے گناہ

[1] حدیث ابو یعلیٰ بروایت انسؓ حصن حصین ص۵۲ [2] حدیث طبرانی و ابو داؤدؒ حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [3] حدیث مسلم و ترمذی و نسائی وغیرہ سعد بن ابو وقاصؓ حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [4] حدیث ابو داؤد و ترمذی و حاکم بروایت ام سلمہؓ حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [5] حدیث بخاری و نسائی وغیرہ بروایت شداد بن اوسؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۴۹ [6] حدیث بخاری و نسائی بروایت شداد بن اوسؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۵۹ [7] حدیث طبرانی بروایت ابو ہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۵۵

بخشدیئے جاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان کو بلایا اور فرمایا کہ تمہیں ایسے کلمات دیتا ہوں جو رحمٰن کی طرف سے نازل ہوئے ہیں تم اللہ کی طرف رغبت کرو اور ان کے ساتھ دعا کرو اور وہ کلمات یہ ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِی اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا یَّتْبَعُھَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَۃً مِّنْکَ وَعَافِیَۃً وَّمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا اے اللہ میں تجھ سے درست ایمان کا اور حسن سیرت میں ایمان کا اور ایسی نجات کا سوال کرتا ہوں جس سے کامیابی اور تیری رحمت اور تیری عافیت و مغفرت اور رضا حاصل ہو۔ یہ سب دعائیں یا انہیں سے کچھ پڑھنی چاہئیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

کوئی اپنے مکان میں داخل ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا یعنی اے اللہ میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی اور نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں ہم اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے نکلے اور ہم نے اپنے رب اللہ پر بھروسہ کیا پھر چاہیے کہ اپنے اہل خانہ کو سلام کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شام کو مکان میں آتا ہے پھر اللہ کو یاد کرتا ہے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہاں نہ تم کو رات میں رہنے کی جگہ ہے اور نہ کھانا ہے اور جب کوئی مکان میں داخل ہوتے ہوئے اور کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رات کے رہنے کی جگہ اور کھانا دونوں مل گیا یعنی مکان میں داخل ہونے کے وقت اور کھانے وقت بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے بسم اللہ کر لینے سے مکان میں اور کھانے میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور فرمایا کہ جب شام کو رات کا اندھیرا ہو تو بچوں کو باہر نکلنے سے روکو کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں پھر عشاء کے کچھ بعد انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ کر کے اپنا دروازہ بند کر دو اور روشنی بجھا دو اور بسم اللہ کر کے مشک کا منہ بند کر دو اور بسم اللہ کر کے اپنا برتن ڈھانک دو کچھ نہ ہو تو اس پر کوئی چیز آڑی رکھدو۔

[1] حدیث ابو داؤد بروایت ابو مالک اشعری حصن حصین مطبوعہ ص ۔ ایضاً [2] حدیث ابو داؤد و نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ ص ۔ ایضاً [3] حدیث ابو داؤد و نسائی و ترمذی وغیرہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۵۵

سونے کے وقت کی دعائیں

جب رات کو سونے کا ارادہ ہو تو پہلے پاک ہونا چاہیے یعنی نماز کے وضو جیسا وضو کرنا چاہیے اور بستر پر اگر اپنے کپڑے کے کنارے سے اسے[1] تین بار جھاڑو پھر یہ[2] دعا پڑھو بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ یعنی اے میرے رب تیرے نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میرا سانس روک لے تو اسے معاف کر اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کر جس سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور دائیں کروٹ لیٹنا چاہیے اور دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا چاہیے پھر یہ[3] دعا پڑھنی چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى یعنی میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھ دیا اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے اور میرے شیطان کو ذلیل کر دے اور میرے رہن کو آزاد کر دے اور میزان وزن دار کر دے اور مجھے بلند مجلس میں رکھ دے[4] بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ تیرا نام لے کر سوتا ہوں بس تو میرا گناہ معاف کر دے[5] اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى یعنی اے اللہ تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس[6] بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس بار پھر[7] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یعنی یہ تینوں سورتیں پڑھنی چاہئیں پھر دونوں ہاتھ ملا کر ان میں پھونک دینا چاہیے اور جہاں تک دونوں ہاتھ جا سکے پہلے منہ اور پھر بدن پر پھیرنا چاہیے ایسے ہی تین بار دم کرنا چاہیے۔ اور[7] آیۃ الکرسی پڑھنی چاہیے پھر یہ دعا پڑھنی چاہیے[8] اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ یعنی اے اللہ تو نے مجھے پیدا کیا اور تو ہی اس کی موت و حیات کا مالک ہے اگر اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت کر اور مار دے تو اسے معاف کر دے اے اللہ میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں[9] اَسْتَغْفِرُ[10] اللّٰهَ

---

[1] حدیث ابوداؤد بروایت براء حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ۵۶ [2] ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت براء حصن حصین مطبوعہ و صفحہ ایضاً [3] حدیث ابوداؤد و نسائی و ترمذی و ابن شیبہ بروایت براء بن حذیفہ حصن حصین مطبوعہ و صفحہ ایضاً [4] حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی بروایت براء حصن حصین صفحہ ۵ [5] حدیث ابوداؤد و نسائی و ترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ و صفحہ ایضاً [6] حدیث احمد بروایت ابن عمرؓ حصن حصین مطبوعہ و صفحہ ایضاً [7] حدیث مسلم وغیرہ بروایت حذیفہ حصن حصین مطبوعہ و صفحہ ایضاً [8] حدیث صحیحین و ابوداؤد و ترمذی وغیرہ بروایت علی حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ۵ [9] حدیث ابوداؤد بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۵ [10] حدیث مسلم و نسائی بروایت ابن عمر حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ۵۹ [11] حدیث ترمذی بروایت ابوسعیدؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ۶

الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی اس اللہ سے استغفار کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ و پائندہ ہے[۵] اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب ہمارے اور ہر چیز کے رب دانوں اور گھٹلیوں کے پھاڑنے والے تورات وانجیل اور فرقان کے نازل کرنے والے میں تجھ سے ہر چیز کی برائی سے جو تیرے قابو میں ہے پناہ چاہتا ہوں اے اللہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن ہے تجھ سے پوشیدہ کچھ نہیں ہے ہمارا قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے بے نیاز کر دے اور[۳] یہ دعا لیٹ کر پڑھنی چاہئے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ میں اللہ کا نام لے کر سو رہا ہوں اے اللہ میں نے خود کو تیرے حوالے کر دیا اور اپنا منہ تیری طرف پھیر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف ٹیک دیا تیرے شوق اور تیرے ڈر سے نہیں ہے پناہ گاہ اور نہ رہائی کی جگہ مگر تیری طرف میں تیری کتاب پر جو نازل کی ہے ایمان لایا اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے اور چاہئے کہ سب سے اخیر میں یہ دعا پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اور اسی رات میں انتقال کر جاتا ہے اس کی وفات ایمان پر ہوتی ہے اور زندہ رہ گیا تو خیر کے ساتھ زندہ رہتا ہے اور[۵] قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ کر سونا چاہئے۔ اور[۶] سونے سے پہلے مسبحات پڑھنے کا حکم بھی حدیث سے ثابت ہے اور سونے سے پہلے[۷] الٓمّٓ۔ السجدہ اور تَبَارَکَ الَّذِیْ پڑھنا چاہئے اور سورہ[۸] بنو اسرائیل اور سورہ زمر کا پڑھنا بھی حدیث سے ثابت ہے اور[۹] سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی اخیر تین

---

[۱] حدیث مسلم و ترمذی و نسائی حصن حصین مطبوعہ ایضاً صـ ۵۹، ۶۰ [۲] حدیث ابو داؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت براء بن عازب حصن حصین صـ ۶۱ [۳] حدیث طبرانی بروایت جبلہ بن حارثہ حصن حصین مطبوعہ و صـ ایضاً [۵] حدیث ابو داؤد و ترمذی و نسائی بروایت عرباض بن ساریہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ ۶۲ [۶] جن سورتوں کی ابتداء میں سبحان یا سبح یا یسبح ہے اور وہ سات سورتیں ہیں بنو اسرائیل، حدید، حشر، کہف، جمعہ، تغابن [۷] حدیث ترمذی و دارمی بروایت جابر مشکوٰۃ مطبوعہ لاہور صـ ۱۸۰ [۸] حدیث ترمذی، نسائی، حاکم بروایت عائشہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ ۶۲ [۹] حدیث علی کتاب و صـ ایضاً ۱۲

آیتوں کا پڑھنا بھی حدیث میں آیا ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ بستر پر لیٹنے کے بعد[۱] سورہ فاتحہ اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنے سے موت کے سوا ہر چیز سے پناہ میں رہتا ہے اور حدیث میں یہ بھی[۲] ہے کہ کوئی بستر پر جانے کے بعد قرآن مجید کی کوئی بھی سورہ پڑھے تو اللہ ہر ایذا سے حفاظت کے لئے اس کے پاس فرشتہ بھیجتا ہے جو نیند سے اٹھنے تک اس کی حفاظت کرتا ہے۔

خواب دیکھنے کی دُعا

[۳] خواب میں اچھی چیز دکھائی دے تو الحمد للہ پڑھنا چاہئے اور اسے لوگوں سے بیان کرنا چاہئے اور[۴] اسی کے سامنے بیان کرنا چاہئے جو دوست ہو اور برا خواب[۵] دیکھنے پر اپنے بائیں تین بار تھتکارنا چاہئے اور خواب کی برائی سے[۶] تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا چاہئے اور اسے کسی سے بیان نہیں کرنا چاہئے اور جس کروٹ سویا ہو وہ کروٹ بدل لینی چاہئے یا اٹھ کر نماز پڑھے اس سے خواب کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

خوف اور ڈر کی دُعا

[۸] جن یا بھوت وغیرہ کا ڈر ہو تو یہ دعائیں یا ان میں سے کوئی دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ یعنی اللہ کے پر تاثیر کلمات کی مدد سے اس کے غصے اور اس کی سزا اور اس کے بندوں کی برائی اور شیطانوں کے وسوسے اور ان کے حاضر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ[۹] دعا اپنی اولاد کو یاد کرا دینی چاہئے اور جو اولاد ناداں ہو اس کو لکھ کر اسے پہنا دینا چاہئے۔ [۱۰] اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِمَّا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ۔ اللہ سے اللہ کے ان پر تاثیر کلمات کی مدد سے پناہ چاہتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد نہیں بڑھ سکتا اس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی اور اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز سے جس کو زمین میں پھیلایا ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے اور رات کے

[۱] حدیث بزار وانس حصن حصین مطبوعہ دہلی ایضاً [۲] حدیث احمد بروایت شداد بن اوس حصن حصین مطبوعہ دہلی ایضاً [۳] حدیث صحیحین بروایت ابوسعید خدریؓ حصن حصین ص ۶۳ [۴] حدیث صحیحین بروایت ابوقتادہؓ حصن حصین مطبوعہ دہلی ایضاً [۵] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت ابوسعید حصن حصین ص ۶۳ [۶] حدیث مسلم بروایت جابر حصن حصین مطبوعہ دہلی ایضاً [۷] حدیث بخاری بروایت ابوہریرہ حصن حصین مطبوعہ دہلی ایضاً [۸] حدیث احمد بروایت ولید حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۶۴ [۹] حدیث ابوداؤد ونسائی وترمذی وغیرہ بروایت عمرو بن شعیبؓ حصن حصین مطبوعہ دہلی ایضاً [۱۰] حدیث طبرانی بروایت خالد بن ولیدؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۶۴

فتنوں سے اور دن کے فتنوں سے اور رات و دن کے حادثات سے لیکن جو بھلائی کے لئے آئے، اے رحمٰن

نیند نہ آنے کی دُعا

لہ جس کو نیند نہ آئے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَمِنَ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ اے ساتوں آسمان کے رب اور جو اس کے سائے میں ہے اور اے زمین کے مالک اور اس کے جو اس نے اٹھا رکھا ہے اور اے شیاطین کے رب اور جس کو انہوں نے بے راہ کیا ہے اپنی مخلوقات کے شر سے میری پناہ بن جا کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے تیری پناہ زبردست اور تیرا نام بابرکت ہے اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَهْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ اے اللہ ستارے غروب ہو گئے اور آنکھوں نے آرام پالیا اور تو ہمیشہ زندہ و پائندہ ہے تجھے نیند نہیں آتی اے زندہ و پائندہ میری رات کو آرام دے اور میری آنکھوں کو سلا دے یہ سب دعائیں یا ان میں سے کچھ پڑھنی چاہئیں۔

سو کر اٹھنے کی دُعا

نیند سے بیدار ہونے پر یہ دعا پڑھنی چاہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنی سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے میری جان مجھے واپس کر دی اور اسے نیند میں مارا نہیں اس اللہ کی تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین کی زوال سے حفاظت کرتا ہے اور اگر زائل ہو جائیں تو اس کے سوا کوئی انہیں روک نہیں سکتا بے شک وہ بردبار اور بخشش ور ہے سب تعریف اس اللہ کے لئے جو آسمانوں کو زمین پر ڈھ جانے سے روکتا ہے مگر اپنے اذن سے بے شک اللہ لوگوں کے ساتھ

لہ حدیث طبرانی و ابن ابو شیبہ بروایت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۶۵ ۲ہ حدیث ابن سنی بروایت زید بن ثابت رضی حصن حصین مطبوعہ ودصہ ایضاً ۳ہ حدیث نسائی و ابن حبان و حاکم بروایت جابر رضی وغیرہ حصن حصین مطبوعہ ایضاً صفحہ ۶۵، ۶۶ ۱۲

نرم اور شفیق ہے۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مارنے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔

گھر سے نکلنے کی دُعا

[3] جب اپنے مکان سے باہر نکلے تو یہ دعائیں یا ان میں سے کچھ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ (او نَضِلَّ) اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ عَلَیْنَا اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا یعنی[4] اللہ کے نام سے اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اے اللہ ہم پھسلنے یا پھسلائے جانے اور ظلم کرنے یا ظلم کئے جانے اور نادانی کرنے یا اپنے اوپر نادانی کئے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں[5] بِسْمِ اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اللہ کے نام اور عمل اور بدن کی قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ایسے ہی یہ دعا بھی ہے[6] بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

نماز کے لئے نکلنے کے وقت کی دُعا

[7] نماز کے لئے نکلنے پر یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّجْعَلْ لِیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا۔ اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میری آنکھیں نور کر دے اور میرے کان میں نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے اور مجھے نور کر دے اور میرے پٹھے میں نور کر دے اور میرے گوشت میں نور کر دے اور میرے خون میں نور کر دے اور میرے بال میں نور کر دے اور میری جلد میں نور کر دے اور میری زبان میں نور کر دے اور میرے

[1] حدیث حاکم بروایت جابرؓ حصن حصین مطبوعہ انوار احمدی لکھنؤ ص۶۶ [2] حدیث بخاری و ابوداؤد و ترمذی وغیرہ بروایت حذیفہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۶۶ [3] حدیث ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ حصن حصین مطبوعہ ایضاً ص۶۵ [4] حدیث ابوداؤد و ترمذی اور نسائی وغیرہ بروایت ام سلمہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۶۷ [5] حدیث حاکم و ابن ماجہ وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ ص ایضاً [6] حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت انسؓ مطبوعہ ص ایضاً [7] حدیث صحیحین و ابوداؤد وغیرہ بروایت ابن عباسؓ حصن حصین مطبوعہ ص۶۷ ایضاً ۱۲

نفس میں نور کر دے اور میرا نور بڑھا دے۔[1] اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔ اس کا ترجمہ وہی ہے جو پہلے آیا ہے اس میں یہ زیادہ ہے کہ میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے یا الٰہی مجھے نور عطا کر۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے[2] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی میں اللہ بزرگ اور اس کی ذیشان ذات اور اس کے دیرینہ سلطنت کی مدد سے راندے ہوئے شیطان سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر مسجد[3] میں داخل ہونے پر سلام کرنا چاہیئے پھر درود پڑھنا چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور پھر یہ دعا[4] پڑھنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ یا یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔[5] اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَھِّلْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ یعنی اے اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہمارے لئے روزی کے دروازے آسان کر دے۔ یا یہ دعا پڑھنی چاہیئے[6] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی اے اللہ میری گناہیں معاف فرما دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

سفر کی دعائیں

جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو مقیم اس سے مصافحہ کرکے یہ دعا دے[7] اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ یعنی میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارے عمل کے خاتمہ کو اللہ کی امانت میں دیتا ہوں۔ اور اس سے سلام کرے اور جسے رخصت کر رہا ہو[9]

---

[1] حدیث مسلم وابوداؤد ونسائی بروایت ابن عباسؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۵۵ [2] حدیث ابوداؤد بروایت عمرو بن العاصؓ حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [3] حدیث ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۵۶ [4] حدیث ابن ماجہ وابوعوانہ بروایت ابوحمید حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [5] حدیث ابن ماجہ وترمذی وابن ابی شیبہ وغیرہ بروایت فاطمہؓ زہرا حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [6] حدیث نسائی وابوداؤد وترمذی وغیرہ بروایت ابن عمرؓ حصن حصین ص۱۲۲ [7] حدیث طبرانی بروایت ابوہریرہؓ حوالہ ایضاً

اس کو یہ دعا دے لے أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَخِیْبُ وَدَائِعُهُ لَا تُضِیْعُ وَدَائِعُهُ یعنی میں تمہیں اس اللہ کی ودیعت میں دیتا ہوں جسکی امانت کو ناکام یا برباد نہیں کرتا اور اسے تقویٰ کی اور ہر بلند جگہ تکبیر کی تاکید کرے اور واپس ہوتے وقت اس کو یہ دعا دینی چاہئیے ۔ ۲ اَللّٰهُمَّ اَطْوِ عَنْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ یعنی اے اللہ اس کی مسافت کو طے کرا دے اور اس کا سفر آسان کردے ۔ اور یہ دعا بھی حدیث ۳ میں آئی ہے زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَیَسَّرَ لَكَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا كُنْتَ یعنی اللہ تقویٰ کو تمہارا زاد راہ بنائے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے اور جہاں رہو تمہارے لئے خیر اور بھلائی کو آسان کردے اور جس کا سفر کا ارادہ ہو اسے یہ دعا پڑھنی ۴ چاہئیے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِیْرُ یعنی اے اللہ تیری توفیق سے حملہ کرتا اور تیری توفیق سے تدبیر کرتا اور تیری توفیق سے چلتا ہوں اور اگر دشمن یا کسی اور چیز کا خوف ہو تو سورہ ۵ لِاِیْلٰفِ پڑھنے سے امان حاصل ہوتا ہے ۔ امام جزری نے لکھا ہے کہ یہ آزمودہ ہے ۔

سوار ہونے کی دعا

جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھے تو ۶ بسم اللہ کرے اور جب سوار ہو تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ سب تعریف اللہ کے لئے ہے وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لئے پامال کیا اور ہم اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے اور ہمیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹنا ہے ۔ اور تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر اور ایک بار لا الہ الا اللہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ تو پاک ہے اے اللہ بیشک میں اپنے اوپر ظلم کیا ہے مجھے معاف کردے کیونکہ تو ہی گناہیں معاف کرتا ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ سواری ۷ پر برابر ہونے کے بعد تین بار تکبیر کرے ۔ اور سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا پوری آیت پڑھنے کے بعد یہ دعا ۸ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ

---

۱ حدیث ترمذی ونسائی وابن ماجہ بروایت ابوہریرہؓ حوالہ ایضاً ۲ حدیث ترمذی وحاکم بروایت انسؓ حوالہ ایضاً ۳ حدیث بزار واحمد بروایت علیؓ حصن حصین صہ ۱۲۴ ۴ حدیث نسائی بروایت ابن عمرؓ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً ۵ مضمون حصن حصین صہ ۱۲۴ ۶ حدیث ابو داؤد وترمذی ونسائی وغیرہ بروایت علیؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۱۲۴ ۷ حدیث مسلم وابوداؤد ونسائی وغیرہ بروایت ابن عمرؓ حصن حصین صہ ۱۲۵

وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔ یعنی اے ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو خوش ہو، اے اللہ ہم پر ہمارے سفر کو آسان کر دے اور اس کی دوری کو سمیٹ دے۔ اے اللہ تو سفر کا ساتھی اور اہل و عیال میں جانشین ہے۔ اے اللہ میں سفر کی الجھنوں اور آزردہ کن چیزوں کے دیکھنے اور اہل و مال اور اولاد میں برے الٹ پھیر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ سوار ہوتے ہوئے اپنی انگلی اٹھا دے اور[۱] یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِکَ وَاجْعَلْنَا بِذِمَّۃٍ اَللّٰھُمَّ اَطْوِلَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ۔ یعنی اے اللہ تو سفر کا ساتھی اور اہل و عیال میں نائب ہے اے اللہ ہمارے ساتھ مہربانی سے رہ اور ہمیں ذمہ میں کر لے اے اللہ ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر آسان کر دے اے اللہ میں سفر کی پریشانیوں سے اور آزردہ کن الٹ پھیر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے[۲] وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ یعنی آسانی کے بعد پریشانی سے اور مظلوم کی دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور پھر سفر میں جب[۳] بلند مقام پر چڑھے تو تکبیر کرے اور جب نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے اور سواری سے نیچے آجائے تو بسم اللہ کہے اور دریا میں سوار ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہئے[۴]۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط یعنی اس کشتی کا رواں ہونا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے بے شک میرا رب غفور و رحیم ہے۔ اور یہ آیت بھی پڑھنی چاہئے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ الآیۃ یعنی انہوں نے جیسے اللہ کی قدر کرنی چاہئے قدر نہیں کی۔

فائدہ:۔ جو یہ دعا پڑھتا ہے وہ ڈوبنے سے پناہ میں رہتا ہے۔ اور اونچی جگہ چڑھنے پر یہ دعا پڑھے[۵] اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی اے اللہ ہر بلندی پر تیری بلندی ہے اور ہر حال میں تیرا شکر ہے۔ اور جب کسی شہر

---

[۱] حدیث ترمذی و نسائی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً [۲] حدیث مسلم و ترمذی بروایت عبداللہ بن سرجس حوالہ ایضاً [۳] حدیث بخاری و نسائی وغیرہ بروایت جابرؓ حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً [۴] حدیث طبرانی بروایت حسین بن علیؓ حصن حصین ص ۱۲۱ [۵] حدیث احمد و ابویعلی بروایت انسؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۴۷

میں[1] داخل ہوناہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا یعنی اے ساتوں آسمانوں کے رب اور اس چیز کے جس پر وہ سایہ انداز ہیں اور ساتوں زمین کے رب اور اس کے جسے اس نے اٹھا رکھا ہے اور شیاطین کے رب اور جسے انہوں نے بے راہ کیا ہے اور ہواؤں اور اس چیز کے رب جسے اس نے اڑایا ہے بیشک ہم اس آبادی کی بھلائی اور اس کے باشندوں کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتے ہیں اور اس کی برائی اور اس کے باشندوں کی برائی اور اس کے اندر کی چیزوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اور داخل ہونے لگے تو یہ دعا[2] پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا (ثَلٰثَ مَرَّاتٍ) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا یعنی تین بار یہ پڑھے اے اللہ ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس کا پھل روزی میں دے اور ہمیں اس کے باشندوں کا محبوب بنادے اور اس کے نیک باشندوں کی محبت ہمارے دل میں ڈال دے۔ اور کسی جگہ اترنے پر یہ[3] دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی اللہ کے پرتاثیر کلمات کے وسیلے سے اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہے۔ **فائدہ**:۔ جو یہ دعا پڑھتا ہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں پہونچاتی جب تک کہ وہاں سے روانہ نہ ہو جائے اور[4] سفر میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ مِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ مِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ یعنی اے زمین تیرا اور میرا رب اللہ ہے میں تیری برائی اور اس کی برائی سے جسے تیرے اندر پیدا کیا ہے اور اس کی برائی سے جو تیرے اوپر چلتا ہے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں میں شیر اور سانپ بچھو اور شہر کے باشندوں کی برائی اور والد اور اس کی اولاد کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور سفر میں[5] سحری کے وقت بآواز بلند تین بار یہ دعا پڑھنی چاہئے سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی سننے والے نے سنا کہ میں اللہ کی اور

---

[1] حدیث ابن حبان و حاکم بروایت صہیب حصن حصین صـ ۱۲۶ [2] حدیث طبرانی بروایت عائشہؓ حصن حصین صـ ۱۲۸
[3] حدیث مسلم و ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت خولہ حصن حصین صـ ایضاً [4] حدیث ابوداؤد و نسائی و حاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ۱۲۹ [5] حدیث مسلم و ابوداؤد و نسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ و صـ ایضاً ۱۲

اس کی نعمت کی اور اپنے اوپر اس کے انعام کی تعریف کرتا ہوں اے اللہ ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر فضل کر میں اللہ کی آگ سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد[۱] ہے کہ جو سفر میں قل یا ایہا الکافرون اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر سورہ کے پہلے اور بعد بسم اللہ کے ساتھ پڑھتا ہے وہ مالدار ہو جاتا ہے اور سفر میں خدا اس کو بہت مال و دولت دیتا ہے اور جو سوار[۲] سفر میں اکیلا ہو اور اللہ کو یاد کرتا ہو تو اللہ اس کے پیچھے فرشتے کو سوار کر دیتا ہے یعنی تنہائی کا خوف اس کے دل میں نہیں رہتا۔ اور جو شعر پڑھتا ہو اس کے پیچھے شیطان سوار ہوتا ہے اور اس کو افلاس کا وعدہ دیتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور حدیث[۳] میں یہ بھی ہے کہ ہر اونٹ کی کوہان میں شیطان ہے اس لئے اس پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کر لیا کرو پھر اس سے کام لو یعنی اس پر سواری کرو بیشک اللہ ہی تم کو سوار کرتا ہے اور سفر سے واپسی کی بھی وہی دعا ہے جو پہلے آئی ہے یعنی سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا اور اخیر میں[۴] یہ دعا زیادہ کر دے اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ یعنی ہم سفر سے توبہ کرتے عبادت کرتے اور اپنے رب کی حمد کرتے واپس ہو رہے ہیں۔ اور یہ بھی[۵] ہے کہ واپسی میں ہر بلند زمین تین بار تکبیر کرے پھر یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ یعنی وہی اللہ اکیلا لاشریک معبود ہے اسی کا ملک اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم توبہ کرتے، عبادت کرتے سجدہ کرتے، اپنے رب کی حمد کرتے واپس ہو رہے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو شکست دی۔ اور جب[۶] اپنا وطن دکھائی دے تو اٰئِبُوْنَ سے حَامِدُوْنَ تک پڑھتا رہے اور جب اپنے مکان میں[۷] داخل ہو تو یہ دعا پڑھے تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ حَوْبًا یعنی میں توبہ کرتا ہوں اپنے رب سے واپس ہوتے ہوئے ایسی توبہ جو کسی گناہ کو نہ چھوڑے۔

---

[۱] حدیث ابویعلیٰ بروایت جبیر بن مطعم حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۱۲۰ [۲] حدیث طبرانی بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حوالہ ایضاً [۳] حدیث احمد و طبرانی بروایت ابو لاس خزاعی حصن حصین صہ ۱۲۵ [۴] حدیث صحیحین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشارق الانوار باب خیر [۵] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین صہ ۱۲۴ [۶] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت انس رضی اللہ عنہ حصن حصین صہ ایضاً [۷] حدیث احمد و طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ وصہ ایضاً۔ ۱۲

غم و مشکل کے وقت کی دُعا

جب[1] کوئی غم ہو یا کوئی مشکل پیش آئے تو اس کے لئے یہ دعائیں ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ یعنی کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ بڑا اور بردبار کوئی معبود نہیں ہے مگر بڑے عرش کا سب کوئی معبود نہیں مگر آسمانوں اور زمین کا رب اور عرش عظیم کا رب اور ایسے بھی[2] ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی اللہ بردبار اور بزرگ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے اور عرش عظیم کا رب بابرکت ہے اور سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اور ایک[3] روایت میں یہ دعا بھی آئی ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ یعنی اللہ بردبار و بزرگ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ پاک ہے ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب، سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے اے اللہ میں تیرے بندوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے اور ایک[4] دعا یہ بھی ہے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا یعنی اللہ اللہ میرا رب ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں یہ تین بار[5] دہرائے تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا یعنی میں نے اس زندہ پائندہ ذات پر بھروسہ کیا جس کے لئے موت نہیں ہے اور سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اولاد نہیں بنائی اور جس کا بادشاہت میں کوئی شریک نہیں اور جس کا ذلت سے کوئی ولی نہیں اور اس کی بڑائی ہے اور یہ[6] دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْا فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اے اللہ تیری رحمت کا امید وار ہوں مجھے مجھ پر نہ چھوڑ پل بھر کے لئے بھی اور میرا سارا معاملہ درست کر دے تو ہی معبود ہے یَا[7] حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ یعنی اے زندہ و پائندہ

[1] حدیث صحیحین و ترمذی وغیرہ بروایت ابن عباس رضؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۴۲ [2] حدیث نسائی و ابن حبان و حاکم وغیرہ بروایت علی رضؓ حصن حصین صفحہ ۱۴۲ [3] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ایضاً [4] حدیث ابوداؤد و نسائی وغیرہ بروایت اسماء رضی اللہ عنہ حصن حصین صفحہ ۱۴۵ [5] حدیث حاکم بروایت ابوہریرہ رضؓ مطبوعہ و صفحہ ایضاً [6] حدیث ابوداؤد و ابن حبان و طبرانی وغیرہ بروایت ابوبکر رضؓ حصن حصین صفحہ ۱۴۶ [7] حدیث حاکم وغیرہ بروایت انس رضؓ مطبوعہ و صفحہ ایضاً ۱۲

تیری رحمت سے فریادرسی چاہتا ہوں اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ سجدے میں تین بار[1] یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کہو اور ایک روایت میں ہے کہ مشکل کے وقت یہ آیت[2] پڑھنی چاہئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔ جو مشکل کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اللہ اس کی مشکل حل کر دیتا ہے **فائدہ**:۔ یہ سب دعائیں یا ان میں سے جو چاہیں پڑھیں۔

غم و فکر دور کرنے کی دُعا

اگر کوئی غم کا شکار ہو تو اسے دور کرنے کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہئے[3] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُکَ اَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اور مجھ سے تیرا حکم نافذ ہے اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ منصفانہ ہے میں تجھ سے تیرے ہر اس نام سے جس سے تو نے خود کو موسوم کیا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب میں رکھ چھوڑا ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دل کی راحت اور میری آنکھ کا نور اور میرے غم کی دوری اور میرے فکر کے دور ہونے کا ذریعہ بنا دے۔ جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے فکر و غم کو دور کر دیتا ہے اور اسے غم کے بدلے سرور دیتا ہے۔ اور حدیث میں یہ بھی[4] ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے آسان غم و فکر ہے اور یہ بھی ہے کہ جو ہمیشہ استغفار کرتا ہے اللہ اس کی ہر مشکل آسان کر دیتا ہے اور ہر غم کو دور کر دیتا ہے اور وہاں سے روزی دیتا ہے جو اس کے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ اور اگر کسی بلا کا خوف ہو یا کوئی مشکل پیش آجائے تو[6] حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ پڑھنا چاہئے یعنی ہمارے لئے اللہ

---

[1] حدیث نسائی و حاکم بروایت علیؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۱۴۶ [2] حدیث ترمذی و نسائی و حاکم وغیرہ بروایت سعد بن وقاصؓ حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً [3] حدیث ابن حبان و حاکم و احمد وغیرہ بروایت ابن مسعودؓ حوالہ ایضاً [4] حدیث حاکم و طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین ص۱۳۷ [5] حدیث ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ بروایت ابن عباسؓ حصن حصین ص ایضاً [6] حدیث ترمذی و ابن ابی شیبہؓ بروایت ابوسعید وغیرہ حصن حصین مطبوعہ ایضاً ص۱۴۷۔ ۱۲

کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے میں اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے۔

مصیبت کی دُعا

اگر کوئی مشکل پیش آئے تو دعا پڑھنی چاہیے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا بیشک ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف جائیں گے۔ اے اللہ میں تیرے پاس اپنی مصیبت کا ثواب طلب کرتا ہوں تو مجھے اس میں ثواب دے اور اس کے بدلے مجھ کو اس سے بہتر دے۔

دشمن سے خوف کے وقت کی دُعا

[2] جب دشمن کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاھُمْ بِمَا شِئْتَ یعنی اللہ ہمیں کفایت کر جس چیز سے چاہے یعنی جیسے چاہے ہماری حفاظت کر اور ایک روایت میں یہ[3] دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَنَدْرَأُبِکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ یعنی اے اللہ ہم ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور تجھ کو ان کے سامنے کر کے تیرے ذریعہ ان کا دفعیہ کرتے ہیں۔

ظالم بادشاہ سے خوف کی دُعا

ظالم بادشاہ کا خوف ہو تو یہ دعائیں پڑھیں[4] اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا اَللّٰھُمَّ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مُمْسِکُ السَّمَآءِ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اللہ اپنی سب کائنات سے زبردست ہے اے اللہ تو اس سے زبردست ہے جس سے میں ڈرتا اور اندیشہ کرتا ہوں میں اس اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمان کو زمین پر ڈھنے سے اپنی اجازت ہی سے روک دیا ہے تیرے فلاں بندے اور اس کی فوجوں اور اس کے پیروؤں اور

[1] حدیث ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابو سلمہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۴۷ [2] حدیث ابونعیم بروایت براء بن عازب حصن حصین ص ۱۴۸ [3] حدیث ابوعوانہ بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ایضاً [4] حدیث طبرانی و ابن ابوشیبہ وغیرہ بروایت ابن عباسؓ حصن حصین ص ایضاً [5] حدیث دارمی بروایت ابن عباسؓ موقوفاً حصن حصین ص ۱۴۹

حامیوں سے جن وانسان میں سے تو میری پناہ ہو جا ان کی برائی سے تیری تعریف بڑی اور تیری پناہ زبردست ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ دعا تین بار پڑھنی چاہئے اور یہ[۲] دعا بھی ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَحَدٌ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی یعنی اے اللہ ہم اس سے تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہم پر کوئی شخص زیادتی یا سرکشی کرے[۳] اَللّٰھُمَّ اِلٰہَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحَاقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَا طَاقَۃَ لِیْ بِہٖ یعنی اے اللہ جبریل ومیکائیل اور اسرافیل کے معبود اور ابراہیم واسماعیل اور اسحاق کے معبود مجھے عافیت دے اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو مجھ پر اتنا غالب نہ کر جس کی مجھ میں طاقت نہ ہو۔ [۴] رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا وَّاِمَامًا یعنی میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد کے نبی ہونے اور قرآن کے حکم و پیشوا ہونے پر خوش ہوں۔

شیطان وغیرہ سے خوف کے وقت کی دعا

[۵] جن اور بھوت وغیرہ سے ڈر ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہئے اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ یعنی میں اللہ کی باعزت فائدہ رساں ذات کی مدد سے پناہ چاہتا ہوں، اللہ کے پر تاثیر کلمات کی مدد سے جس سے کوئی نیک و بد نہیں بڑھتا اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جسے پیدا کیا اور پھیلایا اور وجود دیا ہے اور اس چیز کی برائی سے جو آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جسے زمین میں پھیلایا ہے اور اس کی برائی سے جو زمین سے برآمد ہوتی ہے اور رات و دن کے فتنوں کی برائی سے اور ہر حادثہ کی برائی سے مگر جو بھلائی کے ساتھ آتا ہے اے رحمٰن۔ اور اگر بھوت مختلف شکلوں میں آکر ڈرائیں تو اذان[۶] دینی چاہئے اور آیۃ الکرسی[۷] پڑھنی چاہئے۔ اور کسی جگہ جن اور بھوت

---

[۲] حدیث ابن ابی شیبہ بقول شعبی در حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۴۹ [۳] حدیث ابن ابی شیبہ بقول ابو مجاز حصن حصین ص ایضاً [۴] حدیث طبرانی ونسائی وغیرہ بروایت ابن مسعود حصن حصین مطبوعہ ص ایضاً [۵] حدیث ترمذی وابن ابی شیبہ بروایت حصن حصین مطبوعہ ص ایضاً [۶] حدیث مسلم بروایت ابوہریرہ حصن حصین ص ۵۰

کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ عِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ یعنی اللہ کے پرتاثیر کلمات کے وسیلے سے اس کے غصے اور اس کی سزا اور اس کے بندوں کی برائی اور شیطانوں کے وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔

خلاف منشاء کام ہو جانے کیوقت کی دعا

[۱] جب کوئی کام کسی کی منشاء کے خلاف ہو جائے تو یہ کہنا چاہئے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی مجھ کو اللہ بس ہے اور بہتر کارساز ہے۔ اور[۲] کوئی کام کسی کی منشاء کے خلاف ہو جائے تو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اگر ایسے ایسے کرتا تو ایسا نہ ہوتا بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔ اور کوئی مشکل پیش آجائے تو یہ[۳] دعا پڑھنی چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا اِذَا مَا شِئْتَ یعنی اے اللہ آسان وہی ہے جسے تو آسان کر دے تو ہی جب چاہتا ہے مشکل کو آسان بنا دیتا ہے

نماز حاجت کا بیان

کسی کو[۴] اللہ یا بندے سے کوئی ضرورت پیش آجائے تو وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے پھر اللہ کی ثناء کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ یعنی بردبار و بزرگ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ عرش عظیم کا مالک پاک ہے، سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اے اللہ میں تیری رحمت کے اسباب اور تیری مغفرت کے لوازم اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور اس

---

[۱] حدیث ابوداؤد و نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ و صہ ایضاً [۲] حدیث ابوداؤد و نسائی وغیرہ بروایت عوف حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۱۵۰ [۳] حدیث مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ وغیرہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ و صہ ایضاً [۴] حدیث ابن حبان و ابن سنی حصن حصین صہ ایضاً [۵] حدیث حاکم و ترمذی بروایت عبداللہ بن ابواوفی حصن حصین صہ ۱۵۱

دعا کے ساتھ یہ دعا بھی شامل کرنی چاہئے[۱] لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ میری کوئی گناہ معاف کئے بغیر نہ چھوڑ اور کوئی غم دور کئے بغیر اور کوئی ضرورت جو تیری رضا ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑ اے سب سے بڑے رحیم۔

قرآن مجید یاد کرنے کی دُعا

[۲] جو قرآن یاد کیا ہو اور بھولنے کا ڈر ہو یا یاد کرنا چاہتا ہو تو جمعہ کی رات میں اور ہو سکے تو اسکی پچھلی رات میں بیدار ہو کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے یہ نہ ہو سکے تو درمیان شب میں اٹھے اور یہ بھی نہ ہو تو رات کے اول حصہ میں چار رکعت نماز ادا کرے رکعت اول میں سورہ فاتحہ اور سورہ یٰسین اور دوسری میں سورہ فاتحہ اور سورہ دخان تیسری میں سورہ فاتحہ اور الم سجدہ اور چوتھی میں سورہ فاتحہ اور تبارک الذی پڑھے اور التحیات سے فراغت کے بعد اللہ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء پر درود و سلام کے بعد اخیر میں یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ وَلَا یُعْطِیْهِ اِلَّا اَنْتَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اے اللہ ہمیشہ کے لئے نافرمانیوں کو چھوڑ دینے کے ساتھ میری مدد فرما جب تک مجھے زندہ رکھے اور مجھ پر رحم فرما بے کار چیزوں کے لئے تکلیف اٹھاؤں اور مجھے اس چیز میں حسن نظر کی توفیق دے جو تجھے مجھ سے خوش رکھے اے اللہ آسمان و زمین کے موجد عزت و شرف کے مالک اور ایسی عزت کے

[۱] حدیث حاکم و ترمذی بروایت عبداللہ بن ابی اوفیٰ حصن حصین صد ایضاً [۲] حدیث ترمذی و حاکم بروایت ابن عباسؓ حصن حصین صد ۱۵۱

جو زائل نہیں ہوتی، اے اللہ اے رحمٰن میں تیرے جلال اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل کو اپنی کتاب کے یاد کرنے کا پابند کر دے جیسا کہ تو نے مجھے اس کو سکھایا ہے اور مجھے توفیق دے کہ اس کی تلاوت اس انداز سے کروں جو تجھے مجھ سے خوش کر دے۔ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے موجد جلال و شرف اور ایسی عزت کے مالک جو لازوال ہے، اے اللہ اے رحمٰن تیرے جلال اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب سے میری آنکھ کو روشن کر دے اور اس کے ساتھ میری زبان کو چلا دے اور اس کی مدد سے میرے دل سے غم و فکر دور کر دے اور میرا سینہ کھول دے اور اس سے میرا بدن دھل دے کیونکہ حق پر تیرے سوا کوئی میری مدد نہیں کرتا اور نہ اسے دیتا ہے مگر تو ہی نہیں ہے عمل اور بدن کی قوت مگر اللہ کی مدد سے جو بلند و برتر ہے۔ ایسے ہی تین یا پانچ یا سات جمعہ تک کرنا چاہئے۔ اس کی دعا قبول ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے سچا پیغمبر بنایا ہے یہ دعا کبھی نہیں چوکی اور نہ خطا ہوئی۔

توبہ کا طریقہ

[1] جب کسی مومن سے گناہ یا لغزش ہو جائے تو اللہ سے توبہ کرے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا (یعنی اے اللہ میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں اور اس کی طرف کبھی واپس نہیں جاؤں گا) جو یہ دعا کرتا ہے اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے جب تک یہ گناہ پھر نہ کرے۔ اور حدیث میں [2] یہ بھی ہے کہ جو گناہ کر بیٹھتا ہے پھر اٹھ کر وضو کرتا اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور خدا سے منفرت کی دعا کرتا ہے اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی حدیث [3] میں ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ ہائے میرا گناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ اے اللہ تیری منفرت میرے گناہوں سے زیادہ کشادہ ہے اور مجھے اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کی امید ہے۔ اس نے یہ دعا پڑھی آپ نے فرمایا پھر پڑھو اس نے پھر پڑھی پھر [4] آپ نے فرمایا اٹھو تمہیں اللہ نے معاف کر دیا

[1] حدیث حاکم و ابوداؤد حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۵۴ [2] حدیث ابوداؤد و نسائی و ترمذی بروایت ابوبکر صدیق حصن حصین مطبوعہ و صفحہ ایضاً [3] حدیث حاکم بروایت جابر بن عبد اللہ حصن حصین مطبوعہ و صفحہ ایضاً [4] حدیث مسلم و حاکم بروایت ابو موسیٰ اشعری حصن حصین مطبوعہ و صفحہ ایضاً

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ رات میں اپنی رحمت کا ہاتھ دراز کرتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن میں اپنا دست رحمت دراز کرتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے نکلے یعنی جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور جب آفتاب مغرب سے نکلے گا توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور[۱] حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ہم میں سے ایک شخص گناہ کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کا گناہ لکھا جاتا ہے اس نے کہا کہ پھر توبہ کرتا ہے اور مغفرت چاہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسے معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اس نے کہا کہ پھر گناہ کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس پر لکھا جاتا ہے اس نے کہا کہ پھر وہ مغفرت چاہتا اور توبہ کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور اللہ نہیں تھکتا جب تک تم نہ تھک جاؤ۔

بارش کے لئے دعا

جب سوکھا پڑ جائے اور بارش نہ ہو تو لوگ دوزانو بیٹھ کر دعا کریں کہ اے میرے رب اے میرے رب اور استسقار کی یہ دعا بھی ہے[۲] اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اے اللہ ہم کو پلا اے اللہ ہم کو پلا اے اللہ ہم کو پلا بارش کے لئے یہ دعا بھی ہے[۳] اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اے اللہ ہماری فریاد سن اے اللہ ہماری فریاد سن اے اللہ ہماری فریاد سن

بادل دیکھنے اور بارش کے وقت کی دعا

جب بادل دیکھو تو یہ دعا پڑھو[۴] اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰھُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا یعنی اے اللہ ہم اس کی برائی سے پناہ چاہتے ہیں جس کے ساتھ یہ بھیجا گیا ہے اے اللہ فائدہ مند بارش برسا۔ پھر اگر بادل چلا جائے اور بارش نہ ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ بارش سے نقصان ہو تو یہ دعا پڑھے[۵] اَللّٰھُمَّ حَوَالَيْنَا لَا عَلَيْنَا عَلَى الْاٰكَامِ

---

[۱] حدیث طبرانی بروایت عقبہ بن عامر حصن حصین صد ۱۵۵ [۲] حدیث انس رضہ حصن حصین صد ۱۵۵ [۳] حدیث بروایت مسلم حصن حصین صد ایضاً [۴] حدیث ابو داؤد و بخاری و نسائی و ابن ماجہ بروایت عائشہ رضہ حصن حصین صد ۱۵۵ ۔ [۵] ۱۲ حدیث صحیحین بروایت انس رضہ حصن حصین صد ۱۵۵

وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یعنی اے اللہ ہم پر نہ برسا ہمارے آس پاس ٹیلوں اور جھاڑیوں اور پہاڑوں اور وادیوں اور درختوں کی جڑوں میں برسا۔

بادل گرجنے اور بجلی چمکنے کی دعا

[1] بادل کی آواز اور بجلی کی کڑک سن کر یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ یعنی اے اللہ ہم کو اپنے غضب سے نہ آزما اور اپنے عذاب سے نہ ہلاک کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دیدے [2] سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ یعنی وہ ذات پاک ہے بجلی جس کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے اس کے خوف سے پاکی بیان کرتے ہیں۔

آندھی چلنے کے وقت کی دعا

[3] جب آندھی آئے تو اس کی طرف دونوں ہاتھ زانوں پر رکھ کر دوزانوں بیٹھو اور یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ اے اللہ میں اس کی بھلائی اور اس کے اندر کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کی تجھ سے درخواست کرتا ہوں جس کے ساتھ آئی ہے اور اس کی برائی سے اور اس کے اندر کی برائی اور اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے ساتھ نہ آئی ہے۔ اور یہ دعا بھی ہے [4] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا یعنی اللہ اس کو رحمت کی ہوا بنا عذاب کی نہیں اے اللہ اس ہوا کو رحمت بنا اسے عذاب نہ بنا اور آندھی [5] کے ساتھ اندھیرا ہو تو مُعَوِّذَتَیْن پڑھنا چاہئے یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ اور یہ [6] دعا بھی پڑھنی چاہئے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ یعنی اے اللہ اس ہوا کی بھلائی

---

[1] حدیث ترمذی، ونسائی، حاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین صہ ۱۵۵ [2] حدیث موطا بروایت عبداللہ بن زبیرؓ حصن حصین صہ ایضاً [3] حدیث مسلم، ترمذی، نسائی وغیرہ بروایت عائشہ حصن حصین صہ ۱۵۹ [4] حدیث طبرانی بروایت ابن عباسؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۱۵۹ [5] حدیث ابویعلی بروایت انسؓ حصن حصین صہ ۱۶۰ [6] حدیث ابن حبان وطبرانی بروایت سلمہ بن اکوع حصن حصین صہ ۱۶۷

اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی اور جس چیز کا اس کو حکم ہوا ہے اس کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس ہوا کی برائی اس میں جو برائی ہے اور اسے جس برائی کا حکم ہوا ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں اَللّٰہُمَّ لَقَحًا لَا عَقِیْمًا اے اللہ اسے بار آور بنا بانجھ نہ بنا۔

مرغ کی آواز سننے کے وقت کی دُعا

[۱] جب مرغا کی آواز سنائی دے تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے۔ **فائدہ**:۔ اس لئے کہ اس وقت فرشتے آمین بولتے ہیں اور شہادت دیتے ہیں۔

گدھے کی آواز سننے کے وقت کی دُعا

[۲] جب گدھے کی آواز سنائی دے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیئے یعنی میں راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے ہی کتے کے بھونکنے پر بھی اعوذ باللہ پڑھنا چاہیئے۔

سورج گرہن کے وقت کی دُعا

[۳] جب آفتاب میں گہن لگے تو دعا کرنی چاہیئے اور تکبیر کرنی چاہیئے اور نماز خسوف پڑھنی چاہیئے اور غریبوں پر صدقہ وخیرات کرنی چاہیئے۔

پہلی شب کا چاند دیکھنے کی دُعا

جب اوّل شب کا چاند دکھائی دے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے [۴] اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ یعنی اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے برکت وایمان اور سلامتی واسلام اور اس چیز کی توفیق کر دے جسے تو چاہتا اور پسند کرتا ہے میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

[۱] حدیث صحیحین وابو داؤد وغیرہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صفحہ ۱۶۷ ایضاً [۲] حدیث صحیحین وابو داؤد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صہ ایضاً [۳] حدیث صحیحین وابو داؤد وترمذی بروایت عائشہ رض حصن حصین صفحہ ۱۶۰ [۴] حدیث ترمذی وابن حبان وغیرہ بروایت ام سلمہ رض حصن حصین صہ ایضاً

[1] ہلال خیر و رشد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَخَیْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ یعنی خیر و برکت کا چاند ہے اے اللہ میں اس مہینے کی بھلائی اور مقدر کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں یہ دعا تین بار پڑھنی چاہئے اور یہ دعا بھی ہے۔ [2] اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَنَصْرَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ یعنی اے اللہ مجھ کو اس کی بھلائی اور اس کی برکت اور اس کی مدد اور اس کی کامیابی اور اس کا نور عطا کر اور اس کی اور اس کے مابعد کی برائی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ فائدہ:۔ ان میں سے کوئی بھی دعا پڑھ سکتا ہے اور جب بھی چاند کی طرف دیکھو تو یہ دعا [3] پڑھو اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ یعنی اے اللہ میں اس چاند کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

شب قدر مل جانے پر دعا

جب شب قدر مل جائے تو یہ دعا پڑھو [4] اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی اے اللہ تو بڑا معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف فرمادے

آئینہ دیکھنے کی دعا

جب شیشے میں اپنا منہ دیکھو تو یہ دعا پڑھو [5] اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے لہٰذا میری سیرت بھی اچھی بنادے۔ اور یہ دعا بھی ہے [6] اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ اے اللہ جیسے میری صورت اچھی بنائی ہے میری سیرت بھی اچھی کردے اور میری صورت کو آگ پر حرام کردے۔ اور یہ دعا بھی آئی [7] ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ یعنی سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے میری پیدائش کو ہموار کیا اور مجھے خوبصورت بنایا اور مجھ میں اس چیز کو زینت دی جسے میرے

---

[1] حدیث طبرانی بروایت رافع بن خدیج حصن حصین صہ ۱۶۱ [2] حدیث ابن ابی شیبہ موقوفاً حوالہ ایضاً [3] حدیث ترمذی، نسائی، حاکم بروایت عائشہؓ حصن حصین صہ ایضاً [4] حدیث نسائی، ترمذی، ابن ماجہ بروایت عائشہؓ حصن حصین صہ ایضاً [5] حدیث ابن حبان بروایت ابن مسعودؓ حصن حصین مطبوعہ ایضاً [6] حدیث بزار بروایت عائشہؓ و ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ایضاً [7] حدیث ابویعلیٰ بروایت ابو سعیدؓ حصن حصین مطبوعہ صہ ایضاً ۔ ۱۲

غیر میں عیب دار بنایا۔

کان کے آواز کرنے کے وقت کی دُعا

[1] جب کسی کا کان آواز کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرے اور درود پڑھے اور یہ دعا کرے ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی اللہ اس کا خیر کے ساتھ ذکر کرے جس نے مجھے یاد کیا۔

چھینکنے کے وقت کی دُعا

جب[2] کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا چاہئے یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور جو سنے اس کو یرحمک اللہ کہنا چاہئے یعنی اللہ تم پر رحم فرمائے اور اس کو اس کا جواب یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ دینا چاہئے یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت سدھار دے کوئی ہر[3] چھینک کے بعد یہ دعا پڑھتا ہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ تو اسے کبھی دانت اور کان کا درد نہیں ہوتا۔

مختلف اوقات کے اذکار اور دعائیں

[4] کوئی اچھی خبر ملنے پر الحمد للہ پڑھنا چاہئے اور اس کے ساتھ اکبر بھی آیا ہے یا سجدۂ[5] شکر ادا کرنا چاہئے اور جب[6] کسی کو اپنی جان و مال یا غیر کی جان و مال میں کوئی چیز اچھی لگے تو اسے اللہ سے برکت کی دعا کرنی چاہئے اور[7] جو مالدار ہونا چاہے وہ یہ درود پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ یعنی اے اللہ رحم کر اپنے بندے اور رسول محمد پر اور مومنوں اور مومن عورتوں اور مسلمانوں اور مسلمان عورتوں پر اور جب کسی بھائی کو ہنستا دیکھو تو یہ[8] دعا دو اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یعنی اللہ تمہیں ہنسائے اور جب کسی مسلمان بھائی سے دوستی کرو تو اسے اپنی محبت سے

[1] حدیث طبرانی وغیرہ بروایت ابورافع حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۱۶۴ [2] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت علیؓ موقوفاً حصن حصین صہ ۱۶۲ [3] صحیح بخاری بروایت ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب العطاس فصل اول صہ ۳۹۷ [4] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت عائشہؓ حصن حصین صہ ۱۶۴ [5] حدیث حاکم بروایت عبدالرحمٰن بن عوف حصن حصین صہ ایضاً [6] حدیث نسائی و ابن ماجہ بروایت حاکم حصن حصین صہ ایضاً [7] حدیث ابویعلیٰ بروایت ابوسعیدؓ حصن حصین صہ ایضاً [8] حدیث صحیحین بروایت ابن عمرؓ حصن حصین صہ ۱۱۱ ۱۲

خبردار کر دو اور جب اس سے یہ کہو کہ میں تم سے خدا کے لئے محبت کرتا ہوں تو اسے یہ دعا[۱] دینی چاہیے اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ یعنی جس اللہ کے لئے تم نے مجھ سے محبت کی ہے وہ تم سے محبت کرے اور کوئی یہ دعا دے[۲] کہ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یعنی اللہ تمہیں معاف کرے تو یہ جواب دے کہ اور تجھے بھی۔ اور جب[۳] کوئی سوال کرے کہ کس حالت میں سویرا یا شام کئے ہو تو جواب دینا چاہیئے کہ الحمد للہ الیک کہ میں تمہارے پاس خدا کی تعریف کرتا ہوں اور کوئی پکارے تو اس کا جواب[۴] لبیک سے دینا چاہیئے یعنی میں حاضر ہوں اور کوئی نیکی کرے تو اسے یہ دعا دینی چاہیئے جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا یعنی اللہ تمہیں بہتر بدلہ دے اور جب کوئی بھائی کسی چیز کی پیشکش کرے[۵] تو بَارَكَ اللّٰہُ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ کہنا چاہیئے یعنی اللہ تمہارے اہل و مال میں برکت دیوے

قرض ادا کرنے والے کے لئے دعا

جب کسی کو اپنا قرض مل جائے تو قرضدار کو یہ دعا دے کہ[۶] وَفَّیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِكَ یعنی تم نے میرا قرض پورا ادا کر دیا اللہ تمہیں پورا ثواب دے اور[۷] اَوْفَاكَ اللّٰہُ بھی آیا ہے۔

پسندیدہ چیز کو دیکھ کر دعا

[۸] جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس کی نعمت سے نیک کام پورے ہوتے ہیں اور ناپسندیدہ[۹] چیز کو دیکھ کر یہ دعا[۱۰] پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ یعنی ہر حال پر اللہ کا شکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بندے کو کوئی نعمت دیتا ہے اور وہ الحمد للہ کہتا ہے تو اس نے اس کا شکریہ ادا کر دیا اور دوبارہ حمد کیا تو اسے ثواب دیتا ہے اور سہ بارہ حمد کیا تو اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے

قرضدار ہونے کے وقت کی دعا

جب کوئی قرضدار ہو جائے تو یہ دعا[۱۱] پڑھے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ

[۱] حدیث نسائی و ابو داؤد وغیرہ بروایت انس حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۱۱۱ [۲] حدیث طبرانی بروایت ابن عمر حصن حصین ص ایضاً [۳] حدیث ابن سنی بروایت معاذ حصن حصین ص ایضاً [۴] حدیث ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت ابن عمر حصن حصین ص۱۲۵ [۵] حدیث صحیحین و ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت انس حصن حصین ص ایضاً [۶] حدیث صحیحین و ترمذی وغیرہ بروایت ابو ہریرہ حصن حصین ص ایضاً [۷] حدیث مسلم بروایت ابو ہریرہ حصن حصین ص ایضاً [۸] حدیث ابن ماجہ و حاکم وغیرہ بروایت عائشہ حصن حصین ص ایضاً [۹] حدیث حاکم بروایت جابر ص۱۲۵ [۱۰] حدیث ترمذی و حاکم بروایت علی حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۱۲۵

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ اپنے جائز کے ذریعہ مجھے ناجائز سے کفایت کر اور اپنے فضل سے اپنے سوا سے بے نیاز کر دے [۱] اور یہ دعا بھی ہے اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَ الْاٰخِرَةِ اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ فکر دور کرنے والے اے اللہ غم غلط کرنے والے مجبوروں کی دعا سننے والے دنیا کے رحمٰن اور آخرت کے رحیم تو مجھ پر رحم کرتا ہے لہٰذا مجھ پر ایسا رحم فرما جو تیرے سوا کی رحمت سے مجھے بے نیاز کر دے۔ اور [۲] یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ ملک کے مالک جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن ان میں سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور ان دونوں سے جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے مجھ پر ایسا رحم کر جو تیرے سوا کے رحم سے مجھے بے نیاز کر دے۔ قرض کے لئے اوپر کی دعا [۳] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ الخ بھی ہے یہ سب یا ان میں سے کوئی دعا پڑھے۔

تھک جانے کی دُعا

[۴] جب کسی کو کام کی وجہ سے تھکان ہو جائے اور زور و قوت کی ضرورت ہو تو اسے سوتے وقت تینتیس [۳۳] بار سبحان اللہ تینتیس [۳۳] بار الحمد للہ اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھنا چاہئے یا سب تینتیس بار اور کوئی ایک چونتیس بار پڑھنا چاہئے یا ہر نماز کے بعد دس دس بار اور سوتے وقت سب تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھنا چاہئے۔

وسوسہ دُور کرنے کی دُعا

جس [۵] کے دل میں بہت وسوسے پیدا ہوتا ہے عقیدہ [۶] کے سلسلے میں ہوں یا عمل کے اسے

[۱] حدیث حاکم بروایت ابو بکرؓ وغیرہ حصن حصین صـ۱۶۶ [۲] حدیث طبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ایضاً [۳] حدیث بخاری و مسلم و نسائی وغیرہ حصن حصین صـ ایضاً [۴] حدیث احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ۱۶۷ [۵] حدیث صحیحین و ابوداؤد حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ۱۶۷ ۱۲

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہئے اور وسوسے پر دھیان نہیں دینا چاہیے [۱] یا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ پڑھنا چاہیے یعنی میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا [۲] یا اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہے یعنی اللہ بے نیاز ہے اللہ ایک ہے نہ اس کے اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے پھر اپنے داہنے طرف تین بار تھوک دے اور شیطان ملعون سے پناہ چاہے اور عمل میں [۳] وسوسہ ہو تو شیطان سے جس کا نام خِنْزِبْ ہے پناہ چاہے اور اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے۔

غصے وغیرہ کے وقت کی دُعا

[۴] جب غصہ آئے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہئے اس سے غصہ دور ہو جاتا ہے اور جو [۵] بدزبان ہو اسے استغفار کی پابندی کرنی چاہیے اس لئے کہ حضرت حذیفہؓ کی حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تیز زبانی کی شکایت کی تو آپ نے استغفار کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ بیشک میں روزانہ سو بار استغفار کرتا ہوں اور کوئی شخص کسی مجلس [۶] میں جائے تو اسے سلام کرنا چاہئے پھر اگر چاہتا ہو تو بیٹھے پھر وہاں سے اٹھے تو سلام کرنا چاہئے اور [۷] مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ اٹھنے سے پہلے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ پڑھے یعنی اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی ہے میں اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتا ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ تو ہی معبود ہے تجھ سے استغفار کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔ اور یہ [۸] دعا بھی ہے عَمِلْتُ سُوْٓءًا اَوْظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ یعنی میں نے برا عمل کیا ہے اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے بیشک گناہوں کو تو ہی معاف کرتا ہے مجھے معاف کر دے

[۱] حدیث مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ۱۶۶ [۲] حدیث ابوداؤد ونسائی وغیرہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ایضاً [۳] حدیث صحیحین بروایت سلیمان بن صرد مطبوعہ وصـ ایضاً [۴] حدیث نسائی وابن ماجہ وحاکم بروایت حذیفہؓ حصن حصین صـ۱۶ [۵] حدیث ابوداؤد ونسائی و ترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین صـ ایضاً [۶] حدیث ابوداؤد ونسائی وترمذی وابن حبان وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین صـ۱۶ [۷] مسلم وابن شیبہ بروایت عثمان بن ابی العاص حصن حصین مطبوعہ وصـ ایضاً [۸] حدیث نسائی وحاکم بروایت رافع بن خدیج حصن حصین صـ۴۸

کوئی چیز کھو جانے کی دُعا

[1] کسی کی کوئی چیز کھو جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ الضَّلَالَۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ اے اللہ کھوئی چیز کو واپس کرنے والے اور کھوئے ہوئے کے رہنما مجھے میری کھوئی چیز واپس کر دے اپنی قدرت اور اپنی دسترس سے اس لئے کہ وہ تیرا عطیہ اور فضل ہے۔ باوضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات پڑھ کر یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ھَادِیَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ۔

شگون بد کی مُمانعت کا بیان

[2] برا شگون لینا جائز نہیں ہے اور برا شگون لینے کا کفارہ یہ دعا ہے اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا بِاَمْرِکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ یعنی اے اللہ تیرا خیر ہی خیر ہے اور برا شگون تیرے ہی حکم سے ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے [3] اور شگون بد دیکھنے پر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ یعنی اے اللہ نیکیاں تو ہی لاتا ہے اور برائیاں تو ہی دور کرتا ہے تصرف اور طاقت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔

نظر بد کا منتر

[4] نظر بد لگ جانے پر یہ دعا پڑھنی چاہیئے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا یعنی اے اللہ اس کی حرارت اور سردی اور بیماری کو دور کر دے، اور پھر یہ کہنا چاہیئے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ کے حکم سے اٹھ جاؤ تو اس سے اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے اور اگر کوئی چوپایہ ہے تو اس کی دائیں ناک کے اندر چار بار پڑھ کر پھر بائیں میں تین بار پڑھ کر پھونکنا

[1] حدیث طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۱۷۱ [2] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ و صہ ایضاً [3] حدیث احمد و طبرانی بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین صہ ۱۷۱ [4] حدیث ابن ابی شیبہ و ابو داؤد بروایت عروہ بن عامر حصن حصین مطبوعہ و صہ ایضاً [5] حدیث نسائی و ابن ماجہ و حاکم وغیرہ بروایت عامر بن ربیعہ حصن حصین صہ ۱۷۱ [6] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت ابن مسعودؓ موقوفاً حصن حصین مطبوعہ و صہ ایضاً ۱۲

چاہیے اور اس کی یہ دعا بھی ہے لَا بَاسَ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ یعنی بیماری کو دور کر دے اے لوگوں کے رب شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے تو ہی تکلیف کو دور کرتا ہے اور حدیث میں[1] ہے کہ جو مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود نہیں بھیجتے ہیں تو وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوتی ہے اور اللہ چاہے تو انہیں معاف کرے اور چاہے تو عذاب دے۔

بازار میں داخل ہونے کی دُعا

[2]بازار میں داخل ہونے پر یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اللہ واحد لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے ملک اور اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ پائندہ ہے اس کے لئے موت نہیں اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس لاکھ برائیاں معاف کیجاتی ہیں اور اس کا دس لاکھ درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک مکان تعمیر کیا جاتا ہے۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو بازار میں داخل ہو وہ یہ[3] دعا پڑھے بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرًا اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً یعنی اللہ کے نام سے اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کا خیر اور اس کے اندر کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور اس کے اندر کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اس میں کسی جھوٹی حلف کا شکار بنوں یا کسی نقصان کے سودے کا۔ اور واپس ہو تو دس آیتیں پڑھے اور ہر آیت کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور کوئی تازہ پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا یعنی اے اللہ ہمیں ہمارے پھل میں برکت دے اور ہمارے

---

[1] حدیث ابوداؤد ونسائی وترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین ص۲۴۸ [2] حدیث ترمذی وابن ماجہ واحمد وغیرہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ایضاً [3] حدیث حاکم وغیرہ بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ حصن حصین ص۱۶۹ [4] حدیث ترمذی ونسائی وغیرہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ایضاً ۱۲

شہر میں برکت دے اور ہمارے وزن و پیمانے میں برکت دے اور تازہ پھل آئے تو پہلے چھوٹے بچوں کو دینا چاہیئے۔

کسی کو بیماری میں دیکھ کر پڑھنے کی دعا

لہ جب کوئی بیمار دکھائی دے تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا یعنی سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو عافیت میں رکھا ہے اس چیز سے جس سے اس کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ہے۔ جو یہ دعا پڑھتا ہے اس کو وہ بیماری نہیں ہوتی یہ دعا دل میں پڑھنی چاہیئے۔

آسیب زدہ کے لئے دعا

ٹہ کسی پر جن یا بھوت کا سایہ ہو جائے تو اس کو سامنے بیٹھا کر سورہ فاتحہ و الم سے مفلحون تک اور وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور آیۃ الکرسی اور لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اخیر سورہ بقرہ تک اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ پوری آیت اور اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ سورہ غافر میں اور فَتَعَالَى اللّٰهُ آخر سورہ مومنون تک اور دس آیتیں اول سورہ صافات سے لَازِبٌ تک اور تین آیتیں سورہ حشر کے اخیر سے اور آیت وَاَنَّهٗ تَعَالٰی سورہ جن سے اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق یہ سب آیتیں پڑھ کر اس پر پھونک مارے۔ فائدہ:۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر یہ آیتیں پڑھ کر دم کی اور وہ فوراً اچھا ہو گیا

دیوانے پر پڑھنے کی دعا

سٓہ کوئی دیوانہ ہو جائے تو تین دن سویرے اور شام سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کے اوپر پھونک مارو اور اخیر میں تھوک اکٹھا کر کے اس پر تھتکار دو۔

لہ حدیث ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ حصن حصین صنہ۱۷ ٹہ حدیث حاکم و ابن ماجہ بروایت ابی بن کعب حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ۱۷۱ سٓہ حدیث ابوداؤد و نسائی بروایت علاقہ بن صحار حصن حصین صہ۱۷۲

سانپ اور بچھو کا منتر

کسی کو سانپ یا بچھو کاٹ لے تو سات بار سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر پھونک دو اور[1] بچھو کے کاٹنے کی جگہ پانی میں نمک ڈال کر مل دو اور قل یا ایہا الکفرون اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر پھونک پر پھونک مارو انشاء اللہ آرام ہو جائے گا اور حدیث میں ہے کہ ہم نے زہر دار چیز کا منتر آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے ہمیں اس کی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ جنوں کو وعدہ و پیمان ہے کہ جو یہ منتر پڑھیں گے وہ انہیں ضرر نہیں پہونچائیں گے وہ منتر یہ ہے شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٍ قَفْطًا۔

فائدہ:۔ اس منتر کے معنیٰ کا پتہ نہیں جیسے آیا ہے پڑھنا چاہئے اس کے سوا اور کوئی منتر جس کے معنیٰ کا پتہ نہ ہو پڑھنا جائز نہیں ہے چاہے وہ عربی زبان میں ہو یا فارسی ترکی زبان میں ہو یا ہندی۔

آگ سے جل جانے کا منتر

جو آگ سے جل جائے اس کو یہ دعا پڑھ کر پھونکنا چاہئے اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَاشَافِيَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے انسانوں کے پروردگار تکلیف دور فرما دے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آگ لگ جائے تو تکبیر سے بجھادے یعنی تکبیر کرے اور (بجھادے) یہ آزمودہ ہے۔

پیشاب بند ہو جانے کا منتر

کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا مثانے میں پتھری ہو جائے تو اس کے لئے یہ دعا ہے رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا

[1] حدیث ابو داؤد و ترمذی، نسائی وغیرہ بروایت ابو سعیدؓ حصن حصین ص۱۶۲ ایضاً [2] حدیث طبرانی بروایت علیؓ ص۱۶۲ [3] حدیث طبرانی بروایت عبد اللہ بن زید حصن حصین ص۱۶۴ [4] حدیث نسائی و احمد بروایت محمد بن حاطب حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۱۶۳ [5] حدیث ابو یعلیٰ وغیرہ حصن حصین مطبوعہ ص۔ ایضاً [6] حدیث نسائی و ابو داؤد وغیرہ حصن حصین ص ایضاً - ۱۲

فَاَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ یعنی اے ہمارے رب جو آسمان میں ہے تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان و زمین میں ہے جیسے تیری رحمت آسمان میں ہے اپنی رحمت زمین میں کردے اور ہماری گناہ اور لغزش معاف کردے کیونکہ تو ہی پاک لوگوں کا رب ہے اور اس درد پر اپنی شفا میں اور اپنی رحمت میں سے رحمت نازل فرمادے۔ جو یہ دعا پڑھتا ہے وہ شفایاب ہو جاتا ہے۔

زخم اور گھاؤ کے لئے دُعا

[1] کسی کو زخم یا گھاؤ ہو جائے تو اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر اٹھانے کے بعد یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی تم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے رب کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے۔

پاؤں سو جانے کی دُعا

[2] کسی کا پاؤں سست ہو جائے یا سو جائے تو اسے چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہے اس سے اس کی سستی دور ہو جائے گی۔

فائدہ [3] ایسے ہی کوئی اپنے ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کو تھوک سے تر کردے تو اسکی سستی دور ہو جاتی ہے

درد وغیرہ کی دُعا

[4] کوئی بیمار ہو یا اس کے بدن کے کسی مقام پر درد ہو تو اپنا دایاں ہاتھ رکھے اور تین بار بسم اللہ کرکے سات بار یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی اللہ کی قدرت کی مدد سے اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جسے میں پاتا اور ڈرتا ہوں۔

[1] حدیث مسلم بروایت عائشہؓ حصن حصین صـ۱۴۳ [2] حدیث ابن سنی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ موقوفاً حصن حصین صـ۱۴۶ [3] مضمون مائۃ الفوائد حصن حصین صـ— [4] ایضاً حدیث مسلم و ابوداؤد و ترمذی وغیرہ بروایت عثمان رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ صـ— ایضاً ۱۲

یا یہ[1] دعا پڑھے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سات دفعہ پڑھے یا[2] اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھ کر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ یعنی میں اللہ کی عزت وقدرت سے جو ہر چیز پر ہے اس کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو میں پاتا ہوں، اور یہ دعا[3] بھی ہے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجْعِیْ ھٰذَا یعنی میں اللہ کی عزت وقدرت کے وسیلے سے اس درد کی تکلیف سے پناہ چاہتا ہوں جسے میں پاتا ہوں۔ یہ دعا طاق پڑھنی چاہیے یعنی تین، یا پانچ یا سات بار پھر انگلی اٹھاوے پھر ایسے ہی کرے۔ یا سورہ[4] قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اپنے اوپر پھونک لے۔

آنکھ آنے اور بخار کی دُعا

جس کی آنکھ دکھ رہی ہو تو یہ دعا پڑھے[5] اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ یعنی اے اللہ مجھے میری آنکھ کو فائدہ پہونچا اور اس کو میرا وارث کر اور مجھے دشمن میں میرے خون کا بدلہ دکھا اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر میری مدد فرما۔ اور بخار کے لئے یہ دعا[6] ہے بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ یعنی اللہ کے نام سے جو بڑا ہے میں اللہ بزرگ کی ہر جوش مارنے والی رگ اور آگ کی تپش کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں، اور تکلیف ہونے پر موت کی آرزو نہیں کرنی چاہئے بلکہ اسے ضروری ہو تو یہ[7] دعا کرنی چاہیے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ یعنی اے اللہ جب تک میرے لئے حیات بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب وفات بہتر ہو تو مجھے وفات دیدے۔

عیادت اور بیمار پرسی کی دُعا

جب[8] کسی کی بیمار پرسی کے لئے جاؤ تو یہ دعا پڑھو لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ

---

[1] حدیث موطا وغیرہ بروایت عثمان حصن حصین صـ۱۷۱ [2] حدیث طبرانی بروایت ابی بن کعب حوالہ ایضاً [3] حدیث ترمذی بروایت انسؓ حصن حصین صـ ایضاً [4] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت عائشہؓ حصن حصین صـ ایضاً [5] حدیث حاکم وغیرہ بروایت انسؓ حصن حصین صـ۱۷۵ [6] حدیث حاکم وابن ابی شیبہ بروایت ابن عباسؓ حصن حصین صـ ایضاً [7] حدیث صحیحین وابو داؤد وغیرہ بروایت انسؓ حوالہ ایضاً [8] حدیث بخاری ونسائی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ایضاً

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ یعنی کوئی بات نہیں انشاء اللہ یہ گناہوں سے پاک کرنے والی بیماری ہے۔ اور یہ دعا[1] بھی ہے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِیْقَةُ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا یعنی اے اللہ ہماری زمین کی دھول اور ہمارے بعض کا تھوک ہمارے رب کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا دیتا ہے اور یہ بھی آیا ہے[2] کہ اپنا دایاں ہاتھ اس کے اوپر پھیرنے کے ساتھ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِهٖ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے لوگوں کے رب بیماری کو دور کر دے اسے شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔ اور یہ بھی دعا[3] ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْكَ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ یعنی اللہ کے نام سے میں تم پر منتر پڑھتا ہوں ہر چیز سے جو تمہیں تکلیف دے رہی ہے یا حاسد کی نظر سے اللہ تمہیں شفا دے میں اللہ کے نام سے تم پر منتر پڑھتا ہوں اور ایک دعا[4] یہ بھی ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰهُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِیْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنی اللہ کے نام سے تم کو منتر کرتا ہوں اور اللہ تمہیں ہر بیماری سے گرہوں میں پھونکنے والیوں سے اور حاسد کے حسد کے شر سے جب حسد کر رہا ہو تمہیں شفا دے۔ یہ دعا تین بار پڑھنی چاہئے اور یہ دعا[5] بھی ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یَّشْفِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ عَیْنٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ یَنْكَاُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَكَ جَنَازَةً یعنی اللہ کے نام سے تم کو منتر کرتا ہوں ہر بیماری سے تمہیں ہر حاسد سے جب حسد کرے شفا دے اور ہر نظر بد کے شر سے۔ اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے تاکہ تیرے دشمن کو چور کرے اور تیرے لئے جنازہ کے ساتھ جائے۔ اور یہ دعا بھی آئی ہے[6] اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ یَا فُلَانُ شَفَی اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِیْ دِیْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰی مُدَّةِ اَجَلِكَ یعنی[7] اے اللہ اسے شفا دے اے اللہ اسے عافیت دے اے فلاں اللہ تمہاری بیماری کو شفا دے اور تمہارے گناہ کو معاف فرمادے اور تمہیں تمہارے

---

[1] حدیث بخاری بروایت عائشہ رضہ حصن حصین صـ۱۷۶ [2] ایضاً [2] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت عائشہ رضہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ۱۷۶ [3] حدیث مسلم و ترمذی و نسائی بروایت ابو سعید حصن حصین صـ ایضاً [4] حدیث نسائی و ابن ابی شیبہ بروایت عائشہ حوالہ ایضاً [5] حدیث ابوداؤد و حاکم بروایت عبداللہ بن عمر رضہ حصن حصین صـ ایضاً [6] حدیث نسائی بروایت علی رضہ حصن حصین صـ۱۷۱ [7] حدیث حاکم بروایت سلمان رضہ حصن حصین صـ ایضاً

دین وبدن تمہاری موت کے وقت تک عافیت دے۔ یہ سب دعائیں یا ان میں سے کوئی پڑھے۔

بیماری سے شفا کی دُعا

حدیث میں[1] ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا کہ فلاں شخص بیمار ہے آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ وہ تندرست ہو جائے اس نے جواب دیا کہ ہاں! حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کہو یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اِشْفِ فُلَانًا یعنی اے حلیم، اے کریم فلاں کو شفا دیدے وہ تندرست ہو جائے گا[2] اپنی بیماری میں چالیس روز یہ دعا پڑھ لے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں تو اگر اس بیماری میں اس کا انتقال ہو جائے تو اسے شہید کا ثواب حاصل ہوگا اور تندرست ہو جائے تو اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو یہ دعا[3] پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہیں مگر ایک اسکا کوئی نہ شریک اللہ کوئی معبود نہیں اسی کا ملک اور اسی کی حمد ہے کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے عمل اور بدن کی قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے، اور پھر اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو اسے آگ نہیں کھائے گی اور اگر شہادت کی خواہش ہو تو اس کی موت شہادت کی ہوتی ہے اگرچہ کہ بستر پر انتقال کیا ہو۔ اور جو کسی[4] بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے اور اس کے پاس سات بار یہ دعا پڑھتا ہے اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ تو اللہ اس کو اس بیماری سے شفا دیتا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ بزرگ عرش عظیم کے پروردگار سے سوال کرتا ہوں کہ تمہیں شفا دے

قریب المُوت کے لئے دُعا

جب کسی کے انتقال کا وقت ہو تو اسے قبلہ رو کر دیا جائے اور اس کو یہ دعا[5]

---

[1] حدیث بخاری ونسائی بروایت عائشہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۱۱۱ [2] حدیث مسلم وابوداؤد وترمذی وغیرہ بروایت ابوسعیدؓ حصن حصین ص ایضاً [3] حدیث ابوداؤد وحاکم بروایت مثلاً حصن حصین صد ایضاً [4] حدیث مسلم وابوداؤد بروایت ام سلمہؓ حصن حصین مطبوعہ ومع ایضاً

پڑھنی چاہیئے [1] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنی اے اللہ مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے اور یہ [2] دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ یعنی اے اللہ موت کی بیہوشیوں اور موت کی شدتوں پر میری مدد فرما۔ [3] یا یہ کلمہ پڑھنا چاہیئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک موت کے شدائد ہیں۔ اور [4] قریب الموت کو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرنی چاہیئے یعنی اس کے سامنے پڑھنا چاہیئے تاکہ وہ بھی سن کر پڑھے کیونکہ حدیث [5] میں ہے کہ جس کا آخیر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا اور جب میت کی آنکھ بند کرے تو اپنے لئے خاتمہ بالخیر کی دعا کرنی چاہیئے کیونکہ فرشتے اس پر آمین بولتے ہیں پھر میت کے لئے یہ [6] دعا کرنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ اے اللہ اسے معاف فرما دے اور ہدایت یابوں میں اس کا رتبہ بلند کردے اور اس کے باقیماندہ لوگوں میں اس کا جانشین ہو جا اور ہمیں اور اسے معاف کردے اے رب العالمین! اور اس کی قبر کشادہ کردے اور اس میں اس کے لئے روشنی کردے۔ اور اس کے اہل وعیال کو یہ [7] دعا کرنی چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً اے اللہ مجھے اور اس کو معاف کردے اور مجھے اس کا اچھا بدلہ دے اور اس کے پاس سورۂ یٰسین [8] پڑھنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی موت آسان کر دیتا ہے۔

مصیبت زدہ کے لئے دُعا

جس پر مصیبت آئے اسے [9] اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ

[1] حدیث مسلم وابوداؤد وترمذی وغیرہ بروایت ام سلمہؓ حصن حصین صفحہ ۱۰۱ ایضاً [2] حدیث نسائی وابوداؤد وغیرہ بروایت معقل بن یسار حصن حصین مطبوعہ ایضاً [3] حدیث بخاری ونسائی بروایت عائشہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۰۱ [4] حدیث مسلم وابوداؤد وترمذی بروایت ابوسعیدؓ حصن حصین صد ایضاً [5] حدیث ابوداؤد وحاکم بروایت معاذ حوالہ مذکورہ [6] حدیث مسلم وابوداؤد بروایت ام سلمہؓ حصن حصین صد ایضاً [7] حدیث مسلم وابوداؤد وترمذی وغیرہ بروایت ام سلمہؓ حصن حصین صد ایضاً [8] حدیث نسائی وابوداؤد وغیرہ بروایت معقل بن یسارؓ حصن حصین صد ایضاً [9] حدیث مسلم بروایت ام سلمہؓ حصن حصین صفحہ ۱۸۰

وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا پڑھنا چاہئے یعنی ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ مجھے میری مصیبت میں ثواب دے اور مجھے اس کا بہتر بدلہ دے۔ اور جب[1] کسی کے بیٹے کا انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے فرزند کی جان قبض کی فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کا پھل قبض کر لیا وہ جواب دیتے ہیں ہاں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کہا جواب دیتے ہیں کہ تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے لئے جنت میں مکان تعمیر کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ [2] اور جب کسی کی تعزیت کے لئے جاؤ تو سلام کرو اور یہ کہو اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ یعنی جو اللہ نے لیا وہ اس کا تھا اور جو دیا ہے وہ اللہ کا ہے اور اس کے پاس ہر چیز کا ایک وقت متعین ہے اس لئے صبر کرو اور اللہ سے اس کا ثواب چاہو۔

کلمہ طیبہ وغیرہ کی فضیلت

جس ذکر کا کوئی وقت اور مقام اور وجہ نہیں ہے انہیں میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ حدیث میں[3] ہے کہ سب سے اچھا ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور یہ[4] بھی ہے کہ اقوال کی نیکیوں میں یہ افضل ہے۔ رسول[5] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اس کو حاصل ہوگی جو خلوص دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا ہو اور یہ بھی کہا ہے کہ جس کے دل[6] میں جو کے دانہ کے برابر ایمان ہو اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کیا ہو وہ آگ سے نکلے گا اور جس کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر ایمان ہو اور اس کا اقرار کیا ہے وہ بھی آگ سے نکلے گا اور جس کے دل میں ذرہ برابر

[1] حدیث ترمذی و ابن حبان وغیرہ بروایت ابوموسیٰ اشعری حصن حصین ص ۱۸۰ [2] حدیث صحیحین بروایت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ایضاً [3] حدیث ترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۸۰ [4] حدیث احمد بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ۱۸۷ [5] حدیث بخاری بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ایضاً [6] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت انس رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ایضاً

ایمان ہو وہ بھی نکلے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۱] کہ جس بندے نے بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کیا ہو پھر اسی پر انتقال کیا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ کہ بدکاری اور چوری کیا ہو۔ اگرچہ کہ بدکاری یا چوری کیا ہو۔ اگرچہ کہ بدکاری اور چوری کی ہو اور آپ[۲] نے فرمایا کہ اپنا ایمان تازہ کیا کرو کسی نے سوال کیا کہ کیسے تازہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ[۳] لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بکثرت پڑھا کرو کیونکہ اس کے اللہ تک پہونچنے میں کوئی پردہ نہیں ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ[۴] کے پڑھنے کے برابر کوئی عمل نہیں ہے اور کلمہ کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا اور آپ نے فرمایا کہ[۵] اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی سب چیزوں کو ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے میں تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پلڑا جھک جائے گا اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جو بندہ خلوص سے اس کا اقرار کرتا ہے اس کے لئے ساتوں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہونچتا ہے جب تک کبیرہ سے پرہیز کرے۔

کلمہ توحید کی فضیلت

[۶] دوسرا کلمہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ایک لاشریک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص یہ کلمہ دس بار پڑھتا ہے اسے اس کے برابر ثواب ملتا ہے۔ جس نے بنو اسماعیل کے چار غلام آزاد کئے ہوں اور اس کے ایک بار پڑھنے سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور سو بار پڑھنے سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور شیطان سے پناہ میں رہتا ہے اور اس سے افضل عمل کسی کا نہیں ہوتا جس نے اس سے زیادہ عمل کیا ہو[۷] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ کلمہ ہے جسے نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھایا تھا بیشک اگر ساتوں آسمان ایک

[۱] حدیث مسلم بروایت ابوذرؓ حصن حصین صـ۱۸۸ [۲] حدیث احمد وطبرانی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین ایضاً [۳] حدیث ترمذی بروایت ابو مالک اشعری حصن حصین صـ۱۸۸ [۴] حدیث ابن حبان ونسائی وغیرہ بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ایضاً [۵] حدیث ترمذی ونسائی بروایت ابوہریرہ رضؓ حصن حصین ایضاً [۶] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت ابوایوب حصن حصین مطبوعہ وصـ ایضاً [۷] حدیث احمد وغیرہ بروایت براء بن عازب وغیرہ حصن حصین صـ۱۹۲ [۸] حدیث ابوعوانہ وترمذی ونسائی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ۱۸۹ -

ترازو میں رکھے جائیں اور یہ کلمہ دوسرے ترازو میں تو یہ کلمہ وزن دار ہو جائے گا۔ اور اگر بالفرض[۱] آسمان لوہے کا ایک کڑا ہو یعنی یہ کلمہ ثواب کے لحاظ سے اس پر رکھ دیا جائے تو وہ کڑا چڑ جائے۔ اور حدیث میں[۲] یہ بھی ہے کہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایسے کلمے ہیں کہ عرش کے سوا ان کی کوئی انتہا نہیں یعنی جو یہ کلمہ پڑھے گا اسے عرش کے نیچے جگہ ملے گی اور دوسرے کا ثواب زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے یہ دونوں کلمے اور ان کے ساتھ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنے سے دریا[۳] کے جھاگ برابر گناہ ہو تو معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

کلمہ شہادت کی فضیلت کا بیان

جو شخص[۴] اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا اللہ اس پر آگ کو حرام کر دیتا ہے اور حضرت معاذؓ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر میں لوگوں کو اس کی خبر کر دوں تو لوگ سن کر خوش ہوں آپ نے فرمایا کہ اس وقت لوگ تکیہ کر لیں گے اور عمل نہیں کریں گے اور حضرت معاذ نے کتمان علم کے ڈر سے اپنی موت کے وقت اسے بیان کر دیا اور بطاقہ کی حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے روز ایک رقعہ ملے گا جس[۵] پر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لکھا ہوگا جو ننانوے دفتر سے بڑا ہوگا جس میں سے ہر دفتر حد نظر تک پھیلا ہوگا اور[۶] یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ پڑھے گا اسے اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھوں دروازوں سے جس سے وہ چاہے گا جنت میں داخل کرے گا اس کا معنی یہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول اور اس کی بندی کے بیٹے اور اس کا کلمہ ہیں جسے مریم کی

[۱] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ایضاً [۲] حدیث طبرانی بروایت معاذ حوالہ مذکور [۳] حدیث ترمذی و نسائی بروایت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ حصن حصین صـ ایضاً [۴] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت معاذ حصن حصین صـ ۱۸ [۵] حدیث ابن ماجہ و ابن حبان وغیرہ بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ۱۹ [۶] حدیث صحیحین و نسائی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ وصـ ایضاً ۱۲

طرف ڈال دیا اور یہ کہ جنت ثابت ہے اور آگ ثابت ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جو یہ کلمہ پڑھے گا اللہ اسے اس کے کسی بھی عمل پر جنت میں داخل فرمائے گا یعنی وہ نیک ہو یا برا ہو ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک بدو نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجھے وہ کلمہ سکھایئے جسے میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہ یہ کلمہ پڑھا کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ یعنی ایک بے شریک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کی بہت حمد ہے اللہ پاک ہے عمل اور قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے جو زبردست اور محکم ہے اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وغیرہ کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سبحان اللہ وبحمدہ ایک بار پڑھتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو دس بار پڑھتا ہے اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو سو بار پڑھے اس کے لئے ہزار نیکیاں اور زیادہ پڑھتا ہے تو اور زیادہ ثواب پاتا ہے اور حدیث میں[۳] یہ بھی ہے جو روز سو بار یہ پڑھتا ہو اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ خدا کا یہ بڑا پسندیدہ کلمہ ہے اور یہ بھی ہے ہے کہ یہ[۴] افضل کلام ہے جسے اللہ نے فرشتوں کے لئے چھانٹا ہے۔ اور یہی[۵] کلمے ہیں جن کا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو حکم دیا۔ بے شک یہ سب خلقت کی نماز اور سب خلقت کی تسبیح ہے اور اسی سے خلقت کو روزی ملتی ہے اور یہ بھی ہے کہ جو[۶] یہ کلمہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں درخت بو دیا جاتا ہے اور حدیث میں[۷] یہ بھی ہے کہ جسے رات میں نیند نہ آئے یا مال کا خوف اور دشمن سے لڑنے کی ہمت نہ ہو تو سبحان اللہ وبحمدہ بکثرت پڑھنا چاہئے

[۱] حدیث مسلم بروایت سعد بن وقاص حصن حصین صفحہ ۱۹۰ [۲] حدیث ترمذی ونسائی وغیرہ بروایت ابن عمر حصن حصین صفحہ ۱۹۲ [۳] حدیث ابو عوانہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صفحہ ۱۹۵ [۴] حدیث مسلم وابو عوانہ بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ حصن حصین صفحہ ۱۹۲ [۵] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ حصن حصین مطبوعہ وصفحہ ایضاً [۶] حدیث بزار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین صفحہ ایضاً [۷] حدیث طبرانی بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صفحہ ایضاً

اور بے شک یہ کلمہ اللہ کے نزدیک سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔
اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو سبحان ربی العظیم پڑھے اس کے لئے جنت میں درخت لگا
دیا جاتا ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے دو کلمے اللہ کو بہت پیارے اور میزان میں وزن
دار اور زبان پر ہلکے ہیں اور وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ہیں یعنی
میں اللہ کی پاکی اس کی حمد کے ساتھ بیان کرتا ہوں اور اللہ کی ذات پاک ہے اور جو ان
دونوں کے ساتھ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بھی شامل کر لیتا ہے
تو انہیں لکھ کر عرش سے لٹکا دیا جاتا ہے اور کوئی گناہ انہیں نہیں مٹاتا۔ یعنی اس کے بعد
اگر کوئی شخص برائی کرتا ہے تو اس کی وجہ سے یہ کلمہ مٹایا نہیں جاتا اور نہ اس کا کوئی اثر
ہوتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر بدستور
مہر ثبت ہو گی۔

مختلف اذکار کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جویریہ کے پاس سے فجر پڑھ کر نکلے اور وہ اپنی مسجد میں ذکر
کر رہی تھیں پھر چاشت کے وقت واپس ہوئے اور وہ ایسے ہی بیٹھی ذکر کر رہی تھیں
آپ نے فرمایا کہ میں نے جس وقت سے تمہیں چھوڑا ہے ایسے ہی بیٹھی ہو جواب دیا کہ ہاں! آپ نے
فرمایا میں چار کلمے پڑھے ہیں جنہیں تم اپنے پورے دن کی تسبیحوں سے وزن کرو تو اس کے
برابر ہوں گی اور وہ کلمات یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی
نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ یعنی میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں
اور اس کی خلقت اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے
برابر اس کی حمد کرتا ہوں۔ اور یہ بھی ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ
رِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ
اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے

اس کے سامنے کنکریاں یا گٹھلیاں پڑی تھیں جن سے وہ تسبیحات پڑھا کرتی تھی آپ نے فرمایا تمہیں آسان چیز نہ بتادوں؟ اس نے کہا ہاں بتایئے۔ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مَا فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِکَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذَالِکَ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذَالِکَ یعنی اللہ کی پاکی ہے اس کی تعداد میں جو آسمان میں ہے اور اللہ کی پاکی ہے اس چیز کی تعداد میں جو زمین میں ہے اور اللہ کی پاکی ہے ان کے درمیان کی چیزوں کی تعداد میں اور اللہ کی پاکی ہے اس چیز کی تعداد میں جو پیدا کرے گا۔ اور ایسے اللہ کی تکبیر بھی کرے یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ اور ایسے ہی الحمد للہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی پڑھے اور یہ بھی حدیث[۱] میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی تھیں آپ نے فرمایا کہ جب سے میں تمہارے پاس کھڑا ہوں میں نے تم سے زیادہ تسبیحات پڑھی ہیں۔ صفیہ نے کہا کہ مجھے بھی سکھلایئے آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اور مذکورہ پوری دعا سنادی۔ ان میں سے سب یا کچھ اذکار کرنے چاہئیں۔

تسبیح کے الفاظ کا بیان

حضرت ابوذر[۲] رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جو رات دن سے یعنی رات دن کے اذکار سے افضل ہے وہ یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْأَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْأَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْأَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْأَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْأَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْأَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ یعنی اس چیز کی تعداد میں اللہ کی پاکی کرتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے اور اس چیز کو بھر کر اللہ کی پاکی کرتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے اور ہر چیز کی تعداد میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور ہر چیز کو بھر کر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعداد میں اللہ کی

[۱] حدیث ابوداؤد وحاکم بروایت صفیہ حصن حصین ص ۱۹۵ [۲] حدیث بزار وطبرانی بروایت ابودرداءؓ حصن حصین ص ۱۹۵

پاکی بیان کرتا ہوں جسے اس کی کتاب نے شمار کر رکھا ہے اور اس کی چیز کو بھر کر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی کتاب نے شمار کر رکھا ہے اور اس کی تعداد میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں جو اس نے پیدا کیا ہے اور اس چیز کو بھر کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں جو اس نے پیدا کیا ہے اور ہر چیز کی تعداد میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اور ہر چیز کو بھر کر اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اس کی تعداد میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جسے اس کی کتاب نے شمار کر رکھا ہے اور اس چیز کو بھر کر اللہ کی حمد کرتا ہوں جو اس کی کتاب نے شمار کر رکھا ہے۔ اور بعض حدیثوں میں تکبیر کا لفظ زائد آیا ہے اور حدیث میں ہے کہ سلمیٰ نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجھے چند کلمات بتا دیں زیادہ نہیں آپ نے فرمایا کہ دس بار اللہ اکبر کہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ذکر میرے لئے ہے اور دس بار سُبْحَانَ اللهِ کہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی میرے لئے ہے اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی کہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تم کو معاف کر دیا لہٰذا اسے بھی دس بار کہو۔

تسبیح و تکبیر کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ[1] وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ ہے یعنی اللہ پاک ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں میرا رب پاک ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور سبحان اللہ[2] والحمد للہ زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اللہ کو چار کلمات[3] بہت پیارے ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ کی ذات پاک ہے اور اللہ کی تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے ان کلمات میں سے جسے چاہے پہلے اور جسے چاہے بعد میں کر سکتا ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ یہ قرآن کے بعد افضل کلام ہے اور یہ بھی قرآن ہی سے ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان کلمات کو پڑھنے سے اس کے ہر حرف پر دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں اور حدیث میں یہ بھی[5] ہے کہ جنت کی زمین پاک اور اس کا پانی میٹھا ہے اور اس کے میدان درختوں سے خالی ہیں اور جو

[1] حدیث طبرانی بروایت ابو امامہ حصن حصین ص ۱۹۶ [2] حدیث مسلم و ترمذی بروایت ابو مالک اشعری رضی حصن حصین ص ۱۹۶ [3] حدیث مسلم و ترمذی بروایت سمرۃ حصن حصین ص ۱۹۶ [4] حدیث طبرانی بروایت ابن عمر رضی حصن حصین مطبوعہ و ص ایضاً [5] حدیث ترمذی بروایت ابن مسعود رضی حصن حصین مطبوعہ د ص ایضاً ۱۲

یہ کلمہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں درخت لگائے جاتے ہیں اور ہر کلمہ کے بدلے ایک درخت لگایا جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ کلمے آگ سے ڈھال ہیں اور یہ باقیات الصالحات میں سے ہیں اور یہ بھی آیا ہے ان کلمات کا پڑھنا جس پر آفتاب نکلتا ہے اس سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تسبیح میں صدقے کا ثواب اور ہر تحمید میں خیرات کا ثواب ہے اور ہر کلمہ لا الٰہ الا اللہ میں بھی صدقہ کا ثواب ہے اور ہر تکبیر کا بھی یہی ثواب ہے اور نماز تسبیح میں بھی یہی کلمات پڑھے جاتے ہیں۔

نماز تسبیح کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ آپ کو نہ عطا کروں اور نہ انعام دوں دس خصلتیں جن پر عمل کرنے سے آپ کے سب گناہ بخش دیئے جائیں چاہے پہلے ہوں یا بعد کے پرانے ہوں یا نئے بھول سے ہوں یا جان کر چھوٹے ہوں یا بڑے پوشیدہ ہوں یا ظاہر اور وہ دس خصلتیں یہ ہیں کہ چار رکعت نماز ایسے پڑھو کہ ہر رکعت میں سورہ الحمد اور کوئی اور سورہ پڑھو اور رکعت اوّل میں قرأت کے بعد بدستور کھڑے رہو اور رکوع سے پہلے پندرہ بار یہ کلمات پڑھو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ایسے ہی حالت رکوع میں یہ کلمات دس بار پڑھو پھر رکوع سے اٹھ کر دس بار پڑھو پھر سجدے میں دس بار پڑھو پھر سجدے سے اٹھ کر جلسے میں دس بار پڑھو پھر ایسے ہی دوسرے سجدے میں دس بار پڑھو پھر دوسرے سجدے سے اٹھ کر بھی دس بار پڑھو یعنی کھڑے ہونے سے پہلے ایسے یہ کلمات ایک رکعت میں پچھتر بار ہوئے ایسے ہی چاروں رکعت پڑھو پھر ہو سکے تو یہ نماز روز پڑھا کرو یا نہ ہو تو ہر جمعہ کو یہ نہ ہو تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھا کرو اور یہ نہ ہو تو سال میں ایک بار پڑھو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم عمر میں ایک بار پڑھ لو۔ **فائدہ:۔** اس نماز کا نام صلوٰۃ التسبیح ہے جس کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو اس کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی شامل کرے

[1] حدیث طبرانی وحاکم وغیرہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صہ ایضاً [2] حدیث ابوداؤد وابن ماجہ بروایت ابوذر حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ایضاً [3] حدیث ابوداؤد وابن ماجہ وحاکم وابن حبان بروایت ابن عباس رض وغیرہ حصن حصین صہ ۱۹۹ ۱۲

تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے اور یہ بہشت کے خزانوں میں سے ہے یعنی اس کا ثواب بہشت سے اور جسے طاقت نہ ہو اس کے لئے قرآن سے کفایت کرتے ہیں اور ایسے ہی ان کلمات کے ساتھ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ کو شامل کر لینے سے جس میں طاقت نہ ہو اس کے لئے قرآن سے کفایت کرتے ہیں اور جو اس پر عمل کرتا ہے وہ اپنا ہاتھ خیر اور نیکیوں سے بھر لیتا ہے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ کلمات لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تک پڑھتا ہے اور جو اس کے بعد تَبَارَکَ اللّٰہُ جوڑ لیتا ہے تو ان پر ایک فرشتہ مامور کر دیا جاتا ہے جو انہیں اپنے پروں میں دبا کر آسمان پر چڑھتا ہے اور فرشتوں کی کسی جماعت پر سے گذرتا ہے تو اس کے پڑھنے والوں کی بخشش کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کے دربار میں ان کا تحفہ لے جاتا ہے۔

چار کلموں کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمام کلام میں سے چار کلمات منتخب کر لئے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور جو سبحان اللہ پڑھتا ہے یعنی اللہ پاک ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور دس برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں اور جو الحمد للہ پڑھتا ہے اس کے لئے بھی یہی ثواب ہے۔ اور الحمد للہ پر بھی یہی ثواب ملتا ہے اور کلمہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا بھی یہی ثواب ہے اور اپنے طور پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھنے پر تیس نیکیاں لکھی جاتی اور دس برائیاں معاف کی جاتی ہیں اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کا ثواب کوہ احد سے بڑا ہے اور لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ثواب بھی کوہ احد سے بڑا ہے اور الحمد للہ کا ثواب بھی احد سے بڑا ہے اور ایسے ہی اللہ اکبر کا ثواب بھی ہے۔ اور حدیث میں[۲] یہ ہے کہ سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھنے کا ثواب بنو اسماعیل کے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہے اور الحمد للہ کا ثواب راہ خدا میں بیس گھوڑے دینے کے برابر ہے اور سو بار اللہ اکبر کا ثواب مکہ میں سو اونٹ کی قربانی کرنے کے برابر ہے جو قبول ہو۔

[۱] حدیث طبرانی بروایت ابو درداء حصن حصین صـ ۹۱ [۲] حدیث ابوداؤد ونسائی بروایت عبداللہ بن ابو اوفیٰ حصن حصین صـ ۲۰ [۳] حدیث حاکم موقوفاً بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ایضاً [۴] حدیث نسائی واحمد وحاکم بروایت ابوسعید وابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ایضاً [۵] حدیث بزاز وطبرانی بروایت عمران بن حصین، حصن حصین صـ ۴۵ [۶] حدیث نسائی وابن ماجہ وحاکم وغیرہ بروایت ام ہانی حصن حصین صـ ۱۱۲

اور اللہ اکبر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ اور حدیث میں[1] یہ بھی ہے کہ پانچ چیزیں میزان میں بہت بھاری ہوں گی اور وہ کلمات یہ ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور پانچویں چیز یہ ہے کہ کسی مسلمان کی اولاد انتقال کر جائے اور وہ اس سے ثواب کی امید رکھے اور یہ بھی حدیث[2] میں آیا ہے کہ جو ذکر خدا کی بڑائی اور عظمت کو ظاہر کرتے ہیں ان میں سُبْحَانَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے یہ کلمات عرش کے پاس چکر لگاتے ہیں اور ان میں مکھی جیسی آواز ہوتی ہے اور اسے یاد کرتے ہیں جو انہیں پڑھتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کوئی چاہتا ہے کہ ہمیشہ اس کا ذکر ہوتا رہے؟ اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بکثرت پڑھا کرو یہ باقیات الصالحات میں سے ہیں جن کا ثواب قیامت تک برابر ملتا رہے گا۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی فضیلت

[3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جنت کا ایک خزانہ ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ جنت کا ایک دروازہ ہے اور جو یہ کلمہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں درخت لگایا جاتا ہے[4] اور یہ بھی ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان میں آسان تر غم و فکر اور اندیشہ ہے، ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں یہ کلمہ آپؐ کے پاس پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا معنی جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا اللہ اور اللہ کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ بِمَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِلَّا بِعِصْمَۃِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلَی الطَّاعَۃِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰہِ یعنی اللہ کی معصیت سے حفاظت کی طاقت اللہ ہی کی وجہ سے ہے اور اس کی فرمانبرداری کی قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے[5] اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ وَلَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ شامل کر دینا جنت کا ایک خزانہ ہے اور[6]

[1] حدیث نسائی و ابن حبان و حاکم وغیرہ حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [2] حدیث ابن ماجہ و حاکم بروایت نعمان بن بشیر حصن حصین ص ۲۰۳ [3] حدیث نسائی و ابن حبان بروایت ابو سعید حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [4] حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ۲۰۳ [5] حدیث ابن حبان و احمد وغیرہ بروایت ابو ایوبؓ حصن حصین ص ۲۰۳ [6] حدیث حاکم و طبرانی وغیرہ بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین مطبوعہ وص ایضاً [7] حدیث بزار بروایت ابن مسعودؓ وغیرہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۰۲ [8] حدیث نسائی و بزار بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین ص ۲۰۳ [9] حدیث مسلم و نسائی و ابوداؤد وغیرہ بروایت ابوسعید حصن حصین ص ایضاً ۱۲

جو رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا پڑھتا ہے یعنی میں اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر خوش ہوں اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو یہ[1] دعا پڑھتا ہو اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَمْ اَثِقْ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا تُوَفِّیْتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ یعنی اے اللہ آسمانوں اور زمین کے رب غائب اور حاضر کے عالم بے شک میں اس دنیا میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا اور لاشریک ہے اور محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں لہٰذا اگر تو مجھے میرے بھروسے کر دے گا تو مجھے شر سے قریب اور خیر سے دور کر دے گا اور میں تیری رحمت ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تو اپنے پاس میرے لئے وعدہ و پیمان کرلے جسے قیامت کے دن پورا کرے گا ۔ بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا ۔ تو اللہ تعالے قیامت کے روز فرمائے گا کہ میرے بندے نے میرے ساتھ پیمان کیا ہے اسے پورا کرو ۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا سہیل راوی نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن عوف کو اس کی خبر کی کہ مجھے عوف نے ایسی خبر دی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں ہر چھوٹی لڑکی یہ دعا پڑھتی ہے یعنی ہمارے بچے بھی اسے جانتے ہیں اور پڑھتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص[2] نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی یعنی اللہ کی بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ و بابرکت جیسے ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی طرف دس فرشتے لپکے تاکہ اس کو لکھیں لیکن وہ یہ جان نہ سکے کہ کیسے لکھیں اس لئے اللہ کے سامنے پیش کئے تو اللہ نے فرمایا کہ جیسے میرے بندے نے پڑھا ہے ویسے ہی لکھ دو یعنی اس کے ثواب کا اندازہ نہ کرو کیونکہ

---

[1] حدیث احمد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایضاً حصن حصین ص ایضاً [2] حدیث ابن حبان وحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ حصن حصین ص ایضاً ۱۲

وہ تمہاری سمجھ سے باہر ہے۔

استغفار کی فضیلت

سید الاستغفار کا ذکر اس سے پہلے کر دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1] نے فرمایا کہ بے شک روزانہ میں اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں اور یہ بھی ہے کہ ستر بار سے زیادہ[2] اور سو بار بھی آیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو میں روزانہ اللہ سے سو بار توبہ کرتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ[3] وسلم نے فرمایا ہے کہ جو توبہ کر لیتا ہے گنہگار نہیں شمار ہوتا اگرچہ کہ ایک دن میں ستر بار گناہ کرتا ہو اور آپ نے یہ بھی فرمایا[4] کہ میرے دل پر پردہ آجاتا ہے اس لئے میں روزانہ سو بار استغفار کرتا ہوں۔ اور آپ[5] نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم اگر تم اتنے گناہ کرو کہ اس سے زمین و آسمان کا درمیان بھر جائے پھر استغفار کرو اور اللہ سے توبہ کرو تو وہ معاف کر دے گا[6] اور فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ ایسے لوگوں کو پیدا کرتا جو گناہ کریں اور استغفار کریں اور خدا ان کو معاف کرتا اور جو خدا سے مغفرت چاہتا ہے وہ اس کو معاف کرتا ہے۔ اور آپ[7] نے فرمایا کہ جو چاہتا ہو کہ اپنے نامہ اعمال کو دیکھ کر خوش ہو جائے تو بکثرت استغفار کرے اور حدیث[8] میں آتا ہے کہ جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو فرشتہ اسے تین ساعت تک نہیں لکھتا اگر اس دوران توبہ کر لیا تو اسے نہیں لکھا جاتا اور قیامت کے روز اللہ اس پر عذاب نہیں کرے گا اور حدیث[9] میں ہے ملعون شیطان نے کہا کہ تیری عزت کی قسم کہ میں ہمیشہ لوگوں کو بے راہ کرتا رہوں گا جب تک جان میں جان رہے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک وہ مجھ سے مغفرت چاہتے رہیں گے میں ان کو معاف کرتا رہوں گا۔ اور[9] یہ بھی حدیث میں ہے کہ ایسے دو فرشتے نہیں جو خدا کے پاس نامہ اعمال لے جاتے ہیں اور اللہ اس میں اول و آخر میں بکثرت استغفار دیکھتا ہے مگر فرماتا ہے کہ میں نے اس کے استغفار کی وجہ سے اس کو معاف کر دیا۔

---

[1] حدیث بخاری و طبرانی بروایت ابوہریرہؓ حصن حصین صـ ۲۰۴ [2] حدیث ابوداؤد بروایت ابوبکرؓ حصن حصین صـ ایضاً [3] حدیث مسلم ابوداؤد، نسائی بروایت اغر مزنی حصن حصین صـ ایضاً [4] حدیث احمد و ابویعلیٰ بروایت ابوسعیدؓ حصن حصین صـ ۲۰۵ [5] حدیث طبرانی بروایت زبیر حصن حصین صـ ایضاً [6] حدیث حاکم بروایت ام عقیمہ کتاب وصـ ایضاً [7] حدیث بزار بروایت ابویعلیٰ ابوسعید کتاب وصـ ایضاً [8] حدیث بزار بروایت انسؓ حصن حصین صـ ۲۰۶ [9] حدیث طبرانی بروایت عبادہ حصن حصین صـ ایضاً ۱۲

حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو[1] مومنوں اور مومن عورتوں کے لئے استغفار کرتا ہے اللہ اس کے ہر ایک کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے۔ فائدہ:۔ چونکہ دنیا میں مومنو اور مومن عورتیں کی تعداد لاکھوں ہے اس لئے اس کے لئے لاکھوں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ جو[2] ہمیشہ اور برابر استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل آسان کر دیتا ہے اور اسے ہر مشکل سے نجات دیتا ہے اور حدیث[3] قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو جب تک مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور میری رحمت کا امید وار رہے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور اگر تیرے گناہ آسمان کے افق کے برابر ہوں تو بھی مجھے پرواہ نہیں ہو گی اور تو مغفرت کی درخواست کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اگرچہ کہ تیرے گناہ زمین بھر کر ہوں لیکن اس شرط پر کہ مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے میرے رب میں نے گناہ کر دیا تو مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور اس پر مواخذہ کرتا ہے میں نے اسے معاف کر دیا پھر کچھ زمانے کے بعد گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے رب میں نے ایک گناہ کر دیا تو مجھے معاف کر دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور اس پر پکڑتا ہے میں نے اس کو معاف کر دیا پھر کچھ زمانے کے بعد گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے رب میں نے گناہ کر دیا تو مجھے معاف فرما دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑتا ہے میں نے اسے معاف کر دیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو عمل چاہو کرو یعنی جب تک بندہ توبہ کرتا رہتا ہے اللہ اسے معاف کرتا رہتا ہے۔ فائدہ:۔ حدیث[4] سے معلوم ہوا کہ کوئی سو یا ہزار بار گناہ کر کے ہر بار توبہ کر لیا کرے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور اسے معاف کر دیا جاتا ہے اور اگر تمام گناہوں کی

[1] حدیث طبرانی بروایت عقبہ بن عامرؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صہ ۲۰۶ [2] حدیث ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ کتاب وصہ ایضاً [3] حدیث بخاری و مسلم و نسائی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حصن حصین صہ ۲۰۷ [4] مضمون حاشیہ حصن حصین صہ ایضاً ۱۲

ایک توبہ کرے تو یہ بھی درست ہے اور آپ نے فرمایا[۵] ہے کہ اس کے لئے مبارک ہے جس کے نامہ اعمال میں بکثرت استغفار ہو۔

استغفار کی کیفیت

گناہ[۵] سے استغفار یہ ہے کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھے یعنی میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اور جو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اس اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جو زندہ و پائندہ ہے اور اس سے توبہ کرتا ہوں) پڑھتا ہو وہ لڑائی سے فرار ہوا ہو تو بھی اسے معاف کر دیا جاتا ہے یہ[۵] استغفار تین بار کرنا چاہئے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جو پانچ بار یہ استغفار پڑھتا ہے اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں اور حدیث میں یہ بھی[۴] ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ پڑھا کرتے تھے یعنی اے میرے رب مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول کرے بیشک تو توبہ قبول کرتا اور رحم کرتا ہے،، اور ربیع بن خثیم نے خوب فرمایا[۵] ہے کہ یہ نہ کہنا چاہئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کیونکہ یہ جھوٹ اور گناہ ہوگا بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ یعنی اے اللہ مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما اور گناہ اس لئے ہے کہ زبان سے استغفار کرتے وقت دل غافل نہیں ہونا چاہئے بلکہ حضور قلب سے استغفار کرنا چاہئے اگر دل کی توجہ اللہ کی طرف نہ ہو تو بیشک یہ گناہ ہے اور یہ قول رابعہ بصریہ کے قول جیسا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے استغفار کو استغفار کی ضرورت ہے اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ سے توبہ کی اور توبہ نہ کیا ہو تو یہ جھوٹ ہے لیکن اگر کوئی حضور قلب سے توبہ کرتا ہو تو کبھی نہ کبھی اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو اکثر دروازے کو دستک دیتا ہے وہ داخل ہونے کے قریب ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار توبہ کرتے تھے اور کتاب الزہد میں لقمان سے منقول ہے کہ عَوِّدْ لِسَانَکَ

---

[۱] حدیث ابن ماجہ بروایت عبداللہ بن بسر حصن حصین ص۔ [۲] ایضاً [۳] حدیث مسلم موقوفاً حصن حصین ص۲۰۰ [۳] حدیث ابو داؤد وغیرہ بروایت زید مولیٰ رسول اللہ حصن حصین ص۱۰۷ [۴] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت ابو سعید حصن حصین ص۱۰۸ [۵] حدیث ابو داؤد و ترمذی وغیرہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین ص۲۰۰ [۶] مضمون حصن حصین ص۲۰۰ [۷] حدیث مسلم بروایت ابو امامہ حصن حصین ص۲۱۰ ۱۲

یا اللّٰھمّ اغفرلی یعنی اپنی زبان کو اللّٰھمّ اغفرلی کا عادی بناؤ اس لئے اللہ کے نزدیک قبولیت کے کچھ اوقات ہیں جس میں ہر سائل کی دعا قبول ہوتی ہے۔

قرآن پاک اور اس کی سورتوں اور آیتوں کے فضائل

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو اس لئے کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کی سفاعت کرے گا اور حدیث قدسی میں ہے کہ جو قرآن پڑھنے میں مشغول ہو میں اسے اس سے بہتر دیتا ہوں جو سائل کو دیتا ہوں اور قرآن کا فضل تمام کلاموں پر وہی ہے جو اللہ کا اس کی پوری خلقت پر ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور اسے پڑھو اور اس پر عمل کرو کیونکہ جو قرآن سیکھتا اور پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال مشک کی تھیلی کی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلے اور جو قرآن سیکھتا ہو پھر سو رہتا ہو اور قرآن اس کے پیٹ میں ہو اس تھیلی کے مانند ہے جس میں مشک ہو اور اس کا منہ بند ہو۔ اور حدیث میں ہے کہ جو قرآن کا ایک حرف [4] پڑھتا ہے اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے الٓمٓ ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے اور آپ [5] نے فرمایا کہ دو شخص ہی پر رشک جائز ہے ایک جسے اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ شب و روز اس کے ساتھ قیام کرتا ہو اور ایک جسے اللہ نے مال دیا اور رات دن اس میں سے صدقہ کرتا ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز قرآن خواں کو حکم دیا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے دنیا میں پڑھتے تھے اس [6] لئے کہ تمہارا مقام اخیر آیت کے پاس ہوگا اور آپ [7] نے فرمایا جو قرآن پڑھتا ہو اور اس میں ماہر ہو وہ رسولوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہو اور وہ اس کے اوپر دشوار ہو اس کے لئے دوہرا ثواب ہے اور آپ [8] نے فرمایا کہ الحمد للہ ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے یعنی جس کا ذکر قرآن کی آیت میں آیا ہے اور آپ [9] نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ مجھے عرش کے

[1] حدیث دارمی و ترمذی بروایت حصن حصین صـ ۲۱۰ [2] حدیث ترمذی و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ حصن حصین صـ ایضاً [3] حدیث ترمذی بروایت ابن مسعودؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ ۲۱۱ [4] حدیث صحیحین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حصن حصین صـ ایضاً [5] حدیث ابوداؤد و ترمذی بروایت ابن عمرؓ حصن حصین صـ ایضاً [6] حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ حصن حصین صـ ۲۱۲ [7] حدیث ترمذی و ابوداؤد و نسائی بروایت عائشہؓ حصن حصین صـ ایضاً [8] حدیث حاکم بروایت معقل بن یسار حصن حصین صـ ایضاً ۱۲

نیچے سے ملی اور حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا جبریل میرے پاس بیٹھے تھے کہ آسمان میں آواز ہوئی انہوں نے اوپر سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ فرشتہ ہے جو پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا تھا پھر اس فرشتے نے سلام کیا اور فرمایا کہ آپ کو دو نور کی وجہ سے بشارت ہو جو آپ کو دیا گیا ہے جیسے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا ایک سورہ فاتحہ اور دوسرا سورہ بقرہ کے اخیر کی آیتیں لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے اخیر سورہ تک آپ اس کا جو بھی حرف پڑھیں گے اس پر ثواب ملے گا۔

سُورہ بقرہ اور آلِ عمران کی فضیلت

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مکان میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہو وہاں سے شیطان فرار ہو جاتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ پڑھا کرو اس لئے کہ اس کا پڑھنا ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اسے باطل پرست نہیں سیکھ سکتے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو رات کے وقت سورہ بقرہ پڑھتا ہے اس کے ہاں تین رات شیطان نہیں داخل ہوتا اور آپ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ مجھے پہلے پیغمبروں کے ذکر سے ملی ہے اور آپ نے فرمایا کہ سورہ آلِ عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے روز آئیں گی جیسے دو بدلیاں یا پرندوں کے دو جھنڈ ہوں اور اپنے ساتھی کی طرف سے لڑیں گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی قرآن کی بہت اہم آیت ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے اس سے پڑھ کر اپنی اولاد یا مال پر پھونک دیا جائے تو اس کے پاس شیطان نہیں جاتا۔ اور آیا ہے کہ جو سورہ بقرہ کی اخیر دو آیتیں اپنے مکان میں تین رات پڑھتا ہے اس کے پاس شیطان نہیں آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورہ بقرہ کی اخیر دو آیتیں مجھے اللہ نے اپنے عرش کے نیچے کے خزانے سے دی ہیں اس لئے اسے سیکھو اور اپنی اولاد اور عورتوں کو سکھاؤ اس لئے کہ یہ نماز بھی ہیں اور قرآن بھی اور دعا بھی۔ **فائدہ:۔** نماز ہیں یعنی

[1] حدیث مسلم و نسائی بروایت ابن عباسؓ حصن حصین ص ایضاً [2] حدیث ترمذی و نسائی بروایت ابو ہریرہؓ حصن حصین ص ۲۱۳ [3] حدیث مسلم بروایت ابو امامہ حصن حصین ص ایضاً [4] حدیث ابن حبان بروایت سہل بن سعد حصن حصین ص ۲۱۳ [5] حدیث مسلم بروایت ابو امامہؓ حصن حصین ص ۲۱۳ و ص ۲۱۴ [6] حدیث مسلم بروایت ابی بن کعبؓ حصن حصین ص ۲۱۳ [7] حدیث ابن حبان بروایت سہیل بن سعدؓ حصن حصین ص ایضاً [8] حدیث ابن ماجہ و حاکم وغیرہ بروایت نعمان بن بشیر حصن حصین ص ایضاً [9] حدیث حاکم بروایت ابو ذرؓ حصن حصین ص ۲۱۵

نماز میں پڑھی جاتی ہیں، قرآن ہیں یعنی افضل ذکر ہیں اور دعا ہیں یعنی زبان حال یا قال کے ساتھ جیسے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا الآیۃ

سورہ انعام کی فضیلت

[1] جب سورہ انعام نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اس کے ساتھ آسمان سے اتنے فرشتے آتے ہیں کہ آسمان کا افق چھپ گیا۔

سورہ کہف کی فضیلت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے روز سورہ کہف پڑھتا ہے اس کیلئے آئندہ جمعہ تک روشنی کردی جاتی ہے اور[2] حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کی رات میں سورہ کہف پڑھتا ہے اس کے لئے خانہ کعبہ تک روشنی کردی جاتی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو سورہ کہف پڑھتا ہو اس کے لئے قیامت کے روز اس کے پڑھنے کے مقام سے مکہ تک روشنی کردی جائے گی۔ اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جو سورہ کہف کے اخیر[3] کی دس آیتیں پڑھتا ہو اس پر دجال کا قابو نہیں ہوگا اور یہ روایت بھی ہے کہ جو سورہ کہف کے اول کی دس آیتیں پڑھتا ہو وہ دجال کے فتنہ سے حفاظت میں رہے گا۔ اور[4] یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص سورہ کہف کے اول کی دس آیتیں حفظ کرلے وہ دجال کے فتنے سے مامون رہے گا۔

سورہ یٰسین وغیرہ کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سورہ طٰہٰ اور شعراء اور نمل و قصص اور حٰم[5] موسیٰ کے الواح سے عطا کی گئی ہیں، اور آپ نے فرمایا[6] کہ سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے یعنی اس میں حشر و نشر کا ذکر وضاحت کے ساتھ ہے اور حشر و نشر پر ایمان کے بغیر ایمان درست نہیں ہوتا جو اسے اللہ

[1] حدیث حاکم بروایت جابرؓ حصن حصین ص ایضاً [2] حدیث نسائی و حاکم موقوفاً بروایت ابو سعیدؓ ص ایضاً [3] حدیث طبرانی بروایت ابو سعیدؓ حصن حصین ص ایضاً [4] حدیث مسلم و ابو داؤد بروایت ابو داؤد حصن حصین ص ایضاً [5] حدیث حاکم بروایت ابو سعید حصن حصین ص ۲۱۵ [5] حدیث حاکم بروایت معقل بن یسار حصن حصین ص ۲۱۶ [6] حدیث نسائی و ابو داؤد وغیرہ حصن حصین ص ایضاً ۱۲

کی رضا کے لئے پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ اپنے میت پر سورہ یٰسین پڑھو اور فرمایا کہ سورہ[2] فتح بہت پیاری ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا[3]

سورہ تبارک الذی اور اذا زلزلت کی فضیلت :- آپ نے[4] فرمایا کہ[5] سورہ تبارک الذی میں تیس آیات ہیں جو شفاعت کریں گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ بھی آپ کا ارشاد ہے کہ جو اسے پڑھے گا اسے یہ بخشوائے گی یہاں تک کہ اسے بخشدیا جائے گا اور آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ سورہ ملک ہر مومن کے دل میں رہے یعنی ہر مومن کو یاد رہے اور اس کو ہمیشہ پڑھتا ہے[6] حدیث میں آیا ہے کہ قبر میں انسان پاؤں کی طرف سے فرشتے آئیں گے اور عذاب دینا چاہیں گے تو اس کے دونوں پاؤں کہیں گے تمہارے لئے ہماری طرف کوئی راہ نہیں کیونکہ وہ میری قوت سے قیام نماز میں سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر سینے کی طرف سے اس کے پاس آئیں گے اور پھر سر کی طرف سے آئیں گے اور سب یہی کہیں گے کہ میری طرف تمہارے لئے کوئی راہ نہیں۔ اور یہ سورہ عذاب قبر سے بچائے گی۔ اور یہ سورہ توریت میں بھی ہے اور جس نے رات میں سورہ ملک پڑھی اس نے بڑا خیر حاصل کیا اور سورہ اذا زلزلت کا ثواب[8] چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ نصف قرآن کے برابر ہے

سورہ اخلاص وغیرہ کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ فجر کی سنت[9] میں پڑھنے کے لئے قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ دو اچھی سورتیں ہیں۔

---

۱ حدیث بخاری، ترمذی، نسائی بروایت عمرؓ حصن حصین ص ایضاً ۲ حدیث ابن حبان و ابوداؤد ترمذی وغیرہ بروایت ابوہریرہ حصن حصین ص۲۱۷ ۳ حدیث حاکم بروایت ابن عباس حصن حصین ایضاً ۴ حدیث حاکم موقوفاً بروایت ابن مسعود حصن حصین ص ایضاً ۵ حدیث ترمذی و حاکم بروایت ابن عباسؓ حصن حصین ص۲۱۷ ۶ حدیث ترمذی بروایت انس مطبوعہ لکھنؤ ص۲۱۸۔

۷ حدیث ابن حبان بروایت عائشہ حصن حصین ص۲۱۹ ۔۱۲

اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ اذا جاء نصر اللہ[1] چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور قل ہو اللہ احد[2] تہائی قرآن کے برابر ہے اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص قل ہو اللہ احد[3] کے ساتھ نماز پڑھا یا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خبر کر دو کہ اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک شخص ہمیشہ قل ہو اللہ احد سورتوں کے ساتھ سلا کر نماز پڑھاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی اور آپ[4] نے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ سورہ قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے[5] اور جو سونے کے وقت دائیں کروٹ لیٹتا ہوا سو بار قل ہو اللہ احد پڑھتا ہو تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے بندے داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

معوذتین کی فضیلت

رسول[6] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھنے کے لئے بہترین سورتیں ہیں اور فرمایا کہ ان دونوں کے ساتھ تعویذ اور دم کیا کرو اس لئے کہ ان دونوں کے برابر کوئی تعویذ نہیں۔ یعنی یہ سب تعویذوں سے افضل ہیں اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ جن، بھوت اور نظر بد سے اللہ کے اسمار کے ذریعہ پناہ چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئی اس کے بعد آپ نے ان دونوں کو لے لیا اور سب کو چھوڑ دیا۔ یعنی اس کے بعد کفیں دونوں سے دم کرتے تھے۔

[1] حدیث ترمذی بروایت انس حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۱۶۱ ، [2] حدیث صحیحین بروایت ابوہریرہ حصن حصین ص ایضاً ،
[3] حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ حصن حصین ص ایضاً [4] حدیث بخاری و ترمذی بروایت انس حصن حصین ص ایضاً
[5] حدیث بخاری وابوداؤد نسائی وغیرہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ بروایت عقبہؓ ص ایضاً۔
[6] حدیث ترمذی بروایت انس حصن حصین ص ایضاً۔
[7] حدیث ابوداؤد نسائی، بروایت عقبہؓ ص ایضاً۔
[8] حدیث نسائی وغیرہ بروایت جابرؓ حصن حصین ص ایضاً۔
[9] حدیث ترمذی و نسائی وغیرہ بروایت ابوسعید حصن حصین ص ایضاً۔

اور حدیث[۱] نے ان دونوں سورتوں کے ساتھ سوال کیا اور پناہ چاہی تو ان کے برابر پناہ طلب کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ رسول[۲] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں سورتیں سوتے وقت اور اٹھتے وقت پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ کو کوئی سورہ ان سے پیاری نہیں ہے اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ ان تینوں آیتوں کے برابر کوئی آیت نہیں ہے۔

عام دعاؤں کا بیان

پہلی[۴] دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ یعنی اے اللہ میں بے بسی اور سستی اور بزدلی اور بڑھاپے اور قرض اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اسے میں قبر کے عذاب اور آگ کے فتنے کے شر سے عذاب اور مالداری کے فتنے کے شر اور غریبی کے فتنے کے شر اور دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف کے پانی اور اولے سے دھل دے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے میل سے سفید کپڑا صاف کر دیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کر دیا ہے۔

دوسری دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَاءِ وَالْمَمَاتِ۔ یعنی اے اللہ میں بے بسی اور کوتاہی اور بزدلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور حیات وموت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

[۱] حدیث نسائی و ابن ابی شیبہ بروایت عقبہ حصن حصین صہ ایضا [۲] حدیث ابن ابی شیبہ بروایت عقبہ ایضا حصن حصین صہ ایضا [۳] حدیث ترمذی بروایت عقبہ صہ ۲۱۹۔
[۴] حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ عائشہ حصن حصین صہ ۲۲۱ ۱۲

تیسری دعا[۱]: اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ۔ یعنی اے اللہ میں سخت دلی سے اور غفلت سے اور ذلت سے اور ناداری سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور فقر اور بدکاری اور نفاق اور نمائش دریاء سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بہرے پن اور جنون اور کوڑھ اور بری بیماریوں اور قرض کی شدت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

چوتھی دعاء: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ یعنی اے اللہ میں فکر و غم اور بے بسی و کوتاہی اور کنجوسی و بزدلی اور قرض کی شدت اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں[۲]۔

پانچویں دعاء: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ میں تجھ سے کنجوسی سے پناہ چاہتا ہوں اور بزدل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ارذل عمر کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

چھٹی دعاء: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ یعنی اے اللہ میں بے بسی اور سستی اور کنجوسی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ دے

---

[۱] حدیث ابن حبان و حاکم وغیرہ بروایت انس حصن حصین ص ۲۱۱

[۲] حدیث صحیحین و ابو داؤد وغیرہ بروایت انس حصن حصین ص ۲۲۱۔

[۳] حدیث بخاری، نسائی، ترمذی بروایت سعد بن وقاص حصن حصین ص ۲۲۱

[۴] حدیث صحیحین و ترمذی وغیرہ بروایت ارقم حصن حصین۔ ص ۲۲۰، ۲۲۳

اور اسے پاک کر کیونکہ تو بہتر پاک کرتا ہے تو ہی اس کا سرپرست اور آقا ہے۔ اے اللہ میں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ جھکے اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ساتویں[1] دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ یعنی اے اللہ میں کنجوسی اور بزدلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

آٹھویں[2] دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔ یعنی اے اللہ تیری عزت کے وسیلے سے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں بے راہ کئے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو زندہ پائندہ ہے تیرے لئے موت نہیں اور جن وانسان موت کا شکار ہوتے ہیں۔

نویں[3] دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ یعنی اے اللہ ہم مصیبت کی مشقت اور بدقسمتی اور برے مقدر اور دشمن کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

دسویں دعا[4]: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ یعنی اے اللہ میں نے جو کیا ہے اس کی برائی سے اور جو نہیں کیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گیارہویں[5] دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ یعنی اے اللہ میں جو جانتا ہوں اس کی برائی سے اور جو نہیں جانتا ہوں اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

[1] حدیث ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وغیرہ بروایت عمرؓ حصن حصین ص ۲۲
[2] حدیث صحیحین ونسائی بروایت ابن عباس حصن حصین۔ ص: ایضاً۔
[3] حدیث بخاری براویت ابوھریرہ حصن حصین۔ ص: ایضاً۔
[4] حدیث ابوداؤد ونسائی وغیرہ بروایت عائشہؓ حصن حصین ص ۲۲۲
[5] حدیث نسائی وابن ماجہ وابن شیبہ بروایت عائشہ حصن حصین ص ایضاً۔

بارہویں دعا[1]: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ۔ یعنی اے اللہ میں تیری نعمت کے زوال اور تیری عافیت کے بدل جانے اور تیرے اچانک انتقام اور تیرے تمام غصے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

تیرہویں دعا[2]: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ۔ یعنی اے اللہ میں اپنے کان کی برائی اور اپنی آنکھ کی برائی اور اپنی زبان کی برائی اور اپنی منی کی برائی[3] سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

چودھویں دعا[4]: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ۔ یعنی اے اللہ میں فقر و فاقہ اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ظلم کرنے اور ظلم کئے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

پندرہویں دعا[5]: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

یعنی اے اللہ اپنے اوپر دیوار ڈھ جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور موت کے وقت تیری پناہ چاہتا ہوں اور ڈوبنے، جلنے اور سخت بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور موت کے وقت شیطان کے بچوذ کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر موت سے پناہ چاہتا ہوں اور جانور کے ڈسنے کی وجہ سے موت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

[1] حدیث مسلم ابوداؤد، نسائی بروایت ابن عمر حصن حصین ص ۲۲۲۔

[2] حدیث ترمذی و ابوداؤد و نسائی و حاکم بروایت شکل بن حمید حصن حصین ص ۲۲۲

[3] یعنی زنا وغیرہ میں نہ برباد ہو۔

[4] حدیث ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ بروایت ابوہریرہ حصن حصین ص ۲۲۳

[5] حدیث ابوداؤد و نسائی و حاکم بروایت ابولیسر حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۲۳

سولہویں[1] دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ یعنی اے اللہ میں بری عادت اور اعمال اور خواہشات (اور بیماری) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سترہویں[2] دعاء: اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ یعنی اے اللہ ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا اور تجھ سے اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ طلب کی اور تو ہی مددگار رہے اور تجھ پر ہی پہونچانا ہے اور عمل و بدن کی قوت تیری ہی توفیق سے ہے۔

اٹھارہویں[3] دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَةِ یَتَحَوَّلُ۔ یعنی اے اللہ میں اپنے قیام میں برے ہمسایہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس لئے کہ بیابان کا ہمسایہ بدلتا رہتا ہے۔

انیسویں[4] دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّیْنِ۔ یعنی اے اللہ میں کفر اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بیسویں[5] دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ یعنی اے اللہ میں قرض کے غلبے اور دشمن کے غلبے اور اپنی تکلیف پر دشمن کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

[1] حدیث ترمذی وابن حبان وحاکم بروایت قطبہ بن مالک حصن حصین ص: ایضًا۔

[2] حدیث ترمذی بروایت ابوامامہ حصن حصین۔ ص: ایضًا۔

[3] حدیث نسائی وابن حبان وحاکم بروایت ابوہریرہ حصن حصین ص ۲۲۹۔

[4] حدیث نسائی وابن حبان وحاکم بروایت ابوہریرہ حصن حصین ص ۲۲۵

[5] حدیث حاکم وابن حبان بروایت عبداللہ بن عمر حصن حصین ص ایضًا۔

اکیسویں دعاء: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَاءِ وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِیَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور بھوک سے جو بری ساتھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو بدخصلت ہے اور سستی اور کنجوسی و بزدلی سے اور بڑھاپے سے اور نکمی عمر تک لوٹائے جانے سے اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب اور موت و حیات کے فتنے سے اے اللہ میں تیری مغفرت کی چیزوں کا اور تیری عہد سے نجات دہندہ چیزوں کا اور ہر گناہ سے حفاظت کا اور ہر نیکی کے ساتھ غنیمت کا اور جنت کے ساتھ کامیابی اور جہنم سے آزادی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

بائیسویں[۲] دعاء: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ۔ یعنی اے اللہ میں تجھ سے مفید علم کا سوال کرتا ہوں اور جو علم فائدہ نہ دے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

تیئسویں[۳] دعاء: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ یعنی ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور ظاہر اور پوشیدہ فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور دجّال کے فتنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

---

[۱] حدیث حاکم و ابن ابی شیبہ بروایت ابن مسعود حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۲۵۔
[۲] حدیث حاکم بروایت ابن مسعود حصن حصین ص ۲۲۶۔
[۳] حدیث ابن حبان بروایت جابر حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۲۶۔
[۴] حدیث صحیحین موقوفاً حصن حصین ص ایضاً۔

چوبیسویں دعاء: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ خَطَائِیْ وَعَمَدِیْ ۔ یعنی اے اللہ میری دانستہ اور نادانستہ گناہوں کو معاف فرمادے۔

پچیسویں دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ۔ یعنی اے اللہ میں برے دن اور بری رات اور برے وقت اور برے ساتھی اور مکان قیام میں برے ہمسایہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

چھبیسویں دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ ۔ یعنی اے اللہ میں برص اور جنون اور جذام اور بری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ستائیسویں دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ۔ یعنی اے اللہ میں پھوٹ اور نفاق اور برے سلوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اٹھائیسویں دعاء: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اے اللہ ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

انتیسویں دعاء: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ۔ یعنی اے اللہ میری لغزش اور میری نادانی اور میرے معاملے میں زیادتی کو اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف کردے۔

---

[۱] حدیث صحیحین موقوفاً حصن حصین ص۔ ایضاً

[۲] حدیث ابو عوانہ بروایت زید بن ثابت حصن حصین ص۔ ایضاً۔

[۳] حدیث طبرانی بروایت عقبہ بن عامر حصن حصین ص۔ ایضاً

[۴] حدیث طبرانی حصن حصین ص۲۲۵ بروایت عقبہ بن عامر

[۵] حدیث ابوداؤد ونسائی وغیرہ بروایت انس حصن حصین ص۔ ایضاً

[۶] حدیث ابوداؤد بروایت ابو ھریرہ حصن حصین ص۲۲۷

[۷] حدیث صحیحین وغیرہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ ص۲۲۶ بروایت انس ۱۲

تیسویں دعا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَأِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ۔ یعنی اے اللہ میری دانستہ اور مذاق کو اور میری لغزش اور میرے قصد کو معاف فرمادے اور یہ سبھی میرے پاس ہے۔

اکتیسویں دعا[۲]: وَاَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اے اللہ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

بتیسویں دعا[۳]: اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ یعنی اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے۔

تینتیسویں دعا[۴]: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعِفَافَ وَالْغِنٰی۔ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تقویٰ وہدایت اور پاکبازی و بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

چونتیسویں دعا[۵]: اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔ یعنی اے اللہ میرے دین کو سدھار دے جسمیں میرے معاملے کی حفاظت ہے اور میری دنیا کو سدھار دے جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت کو سدھار دے جس میں مجھے پھر کر جانا ہے اور میری حیات ہر بھلائی کی زیادتی کا ذریعہ بنادے اور میری موت کو ہر برائی سے راحت کا ذریعہ بنادے۔

پینتیسویں دعا[۶]: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ۔

---

[۱] حدیث صحیحین وغیرہ بروایت ابوموسیٰ اشعری حصن حصین مطبوعہ لکھنو ص۲۲۷

[۲] حدیث صحیحین بروایت عائشہؓ حصن حصین ص۲۳۸

[۳] حدیث مسلم بروایت عبد اللہ بن عمرؓ حصن حصین ص ایضاً

[۴] حدیث مسلم بروایت ابوھریرۃؓ حصن حصین ص ایضاً

[۵] حدیث ترمذی وابن ماجہ بروایت ابن مسعود حصن حصین ص۲۲۸

[۶] حدیث مسلم بروایت ابومالک حصن حصین ص ایضاً

یعنی اے اللہ مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت دے اور مجھکو رزق دے اور مجھے ہدایت دے،

چھتیسویں دعا[۱]: رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ رَھَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا۔ رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ ۔ یعنی اے اللہ میری مدد کر میرے اوپر کسی کی مدد نہ کر اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت آسان کردے اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس پر میری مدد کر اے میرے رب مجھے اپنا بڑا یاد کرنے والا اور بڑا شکر گذار اور اپنے لئے بڑا فیاض اور اپنا بڑا فرمانبردار اور اپنا فرمانبردار بڑا رونے والا اور مائل ہونیوالا بنادے، اے میرے رب میری توبہ قبول کر اور میرا گناہ دھودے اور میری دعا قبول کر اور میری حجت پائیدار کر اور میری زبان درست کر اور میری دل کو ہدایت دے اور میرے سینے کا کینہ نکال دے ۔

سینتیسویں دعا[۲]: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّہٗ ۔ یعنی اے اللہ مجھکو معاف کردے اور ہم پر رحم فرما اور ہم سے خوش ہوجا اور ہماری دعا قبول کر اور ہمیں جنت میں داخل کر اور ہمیں آگ سے رہائی دے

اڑتیسویں دعا[۳]: اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ بِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیَّ ۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو جوڑ دے اور ہم میں آشتی پیدا کردے اور ہمیں جنت کی راہ دکھا اور اندھیروں سے روشنی

---

[۱] حدیث ابوداؤد ونسائی وترمذی بروایت ابن عباسؓ حصن حصین صـ ایضاً ۱۲

[۲] حدیث ابن ماجہ وابوداؤد بروایت ابوامامہ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ ۲۲۹

[۳] حدیث ابوداؤد وابن حبان بروایت ابن مسعود حصن حصین صـ ۲۳۰

کی طرف ہمیں چھٹکارا دے اور ظاہر و پوشیدہ برائیوں سے ہمیں کنارے رکھ اور ہمارے کانوں اور آنکھوں اور دلوں اور بیویوں اور اولادوں میں برکت دے اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنیوالا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکرگذار اور اس کا ثنا خواں اور اس کا قبول کرنے والا بنا دے اور ہم پر اپنی نعمت پوری کردے،

اٹتالیسویں دعاء[1]: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْأَلُكَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِیْمَةً وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ یعنی اے اللہ میں تجھ سے معاملے میں پائیداری کا سوال کرتا ہوں اور ہدایت کے عزم کا سوال کرتا ہوں اور تیری نعمت کے شکر اور تیری عبادت کے حسن کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے سچائی کی زبان اور سالم دل اور درست عبادت کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہو جسے تو جانتا ہے اور استغفار کرتا ہوں اس سے جو تو جانتا ہے بیشک تو بڑا غیب داں ہے۔

چالیسویں دعاء[2]: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ۔ اے اللہ تو معاف کردے جو میں نے پیش کیا ہے اور جو پیچھے چھوڑا ہے اور جو چھپایا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

اکتالیسویں دعاء[3]: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا

---

[1] حدیث ترمذی وابن حبان وحاکم بروایت شداد بن اوس حصن حصین ص ۲۳۱

[2] حدیث حاکم واحمد بروایت ابوھریرہ حصن حصین ص ۲۳۱

[3] حدیث ترمذی ونسائی وحاکم بروایت ابن عمر حصن حصین ص ۲۳۱

وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔
یعنی تو ہی معبود ہے ہماری قسمت اپنا ایسا خوف کر دے جو ہم کو تیری نافرمانی سے روک دے اور ایسی فرمانبرداری جس کی مدد سے ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین جس سے ہمارے اوپر دنیا کے مصائب کو آسان کر دے اور ہمیں جب تک زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں اور آنکھوں اور ہماری قوت سے فائدہ پہنچا اور ہمارا وارث بنا اور ہمارا بدلہ اس پر کر دے جس نے ہم پر ظلم کیا ہے اور اس شخص پر ہماری مدد کر جس نے ہم سے عداوت کیا ہے اور ہماری مصیبت ہمارے دین میں نہ کر اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کی انتہا اور ہماری خواہش کا مقصد نہ بنا اور ہم پر اسے مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

بیالیسویں دعا[1]: اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔ یعنی اے اللہ ہمیں زیادہ کر ہمیں کم نہ کر اور ہمیں عزت دے اور ذلیل نہ کر اور ہمیں دے اور کہیں ناکام نہ کر اور ہمیں بڑھا ہم پر نہ بڑھا اور ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی ہو جا

تینتالیسویں دعا[2]: اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔ یعنی اے اللہ میری ہدایت میرے دل میں ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے پناہ میں رکھ۔

چوالیسویں دعا[3]: اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُّ وَمَا جَهِلْتُ۔ یعنی اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچا اور مجھے میری ہدایت کا کام دے اے اللہ جو میں نے چھپ کر اور کھل کر کیا ہے اور جو بھول سے اور جان کر اور نادان رہ کر کیا ہے سب معاف کر دے۔

پینتالیسویں دعا[4]: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ یعنی میں اللہ سے

---

[1] حدیث ترمذی، نسائی، حاکم وغیرہ بروایت عمرؓ حصن حصین ص۲۳۲
[2] حدیث ترمذی بروایت عمران بن حصینؓ حصن حصین ص ایضاً
[3] حدیث حاکم، نسائی، ابن حبان بروایت حصین بن عبید حصن حصین ص ایضاً
[4] حدیث ترمذی بروایت ابن عباسؓ حصن حصین ص۲۳۲

دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

چھیالیسویں دعا[1]: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ۔ یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کو چھوڑنے اور غریبوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور اس کا کہ مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم کر اور جب کسی قوم کے ساتھ فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں پڑے بغیر وفات دیدے اور تجھ سے تیری محبت کا اور اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل سے محبت کا سوال کرتا ہوں جو تیری محبت سے قریب کر دے۔

سینتالیسویں دعا[2]: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا اور اس کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا جو تیری محبت تک پہنچائے اے اللہ اپنی محبت کو میرے نزدیک میری جان اور اہل اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دے۔

اڑتالیسویں دعا[3]: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِيْ قُوَّةً فِيْمَا تُحِبُّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔ یعنی اے اللہ مجھے اپنی محبت اور اسکی محبت دے جس کی محبت تیرے پاس مجھکو فائدہ پہنچائے اے اللہ جونکہ جو میں چاہتا ہوں تو نے دیا ہے اس لئے اسکو اس چیز کے اندر قوت بنا جسے تو چاہتا ہے اور جسے تو نے

---

[1] حدیث ترمذی وحاکم بروایت معاذ وغیرہ حصن حصین صہ ایضاً ۱۲

[2] حدیث ترمذی، حاکم، ابوداؤد بروایت حصن حصین صہ ایضاً

[3] حدیث ترمذی بروایت عبد اللہ بن زبیرؓ حصن حصین صہ ایضاً

مجھ سے پھیر دیا ہے جو میں چاہتا ہوں اسے اس چیز کے سلسلے میں فراغت بنا دے جسے تو چاہتا ہے۔

انچاسویں دعاء [1]: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْہُ ثَارِیْ اے اللہ مجھے میرے کانوں اور آنکھ سے فائدہ پہنچا اوران کا میری نسل کو وارث بنا اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔

پچاسویں دعاء [2]: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یعنی اے دلوں کے پھیرنیوالے میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھ۔

اکیاونویں دعاء [3]: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَ مُرَافَقَۃَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَۃِ الْجَنَّۃِ الْخُلْدِ یعنی اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو تبدیل نہ ہو اور ایسی نعمت کا جو صرف نہ ہو اور ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جنت خلد میں اعلیٰ درجہ میں رفاقت کا۔

باونویں دعاء [4]: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ صِحَّۃً فِی الْاِیْمَانِ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّرَحْمَۃً مِّنْکَ وَعَافِیَۃً وَّمَغْفِرَۃً وَّرِضْوَانًا یعنی اللہ میں تجھ سے ایمان میں صحت اور حسن سیرت میں ایمان کا اور تیری رحمت وعافیت اور مغفرت ورضا کا سوال کرتا ہوں

ترپنویں دعاء [5]: اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ اے اللہ مجھے جو علم دیا ہے اس سے مجھے فائدہ دے اور جو مجھے فائدہ پہنچائے مجھے اس کا علم دے اور میرا علم بڑھا اللہ کی حمد ہے ہر حال میں میں اہل نار کی حالت سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

---

[1] حدیث ترمذی وحاکم وبزاز بروایت ابوہریرہ حصن حصین صـــ ایضاً

[2] حدیث ترمذی وحاکم وغیرہ بروایت عائشہؓ حصن حصین صـ ایضاً

[3] حدیث ابن حبان وحاکم بروایت ابن مسعود حصن حصین صـ ایضاً

[4] حدیث نسائی وحاکم بروایت انس حصن حصین صـ ۲۳۲،۲۳۴ ۱۲

[5] حدیث ترمذی وابن ماجہ وابن ابی شیبہؒ بروایت ابوہریرہ حصن حصین صـ ۲۳۲

چونویں دعاء:[1] اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِعِلْمِکَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ وَاَسْأَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ وَکَلِمَۃَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ وَاَسْأَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْہِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَاءِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَّفِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ یعنی اے اللہ میں تیرے علم غیب اور خلقت پر تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور تیرے علم میں جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت دیدے اور میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو صرف نہ ہو اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک کا جو بند نہ ہو اور مقدر کے ساتھ رضا اور موت کے بعد اچھے عیش کا اور تیری ذات کے دیدار کی لذت کا اور تیری ملاقات کے شوق کا اور تجھ سے ایسے ضرر سے پناہ چاہتا ہوں جو ضرر رساں ہوں اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کن ہوا ے اللہ مجھے ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت یاب رہنما بنا دے۔

پچپنویں دعاء:[2] اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ وَمَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ لِّیْ خَیْرًا یعنی اے اللہ میں سوال کرتا ہوں سب بھلائی کا اور بعد کے خیر کا اور جسے میں جانتا ہوں اور نہیں جانتا سوال کرتا ہوں اے میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے بندے اور نبی نے تجھ سے سوال کیا اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے تیری پناہ طلب کی اے اللہ میں تجھ سے جنت کا اور جو قول و عمل اس سے نزدیک کرے سوال کرتا ہوں اور آگ سے اور جو قول و عمل اس سے قریب کرے پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری ہر قضا کو بہتر بنا دے

[1] حدیث نسائی، حاکم احمد بروایت عمار بن یاسر حصن حصین صـ ایضاً

[2] حدیث ابن ماجہ وابن حبان وحاکم بروایت عائشہؓ حصن حصین صـ ۲۳۸ ۱۲

چھپنویں دعا[1]: اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ یعنی اے اللہ ہمارے سب کاموں کے انجام کو بہتر کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں پناہ دے۔

ستاونویں دعا[2]: اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ وَاَسْأَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُہٗ بِیَدِکَ اے اسلام کے ساتھ کھڑے میری حفاظت اور اسلام کے ساتھ بیٹھے میری حفاظت کر اور اسلام کے ساتھ سوئے ہوئے میری حفاظت کر اور مجھ دشمن اور حاسد کو نہ ہنسا اے اللہ میں تجھ سے ہر بھلائی کا جس کا خزانہ تیرے ہاتھ میں ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

اٹھاونویں دعا[3]: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ وَاَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ بِیَدِکَ کُلِّہٖ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس چیز کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کی پیشانی تیرے ہاتھو میں ہے اور اس تمام بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تیرے ہاتھ میں ہے۔

انسٹھویں دعا[4]: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت کے اسباب اور تیری مغفرت کے عزائم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کی غنیمت اور جنت کے ساتھ کامیابی اور جہنم سے رہائی کا۔

---

[1] حدیث ابن حبان و حاکم بروایت بشر بن ارطاۃ حصن حصین مطبوعہ لکھنو ص ۲۳۸

[2] حدیث حاکم و ابن حبان بروایت ابن مسعود حصن حصین ص ۲۳۰

[3] حدیث ابن حبان بروایت عمر حصن حصین ص ایضًا

[4] حدیث حاکم و طبرانی بروایت عمر رض حصن حصین ص ایضًا

ساٹھویں دعا[۱]: اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یعنی اے اللہ میرا کوئی گناہ بغیر معاف کئے نہ چھوڑ اور میری کوئی فکر کشادہ کئے بغیر نہ چھوڑ اور میرا کوئی قرض ادا کرائے بغیر نہ چھوڑ اور میری دنیا اور آخرت کی کوئی ضرورت پوری کئے بغیر نہ چھوڑ اے ارحم الراحمین۔

اکسٹھویں دعا[۲]: اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ یعنی اے اللہ اپنے ذکر اور شکر اور حسن عبادت پر ہماری مدد فرما۔

باسٹھویں دعا[۳]: اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهَا وَاخْلُفْ لِيْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ یعنی اے اللہ جو مجھے رزق دیا ہے اس پر مجھے قناعت دے اسمیں مجھے برکت دے اور ہر غائب چیز کے بدلے اس سے بہتر دے۔

ترسٹھویں دعا[۴]: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَمِيْتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ یعنی اے اللہ تجھ سے اچھی حیات اور اچھی موت اور بغیر ذلت و رسوائی کے واپسی کا سوال کرتا ہوں۔

چونسٹھویں دعا[۵]: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ یعنی اے اللہ میں کمزور ہوں مجھے اپنی رضا سے طاقتور کر دے اور میری پیشانی کو بھلائی کی طرف پکڑ اور اسلام کو میری رضا کی انتہا کر دے

---

[۱] حدیث طبرانی بروایت انسؓ حصن حصین ص ایضاً

[۲] حدیث حاکم بروایت ابوھریرہ حصن حصین ص ۲۳۶

[۳] حدیث حاکم بروایت ابن عمرؓ حصن حصین ص ایضاً

[۴] حدیث حاکم بروایت ابن عمر حصن حصین ص ۲۳۶

[۵] حدیث طبرانی بروایت ام سلمہ حصن حصین ص ایضاً ۱۲

اے اللہ میں کمزور ہوں مجھے طاقتور کردے میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے میں فقیر ہوں مجھے روزی دے

پینسٹھویں دعا[1]: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ

یعنی اے اللہ تو اول ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں میں تجھ سے ہر جاندار سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیری پناہ چاہتا ہوں اور گناہ اور سستی اور قبر کے عذاب اور قبر کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے صاف کردے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے اور میرے اور میری گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ کرے۔ یہ وہ ہے جس کا سوال محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

چھیاسٹھویں دعا[2]: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى فِي الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ! اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَتَغْفِرَ ذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ۔ اٰمِيْنَ! اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ

---

[1] حدیث طبرانی بروایت ام سلمہ حصن حصین مطبوعہ لکھنو ص ۲۳۶

[2] حدیث حاکم و طبرانی بروایت ام سلمہؓ حصن حصین ص ۲۳۸ ۱۲

وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَھْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ۔ اے اللہ میں تجھ سے بہتر سوال کی درخواست کرتا ہوں اور بہتر دعا کی اور بہتر کامیابی کی اور بہتر عمل کی اور بہتر ثواب کی اور بہتر حیات اور بہتر موت کی اور مجھے ثابت رکھ اور میرا میزان وزن دار کر دے اور میرا ایمان پائیدار کر دے اور میرا درجہ بلند کر دے اور میری نماز قبول کر اور میری لغزش معاف کر اور تجھ سے جنت میں بلند درجہ کا سوال کرتا ہوں۔ قبول فرما۔ اے اللہ تجھ سے بھلائی کے آغاز اور بھلائی کی انتہا اور مکمل بھلائی اور اس کے اول و آخر اور ظاہر و باطن کی درخواست کرتا ہوں اور جنت کے بلند درجہ کا سوال کرتا ہوں، قبول فرما، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو کیا اور اس بھلائی کا جو کروں گا اور ظاہر و پوشید بھلائی کا اور جنت میں بلند درجوں کا (آمین) اے اللہ میں سوال کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند کر دے اور میرا بوجھ اتار دے اور میرا معاملہ سلجھا دے اور میرا دل پاک کر دے اور میری شرمگاہ کی حفاظت کر اور میرا دل روشن کر دے اور میرا گناہ معاف فرما دے اور تجھ سے جنت میں بلند درجوں کی درخواست کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے میرے کان اور آنکھ اور میری جان اور خلقت اور میرے اہل اور میری موت و حیات اور میرے عمل میں برکت دے اور میری نیکیاں قبول کر اور تجھ سے جنت میں بلند درجوں کا سوال کرتا ہوں۔ آمین

سرسٹھویں دعا[۱]: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِیْ یعنی اے اللہ مجھ پر اپنی روزی زیادہ کشادہ میرے بڑھاپے اور عمر کے اخیر وقت میں کر۔

اڑسٹھویں دعا[۲]: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمَدِیْ یعنی اے اللہ میری لغزش اور قصداً گناہ کو معاف فرما دے۔

انہترویں دعا[۳]: سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَةِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] حدیث حاکم و طبرانی بروایت عائشہؓ حصن حصین مطبوعہ لکھنؤ صـ ۲۲۸

[۲] حدیث ابن حبان بروایت عثمان حصن حصین صـ ایضًا

[۳] حدیث ترمذی و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ بروایت صدیق اکبر حصن حصین صـ ۲۴۳

نے فرمایا کہ اللہ سے عفو اور عافیت کا سوال کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد کوئی شخص عافیت سے بہتر چیز نہیں دیا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرو اور آپ نے فرمایا کہ عافیت کی دعا بہت کرو اور فرمایا کہ اللہ سے بندوں نے کسی چیز کا سوال کم کیا ہے جو اس سے افضل ہو کہ انھیں معاف کر دے اور یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے دعا سکھائیے جو اپنے لئے کیا کروں تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ دعا کروؔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنِیْ یعنی اے اللہ محمد نبیؐ کے رب مجھے معاف کر دے اور میرے دل کا غصہ دور کر دے اور مجھے جب تک زندہ رکھ فتنوں کی گمراہیوں سے پناہ دے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نہ کہے کہ الہٰی مجھ کو میری حجت سمجھا اسلئے کہ کافر اپنی حجت سکھایا جاتا ہے اسے یہ کہنا چاہئے اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ یعنی اے اللہ موت کے وقت میرے دل میں ایمان کی حجت ڈال دے۔ یہ سب دعائیں یا جو چاہے پڑھے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی فضیلت

[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جس مجلس میں بیٹھ کر اللہ کو یاد نہ کریں اور رسول اللہ پر درود نہ بھیجیں وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز حسرت ہوگی اور جنت میں داخل ہوں تو اسکے ثواب کے لئے پھر بھی پچھتائیں گے۔ اور [۲] فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز بکثرت درود پڑھو کیونکہ وہ سلام مجھ کو پہنچایا جاتا ہے اور [۳] فرمایا کہ قیامت کے روز مجھ سے سب سے قریب وہ ہوں گے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتے ہیں [۴] یہ بھی فرمایا ہے مجھ پر سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ اور آپ [۵] نے فرمایا کہ

---

[۱] حدیث احمد بر وایت ام سلمہ حصن حصین صـ ۲۴۴
[۲] حدیث طبرانی بر وایت عائشہ حصن حصین صـ ایضاً
[۳] حدیث ابن حبان داؤد واحمد وغیرہ بر وایت ابو ہریرہ حصن حصین صـ ۲۴۴
[۴] حدیث ابو داؤد بروایت ابو ہریرہؓ حصن حصین صـ ۲۴۵
[۵] حدیث ترمذی وابن حبان بروایت ابن مسعود حصن حصین صـ ایضاً ۱۲
[۶] حدیث ترمذی ونسائی وغیرہ بروایت حسین بن علی حصن حصین صـ ایضاً ۱۲

کنجوس وہ شخص ہے جسکے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور آپ نے[1] فرمایا کہ مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ یہ تمہارے گناہوں کے پاک ہونے کا سبب ہے اور آپ[2] نے فرمایا کہ وہ شخص خاک آلود ہو جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور پھر مجھ پر درود نہ پڑھے اور آپنے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا سے مجھ پر درود پڑھنا چاہیئے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جو میرا نام لے اسے مجھ پر درود پڑھنا چاہیئے کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ نے[3] فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے کچھ معین فرشتے ہیں جو علم و ذکر کی مجالس کی سیر کرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ کو پہنچاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے بشارت دی کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ جو آپ پر درود پڑھتا ہے میں اس پر درود پڑھتا ہوں اور جو آپ پر سلام کرے میں اسکے اوپر سلام کرتا ہوں لہٰذا میں اللہ کے شکر کے لئے سجدہ ریز ہو گیا اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعاؤں کا سب وقت آپ پر درود پڑھنے میں لگا دوں آپنے فرمایا کہ تب یہ تیرے غم و اندیشے کے لئے کفایت کریگا اور تمہارا گناہ معاف کر دیا جائے گا اور یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ جو آپ پر ایکبار درود پڑھتا ہے اسکے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اور اسکے فرشتے اس پر ستر بار درود پڑھتے ہیں درود کی کیفیت کا ذکر پہلے کر دیا گیا ہے۔ اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہر دعا قبول ہونے یا کمال وصول سے اس وقت تک باز رہ جاتی ہے جب تک کہ رسولؐ اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھا جائے اور حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہیکہ دعا جبتک آپ پر درود نہ پڑھا جائے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور اوپر نہیں جاتی۔ اور شیخ ابو علی نے کہا کہ جب خدا سے کسی ضرورت کا سوال کرو تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو پھر جو سوال چاہو کرو اور دعا کے اخیر میں درود پڑھو اسلئے کہ اللہ سبحانہ اپنے فضل سے دونوں درود کو قبول فرماتا ہے اور وہ اس سے

---

[1] حدیث ابولعلی بروایت ابوھریرہ حصن حصین ص۲۲۵

[2] حدیث ترمذی وابن حبان بروایت ابوھریرہؓ حصن حصین ص ایضاً

[3] حدیث نسائی وطبرانی وغیرہ بروایت انس حصن حصین ص ایضاً

[4] حدیث نسائی، ابن حبان، حاکم بروایت ابن مسعود حصن حصین ص ایضاً

بزرگ تر ہے کہ دونوں کے درمیان کی چیز کو چھوڑ دے یعنی دونوں درود کے درمیان کی دعا بھی لامحالہ قبول ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰاکِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آمین۔

محمدی زیور عکسی

حصہ چہارم

المعروف بہ

فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ

باضافہ جدید اسلامی اوراد و وظائف

مؤلف ــــ مولانا محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

جدید ترتیب وتصحیح ــــ مولانا عزیز الحق عمری

ناشر:
فخر العبید اعظمی

مرکزی مکتبہ اہلحدیث مئو - یو پی ۲۷۵۱۰۱ انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خرید و فروخت کا بیان

اس کے لئے بیع اور عقد دونوں کلمہ آتا ہے اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ مال ایک کی ملکیت سے نکل کر دوسرے کی ملکیت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کا معنیٰ مال کا مال سے بدلنا ہے اور اکثر اسے مال نکلنے کے معنیٰ میں بولتے ہیں جس کو بیچنا کہتے ہیں اور کبھی اس کا معنیٰ خریدنا بھی آتا ہے اور شراء کا معنیٰ اس کے برخلاف زیادہ تر خریدنے اور بہت کم بیچنے کے لئے آتا ہے۔

الغرض بیع و شراء ایک دوسرے پر بولا جاتا ہے اور اس کے جائز ہونے کی حکمت یہ ہے کہ انسان کو جو چیز اس کے ساتھی کے ہاتھ میں ہے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اسے دیتا نہیں تو خرید و فروخت اس کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور سودے کا جائز ہونا[1] قرآن و حدیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہے اور لغت میں اس کا معنیٰ مال کے بدلے مال کا مالک بنانا ہے اور شریعت نے آپس کی رضاء کی قید لگائی ہے اور اس کی دلیل یہ آیت ہے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ۔ اس سے ظاہر ہوا کہ کاروبار کے جائز ہونے کا مدار تراضی پر ہے یعنی خریدار اور مالک مال کا باہم راضی ہونا اور راضی ہونا دل کا کام ہے جسے بندہ نہیں جان سکتا پس کاروبار کے صحت کا مدار وہ چیز ہے جس سے عرف میں آپس کی رضا کا علم ہو جیسے مالک مال کہے کہ میں نے بیچا اور خریدار کہے کہ میں نے خریدا یا اشارے کنائے یا جس صفت سے ہو۔ اور رسول اللہ

[1] یہ مضمون آیت احل اللہ البیع میں ہے۔

نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال اس کی خوش دلی ہی سے جائز ہے اور جب خوشی رضامندی سے ہوتی ہے تو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں اور اس میں سب سے زیادہ صاف زبان سے بولنا ہے اس کے بعد تعاطی ہے یعنی ہاتھوں ہاتھ لینا دینا ایسے کہ اس میں شک نہ رہ جائے۔ (مسک الختام)

کمائی اور جائز کمائی کا بیان

جو[1] کما سکتا ہو اس پر روزی کمانا فرض ہے اور جو کمانے کی سکت نہیں رکھتا اس پر کمانا فرض نہیں لیکن یہ لازم ہے کہ کمانے کے ساتھ ہی اللہ پر بھروسہ رکھے کہ اصل رازق وہی ہے اور اسباب ظاہر کو روزی رساں نہ سمجھے اس لئے کہ یہ شرک خفی ہے [2] اور جائز و پاک کمائی ڈھونڈنا فرض ہے [3] اور سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے اور جو اپنے ہاتھ سے کما کر یعنی کھیتی اور سلائی، بنائی، اور لکھائی وغیرہ سے حاصل کرے وہ سب سے پاک ہے اور اس کے بعد بیع مقبول یعنی وہ کاروبار ہے جو شریعت میں درست ہو اور جس میں جھوٹ فریب اور جھوٹی حلف نہ ہو یعنی یہ بھی پاک ہے اور جو اس سے حاصل ہو وہ پاک روزی ہے اور ایسے[4] ہی والدین کے لئے اولاد کی کمائی بھی پاک ہے اور ماں باپ کے لئے اسے کھانا جائز ہے کیونکہ وہ بھی انہیں کی کمائی ہے۔ اور[5] اس کاروبار کو چھوڑنے کی ممانعت ہے جس سے فائدہ ہوا ہو جب تک کہ وہ بدل نہ جائے یعنی اس میں فائدہ نہ ہو یا اصل مال کا نقصان ہو اور جب کسی کو جائز کام سے بھلائی حاصل ہو تو اس پر اس کی پابندی ضروری ہے اور اسے چھوڑ کر ہٹنا نہیں چاہئے یعنی اسے چھوڑ کر دوسری کمائی نہیں کرنی چاہئے الا یہ کہ کوئی مضبوط عذر ہو۔

---

[1] یہ سب مضمون مسک الختام جلد دوم ص۲۵۲ میں ہے [2] حدیث مشکوٰۃ باب الکسب و طلب الحلال فصل ۳ [3] حدیث باب ایضاً فصل اول [4] حدیث مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث [5] حدیث مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۳۔ ۱۲

لہ اور حرام مال کمانا، کھانا اور اس کا پہننا جائز نہیں ہے اور نہ اس سے صدقہ قبول ہوتا ہے اور نہ اس مال میں برکت ہوتی ہے یعنی بلکہ کم ہوتا ہے اور اس سے برائی کبھی دور نہیں ہوتی کیونکہ برائی سے برائی دور نہیں ہوتی بلکہ نیکی سے دور ہوتی ہے۔ اور جائز کمائی سے صدقہ کرنے اور اسے اللہ کی راہ میں دینے سے برائی دور ہوتی ہے جیساکہ اس آیت میں ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ یعنی نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ اور اپنے پیچھے ناجائز مال چھوڑنا جائز نہیں یعنی موت کے بعد۔ اور جو ناجائز مال چھوڑ جاتا ہے وہ اس کے لئے جہنم کا زادِ راہ ہے یعنی اس لئے کہ اسے چھوڑ گیا تو قیامت تک اس پر اس کا گناہ ہوگا کیونکہ اس کی وجہ سے دوسرے بھی گناہ میں ملوث ہوئے، اور جس کی پرورش[۲] ناجائز مال سے ہو اور اس کا کھانا پینا اور پہننا ناجائز ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور نہ وہ جنت میں داخل ہوگا [۳] اور انسان کے لئے ضروری ہے کہ حلال و حرام میں تمیز کرے ایسا نہ کرے کہ جو کچھ آئے ہضم کرتا جائے حلال ظاہر ہے یعنی وہ چیز ہے جو قرآن و حدیث[۴] سے جائز ہو جیسے کھانے کی وہ چیزیں جسے عام طور پر لوگ جانتے ہیں اور نیک بات کرنا اور حرام وہ ہے، جس کا حرام ہونا نص یعنی قرآن و حدیث سے ثابت ہے، جیسے شراب، سور، میتہ اور خون رواں اور زنا و جھوٹ اور غیبت وغیرہ اور جو چیزیں مشکوک ہیں اور ان میں دلیلوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے شک ہے کہ جائز ہیں یا ناجائز ان سے پرہیز اولیٰ اور افضل ہے اور انہیں استعمال میں لانا خلاف تقویٰ اور ترک اولیٰ ہے [۵] اور انسان پورا پرہیزگار نہیں ہوتا جب تک ناجائز کے ڈر سے جائز کو نہ چھوڑ دے۔ اور جو کپڑا ناجائز مال سے خریدا گیا ہو اس میں نماز نہیں ہوتی جب تک بدن میں رہتا ہے بلکہ اگر دس درہم سے کپڑا خریدے اور

لہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الکسب و طلب الحلال فصل ثالث ۲ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۳ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۴ حدیث لقمان رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۵ حدیث عطیہ مشکوٰۃ باب مذکور فصل دوم۔ ۱۲

اس میں ایک درہم بھی ناجائز ہو تو خدا کے ہاں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور[۲] کتے کی قیمت حرام ہے یعنی سکھایا ہوا ہو یا نہ ہو اس کا رکھنا جائز ہو یا نہ ہو اور اس کے تلف کر دینے سے تاوان (قیمت) واجب نہیں ہوتی ایک حدیث میں ہے کہ کتے کی قیمت جائز ہے لیکن وہ ضعیف ہے اگر درست ہو تو ممانعت کے حکم سے اس کو الگ کر لیا جائے گا۔ اور شکاری کتے کے سوا اور کتا بیچنا حرام ہے۔ اور رنڈی کی کمائی ناجائز ہے اس پر سبھی علماء کا اتفاق ہے[۳] اور آزاد شخص کی قیمت حرام ہے اور چوری کیا ہوا مال ناجائز ہے لیکن مالک وہ چیز دیدے تو جائز ہے چاہے ہاتھ کٹنے سے پہلے دیدے یا بعد میں اور کاہن (جوتشی) کی شیرینی ناجائز ہے۔ فائدہ: کاہن وہ ہوتا ہے جو آئندہ کی بات بتائے اور علم غیب کا دعویٰ کرے، اور جوتشی، رملی، اور جفری وغیرہ جو فال نکالتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ اور خبر دینے پر اسے جو مٹھائی اور روپیہ وغیرہ ملے سب ناجائز ہے اور شراب و سور اور میتہ نیز بتوں کی قیمت ناجائز ہے۔ فائدہ:۔ اور باجوں[۴] اور کھیل کے اور دوسرے باجوں اور جاندار کی تصویر کا یہی حکم ہے۔ اور ان کا تاوان نہیں ہے اور میتہ کی چربی ناجائز ہے لیکن اسے کشتی وغیرہ پر لگانا اور اس سے دیا جلانا یا اسے اور کام میں لانا جائز ہے لیکن اسے کھانا اور بدن پر لگانا درست نہیں۔ اور ہر ناپاک تیل اور ہر پلید چکنی چیز کی قیمت حرام ہے اور یہ حدیث دلیل ہے کہ ہر حیلہ اور وسیلہ جو ناجائز تک پہونچائے ناجائز ہے۔ اور ناجائز چیز کی قیمت جائز نہیں ہے اور بغیر دلیل کے اس حکم سے کوئی چیز الگ نہیں۔

لہٰذا جو پرندہ[۵] پنجہ سے شکار کرتا ہو اس کی قیمت ناجائز ہے۔ جیسے چیل، باز، اور شکرہ وغیرہ اور ہر ذی ناب درندے کی قیمت ناجائز ہے

---

[۱] مشکوٰۃ حدیث ابن عمر باب الکسب وطلب الحلال فصل ثالث [۲] حدیث ابو مسعود رضی بلوغ المرام باب الشروط ومانہی عنہ [۳] حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الاجارہ فصل اول [۴] مضمون مسک الختام صد [۵] حدیث ابو ہریرہ و ابن عباس رضی اللہ عنہ باب مایحل اکلہ۔ ۱۲

جو دانت سے شکار کرے جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ اور زہر اور زہریلی چیز کی قیمت نا جائز ہے جیسے سانپ، بچھو وغیرہ اور چوہے اور کوے وغیرہ کی قیمت نا جائز ہے کیونکہ انہیں مار ڈالنے کا حکم ہے ان کی قیمت جائز ہوتی تو انہیں مار ڈالنے کا حکم نہ ہوتا لیکن سواری کے لئے گدھا اور خدمت کے لئے غلام بیچنا جائز ہے۔ اور بلی کی قیمت اور اس کا کھانا نا جائز ہے اور شراب بیچنا اور قیمت کھانا اور اس[1] سے خریدنا اور خریدوانا جائز نہیں فائدہ:۔ اس کا بیچنا یعنی اس کا وکیل اور دلال بننا اور اس کی قیمت دینا چاہے وکالت کے طور پر ہو یا دلالت کے طور پر یا اس کے سوا ان سب پر خدا کی لعنت پڑتی ہے اور[2] گندی اور ناپاک کا مول جائز نہیں ہے لیکن اس کا پاک کرنا ممکن ہو تو اس کا مول جائز ہے اور نہیں تو نہیں۔ اور گانے والیوں کی قیمت اور ان کا پیسہ کھانا جائز نہیں ہے۔ فائدہ:۔ یہی سارے علماء کا مذہب ہے کہ گانے والی لونڈیوں کا پیسہ[3] اور اس کا کھانا جائز نہیں اور جس چیز کا کھانا جائز ہے اس کی قیمت بھی جائز ہے۔ اور اس پرندے کی قیمت جائز ہے جو پنجہ سے شکار نہیں کرتا جیسے کبوتر اور مرغابی وغیرہ اور ہر اس جانور کی قیمت جائز ہے جو دانتوں سے شکار نہیں کرتا اور دانت[4] سے چیر پھاڑ نہیں کر سکتا۔ جیسے گائے، بکری، اونٹ ہرن وغیرہ اور مچھلی کی قیمت جائز ہے۔ اور گیہوں[5]، جو وغیرہ سبھی غلوں اور پھلوں کی قیمت اور ایسے ہی درخت، لکڑی اور ساگ سبزی کی قیمت جائز ہے ایسے ہی سبھی دھات اور سونے، چاندی وغیرہ اور سبھی جواہرات کی قیمت جائز ہے اور ہاتھی کے دانت اور ہڈیوں اور میتہ کی کھال جو صاف کی ہو اس کی قیمت جائز ہے[5] اور سبھی کپڑوں خواہ سادہ ہو یا ریشمی اور اس کا پہننا جائز ہو یا نہ ہو اس کی قیمت جائز ہے اور جس[6] جانور کو کھایا نہیں جاتا اس کے چمڑے کی قیمت جائز نہیں ہے چاہے اس کا ذبیحہ کیا گیا ہو[7] یا نہ کیا گیا

---

[1] مضمون مسک الختام صفحہ ۱۰۵ [2] حدیث انس رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب الکسب [3] حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب الفضل [4] حدیث بلوغ المرام باب شروط دما نہی عنہ [5] حدیث عبادہ رض بلوغ المرام باب الربوا [6] حدیث جابر رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب اللباس [7] حدیث ابوبکر مشکوۃ باب الکسب۔

ہو چاہے رنگا ہو یا نہ رنگا ہو اور ان کے بالوں اور ان کی ہڈیوں کا بھی یہی حکم ہے۔ اور دودھ کی قیمت جائز ہے یعنی اس جانور کے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور ان کے انڈے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور مکروہ ہے سینگی لگانے کی اجرت اور لکھنے کی اجرت[1] جائز ہے اور اگر کوئی بازار میں سودا لینے جائے تو اس وقت جب بازار خوب[2] چالو ہو جائے اور اسی وقت پھر آئے نہ سب سے پہلے نہ سب سے پیچھے اس لئے کہ بازار میں شیطان کے جھنڈے کھڑے کئے جاتے ہیں اور ناپ تول کی اجرت جائز ہے اور شک کی چیزوں سے پرہیز کرنا اولیٰ ہے[3] اور بازار میں وہی سودا کرے جو دین میں سمجھ بوجھ رکھتا ہو یہ ابن عمرؓ کا قول ہے اور جب کوئی کچھ بیچے تو چاہئے کہ خود ناپ تول کر دے۔ اور جب کوئی چیز خریدے تو دوسرے سے وزن کرائے اور آفتاب نکلنے سے پہلے سودا کرنا جائز نہیں۔ اور بکریاں رکھنا سنت ہے کیونکہ ان میں برکت ہوتی ہے اور وہ جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔

معاملات میں نرمی کرنے کا بیان

[3] خرید و فروخت وغیرہ معاملات میں لوگوں کے ساتھ آسانی اور نرمی کرنے کا بڑا ثواب[4] ہے جو بیچے نرمی سے بیچے اور خریدے تو نرمی سے اور تقاضا کرے تو نرمی سے کرے۔ جو خرید و فروخت اور تقاضا میں نرمی کرتا ہے خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ اگر قرضدار غریب[5] ہو تو قرض خواہ کے لئے مستحب ہے اس سے اپنا قرض معاف کر دے اور اگر قرضدار مالدار ہو تو مہلت مانگے تو مستحب ہے کہ مہلت دے اس سے وہ جنت میں جائے گا۔ اور بیچنے میں[6] جھوٹی قسم کھانا جائز نہیں ہے اس لئے کہ قسم کھانے سے چیز فوری طور پر بک جاتی ہے لیکن اس کی کمائی میں برکت نہیں ہوتی یعنی وہ مال برباد ہو جاتا ہے

[1] حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب الکسب [2] حدیث مشکوٰۃ ایضاً فصل رابع [3] ہر دو حدیث مشکوٰۃ فصل رابع ص ۱۳۲ [4] حدیث جابر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب المعاملہ فصل اول [5] حدیث ابو ہریرہؓ وابوذرؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [6] حدیث ابو سعید مشکوٰۃ باب المساہلہ فی المعاملہ فصل ثانی۔ ۱۲

یا ایسی جگہ لگ جاتا ہے جس کا دنیا اور آخرت میں کوئی فائدہ اور ثواب نہیں ہوتا۔ جو جھوٹی حلف سے مال بیچتا ہے اللہ قیامت کے دن نہ اس سے بات کرے گا نہ اس کی طرف دیکھے گا۔ نہ اسے گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور سوداگر کے لئے واجب ہے کہ سودے میں سچائی سے کام لے جھوٹ نہ بولے اور امانت داری برتے جو سوداگر سچا ہو یعنی قول و فعل میں امانندار ہو وہ قیامت کے روز پیغمبروں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا یعنی جنت میں ہوگا۔ اور سوداگر کا بہتر نام تاجر ہے یعنی اس کو تاجر کہا جائے۔ اور خرید و فروخت میں بے کار باتیں کرنا اور قسم[۱] کھانا اچھا نہیں جو شخص خرید و فروخت میں بے فائدے باتیں کرے اور قسم کھائے یعنی جھوٹی قسم تو اس پر لازم ہے کہ کچھ صدقہ کرے تاکہ اس کا کفارہ ہو۔ اس لئے کہ بے فائدہ کلام اور قسم اللہ کے غضب کا باعث ہے اور صدقہ اس کو مٹا دیتا ہے۔ اور خرید[۲] و فروخت میں خیانت اور فریب جائز نہیں جو کاروبار میں فریب وغیرہ کرے وہ قیامت کے دن جھوٹا نافرمان اٹھایا جائے گا۔

خیار کا بیان

خیار اسم ہے اختیار یا تخییر سے اور اس کا معنی دو کاموں میں سے اچھا کام طلب کرنا سودے کو جائز رکھنا یا توڑ دینا ہے۔ سودے میں خیار کی کئی صورتیں ہیں خیار شرط، خیار مجلس، یہاں خیار کی یہی دو صورت مقصود ہے دوسرا اختیار رویت اور خیار تعین ہے ان کے معانی احکام کی کتابوں میں مذکور ہیں خیار مجلس یہ ہے کہ سودے کے ایجاب اور قبول سے پورے ہونے کے بعد جب تک دونوں مجلس عقد میں بیٹھے ہوں انہیں خیار رہے اور جب مجلس سے اٹھ جائیں تو خیار جاتا رہتا ہے مگر یہ کہ خیار کی شرط کیا ہو اور اسی کا نام خیار شرط ہے جو تین روز تک ہوتا اس سے زیادہ بھی ہوتا ہے۔ جب[۳] دو شخص آپس میں سودا

۱؎ مدیث قیس مشکوٰۃ باب دفصل ایضاً ۲؎ مدیث مشکوٰۃ باب المساہلہ فی المعاملہ فصل ثانی

۳؎ مدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الخیار ۱۲

کریں ایک بیچے اور دوسرا خریدے تو سودا پورا ہوتا ہے (محض بھاؤ کرنے سے نہیں) اور ہر ایک جب تک مجلس عقد میں ہوں ہر ایک کو سودا ثابت رکھنے اور توڑنے کا خیار ہوتا ہے اور جب دونوں مجلس سے اٹھ جائیں اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اور کوئی سودے کو نہ توڑا ہو تو سودا پکا ہو جاتا ہے اور خیار نہیں رہ جاتا اور ایسے ہی ہر ایک خریدار اور مالک کو جب ایک دوسرے کو سودا توڑنے کا خیار دے ایک مدت تک کے لئے تو اسے مجلس سے جدا ہونے کے باوجود خیار رہتا ہے اور مدت خیار میں چاہے تو سودا توڑ دے یا ثابت رکھے لیکن یہ خیار اسی کو ہوگا جس نے خیار کی شرط لگائی ہے اور جس نے اپنے خیار کو توڑ دیا اسے خیار نہیں رہتا اور اگر دونوں ایک ساتھ مجلس سے اٹھیں اور ساتھ ساتھ چلیں تو خیار مجلس باقی رہتا ہے اور خیار شرط میں سودا مکمل ہو جاتا ہے اگرچہ سودے کو توڑنے کا خیار برقرار رہتا ہے۔ فائدہ:۔ اور ہر سودے کا چاہے نقد کا نقد سے ہو یا غلے کا غلے سے یا بیع سلم ہو یا تولیہ اور تشریک اور جس چیز میں خرید و فروخت کا معنی پایا جائے جیسے صلح معاوضہ سب کا یہی حکم ہے یعنی اس میں دونوں فریق جب تک بدن سے جدا نہ ہوا نہیں سودا توڑنے کا خیار ہوتا ہے اور جدا ہوتے ہی خیار جاتا رہتا ہے مگر یہ کہ خیار کی کسی مدت تک کے لئے شرط لگائی ہو مگر جس میں یہ معنی نہ ہو اس میں یہ حکم جاری نہیں ہوتا۔ جیسے ابراء اور نکاح اور ہبہ بلا عوض میں۔ اور بدن سے جدا ہونے کا علم عرف عام سے ہوگا اگر جس مکان میں سودا ہوا ہے وہ چھوٹا ہے تو اس سے باہر نکل جانا یا چھت پر چڑھ جانا جدا ہو جانا ہے اور مکان بڑا ہو تو دالان میں سے صحن میں آجانا جدا ہونا ہے۔ اور ایسے ہی دکان سے بازار کی طرف نکل جانا۔ اگر دونوں فریق تین دن سے زیادہ یکجا رہیں تب بھی خیار مجلس برقرار رہتا ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں جدا ہونے کا ذکر ہے مدّت کا نہیں اور اگر خریدار اور مالک مال میں کوئی مجلس عقد میں انتقال کر جائے تو خیار ورثا کی طرف لوٹ جاتا ہے اور خریدار یا صاحب سامان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ سودے کے توڑے جانے کے خوف سے

مجلس سے اٹھ جائے اور اپنے ساتھی سے جدا ہو جائے بلکہ چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائی کی ہمدردی میں مجلس میں رکا رہے تاکہ وہ سودا توڑنا چاہے تو توڑ سکے اور دونوں آپس کی رضا سے جدا ہوں یعنی اگر کوئی جدا ہونا چاہتا ہے تو اپنے ساتھی کو بتا دے کہ میں جدا ہونا چاہتا ہوں اس لئے اگر سودا توڑنا چاہو تو توڑ سکتے ہو کیونکہ جدا[1] ہونے کے بعد تمہیں خیار نہیں رہ جائے گا اور خرید و فروخت میں دھوکا فریب[2] جائز نہیں اور اگر دونوں میں سے کوئی فریب دے اور غبن ظاہر ہو تو خیار غبن ثابت ہے اور سودے کو توڑ دینا جائز ہے۔ اور[3] اگر کوئی ایک چیز اس شرط پر خریدے کہ فلاں پسند کرے گا تو لوں گا اور نہیں تو نہیں لوں گا تو یہ سودا درست ہے اور ہر ایک کو سودا توڑ دینے کا خیار ہوتا ہے اور سودا مکمل ہونے کے بعد ایک دوسرے سے کہے کہ سودا برقرار رکھو یا توڑ دو تو توڑ سکتا ہے اور یہ جائز ہے۔ اور سامان اور ثمن کی صفت کے بارے میں جھوٹ بولنا اور عیب چھپانا جائز نہیں ہے اس سے برکت دور ہو جاتی ہے اور سچائی سے برکت ہوتی ہے۔ اگر ایک شخص کوئی چیز بغیر دیکھے خریدے تو اسے دیکھنے کے بعد[4] خیار ہے اور ایسے ہی سودا کرنے کے وقت صاحب سامان سے کہے کہ مجھے فریب نہ دینا تو اس کے لئے خیار ثابت ہے اور غبن ثابت ہو تو اسے سودا توڑ دینا جائز ہے۔

سود اور سود پر وعید کا بیان

ربوٰ کے معنی لغت میں زیادتی کے ہیں اور شریعت میں ربوا (سود) اس زیادتی کا نام ہے جو بغیر عوض ہو اور اصل سودے میں اس کی شرط لگائی جائے اور سود[5] کے حرام ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے۔ اگرچہ کہ اس کی تفصیل میں اختلاف ہے۔ اور ہر ناجائز سودے کو بھی ربوٰ کہا جاتا ہے۔ جان بوجھ کر سود[6] کا ایک درہم کھا لینا چھتیس زنا سے بدتر ہے۔ اور سود خور ملعون ہے اس کو

[1] حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب الخیار فصل ثانی [2] حدیث ابن عمرؓ بلوغ المرام باب الخیار [3] حدیث مشکوٰۃ فصل رابع [4] حدیث مشکوٰۃ باب الخیار [5] حدیث مشکوٰۃ فصل رابع [6] احادیث عبداللہ بن حنظلہ و ابوہریرہ و ابومسعود رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الربو فصل دوم۔ ۱۲

ستر گناہ ہوتے ہیں جن میں سے ادنیٰ گناہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے اور قیامت کے روز اس کے پیٹ میں سانپ بھرے جائیں گے اور اس کا انجام مال کی تباہی ہوتا ہے اور وہ قیامت کے روز اپنی قبر سے آسیب زدہ کے مانند اٹھے گا اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ سود کے تہتر دروازے ہیں اس میں آسان تر یہ ہے کہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔ یہ سخت وعید و تشدید سود خور کے لئے ہے اس لئے کہ سود خور خدا اور اس کے رسول سے لڑتا ہے جیساکہ قرآن میں اشارہ کیا گیا ہے اور خدا کے ساتھ لڑنا زنا سے بدتر ہے۔ اور عدد کو خاص کرنے کا علم اللہ ہی کو ہے لہٰذا سود لینا دینا اور کھانا، کھلانا اور اس کا لکھنا اور اس پر شاہد بننا ناجائز ہے۔ یعنی سود کا کھاتہ اور دستاویز لکھنا اور ایسے ہی سود کا وکیل[1] بننا بھی جائز نہیں ہے نہ اس کے درمیان میں پڑنا اور کوشش کرنا اور معاملہ کرنا نیز سود خور کے ساتھ لین دین کرنا اور اپنے مال کے ساتھ اس کا مال ملانا جائز نہیں

ان چیزوں کا بیان جن میں سود ہوتا ہے

[2] سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ ایسے بیچنا جائز ہے کہ اسی مجلس میں جدا ہونے سے پہلے دونوں سامان اور قیمت پر قبضہ کرلیں یہ نہ ہو کہ ایک طرف سے نقد ہو اور دوسری طرف سے ادھار ہو ایسے ہی جائز نہیں کہ چاندی کا سودا چاندی سے کیا جائے مگر برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ اور ایسے ہی گیہوں کا گیہوں سے، جو کا جو سے، کھجور کا کھجور اور نمک کا نمک سے سودا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ یعنی نقد ہو لیکن جنس[3] مختلف ہو تو ایک کا دوسرے سے سودا کم و بیش پر کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور ان کے سودے کی دو صورت ہے ایک چاندی کے بدلے چاندی، سونے کے بدلے سونا یعنی ایک جنس کا سودا اسی جنس سے کرنا اس میں شرط یہ ہے کہ

[1] حدیث بلوغ المرام باب الربوا [2] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الربوا فصل دوم
[3] حدیث عمر مشارق الانوار باب اول۔ ۲

ہاتھوں ہاتھ سودا ہو اور مقدار کم و بیش نہ ہو اگر مقدار کم و بیش ہو یا ایک ادھار یا دونوں ادھار ہو تو سود ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو جنس کا سودا آپس میں ہو جیسے چاندی کا سونے[1] سے یا کھجور سے یا کھجور کا گیہوں سے تو اس کے جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو لیکن کمی بیشی جائز ہے سود نہیں ہے جیسے ایک تولہ سونے کا سودا دو تولہ چاندی سے لیکن اگر ادھار ہو کہ چاندی آج دے اور سونا کل لے تو یہ سود ہے جو بالکل درست نہیں۔

فائدہ:۔ حدیثوں میں محض چھ سودی چیزوں کا ذکر آیا ہے، سونا، چاندی گیہوں، جو، کھجور، نمک اس لئے علماء ظاہر کے نزدیک انہیں چھ چیزوں میں سود ہوتا ہے ان کے سوا اور چیزوں لوہا، تانبا وغیرہ میں سود کا حکم نہیں لگتا اور جمہور علماء کے نزدیک ان چھ کے سوا اور چیزوں میں بھی سود کا حکم لگتا ہے ان میں کم و بیش لینا اور ایک جنس نہ ہو تو بھی ادھار جائز نہیں، لیکن حکم کی علت میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کچھ ہے، امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام مالکؒ کے نزدیک کچھ اور ہے۔ اور اہل ظاہر کا قول درست ہے۔ امام شوکانیؒ نے جمہور کے مذہب کی تائید کی ہے۔ مسک الختام صفحہ ۴۴۵ اور ناقص کھجور کو عمدہ کھجور سے برابر برابر بیچنا درست ہے اور اگر ناقص کھجور نقد قیمت پر فروخت کرکے اور اس کی قیمت سے عمدہ کھجور خرید لے تو یہ درست ہے اور یہی ہر اس چیز کا حکم ہے جسے ناپ اور تول کر بیچا جاتا ہے جیسے مکئی، چاول وغیرہ۔ غلے اور اچھے سونے کو کھوٹے سونے کے بدلے برابر بیچنا بھی جائز ہے اور یہی ہر اس چیز کا حکم ہے جو وزن کر کے فروخت ہوتی ہے۔ فائدہ۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسے فائدہ حاصل کرنا ہو وہ جائز خرید و فروخت سے کرے تو جائز ہے۔ اور اس سے علماء نے ہنڈی میں حیلہ کے جائز ہونے پر استدلال[2] کیا ہے اور فقہاء نے اسے مکروہ لکھا ہے اس لئے کہ یہ قرض کے باب سے ہے اور قرض سے فائدہ حاصل کرنا سود ہے۔ اور یہ معاملہ اس

---

[1] حدیث عبادہ بلوغ المرام باب الربوا [2] حدیث ابوسعید و ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب ایضاً [3] حدیث انسؓ مسک الختام صفحہ ۴۴۵ ۔ ۱۲

زمانے میں تین صورت سے ہوتا ہے ایک یہ کہ روپیہ برابر برابر لکھتے ہیں اس میں کم و بیش نہیں کرتے اس میں سود کا کوئی شائبہ نہیں ہے دوم یہ کہ کم لینے اور زیادہ لکھتے ہیں۔ سوم یہ کہ زیادہ لینے اور کم لکھتے ہیں[1] اور ان دونوں میں کھلا سود ہے۔ لیکن اس سے چھٹکارے کی صورت یہ ہے کہ مثال کے طور پر اگر ہنڈی سو روپیہ کی ہو اور دس روپیے ہنڈاون لازم آتا ہو تو چاہیئے کہ نوے روپیئے مہاجن کو دیدے اور دو روپیے کے پیسے مہاجن سے لے کر اس کو بارہ روپیے اس کے عوض میں دیدے ایسے جنس مختلف ہونے سے یہ معاملہ درست ہو جائے گا۔ اور ایسے ہی اگر مہاجن سو روپیئے میں سے کچھ چیز واپس کرے تو اسے چاہیئے کہ نوے روپیئے نقد دے اور پانچ روپیئے کے پیسے کر کے دس روپیئے کے بدلے دیدے اور دس روپیئے خود دے۔ منی آرڈر کا بھی یہی حکم ہے۔ [2] اگر کھجور کے ڈھیر کا جس کی مقدار کا پتہ نہ ہو معین پیمانے کے بدلے کھجور پر سودا کرنا جائز نہیں ہے۔ مثال کے طور پر کھجور کا ایک ڈھیر بیس پیمانے کھجور پر فروخت کرتا ہو تو جائز نہیں کیونکہ ڈھیر میں کیئے پیمانے ہیں ہو سکتا ہے بیس پیمانے سے زیادہ ہوں اور ہو سکتا ہے کہ کم ہوں اور دونوں ہی صورت میں سود ہو جائے گا لیکن اگر پتہ ہو کہ ڈھیر ان پیمانوں کے برابر ہے تو جائز ہے اور ہر اس چیز کا یہی حکم ہے جسے ناپ کر بیچا جاتا ہو اور اس چیز کا بھی جسے وزن سے بیچا جاتا ہو لیکن یہ ناجائز ہونے کا حکم اسی وقت تک کے لئے ہے جب دونوں طرف ایک ہی جنس ہو جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ ایک جنس کا سودا اسی جنس سے کم و بیش ہو تو درست نہیں ہاں جنس مختلف ہو تو جیسے ایک طرف کھجور اور دوسری طرف جو ہو تو کم و بیش کے ساتھ سودا کرنا جائز ہے کیونکہ جنس مختلف ہونے کی صورت میں کم و بیش لینا درست ہے۔ اور سونے کے جڑاؤ زیور کا سونے کے بدلے سودا کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ اس کے ہیرے جواہرات وغیرہ پہلے الگ[3]

---

[1] حدیث مسک الختام صـ۴۷ [2] حدیث بلوغ المرام بروایت جابر رضی اللہ عنہ باب ربوا
[3] حدیث فضالہ بلوغ المرام باب الربوا۔ ۱۲

نہ کر لئے جائیں اس کے بعد ہی اس کو سونے کے بدلے برابر برابر بیچا جا سکتا ہے۔ فائدہ:۔ تاکہ سود نہ ہو جائے اور چاندی کے جڑاؤ دار زیور کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کے جڑاؤ الگ کئے بغیر اسے چاندی کے عوض بیچنا جائز نہیں ہے لیکن اگر جنس مختلف ہو جیسے سونے کا جڑاؤ دار زیور چاندی یا روپئے یا کسی اور چیز کے بدلے بیچا ہو تو جائز ہے، اور ایک[1] غلام کا سودا دو[2] غلاموں سے کرنا جائز ہے یعنی اس میں کم و بیش لینا درست ہے اور ایسے ہی ایک جانور دیکر دو لینا چاہے دونوں ایک جنس کے ہوں جیسے ایک اونٹ دیکر دو اونٹ لینا یا جنس مختلف ہو جیسے ایک اونٹ دے کر دو گائے لینا جائز ہے ایسے ہی دونوں طرف سے نقد بھی جائز ہے اور ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار بھی جائز ہے لیکن حیوان کا سودا حیوان سے دونوں طرف سے ادھار جائز نہیں ہے کیونکہ یہ معدوم کا معدوم سے سودا ہے۔ اور تازہ کھجور کا سودا خشک کھجور سے برابر برابر جائز نہیں ہے کیونکہ تازہ کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے جس سے ایک ہی جنس میں کم و بیش لینا لازم آئے گا جو سود ہے۔

فائدہ:۔ ایسے[3] ہی تازہ انگور کا سودا سوکھے انگور سے برابر برابر جائز نہیں اور ہر میوے اور غلے کا یہی حکم ہے جو سوکھ کر کم ہو جایا کرتا ہے۔ اور گوشت بیچ[4] کا سودا زندہ جانور سے چاہے گوشت اسی جنس کے جانور کا ہو یا دوسری جنس کے اور چاہے اس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو جائز نہیں ہے اور یہ جوئے میں داخل ہے۔ اور جسے قرض دیا ہو[5] اس کا ہدیہ لینا جائز نہیں ہے۔ یعنی وہ ہدیہ کھانے کی چیز ہو یا بھس کا بوجھ ہو یا گھاس کا یا کوئی اور چیز ہو اور ایسے ہی اس کی سواری پر سوار ہونا بھی جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر قرض لینے سے پہلے ہدیہ دیتا رہا ہو تو اسے قبول کرنا جائز ہے۔ فائدہ:۔ کیونکہ وہ قرض کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ پرانی عادت کی وجہ سے ہے لیکن قرضدار کا

---

[1] حدیث جابر رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب الربوا فصل اول [2] حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الربوا [3] حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب الربوا فصل ثانی [4] حدیث ابوہریرہ و انس رضی اللہ عنہ مشکوۃ باب ایضاً فصل سوم۔ ۱۲

ہدیہ اس وقت جائز نہیں ہے جب کہ قرض دینے میں اس کی شرط لگا رکھی ہو اور اگر ایسی شرط نہیں تو بالاتفاق درست ہے اور ایسے ہی قرضدار سے افضل[۱] اور عمدہ چیز لینا جب کہ یہ شرط کیا ہو کہ اس سے عمدہ لوں گا جائز نہیں ہے جیسے قرض میں مدھم گیہوں دے اور اچھا لے تو یہ درست نہیں اور ہر چیز کا یہی حکم ہے اور ایسے ہی قرض[۲] سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر قرضدار خود زیادہ دے رہا ہو تو یہ درست ہے، ایسے[۳] ہی قرض خواہ اچھی چیز دے کر خراب چیز لیتا ہو تو درست ہے، اور جس کی سفارش[۴] کی ہو اس کا ہدیہ قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بھی سود میں آتا ہے فائدہ:۔ یعنی سفارش کے وقت اس کا ارادہ رہا ہو یا نہ رہا ہو، اور کسی مسلمان[۵] کا سکہ توڑنا جائز نہیں ہے اور نہ بیع عینہ جائز ہے۔ فائدہ: اس کی صورت یہ ہے کہ اپنا سامان ایک قیمت پر کسی کو ایک متعین مدت کے لئے بیچتا ہو اور پھر اس کو اس سے کمتر قیمت پر خریدتا ہو تاکہ اس کے ذمہ زیادہ قیمت رہ جائے اور اس کا نام عینہ اس لئے ہے کہ سامان بعینہٖ اس کے مالک کے ہاں واپس آجاتا ہے۔ اور جس چیز میں سود کا شک ہو تقویٰ کے طور پر اس سے محتاط رہنا چاہئے اور رشوت دینا لینا جائز نہیں ہے۔

فائدہ:۔ [۶] رشوت یہ ہے کہ باطل کو درست ثابت کرنے اور درست کو باطل کرنے کے لئے دی جائے۔ لہٰذا[۷] اگر اپنی چیز حاصل کرنے کے لئے مال دے رہا ہو تو رشوت نہیں ہے ایسے ہی اپنی جائز چیز کو ثابت کرنے اور باطل کو رد کرنے کے لئے اور اپنی جان سے ظلم دور کرنے کے لئے دے رہا ہو یا اصل مالک کو چیز پہونچانے اور دوسرے کے جائز کو جائز ثابت کرنے اور اس سے ظلم دور کرنے کے لئے مال دے رہا ہو تو رشوت نہیں ہے۔

۱؎ حدیث مشکوٰۃ فصل چہارم صث ۲؎ حدیث مشکوٰۃ فصل رابع باب الربوٰ ۳؎ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الافلاس ۴؎ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الربوا ۵؎ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الربوا ۶؎ حدیث عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الربوا ۷؎ مضمون حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مسک الختام۔ ۱۲

عرایا کی رخصت اور پھلوں اور درختوں کے بیچنے کا بیان

فائدہ:۔ رخصت کے معنی آسان کرنا ہے اور شریعت کے وہ احکام ہیں، جو عذر کی وجہ سے شرعاً جائز ہیں اور ساتھ ہی اس کے واجب یا ناجائز ہونے کی دلیل بھی برقرار ہے۔ لہ عرایا کے ناجائز سودے سے الگ اور جائز ہونے کی دلیل بخاری کی حدیث ہے جس میں اسے صراحت کے ساتھ الگ کیا گیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکنے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے روکا ہے اور یہ کہ انہیں درہم و دینار کے سوا نہ بیچا جائے۔ عرایا کو چھوڑ کر۔ مسک الختام صـ۵۶

عرایا یہ ہے کہ درخت پر لگے تازہ کھجور کو اس کے عوض سوکھے کھجور سے جو دس بیس پیمانے تک ہو اندازے سے اسی کے برابر سے بیچا جائے تاکہ خریدار کو تازہ کھجور کھانے کے لئے مل جائے۔ فائدہ:۔ عرایا اور مزابنہ کی اہل حاجت کو ضرورت کی وجہ سے رخصت ہے تاکہ جو کھجور کے درخت نہیں رکھتے اور نہ خریدنے کے لئے نقد قیمت رکھتے ہیں تازہ کھجور خرید سکیں اور ان کے پاس سوکھی کھجور ضرورت سے زیادہ ہے اور چاہتے ہیں کہ درخت والے سے تازہ کھجور خریدیں تو ان کے لئے دس بیس پیمانے تک خریدنے کی اجازت ہے۔ روایت ہے کہ مدینہ کے محتاجوں نے آپ سے شکایت کی کہ آپ نے اس سودے کو روک دیا اور ہمیں تازہ کھجور کی خواہش ہے اور ہمارے پاس چاندی سونا نہیں ہے کہ تازہ کھجور خریدیں تو آپ نے ان کو رخصت دی اور بعض کا خیال ہے کہ ایک شخص کے کھجور کے کچھ درخت تھے جو یا تو اس کی ملکیت تھے یا کسی نے اسے ہبہ کر دیئے تھے اور جو باغبان تھا وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ وہاں جاتا تھا اور یہ شخص بھی جا کر اپنے درختوں پر چڑھتا تھا جس سے اس کو تکلیف ہوتی تھی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے اسے اجازت دی کہ اس کے درختوں

لہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الرخصۃ فی العرایا۔ ۱۲

پر جو کھجور ہے اس کا اندازہ کرکے اس کے برابر سوکھی کھجور دیدو اور اس کے درختوں کا کھجور لے لو۔ فائدہ:۔ انگور کا بھی یہی حکم ہے اور عریہ اسی وقت جائز ہے جب کھجور پانچ وسق سے کم ہو زیادہ ہو تو جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ رخصت ضرورت کے لئے ہے اور اتنے ہی سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع ڈھائی کلو کے قریب ہوتا ہے۔ اور پھلوں کو بیچنا اس وقت تک جائز نہیں ہے چاہے آم ہو، انگور ہو یا کھجور جب تک اس کے پکنے کے آثار ظاہر نہ ہوں اور لال اور پیلا نہ ہو جائے اور آفت سے بے خوف نہ ہو جائے۔ اور ایسے[1] ہی غلے جب تک پختہ نہ ہوں انہیں بیچنا جائز نہیں ہے۔ نہ بیچنا جائز ہے نہ خریدنا۔ فائدہ:۔ مالکِ مال کے لئے اس لئے جائز نہیں ہے کہ اگر پھل یا غلہ کسی آفت سے برباد ہو جائے تو وہ بغیر عوض کے خریدار کا مال کھائے گا اور خریدار کے لئے اس واسطے جائز نہیں کہ اس کے مال کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے لیکن پکنے کا اثر ظاہر ہونے کے بعد خرید و فروخت جائز ہے۔ فائدہ:۔ آپ نے جو فرمایا ہے کہ پکنے کے آثار ظاہر ہوں اس سے یہ معنی نکلتا ہے کہ سب پھلوں کا پکنا ضروری نہیں ہے بلکہ کچھ پھل درخت پر پکنے لگیں تو بیچنا جائز ہے۔ اور اگر پھل فروخت[2] کرے اور آفت کی وجہ سے سب پھل برباد ہو جائے تو جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کا مال بے عوض کھائے اور اگر آفت کی وجہ سے کچھ پھل برباد ہو جائے تو چاہئے کہ کچھ قیمت کم کر دے یا خریدار کو کچھ پھیر دے۔

فائدہ:۔ اس حدیث[3] میں دلیل ہے کہ پکنے کے آثار ظاہر ہونے کے بعد مال آفت سے برباد ہو جائے تو وہ خریدار سے پیسے لینے کا اہل نہیں ہے اور مال مالکِ مال کا برباد ہوا ہے خریدار کا نہیں کیونکہ پکنے کے آثار سے پہلے بیچنے کی ممانعت ہے۔ راقم کہتا ہے کہ اس زمانے میں بڑا اندھیر ہے اکثر پھلوں اور باغات کو پھل آتے ہی فروخت کر دیا جاتا ہے۔ ایسے ہی

---

[1] حدیث ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب الرخصۃ فی العرایا [2] حدیث ابن عمر و انس رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الربوا [3] حدیث جابر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الرخصۃ فی العرایا [4] مسک الختام صفحہ ۹۱

کئی کئی سال کا پہلے ہی ٹھیکہ ہو جاتا ہے جو ناجائز ہے۔ اور کھجور کا پیوند لگانے کے بعد فروخت کرنا جائز ہے اور ایسے ہی اس[1] کا خرید نا جائز ہے، اور جو کھجور کا درخت پیوند کرنے کے بعد بیچتا ہے اس کا پھل اسی کا ہے خریدار کا نہیں ہے لیکن اگر خریدار نے عقد کے وقت شرط کیا ہو تو پھل اسی کا ہے۔

فائدہ:۔ تابیر (پیوند کرنا) یہ ہے کہ نر کھجور کا خوشہ مادہ کھجور کے خوشے میں رکھتے ہیں جس سے اللہ کے حکم سے پھل زیادہ آتا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ درخت کے ساتھ کچا پھل بیچنا درست ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ درخت تابیر کیا ہوا نہ ہو تو درخت کے ساتھ پھل بھی خریدار کا ہوتا ہے الا یہ کہ درخت کا مالک شرط کرے کہ پھل میں لوں گا اور سب پھلوں اور غلوں کا یہی حکم ہے اور جو شرط مقتضائے عقد کے مخالف نہ ہو اس سے عقد فاسد نہیں ہوتا اور یہ حکم بیع اور شرط کی نہی سے خاص کیا گیا ہے[2] جیسا کہ انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

بیع کی شرط اور ایسا سودا جس سے روکا گیا ہے

کسی سودے سے روکنا کبھی ناجائز ہونے کیوجہ سے ہوتا ہے اور کبھی کراہت کی وجہ سے اور فقہاء کے عرف میں وہ چیز شرط ہے جس کے نہ ہونے سے حکم یا سبب کا نہ ہونا لازم آئے چاہے کلمہ شرط کے ساتھ معلق ہو یا نہ ہو۔ اور سودے کی شرط کی کئی صورتیں ہوتی ہیں کچھ عاقد کی ہوتی ہیں کہ وہ عاقل اور صاحب تمیز ہو اور کچھ آلہ میں ہوتی ہیں جو یہ ہے کہ لفظ ماضی سے ہو اور کچھ محل میں ہوتی ہیں جو یہ ہے کہ مال متقوم ہو یا شریعت میں اس کی قیمت ہو اور مقدور التسلیم ہو یعنی سامان کا مالک اسے خریدار کے سپرد کر سکے اور ایک شرط یہ ہے کہ عاقدین آپس میں راضی ہوں اور ایک ملک وولایت کی شرط ہے (مسک الختام ص۳) حمل کا بیچنا جائز نہیں ہے اس کا معنی یہ ہے کہ ایک حاملہ اونٹنی ہے اور ایک

---

[1] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الرخصۃ فی العرایا [2] مضمون مسک الختام ص۶۱۔

شخص[1] اسے ایسے بیچتا ہے کہ اگر اونٹنی کے حمل سے اونٹنی پیدا ہوئی تو میں نے اس بچہ کو بیچا اور اس کی چار صورت ہے ایک تو یہ کہ کسی چیز کا سودا ایسے کرے کہ اونٹنی جب بچہ دے گی تو اس کا پیسہ دوں گا یا یہ کہ بچے ہی کو فروخت کرے پہلی صورت میں قیمت ادا کرنے کا وقت اونٹنی کی ولادت کا وقت ہے اور دوسری صورت میں اونٹنی کا بچہ یا پھر اس کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرتا ہے اور یہ ناجائز اس لئے ہے کہ معدوم کو بیچتا ہے کیونکہ ابھی پیدا نہیں ہوا ہے اور مجہول کو بیچتا ہے جسے خریدار کے سپرد نہیں کیا جا سکتا اور اس میں دھوکا ہے اور اول صورت میں مدت مجہول ہے۔

مزابنہ:۔ [2]جائز نہیں ہے اور وہ یہ ہے درخت کے اوپر کے کھجور کو اندازہ کرکے اسی کے برابر سوکھے کھجور سے فروخت کرے۔ اور بیلوں کے لگے انگور کو سوکھے انگور سے ایسے ہی اندازے سے بیچنا جائز نہیں ہے۔ اور یہی فصل کو غلے سے بیچنے کا بھی یہی حکم ہے اس میں اول کو مزابنہ اور دوسرے کو محاقلہ کہتے ہیں ایسے ہی درخت پر لگے کھجور کو سوکھے کھجور سے اندازہ سے فروخت کرنا بھی ناجائز ہے لیکن اس میں عرایا جائز ہے جب کہ پانچ وسق سے کم ہو اور مخابرہ بھی جائز نہیں ہے۔ یعنی زمین کو حصہ معین تہائی یا چوتھائی وغیرہ پیداوار کے عوض کرایہ پر دینا۔

فائدہ:۔ یعنی ایک شخص کسی کو اس شرط پر زمین دے کہ وہ بوئے جوتے اور اس کا تہائی یا چوتھائی وغیرہ اس کو دے گا اور یہ اس لئے جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں اجرت مجہول اور معدوم ہے۔ مخابرہ اور مزارعہ ایک ہی ہے لیکن مخابرہ میں تخم کاشتکار کا ہوتا ہے اور مزارعت میں صاحب زمین کا اور معاومہ[3] جائز نہیں ہے اس کا معنیٰ یہ ہے کہ درخت کے پھل کو ایک سال یا دو سال یا تین سال یا زیادہ کے لئے فروخت کرے اور اس کا نام ٹھیکہ ہے۔ اور کچھ کا استثناء[4] جائز نہیں ہے یعنی درخت کا پھل ایسے بیچے کہ اس میں سے کچھ غیر معین مقدار کو الگ کرے کہ اسے نہیں بیچتا لیکن جو الگ کر رہا ہے اگر معین ہو کہ

[1] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الشروط [2] حدیث جابر رضی اللہ بلوغ المرام باب الشروط
[3] حدیث جابر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب المنہی عنہ من البیوع فصل اول [4] حدیث جابر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الشروط۔

دس یا بیس پیمانے یا تہائی یا چوتھائی تو جائز ہے ایسے ہی ایک یا دو درخت الگ کرنا یا زمین و مکان کا کچھ معین حصہ الگ کرنا درست ہے اور بیع حصاۃ جائز نہیں ہے اور ایسے ہی غرر کا سودا جائز نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ حصاۃ کے معنی کنکری ہوتا ہے اور اس کی تفسیر میں اختلاف ہے اس کی صورتیں یہ ہیں کہ خریدار کہے کہ تمہاری طرف کنکری پھینکوں تو سودا پکا ہو جائے گا یا اتنی زمین بیچتا ہوں جہاں تک کنکری جائے یا ایک مٹھی کنکری لے کر بولے کہ جتنا کنکر ہے اتنا درہم لوں گا یا جس قدر کنکر یاں بکریوں کے ریوڑ پر پڑے وہ تمہاری ہو گی اور یہ سب[1] صورتیں ناجائز ہیں کیونکہ اس میں دغا و فریب ہے اور سامان یا قیمت مجہول ہے اور غرر کا معنی دھوکا ہے اور اس میں راضی نہ ہونا پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ باطل اور ناجائز ہے اور بیع ملاسہ بھی جائز نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ ملامسہ یہ ہے کپڑے کو ہاتھ سے دن میں یا رات میں چھو دے اور اسے کھول کر نہ دیکھے اور اسی سے سودا پکا ہو جائے یہ سودا زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا اور اس میں بھی فریب اور دھوکا ہے اس لئے یہ ناجائز اور باطل ہے۔ اور بیع منابذہ جائز نہیں ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ دونوں اپنا اپنا کپڑا یا سامان ایک دوسرے کی طرف ڈال دیں اور یہی سودا ہو جائے یہ سودا زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا اور احمد میں معمر سے اس کی تفسیر یہ ہے کہ منابذہ یہ ہے جب میں کپڑا تیری طرف ڈال دوں تو سودا واجب ہو جائے گا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محض چھو دینے یا چیز ڈال دینے کو عقد مان لینا ملامسہ اور منابذہ ہے اور اس میں دونوں کی طرف سے زبان سے ایجاب و قبول نہیں ہوتا۔ **فائدہ**:۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غائب اور اوجھل کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے اس لئے اس میں غرر اور دھوکا ہے اور جو جائز قرار دیتے ہیں وہ اس میں خیار ثابت کرتے ہیں اور جانور کے پیٹ کے اندر جو جنین (بچہ) ہے اس کا خریدنا درست نہیں ہے۔ اور تھن کے اندر کے دودھ کا خریدنا ناجائز نہیں ہے اور جو غلام فرار ہو اس کا

---

[1] حدیث ابو سعید مشکوٰۃ باب المنہی عنہ من البیوع فصل اول و مسک الختام صـ۲۳ [2] حدیث ابو سعید بلوغ المرام باب شرط منہی عنہ۔ مضمون مسک الختام صـ۳ ۱۲

خرید نا جائز نہیں ہے اور نہ تقسیم سے پہلے مال غنیمت خریدنا جائز ہے اور نہ صدقہ کا قبضہ کرنے سے پہلے اور نہ غوطہ زن کے غوطہ کا۔ **فائدہ:-** اس میں اول اور دوسرے کے ناجائز ہونے پر اتفاق ہے تیسرا سودا اس لئے جائز نہیں ہے کہ غلام کو خریدار کے لئے سپرد کرنا مشکل ہے اور صدقہ میں محصل نے مال ایسی جگہ رکھ دیا ہو کہ لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو فقہاء نے اسے قبضہ قرار دیا ہے۔ غوطہ خریدنے کی صورت یہ ہے کہ کوئی غوطہ خور سے کہے کہ دریا میں دو یا چار روپئے پر غوطہ لگاؤ اور غوطہ لگا کر جو برآمد کروگے میرا ہوگا تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں دھوکا ہے اور پانی میں مچھلی کا خریدنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ جب تک مچھلی پانی میں ہے اس کا پتہ نہیں لگتا کہ چھوٹی ہے یا بڑی اور ظاہر میں یہ ممانعت عام ہے۔ لیکن فقہاء نے اس میں تفصیل کی ہے کہ مچھلی زیادہ پانی میں ہو جس سے اس کا پکڑنا ممکن نہ ہو تو سودا جائز نہیں اور کم پانی میں ہو جس کی وجہ سے پکڑی جا سکتی ہو تو جائز ہے اور اس میں تسلیم یعنی سپرد کئے جانے کے بعد خیار ثابت ہے اور یہی حکم ہوا کے اندر پرندے کو بیچنے کا بھی ہے کہ وہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس کا خریدار کے حوالے کرنا مشکل ہے (مسک الختام ص۳۷) اور جانوروں[۱] کی پیٹھ پر جو اون اور ریشم ہے اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔ کسی[۲] سے کسی چیز کے بیچنے کی درخواست کرنا جائز ہے اور ایسے ہی بھاؤ تاؤ کرنا بھی جائز ہے۔ اور چوپائے کو اس کی سواری کا استثناء کرکے بیچنا جائز ہے۔ یعنی مالک یہ کہے کہ اس شرط پر بیچوں گا کہ اتنے کوس یا اتنی دور یا اتنی مدت تک میں اس پر سواری کروں گا تو یہ جائز ہے۔ **فائدہ:-** اور ایسے ہی ہر شرط جس کا الگ سے عقد کرنا درست ہو وہ جائز ہے جیسے سامان مکان تک پہونچانے یا کپڑے کو سینے یا مکان میں کچھ روز رہنے کی شرط لگانا جائز ہے اور مدبر غلام کو بیچنا جائز ہے۔ **فائدہ:-** مدبر وہ غلام ہوتا ہے جس کے مالک نے کہدیا ہو کہ تم میری موت کے بعد آزاد ہو۔ اور ناپاک گھی بیچنا اور کھانا جائز نہیں ہے۔ **فائدہ:-** لیکن اس سے کھانے اور بدن پر لگانے کے سوا اور فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

---

[۱] حدیث بلوغ المرام باب شرط

[۲] حدیث جابرؓ مؤ کتاب و باب ایضاً ۔ حدیث ابوہریرہؓ و میمونہ بلوغ المرام باب شروط و ما نہی عنہ۔ ۱۲

اور ناپاک ونا جائز چیز کے، بلی اور پرندے وغیرہ غیر مکلف جانور کو کھلانا جائز ہے
بلکہ اس کے سوا اور کوئی کھانا نہ ہو تو واجب ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ
ایک عورت اس لئے جہنم میں داخل ہوئی کہ اس نے نہ بلی کو کھلایا اور نہ چھوڑا
کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی اور زمین کے کیڑے مکلف کے لئے جائز نہیں
ہیں لہٰذا حدیث سے ثابت ہوا کہ جانور کو کھلانا یا چھوڑ دینا واجب ہے (مسک الختام صفحہ ۱)
اور مکاتب غلام کو بیچنا جائز ہے اور غلام مکاتب پر جب تک ایک درہم باقی ہو
وہ غلام ہے۔ اور ولاء کی شرط لگا کر غلام کو بیچنا جائز نہیں ہے کہ غلام اس شرط پر
بیچتا ہوں کہ اس کی ولاء میرے لئے ہوگی۔ اور جو خرید و فروخت میں ایسی شرط
لگائے جو خدا کی کتاب میں نہ ہو وہ خود باطل ہے اس سے سودا باطل نہیں ہوتا
[1] اور ام ولد کا بیچنا جائز ہے ام ولد وہ لونڈی ہوتی ہے جسے اس کے مالک
سے اولاد ہو لیکن اسے نہ بیچنا بہتر ہے [2] اور ضرورت سے زائد پانی کا فروخت کرنا
جائز نہیں ہے **فائدہ**:۔ یعنی اگر پانی ایک شخص کی ضرورت سے زائد ہو اور
لوگوں کو اس کی ضرورت ہو تو اس کے لئے ان سے پانی روکنا جائز نہیں ہے نہ انکے
ہاتھ بیچنا جائز ہے اور زائد گھاس کا بھی یہی حکم ہے اس لئے کہ پانی بیچنے سے گھاس
کا بیچنا لازم آتا ہے کیونکہ جو اپنے جانور پانی کے پاس چرانا چاہتا ہے اسے جانوروں
کے لئے پانی کی ضرورت ہوگی اور یہ بغیر عوض پانی نہیں دیتا تو اسے ناچار پانی
خریدنا پڑے گا۔ لہٰذا پانی کا بیچنا گویا گھاس کا بیچنا ہے اور گھاس بیچنے کی ممانعت ہے
اور یہ اس وقت جائز نہیں ہے جب ایک عام زمین سے پانی کا سوتا نکلے تو جو
اس کے پاس رہتا ہے اس کا پانی استعمال کرے اور اس کی ضرورت سے زائد ہے
تو دوسرے کو اس پانی سے روکنا اس کے لئے ناجائز ہیں ایسے ہی اگر اپنی ملکیت
کی زمین میں کنواں کھودے اور اس کا پانی پینے اور زمین سیراب کرنے کے لئے استعمال
کرے تو جو پانی ضرورت [3] سے زائد ہو اس کا بھی فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن جو
پانی مشکوں اور برتنوں میں بھر کر رکھا ہوا سے فروخت کرنا جائز ہے۔ ایسے ہی

---

[1] حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کتاب دباب ایضاً [2] حدیث جابر رضی اللہ عنہ کتاب دباب ایضاً [3] حدیث جابر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب شرط [4] مضمون مسک الختام صفحہ ۱۴۰۔ ۱۲

کنوئیں[1] اور پانی کا سودا بیچنا جائز ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو رومہ کا کنواں خریدے گا اور مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے گا اور اس کے لئے جنت ہے تو حضرت عثمان نے اسے خریدا اور نر کی جست کو بیچنا جائز نہیں ہے یعنی نر اونٹ وغیرہ کو مادہ پر چھوڑنے کا پیسہ لینا جائز نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ اس لئے جو چیز فروخت کر رہا ہے اس کا پتہ نہیں کیونکہ نر کبھی جست کرتا اور کبھی نہیں کرتا ایسے ہی کبھی مادہ کو اس سے حمل ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ اور ولاء کو بیچنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ ولاء آزاد کردہ غلام کا ترکہ ہوتا ہے جو اس کے عصبہ نہ ہو تو جس نے آزاد کیا ہے اس کو ملتا ہے لہٰذا اس کو بیچنا اور ہبہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ولاء مال نہیں ہوتا بلکہ نسب کے مانند ہے جو دور کرنے سے دور نہیں ہوتا اور غلہ خریدنے کے بعد[2] قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں ہے **فائدہ**:۔ کوئی شخص غلہ خریدے اور پھر اس کو بیچنا چاہے تو قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنا جائز نہیں ہے اور منقول کا قبضہ یہ ہے کہ اسے اٹھا کر دوسری جگہ رکھے اور قبضہ کے لئے ناپنا شرط نہیں لیکن دوسرے کو فروخت کرتا ہے تو اسے دوبارہ[3] پیمانے سے ناپ کر دے اور جائز نہیں ہے کہ اس کو خریدنے اور قبضہ کرنے کے پیمانے پر خریدار کو دے بلکہ اسے دینے کے لئے اسے دوبارہ ناپنا ضروری ہے **فائدہ**:۔ اور ہر چیز کا یہی حکم ہے کہ قبضہ کرنے سے پہلے اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی چیز خرید رہا ہے تو خود ناپ کر خریدے اور مالک مال اس کے سامنے خود ہی ناپ کر دے تو بھی درست ہے اور ایک سودے[4] میں دو سودا کرنا جائز نہیں ہے علماء نے اس دو تفسیر کی ہے ایک یہ کہ خریدار سے کہے کہ یہ چیز نقد دو روپئے دوں گا اور ادھار چار روپئے میں اس لئے جس قیمت سے چاہو لے سکتے ہو دوم یہ کہ کہے کہ میں نے تمہیں یہ کپڑا ایک ہزار میں اس شرط پر بیچا کہ تم اپنا کوٹ مجھے سو روپئے میں بیچو۔ یہ سودا فاسد ہے کیونکہ اس میں خفاء اور شرط ہے اور پہلے کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے

---

[1] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الشروط وما نہی عنہ [2] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ حوالہ مذکور [3] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حوالہ مذکور [4] حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب المنہی عنہ من البیوع فصل دوم [5] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب شروط۔ ۱۲

کہ ایک قیمت طے نہیں ہوئی ہے اور دوسرے کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شرط ہے جس کا ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر ہے۔ اور کچھ علماء نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ ایک پیمانہ غلہ کے ساتھ ایک دینار قرض دے جس کی میعاد ایک مہینہ ہو اور جب وعدے کا وقت آئے اور غلے کو ادا کرنے کا تقاضا کرے تو خریدار یہ کہے کہ مجھے دو مہینے کی مہلت دو تو میں تمہیں دو پیمانہ دوں گا یہی ایک سودے میں دو سودا ہے کیونکہ پہلے سودے میں دوسرا سودا داخل ہوگیا پہلی تفسیر کی رد سے یعنی نقد دس روپئے میں اور ادھار بیس روپئے بیچا دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جائز ہے۔ (مسک الختام ص۱۶) اور موطا میں اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ میں تمہارا سامان اتنے میں لوں گا اس شرط پر کہ تم مجھے اتنا قرض دو تو یہ سودا درست نہیں ہے اور اگر جس نے قرض کی نیت کی تھی اسے ترک کر دے تو سودا جائز ہو جائے گا اور اس کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ قرض لینے کا ایک حیلہ ہے۔ اور ایک ہی سودے میں دو شرط جائز نہیں ہے۔ بعض نے اس کی تفسیر وہی کی ہے۔ جو ایک سودے میں دو سودے کی ہے اور کچھ نے اس کی تفسیر دو شرطوں کے ساتھ چیز بیچنے سے کی ہے مثال کے طور پر کسی کو کپڑا بیچا کہ اسے سلا بھی دوں گا اور علماء نے کہا کہ ایک شرط بھی جائز نہیں ہے کیونکہ ایک شرط کی ممانعت بھی حدیث سے ثابت ہے اور اس[ا] چیز کا فائدہ جائز نہیں جو ضمان میں نہ آئی ہو۔ **فائدہ**:۔ یعنی اس چیز کا بیچنا جو قبضہ میں نہ آئی ہو ناجائز ہے کیونکہ خریدار کے ضمان میں نہیں آئی ہے۔ لہٰذا اگر تلف ہو تو مالک مال کا مال تلف ہوتا ہے یا اس کا معنی اس چیز کو بیچنا ہے جو اس کی ملک نہیں بلکہ غصب کی ہے کیونکہ غصب غاصب کی ملک نہیں اس لئے اس کے واسطے اسے فروخت کرکے اس کا فائدہ حاصل کرنا بھی جائز نہیں۔ اور جو چیز پاس میں موجود نہ ہو اس کا بیچنا جائز نہیں **فائدہ**:۔ یعنی بیچنے کے وقت پاس موجود نہ ہو چاہے ملک ہو یا نہ ہو یا اس کا معنی یہ ہے کہ ابھی قبضہ نہ کیا ہو یا غائب ہو یا غیر کا مال ہو اپنی ملک نہ ہو لہٰذا اس میں دلیل ہے کہ جس چیز کا مالک نہ ہو اس کا بیچنا جائز نہیں ہے لیکن بیع سلم بالاتفاق جائز ہے نیز غیر کے مال کو بیچنا جائز ہے اور شافعیؒ

[ا] حدیث عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب ایضاً [۲] حدیث بلوغ المرام باب ایضاً۔ ۱۲

کے سوا اور تین اماموں کے نزدیک یہ عقد موقوف رہتا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ اس کا معنیٰ فرار غلام کا بیچنا ہے جو لاپتہ ہو یا جسے غاصب نے غصب کر لیا ہو اور وہ اس سے لے نہ سکتا ہو اور وہ چھوٹا ہوا پرندہ ہے جو عادتاً واپس نہیں آتا۔ (مسک الختام ص۱)

اور بیعانہ[1] جائز نہیں ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کسی چیز کو خریدنے یا کرائے پر لینے کے لئے کچھ روپئے اس شرط پر دے کہ اسے لیا تو یہ روپیہ اس کی قیمت یا کرائے میں شامل ہو جائے گا اور نہیں لیا تو اس کا ہے اسے واپس نہیں لے گا۔ اس کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں فاسد شرط اور دھوکا ہے اور باطل طور پر مال کھانا ہے، اور کسی چیز کو خریدنے کے بعد اس کو وہاں سے ہٹانے کے بعد بیچنا جائز ہے بعض علماء نے لکھا ہے اس کا معنیٰ قبضہ کرنا ہے لہٰذا قبضہ کے بعد جس جگہ خریدا ہے وہیں بیچتا ہے تو جائز ہے لیکن حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں سے اٹھائے جانے کے بعد بیچنا جائز ہے (مسک الختام ص۲) اور اشرفیوں کے بدلے روپئے لینا اور روپئے کے بدلے اشرفیاں لینا جائز نہیں یعنی روپیہ پر بیچتا ہو اور اس کے عوض[2] اشرفیاں لیتا ہو یا اشرفیوں پر بیچتا ہو اور اس کے عوض روپئے لیتا ہو تو جائز نہیں ہے۔ لیکن اسی دن کے بھاؤ سے اور ہاتھوں ہاتھ لیتا ہو تو جائز ہے جیسے اشرفیوں کا بھاؤ اس روز دس روپئے ہو تو خریدار سے دس روپئے لے سکتا ہے لیکن دونوں طرف سے ہاتھوں ہاتھ ہونا چاہئے اور اسی مجلس میں قبضہ ہونا چاہئے تاکہ نقد کا سودا ادھار سے نہ لازم آئے اور سود نہ ہو۔ پس اس کے ذمہ جو اشرفیاں لازم ہیں اس کا کچھ عوض[3] لینا اور کچھ چھوڑ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ نقد کا سودا نقد سے ہے جو اسی وقت جائز ہے جب کہ دونوں فریق ایسے جدا ہوں کہ کسی کے ذمہ کچھ نہ رہ جائے، اور نجش[4] جائز نہیں ہے۔

فائدہ:۔ اور نجش یہ ہے کہ ایک شخص سامان نہیں لینا چاہتا لیکن اس کا بھاؤ محض اس لئے کرتا ہے کہ تاکہ دوسرا اس کو دیکھ کر اسے خریدے اور یہ اس لئے جائز نہیں ہے کہ اس میں فریب ہوتا ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہ گنہ گار ہے اور ایسا عقد فاسد ہے اور غلے کے بیوپاری سے بڑھ کر ملنا اور غلہ خریدنا جائز نہیں ہے اور جو بڑھ کر

---

[1] حدیث عمرو بن شعیب بلوغ المرام باب شروط۔ [2] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب ایضاً۔
[3] حدیث مسک الختام ص۲۱ [4] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب شروط۔ ۱۲

بیوپاری سے خرید لے تو بازار میں آنے کے بعد مالک[1] (بیوپاری) کو خیار رہے گا چاہے تو اپنا سودا برقرار رکھے اور چاہے تو توڑ دے یعنی اگر یہ خبر ملے کہ کوئی قافلہ غلہ لے کر آیا ہے تو قافلہ کے بازار میں آکر اس کی قیمت کا پتہ لگانے سے پہلے اس سے آگے بڑھ کر خریدنا جائز نہیں ہے لیکن کسی کا بازار میں جاکر پہلے خرید لینا ناجائز نہیں ہے لہٰذا بازار میں آنے کے بعد قافلے سے ملنا ناجائز نہیں ہے یہ صورت ناجائز اس وقت ہے جب اس سے اہل شہر کو ضرر ہو لیکن ضرر نہ ہو تو جائز ہے نیز اس صورت میں ناجائز ہے جب بازار کا بھاؤ اہل قافلہ سے چھپانا ہو کیونکہ اس میں ان کا ضرر ہے اور اگر بازار کا بھاؤ ان سے چھپایا ہے تو بالاتفاق ناجائز ہے اور اہل قافلہ کے بازار میں آنے کے بعد اگر اس نے بازار سے سستا خریدا ہے تو خیار ہوگا اور اگر سستا نہیں خریدا ہے تو خیار نہیں ہوگا۔

اور بدو کے لئے بیچنا جائز نہیں ہے یعنی ایک بدو سامان وغیرہ بیچنے کے لئے لایا تو کسی شہری نے کہا کہ میرے پاس چھوڑ جاؤ میں دھیرے دھیرے اسے زیادہ بھاؤ سے بیچوں گا تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں اہل شہر کا ضرر ہے اس لئے کہ وہ خود بیچتا تو اس دن کی قیمت سے اور سستا بیچتا اور ایسے ہی بدو کے لئے شہری کا سودا خریدنا یعنی اس کا اجرت پر یا بغیر اجرت دلال بننا جائز نہیں ہے، اور دوسرے[2] کے سودے پر سودا کرنا جائز نہیں ہے **فائدہ**:۔ ایک شخص نے خیار کی شرط کے ساتھ کسی سے سامان لیا اور دوسرا اس کے پاس آکر کہتا ہے کہ اس سودے کو توڑ دو میں تمہیں اس سے سستا دوں گا اور خریدنے کا بھی یہی حکم ہے یعنی کسی نے مالک مال سے جس نے خیار شرط کے ساتھ بیچا ہے یہ کہا کہ تم سودا توڑ دو میں یہ چیز اس سے زیادہ قیمت دے کر لوں گا تو یہ بھی ناجائز ہے اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں فریق کسی سودے پر راضی ہیں اور تیسرا درمیان میں آکر اس معاملے میں فساد پیدا کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے اور اگر مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض فساد پیدا کرنا ہو تو یہ اور بھی بدتر ہے۔ اور مسلمان کے[3] بھاؤ پر بھاؤ کرنا جائز نہیں ہے **فائدہ**:۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دو شخص ایک

---

[1] حدیث ابن عباس رض و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب شروط [2] حدیث ابن عمر مسک الختام صفحہ ۲۳ و ۲۴ [3] مضمون مسک الختام صفحہ ۲۵ [4] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب النہی عنہا فصل اول۔ ۱۲

سودے پر راضی نہیں کہ ایک تیسرا شخص آکر اس سے زیادہ قیمت دینے کو تیار ہو جاتا ہے **فائدہ**:۔ اور باتفاق علماء یہ ساری صورتیں ناجائز ہیں لیکن سامان کا نیلام کرنا جائز ہے کہ جو زیادہ قیمت دے گا اسی کو چیز ملے گی۔ **فائدہ**:۔ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ نیلام کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ اور[1] بیع معاطاۃ جائز ہے کہ خریدار قیمت دے دے اور سامان لے لے اور دونوں منہ سے سودے کی بات نہ کریں۔ اور ماں اور اس کی اولاد کو الگ الگ بیچنا جائز نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ یعنی کسی کے پاس لونڈی ہو جس کے بیٹا یا بیٹی ہے اور[2] وہ اسے وہ بیچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے ایک کو فروخت کرے اور ایک کو رکھ لے بلکہ دونوں کو ایک ساتھ بیچے اور ماں اور اس کی اولاد میں جدائی نہ ڈالے کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسکے اور اس کے عزیزوں کے درمیان میں جدائی ڈالے گا اور تمام محارم دادا، دادی باپ اور بھائی و بہن کا یہی حکم ہے لیکن یہ ممانعت بلوغت سے پہلے کے لئے ہے اور[3] دو سگے بھائیوں کو جو غلام ہوں ایک ساتھ بیچنا چاہئے الگ الگ بیچنا جائز نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ ہبہ اور نذر وغیرہ کا بھی جو اس کی پسند پر ہے یہی حکم ہے لیکن میراث میں یہ حکم نہیں ہے کیونکہ اس میں مجبوری ہے اور[4] بھاؤ متعین کرنا جائز نہیں ہے اور نہ یہ حکم لگانا درست ہے کہ اس بھاؤ سے بیچو اس لئے کہ بھاؤ اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ کسی کی اس کے ذریعہ روزی کشادہ کرتا ہے اور کسی کی کم کرتا ہے **فائدہ**:۔ بھاؤ متعین کرنا لوگوں کے مال میں بیجا دخل دینا اور ظلم ہے اور کبھی اس کی وجہ سے لوگ سودا بیچنے سے باز رہتے ہیں جس سے چیزوں کی کمی ہو جاتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ بھاؤ کا پابند کرکے لوگوں کو تکلیف نہیں دینی چاہئے بلکہ مخلوق خدا پر شفقت کرنے کی تلقین کی جائے۔ کیوں کہ یہ ظلم ہے اور ظلم جائز نہیں ہے چاہے یہ کام گرانی میں کیا جائے چاہے ارزانی میں اور[5] بیچنے کے ارادے سے بکری وغیرہ کے تھن میں دودھ روک دینا جائز نہیں ہے اس کا نام تصریہ ہے **فائدہ**:۔ یعنی جانور کو کئی ایک روز نہ دوہنا تاکہ دودھ زیادہ ہو جائے اور خریدار یہ خیال کرے کہ اس کے بہت دودھ ہے اس سے

---

[1] حدیث انس رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [2] حدیث ابوایوبؓ بلوغ المرام باب الشروط [3] حدیث علیؓ بلوغ المرام باب ایضاً [4] حدیث انسؓ مسک الختام صـ۲۷ [5] مضمون مسک الختام صـ۲۸ ۔ ۱۲

دھوکا کھاکر جانور کو زیادہ قیمت پر خرید لے یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں فریب ہے
اور ایسا جانور خریدنے اور اس کا دودھ دوہنے پر دودھ کم ہو تو خریدار کی پسند پر
ہے چاہے تو جانور رکھ لے یا اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ تین سیر کھجور دیدے
اس خیار کی مدت تین روز تک ہے تین دن کے بعد واپس نہیں کر سکتا اور کھجور نہ
ہو تو اس کے بدلے کوئی بھی غلہ دے سکتا ہے لیکن اگر فروخت کرنے کے لئے
نہیں بلکہ اپنے فائدے کے لئے تھن میں دودھ روک دے تو درست ہے کیونکہ
اس میں کسی کو ضرر دینا نہیں ہے اور خریدار کے لئے خیار کا ثبوت ظاہر کرتا ہے۔
بیع مصراۃ جائز ہے اور اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی شخص کوئی بھی چیز فروخت کرے
اور اس کا عیب ظاہر نہ کرے تو خریدار کو اسے تین دن تک رکھنے یا واپس کر دینے
کا خیار رہتا ہے اور فریب ودغا اور دھوکا دینا جائز نہیں ہے۔ ۱؎ غلہ اگر بارش
سے تر ہو جائے تو اسے ڈھیر میں چھپانا درست نہیں ہے بلکہ اسے اوپر رکھنا چاہئے
تاکہ خریدار کو دھوکا نہ ہو اور ایسے ہی ۲؎ خراب غلہ ڈھیر میں چھپا کر فریب دینے کے
لئے رکھنا جائز نہیں ہے **فائدہ:۔** اس سے ظاہر ہوا کہ کسی کو فریب اور دھوکا
دینا جائز نہیں ہے اور ایسے شخص کو انگور بیچنا جائز نہیں ہے جو اس سے شراب
بناتا ہو۔ **فائدہ:۔** اگر ایسے شخص کو جان سن کر بیچتا ہے تو بالاتفاق ناجائز
ہے اور اگر نہ جانتے ہوئے فروخت کرتا ہے تو مکروہ ہے اور یہی حکم ہر اس
چیز کا ہے جس سے گناہ پر تعاون (مدد) ہو اور جسے گناہ کے لئے بنایا جاتا ہو
جیسے بانسری، طنبور اور دوسرے باجے ہیں ان کی خرید و فروخت دونوں بالاتفاق
ناجائز ہے۔ ایسے ہی کافروں اور باغیوں کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا جائز نہیں
ہے جب کہ وہ ان ہتھیاروں سے مسلمانوں سے لڑائی میں ۳؎ مدد دیں۔ اور کم تولنا
۴؎ جائز نہیں ہے اور خریدار کے لئے کم قیمت دینا جائز نہیں۔ اور ۵؎ بے عذر قیمت
ادا کرنے میں تاخیر جائز نہیں ہے ۶؎ اور گیہوں کے ساتھ جو ملانا فروخت کرنے کے

۱؎ حدیث ابو سعیدؓ بلوغ المرام باب شروط ۲؎ حدیث ابو ہریرہؓ کتاب و باب ایضاً۔
۳؎ مضمون مسک الختام صفحہ ۲۸ ۴؎ مضمون ویل للمطففین ۵؎ حدیث مشکوٰۃ باب افلاس ۶؎ حدیث
صہیبؓ مشکوٰۃ باب الشرکۃ۔ ۱۲

لئے جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں فریب اور دھوکا دینا ہے اور قرض سے قرض بیچنا جائز نہیں [۱] ہے **فائدہ**:۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے کوئی سامان ادھار خریدا اور جب قیمت ادا کرنے کا وقت آیا تو اس کے پاس روپیہ نہیں تھا اس لئے اب خریدار کہتا ہے کہ کچھ اور روپیہ زیادہ کرکے مجھے کچھ اور دن کے لئے ادھار دیدو مثال کے طور پر دس روپئے میں خریدا تھا اور اب کہتا ہے کہ ایک مہینے کے لئے مجھے بارہ روپئے میں دیدو اور اسے بغیر قبضہ کئے بیچا ہے یا اس کی صورت یہ ہے کہ زید کا عمر پر ایک کپڑا ہے اور بکر کا عمر کے ذمہ دس روپیہ ہے تو زید بکر سے کہتا ہے کہ میں اپنا کپڑا جو عمر کے اوپر ہے اس روپیہ پر بیچتا ہوں جو تمہارا عمر کے ذمہ ہے اور بکر نے اسے قبول کر لیا تو یہ جائز نہیں ہے۔ اسلئے کہ یہ بغیر قبضہ کی خرید و فروخت ہے اور ایسا سودا باطل ہوتا ہے اور اگر خریدار [۲] اس شرط کے ساتھ سودا کرتا ہے کہ اس سامان میں عیب اور کوئی برائی اور بیماری نہ ہو تو یہ شرط درست ہے اور عیب اور بیماری کی وجہ سے وہ سودا رد کر سکتا ہے اور اگر شرط لکھ لیتا ہے تو یہ بھی درست ہے اور ضعیف العقل کی خرید و فروخت جائز ہے اور غلام کو اس شرط پر خریدنا جائز ہے کہ اس کی ولاء خریدار کی ہوگی۔

خریدار اور سامان فروش کا اختلاف

اگر دونوں فریق میں قیمت کی مقدار یا شروط خیار یا مدت یا ان کے سوا اور شروط میں اختلاف [۳] ہو جائے اور کوئی شاہد موجود نہ ہو اور سامان موجود ہو تو سامان فروش کی بات مانی جائے گی یعنی اسے حلف دی جائے گی کہ تو نے اتنے اتنے میں اس چیز کو نہیں بیچا ہے اگر وہ حلف لے لیتا ہے تو خریدار کو خیار ہے اگر جس پر حلف لیا ہے راضی ہے تو لے یا دونوں ہی سودے کو رد کر دیں اور اگر بیچا ہوا سامان موجود نہیں ہے تو حلف کے ساتھ خریدار کی بات مانی جائے گی اور اگر شاہد موجود

[۱] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الربوا [۲] حدیث عدی بن خالد مشکوٰۃ باب المنہی عنہا [۳] حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب شروط۔ ۱۲

ہوں تو ان کی بات مانی جائے گی۔ اگر کسی[1] نے غلام خریدا اور اسے تین دن کے اندر کسی عیب کی وجہ سے پھیر دیا تو کسی شاہد کی ضرورت نہیں لیکن تین روز کے بعد واپس کرنے کے لئے شاہد کا ہونا ضروری ہے جو یہ شہادت دیں کہ یہ عیب غلام کے مالک کے یہاں سے اس کے اندر موجود ہے۔ اگر کسی نے لونڈی خریدا اور اسے پتہ لگا کہ یہ شادی شدہ ہے تو اسے خیار ہے چاہے تو رکھ لے یا سودا رد کر دے۔ اور اگر کنیز خریدا اور اس سے صحبت کر لیا تو اس کے بعد کسی عیب کی وجہ سے اسے سودا توڑنے کا اختیار نہیں ہے لیکن عیب کی مقدار میں قیمت واپس لے سکتا ہے اور اگر وطی نہیں کیا ہے تو عیب کی وجہ سے سودا توڑ سکتا ہے یا لونڈی فروش کو حلف دی جائے کہ یہ عیب تیرے یہاں تھا یا نہیں اگر وہ حلف لے لیتا ہے تو اسی کی بات مانی جائے گی اور اگر انکار کرتا ہے تو خریدار کو خیار ہے چاہے سودا برقرار رکھے یا رد کر دے، اور اگر زمین خریدے اور اس میں مال مل جائے تو وہ خریدار کا ہوگا اور کسی نے غلام خریدا ہو اور اس کے پاس مال ہو تو اس کا مال[2] غلام فروش کا ہوگا لیکن خریدار شرط کر لینے سے اسی کا ہو جائے گا اور[3] غلام کے پہنے ہوئے کپڑوں کا بھی یہی حکم ہے کہ خریدار شرط کرے تو اس کا ہوگا ورنہ نہیں اور پیوند کئے ہوئے درخت کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر کوئی غلام خریدے اور اس کی ولاء میں خریدار اور غلام فروش میں اختلاف ہو جائے یعنی دونوں اپنے لئے ولاء چاہتے ہوں تو ولاء اس کی ہوگی جو آزاد کرے گا اگرچہ کہ غلام فروش نے اپنے لئے ولاء کی شرط کی ہو۔ اور فائدہ ضمان[4] کے عوض میں ہے۔ مثال کے طور پر غلام کے کسی پرانے عیب پر واقف ہوا جو اس کے مالک کے یہاں تھا تو اس عیب کی وجہ سے غلام کو واپس کر سکتا ہے لیکن خریدار کے یہاں رہ کر اس نے جو کمایا ہے وہ خریدار ہی کا ہوگا کیونکہ فائدہ ضمان کے عوض میں ہوتا ہے لہٰذا اگر غلام برباد ہو جاتا یا اس میں نقص پیدا ہو جاتا تو خریدار ہی کا نقصان ہوتا اس لئے اس سے فائدہ ہوا ہے تو وہ خریدار ہی کا ہوگا ایسے[5] ہی اگر زمین خریدا اور اس سے غلہ پیدا ہوا یا جانور خریدا اور اس سے بچہ ہوا یا سواری کا جانور خریدا اور اس پر سواری کیا یا غلام خریدا

[1] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب المنہی عنہا کے بعد فصل اول میں [2] حدیث عائشہ رو دجز مشکوٰۃ باب ایضاً [3] حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا بلوغ المرام باب شروط و ما نہی عنہ [4] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب ایضاً [5] مسک الختام ص۳ - ۱۲

اور اس سے کام لیا اور اس کے بعد اس میں عیب کا پتہ لگا تو خریدار اسے واپس کرسکتا ہے
اور جو فائدہ اٹھایا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس کرنا نہیں ہے بلکہ وہ خریدار کا ہے
کیونکہ اگر وہ چیز تلف ہو جاتی تو خریدار کی برباد ہوتی اس لئے اس سے جو فائدہ
ہو اسی کا ہوگا اور عقد کو رد کر دینا مستحب[1] ہے یعنی سودا پورا ہو جانے پر دونوں فریق
میں سے کوئی نادم ہو اور سودے کو پھیرنا چاہے تو پھیر دینا مستحب ہے اور جو مسلمان
کا سودا پھیر دیگا اللہ تعالیٰ اس کا گناہ قیامت کے روز معاف کر دے گا۔

فائدہ:۔ اسے اقالہ بولتے ہیں جو بالاتفاق جائز ہے اور ایسا لفظ بولنا ضروری
ہے جو اس پر دلالت کرے اور اس کے لئے مسلمان ہونا شرط نہیں کافر کا سودا پھیر
دے تو اس پر بھی ثواب ہے۔

بیع سِلم کا بیان

سلم[2] اس سودے کا نام ہے جس میں پیسہ پہلے لیا جاتا ہے اور چیز بعد میں ادا
کی جاتی ہے لیکن اس میں جنس اور سامان ادا کرنے کے دن و مہینے کا متعین ہونا ضروری ہے
مثلاً ایک شخص کو دو سو روپیہ (۲۰۰) دے اور اس کے عوض چھ من گیہوں ایک مہینے پر لے تو اسی
کا نام عربی میں "بیع سلم" ہے اور اس کا نام کبھی سلف بھی رکھا جاتا ہے اس کا نام
سلم اس لئے ہے اس میں قیمت پہلے ادا کر دی جاتی ہے اور غلہ بعد میں لیا جاتا ہے
فقہ میں اس کی سولہ شرطیں لکھی ہیں لیکن احادیث سے تین ہی شرط کا علم ہوتا ہے۔
پیمانے اور وزن کا اور مدت کا متعین ہونا اور چوتھی چیز جنس کا متعین ہونا اجماع سے
ثابت[3] ہے۔ سلم جائز ہے اور جب بھی کوئی چیز میں سلم کرے تو معین پیمانے میں سلم
کرنا چاہیئے اگر وہ چیز ناپنے کی ہے اور وزن کی چیز ہے تو وزن متعین ہونا چاہیئے
اور مدت متعین ہونی چاہیئے۔ **فائدہ:۔** اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس چیز میں سلم
ہو اگر وزن اور پیمانے کی چیز ہے تو اس کا وزن اور پیمانہ متعین ہونا شرط ہے نیز اس میں
مدت کا ہونا اور اس کا متعین ہونا بھی شرط ہے۔ لہٰذا ان شروط کے پیش نظر زمین کی پیداوار

---

[1] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب شروط [2] مفہوم مسک الختام صد ۳ [3] حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب السلم۔

اور معین درخت کے پھلوں میں سلم جائز نہیں ہے اور اس چیز میں بھی سلم جائز نہیں ہے
جس کے وزن اور پیمانے کا پتہ نہ ہو ایسے ہی بغیر مدت کے بھی سلم جائز نہیں ہے
اور مدت مجہول کے ساتھ بھی جائز نہیں ہے اور بیع میں جو چیز شرط ہے وہ سلم میں بھی ہے
نیز سلم میں راس المال یعنی قیمت کا مجلس عقد میں ادا کرنا شرط ہے کیونکہ اگر قیمت بھی موجود
نہ ہو تو ادھار کا ادھار سے بیچنا لازم آئے گا جو نا جائز ہے اور کلمہ سلم اور سلف خود
بتاتا ہے کہ اس میں راس المال فوراً مجلس عقد میں ادا ہونا چاہئے۔ اور اگر سلم مکیل
اور موزون میں نہ ہو تو عدد اور پیمائش کا علم ہونا چاہئے کیونکہ عدد اور پیمائش
پیمانے کے برابر ہیں اس لئے کہ ان دونوں سے جہالت دور ہوتی ہے اور مقدار کا علم ہو
جاتا ہے۔ اور اس پر اتفاق ہے جس چیز میں سلم ہو اس کے ایسے وصف کا جاننا ضروری
ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے غیر سے جدا ہو جائے اور حدیث میں اس شرط کا ذکر نہیں
ہے کیونکہ لوگ اسے جانتے تھے۔ مدت قریب ہو یا بعید اس میں کوئی فرق نہیں
اور راس المال کی مقدار کا جاننا ضروری ہے اور مسلم فیہ کا ذمہ میں قرض ہونا ضروری
ہے اور سلم کی ماہیت میں داخل ہے ورنہ سلم اور سلف ہوگا ہی نہیں اور دونوں کلموں
کا یہی عام معنی ہے لہٰذا اگر موجود غلام میں سلم ہو تو وہ سلم نہیں ہوگا اور معلوم الوصف اور
معلوم القدر ہونا ضروری ہے کہ ایسی ہو اور اتنی ہو۔ اور معروف ومجہول ہونا عرف
پر ہوتا ہے اور ہر جگہ کا عرف جدا جدا ہوتا ہے جیساکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے
اور معلوم ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے اوصاف ایسے بیان کرے کہ اس سے اس کا
علم ہو جائے چاہے وہ کلام سے ہو یا اشارے سے تاکہ اختلاف[1] نہ پیدا ہو اور سلم ایک سال
دو سال کے لئے یا کم وبیش جائز ہے۔ اور گیہوں، کھجور، جو اور خشک انگور میں اور تیل
میں سلم جائز ہے **فائدہ**:۔ اور تمام غلے اور جانور اور کپڑے وغیرہ کا یہی حکم ہے، اور
اس چیز میں سلم درست ہے جو عقد کے وقت معدوم ہو اور اس کے وجود کی شرط ہو۔
اور اونٹ میں سلم درست ہے۔ یعنی کوئی کسی کو ایک اونٹ فی الحال دے اور دو چار
اونٹ ایک یا دو مہینے میں لینے کے لئے طے کرے تو جائز ہے[4،5] اور اگر کوئی وقت پر سامان

---

[1] مضمون مسک الختام ص ٦٢ [2] حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی بلوغ المرام باب السلم [3] حدیث مشکوٰۃ فصل ۲
[4] حدیث مشکوٰۃ فصل ۲ [5] حدیث مسک الختام ص ٦٣ و مشکوٰۃ فصل ۲ ۔ ۱۲

بچھلے کر بقیہ روپیہ واپس لے تو یہ جائز ہے اور فصل کٹنے اور انگور نچوڑنے کے وقت کو مدت بنانا درست نہیں بلکہ اس کی مدت معین ہونی چاہیئے مثال کے طور پر ایک ماہ دو ماہ ایک سال دو سال اور جو سلم کرے اس کے لئے اُسے دوسرے کی طرف پھیرنا[1] جائز نہیں ہے یعنی قبضہ کرنے سے پہلے اس کو بیچنا یا اسے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے **فائدہ:۔** ایسے ہی اگر مثال کے طور پر گیہوں کے لئے بات ہوئی ہے تو اس کے عوض میں جو یا چنا نہیں لے سکتا اور اگر وعدے کے وقت مسلم فیہ کی جنس میسر نہ ہو تو اس کے بدلے اس دن کی قیمت سے اس کا روپیہ لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا لازم آئے گا جو درست نہیں ہے۔ اور سلم کا دستاویز اور اقرار نامہ لکھوانا درست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ۔ ط پ۳ بقرہ

قرض کا بیان

فائدہ:۔ قرض کسی شخص کو ایک چیز کا مالک اس شرط پر بنانا ہے کہ وہ قرض دہندہ کو اس کا بدل واپس کر دے۔ یہ سودا نہیں ہے بلکہ ایک عقد ہے جس کی ابتداء ہمدردی ہے اور بعد میں اس میں تبادلہ کا معنیٰ آجاتا ہے اور اس کے لئے ایسے کلمہ کا استعمال ضروری ہے جو اس کو بتائے جیسے یہ کہے کہ میں نے تجھ کو قرض دیا اور اگر رواجاً بغیر لفظ کے قرض دیا جاتا ہو اور قرینوں سے سمجھا جاتا ہو تو جائز ہے جیسے بیع معاطاۃ میں ہوتا ہے اور اگر اختلاف ہو جائے ایک یہ کہتا ہو کہ قرض دیا تھا اور دوسرا یہ کہتا ہو کہ ہبہ کیا تھا تو صاحب مال کی بات مانی جائے گی اور ہر اس چیز میں قرض جائز ہے۔ جس[2] میں سلم جائز ہے اور روٹی قرض لینا اور دینا جائز ہے اور اگر قرض کا مثل موجود ہے تو مثل واپس کرنا لازم ہے اور قیمت کی چیز میں بھی مثل دینا جائز ہے۔ (مسک الختام صہ۹۱)

قرض لینا اور دینا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور قرض دینے کا بہت بڑا ثواب ہے جو شخص کسی کو قرض دیتا ہے[3] اسے آدھے صدقے کا ثواب ملتا ہے اور جو کوئی قرض لے

---

[1] حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب السلم [2] حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الربوا وحدیث ابو رافع مشکوٰۃ باب الافلاس [3] حدیث مشکوٰۃ فصل رابع۔ ۱۲

وہ اس کے ادا کرنے کی نیت سے لے اور اس کے ادا کرنے کی کوشش کرے کیونکہ
جو ادا کرنے کی نیت سے قرض لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا قرض دنیا میں ادا کرا دیتا ہے
یعنی اس کو اس کے ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے اور اس کی نیت کے موافق اسے
میسر کرتا ہے کہ وہ اپنا قرض ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کا قرض آخرت میں ادا کرا
دیتا ہے یعنی اس کے قرض خواہ کو جو وہ چاہے گا دے کر راضی کر دے گا اور ادا[1] نہ
کرنے کی نیت سے قرض لینا جائز نہیں ہے اور جو لوگوں کا مال برباد کرنے کی نیت
سے قرض لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیتا ہے یعنی اس کی مدد نہیں کرتا اور قرض
ادا کرنے کی توفیق نہیں دیتا یا دنیا میں اسے ناچار اور پریشان حال کر دیتا ہے۔ اور
اس کی روزی کم کر دیتا ہے یا اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں عذاب دے گا۔

فائدہ:۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بے ضرورت قرض لینا درست نہیں ہے
اور کوئی قرض لے تو چاہئے گو سادے کاغذ ہی پر اس کو لکھوا[2] لے اور دو شخص کو یا ایک
شخص اور دو عورتوں کو شاہد بنالے جنہیں بھی وہ پسند کرتا ہو اور کاتب اور شاہد
کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی کا نقصان کریں بلکہ جو واجب ہے وہی ادا کریں اور جو
مالک بتائے وہی لکھیں اور اگر آپس میں اعتماد کی وجہ سے دستاویز نہ لکھوائیں تو یہ
بھی جائز ہے اور کپڑا ادھار[3] بیچنا جائز ہے کہ جب اس کی قیمت میسر ہوگی ادا کی جائے
گی **فائدہ:۔** اس حدیث میں دلیل ہے کہ وعدے کے ساتھ سودا کرنا اور اس کی
مدت متعین کرنا اور آسانی تک کے لئے چھوٹ دینا جائز ہے۔ اور جو کسی کو قرض دے
وہ اس کا ہدیہ[4] قبول نہ کرے اور نہ اس کے جانور پر سوار ہو لیکن اگر قرض لینے سے
پہلے وہ ہدیہ بھیجتا رہا ہو تو جائز ہے اور ایسے ہی قرضدار سے بھس کا بوجھ اور گھاس
کا گٹھا اور کوئی دوسری چیز لینا جائز نہیں کیونکہ وہ سود کے حکم میں ہے اور قرض خواہ
کے لئے اپنے قرض کا تقاضا کرنا اور تقاضے پر سختی کرنا اور اس کی شکایت کرنا اور
اس پر ناراض ہونا اور اسے حاکم کے پاس عدالت میں لے جانا جائز ہے اور قرضدار کو
اس کا جواب دینا درست نہیں ہے۔ اور مسجد[5] میں تقاضا کرنا جائز ہے اور قرض خواہ

---

[1] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب السلم [2] مضمون سورہ بقرہ رکوع ۲۹ [3] حدیث عائشہ رضہ مشکوٰۃ باب السلم [4] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الربوا [5] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب افلاس۔

سے قرضدار کی سفارش کرنی جائز ہے کہ اس کے قرض میں سے کچھ چھوڑ دے اور قرض خواہ کے لیے سفارش قبول کرنی مستحب ہے اور قرضدار مالدار ہو تو اس کے لیے قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اور جان بوجھ کر قرض ادا کرنے میں تاخیر کر رہا ہو تو اس کی بے آبروئی کرنا اور اسے قید کرنا قرض ادا کرنے تک جائز ہے۔

فائدہ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مفلس کی بے آبروئی کرنی جائز نہیں ہے۔ بلکہ اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور جو قرض لیا ہے اس سے بہتر ادا کرنا مستحب ہے[1] بشرطیکہ قرض دینے میں یہ شرط نہ کی ہو اور قرضدار کے لیے قرض ادا کرنے کے بعد قرض خواہ کا شکر یہ ادا کرنا مستحب[2] ہے اور یہ دعا دینا کہ اللہ تمہیں برکت دے اور جائز[3] ہے کہ قرضدار قرض خواہ کو کچھ اندازے سے دیدے جب کہ قرض کمتر ہو۔ اور بعض قرض ادا کرنا اور کچھ میں تاخیر کرنا جائز ہے جب کہ قرض خواہ راضی ہو۔ اور معین مدت تک کے لیے قرض دینا جائز ہے اور قرض کی تباہیوں اور برائیوں سے پناہ مانگنا درست ہے۔ اور شہید تک کا قرض معاف نہیں ہوتا اگرچہ کہ بالفرض وہ تین بار زندہ ہو کر خدا کی راہ میں شہید ہو۔ بلکہ قرضدار[4] کی جان قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے یعنی جنت میں نہیں جاتی جب تک اس کا قرض نہ ادا کر دیا جائے لہٰذا قرضدار کے لئے ضروری ہے کہ موت سے پہلے قرض ادا کر دے یا اتنا مال چھوڑ جائے کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔ لیکن تین شخص[5] ایسے ہیں کہ دنیا میں اپنا قرض نہیں ادا کر سکے تو اللہ تعالےٰ قیامت کے روز ان کا قرض ادا کر دے گا یعنی معاف کرا دے گا ایک وہ شخص[6] جو مسلمانوں کی دشمن سے حفاظت کے لئے قرض لے کر ہتھیار خریدتا ہے اور خدا کی راہ میں تقویت حاصل کرتا ہے اور قرض ادا کرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس نے کسی مسلمان کو قرض لے کر کفن دیا ہو جب کہ اس کے پاس کچھ نہ ہو اور قرض ادا کرنے سے پہلے انتقال کر گیا ہو تیسرا وہ شخص جس نے زنا کے ڈر سے قرض لے کر شادی کی ہو اور ادا کرنے سے پہلے وفات پا گیا ہو ایسی ہی اگر کسی مسلمان کا مال ڈوب گیا ہو یا جل گیا ہو یا چوری

---

[1] حدیث ثرید مشکوٰۃ باب افلاس [2] حدیث ابو رافع رضی اللہ عنہ وسوید و جابرؓ مشکوٰۃ باب افلاس [3] حدیث عبداللہ بن ابو ربیعہؓ مشکوٰۃ باب افلاس [4] مضمون احادیث بخاری باب القرض [5] حدیث ابوموسیٰ وابوہریرہ و محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الافلاس [6] حدیث مشکوٰۃ فصل رابع۔ ۱۲

ہو گیا ہو تو اس کا قرض بھی قیامت کے دن معاف ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی قرضدار انتقال کر گیا ہو تو اس کے ورثار پر لازم ہے کہ کچھ دنوں تک اعلان کریں کہ اس کے اوپر کسی شخص کا قرض ہو تو آ کر اپنا قرض لے جائے اور قرضدار کے لئے ضروری ہے کہ وفات کے وقت قرض ادا کرنے کی ورثار کو وصیت کر جائے۔ اور اس شرط پر کھانا قرض لینا جائز نہیں ہے کہ وہ قرض خواہ کو دوسرے شہر میں ادا کرے گا یعنی اس لئے کہ اس میں اس کے بار برداری کے کرائے کا فائدہ ہے۔

دیوالیہ اور قرضدار کو مہلت دینے کا بیان

اگر کوئی مفلس ہو جائے اور ایک شخص اس کے پاس اپنا مال ہو بہو پا جائے تو وہ دوسروں سے زیادہ اس کا سزاوار ہے **فائدہ**:۔ ایک شخص نے کچھ خریدا اور اس کی قیمت نہیں دیا تھا کہ دیوالیہ ہو گیا اور قاضی نے اس کے دیوالیہ ہونے کا حکم کر دیا اور جس کا مال تھا اس نے اپنی چیز ہو بہو اس کے پاس پائی یعنی وہ حِسًّا یا معنًی تصرفات شرعیہ یعنی ہبہ اور وقف کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئی۔ ہے تو مالک مال کے لئے جائز ہے کہ سودا توڑ دے اور اپنی چیز واپس لے لے۔ کیونکہ اور قرض خواہوں کے لحاظ سے وہ مقدم ہے اور دوسرے قرض خواہوں کو اس میں۔ سے کچھ نہیں ملے گا ایسے ہی اگر خریدار قیمت دینے سے پہلے انتقال کر جائے اور مالک مال اپنی چیز ہو بہو اس کے پاس پا جائے تو اور قرض خواہوں سے وہ اولی ہے لیکن اگر اس میں یا اس کی صفت میں تغیر ہو گیا ہو جس سے اس میں کمی یا زیادتی یا اس کے سوا کچھ اور بات ہوئی یا اس کی کچھ قیمت لے لیا ہو اور کچھ خریدار کے ذمہ باقی ہو تو وہ اس چیز میں اور قرض خواہوں کے مانند ہے یعنی اس میں سب کے موافق اس کو قرض کا حصہ ملے گا اور اگر اس سے قرض ادا نہ ہو اور اس کے ذمہ کچھ رہ جائے تو اسے آسانی تک کے لئے مہلت دینا واجب ہے اور جب اسے میسر آئے تو لے لیا جائے اسے قید کرنا یا اس کے ساتھ سختی کرنا جائز نہیں۔

---

[۱] احادیث مشکوٰۃ فصل رابع [۲] حدیث مشکوٰۃ فصل ایضاً [۳] حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب التفلیس [۴] اور قاضی کے فیصلے سے پہلے وہ مفلس (دیوالیہ) نہیں ہوتا اور نہ مفلس کہا جاتا ہے۔ [۵] حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب التفلیس۔

فائدہ:۔ قرض اور امانت وعاریت کا بھی یہی حکم ہے ان میں بھی مالک دوسروں سے زیادہ اپنے سامان کا سزاوار ہے اگرچہ کہ حدیث میں خرید وفروخت کی صراحت ہے اور اگر اس کے ساتھ اور قرض خواہ نہ ہوں تو وہ اسی کی ہوگی اگرچہ کہ اس میں تغیر ہو گیا ہو یا اس کی کچھ قیمت لے لیا ہو اور[1] اگر کوئی دیوالیہ ہو جائے اور قرض ادا کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہ ہو تو مستحب ہے کہ لوگ اس پر صدقہ کریں یعنی ﷲ اس کے لئے کچھ مال فراہم کردیں جس سے وہ اپنا قرض ادا کردے اور اگر کوئی قرضدار مفلس ہو جائے اور فی الحال اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو قرض خواہ کے لئے مستحب ہے کہ اسے آسانی تک کے لئے مہلت دے یا اپنا قرض معاف کردے یا اس میں سے کچھ چھوڑ دے تو خدا اس کے گناہوں کو معاف کردے گا اور قیامت کی مشکلات سے اس کی حفاظت کرے گا اور اپنے سائے میں جگہ دے گا اور اسے[2] ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

حاکم کے دیوالیہ پر پابندی لگانیکا بیان

[3] اگر کوئی قرضدار اور مفلس ہو جائے یعنی اس پر قرض بہت زیادہ ہو اور اس کے پاس مال تھوڑا ہو تو حاکم پر واجب ہے کہ اسے اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دے اور اسے فروخت کرکے اس کا قرض ادا کرے **فائدہ:۔** یہ اس کا حکم ہے جس کا مال قرض میں ڈوبا ہوا ہو یعنی قرض کے برابر یا اس سے کم ہو اور جس کا مال قرض میں ڈوبا نہ ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ حاکم اس پر اپنے مال میں تصرف کرنے کی پابندی لگادے جب کہ قرض ادا کرنے میں تاخیر کر رہا ہو اور اس کا مال فروخت کرکے اس کا قرض ادا کرے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ مالدار کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا اس کی بے آبروئی اور[4] سزا کو جائز کر دیتا ہے اور اسے تصرف سے روک دینا اور اس کا مال فروخت کر دینا بھی سزا میں داخل ہے اور ایسے ہی حاکم بلوغت سے پہلے ایک شخص کو اس کے مال میں تصرف سے روک سکتا ہے اور اس کا اپنے مال میں تصرف یعنی خرید

---

[1] حدیث ابوقتادہ وابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ مشکوٰۃ باب افلاس [2] حدیث عمران رضی اللہ عنہ باب افلاس
[3] حدیث عبد اللہ بن کعب وعمر بن الشرید رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب التفلیس [4] مضمون مسک الختام ص۶۲-۱۲

فروخت وغیرہ نافذ نہیں ہوگا لہٰذا اگر خرید و فروخت کیے تو نافذ نہیں ہوگی۔ اور بلوغت کی عمر پندرہ سال ہے اگر پندرہ سال سے کم کا ہے تو بلوغت کو نہیں پہونچا ہے اور پندرہ سال کا ہو گیا تو اس کے لئے اپنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے[1] لیکن اگر بیوقوف اور کم عقل ہے تو اس کا بھی اس کے مال میں تصرف جائز نہیں ہے اور حاکم اسے تصرف سے روک سکتا ہے اگرچہ پندرہ سال یا زیادہ کا ہو اور اگر[2] کوئی کسی کے مال کا ضامن بن جائے اور اس کا ادا کرنا اس کے ذمہ ہو جائے تو اس کی وجہ سے اسے مفلس کا حکم نہیں دیا جائے گا اور حاکم کے[3] لئے جائز نہیں ہے کہ اسے اس کے مال میں تصرف کرنے سے روک دے بلکہ اسے چھوڑ دے اور اپنا قرض ادا کرنے کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز ہے اور عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر شوہر کے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

رہن (گرو) رکھنے کا بیان

رہن کے معنی شرعاً کوئی چیز جس سے قرض پورا کر لینا ممکن ہو روک لینا ہے اور[4] گرو رکھنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور اس[5] میں قبضہ شرط ہے۔ اور سفر وحضر دونوں میں رہن رکھنا جائز ہے اور جو چیز فروخت ہو سکتی ہے اس کا گرو رکھنا جائز ہے۔ اور سواری کے جانور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ کو رہن رکھنا جائز ہے ایسے ہی گائے بکری وغیرہ جس کا دودھ پیا جاتا ہے اسے بھی رہن رکھنا جائز ہے اور جس کے ہاں جانور رہن رکھا ہوا ہے اس کے لئے اس پر سواری کرنا اور اس کا دودھ[6] کھانا جائز ہے کیونکہ اسکے چارے وغیرہ کا وہ ذمہ دار ہے چاہے مالک نے اسے اس کی اجازت دی ہو یا نہ دی ہو۔ اور اس کے مصارف دودھ سے کم ہوں یا زیادہ ہوں۔ **فائدہ**:۔ اور دودھ اور سواری کے سوا اور بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے کیونکہ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے لہٰذا اسے دودھ اور سواری کے سوا اور بھی دوسرا فائدہ اٹھانا جائز ہے لیکن اس میں تردد ہے اس لئے احتراز کرنا تقوٰی کے لحاظ سے اولٰی ہے اور اگر راہن گروی چیز پر

[1] مضمون مسک الختام ص۲ [2] حدیث قبیصہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب التفلیس [3] حدیث عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ حوالہ مذکور [4] مضمون آیت فرھان مقبوضۃ [5] حدیث عائشہ رض مشکوٰۃ باب السلم [6] حدیث بلوغ المرام باب الرہن۔ ۱۲

پیسہ لگائے تو وہ بھی رہن سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور لڑائی کا سامان ذمی کافر کے پاس گرو رکھنا جائز ہے

صلح کا بیان

صلح کے معنی سدھارنا اور سنوارنا ہے جو فساد کی ضد ہے اور اس کی کئی نوعیں ہیں مسلمان و کافر میں صلح، شوہر اور بیوی میں صلح، عادل اور باغی میں صلح، آپس میں دو ناراض شخص میں صلح اور املاک کے اندر مقدمات میں صلح اور یہاں یہی مقصود ہے اور اسی کو فقہاء صلح کے باب میں ذکر کرتے ہیں۔ [۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کافروں کے ساتھ صلح کرنا ہجرت کے چھٹے سال حدیبیہ میں دس سال تک لڑائی بند کرنے کے لئے ثابت ہے اور قرآن کی آیت جو صلح کی دلیل ہے وہ یہ ہے لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ یعنی ان بہت سی راز داریوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے مگر جو صدقہ اور بھلائی یا لوگوں میں سدھار کا حکم دے۔ اور اس میں صلح کی سب نوعیں شامل ہیں اور مسلمانوں [۲] میں صلح جائز ہے مگر جو صلح جائز کو ناجائز یا ناجائز کو جائز کر دے اور مسلمان پر اپنی شرطوں پر ہیں مگر جو شرط جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز کر دے۔ **فائدہ**:۔ صلح کے لئے دونوں فریق کی رضا ضروری ہے کیونکہ آپ نے فرمایا کہ جائز ہے لہٰذا اگر دونوں فریق راضی نہ ہوں تو صلح جائز نہیں ہے۔ صلح کے احکام میں یہ سب سے پہلا مسئلہ ہے اور اگر فریق راضی نہ ہو تو فیصلہ کرنا لازم نہیں اور کافروں میں بھی صلح جائز ہے اور صلح کے احکام کا لحاظ کافروں میں بھی ہے اور آیت میں مسلمانوں کا ذکر اس لئے ہے کہ وہی کتاب و سنت کے حکم کے پیرو ہیں اور ظاہر ہے کہ اصل کے ظاہر ہونے سے پہلے اور بعد ہر دو صورت میں صلح درست ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ حق ظاہر ہونے سے پہلے ہی صلح ہوتی ہے اور حق کے ظاہر ہونے کے بعد صلح کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جس کی چیز ہے اس میں سے وہ فریق ثانی کے لئے کچھ چھوڑ دے اور فریق مخالف کے انکار کے باوجود صلح

---

[۱] مضمون مسک الختام ص۵۸ [۲] حدیث عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب صلح [۳] مضمون مسک الختام ص۷۵ و ص۷۶۔

جائز ہے یعنی وہ انکار کرتا ہو کہ میرے ذمہ اس کا کچھ نہیں ہے اور مدعی جانتا ہے کہ اس کا دعویٰ سچا ہے تو اس کا لینا جائز ہے اگرچہ کہ خصم اس کا ہونے سے انکار کر رہا ہو لیکن اگر مدعی جانتا ہے کہ اس کا دعویٰ جھوٹا ہے تو اس کا دعویٰ ناجائز ہے اور صلح کے ذریعہ جو کچھ لے رہا ہو وہ بھی اس کے لئے ناجائز ہے ایسے ہی اگر مدعا علیہ جانتا ہو کہ اس کے اوپر مدعی کا کچھ حق ہے لیکن کسی وجہ سے انکار کر رہا ہو تو اس چیز کو جس پر صلح ہوئی ہے اس کے سپرد کرنا واجب ہے اور اگر جانتا ہو کہ مدعی کا اس پر کچھ نہیں ہے تو اختلاف دور کرنے کے لئے اسے اپنا کچھ مال[1] دینا جائز ہے لیکن مدعی کا اسے لینا ناجائز ہے۔ احکام صلح کا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں یعنی صلح اور لڑائی میں جو شرطیں طے ہوں ان کا پورا کرنا لازم ہے لیکن جو صلح اور شرط جائز کو ناجائز یا ناجائز کو جائز کرے جیسے یہ شرط کی بیوی کی سوکن سے صحبت نہیں کرے گا تو یہ صلح درست نہیں کیونکہ اس میں جائز کو ناجائز کرنا لازم آتا ہے اور ایسے ہی وہ شرط و صلح بھی درست نہیں جو ناجائز کو جائز کرے، مثال کے طور پر اگر شراب یا سور پر صلح کرے تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ اس میں ناجائز کو جائز کرنا ہے ایسے ہی جو شرط جائز کو ناجائز کرے وہ درست نہیں ہے جیسے کنیز فروش خریدار پر یہ شرط لگائے کہ وہ لونڈی سے صحبت نہیں کرے گا یا خود اس کنیز سے وطی کی شرط لگائے کیونکہ اس کو اس سے صحبت کرنی ناجائز ہے۔ اور قرضدار و قرض خواہ میں صلح کرانا جائز ہے ایسے کہ وہ آدھا قرض یا کچھ کم و بیش چھوڑ دے اور قرض دار بقیہ فوری طور پر ادا کردے۔

احتکار (ذخیرہ اندوزی) کا بیان

فائدہ:۔ شریعت میں احتکار کا معنیٰ قوتوں کو روک رکھنا ہے یعنی اس چیز کو جو انسان کے زندہ رہنے کا ذریعہ ہے جیسے غلہ وغیرہ کہ اس کا بھاؤ زیادہ ہو تو بیچوں گا لہٰذا یہ[2] احتکار جائز نہیں ہے اور جو اس نیت سے احتکار (ذخیرہ اندوزی) کرتا ہے وہ حرام خور، ملعون، اور گنہگار ہے اور اللہ ایسے شخص کو مفلس کر دیتا ہے اور اسے جذام کا شکار بنا دیتا ہے اور اس کا مال برباد کر دیتا ہے اور جو کوئی احتکار کرے یعنی

[1] حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب التفلیس [2] حدیث مشکوٰۃ باب الاحتکار۔ ۱۲

غلے کو چالیس روز بند رکھے اور پھر اس کو صدقہ کردے تب بھی یہ اس کے گناہ کا کفارہ نہیں ہوگا اور اس سے اللہ تعالیٰ بے زار ہو جائے گا لیکن احتکار اسی وقت ناجائز ہے جب گرانی کے وقت خرید کر رکھتا ہو کہ بھاؤ اور زیادہ ہو جائے تو بیچوں گا لیکن ارزانی کے وقت جب لوگوں کو ضرورت نہ ہو خرید کر رکھتا ہو کہ جب لوگوں کو ضرورت ہوگی تو بیچوں گا تو یہ جائز ہے ایسے ہی اس غلے کی ذخیرہ اندوزی جو اپنے زمین کا ہو یا جسے دوسرے شہر سے لائے اور بھاؤ بڑھنے پر بیچے تو ناجائز نہیں ہے۔ اور ایسے ہی اس چیز کی ذخیرہ اندوزی جائز ہے جو غذا نہیں ہے اور علماء نے لکھا ہے کہ انسان کی غذا اور جانوروں کے چارے ہی میں احتکار ہوتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ جس بھی چیز میں عام لوگوں کو ضرر ہو وہ ناجائز ہے اور جس احتکار میں ضرر نہ ہو وہ درست ہے۔ امام ترمذیؒ نے لکھا ہے کہ اہل علم کا قول ہے کہ غلے میں احتکار کرنا درست نہیں ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ غلے کے سوا اور چیزوں میں احتکار درست ہے اور اگر شہر بڑا ہو اور اس کے احتکار سے ضرر نہ ہو تو یہ احتکار بھی ناجائز نہیں ہے اور جو باہر سے غلہ لاکر موجودہ قیمت سے فروخت کرتا ہو تو اس کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

حوالہ کا بیان

حوالہ فقہاء کے نزدیک قرض کو ایک شخص کے ذمہ سے دوسرے کی طرف پھیرنا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ مثال کے طور پر زید کا عمر پر قرض ہے اور وہ اس سے تقاضا کرتا ہے اور عمر کا خالد پر کسی وجہ سے قرض ہے۔ جو اس کے ذمہ ثابت ہے اور عمر قرض کو خالد کی طرف پھیرتا ہے[2] اور خالد سے کہتا ہے کہ میری طرف سے میرا قرض زید کو جو اس کا میرے ذمہ ہے ادا کردو۔ اور زید سے کہتا ہے میرا قرض خالد سے لے لو اس میں عمر محیل ہو اور زید محال اور خالد محال علیہ یا محتال علیہ اور قرض کو قرض کے عوض بیچنے کی ممانعت سے یہ حکم الگ ہے اور جائز ہے۔ اور اس کے درست ہونے کے لئے لفظ حوالہ کا بولنا اور محیل کی رضاء شرط ہے اور اکثر کے نزدیک محال کی بھی رضا شرط ہے اور ایک شاذ قول یہ ہے کہ محال علیہ کی رضا بھی ضروری ہے۔ نیز یہ بھی شرط ہے کہ دونوں صفت میں ہم

[1] صدیث مشکوٰۃ باب الاحتکار [2] مضمون مسک الختام ص ۱۲

مثل ہوں اور حوالہ معین چیز میں ہو۔ اور حوالہ کی خاصیت یہ ہے کہ قرض اس کے ذمہ ہو جاتا ہے اور محال محتال کے قرض سے اور محتال علیہ محیل کے قرض سے بری ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر محتال علیہ قرض ادا کرنے میں تاخیر کر رہا ہو یا مفلس ہو جائے اور قرض نہ ادا کر سکے تو محال کا محیل کی طرف لوٹنا درست نہیں ہے اور وہ اس سے قرض نہیں لے سکتا۔ اور[1] حوالہ جائز ہے اور جب کوئی قرض خواہ کسی مالدار پر حوالہ کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہیئے تاکہ اس کا قرض برباد نہ ہو اور قرض میں محتال علیہ پر قرض ثابت ہونے کے بعد اس کی رضا شرط نہیں ہے اور اگر قرض ایسے شخص کے حوالہ کر رہا ہو جس کے ذمہ اس کا قرض نہیں ہے بلکہ وہ احسان کے طور پر اس کا قرض ادا کرنے کو تیار ہے تو یہ بھی درست ہے اور محیل کے ذمہ سے قرض ساقط ہو جاتا ہے اور اگر کسی غریب کے حوالے کرے اور محتال علیہ قبول کرلے تو یہ بھی درست ہے لیکن محتال چاہے تو حوالہ قبول کرے یا نہ کرے یہ اس کی پسند پر ہے اور اگر قبول کرلے اور محتال علیہ قرض نہ ادا کر سکے تو محیل کی طرف لوٹنا درست ہے اور[2] میت کے قرض کا حوالہ بھی درست ہے

کفالت[3] اور ضمانت کا بیان

قرض[4] اور دیون میں بدن اور مال کے ساتھ ضمانت جائز ہے یعنی یہ کہنا کہ میں اس کو حاضر کردوں گا یا اس کے مال کا ضامن ہوں۔ **فائدہ**:۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ مثال کے طور پر زید کا عمر پر قرض ہے اور بکر عمر کی طرف سے زید کے قرض کی ضمانت لے رہا ہے کہ میں تجھے عمر کی طرف سے قرض ادا کردوں گا تو بکر ضامن ہے اور زید مضمون لہ اور عمر مضمون عنہ اور ضروری ہے کہ کوئی ایسا لفظ بولے جس سے ضمانت سمجھی جائے جیسے میں ضامن ہوں یا میں نے اس کو اٹھالیا یا وہ قرض میرے اوپر ہے یا لکھ دے، اور اس کا حکم یہ[5] ہے کہ قرض ضامن کے ذمہ لازم ہو جاتا ہے اور مضمون عنہ بری الذمہ ہو جاتا ہے اور مضمون لہ کا مضمون عنہ کی طرف لوٹنا درست نہیں اور وہ اس کے بعد اس سے

[1] حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الحوالہ [2] حدیث جابر رضی اللہ عنہ کتاب و باب ایضاً
[3] کفالہ کے معنی اپنے اوپر استحباب کے طور پر بغیر عوض مال لازم کرلینا ہے۔ [4] حدیث بخاری کتاب الکفالہ
[5] حدیث امیہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الغصب۔ ۱۲

قرض نہیں دے سکتا۔ اور میت[1] کے قرض کی ضمانت درست ہے چاہے اس نے اتنا مال چھوڑا ہو جس سے قرض ادا ہو سکے یا نہ چھوڑا ہو اور ضامن کا میت کے مال میں لوٹنا درست نہیں اور میت بری الذمہ ہو جاتا ہے اور حاکم پر[2] لازم ہے کہ میت قرض ادا کرنے کے لئے مال نہ چھوڑے تو اس کا قرض ادا کرے۔ اور[3] کسی حد میں ضمانت درست نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ جیسے زنا اور چوری وغیرہ بلکہ حد کا صاحب عمل پر نافذ ہونا ضروری ہے ضامن پر نہیں جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ کوئی شخص جنایت اپنے نفس ہی پر کرتا ہے۔

شرکت کا بیان

شرکت ایک حالت ہے جو دو یا چند لوگوں کی پسند سے پیدا ہوتی ہے اور اگر شرکت کا مقصود وارثوں کے درمیان مال موروث کی شرکت ہو تو پسند کی قید حذف کر دینی چاہیے کاروبار[4] اور تجارت میں شرکت کرنی مستحب ہے اس لئے کہ اللہ تجارت خیر و برکت کے ذریعہ مدد کرتا ہے جب تک کہ اس میں کوئی خیانت نہیں کرتا اور جب کوئی خیانت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ درمیان سے نکل جاتا ہے یعنی ان کی مدد نہیں کرتا اور شیطان ان کے درمیان آجاتا ہے یعنی نقصان اور فساد کا سبب ہوتا ہے لہٰذا شرکت اور شرکت کی چیز میں خیانت جائز نہیں ہے کیونکہ یہ نقصان اور خسارے کا موجب ہے اور شرکت کی چیز کا شریک کی اجازت کے بغیر بیچنا جائز نہیں۔ اور کمائی میں شرکت جائز ہے کہ دو یا کئی شخص مل کر کمائیں اور جو حاصل ہو آپس میں بانٹ لیں چاہے آدھا آدھا یا جیسے طے ہوا ہو چاہے کام برابر کریں یا کم و بیش اس کا نام شرکت ابدان ہے۔ **فائدہ**:۔ اور اتفاق ہے کہ دو شخص برابر برابر مال لگا کر ایسے شریک ہو جائیں کہ ان کے مال میں تمیز نہ رہ جائے اور دونوں اس میں تصرف کریں تو جائز ہے اور دونوں ایک دوسرے کو اپنا قائم مقام بنائیں اس کا نام شرکت عنان ہے اور اگر دونوں کا مال کم و بیش ہو اور تجارت کے لئے آپس میں ملائیں تو فائدہ بھی بقدر راس المال ہوگا۔ اور عقود میں شرکت جائز ہے۔ **فائدہ**:۔ شرکت عقد یہ ہے کہ ایک

[1] حدیث سلمہ صحیح بخاری باب الکفالہ [2] حدیث ابوہریرہؓ مسک الختام صـ۸۰ [3] حدیث عمرو بن شعیبؓ مسک الختام صـ۸۰
[4] مضمون مسک الختام صـ۸۱

شخص کوئی چیز خریدے اور دوسرے کو اپنے ساتھ شریک کرے کہ میں نے تجھ کو اس میں شریک کرلیا اور دوسرے نے قبول کرلیا اور مال غنیمت میں شرکت جائز ہے کہ جو ہاتھ آئے گا آپس میں برابر برابر بانٹ لیں گے اور ایک کو مال غنیمت میں سے ملے اور دوسرے کو نہ ملے تو بھی شرکت ثابت رہتی ہے۔ اور جانور وغیرہ میں شرکت جائز ہے۔

وکالت کا بیان

وکالت کا معنی کسی کو اپنی جگہ رکھنا ہے تاکہ وہ تصرف کرے چاہے عام تصرف ہو یا مقید اور وکالت کی شرط یہ ہے کہ موکل اور وکیل دونوں تصرف کے اہل ہوں اور دونوں کے لئے وہ کام اپنے لئے کرنا درست ہو پس لڑکے، مجنون کا وکیل بنانا اور ان کا وکیل بننا درست نہیں ہے اور اس مسئلے سے عقد میں اندھے کو الگ کیا جاتا ہے یعنی اندھے کا خرید و فروخت میں وکیل کرنا درست ہے اس لئے کہ اگر اس کا وکیل بنانا درست نہ ہو تو اس کا کاروبار برباد ہو جائے گا اور کسی کام میں دوسرے کو وکیل کرنا جائز ہے۔ **فائدہ** اس پر سب اتفاق ہے اور شریک کا شریک کو تقسیم وغیرہ میں وکیل کرنا درست ہے اور مسلمان کا دارالحرب یا دارالاسلام میں حربی کو وکیل بنانا جائز ہے۔ **فائدہ**:۔ ایسے ہی حربی مستامن کا مسلمانوں کو وکیل بنانا بالاتفاق جائز ہے۔ اور بیع صرف میں وکیل بنانا یعنی نقد سے نقد کے سودے میں جائز ہے جیسے روپیہ کے بدلے دینار بیچے یا دینار کے بدلے روپیہ اور ایسے ہی ہر اس چیز میں وکیل بنانا جائز ہے۔ جو ناپ یا تول کر فروخت ہوتی ہے اور بکری کے ذبیحہ کا وکیل بنانا جائز ہے اور اس چیز کا جس میں فساد کا خوف ہو اور وکیل سے اس صورت میں ضمان ساقط ہو جاتی ہے اور حاضر و غائب کو وکیل بنانا جائز ہے یعنی جو غائب ہو اور اس کی جگہ کا پتہ ہو۔ **فائدہ** یعنی ایک شخص شہر میں موجود ہو اس کو اپنی طرف سے بغیر عذر وکیل بنا دے تو جائز ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حاضر کا اپنی طرف سے وکیل بنانا درست نہیں ان کا خیال یہ ہے کہ بیماری یا سفر کے عذر کی وجہ سے یا خصم کے راضی ہونے کی صورت میں وکیل کرنا جائز ہے اور اصحاب نے بغیر کسی شرط کے وکیل بنانے پر اتفاق کیا ہے اور غائب کی وکالت کے لئے بالاتفاق وکیل

کا وکالت کو قبول کرنا شرط ہے اور جب قبول کرنے کی ضرورت ہے تو غائب وحاضر کا حکم ایک ہی ہے (فتح) اور قرضدار کا قرض ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا جائز ہے۔ **فائدہ**:۔ یعنی قرض ادا کرنے میں اس قدر تاخیر جائز ہے یہ مطل میں داخل نہیں جو ظلم اور ناجائز ہے اور کسی قوم کے وکیل اور[1] سفارشی کو کچھ بخشنا جائز ہے۔ **فائدہ**:۔ یعنی کسی قوم کا وکیل یا سفارشی کوئی چیز کسی سے اپنی ذات یا اپنے غیر یعنی موکل کے لئے طلب کرے اور وہ چیز مل جائے وہ اس کی ہوگی جس کا وہ موکل اور سفارشی ہے۔ اور کوئی کسی کو خریدنے کے لئے وکیل بنائے اور وکیل اسے خریدے پھر دعوٰی کرے کہ یہ چیز میں نے صرف اپنے لئے خریدی ہے تو اس کا دعوٰی نہیں مانا جائے گا اور خریدا ہوا سامان موکل کا ہوگا۔ اسی سے ظاہر ہوا کہ وکیل کا اقرار اپنے موکل پر مانا جائے گا۔ اور کسی کو کچھ دینے کے لئے وکیل بنائے۔ اور وکیل کو یہ نہ بتائے کہ کتنا دے اور وکیل دستور کے موافق دے تو جائز[2] ہے۔ اور عورت امام کو اپنی طرف سے شادی میں اپنا وکیل بنا سکتی ہے اور اگر کوئی کسی کو وکیل بنائے اور وکیل جس چیز میں وکیل ہے اس میں سے کچھ چھوڑ دے اور موکل اسے جائز رکھے تو جائز ہے۔ اور اگر وکیل وہ چیز مدت معین کے لئے کسی کو قرض دیدے اور موکل جائز رکھے تو جائز ہے۔ جو شخص کسی چیز کی حفاظت کے لئے رکھا جائے اسکا نام وکیل ہے اور وکیل کوئی چیز فاسد ذریعے سے بیچتا ہو تو اس کا سودا رد ہوگا اس کا کوئی لحاظ نہیں ہوگا اور وقف میں وکیل بنانا جائز ہے اور وکیل کے لئے جائز ہے کہ اس میں سے دستور کے موافق کھائے اور اپنے دوستوں کو کھلائے۔ اور حد بندی کے لئے وکیل بنانا جائز ہے اور ہدی کے اونٹوں اور[3] ان کی حفاظت کے لئے وکیل بنانا جائز ہے۔ اور مخاصمات میں وکیل کرنا جائز ہے اور وکیل کے لئے لڑنا جائز ہے۔ اور کوئی اپنے[4] وکیل سے کہے کہ تمہیں جہاں بہتر سمجھ میں آئے مال صرف کرو اور اس نے مناسب جگہ مال لگایا تو جائز ہے، اور خزانچی خزانہ وغیرہ میں وکیل ہے۔ ایسے[5] ہی قربانی کا جانور خریدنے اور زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے وکیل بنانا جائز ہے۔ اور ایسے ہی سبھی معاملات میں اور جن چیزوں میں نیابت ہوتی ہے وکیل بنانا جائز ہے، لہٰذا عبادات میں وکیل بنانا جائز نہیں ہے لیکن، حج، قربانی اور تقسیم زکوٰۃ میں درست ہے، ایسے[6] ہی ایلاء، لعان، شہادت اور اقرار میں وکیل بنانا جائز نہیں ہے، اور خرید وفروخت

---

[1] حدیث مروان ومسور بن مخرمہ صحیح بخاری کتاب الوکالۃ [2] حدیث جابر وابوہریرہ رضی اللہ عنہ وابوسعید وعمرو بن دینار وعقبہ وعائشہ رضی اللہ عنہا صحیح بخاری کتاب الوکالۃ [3] حدیث مشکوٰۃ فصل رابع [4] حدیث انس رضی اللہ عنہ بخاری کتاب الوکالۃ [5] حدیث مشکوٰۃ باب الوکالۃ [6] حدیث مسک الختام صـ۸۴ - ۱۲

ہبہ، سلم، رہن، شادی اور طلاق اور سبھی عقود میں وکالت جائز ہے، ایسے ہی قرض پر قبضہ کرنے اور کرانے کے لئے اور دعوی وجواب دعوی کے لئے اور لکڑی لانے شکار کرنے، ویران زمین کے آباد کرنے اور انسانی معاملے میں پوری سزا دینے کے لئے جیسے قصاص اور حد قذف میں وکیل کرنا جائز ہے۔

اقرار کا بیان

فائدہ:۔ اقرار کا معنی لغت میں ثابت کرنا ہے اور شریعت میں کسی کو یہ خبر دینا ہے کہ چیز اس کی ہے یعنی دوسرے کی چیز کا اپنے اوپر ثابت کرنا ہے اور اس کا ضد جحود ہے۔ **فائدہ**۔ اور یہ اپنے نفس اور غیر دونوں کو شامل ہے۔ لہٰذا ایک شخص[1] کا اپنے اوپر اقرار جائز ہے اور یہ سب احکام کو شامل ہے کیونکہ اپنے اوپر اس چیز کی خبر دینا ہے جو اس کے اوپر ہے جس کے لئے لازم ہے کہ مال یا بدن یا عوض کے ذریعے اس سے رہائی حاصل کرے۔

عاریت کا بیان

فائدہ:۔ شریعت میں عاریت اصل کا مالک نہ بنا کر فائدے کا مالک بنا دینا ہے یعنی جو چیز طلب کرے اس کا فائدہ حاصل کرکے اصل مالک کو واپس کر دے اور یہ بالاتفاق جائز ہے اور اس کا ثبوت معیر، مستعیر اور مستعار سے ہوتا ہے۔ معیر وہ ہوتا ہے جو عاریت دیتا ہے اور مستعیر جو لیتا ہے اور مستعار وہ چیز ہوتی ہے جسے مانگا جائے اور مستعار کی شرط یہ ہے کہ اس سے فائدہ حاصل کیا جائے اور اس کی ذات برقرار رہے۔ لہٰذا کھانے کی عاریت کوئی چیز نہیں ہے۔ اور فائدہ بھی جائز ہو لہٰذا صحبت کے لئے کنیز مانگنا درست نہیں ہے۔ چیز[2] کو عاریت میں لینا اور دینا جائز ہے اور ایسے ہی اس سے فائدہ حاصل کرنا بھی جائز ہے۔ اور جو چیز کوئی عاریت لیتا ہے اس کا ضمان اس پر ہے جب تک کہ اسے ادا نہ کر دے۔ **فائدہ:۔** یعنی کوئی کسی سے چیز عاریت میں لے اور اس کی مدت[3] معین کی ہو تو اس کے اندر مالک کو واپس کر دینا واجب ہے اور مستعیر مالک کو چیز واپس کرکے ہی[4] بری الذمہ ہوتا ہے اور اگر چیز مستعیر کے ہاتھ میں برباد ہو جائے تو وہ اس کا ضامن نہیں اور نہ اسے اس کا بدل دینا ہے مگر مستعیر[5] ضامن ہوا ہو اور عاریت لینے کے وقت شرط کی ہو کہ میں اس کا ذمہ دار ہوں چاہے معیر کی طلب سے ذمہ دار

[1] حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ مضمون مسک الختام ص۸۴ [2] حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ مسک الختام ص۸۵ [3] حدیث ابویعلی رض بلوغ المرام باب العاریۃ [4] حدیث صفوان رضی اللہ عنہ کتاب وباب ایضاً۔ ۱۲

بنا ہو چاہے ہمدردی کے طور پر خود سے یا اس نے اس میں خیانت کی ہو تو ذمہ دار ہوگا، اور سواری کے لئے عاریت میں گھوڑا لینا جائز ہے اور جانور کا یہی حکم ہے اور عاریت واپس کر دینا اور واپس لینا جب چاہیں جائز ہے۔ اس کی مدت متعین ہو یا نہ ہو اور اگر کافر سے عاریت لیا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اسے واپس کرنا واجب ہے اور تلف ہو جائے تو ضمان واجب نہیں ہے لیکن اگر ضمانت لیا ہو تو ضمان واجب ہوگا۔ اور عاریت کی دو صورت ہوتی ہے مؤداۃ اور مضمون ہے لیکن اگر ادا کرنے کی شرط کی ہو تو تلف ہونے سے قیمت نہیں دینی پڑے گی اور ضمان کی شرط ہو تو تلف ہونے پر قیمت واجب ہوگی۔[1] اور زرہ وغیرہ لڑائی کے سامان عاریت میں لینے جائز ہیں اور شادی وغیرہ کے لئے عاریت میں[2] پہننے کے لئے کپڑا لینا جائز ہے

امانت کا بیان

فائدہ:۔ شریعت میں کسی شخص یا اس کے نائب کے دوسرے کے پاس کوئی چیز حفاظت کے لئے رکھنے کا نام ہے اور یہ بالاتفاق جائز ہے اور مستحب ہے اگر اپنے اوپر امانت کا اعتماد ہو۔ اور اس کی دلیل آیت تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ہے اور جب اس[3] کے سوا اور کوئی امانت کا اہل نہ ہو تو واجب ہے اور امانتدار پر امانت ادا کرنا واجب ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَھْلِھَا یعنی اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو۔ اگرچہ اس آیت کا شان نزول خاص ہے لیکن عبارت عام ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ اگر امانتدار کے قصور کے بغیر امانت برباد[4] ہو جائے تو اس پر کوئی تاوان نہیں اور اگر اس کے قصور سے تلف ہو تو ضمان واجب ہے۔ کیونکہ یہ خیانت ہے اور خائن ذمہ دار ہوتا ہے۔ **فائدہ:۔** اور ایسے ہی[5] اگر اس کی زیادتی کی وجہ سے تلف ہو جائے تو امانت کی حفاظت میں تعدی ایک خیانت ہے اور ضمان واجب ہے اور[6] امانت میں خیانت جائز نہیں بلکہ اس کی بھی خیانت جائز نہیں جس نے خیانت کی ہو۔

فائدہ:۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے ان کے نزدیک اگر کسی کے اوپر کچھ ہو وہ دے نہ رہا ہو تو اس کے مال پر قابو پا کر اپنا حصہ لینا جائز ہے چاہے اس کو اس کا علم ہو یا نہ ہو اور وہ اس

---

[1] حدیث عائشہ رض مشکوٰۃ کتاب اللباس [2] حدیث قتادہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الغصب [3] مضمون مسک الختام صـ۱۴۱ وحدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب العاریہ [4] حدیث عمرو بن شعیب رض بلوغ المرام باب الودیعۃ [5] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ مسک الختام صـ۸۵ [6] آیت ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم کا مضمون۔ ۱۲

پر راضی ہو یا نہ ہو اور اس کا نام مسئلہ ظفر ہے۔

غصب کا بیان

غصب کے معنی کسی کا مال زور و زبردستی سے چھین لینا اور لوٹ لینا ہے۔ اور غصب کرنا جائز نہیں ہے اور نہ غصب کی چیز سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے بلکہ اسے واپس کرنا واجب ہے اگرچہ کہ اس کا مالک طلب نہ کرے۔ اور اگر وہ چیز غاصب[1] کے ہاتھ میں برباد ہو جائے تو ضمان واجب ہے اگر اس کا مثل ہے تو مثل دینا ہے ورنہ قیمت دینی ہے اور قیمت دینا اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس کا مثل موجود نہ ہو۔ اور دوسرے کی زمین تھوڑی ہو[2] یا زیادہ غصب کرنی جائز نہیں ہے اور جو کسی کی زمین غصب کرے گا تو اس زمین کا ساتوں طبق اس کا طوق بنایا جائے گا اور وہ زمین میں دھنسایا جائے گا اور زمین کا ہر طبق اس کے لئے طوق بن جائے گا اور اسے حکم ہوگا کہ محشر میں اس کی مٹی اپنے سر پر ڈالا کرا اور اللہ عزوجل اس کو تکلیف دے گا کہ قبر کھودے اور زمین کے اخیر طبقے تک پہونچے **فائدہ**:۔ اس سے ظاہر ہوا کہ ظلم ظلم حرام ہے اور اس کا گناہ بڑا سخت ہے اور زمین کا غصب ممکن ہے اور مالک زمین ساتویں زمین تک اس کا مالک ہوتا ہے اور کوئی چیز اس زمین کے نیچے ہو تو وہ اس کی ملک ہے لہٰذا اگر کوئی اس میں پڑا مال پائے تو وہ غاصب ہے۔ اس نے صاحب زمین کا حق مارا ہے اور غیر کے مویشی کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ[3] دوہنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ غصب ہے اگر مویشی کا مالک سامنے نہ ہو تو تین بار آواز دے اور اس کا جواب دے تو اس سے اجازت لے اور جواب نہ دے تو دودھ دوہ کر پی لے اور اس صورت میں مویشی وغیرہ کا دودھ پینا جائز ہے اور اس پر کوئی ضمان یعنی بدلہ دینا نہیں ہے اور یہ غصب نہیں ہاں دودھ لے جانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ غصب ہے اور درخت پتھر وغیرہ سے پھل جھاڑنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ غصب ہے۔ اور جو پھل درخت سے زمین پر گرا ہو اسے کھانا جائز ہے اس میں ضمان نہیں ہے اور کسی کی آباد کی ہوئی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر درخت[5] لگانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ غصب ہے اور درخت لگانے سے زمین اس کی نہیں ہوگی بلکہ وہ مالک کی ہے اور درخت لگانیوالے کو حکم دیا جائے گا کہ زمین سے اپنا درخت اکھاڑ لے اور ظالم کا کوئی حق نہیں ہے یعنی جس نے دوسرے کی زمین میں درخت وغیرہ لگایا ہے وہ ظالم ہے اور جب ظلم ہے تو اس کا مالک نہیں ہو سکے گا ایسے

[1] حدیث عمران رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الغصب [2] حدیث انس رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الغصب [3] حدیث سعید وسالم دیلمی مشکوٰۃ باب الغصب [4] حدیث ابن عمر وسمرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الغصب [5] حدیث عروہ ورافع بلوغ المرام باب الغصب۔

ہی کسی کی زمین میں مکان وغیرہ بنانے سے کوئی اس کا مالک نہیں ہوگا بلکہ وہ غاصب ہے اور اس کا کچھ نہیں ہے اور دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کاشت کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور تخم کے سوا اس میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے اور کسی کی لاٹھی چھیننا جائز نہیں ہے اور اسے پھیر دینا واجب ہے کیونکہ یہ غصب ہے یعنی کسی کی ادنیٰ چیز چھین لینا بھی درست نہیں ہے۔ اور جانور کے مالک کے لئے رات میں جانور چھوڑنا جائز نہیں ہے اگر جانور رات میں چھوڑ دیا اور کھیت وغیرہ کا نقصان کر دیا تو جانور کے مالک پر اس کا تاوان ہے کیونکہ یہ اس کا قصور ہے اس لئے رات میں جانور کی حفاظت اس کی ذمہ داری تھی اور مویشی کے مالک کو دن میں جانور کو چھوڑنا جائز ہے اور اگر دن جانور کسی کے کھیت وغیرہ کا نقصان کر دے تو مالک پر ضمان نہیں ہے بلکہ یہ صاحب جائداد کا قصور ہے اس لئے کہ دن میں جائداد کی حفاظت اسی پر واجب تھی۔ ایسے ہی اگر جانور مالک سے چھوٹ کر کسی کی کوئی چیز روند دے تو مالک پر ضمان یعنی بدلہ دینا نہیں ہے۔ ایسے ہی اگر کسی نے ایذا رسانی کے ارادے کے بغیر آگ جلائی اور ہوا سے اڑ کر کسی کا سامان وغیرہ جلا دیا تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے کسی کا مال غصب کیا اور وہ دوسرے کے ہاتھ میں پڑا اور اس سے کسی اور نے خریدا پھر مالک مال نے اپنا مال خریدار کے پاس ہو بہو پایا تو وہ اس سے اپنا مال لے لے اور خریدار نے جس سے خریدا ہے اس سے اپنی قیمت واپس لے لے اور اگر کوئی نشے یا بے ہوشی یا جنون کی حالت میں کسی کی کوئی چیز تلف کر دیتا ہے تو اس پر ضمان نہیں ہے۔ اور اگر کسی کے پرنالے کا پانی کسی کے اوپر پڑ جائے تو اس کی وجہ سے اسے اکھاڑ نہیں سکتا اگرچہ کہ اس کے کپڑے اس سے آلودہ ہو جائیں اگر کسی کا درخت ہو اور لوگ اس کے سائے میں بیٹھتے ہوں تو مالک اسے چاہے تو کاٹ سکتا ہے اس کے سائے میں بیٹھنے والے روک نہیں سکتے اور اگر کوئی کسی کی ہانڈی یا ڈول بغیر اجازت لے تو غصب نہیں ہے کیونکہ یہ ماعون میں داخل ہے جس کو روکنے سے قرآن مجید میں وعید آئی ہے۔

شفعہ کا بیان

فائدہ:۔ شفعہ کے معنی ملانا اور جفت کرنا ہے اور شریعت میں شریک کا حصہ شریک کے حصہ کے ساتھ ملانا ہے جو غیر کی طرف چلا گیا تھا عوض مثل کے ساتھ اور اس کا نام شفعہ اس لئے ہے کہ اس میں خریدی

[1] حدیث سائب رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الغصب [2] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الغصب [3] حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب ایضاً [4] حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ و مکحول مشکوٰۃ فصل رابع۔ [5] حدیث رافع مشکوٰۃ باب ایضاً

ہوئی زمین شفیع کے حصہ میں ملانا ہوتا ہے اور اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہر شرکت کی چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ ثابت ہے یعنی کسی کے پاس شرکت کی کوئی چیز ہو اور اپنا حصہ کسی غیر کو فروخت کر دے تو شریک اس کی قیمتِ فروخت پر اسے لے سکتا ہے اگرچہ کہ خریدار اس پر راضی نہ ہو اور یہ برابر ہے کہ وہ چیز حیوان ہو یا جماد اور منقول ہو کہ غیر منقول اور اگر شریک بیچتا ہے تو دوسرا شریک اسے زبردستی خرید سکتا ہے اور دوسرے کے ہاتھ بیچنے سے روک سکتا ہے اور جب حدیں الگ الگ ہو جائیں اور راہیں جدا ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ اس سے ظاہر ہوا کہ ہمسایہ کے لئے شفعہ نہیں اور ہمسایہ حصہ نہیں لے سکتا لیکن دونوں کا راستہ ایک ہو تو ہمسائے کے لئے شفعہ ہوتا ہے اور شریک کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنا حصہ فروخت کرے جب تک کہ شریک کو خبر نہ کرے پھر شریک اگر چاہے تو لے اور چاہے تو نہ لے۔ اور اگر اسے خبر کئے بغیر بیچتا ہے تو وہ خریدار سے زیادہ اولیٰ ہے اور اس سے لے سکتا ہے اور شریک اور ہمسائے کے حاضر نہ ہونے سے شفعہ باطل نہیں ہوتا اور اس میں فوراً شرط نہیں ہے بلکہ انتظار کرنا چاہئے اور جب آئے اسے اس کی خبر کرنی چاہیے پھر وہ چاہے تو لے یا نہ لے اور ایسے ہی لڑکے کی بلوغت کا بھی انتظار کرنا ہے اور کنوئیں میں شفعہ نہیں ہے کیونکہ شفعہ اس چیز میں ہے جو تقسیم ہو سکے اور کنواں تقسیم نہیں ہو سکتا اور نر کھجور کے پیڑ میں شفعہ نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ یعنی جب کئی اشخاص کھجور کے پیڑوں کے وارث ہوں اور درختوں کو آپس میں تقسیم کریں اور ان میں سے ایک نر درخت شرکت میں ہو اور کوئی اپنا حصہ اس نر کھجور کے حصہ کے ساتھ فروخت کر دے تو اور شرکا کے لئے شفعہ نہیں ہے۔ اور ایسے ہی جو چیز تقسیم نہ ہو سکے اس میں شفعہ نہیں ہے اور اگر اسے تقسیم کر دیں تو منفعتِ مقصود تلف ہو جائے۔ اور کافر کا شفعہ مسلمان پر جب ملک میں شریک ہوں ثابت ہے اور شریک شریک کو بیچنے کی اجازت دیدے تو شفعہ نہیں ہے اور بیر کے درخت کا کاٹنا جو بیابان میں ہو اور لوگ اس سے سایہ حاصل کر رہے ہوں ظلم سے یعنی یہ کہ اس کا نہ ہو کاٹنا جائز نہیں ہے اور جو ایسا کرے گا قیامت کے روز الٹا جہنم میں ڈالا جائے گا۔

فائدہ:۔ اور یہی ہر اس بیابانی درخت کا حکم ہے جس سے انسان اور جانور سایہ حاصل کرتے ہوں اور وہ کسی کی ملک نہ ہو۔ اگر کسی قوم میں کوئی زمین ہو جس میں راستہ ہو اور اس میں تعمیر کرنا ہو تو ایک مقدار میں اتفاق سے راستے کے لئے زمین چھوڑ دیں تو ٹھیک ہے اور اگر مقدار میں اختلاف کریں تو سات

لہ حدیث مسک الختام صہ ۹۱ ۲ہ حدیث ابو رافع و جابر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الشفعہ ۳ہ حدیث عثمان رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الشفعہ فصل ثالث ۴ہ مضمون مسک الختام صہ ۹۳ ۵ہ حدیث عبداللہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الشفعہ ۱۲-

ہاتھ راستے کے لئے زمین چھوڑنی ہوگی اور جو زمین اس کے علاوہ ہو اس میں تعمیر جائز ہے۔

فائدہ:۔ اگر کوئی عام راستہ سات ہاتھ سے زیادہ ہو تو اس کو لینا درست ہے اور زمین وغیرہ غیر منقولات کا بیچنا اچھا نہیں ہے کیونکہ اس میں برکت نہیں ہوتی یعنی غیر منقولات میں فائدہ کم اور آفت کم ہے کیونکہ اسے چور نہیں چراتا اس کے برخلاف جو کہ منقولات ہیں پس اولیٰ یہ ہے کہ غیر منقولات کو فروخت نہ کرے اور فروخت کرے تو اس کی قیمت زمین و مکان میں لگا دے۔ اور پڑوسی کیلئے اپنے پڑوسی کو دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے روکنا جائز نہیں ہے یعنی جیسے شفعہ میں زبردستی ہے ایسے ہی مالک راضی نہ ہو تو بھی ہمسایہ کو دیوار میں لکڑی گاڑنی جائز ہے۔

مضاربت کا بیان

فائدہ:۔ مضاربت کا معنی یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال کاروبار کے لئے دوسرے کو دے کہ وہ اس میں محنت کرے اور جو فائدہ ہوگا اس میں دونوں شریک ہوں گے چاہے آدھے کے یا کم و بیش کے اور یہ بالاتفاق جائز ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے یہ بھی اجارہ کی ایک قسم ہے اور اس میں اجرت کا مجہول ہونا معاف ہے اور لوگوں کی آسانی کے لئے اس کی رخصت ہے۔ اور کافر و مسلمان کے درمیان مضاربت جائز ہے اور اس کے چند احکام ہیں جن پر اتفاق ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں اجرت کا مجہول ہونا معاف ہے اور دوسرا یہ کہ عامل کی تعدی کے بغیر راس المال تلف ہو جائے تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہے۔ مضاربت سے مال میں برکت ہوتی ہے اس لئے مضاربت کرنا مستحب ہے اور شرط کے ساتھ مضاربت کے لئے مال دینا جائز ہے مثال کے طور پر یہ کہ اس سے جانور نہ خریدنا، اسے لے کر دریا میں سوار نہ ہونا، اسے لے کر نالے میں نہ اترنا اور ان کاموں میں سے کوئی کام کیا تو میرے مال کا ذمہ دار ہوگا اور اس کے بعد عامل اگر شرط کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ اور ایسے ہی مالک عامل کو جس چیز کا چاہے پابند کر سکتا ہے اور مخالفت کرنے پر عامل نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ اور عامل کو چاہئے کہ محتاط رہ کر کام کرے خسارے اور ادھار کا کام نہ کرے۔ اور عامل کو اسباب کے بدلے بیچنا جائز ہے کیونکہ یہ فائدے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور عیب کی وجہ سے اگر بہتر ہو تو رد کر سکتا ہے۔ اور مالک اور عامل میں رد کے

---

[1] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الشفعہ [2] حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب ایضاً۔
[3] حدیث مسک الختام صفحہ ۹۷ مضمون مسک الختام صفحہ ۹۸۔ ۱۲

سلسلے میں اختلاف ہو جائے تو جو بہتر ہو وہی کیا جائے گا اور راس المال سے زیادہ کی چیز نہ خریدے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا مال لے کر سفر نہ کرے اور عامل کا نفقہ یعنی روٹی کپڑا اس میں سے نہیں ہوگا اور اگر اس کے قول کی مخالفت کرے تو سودا فاسد ہوگا۔ اور درخت کا پھل، جانور کا بچہ اور مضاربت کے مال کے خریدے غلام کی کمائی مالک کی ہوگی۔ اس میں عامل کا حصہ نہیں ہوگا اس لئے کہ مضاربت کا اثر فائدے میں ہوتا ہے ان زوائد میں نہیں ہوتا جو فائدے کے علاوہ ہوں۔ اور اگر ازدیاد کی وجہ سے نقصان ہو تو اس کو فائدے میں صرف کیا جائے گا ایسے ہی کچھ تلف ہو جائے تو وہ بھی فائدے میں صرف ہوگا اور جب نقصان فائدے کو برابر کر دے تو راس المال پر اثر انداز ہوگا اور مالک اور عامل میں سے کوئی بھی مضاربت کو توڑ سکتا ہے اور اگر دونوں میں سے کسی کا انتقال ہو جائے یا وہ دیوانہ ہو جائے تو عقد ٹوٹ جاتا ہے اور عقد توڑنے کی صورت میں قیمت کا استیفاء اور مال کا کم ہونا اگر اسباب ہو عامل کے ذمہ ہے اور اگر عقد کی ضمنی باتوں میں اختلاف ہو تو عامل کا قول مانا جائے گا اور اگر عقد کی شرط میں جیسے نصف اور تہائی کے بارے میں اختلاف ہو تو دونوں حلف لیں گے اور اس کے بعد مثل اجرت لازم ہوگی اور مالک کی شرط کے بغیر بھی عامل کی تعدی سے کوئی چیز تلف ہو تو وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔

اجارے کا بیان

فائدہ[۱]:- اجارے کا معنیٰ کرایہ پر کوئی چیز دینا ہے، اور اجرت مزدوری کو کہتے ہیں اور اجیر مزدور کو کہتے ہیں اور مستاجر مزدوری کرانے والے کو کہتے ہیں۔ اور شریعت میں اجارے کا معنیٰ منفعت کو بیچنا اور اس کا مالک بنانا ہے یعنی منفعت کو دوسرے کی ملک کرنا۔ قیاس چاہتا ہے کہ اجارہ جائز نہ ہو کیونکہ منفعت معدوم ہوتی ہے یعنی اس لئے کہ جس منفعت کو اجیر نے اس کی ملکیت کیا ہے وہ ہنوز موجود نہیں ہے محض معدوم چیز پر عقد ہوا ہے، لیکن شریعت نے لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے اس کو جائز کیا ہے اور اجارہ احادیث و آثار سے ثابت ہے۔ اور نوکری کرنا جائز ہے[۲] اور کافر کی نوکری بھی جائز ہے اور بکری چرانے کی نوکری جائز ہے اور قرآن اور ذکر اللہ سے جھاڑ پھونک[۳] کی اجرت لینا جائز ہے اور قرآن کی تعلیم اور پڑھانے کی اجرت لینا جائز ہے[۴]

[۱] حدیث مشکوٰۃ باب السلم فصل رابع [۲] مضمون مسک الختام ص۹۹ [۳] حدیث عبداللہ بن مغفل و ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب الاجارہ فصل اول [۴] حدیث ابن عباس بلوغ المرام باب المساقاۃ [۵] حدیث عقبہ مشکوٰۃ باب الاجارہ فصل ثالث۔ ۱۷

چاہے متعلم چھوٹا ہو یا بڑا یا تعلیم ایک متعین شخص کو دے رہا ہو، یہی اکثر علماء کا مذہب ہے اور حدیث عبادہ جس سے تعلیم قرآن کی اجرت کا ناجائز ہونا ثابت ہوتا ہے وہ ضعیف ہے لہٰذا ابن عباسؓ کی حدیث کے معارض نہیں ہوسکتی اور کسی عورت سے شادی کے عوض نوکر رہنا جائز ہے یعنی یہ کہ میں مہر میں آٹھ سال یا دس سال تیری نوکری کروں گا اور کنوئیں[1] سے پانی نکال کر کھیت کو سیراب کرنے کی اجرت جائز ہے اور اجرت متعین کئے بغیر کام کرانا جائز نہیں[2] ہے۔ مثال کے طور پر یہ کہ یومیہ دس روپیہ دوں گا یا کم و بیش اس لئے کہ مجہول اجرت پر محنت کرنے کی ممانعت ہے اور باطل منتر کی اجرت[3] جائز نہیں ہے

فائدہ: باطل منتر[4] وہ ہے جس میں ستاروں کا ذکر یا ستاروں اور جنوں وغیرہ ماسوا اللہ سے مدد چاہنے کا ذکر ہے کیونکہ ایسا منتر حرام بلکہ کفر ہے ایسے ہی اکثر ہندی منتر جائز نہیں ہیں بلکہ صاف کفر ہیں اور ان میں شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلوا بیر اور لونا چمار یا سکھدیوا اور ہنومان کی دہائی اور ایسے ہی وہ منتر بھی حرام ہیں جن کے معنی کا علم نہ ہو کیونکہ ان میں شرک ہوسکتا ہے اور جس منتر میں شرک نہ ہو وہ جائز ہے۔ اور اذان کی اجرت لینا جائز ہے۔ اور نوکر[5] رکھنا جائز ہے اور نیک شخص کو نوکر رکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ اور مسلمان[6] نہ ملے تو وقت ضرورت کافر کو نوکر[7] رکھنا جائز ہے۔ اور کافر کو رہنمائی کے لئے نوکر رکھنا درست ہے یعنی کسی ملک وغیرہ کا راستہ نہ معلوم ہو تو جو کافر جانتا ہو اسے راہ دکھانے کے لئے نوکر رکھنا جائز ہے۔ اور دو شخص[8] کا ایک کام پر ایک شخص کو نوکر رکھنا جائز ہے اور اس شرط پر نوکر رکھنا جائز ہے کہ وہ ہفتے یا مہینے کے بعد کام کرے گا اس صورت میں اجارہ باطل نہیں ہوتا اور اجارے کے وقت ہی سے کام کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اجارے کے وقت سے عمل میں تاخیر جائز ہے۔ اور جنگ و جہاد میں نوکر رکھنا جائز ہے یعنی اگر جہاد کا ثواب مقصود[9] ہو لیکن یہ مجاہد کے خادم رکھنے کے خلاف نہیں ہے جو اس کا کام کرے یعنی وہ شغل جہاد کیوجہ سے نہیں کرسکتا اور[10] کام متعین کئے بغیر اجرت متعین کرکے اجیر رکھنا جائز ہے یعنی اس کی صراحت ضروری نہیں کہ تم سے فلاں کام لوں گا بلکہ اگر دونوں کے درمیان کام ہو تو کفایت کرتا ہے۔ اور دن کے کچھ حصے مثلاً آدھے یا اس سے کم و بیش کے لئے نوکر[11] رکھنا جائز ہے یعنی نوکر رکھنے کے لئے پورے دن کا رکھنا ضروری نہیں ہے اور بوجھ اٹھانے کی نوکری

---

[1] حدیث مشکوٰۃ باب الاجارہ فصل رابع [2] حدیث خارجہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الاجارہ [3] حدیث و کتاب و باب ایضاً۔ [4] حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ مشارق الانوار باب سبع [5] مضمون بخاری باب الاجارہ [6] مضمون بخاری باب الاجارہ [7] حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا بخاری باب الاجارہ [8] حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کتاب و باب ایضاً [9] حدیث یعلیٰ رضی اللہ عنہ بخاری باب الاجارہ [10] مضمون آیت انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ہاتین [11] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بخاری باب الاجارہ ۔ ۱۲

جائز ہے اور دلال کی اجرت جائز ہے لیکن اس کی یہ شرط ہے کہ اجرت متعین ہو اور مسلمان کے لئے کافر کی نوکری دار الحرب میں جائز ہے اور سینگی لگانے کی اجرت جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور غیر کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر محنت کرنی جائز ہے اور اس سے جو فائدہ ہو وہ اس کے واسطے جائز ہے لیکن مستحب ہے کہ اس کا فائدہ بھی مال کے مالک کو دے اور جس سے پورا کام لیا ہو اس کی اجرت روکنا جائز نہیں ہے اور جو نوکر سے پورا کام لے کر اس کا پیسہ نہ دے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کا مدعی اور دشمن ہو جائے گا بلکہ پسینہ سوکھنے سے پہلے اجرت دیدینی واجب ہے یعنی کام پورا ہونے پر فوراً بلا تاخیر اجرت دیدینی چاہیئے اور جو اجرت قرار پائی ہو وہی دینی واجب ہے اس سے کم کرنا جائز نہیں اور اجرت میں ہر چیز لینا اور متعین کرنا جائز ہے چاہے روپیہ ہو یا غلہ یا کھجور۔

مساقات و مزارعت کا بیان

فائدہ:۔ مساقات کا معنی یہ ہے کہ اپنا درخت کسی کو دیدے تاکہ وہ اس میں پانی دینے وغیرہ کا کام کرے اور جو پھل پیدا ہوگا وہ دونوں آپس میں جیسے طے ہوا ہے تقسیم کر لیں گے یعنی نصف یا تہائی یا چوتھائی اور مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دے تاکہ وہ کاشت کرے اور پیداوار میں سے دونوں جیسے طے کئے ہوں تقسیم کر لیں گے لہٰذا مساقات درخت میں اور مزارعت زمین میں ہوتی ہے اور مخابرہ کا بھی یہی معنی ہے۔ لیکن مزارعہ میں عمل ایک کی طرف سے ہوتا ہے اور تخم اور زمین دوسرے کی طرف سے اور مخابرہ میں زمین ایک کی طرف سے ہوتی ہے اور محنت اور تخم دوسرے کی طرف سے اور بعض کا خیال ہے کہ مزارعہ میں تخم مالک کا ہوتا ہے اور مخابرہ میں عامل کا اور بعض کا خیال ہے کہ تینوں کا معنی ایک ہے۔ یعنی کسی چیز کا حصہ معین کے عوض کرائے پر دینا لہٰذا مساقات اور مزارعہ دونوں جائز ہے یعنی زمین و درخت کو کرائے پر دینا تاکہ دوسرا اس میں محنت کرے اور پیداوار آپس میں جیسے طے ہو تقسیم کر لیں گے اور دونوں الگ الگ اور ایک ساتھ جائز ہیں اور اسی پر ہر دور میں مسلمانوں کا عمل رہا ہے یعنی ہر زمانے میں لوگ مزارعہ پر عمل کرتے آئے ہیں اور کسی اہل علم نے اس سے روکا نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے صرف اسے ناجائز قرار دیا ہے لیکن ان کا یہ قول

---

۱ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ بخاری باب ایضاً ۲ حدیث ایضاً کتاب و باب ایضاً ۳ مضمون بخاری باب الاجارہ ۴ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الاجارہ ۵ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب الاجارہ ۶ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ فصل رابع ۷ مسک الختام ص۱۸ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب المساقات

حدیث کے مخالف اور متروک ہے اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے اور انہی کی احادیث اجارے یا دیانات پر یا معین حصہ زمین کی پیداوار پر محمول ہے یا کراہت تنزیہ پر محمول ہے[1] یا پھر اس زمانے میں کوئی خاص وجہ تھی اور زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرائے پر دینا جائز ہے اور اسی پر سب اصحاب کا اجماع ہے اور ایسے ہی زمین کو ہر[2] اس چیز کے عوض کرائے پر دینا جائز ہے جو قیمت ہو سکتی ہو وہ اسباب ہو یا غلہ زمین کی پیداوار کی جنس ہو یا دوسری جنس اور مزارعہ و مساقات مجہول مدت کے ساتھ جائز ہے یعنی یہ کہ تجھے جب تک چاہوں گا رکھوں گا اور اس کی کوئی مدت معین نہ کرے کہ دو سال رکھوں گا یا تین سال یا کم و بیش رکھوں گا۔ اور مزارعہ و مساقات کی مدت حسب منشا کم و بیش کر سکتا ہے اور مزارعہ و مخابرہ[3] اس شرط کے ساتھ جائز نہیں ہے کہ جو نالیوں کے اوپر پیدا ہو وہ میرا ہوگا یعنی کسی کو زمین کاشت کے لئے اس شرط پر دے کہ جو نالیوں کے کنارے پیدا ہو وہ میرا ہوگا اور جو اس کے سوا زمین میں پیدا ہوگا وہ عامل کا ہوگا تو یہ جائز نہیں ہے اور ایسے ہی قطعہ معین کے ساتھ جائز نہیں ہے یعنی زمین کو کاشت کے لئے اس شرط پر دینا کہ زمین کے اس حصے میں جو پیدا ہوگا وہ مالک کا ہوگا اور جو اس کے سوا اور حصے میں پیدا ہو وہ عامل کا ہوگا یہ بھی جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں دھوکا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس حصے میں پیداوار ہو اور دوسرے میں نہ ہو اور مزارعہ مجہول القدر چیز کے ساتھ جائز نہیں ہے یعنی زمین کو کاشت کے لئے اس شرط پر دینا جائز نہیں ہے کہ میں اس میں سے کچھ لوں گا بلکہ مقدار کو معین کرنا ضروری ہے اور اس کے جائز نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں دھوکا ہے۔

ویران زمین کو آباد کرنے کا بیان

فائدہ:۔ ویران[4] زمین وہ ہوتی ہے جس میں نہ کاشت ہو اور نہ مکان اور نہ کسی کی ملک ہو اور بعضوں کا خیال ہے کہ ویران زمین وہ ہے جس کے پانی سے دور ہونے کی وجہ سے اور خاردار جھاڑیوں میں ہونے کی وجہ سے فائدہ نہ اٹھایا جاتا ہو یا آبادی سے دور ہونے کی وجہ سے اس سے استفادہ نہ کیا جاتا ہو۔ اور شریعت میں آباد کرنے کا ذکر آیا ہے یہ ذکر نہیں ہے کہ کس چیز سے آباد کرنا لہٰذا اس میں عرف کو دیکھا جائے گا کیونکہ عرف شریعت کی عام چیزوں کا بیان ہے اور

[1] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کتاب و باب ایضاً [2] حدیث رافع بن خدیج مشکوٰۃ باب المزارعہ و بلوغ المرام باب المساقات [3] مسک الختام صہ ۱۵ ۔ [4]

عرف میں زمین کا آباد کرنا اس کا پاک صاف کرنا یا سیراب کرنا یا کاشت کرنا یا مکان بنانا یا درخت لگانا ہوتا ہے اور یہ سب آپس میں قریب المعنیٰ ہیں اور ان پر باب کی حدیثیں دلالت کرتی ہیں، ویران[1] زمین کو آباد کرنا جائز ہے جو کسی کی ملک نہ ہو اور آباد کرنے سے وہ زمین اس کی ملک ہو جاتی ہے جس نے زمین کو آباد کیا ہو لیکن اتنی ہی زمین کا مالک ہوتا ہے جو آباد کیا ہو اور جو اس کے آس پاس غیر آباد پڑی ہو وہ اس کی ملک میں نہیں آتی جب کہ اسے آباد نہ کرے اور اگر ویران زمین کسی مسلمان کی ملک ہو تو آباد کر دینے سے کسی کی نہیں ہوتی چاہے اس میں اس کا راستہ ہو یا چراگاہ وغیرہ ہو اور اگر کافر اس سے استفادہ کر رہا ہو تو اس کا کوئی لحاظ نہیں بلکہ جس نے اسے آباد کیا ہو وہ زمین اس کی ملک ہے اور زمین آباد کرنے کے لئے بادشاہ یا امام کی اجازت ضروری نہیں ہے بلکہ بغیر اجازت آباد کرنا جائز ہے۔ **فائدہ:**۔ لیکن جو زمین پہلے کسی نے آباد کی ہو اور بعد میں ویران ہو جائے اور اس کے مالک کا پتہ نہ ہو تو اسے امام کی اجازت کے بغیر آباد کرنا جائز نہیں اور اس زمین کا بھی یہی حکم ہے جس سے غیر کا حق متعلق ہو یعنی اسے بھی امام کی اجازت کے بغیر آباد کرنا جائز نہیں ہے اور امام کے لئے مصلحت عام کو سامنے رکھ کر جس سے کسی کا ضرر نہ ہو اجازت[2] دینی جائز ہے اور کافر حاکم سے اجازت لینی جائز نہیں ہے اور ویران زمین کا احاطہ کرنا اس کا آباد کرنا ہے اور اس سے وہ اس کی ملک ہو جاتی ہے جس نے اس احاطہ بندی کی ہو اگرچہ کہ آباد نہ کیا ہو۔ **فائدہ:**۔ اس سے مقصود وہ زمین ہے جو کسی کی ملک نہ ہو اور اس سے کوئی استفادہ کر رہا ہو۔ اور ویران زمین میں کنواں کھودنا[3] جائز ہے اور اس کا کھودنا اس کی آبادکاری ہے جس کی وجہ سے وہ اس کے آس پاس کی چالیس[4] گز زمین کا جو کنویں کی حریم ہوتی ہے مالک ہو جاتا ہے اور اس میں دوسرے کا تصرف جائز نہیں ہے اور کھیتی کے کنویں[5] تین سو گز ہے چاروں طرف سے اور یہ حکم عام زمین کا ہے مملوک زمین میں کوئی حریم نہیں ہے۔ ہر شخص اپنی ملک میں مختار ہوتا ہے اور عمارت بنانا یا درخت لگانا زمین کی آبادکاری ہے اور کوئی ویران زمین میں تعمیر کرے یا درخت[6] لگائے تو اس سے جب تک خلقت استفادہ کرے اس کو اس کا ثواب ملتا ہے۔ اور مسلمان[7] بادشاہ کے لئے کسی کو جو آباد

---

[1] حدیث عائشہ وسمرہ رضی اللہ عنہ باب احیاء الموات بلوغ المرام [2] مسک الختام صـ۱۰۶ [3] حدیث بلوغ المرام باب احیاء الموات [4] حدیث عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ کتاب دباب ایضاً مسک الختام صـ۱۰۶ [5] حدیث مشکوٰۃ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ فصل رابع [6] حدیث ابن عمر و وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب احیاء الموات۔ ۱۲

کر سکتا ہو ویران زمین دینا جائز ہے اور نمک کی کان بھی اگر اس سے محنت سے نمک حاصل ہوتا ہو بادشاہ کا کسی کو دیدینا جائز ہے[1] لیکن بغیر محنت حاصل ہوتا ہو تو دینا جائز نہیں ہے۔ **فائدہ**: یعنی کانوں کو کسی کو اسی وقت دینا جائز ہے جب وہ پوشیدہ ہوں اور ان سے محنت ومشقت ہی سے استفادہ کیا جاسکتا ہو لیکن جو کان ظاہر ہو اور اس سے بلامشقت استفادہ کیا جاسکتا ہو وہ سب لوگوں کی ہے اس لئے اسے کسی کو دیدینا جائز نہیں ہے اور پانی اور گھاس کا بھی یہی حکم ہے اور کھجور کے درختوں کو جاگیر میں دینا جائز ہے اور جو زمین آبادی سے نزدیک ہو اسے آباد کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ مویشی کو چرنے کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے **فائدہ**:۔ اور یہی اس زمین کا بھی حکم ہے جس میں جانوروں کو چرانے کی حاجت ہوتی ہے اور لوگوں کے مویشی وہاں چرتے ہوں اگرچہ کہ آبادی سے دور ہو اور کسی کا اسی زمین کی احاطہ بندی کرنا جس میں عام مسلمانوں کے جانور چرتے ہوں اور لوگوں کے جانوروں کو اس میں چرنے سے روکنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول کے لئے جائز ہے یعنی چراگاہ کی حد بندی کرنا تاکہ اس میں جہاد کے گھوڑے اور اونٹ اور صدقہ کے جانور چریں جائز ہے اور ویران زمین کو آباد کرنے اور چراگاہ کی حد بندی سے ممانعت کی حدیثوں میں تعارض نہیں ہے کیونکہ یہ ممانعت اس زمین کے لئے ہے جس میں گھاس بہت زیادہ ہو لہٰذا اس کے خاص اپنے جانور کے لئے حد بندی کرنا جائز نہیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا اور اس زمین کا آباد کرنا جائز ہے جس میں مسلمانوں کی منفعت نہ ہو لہٰذا دونوں مسئلے الگ الگ ہیں اور چراگاہ کو ویران اس لئے بولتے ہیں کہ وہ پہلے سے کسی کی ملک نہیں لیکن وہ آباد زمین کے برابر ہے اس لئے کہ اس میں عام لوگوں کی منفعت ہے

پانی پلانے اور ان چیزوں کا بیان جسمیں سب شریک ہوں

پانی پلانے کا بہت بڑا ثواب ہے جو کسی مسلمان کو جہاں پانی میسر ہو ایک بار پانی پلاتا ہے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جس جگہ پانی میسر نہ ہو وہاں جو کسی مسلمان کو پانی پلاتا ہے تو گویا اس نے اس کو موت کے بعد زندہ کردیا۔ اور ضرورت[2] سے زائد پانی سے روکنا جائز نہیں ہے اور اس پانی سے روکنا جائز نہیں جس میں سب مسلمان شریک ہوں جیسے دریا اور سمندر کا پانی۔ **فائدہ**:۔ اور ایسے ہی جو کنواں ویران زمین میں ہو اس کے پانی سے روکنا جائز نہیں ہے اور عام زمین میں جو برسات کا پانی ہو اس سے

[1] حدیث ابیض مشکوٰۃ باب احیاء الموات [2] حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب احیاء الموات۔ ۱۲

روکنا جائز نہیں ہے اور اس سے قریب ہونے کی وجہ سے کوئی اس کا زیادہ سزاوار نہیں ہے۔ اور اگر برسات کا پانی مملوک زمین میں ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے لیکن اس پر مالک کا حق زیادہ ہے کہ وہ خود پیئے اور اپنے جانور کو پلائے اور جو پانی ضرورت سے زائد ہو اسے دوسرے کو دینا واجب ہے اور اگر اپنی زمین میں خود پانی ابل پڑے یا اس میں کھودا ہوا کنواں ہو تو وہ اس کا مالک نہیں ہا اس پر اس کا حق سب سے زیادہ ہے اور دوسرے کا اس میں داخل ہونا جائز ہے اور کنویں اور سوتے کا بیچنا ناجائز ہے اس لئے کہ زائد پانی کا فروخت کرنا درست نہیں ہے اصل کنواں بیچنے کی ممانعت نہیں ہے اور خریدار اپنی ضرورت بھر کے لئے سب سے اولیٰ ہے یعنی جس قدر پانی اس کے پینے اور جانور کے پلانے اور کھیت سیراب کرنے کے لئے ضروری ہے اس کے لئے وہ سب سے اولیٰ ہے اور اس کی ضرورت سے زائد میں دوسرے کا حق ہے کسی کو اس سے روکنا جائز نہیں ہے اور سیل کا پانی ٹخنوں سے زیادہ روکنا جائز نہیں ہے یعنی اگر نالے میں سیل کا پانی آئے تو جس کی زمین نالے سے نزدیک ہو اس کا حق اس حد تک پانی دینے کا ہے کہ ٹخنوں کے برابر پانی ہو جائے پھر پانی اپنے بعد کی زمین کے لئے چھوڑ دینا چاہئے اور پھر اسے اپنے بعد کے لئے علیٰ ہٰذا القیاس چھوڑ دینا چاہئے اور ہر دریا اور سوتے کا جو خود رواں ہو یہی حکم ہے کہ ٹخنوں تک روکنے کے بعد دوسرے کے لئے چھوڑ دے اور عام زمین کی گھاس روکنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ سب مسلمانوں کی ہے جو چاہے اس میں جانور چرائے اور جو چاہے اس میں سے کاٹے کسی کو اس سے روکنا درست نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ یہ اس گھاس کا حکم ہے جو کسی کی ملک نہ ہو جو گھاس کسی کی ملک ہو اس کا مالک وہی ہے اس میں دوسرے کی نہیں ہے اور ایسے ہی جو گھاس کاٹ کر رکھی ہو اس میں بالاتفاق شرکت نہیں ہے یعنی اس میں دوسرے کا حصہ نہیں ہے اور آگ سے روکنا جائز نہیں ہے یعنی آگ میں بھی سب لوگوں کی شرکت ہے اگر کسی کے پاس آگ ہو اور کوئی اس میں سے لیجائے یا اس سے دیا جلائے یا اس کی روشنی میں بیٹھے تو اس سے روکنا جائز نہیں ہے۔ **فائدہ**:۔ اگرچہ ان چیزوں میں سب لوگ شریک ہیں لیکن اس کا معنی یہ ہے کہ ہر سمت کے لوگ بقدر ضرورت شریک ہیں یہ نہیں کہ دنیا کے سب لوگ شریک ہیں کیونکہ اس سے بہت بڑا فساد پیدا ہو جائے گا لہٰذا امام پر واجب ہے کہ ہر عام چیز کو ہر سمت کے لوگوں میں تقسیم کر دے اور انہیں اس حکم کو ماننا ضروری ہے کیونکہ اس میں لوگوں کی بھلائی ہے اور پانی کے سلسلے میں شریعت نے یہ اشارہ کیا ہے کہ جو پانی سے قریب ہو وہ پہلے پانی پلائے اور جو بعد میں ہو

---

[1] مسک الختام ص۱۱۱ [2] حدیث عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب احیاء الموات [3] مسک الختام ص۱۱۱

وہ بعد میں سیراب کرے باوجودیکہ اس میں سب شریک ہیں اور ایسے ہی نمک سے روکنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں بھی سب لوگ شریک ہیں۔ **فائدہ**:۔ اس کا معنی نمک کی کان نہیں بلکہ وہ نمک ہے جو کسی شخص کی ملک ہو اور آگ اور پانی کا معنی بھی یہی ہے کہ جو کسی کی ملک ہو اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس نے آگ دی گویا اس نے صدقہ کیا وہ پورا کھانا جو اس آگ سے تیار ہو اور یہ ثواب اسی چیز سے حاصل ہوتا ہے جو کسی کی ملک ہو اور جو کسی ایسے پانی کے پاس پہنچے جس کے پاس اس سے پہلے کوئی مسلمان نہیں پہونچا ہے تو وہ استفادہ میں دوسرے سے اولیٰ ہے وہ پانی سے ضرورت پوری کرے اس کے بعد جو رہ جائے وہ اور لوگ کا استعمال ہے اور لکڑی وگھاس وغیرہ سب جائز اور عام چیزوں کا یہی حکم ہے۔

وقف کا بیان

[1] شریعت میں وقف کا معنی اصل مال کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے فائدے کو اللہ کی راہ میں روکنا ہے یعنی اصل مال برقرار رہے اور اس کی پیداوار راہ خدا میں خیرات کر دی جائے، وقف[2] کرنا جائز ہے چاہے کوئی بھی مال واسباب[3] ہو اور اس پر سب اصحاب کا اتفاق ہے اس میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں یہ صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ زمین[4] و مکان اور ایسے ہی باغات وغیرہ جائداد غیر منقولہ کا وقف جائز ہے۔ اور لڑائی کے ہتھیار نیزہ و بندوق وغیرہ کا وقف جائز ہے۔

فائدہ:۔ اور تمام مال واسباب کا یہی حکم ہے۔ اور گھوڑا وقف کرنا جائز ہے۔ **فائدہ**:۔ اور ایسے ہی ہر اس جانور کا جس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اور جب کوئی شخص کوئی چیز وقف کرے تو زبان سے کہنا ضروری ہے کہ میں اسے وقف یا حبس یا سبیل کر دیا یا پھر یہ کہا کہ میں نے اس کو محتاجوں پر صدقہ کر دیا اور اس کا مقصد وقف ہو پھر زبان سے کہے کہ میں نے یہ چیز وقف کیا تو وہ چیز وقف ہو جاتی ہے اور اس کا وقف لازم ہو جاتا ہے یعنی وہ موقوف چیز واقف کی ملک سے نکل جاتی ہے اور دوبارہ اسے اپنی ملک بنانا چاہے تو نہیں ہو سکتی اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا حاصل محتاجوں[5]، فقیروں، اور قرابتداروں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں صرف کیا جائے یعنی تاکہ وہ بدل کتابت ادا کرکے آزاد ہو جائے اور راہ خدا میں یعنی غازیوں اور حاجیوں نیز مسافروں میں صرف کیا جائے اگرچہ کہ وہ گھر کے مالدار ہوں

[1] حدیث عائشہ رض باب حیاء الموتیٰ [2] مسک الختام صہ ۱۴۱ [3] حدیث ابن عمر رض مشکوٰۃ باب الوقف [4] حدیث ابوہریرہ رض بلوغ المرام باب الوقف
[5] حدیث ابن عمر رض مشکوٰۃ باب الوقف
نظامی صہ ۱۱۲

اور مہمانوں میں۔ اور اس شخص کے لئے بھی جائز ہے جو اس کا متولی ہو اور اس کا انتظام کرتا ہو اور اس کا حاصل مصارف میں لگاتا ہو اس کے لئے بھی دستور کے مطابق کھانا جائز ہے اور اپنے اہل کو جو مالدار نہ ہوں بقدر ضرورت کھلانا جائز ہے ایسے ہی اپنے دوست کو بھی کھلا سکتا ہے لیکن اس سے مال فراہم نہ کرے یا اتنا غلہ نہ لے کہ کوئی اور چیز خرید ے۔ جو وقف کرتا ہو وہ موقوف کا متولی ہو سکتا ہے اور بقدر ضرورت اپنے اہل اور دوست کو اس میں سے کھلا سکتا ہے اور وقف کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے نہ واقف کے لئے جائز ہے نہ دوسرے کے لئے اور اس میں وراثت نہیں ہوتی یعنی واقف کے بعد اس کے ورثا ر کا حق نہیں ہوتا یعنی وقف عقدِ لازم ہے اور اس چیز کا وقف[1] درست نہیں جس سے فائدہ نہ حاصل ہو جیسے کھانا جو کھایا نہ جائے یا خوشبو جو سونگھی نہ جائے۔ اور کسی چیز کا اپنے اوپر وقف درست نہیں ہے کیونکہ یہ لغو ہے اور گناہ کے لئے کسی چیز کا وقف کرنا درست نہیں ہے اور اس چیز کا وقف درست نہیں جس سے ورثا ر کو ضرر ہو اور ایسا وقف باطل ہے اور جو کوئی مسجد یا کسی مشہد پر کوئی چیز رکھے اس کا محتاجوں اور اہل اسلام پر صرف کرنا جائز ہے اور کسی چیز کا قبر پر وقف باطل ہے اور واقف کے والدین کا بیٹا کے وقف میں تصرف کرنا اور اس کا واپس لے لینا جائز ہے جب کہ اس کے سوا ان کے پاس اور ذریعہ معاش نہ ہو اور واقف بیٹے کا اپنے والد کے بعد اس کا وارث اور مالک ہونا جائز ہے کیونکہ اب وہ وقف نہیں رہا کہ اس میں میراث نہ ہو

عمریٰ کا بیان

عمرٰی جائز ہے[2] **فائدہ**:۔ عمرٰی یہ ہے کہ کوئی اپنا مکان دوسرے کو اس وقت تک کے لئے دیدے جب تک وہ زندہ رہے گا تو یہ جائز ہے اور وہ اس کی مِلک ہو جاتا ہے اور جب تک وہ زندہ رہے اس کا رہتا ہے اور اس کے بعد اس کی اولاد کی میراث ہو جاتا ہے اور جس نے دیا ہے اس کا اس میں کچھ نہیں ہوتا۔ **فائدہ**:۔ عمرٰی کی تین صورت ہوتی ہے ایک یہ کہ مالک نے کہا کہ تجھ کو جب تک زندہ رہے دیا اور تیرے بعد تیری اولاد اور ورثا ر کا ہو گا تو اس کا حکم ہبہ کا ہوتا ہے اور مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے اور جسے دیا ہے اس کی ملک میں آجاتا ہے۔ اور اس کے بعد اس کے ورثا ر اس کے مالک ہوتے ہیں اور ورثا ر نہ ہوں تو بیت المال میں داخل

---

[1] حدیث ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب الوقف [2] مضمون مسک الختام مطبوعہ احدیث ابن عمر رضی اللہ مشکوٰۃ باب الوقف

کیا جاتا ہے دوسرے یہ کہ کہا کہ جب تک تو زندہ رہے تجھے یہ مکان دیا یعنی یہ نہیں ذکر کیا کہ تیرے بعد تیرے ورثاء کا ہوگا یا میرا ہوگا تو اس صورت میں بھی مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے اور جس کو دیا گیا ہے اس کی ملک ہوتا ہے اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی۔ تیسرے یہ کہ کہا کہ میرا یہ مکان عمر بھر کے لئے تیرا ہے اور تیرے بعد میرے اور میرے وارثوں کی ملک ہو جائے گا تو درست یہ ہے کہ شرط فاسد ہے اور اس کا حکم اول صورت کا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ عمریٰ مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے اور جس کو دیا گیا ہے اس کی ملک میں آجاتا ہے اور اس کے بعد اس کے وارث مالک ہوتے ہیں یعنی جسے دیا گیا ہے اس کے وارث چاہے مدت عمر کی قید ہو یعنی یہ کہا ہو کہ میں نے تجھ کو عمر بھر کے لئے دیا اس کے بعد کے لئے نہیں یا مدت عمر کی قید نہ ہو یا موبد ہو یعنی یہ کہا ہو کہ تجھ کو ہمیشہ کے لئے دیدیا اور جو روایت فرق پر دلالت کرتی ہے وہ معلول ہونیکے ساتھ مدرج ہے اس لئے عام حدیثوں کو مقید نہیں کر سکتی۔

رقبیٰ کا بیان

۳ رقبیٰ جائز ہے۔ **فائدہ**:۔ یعنی کسی نے کہا کہ یہ مکان تجھ کو اس شرط پر دیتا ہوں کہ میں تجھ سے پہلے انتقال کر جاؤں تو تیرا ہو جائے گا اور تو پہلے انتقال کرے تو پھر میرا ہوگا اور میری ملک ہوگا تو یہ جائز ہے اور وہ مکان مالک کی ملک سے نکل کر اس کا ہو جاتا ہے جسے دیا ہے اور اس کے بعد اس کے وارث مالک ہوتے ہیں دینے والے کی طرف نہیں پھرتا یعنی مالک کی طرف واپس نہیں آتا جیسے عمریٰ ہوتا ہے اور جس حدیث میں آیا ہے کہ رقبیٰ نہ کرو وہ نہی تنزیہی پر محمول ہے

ہبہ کا بیان

فائدہ۴:۔ ہبہ کے معنی کسی کو کسی چیز کا بغیر عوض کے عقد کے ساتھ حیات میں مالک بنا دینا ہے یعنی کسی کو بغیر عوض للہ کوئی چیز دیدینا۔ اور اسے نیکی اور احسان کے عام تر معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور وہ قرض کا ہبہ ہے اس شخص سے جس پر قرض ہے اور یہ صدقہ ہے اور ہبہ وہ ہے جس سے محض ثواب آخرت مقصود ہوتا ہے۔ لہٰذا ہبہ کرنا کسی چیز کا عین حیات دوسرے۵ شخص کو بغیر عوض جائز ہے۔ اور ہبہ کرنے سے وہ چیز مالک کی ملک سے نکل کر اس کی ملک ہو جاتی ہے جسے ہبہ کیا ہو اور اس چیز کا ہبہ جائز ہے

۳ مسک الختام صـ۱۱۶　۴ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الہبہ　۵ مسک الختام صـ۱۱۴
ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ بلوغ المرام باب الہبہ　۶ مسک الختام صـ۱۱۴　۷ حدیث بلوغ المرام باب الہبہ ۱۲

جسے بیچنا جائز ہے اور کسی چیز کا اپنی اولاد کو ہبہ کرنا جائز ہے لیکن اگر اولاد ایک سے زائد[۱] ہو تو واجب ہے کہ اوروں کو بھی اتنا ہی دے جتنا ایک کو دیا ہے اور سب اولاد میں برابری کرے چاہے بیٹے ہوں یا بیٹی ہو سب کو برابر دے اس میں فرق کرنا جائز نہیں ہے کہ ایک کو تو دے اور دوسرے کو نہ دے یا ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم اگر ایسا کیا ہے تو ہبہ باطل ہے اور ماں پر والدین کی خدمت اس کے برابر واجب نہیں ہے جسے ہبہ کیا ہے اور ہبہ واپس لینا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور صدقہ و ہدیہ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے کہ اسے واپس لینا حرام ہے لیکن باپ بیٹے کو ہبہ کر کے واپس لے سکتا ہے وہ بیٹا بڑا ہو یا چھوٹا۔ **فائدہ:۔** اور ایسے ہی اس ہبہ کو واپس لینا جائز[۲] ہے جس میں عوض کی شرط ہو اور عوض نہ ملا ہو اور اس ہبہ میں جس میں قبضہ نہ کیا ہو اور ایسے ہی اس ہبہ کو جو میراث کی وجہ سے اسے واپس مل گیا ہو۔ اور ہبہ[۳] کی ہوئی چیز کا خریدنا اس کے لئے جائز نہیں ہے اگرچہ کہ وہ اسے ایک درہم میں بیچتا ہو یعنی اس کی ارزانی کو نہ دیکھے بلکہ یہ دیکھے کہ وہ صدقہ ہے اور یہ ظاہر میں صدقہ میں لوٹتا ہے اور ولاء کا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے اور جس چیز کا بیچنا جائز نہیں ہے اس کا ہبہ[۴] جائز نہیں ہے، ہبہ میں ایجاب[۵] و قبول کی شرط نہیں ہے بلکہ قرینہ موجود ہو تو ہاتھ سے لینا دینا کافی ہے۔

ہدیہ کا بیان

ہدیہ کے معنی وہ موہوب لہ چیز ہے جس کا عوض دینا مستحب ہے اور ایک دوسرے کو ہدیہ اس[۶] لئے دیا جاتا ہے کہ اس سے غصہ اور کینہ دور ہوتا ہے یعنی اس سے بغض و عداوت جاتی رہتی ہے اور شفقت و محبت پیدا ہوتی ہے اور تکیہ اور تیل اور خوشبو اور دودھ تحفے میں بھیجنا جائز[۷] ہے اور ہدیہ واپس کرنا اچھا نہیں ہے اور کافر کا ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا[۸] جائز ہے اور نہی ابتدائے اسلام پر محمول ہے اور ہدیہ کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ تھوڑی چیز ہو تو اسے بھی ہدیہ کر دے اور ایسے ہی تھوڑی ہی چیز ہو تو اسے ہدیہ میں لے لینا چاہئے اور ہدیہ قبول کرنا اور لینا مستحب[۹] ہے اور کسی کو ہدیہ دیا جائے ہو سکے تو اس سے اس کا بدلہ دینا چاہئے[۱۰] اور نہ ہو سکے تو اس کی تعریف کرے اور اس کی تعریف میں مبالغہ کرے اور مبالغہ کا کمال یہ ہے کہ اسے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہے یعنی اللہ تجھے بہترین بدلہ دے اور اس[۱۱] کے عطیہ کو ظاہر

۳ مسک الختام ص۱۱۰ ۴ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الہبہ ۵ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کتاب ایضاً باب الفرائض ۶ مسک الختام ص۶۶ ۷ حدیث ابوہریرہ و انس رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الہبہ ۸ حدیث ابن عمر و ابو عثمان رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب العطایا ۹ حدیث مسک الختام ص۱۱۵ ۱۰ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الہبہ ۱۱ حدیث جابر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب العطایا ۱۲ حدیث نعمان رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الہبہ

کرے کیونکہ جس نے اپنے محسن کی تعریف کی اس نے واجب شکریہ ادا کیا یعنی فی الجملہ بدل اتار دیا اور جس نے کسی کا احسان چھپایا نہ تو اس کا بدلہ دیا اور نہ تعریف کی اس نے کفرانِ نعمت کیا۔ یعنی اس کی نعمت کا اقرار نہیں کیا اور جس نے بندے کا شکریہ نہیں ادا کیا وہ خدا کا شکریہ نہیں ادا کر سکتا اور مستحب[1] ہے کہ ہدیہ کا بدلہ اس سے اچھا دے بلکہ واہب کا راضی ہونا شرط ہے اور اگر وہ موہوب مقدار سے راضی نہ ہو تو اس سے زیادہ دینا چاہئے اور جب کوئی نیا پھل ہدیہ میں ملے تو مستحب ہے کہ اپنے دونوں ہونٹ اور آنکھ پر رکھے اور یہ دعا کرے کہ خدا جیسے تو نے ہمیں اس کا اول کھلایا ایسے ہی اس کا آخر بھی کھلا۔ فائدہ:۔ اس دعا سے مقصود درازی عمر ہے یا یہ کہ آخرت کی نعمت بھی نصیب کر۔

لقطہ کا بیان

[1]لقطہ کے معنی پڑی ہوئی چیز جس کے مالک کا پتہ نہ ہو اٹھانا ہے۔ اور جس پڑی چیز کے مالک کا پتہ نہ ہو اسے اٹھالینا جائز ہے اور جب کوئی پڑی چیز اٹھائے تو اس پر دو عادل گواہ بنا لینا واجب ہے تاکہ کوئی الزام یا زیادتی کا دعویٰ نہ کرے اور اپنی بھی ہوس دور ہو جائے اور ضروری ہے کہ اس کے ظرف[2] کی شناخت کرے یعنی جس میں لقطہ ہو چاہے وہ چمڑا ہو یا کپڑا اور اس کے سربند کی شناخت کرے یعنی جس دھاگے وغیرہ سے ہمیانی اور کیسہ یا مشک کا منہ باندھا جاتا ہے تاکہ کوئی ٹھیک ٹھیک اس کا پتہ بتا دے تو اسے دیا جا سکے پھر ایک سال تک وہاں جہاں چیز ملی ہو اور مسجدوں اور بازاروں میں جہاں لوگ یکجا ہوتے ہیں اس کا اعلان کرے اور اعلان کی صورت یہ ہے کہ یہ پکارے کہ جس شخص کی کوئی چیز غائب ہوئی ہو وہ آئے اور اس کی شناخت بتا کرے جائے پھر اگر ایک سال تک اس کا مالک آئے اور اس کے ظرف و سربند اور شمار کا پتہ بتا دے تو اسے دیدینا چاہئے اور اگر ایک سال تک مالک کا پتہ نہ لگے تو اس سے خود استفادہ کرے یعنی تعریف کے بعد وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے چاہے مالدار ہو یا غریب لیکن مالک کے آجانے پر اس کے اوپر اس کا ضمان لازم ہے یعنی چیز موجود ہو تو وہی اور نہ ہو تو اس کی قیمت ادا کر دے چاہے اس کا مالک کتنے ہی روز کے بعد آئے۔ اور کھوئی ہوئی بکری پکڑ لینا جائز ہے اور ایک سال تعریف کرنے کے بعد مالک نہ آئے تو اس سے استفادہ جائز ہے لیکن مالک آجائے تو اسے واپس دیدینا چاہئے۔ فائدہ:۔ اور ہر جانور کا جو کھو جائے یہی حکم ہے

[1] حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب العطایا [2] حدیث زید بن خالد رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب لقطہ
[3] حدیث عیاض رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب ایضاً ۔ حدیث ابو ہریرہؓ کتاب دباب ایضاً

اور جائز ہے بکری پانے والے کے لئے اس کا کھانا جب[1] کہ اسے بیابان میں اور آبادی سے دور پایا ہو
اور پڑی ہوئی لاٹھی اور رسی اور کوڑے کا اٹھا لینا[2] جائز ہے جسے عرف عام میں حقیر سمجھا جاتا ہے اور
بغیر تعریف[2] کے اس سے استفادہ جائز ہے[3] ایسے ہی پڑی ہوئی کھجور اٹھا لینا اور کھا لینا جائز ہے۔
اس کی تعریف واجب نہیں ہے۔ **فائدہ:۔** اور ہر پڑے ہوئے کھانے کا یہی حکم ہے اور لا وارث[4]
بچے کو جب کہ اس کے برباد ہونے کا ڈر ہو اٹھا لینا جائز ہے اور اس چیز کا بھی اٹھا لینا جائز ہے جو ویرانے
میں اور پرانی زمین میں پڑی ہوئی ہو اور اس پر اہل اسلام کی عمارت نہ پائی جائے اور کسی مسلمان کی
ملک میں داخل نہ ہو چاہے وہ چیز سونا چاندی ہو یا برتن اور زیور ہو اور اس میں جو پڑا ہوا مال پائے
اس میں سے پانچواں حصہ للہ دیدینا ہے یعنی اس میں اسی کا حق ہے جس نے پائی ہو کسی اور کا نہیں
ہے اور نہ اس کی تعریف کرنی واجب ہے اور ایسے ہی کوئی چیز جو ہے کے بل میں ہو تو اسے بھی اٹھا
لینا جائز ہے۔ اور کھوئے اونٹ کو پکڑنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کے ساتھ اس کا مشک اور موزہ ہوتا
ہے وہ پانی پر اترتا اور درخت سے کھاتا ہے یعنی وہ برباد نہیں ہوتا اور کئی کئی روز کا پانی اپنے پیٹ
میں رکھتا ہے اور اس شخص کے لئے پڑی چیز اٹھانا جائز نہیں ہے جو اس کی تعریف نہ کرے۔ کیونکہ
اس میں خیانت ہے اور حرم میں پڑی چیز اسی کے لئے اٹھانی جائز ہے جو اس کی تعریف کرتا اور مالک
تک پہونچاتا ہے[5] یعنی مکہ کے لقطہ کے لئے ابدی تعریف ہے اور اس کا مالک ہونے اور استفادے
کے لئے اٹھانا جائز نہیں ہے اور حاجیوں کی پڑی چیز اٹھانی جائز نہیں ہے چاہے حرم میں ہو یا دوسری
جگہ چاہے وہ مکہ جارہا ہو یا واپس ہو رہا ہو ایسے ہی حاجیوں کے لئے دوسرے کا لقطہ اٹھانا جائز نہیں
ہے اس لئے کہ اسے اپنے سے کام ہے اور اپنے سفر سے یعنی وہ اپنے شغل کی وجہ سے لقطہ کی تعریف
نہیں کرسکتا اور ذمی کافر کا لقطہ جس کا حاکم اسلام سے عہد و پیمان ہو۔ جائز نہیں ہے اور پڑی ہوئی
چیز کی تعریف نہ کرکے اسے چھپانا جائز نہیں ہے اور نہ اس کو غائب کرنا جائز ہے یعنی اسے دوسرے
مکان میں نہ بھیجدے۔

فرائض کا بیان

فائدہ:۔ جب کوئی شخص انتقال کرے یعنی قرآن و حدیث سے میراث کے متعین حصے

[1] حدیث جابرؓ مشکوۃ باب اللقطہ [2] حدیث انسؓ بلوغ المرام باب اللقطہ [3] حدیث عمرو بن شعیب مشکوۃ باب اللقطہ [4] حدیث زیدؓ بلوغ المرام باب اللقطہ [5] مسک الختام ص۱۲۶ [6] حدیث بلوغ المرام باب اللقطہ [7] حدیث علیؓ مشکوۃ باب الفرائض ۱۲

تو اس کے ترکہ سے ترتیب وار چار حقوق متعلق ہوئے ہیں پہلے اسے کفن دفن دیا جائے اور اس میں بقدر ضرورت مال لگایا جائے اور اس میں کمی یا اسراف نہ کیا جائے اس کے بعد اس کے ذمہ قرض ہو تو ادا کیا جائے قرض ادا کرنے کے بعد وصیت کیا ہو تو اس کے ایک ثلث مال تک سے وصیت پوری کی جائے پھر بقیہ اس کے ورثا میں ایسے تقسیم کیا جائے کہ پہلے ذوی[1] الفروض کو دیا جائے جن کا حصہ قرآن وحدیث سے متعین ہے اور اس کے بعد عصبات کو دیا جائے۔ اصحاب فرض بارہ[9] ہیں اور وہ باپ، دادا، اگرچہ اوپر کا ہو اور اخیافی بھائی جن دونوں کی ماں ایک اور باپ دو ہوں اور خاوند ہیں اور عورتوں میں، بیوی، بیٹی، اور پوتی اگرچہ نیچے کے درج کی ہو اور سگی بہن اور علاتی بہن اور اخیافی بہن اور ماں اور جدہ یعنی دادی اور نانی ہیں ان میں میت کے بیٹا یا پوتا ہو تو باپ[2] کا چھٹا حصہ ہے اگر پوتا نیچے درجے کا ہو اور بقیہ بیٹے کو ملے گا جو عصبہ ہے اور یہ دونوں نہ ہوں اور باپ کے ساتھ بیٹی یا پوتی ہو اگرچہ نیچے کے درج کی ہو تو باپ چھٹا حصہ پاتا ہے اور عصبہ بھی ہوتا ہے اور اگر میت کے اولاد نہ ہو اگرچہ نیچے کی ہو تو باپ محض عصبہ ہوتا ہے اور سب مال اسی کو ملتا ہے اور دادا[3] باپ کے مانند ہے تینوں حالتوں میں لیکن باپ ہو تو دادا کو نہیں ملتا اور اخیافی بھائی بہن کا چھٹا حصہ ہے اگر ایک[4] ہو اور دو یا زائد ہوں تو تیسرا حصہ جسے بھائی بہن کو برابر برابر تقسیم کیا جائے گا یعنی جتنا بھائی کو اتنا بہن کو اور اخیافی بھائی بہن میت کی اولاد ہونے پر اگرچہ نیچے درجے کی ہو نہیں پائیں گے اس لئے کہ وہ کلالہ ہیں جیسا کہ آیت کلالہ سے ثابت ہوتا ہے اور اس کے وارث ہونے کے لئے اولادِ میت اور اس کے باپ دادا کا نہ ہونا شرط ہے۔ اور[5] شوہر کی دو حالتیں ہیں میت کی اولاد موجود ہونے چوتھا حصہ اور (بیوی) میت کی اولاد نہ ہونے پر آدھا۔ اور[6] بیوی کا ایک ہو یا زیادہ میت (شوہر) کی اولاد موجود ہونے پر آٹھواں حصہ اور نہ ہونے پر چوتھائی حصہ ہے اور ماں کے ساتھ میت کی اولاد یا ایک بھائی اور بہن یا دو بھائی یا دو بہن یا زیادہ ہوں تو اس کا چھٹا حصہ ہے چاہے وہ سگے ہوں یا سوتیلے اور ان میں سے کوئی نہ ہو یا ایک ہی بھائی یا ایک ہی بہن ہو تو اس کو کل مال کا تیسرا حصہ ملتا ہے اور اگر ماں کے ساتھ میت کا باپ اور شوہر یا باپ اور بیوی موجود ہو تو شوہر یا بیوی کا

---

[1] حدیث ابن عباسؓ بلوغ المرام باب الفرائض [2] مضمون سیر کھی مطبوعہ مصطفائی صـ۲۲ [3] حدیث عمران بن حصین مشکوٰۃ باب الفرائض [4] مضمون آیت و ان کان رجل یورث کلالۃ [5] مضمون ولکم نصف ما ترک [6] مضمون ولھن الربع مما ترکتم [7] مضمون لکل واحد منھما السدس [8] مضمون فان کان لہ اخوۃ [9] مضمون فان لم یکن لہ ولد وورثہ ابواہ ۱۲

حصہ دینے کے بعد اس کو بقیہ مال کا تیسرا حصہ ملتا ہے اور اگر اس مسئلے میں باپ کے بجائے دادا ہو تو ماں کا حصہ کل کا تہائی ہے کیونکہ اس میں دادا باپ کے برابر نہیں ہے اور دادی کا[1] چھٹا حصہ ہے چاہے ایک ہو یا زیادہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے یعنی نانی ہو یا دادی۔ اور[2] ماں کے ہوتے ہوئے دادی کو نہیں ملتا۔ اور[3] بیٹی ایک ہو تو اس کا آدھا حصہ ہے اور دو یا زائد ہوں تو ان کو دو تہائی ملتا ہے جب کہ ان کے ساتھ بیٹا یا پوتا نہ ہو اور بیٹا کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اور اس کا حصہ بیٹے کے حصے کے نصف ہوتا ہے اور اگر میت کے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں[4] ہو تو ان میں ترکہ ایسے تقسیم ہوگا کہ بیٹے کو دو حصہ اور بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ اور پوتی ایک ہو تو اس کا حصہ آدھا اور دو ہوں یا زائد تو دو تہائی پاتی ہیں لیکن جب میت کے بیٹی نہ ہو کیونکہ پوتی بیٹی کے قائم مقام ہوتی ہے جب کہ بیٹی موجود نہ ہو اور میت کے ایک بیٹی ہو تو پوتی کو چھٹا[5] حصہ ملتا ہے اور دو بیٹیوں کے کے ساتھ پوتی کو کچھ نہیں ملتا کیونکہ بیٹیوں کے دو تہائی پانے کے بعد پوتیوں کے لئے کچھ نہیں رہ گیا لیکن پوتی کے ساتھ پوتا بھی ہو تو بیٹیوں کے ہوتے ہوئے پوتی عصبہ ہوگی جب کہ پوتا اس کے برابر کا یا نیچے کا ہو اور اگر پوتے اوپر کے درجہ کا ہو تو نیچے کی پوتیوں کو نہیں ملتا اور پہلی صورت میں تقسیم بصورت عصوبت ہوگی یعنی پوتے کا دو حصہ اور پوتی کا ایک حصہ ہوگا۔ یہ پوتا پوتی کا سگا بھائی ہو یا سوتیلا بھائی یا چچازاد بھائی اور پوتی میت کے بیٹے کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں پائے گی اور میت کی اولاد اور بیٹے کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں پرپوتی بیٹی کی تمام حالتوں میں اس کے برابر ہوتی ہے اور پوتے کی اولاد پوتے کے ہوتے اور بیٹے کی اولاد بیٹے کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں پائے گی۔ اور اخیافی بہن اور بھائی میت کی اولاد اور اس کے بیٹے کی اولاد کے ہونے پر اگرچہ نیچے کی ہو کچھ نہیں پاتے ایسے ہی باپ دادا کے موجود ہونے کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔ اور سگی بہن[6] بیٹی اور پوتی کے نہ ہونے کی صورت میں سب حالتوں میں ان کے برابر ہوتی ہے یعنی ایک ہو تو آدھا پاتی ہے اور دو یا زائد ہوں تو دو ثلث اور سگی بہن کے نہ ہونے پر سوتیلی بہن یہی حکم رکھتی ہے اور سگی یا سوتیلی بہن میت کی[7] بیٹی اور پوتی[8] کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اگرچہ نیچے کی ہو اور سوتیلے بھائی کے ساتھ صاحب فرض ہوتی ہے اور سوتیلے بھائی[9] بہن ایک سگے بھائی کے ساتھ

---

[1] حدیث مشکوٰۃ کتاب الفرائض وحدیث بریدہؓ بلوغ المرام باب الفرائض [2] حدیث بریدہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً [3] مضمون آیت فان کانت واحدۃ فلھا النصف الخ [4] مضمون آیت یوصیکم اللہ الخ [5] حدیث ہذیل مشکوٰۃ باب الفرائض [6] مضمون آیت ان امرؤ ھلک ولیس لہ ولد واخت الخ [7] حدیث شریف مطبوعہ مصطفائی ص ۳۲ [8] حدیث بلوغ المرام باب الفرائض [9] آیات واحادیث سے مستفاد مسائل۔

کچھ نہیں پاتے اور ایک سگی بہن ہو تو سوتیلی کا چھٹا حصہ ہوتا ہے چاہے ایک ہو یا زائد اور دو سگی بہنوں کے ساتھ سوتیلی بہن ساقط ہو جاتی ہے لیکن سوتیلی بہن کے ساتھ سوتیلا بھائی ہو تو ایک یا دو سگی بہن کے ہوتے ہوئے اور سگی بہن کے نہ ہونے پر سوتیلے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے اور حصہ بطور عصوبت سگی بہن بیٹی اور پوتی کے ساتھ عصبہ ہوگی تو سوتیلے بھائی بہن کو نہیں ملے گا۔ اور سگی بہنیں اور بھائی اور سوتیلے بھائی بہن میت کے بیٹا پوتا اور باپ اور دادا کی وجہ سے حصہ نہیں پائیں گے **فائدہ**:۔ جو حدیث میں ہے کہ ذوالفروض کو دینے کے بعد جو رہ جائے تو وہ میت کے نزدیک رجل مذکر کے لئے اس سے مقصود عصبہ ہے۔ اور عصبات کی چار قسم ہے اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے ہوں دوسرے باپ اور دادا اگرچہ اوپر کا ہو تیسرے سگے اور سوتیلے بھائی اور ان کے بیٹے اگرچہ نیچے کے ہوں چوتھے میت کے چچا جو باپ کی طرف سے ہوں اور ان کے بیٹے اور پوتے اگرچہ نیچے کے ہوں اور ان میں اول بیٹا ہے پھر پوتا اگرچہ نیچے درجے کے ہوں پھر باپ اور دادا اگرچہ اوپر کا ہوں پھر بھائی اور اس کے بیٹے اگرچہ نیچے کے ہوں پھر چچا اور ان کے بیٹے اگرچہ نیچے کے ہوں تو جہاں قسم اول ہو وہاں بقیہ تین ساقط ہو جائیں گے اور ایسے ہی ترتیب وار ایک قسم کے ہونے سے بعد کے سب نہیں پائیں گے اور ان میں جو قریب ہوگا وہ بعید سے اولی ہے کیونکہ حدیث[2] فھو لاولی رجل ذکر عام ہے جو سبھی قریب کو شامل ہے بقیہ تفصیل فرائض میں ہے شائق کو ان کا مطالعہ کرنا چاہئے اور جب ماموں کا کوئی وارث اور عصبہ نہ ہو تو بھانجا وارث ہوتا ہے ایسے ہی جب کوئی ذوی الفروض اور عصبہ نہ ہو تو ماموں بھانجے کا وارث ہوتا ہے اور اگر میت کی ماں نہ ہو تو خالہ اپنے بھانجے کی وارث ہوتی ہے اور خالہ اور پھوپھی ایک ساتھ ہوں تو پھوپھی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی ملے گا کیونکہ خالہ ماں کے نہ ہونے پر ماں کی جگہ ہے اس لئے بھانجا، ماموں، اور خالہ ذوی الارحام ہیں۔ **فائدہ**:۔ ان کے سوا[3] اور بھی ذوی الارحام عصبہ ہوتے ہیں جب کہ ذوی الفروض اور عصبہ نہ ہوں اور ذوی الارحام بیت المال سے اولی ہیں اور ذوی الارحام وہ وارث ہوتے ہیں جو ذوی الفروض اور عصبہ نہ ہوں، اور سگے بھائی وارث ہوتے ہیں سوتیلے نہیں۔ **فائدہ**:۔ یعنی کوئی اپنے سگے بھائی اور سوتیلے بھائی چھوڑے تو سگے بھائی[4] جو ماں باپ دونوں میں شریک ہوں وارث ہوتے ہیں اور سوتیلے جو فقط باپ میں شریک ہوں وہ وارث نہیں ہوتے۔ اگر لڑکا[5] آواز کرے تو وارث ہوتا ہے۔ **فائدہ**:۔ یعنی

؎ ۔ [1] حدیث ابن عباسؓ بلوغ المرام باب الفرائض [2] حدیث انس و مقدام مشکوۃ باب الفرائض [3] مسک الختام صہ ۱۳۲ و حدیث بریدہ مشکوۃ باب الفرائض [4] حدیث علیؓ مشکوۃ باب الفرائض [5] حدیث جابر رضی اللہ عنہ کتاب و باب ایضاً ۱۲

اگر بچہ آدھے سے زیادہ پیدائش کے وقت برآمد ہوا ہو اور اس میں حیات کے آثار ہوں جیسے سانس لی ہو یا چھینک دیا ہو یا کوئی عضو ہلایا ہو پھر انتقال کر گیا ہو تو وہ خود وارث ہوتا ہے اور اس کا متروکہ اس کے ورثاء اور عصبہ میں تقسیم کیا جائے گا اس لئے کوئی وفات پا جائے اور اس کا وارث پیٹ میں ہو یعنی اس کی عورت حاملہ ہو تو اس کے لئے میراث رکھ چھوڑنی چاہئے پھر اگر پیدا ہونے کی نشانی پائی جائے تو اپنے باپ کا وارث ہوگا اور اس کے بعد اس کی میراث اس کے ورثاء کی طرف لوٹے گی اور عورت تین شخص کی وارث[1] ہوتی ہے اپنے آزاد کردہ غلام کی یعنی ایک عورت کسی کو آزاد کرے اور اس کے انتقال کے وقت اس کا کوئی عصبہ نسبی نہ ہو تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی اور ایسے ہی پڑے پائے ہوئے بچے کی وارث ہوتی ہے یعنی ایک عورت نے راہ میں پڑا لاوارث بچہ پالیا اور اس کی پرورش کی تو اس کے بعد اس کے مال کی وارث ہوتی ہے اور ایسے ہی اپنے لعان کے بچے کی وارث ہوتی ہے۔ **فائدہ:۔** لعان یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی پر الزام لگائے اور بچہ کا انکار کر دے کہ میرا نہیں اور اس کی وجہ سے شوہر بیوی میں لعان ہوا تو جس بچے کے بارے میں لعان ہوا ہے اس کا نسب اس کے باپ سے ثابت نہیں ہوگا اور دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے بلکہ اس کا نسب اس کی ماں سے ثابت ہوگا اور یہ دونوں ایک[2] دوسرے کے وارث ہوں گے وہ اپنی ماں کے مال کا وارث ہوگا اور ماں اس کے مال کی۔ **فائدہ:۔** اور ولد الزنا کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا نسب باپ سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کا نسب ماں سے ثابت ہوتا ہے اور وہ[3] ماں کا وارث اور ماں اس کی وارث ہوتی ہے۔ اور آزاد کرنے والا اپنے آزاد کردہ غلام کا وارث ہوتا ہے یعنی غلام آزاد وفات پا جائے اور اس کا کوئی عصبہ نسبی نہ ہو تو جس نے آزاد کیا ہے وہ اس کا وارث ہوتا ہے اور ایسے آزاد کردہ غلام اپنے مالک کا جب کہ اس کے ذوی الفروض اور عصبہ نہ ہوں اور عورت اپنے شوہر کی دیت کی وارث ہوتی ہے۔ **فائدہ:۔** یعنی کوئی کسی کو قتل کر دے اور مقتول کے وارث اس کی دیت پر راضی ہو جائیں تو اس دیت میں سے اس کی بیوی کو بھی حصہ ملے گا اور دیت سو اونٹ ہے۔ اور جس کا ذوی الفروض، عصبہ، اور ذوی الارحام میں سے کوئی وارث نہ ہو اس کا مال بیت المال میں رکھا جائے گا اور مسلمانوں کے مفاد

---

[1] حدیث مشکوٰۃ باب الفرائض [2] حدیث مشکوٰۃ باب المنہی عنہا [3] حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب الفرائض [4] ایسے ہی عورت کو حالت بیماری میں طلاق دی ہو تو وہ شوہر کی وارث ہوتی ہے حدیث عائشہؓ و بریدہؓ مشکوٰۃ باب الفرائض [5] حدیث مشکوٰۃ فصل رابع۔ ۱۲

میں صرف کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے اور اس کے بعد اس کا کوئی ذوی الفروض وعصبہ اور ذوی الارحام نہ ہو تو اس کے مال کا وارث ہوتا ہے۔ فائدہ :۔ ولاء پر مسلمان ہوا ہے اور جو مال کا وارث ہوتا ہے وہ ولاء کا وارث ہوتا ہے۔ فائدہ :۔ ولاء آزاد کردہ غلام کے مال کو بولتے ہیں یعنی مثال کے طور پر باپ نے بعد اس کا آزاد کردہ غلام انتقال کیا تو اس کے مال کا وارث اس کا بیٹا ہوگا یہ عصبہ کے ساتھ یعنی عصبہ بنفسہ کے ساتھ خاص ہوتا ہے یعنی ولاء کا وارث عصبہ بنفسہ ہوتا ہے لہذا بیٹی ولاء کی وارث نہیں ہوتی اور بھتیجا اپنی پھوپھی کا وارث ہوتا ہے اور مسلمان کافر[۳] کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ فائدہ :۔ اس پر اجماع ہے، اور قاتل اپنے مقتول[۴] کا وارث نہیں ہوتا یعنی جو مورث کو قتل کردے وہ اس کی میراث نہیں پاتا اور جو لڑکا زندہ نہ پیدا[۵] ہوا ہو وہ وارث نہیں ہوتا عورت اپنے شوہر کے آزاد کردہ کی ولاء نہیں پاتی جس نے اس کے شوہر کے بعد وفات پائی ہو اور علم فرائض سیکھنا اور سکھانا مستحب[۶] ہے اس لئے کہ یہ آدھا علم ہے اور وہ اول علم ہے جو اس امت سے نکال لیا جائے گا۔

وصیّت کا بیان

فائدہ :۔ وصیت کا لفظ موصی کے فعل اور مال وصیّت دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور شریعت میں وہ عہد خاص ہوتا ہے جو موت کے بعد کی چیز کی طرف منسوب ہو یعنی یہ کہ میری موت کے بعد ایسا ایسا کرنا۔ اگر کوئی مسلمان کسی چیز کی وصیت کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے[۷] چاہیے کہ دو رات نہ کاٹے مگر اس کے پاس اس کی وصیت لکھی ہوئی ہو یعنی وصیّت نامہ لکھ کر ہر وقت ساتھ رکھے ایسا نہ ہو کہ اچانک موت آجائے اور وصیت کرنے کا موقع نہ ملے۔ فائدہ :۔ مقصد[۸] یہ ہے کہ تھوڑا زمانہ بھی نہ گذرنے دے لیکن ایک رات گذر جائے تو کوئی بات نہیں دیر کرنے کی حد تین راتیں ہیں اس سے زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیئے اور اس شخص پر وصیت واجب ہے جس پر شرعاً کوئی حق ہو اور وصیّت نہ کرنے پر وہ برباد ہو سکتا ہو جیسے امانت، قرض، وغیرہ

---

[۱] حدیث تمیمہ مشکوٰۃ باب الفرائض [۲] حدیث عمرو بن شعیب مشکوٰۃ باب ایضاً [۳] حدیث امامہ مشکوٰۃ باب الفرائض [۴] حدیث ابوہریرۃ کتاب وباب ایضاً [۵] حدیث ربیعہ مشکوٰۃ فصل رابع [۶] حدیث مشکوٰۃ فصل رابع [۷] حدیث مسک الختام ص۱۲۶ [۸] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ بلوغ المرام باب الوصایا [۹] مسک الختام ص۱۲۷

۱۲

ہو اور جس پر کوئی واجب نہیں ہے اس کے لئے مستحب ہے اور واجب وصیت پورے مال میں نافذ ہو گی اور اس کو ورثاء پر اولیت حاصل ہے اور وصیت مستحب ثلث مال میں نافذ ہو گی اور وصیت اور اس پر عمل بغیر شہادت کے درست ہے یعنی محض موصی کا وصیت نامہ لکھنا کافی ہے اگرچہ کہ اس پر کوئی شاہد نہ ہو جس کے سامنے لکھا گیا ہو اور وصیت نامہ ایسے لکھنا چاہیئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ چیز ہے جس کی وصیت کی فلاں ابن فلاں نے وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا اہل نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور قیامت آنی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور خدا یقیناً جو قبر میں ہیں انہیں اٹھائے گا۔ اور اپنے اہل خانہ کو وصیت کرے کہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور مل کر رہیں اور اگر ایماندار ہوں تو اللہ اور رسول کا حکم مانیں اور انہیں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی وصیت کرے کہ اللہ نے تمہارے لئے دین کا انتخاب کر دیا ہے اس لئے حالت ایمان پر انتقال کر و اور وصیت کرے کہ میرے بعد کوئی حادثہ پیش آئے تو ایسے ایسے کرنا یعنی اس خطبے کے بعد جو وصیت چاہے کرے۔ چاہے مال کی یا معاملے کی اور ثلث مال کی وصیت جائز ہے لیکن ثلث سے کم کی وصیت مستحب ہے یعنی چوتھائی یا پانچویں حصے کی اس لئے کہ ثلث بھی زیادہ ہے۔ اور جس کے وارث موجود ہوں اس کے لئے ثلث مال سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں ہے اور اگر کرے بھی تو ثلث سے زیادہ میں نافذ نہیں ہو گی لیکن اگر ورثاء اجازت دیدیں تو تہائی سے زیادہ کی بھی وصیت جائز ہے کیونکہ ثلث سے زیادہ کی وصیت کی ممانعت ورثاء کی رعایت کے لئے ہے اسلئے وہ اجازت دیدیں تو جائز ہے اور اگر وارث نہ ہوں تو ثلث سے زیادہ کی وصیت درست ہے اور اپنے مال کی وصیت للہ کرنی جائز ہے یعنی خاص شخص یا مصرف کا نام نہ لے تو وصیت درست ہے اور اسے نمازیوں اور حاجیوں وغیرہ پر صرف کیا جائے گا۔ اور تھوڑے مال میں وصیت نہیں ہے **فائدہ**: تھوڑا مال چھ، سات سو درہم ہے اور زیادہ مال جس میں وصیت ہے ہزار درہم ہے اور وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے اور اگر کسی وارث کے لئے وصیت کر بھی جائے تو نافذ نہیں ہو گی لیکن اور ورثاء اجازت دیدیں تو درست ہے۔ اور ورثاء کو وصیت میں ضرر پہونچانا جائز نہیں ہے یعنی تہائی مال سے زیادہ کی وصیت یا ایک وارث کو پورا مال ہبہ کر دینا تاکہ دوسرے ورثاء کو نہ ملے یا کم ملے جائز نہیں ہے اور ایسے ہی مال سے وارث کو نہ دینا جائز نہیں ہے اور جو ایسا کرے گا اسے

---

۱ مسک الختام صفحہ ۱۳۷ ۲ حدیث سعدؓ بلوغ المرام باب الوصایا ۳ مسک الختام صفحہ ۱۳۷ ۴ حدیث ابوامامہؓ مشکوٰۃ باب الوصایا ۵ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کتاب و باب ایضاً ۶ حدیث انسؓ کتاب و باب ایضاً ۱۲

اللہ تعالیٰ جنت نہیں دے گا اور کافر کے لئے[۲] وصیت جائز نہیں ہے اور کافر کی وصیت[۳] جائز نہیں ہے۔ اور قرض ادا کرنے سے پہلے وصیت پوری[۴] کرنا جائز نہیں ہے اور وصیت میں اسی کلام کا اعتبار ہے جو اخیر میں کرے اور اس پر بات پوری کرے یعنی مثال کے طور پر ایک غلام آزاد کرنے کی وصیت کی پھر وصیت واپس لے لیا اور دوسرا غلام آزاد کیا تو پہلی وصیت باطل ہے اور جس کو آزاد کرنے کی وصیت اخیر میں کی وہ وصیت نافذ ہوگی۔

غلام آزاد کرنے کا ثواب

فائدہ:۔ آزاد کرنے کا معنی کسی انسان سے ملک کو اٹھا دینا ہے اور غلام اور کنیز کا آزاد کرنا مستحب ہے اور اس کا ثواب ہے اور جو[۵] مسلمان کوئی غلام آزاد کرتا ہے اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو جہنم سے رہا کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے بدلے اور اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ اور کافر غلام آزاد کرنا درست نہیں ہے اور اس کا کوئی ثواب نہیں اور کافر کے آزاد کرنے سے مسلمان کا آزاد کرنا افضل ہے ایسے ہی غلام کا آزاد کرنا کنیز کے آزاد کرنے سے افضل ہے بلکہ کنیز کے آزاد کرنے میں نصف ثواب ہے لیکن عورت کو عورت آزاد کرے تو اس کو پورا ثواب ہے اور جو غلام بیش قیمت اور پیارا ہو اسے آزاد کرنا افضل ہے اور اس غلام کو آزاد کرنا افضل ہے جو شرکت کا نہ ہو اور[۶] میت کی طرف سے غلام آزاد کرنا مستحب ہے اور میت کا ہر عضو غلام کے عضو کے بدلے آگ سے رہا ہوتا ہے[۷] اور آزاد کرنے کی سفارش مستحب ہے۔

شرکت کا غلام آزاد کرنے کا بیان

[۸] اور شرکت کے غلام کا آزاد کرنا جائز ہے مثال کے طور پر دو شخص کی شرکت میں غلام ہو اور ایک اپنا حصہ جو آدھا یا کم و بیش ہو آزاد کر دے تو اگر اس کے پاس مال ہے جو غلام کی قیمت کے برابر ہو تو بقیہ کی قیمت لگا کر بقیہ غلام بھی اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور پھر اور[۹] شریکوں کو قیمت کا حصہ ادا کر دیا جائے گا اور جس نے اپنا حصہ آزاد کیا ہے وہ مفلس اور فقیر ہو تو جو اس میں سے آزاد

[۱] حدیث اسامہؓ مشکوٰۃ باب الفرائض [۲] حدیث علیؓ مشکوٰۃ باب ایضاً [۳] حدیث عمرو بن شعیبؒ مشکوٰۃ باب الوصایا [۴] حدیث مشکوٰۃ فصل رابع باب الوصایا۔ [۵] حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب العتق [۶] حدیث ابوذر دیرؓ مشکوٰۃ باب العتق [۷] حدیث مشکوٰۃ باب العتق ص۲۸۶ [۸] حدیث سمرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً [۹] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب عتق العبد المشترک ۔ ۱۲

کر دیا اتنا آزاد ہو گیا اور شریکوں کا حصہ غلام رہے گا، اور شریک کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے حصے کی قیمت کے لئے غلام سے سعایہ یعنی محنت کرائے جب کہ معتق جس نے آزاد کیا ہے وہ مالدار ہو۔ اور ایسے ہی شریک پر اپنا حصہ آزاد کرنا لازم نہیں ہے اور نہ اس کے لئے اسے مجبور کیا جائے گا جب معتق مالدار ہوں۔ لیکن جس نے آزاد کیا ہے وہ فقیر ہو تو شریک اپنے حصے کی قیمت کے لئے غلام سے محنت کرا سکتا ہے لیکن اسے مشقت میں ڈالنا یعنی اس کی سکت سے زیادہ تکلیف دینا جائز نہیں ہے یہ سب حکم اس وقت کے لئے ہے جب غلام دو[1] یا کئی شخص کی شرکت میں ہو لیکن پورا غلام ایک شخص کا ہو اور اس میں سے مثال کے طور پر آدھا یا تہائی آزاد کر دے تو پورا غلام آزاد ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ مالک مالدار ہو اور اگر مالدار نہیں تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہو گا اور بقیہ غلام رہے گا۔ **فائدہ:۔** اور سعایہ کی حدیث غلام کے قادر ہونے پر محمول ہے اور حدیث والا فقد عتق منہ ما عتق اس پر محمول ہے کہ جس نے آزاد کیا ہو وہ فقیر ہو اور غلام سعایہ نہ کر سکے۔

بیماری کی حالت میں غلام آزاد کرنے کا بیان

موت کی بیماری کی حالت میں غلام آزاد کرنا جائز ہے لیکن اس میں سے ورثاء کی رعایت کے لئے ایک تہائی ہی آزاد ہوتا ہے لہٰذا اگر مرض الموت میں تین غلام آزاد کرے تو ان میں ایک آزاد ہو گا اور دو آزاد نہیں ہوں[2] گے اور نہ ہر ایک میں سے تہائی آزاد ہو گا اور مرض الموت میں غلام کو آزاد کر کے واپس لینا درست ہے یعنی پہلے ایک غلام آزاد کیا پھر اسے واپس لے کر دوسرا آزاد کر دیا تو یہ درست ہے۔ اور میت کی طرف سے غلام آزاد کرنا درست[3] ہے اور اس کو اس کا ثواب ملتا ہے **فائدہ:۔** اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبادت مالی کا ثواب میت کو ملتا ہے اور اس پر سب علماء کا اتفاق ہے اور عبادت بدنی میں اختلاف ہے اور درست یہ ہے کہ میت کو اس کا بھی ثواب ملتا ہے۔

قرابتدار محرم کو آزاد کرنے کا بیان

فائدہ:۔ قرابتدار محرم جس سے کبھی نکاح درست نہ ہو جیسے باپ، بیٹا، بھائی، چچا اور

[1] حدیث ابو الملیح مشکوٰۃ باب العتق [2] اور ایک کی تعیین قرعہ سے ہو گی [3] حدیث یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب العتق ۱۲

جو ان کے معنی میں ہوں ان کا خریدنا جائز ہے اور جو کسی قرابتدار محرم کا مالک ہو خریدنے سے یا ہبہ یا وارثت کی وجہ سے تو وہ محض اس کے مالک ہونے سے اس کی طرف سے آزاد ہو جاتا ہے

فائدہ:۔ مثال کے طور پر باپ نے بیٹے کو خریدا یا بھائی نے بھائی کو تو صرف خریدنے ہی سے آزاد ہو جائے گا اس میں آزاد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن جو قرابتدار محرم نہ ہو وہ جیسے چچا کا بیٹا اور جو اس کے مانند ہے اس کو جب تک آزاد نہ کرے آزاد نہیں ہوتا۔ اور کوئی بیٹا اپنے باپ کا بدلہ نہیں اتار سکتا یعنی اس کے احسان مگر ایسے کہ اسے غلام پائے تو خرید کر اس کو آزاد کر دے۔

مکاتب کا بیان

مکاتب وہ غلام ہوتا ہے جس کو مالک یہ لکھدے کہ وہ مثال کے طور پر دس یا بیس روپئے ادا کر دے تو آزاد ہے اور جب وہ اتنا روپیہ ادا کر دیتا ہے تو آزاد ہو جاتا ہے اور غلام کو مکاتب کرنا اور یہ لکھنا جائز ہے کہ اس قدر روپیہ ادا کر کے آزاد ہو جائے اور وہ بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہو جاتا ہے اور جب تک اس پر بدل کتابت کا ایک درہم بھی رہے وہ آزاد نہیں ہوتا اور مکاتب کو بیچنا اور ہبہ کرنا اور اس کی وصیت کرنی درست ہے اور اس پر غلاموں کے سبھی احکام نافذ ہوتے ہیں اور بیچنے وغیرہ سے کتابت کالعدم نہیں ہوتی لیکن اس سے وہ کتابت مقصود ہے کہ جس میں کتابت کا بقیہ مال نہ پائے اگرچہ کہ ایک درہم ہو اور اگر مکاتب کے پاس اس قدر مال ہو کہ بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ آزاد کے حکم میں ہے اگرچہ ابھی پورا ادا نہ کیا ہو اور مالک کو نہ ادا کیا ہو یعنی جب وہ قدرت رکھتا ہے تو گویا اس نے ادا کر دیا۔ اور غلام کا اپنی مالکہ کو کتابت سے پہلے اور پورا بدل کتابت ادا کرنے سے پہلے دیکھنا جائز ہے اور اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کا منطوق اس پر دال ہے جو سورہ نور میں ہے۔ اور اگر مکاتب کچھ بدل کتابت ادا کرے پھر مجبور ہو جائے مثال کے طور پر سو روپیہ پر کتابت کیا اور دس روپیہ چھوڑ کر بقیہ ادا کر دیا تو وہ غلام ہے اور مالک کے لئے کتابت کو رد کرنا جائز ہے اور وہ غلام اپنے اصل حکم پر آ جائے گا اور اس نے جو پہلے بدل کتابت ادا کیا ہے وہ مالک کا ہو جائے گا مالک اس کو پھیر نہیں سکتا اور بدل

کتابت ادا کرنے کے لئے مکاتب کی مدد کرنی مستحب ہے اور اس کا بڑا ثواب ہے جو مکاتب کی مدد کرے گا قیامت کے روز اللہ کے سائے میں ہو گا۔

غلام مدبر اور ام الولد کا بیان

مدبر وہ غلام ہوتا ہے جس کے مالک نے کہا ہو کہ تم میری موت کے بعد آزاد ہو اور ام الولد وہ کنیز ہوتی ہے جسے مالک کے نطفے سے اولاد ہو[1] اور غلام کو مدبر کرنا جائز ہے ایسے ہی مدبر سے خدمت لینی اور کنیز ہو تو اس سے صحبت کرنی یا اس کی دوسرے سے اس کی رضا کے بغیر شادی کر دینی جائز ہے اور ضرورت پر غلام مدبر کو بیچنا جائز ہے لیکن بے ضرورت اس کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور ام ولد کنیز مدبر ہوتی ہے اور اپنے مالک کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ ام ولد کو فروخت کرنے کے سلسلے میں مختلف حدیثیں آئی ہیں بعض سے اس کو فروخت کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور بعض سے عدم جواز اس لئے احوط نہ بیچنا ہے کیونکہ کم از کم مشتبہ ضرور ہے اور مشتبہ سے پرہیز اولیٰ ہے۔

آزادی سے متعلق مسائل کا بیان

[1] آزاد شدہ غلام پر خدمت کی شرط لگانی جائز ہے یعنی مالک اس شرط پر غلام کو آزاد کرے کہ تاحیات وہ دوسرے کی یا خود مالک کی خدمت کرے گا تو درست ہے اور آزادی کو[2] شرط کے ساتھ معلق کرنا درست ہے اس صورت میں شرط پائے جانے پر آزاد ہو جائے گا اور آزاد کردہ غلام کی میراث جس کے وارث اور عصبہ نہ ہوں اس کے لئے ہوتی ہے جس نے آزاد کیا ہے اور غلام کے پاس مال ہو تو اس کا مال اس کے مالک کا ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔ **فائدہ**: غلام مال کا مالک[3] تو ہوتا نہیں اس کا مال کیا ہو گا بلکہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ مالک نے غلام کو کمانے کی اجازت دی ہو اور اس نے مال حاصل کیا ہو وہ مالک کی ملک ہے مگر یہ کہ مالک[4] آزاد کرتے وقت اسے غلام کی ملک میں دیدے تو وہ مال مالک کی طرف سے غلام پر ہبہ ہو جائے گا اور جو غلام خریدے اور اس کے مال کی شرط نہ کرے تو وہ خریدار کا نہیں ہو گا کیونکہ اس کا مال مالک کی ملک ہے لیکن خریدار شرط کرے تو اس کا ہو جائے گا۔

---

[1] حدیث سفینہ بلوغ المرام باب العتق [2] حدیث عائشہؓ کتاب و باب ایضاً [3] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب العتق [4] حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب اعتاق ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قسموں کا بیان

فائدہ ۔ قسم یا تو ارادے سے ہوتی ہے یا عادت کے طور پر بغیر قصد و ارادہ پھر چاہے یہ اثبات کے ساتھ ہو جیسے واللہ، باللہ یا نفی کے ساتھ جیسے لَا واللہ اس کا نام قسم لغو ہوتا ہے جس میں کوئی کفارہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللہُ بِاللَّغۡوِ فِیۤ اَیۡمَانِکُمۡ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہارا مواخذہ[1] نہیں کرے گا اور اگر نیت و ارادے سے ہو تو پھر یا تو سچائی پر ہوتی ہے یا جھوٹ پر سچائی پر یہ کہ اللہ کے نام یا اس کے صفات کے ساتھ آئندہ کسی کام کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں کفارہ واجب ہوتا ہے جب کہ قسم کے مخالف کام کیا ہو اور قسم کا کفارہ[2] ایک غلام آزاد کرنا یا دس غریبوں کو کھانا دینا یا دس غریبوں کو کپڑے دینا ہے اور تینوں سے کوئی نہ ہو سکے تو کفارے میں پے در پے تین روزے رکھنا ہے اور دوسری جھوٹی قسم ہے جس کے ذریعے وہ کسی مسلمان کا مال لے لیتا ہے اس کا نام قسم غموس ہے اور اس کی سزا آگ ہے اسمیں کوئی کفارہ نہیں ہے ۔ اللہ کے نام اور اس کے صفات[3] کی قسم کھانی جائز ہے اور قسم میں تاکید و مبالغہ بھی جائز[4] ہے اور قسم میں مبالغہ ایسے قسم کھانا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اور ایسے قسم کھانی بھی جائز ہے کہ اگر معاملا اسکے برخلاف ہو تو میں اللہ سے بخشش[5] چاہتا ہوں اور یہ بولنا قسم کا درجہ رکھتا ہے اور قسم کے ساتھ انشاء اللہ کہنا جائز ہے ۔

---

[1] مضمون آیت لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم وحدیث عائشۃ بلوغ المرام کتاب الایمان والنذور [2] مضمون آیت پارہ ۷ ررکوع ۲ ، [3] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب الایمان والنذور [4] حدیث ابوسعید مشکوٰۃ باب الایمان والنذور [5] حدیث ابوہریرہ کتاب ایضاً فصل ۲ ۔

اور قسم کے ساتھ انشاء اللہ[1] شامل کر دینے سے نہ وہ قسم ہوتی ہے اور اس کے توڑنے پر کفارہ لازم آتا ہے **فائدہ** اگر انشاء اللہ قسم کے ساتھ متصل ہو تو قسم نہیں ہوتی اور متصل کی صورت[2] یہ ہے قسم اور انشاء اللہ کے درمیان کوئی اور دوسری بات نہ کی ہو لیکن اگر کلام کے بعد انشاء اللہ کہا ہے تو یہ متصل نہیں بلکہ منفصل ہے۔ اگر کوئی قسم کھائے اور اس کے خلاف کرنا بہتر ہو مثال کے طور پر نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائے یا کسی مسلمان کو مار ڈالنے کی قسم کھائے یا اپنے والدین سے بات نہ کرنے کی قسم کھائے تو اس پر قسم کا توڑ دینا اور کفارہ ادا کرنا واجب ہے اور کسی کو قسم کھانی ہو تو اسے اللہ کی قسم[3] کھانی چاہیے کیونکہ قسم اللہ کی ہی کھانی چاہیئے اسلئے اسی کی ذات بڑی اور اہم ہے اور اس کے ساتھ دوسرے[4] کو اس کے مشابہ قرار دینا جائز نہیں ہے اور ابن عباس نے فرمایا کہ میں سو بار اللہ کی قسم کھا کر توڑ دوں یہ میرے نزدیک غیر اللہ کی قسم کھانے سے بہتر ہے اور[5] قسم توڑنے سے پہلے اس کا کفارہ ادا کر دینا جائز ہے۔

اور قسم جو قسم لیتا ہے اس کی نیت پر ہے **فائدہ** ۔ یعنی جس مقصد کیلئے وہ قسم دیتا ہے اسی پر قسم ہوتی ہے جو قسم کھاتا ہے اس کی نیت اور تاویل و توریہ کا لحاظ نہیں ہوگا چاہے جو قسم دے[6] وہ حاکم ہو یا کوئی مدعی اور یہ اس صورت میں ہے کہ جو قسم دے رہا ہے توریہ کرنے سے اس کا حق مارا جائیگا لیکن ایسا نہ ہو تو جو قسم کھا رہا ہے اس کی نیت کا لحاظ کیا جائیگا۔ اور اگر کسی کی طلب کے بغیر[7] قسم ہو تو اس میں توریہ کر سکتا ہے جب کہ اس میں اس کا فائدہ بھی ہو جیسے ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ میری بہن ہے اور اس کا معنی دینی اخوت لیا تاکہ انہیں دشمن کے ہاتھ سے رہائی دلائیں اور اپنے باپ[8] کی قسم کھانی جائز نہیں ہے ایسے ہی ماں اور بھائی بیٹے اور رشتہ داروں کی بھی۔ اور بتوں کی قسم کھانی جائز نہیں ہے اور جو بتوں کی قسم کھائے اسے کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ کافر ہو جاتا ہے اس لئے گناہ سے توبہ کیلئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھکر ایمان کی تجدید کر لی چاہیئے۔ اور[9] اسلام کے سوا کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھانی جائز نہیں ہے یعنی یہ کہنا کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی یا نصرانی ہوں یا دین اسلام سے بیزار ہوں اور جو ایسی قسم جھوٹی کھاتا ہے وہ وہی ہو جاتا ہے۔ ف یعنی کافر ہو جاتا ہے اور جھوٹ اس میں یہ ہوتا ہے کہ جو نہ کرنے کیلئے قسم کھائی ہے وہی کام کرے۔ اس لئے کہ سچائی تو یہ ہے کہ وہ کام نہ کرے اور اگر کر دیا تو جھوٹا ہے اور جیسا کہ کہا ہے یہودی یا نصرانی ہے۔ اور اگر سچا بھی ہو یعنی وہ کام نہ کرے پھر بھی اس میں گناہ ہے۔

---

[1] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ کتاب الایمان والنذور فصل ۲ [2] مسک الختام صـ ۱۴۱۳ [3] حدیث ابوموسیٰ و عبدالرحمن مشکوٰۃ باب ایضاً [4] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ کتاب ایضاً [5] حدیث عبدالرحمن مشکوٰۃ کتاب ایضاً۔ [6] حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام باب الایمان والنذور [7] مسک الختام صـ ۲۸ [8] حدیث ابن عمر و ابوہریرہ بلوغ المرام باب ایضاً [9] حدیث ثابت مشکوٰۃ کتاب الایمان والنذور ۱۲

اور نماز، روزہ[1] وغیرہ کی قسم جائز نہیں ہے اور اللہ کی جھوٹی قسم کھانی جائز نہیں ہے[2] یعنی ضرورت ہو تو اللہ کی قسم کھائے اور جھوٹی بات پر کھائے۔ اور اللہ کے سوا نبی، ولی، غوث یا قطب یا دوسری چیزوں حیوانات، نباتات، جمادات کی قسم کھانی جائز نہیں ہے۔ ف اور اس پر سب علماء کا اجماع ہے اور جو اللہ کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی قسم کھائے وہ کافر ہے **فائدہ** اللہ کے سوا اور چیزوں کی قسم کھانے کی ممانعت اس لئے ہے کہ قسم تعظیم کے لئے ہوتی ہے اور تعظیم اللہ ہی کے لئے ہے لہذا غیر اللہ کی قسم کھانے سے تعظیم میں اسے اللہ کے ساتھ شریک کرنا لازم آتا ہے لہذا اللہ کے اسماء وصفات ہی کے ساتھ قسم کھانا چاہیئے اسی پر سب علماء کا اتفاق ہے لیکن غیر اللہ کی قسم کھانے سے گو وہ کافر ہو جاتا ہے لیکن اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے کیونکہ کفارہ اس قسم میں ہے جسے اللہ نے جائز کیا ہے جسے جائز ہی نہیں کیا ہے اس میں کفارہ نہیں ہے کیونکہ شریعت میں اس پر کفارے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اسے کلمہ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور[3] اللہ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کر لیگا وہ جنت میں جائے گا ف یاد کرنے کا معنی اول یہ ہے انہیں شمار کرے یعنی بعض پر اکتفا نہ کرے ننانوے پورا کرے اور سب ناموں کو پڑھے اور یاد کرے دوسرے یہ کہ ان کے مقتضاء پر عمل کرے یعنی ان کے معنوں پر عقیدہ رکھے یعنی جب رازق کہے تو اس کی رزاقیت پر اعتماد و یقین کرے۔ تیسرے یہ کہ ان معنوں کو سمجھے اور ان پر ایمان لائے اور وہ ننانوے نام یہ ہیں۔ اَللّٰهُ ۔ اَلرَّبُّ ۔ اِلٰالٰهُ، اَلْوَاحِدُ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلرَّحِيْمُ، اَلْمَلِكُ، اَلْقُدُّوْسُ ۔ اَلسَّلَامُ ۔ اَلْمُؤْمِنُ ۔ اَلْمُهَيْمِنُ ۔ اَلْعَزِيْزُ، اَلْجَبَّارُ ۔ اَلْمُتَكَبِّرُ، اَلْخَالِقُ، اَلْبَارِئُ ۔ اَلْمُصَوِّرُ ۔ اَلْاَوَّلُ ۔ اَلْاٰخِرُ ۔ اَلظَّاهِرُ ۔ اَلْبَاطِنُ ۔ اَلْحَيُّ ۔ اَلْقَيُّوْمُ ۔ اَلْعَلِيُّ ۔ اَلْعَظِيْمُ ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ اَلْحَكِيْمُ ۔ اَلْوَاسِعُ ۔ اَلْحَلِيْمُ ۔ اَلشَّاكِرُ ۔ اَلْعَلِيْمُ ۔ اَلْغَنِيُّ ۔ اَلْكَرِيْمُ ۔ اَلْعَفُوُّ ۔ اَلْقَدِيْرُ ۔ اَللَّطِيْفُ ۔ اَلْخَبِيْرُ ۔ اَلسَّمِيْعُ ۔ اَلْبَصِيْرُ ۔ اَلْمَوْلٰى ۔ اَلنَّصِيْرُ ۔ اَلْقَرِيْبُ ۔ اَلْمُجِيْبُ ۔ اَلرَّقِيْبُ ۔ اَلْحَسِيْبُ ۔ اَلْقَوِيُّ ۔ اَلشَّهِيْدُ ۔ اَلْحَمِيْدُ ۔ اَلْمَجِيْدُ ۔ اَلْحَفِيْظُ ۔ اَلْحَقُّ ۔ اَلْمُبِيْنُ ۔ اَلْغَفَّارُ ۔ اَلْقَهَّارُ ۔ اَلْخَلَّاقُ ۔ اَلْفَتَّاحُ ۔ اَلْوَدُوْدُ، اَلْغَفُوْرُ ۔ اَلشَّكُوْرُ ۔ اَلْكَبِيْرُ ۔ اَلْمُتَعَالُ ۔ اَلْمُقِيْتُ ۔ اَلْمُسْتَعَانُ ۔ اَلْوَهَّابُ ۔ اَلْحَفِيُّ ۔ اَلْوَارِثُ ۔ اَلْوَلِيُّ ۔ اَلْقَائِمُ ۔ اَلْقَادِرُ ۔ اَلْغَالِبُ ۔ اَلْقَاهِرُ ۔ اَلْبَرُّ ۔ اَلْحَافِظُ ۔ اَلْاَحَدُ ۔ اَلصَّمَدُ ۔ اَلْمُقْتَدِرُ ۔ اَلْوَكِيْلُ ۔ اَلْهَادِيُ ۔ اَلْكَفِيْلُ ۔ اَلْكَافِيُ ۔ اَلْاَكْرَمُ ۔ اَلْاَعْلٰى ۔ اَلرَّزَّاقُ ۔ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۔ غَافِرُ الذَّنْبِ قَابِلُ التَّوْبِ ۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ ذِي الطَّوْلِ ۔ رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ ۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

---

[1] حدیث بریدہ مشکوٰۃ کتاب الایمان والنذور [2] حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام باب الایمان والنذور [3] حدیث ابن عمر مسک الختام ص ۴۱۰ [4] مسک الختام ص ۴۱۰، ۴۱۱ [5] حدیث ابوہریرہ، بلوغ المرام باب ایضاً [6] مسک الختام ص ۴۱۷، ۴۱۸ ۱۲۔

یہ ترتیب حصن حصین کے مخالف ہے اور اسمیں کے کچھ نام بھی اس میں نہیں ہیں نہ اس کے کچھ نام اسمیں ہیں اور خدا کے نام انہیں میں محدود نہیں ہیں بلکہ اس کے اور بہت سے نام احادیث میں آئے ہیں اور یہاں مقصد یہ ہے کہ ان اسماء میں سے کسی کے ساتھ بھی قسم کھانی جائز ہے۔

نذروں کا بیان

فائدہ۔ نذر کے معنی اپنے اوپر اس چیز کو واجب کرنا ہے جو واجب نہیں ہے خواہ شرط کے ساتھ ہو یا بغیر شرط اور نذر[1] جائز ہے جو اللہ کی اطاعت کے سلسلے میں ہو یعنی جس میں گناہ نہ ہو چاہے مال کی ہو یا عبادات روزہ و نماز وغیرہ کی نذر پوری کرنی واجب[2] ہے یا اس کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے جو ایک غلام آزاد کرنا یا دس مساکین کو کھلانا یا کپڑا دینا ہے اور یہ نہ ہو سکے تو تین روزے رکھنا ہے جو سلسلہ وار رکھے جائیں۔ اور عام نذر یعنی غیر معین نذر جائز ہے جیسے یہ کہنا کہ میرے[3] اوپر خدا کیلئے نذر ہے یہ معین نہ کرے کہ وہ نذر روزہ ہے یا نماز یا زکوٰۃ اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور میت[4] کی نذر پوری کرنی واجب ہے اور اس کے قریبی وارث کا نذر پوری کرنا اسے کفایت کرتا ہے اور[5] خانہ کعبہ کی زیارت کی نذر جائز ہے اور کسی مکان[6] معین میں ذبیحہ کی نذر جائز ہے اور اسمیں گناہ یا شرک کا فساد نہ ہو تو اسے پوری کرنا واجب ہے یعنی وہاں بت وغیرہ نہ ہو جسکی پوجا ہوتی رہی یا ہو رہی ہو لیکن اگر وہاں پہلے زمانے میں بت تھا یا کفار کا میلہ لگ رہا تھا تو اسے پوری کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ کہ فی الحال وہاں بت نہ ہو یا پوجا اور میلہ نہ ہو رہا ہو۔ اور مسجد[7] حرام میں یعنی کعبہ کی مسجد میں ایک دن یا رات یا کم و بیش کے اعتکاف کی نذر جائز ہے۔ اور اسے پوری کرنا واجب ہے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر جائز ہے اور اسے پوری کرنا واجب[8] ہے اور بیت[9] المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر ماننی جائز ہے اور اگر خانہ کعبہ میں نماز پڑھ لے تو نذر پوری ہو جائے گی اور بیت المقدس و مسجد نبوی کے کسی مکان کو معین کرنا جائز نہیں ہے اور[10] اس عقیدے سے نذر ماننی جائز نہیں ہے کہ اس سے مقصد حاصل ہو جائیگا یا نذر کی وجہ سے اللہ اسکا کام کرا دے گا یعنی اس اعتقاد سے نذر ماننی کہ وہ تقدیر کو پھیر دے گی کفر کے قریب بلکہ کفر ہے اور ایسی نذر جائز نہیں ہے اور جبکہ یہ فاسد عقیدہ نہ ہو اس کیلئے نذر مکروہ ہے اور ایسے ہی مال کے ساتھ نذر جائز نہیں ہے جیسے یہ کہنا کہ اللہ میرے بیمار کو شفا دیدے تو مجھ پر صدقہ ہے یعنی جس نذر میں مال ہو وہ جائز نہیں ہے **فائدہ۔** یہ سب حکم اللہ کیلئے نذر کے ہیں اور اللہ کے

---

[1] حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب النذور [2] مضمون آیت یوفون بالنذر [3] حدیث عقبہ بلوغ المرام کتاب الایمان والنذور [4] حدیث ابن عباس بلوغ المرام باب ایضاً [5] حدیث ابن عباس کتاب و باب ایضاً [6] مسک الختام صـ ۴۲۱ [7] حدیث ثابت بلوغ المرام باب ایضاً [8] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب النذور [9] حدیث عمر بلوغ المرام کتاب الایمان والنذور [10] حدیث جابر مشکوٰۃ باب النذور [11] حدیث ابوسعید بلوغ المرام باب ایضاً [12] حدیث ابن عمر کتاب و باب ایضاً ۱۲

سوا کسی اور کی نذر جائز نہیں چاہے وہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ کی لہذا جو جاہل عوام قبروں اور خانقاہوں پر نذر مانتی ہے کہ اگر میری ضرورت بر آئیگی یا میرا بیمار شفا پا جائیگا تو فلاں پیر کے نام اتنا کھانا یا اتنا روپیہ یا اس قدر نذر و نیاز کرونگا یا فلاں کی قبر پر اتنا چڑھاؤں گا سب حرام ہے اور اس کا کھانا بالاجماع ناجائز ہے کیونکہ اس کا عقیدہ ہوتا ہے کہ فائدہ اور نقصان اور صحت دنیا و بیماری دور کرنا وغیرہ صاحب قبر کے ہاتھ میں ہے اور یہی کام بت پرست لوگ بھی کرتے تھے لہذا جیسے بت پر نذر[1] ناجائز ہے ویسے ہی یہ بھی ہے اور جیسے اس کا لینا اور کھانا ناجائز ہے ویسے ہی اس کا بھی حکم ہے۔ اور اس سے روکنا واجب ہے اور بت پرستوں کا کام ہے اور اکثر کوئی غائب یا بیمار ہو تو کچھ لوگ[1] خانقاہوں اور نیکوں کی قبر پر جاتے ہیں اور نذر مانتے ہیں کہ اگر میرا غائب واپس مل جائے یا بیمار اچھا ہو جائے[1] اس قدر سونا، چاندی یا کھانا یا پانی وغیرہ آپ کی نذر کروں گا تو یہ نذر باطل ہے اور اس کی کئی وجوہ ہیں ایک تو غیر اللہ کیلئے نذر ہے جو جائز نہیں کیونکہ نذر عبادت ہے اور مخلوق کی عبادت جائز نہیں دوسرے یہ کہ یہ میت سے نذر ہے جو مالک نہیں ہوتا کیونکہ مالک ہوتا تو اس کا ترکہ اس کے وارثوں میں تقسیم نہیں ہوتا اور نہ اس کی عورت کی پھر شادی ہوتی اور جب اپنے ترکہ کا خود مالک نہیں تو دوسرے کی چیز کا مالک کیسے ہوگا اور اگر صاحب قبر عذاب میں ہو تو خود سے عذاب نہیں دور کر سکتا بلکہ زندہ تھا تب بھی اپنے فائدے اور نقصان کا مالک نہیں تھا اور اگر اس پر مکھی بیٹھ جائے تو اسے اڑا نہیں سکتا پھر دوسرے کے فائدے اور نقصان کا مالک کیسے ہو سکتا ہے تیسرے اگر یہ خیال ہو کہ اللہ کے سوا میت خود بھی تصرف کرتا ہے تو یہ اعتقاد کفر ہے۔ لہذا اس نذر کو مجاوروں کا یا کسی اور کا لینا جائز نہیں ہے اور شریعت سے اسمیں مالداروں کا تصرف کرنا ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ مخلوق کے لئے نذر ماننی جائز نہیں ہے اور نہ منعقد ہوتی ہے بلکہ وہ حرام ہے لہذا خادم اور مجاور کا اسے لینا جائز نہیں ہے نہ اس میں تصرف جائز ہے لیکن اگر فقیر اور صاحب عیال ہو تو بطور صدقہ لینا جائز ہے جبکہ حالت اضطرار میں ہو (خلاصہ بحرالرائق) اور گناہ کی نذر[2] جائز نہیں اور نہ پوری کرنی واجب ہے اور اس میں[3] قسم کا کفارہ لازم ہے اور اس کی نذر[4] جائز نہیں جو اس کی ملک نہ ہو اور نہ اس کی وفا واجب ہے جیسے یہ کہنا کہ فلاں میرا بیمار اچھا ہو جائے تو فلاں شخص کا غلام آزاد کر دوں گا اور وہ غلام خود اس کی ملک نہ ہو اور اس کے بعد اس کی ملک میں آجائے تو وہ غلام آزاد نہیں ہوتا اور اس میں قسم کا کفارہ نہیں ہے اور ایسی چیز کی نذر جائز نہیں جس کی طاقت نہ ہو جیسے پہاڑ اٹھانے کی نذر ماننے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے یعنی اطاعت اور گناہ اور جائز چیز کی نذر برابر ہے **فائدہ** لیکن گناہ کی نذر جائز نہیں لہذا جائز اور طاعت کی نذر ہی جائز ہے اور رشتہ توڑنے کی

---

[1] مضمون بحرالرائق مظاہر حق ج ۳ ص ۲۲۳ [2] حدیث عمران بن حصین مشکوٰۃ باب النذور [3] حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب ایضاً [4] حدیث ثابت بلوغ المرام کتاب النذور۔

نذر جائز نہیں ہے اور ہمیشہ[1] کھڑے یا بیٹھے رہنے یا سایہ میں نہ جانے اور نہ بولنے کی نذر جائز نہیں ہے اور اسے پوری کرنا واجب نہیں بلکہ اسے اٹھنا، بیٹھنا اور سایہ میں جانا اور بات کرنا چاہیئے۔ **فائدہ**۔ اور قسم کا کفارہ واجب ہے۔ اور خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی نذر مانی[2] ہو تو اس کی وفا واجب نہیں بلکہ چلنے کی طاقت ہو تو چلنا اور سوار ہونا دونوں جائز ہے **فائدہ** اور ہر مکان عبادت کی طرف پیدل جانے کی نذر کا یہی حکم ہے یعنی چلنا طاعت نہیں بلکہ پہونچنا طاعت ہے اور اس میں ایک قربانی یا تین روزہ رکھنا کفارہ ہے اور عورت کیلئے ننگے سر کعبہ جانے کی نذر مانی جائز نہیں اور اس کی وفا واجب نہیں بلکہ وہ کپڑا[3] پہنے اور کفارے کا تین روزہ رکھے اور کسی دوست[4] یا بزرگ اور دوست کے آنے پر دف بجانے کی نذر مانی جائز ہے اور اسے پوری کرنا جائز ہے **فائدہ** اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دف بجانا جائز ہے۔ اور اپنے جان کی نذر[5] جائز نہیں ہے اور نہ اسے پورا کرنا جائز ہے کیونکہ یہ خودکشی ہے۔ ہاں اپنے بدلے کسی دُنبہ کا ذبحہ درست ہے اور یہ نذر بھی جائز نہیں ہے کہ میرا[6] سب مال کعبہ پر صرف کیا جائیگا اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے **فائدہ** ایسے یہ نذر بھی جائز نہیں ہے کہ میرا مال فلاں خانقاہ یا قبر پر صرف کیا جائے۔

قصاص کا بیان

ف۔ قصاص کے معنی کسی کے پیچھے جانا ہے اور چونکہ مقتول کا ولی قاتل کا مقتول کے بدلے قتل کرنے کے لئے پیچھا[7] کرتا ہے اسلئے اس کا نام قصاص ہے اور یہ مقتول کے ولی کا حق ہے اور کسی مسلمان کو ظلم سے بے وجہ مار ڈالنا جائز نہیں ہے اور اس کا گناہ بڑا ہی سخت ہے اور جس نے قصداً کسی مسلمان کو ناجائز طور پر قتل کر دیا اس نے ساری دنیا کو برباد کر دیا اور اس کی سزا جہنم ہے جسمیں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے اور اس کیلئے اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور اگر تمام اہل زمین و آسمان کسی مسلمان کے خون میں شریک ہوں تو سب گناہ میں برابر ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ سب کو جہنم میں ڈالیگا۔ اور کوئی مسلمان قصداً کسی مسلمان کو ناجائز طور پر مار ڈالے تو مقتول کے ولی کیلئے اس کے بدلے میں قاتل کو قتل کر دینا جائز ہے اور قصاص میں سب مسلمان برابر ہیں یعنی اسمیں اشراف اور کم ذات کا فرق نہیں نہ غلام و آزاد کا فرق اور نہ چھوٹے بڑے اور مالدار و غریب کا اور نہ عالم و جاہل کا اور نہ عورت اور غیر عورت کا لہذا آزاد کو غلام[8] کے بدلے اور ایسے ہی عورت عورت

[1] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب النذور فصل اول [2] حدیث عقبہ بلوغ المرام کتاب النذور [3] حدیث عمرو بن شعیب مشکوٰۃ باب النذور [4] حدیث محمد مشکوٰۃ باب ایضاً [5] حدیث سعید مشکوٰۃ باب النذور [6] حدیث ابوسعید و ابن عباس مشکوٰۃ باب القصاص [7] مضمون آیات قرآن پ ۵ [8] حدیث علی بلوغ المرام کتاب الجنایات و مضمون آیات پ ۶ [9] حدیث سمرہ مشکوٰۃ کتاب الجنایات ۱۲

کے بدلے[1] ایسے ہی اشراف کو غریب کے بدلے، سید کو جولاہے کے بدلے اور عالم کو جاہل کے اور مالدار کو فقیر کے بدلے اور جائز ہے مالک کو مار ڈالنا اس کے غلام کے بدلے یعنی کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کو قصاص میں قتل کر دینا[2] جائز ہے اور ایسے[3] ہی بیٹے کو باپ کے بدلے مار ڈالنا جائز ہے لیکن کافر کا قصاص[4] مسلمان سے لینا جائز نہیں ہے یعنی مسلمان کافر کو مار ڈالے تو اس کے عوض میں اسے نہیں مارا جائیگا اور ایسے ہی باپ کو بیٹے کے بدلے قتل کرنا جائز نہیں ہے اور باپ کو بیٹے کے قصور پر اور بیٹے کو باپ کے قصور پر پکڑنا جائز نہیں ہے اور قصاص کا ثبوت دو شاہدوں[5] یا قاتل[6] کے اقرار سے ہوتا ہے اقرار ایک بار کرے یا کئی بار کرے اور قصاص بھاری چیز[7] مارنے پر بھی ہوتا ہے یعنی اگر بھاری چیز ہے۔ اور جیسے قاتل نے قتل کیا ہو ویسے ہی قصاص لینا جائز ہے یعنی تلوار سے مارا ہو تو تلوار سے اور پتھر سے سر کچلا ہو تو پتھر سے سر کچل کر اور اس صورت میں قاتل کو تلوار سے مارنا بھی جائز ہے اور کئی شخص کو ایک[8] کے بدلے جب سب نے مل کر قتل کیا ہو تو قصاص میں قتل کرنا جائز ہے بلکہ ایک شہر کے سب لوگوں نے مل کر کسی کو قتل کیا ہو تو سب کو قصاص میں قتل کیا جائیگا اور اس شخص پر جو دیت لینے کے بعد[9] قتل کر دے قصاص واجب ہے۔ اور شبہ عمد میں قصاص واجب نہیں ہے مثلاً ایک شخص اندھا دھند میں مارا جائے اور قاتل کا پتہ نہ ہو تو قتل خطا کے حکم میں ہے اس میں گناہ نہیں اور اسکی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور اس قتل کا نام شبہ عمد ہے۔ **فائدہ** قتل تین قسم ہوتا ہے عمد، شبہ عمد اور قتل خطا یعنی خطاء محض قتل عمد[9] یہ ہے کہ اس چیز سے قتل کرے جس سے قتل کیا جاتا ہے جیسے تلوار وغیرہ ہتھیار سے قصداً قتل کر دے اس کا قاتل گنہگار ہوتا ہے اور اس پر قصاص واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ معاف کر دیا جائے یا ورثہ دیت پر راضی ہو جائیں اور شبہ عمد یہ ہے کہ ان چیزوں کے علاوہ سے قتل کرنے کے ارادے سے قتل کر دے **فائدہ** یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے اور اور امام شافعی کے نزدیک شبہ عمد[10] یہ ہے کہ ایسی چیز سے قصداً قتل کرے جس سے غالباً قتل نہیں کیا جاتا جیسے پتھر، لاٹھی اور کوڑے سے اور اس قتل سے عاقلہ پر دیت مغلظہ لازم آتی ہے

[1] حدیث انس مشکوٰۃ کتاب القصاص [2] حدیث سمرہ بلوغ المرام کتاب الجنایات [3] حدیث عمرو بن شعیب مشکوٰۃ کتاب القصاص [4] حدیث علی وعمر بلوغ المرام کتاب الجنایات [5] حدیث رافع مشکوٰۃ باب القسامۃ [6] حدیث انس بلوغ المرام کتاب الجنایات [7] حدیث سعید بن المسیب مشکوٰۃ باب القصاص [8] حدیث عبداللہ بن عمر بلوغ المرام باب الایات [9] حدیث ابن عباس وابن عمر بلوغ المرام کتاب الجنایات حدیث نعمان مسک الختام صـ ۲۷۸ و حدیث عمرو بن شعیب بلوغ المرام کتاب القصاص ۱۲ [10] حدیث ابوہریرہ وابن عباس بلوغ المرام کتاب الجنایات۔

قصاص نہیں ۔ اور اس میں بھی جان مارنے سے کم میں قصاص لازم ہوتا ہے یعنی اگر اس کے ذریعہ کوئی عضو کاٹا ہو تو اس کے عوض اس کا عضو کاٹا جائے گا اور قتل[1] خطاء محض یہ ہے کہ بے ارادہ چوک کر مار دے مثال کے طور پر شکار پر تیر چلایا اور کسی مسلمان کو لگ گیا اس میں قصاص نہیں بلکہ عاقلہ پر دیت لازم آتی ہے اور کچے[2] بچے کے بدلے جو لڑائی میں عورت کے پیٹ سے ساقط ہو قصاص نہیں اور بلوغت[3] سے پہلے بچے کی جنایت پر قصاص نہیں اور[4] مقتول کے وارث کو[5] زبردستی قصاص سے روکنا جائز نہیں اور جو روکتا ہے وہ ملعون ہے اور اس پر خدا کا غضب ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اس کا فرض اور نفل بھی قبول نہیں ہوگی اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور کان کا کان اور ناک کا ناک اور ہاتھ کا ہاتھ اور انگلی انگلی کا اور دانت کا دانت ہے اور ایسے ہی ہر عضو کا بدلہ وہی عضو ہے جس حد تک ممکن ہو زخم کا بھی بدلہ ہے اور مقتول کے[6] وارث کیلئے قاتل سے قصاص اور دیت دونوں معاف کر دینا جائز ہے اور زخم کا بدلہ لینا جائز نہیں ہے جب تک اچھا نہ ہو اور معاف کر دینے کا بڑا ثواب ہے ۔

دیتوں کا بیان

فائدہ۔ دیت وہ مال ہوتا ہے جو جان مارنے یا کوئی عضو برباد کرنے کے عوض میں دیا جاتا ہے اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو مار ڈالے تو اس کے ورثاء کے لئے[7] جائز ہے کہ چاہے بدلہ لیں یا معاف کر دیں یا اس کی دیت لیں یعنی اس میں مقتول کے وارث کی رضاء پر معاملہ ہوتا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں ۔ اس میں قاتل کی رضاء کا کوئی دخل نہیں کہ چاہے تو قصاص دے یا دیت[8] ادا کرے ۔ اور اس کی دیت ایک سو[9] اونٹ ہے اور جس کے پاس سونا ہو اس پر ہزار اشرفیاں ہیں اور چاندی سے بارہ ہزار درہم ہے اور گائے سے دو سو گائے اور بکریاں ہوں تو دو ہزار بکریاں ہیں اور جس کے پاس کپڑے ہوں اس پر دو ہزار جوڑے دیت ہوتی ہے ۔ **فائدہ** یہ ثابت ہے قتل عمد و شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے یعنی

---

[1] حدیث خشف مشکوٰۃ کتاب القصاص [2] حدیث مغیرہ مشکوٰۃ کتاب القصاص [3] حدیث عمران مشکوٰۃ باب الدیات [4] حدیث ابن عباس بلوغ المرام کتاب الجنایات [5] مضمون قرآن مجید پ[6] و حدیث انس بلوغ المرام کتاب الجنایات [6] حدیث ابو شریح مشکوٰۃ کتاب القصاص [7] حدیث ابوبکر بن محمد و عمرو بن شعیب مشکوٰۃ کتاب الدیات ۱۲ [8] حدیث عمرو بن شعیب و علی و مجاہد مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ع[2]

تین نوعیت کے سو اونٹ تیس حقہ جو چوتھے برس میں ہوں تیس جذعہ جو پانچویں برس میں ہو اور چالیس ثنیہ یعنی حاملہ اونٹنیاں جو چھٹے برس میں ہوں اور قتل خطا میں پانچ نوعیت کے سو اونٹ ہیں لیکن گائے ، بکری اور سونا و چاندی سے دیت دی ہو تو مغلظہ اور مخففہ کا کوئی معنی نہیں ہوگا اور سب قتل کی دیت یکساں ہو جائے گی اور مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ ہزار دن اشرفی یا بارہ ہزار درہم قتل خطاء کی دیت ہے عمد کی نہیں ہے یا یہ کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں اور اونٹ نہ ملیں تو ان کی قیمت کے برابر سونا چاندی ہے یہ امام شافعی کا جدید قول ہے اور یہ دیت قاتل[1] کے عاقلہ پر لازم ہے **فائدہ** عاقلہ وہ عصبہ ہوتے ہیں جو ذوی الارحام کے سواہوں اور امام ترمذی نے لکھا ہے کہ دیت تین سال میں لیجائے گی ہر سال ایک تہائی اور اسی پر علماء کا اجماع ہے اور قتل خطاء کی دیت قاتل کے عاقلہ پر ہے ۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ عاقلہ وہ مذکر ہوتے ہیں جو باپ کی طرف سے رشتہ رکھتے ہوں یہ امام شافعی و مالک کا قول ہے اور بعض کا خیال ہے کہ عورت پر دیت نہیں آتی ایسے ہی لڑکوں پر بھی نہیں آتی ۔ اور بعض کا خیال ہے کہ ایک شخص سے چوتھائی دینار اور بعض کا خیال ہے کہ آدھا دینار لیا جائے گا اور اس سے دیت پوری ہو تو ٹھیک ورنہ اقرب قبائل کو دیکھا جائے گا اور بقیہ دیت ان سے پوری کی جائے گی دیت عاقلہ پر اس وقت ہوتی ہے جب قتل شبہ عمد یا قتل خطاء ہو اور قتل عمد میں دیت[2] عاقلہ پر نہیں ہوتی اور خود سے از راہ ہمدردی دیں تو جائز ہے اور پوری ناک کی دیت[3] پوری دیت ہے یعنی سو اونٹ **فائدہ** ناک کی نوک کی آدھی دیت ہے اور پورے دانتوں کی دیت پوری دیت یعنی سو اونٹ ہے اور ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور ہونٹوں کی حد ناک کے چھید سے باچھوں تک ہے اور طول ، اوپر کی ٹھوری سے اسفل خدین تک اور دونوں خصیوں کی پوری دیت ہے اور آلہ تناسل کی دیت پوری ہے اور پیٹھ کی ہڈی توڑنے کی پوری دیت ہے اور دونوں آنکھ پھوڑنے کی پوری دیت ہے اور پاؤں کی دیت آدھی ہے اور سر کے زخم میں جو مغز سر کی جھلی تک ہو تہائی دیت ہے اور پیٹ کے زخم میں تہائی دیت ہے اور جس زخم میں ھڈی سرک جائے پندرہ اونٹ ہیں اور سب انگلیوں کی دیت برابر ہے موٹی بڑی کا فرق نہیں ہے اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اس میں بھی چھوٹے بڑے کا فرق نہیں ہے اور ایک آنکھ میں پچاس اونٹ اور ایسے ہی ایک ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں ۔ اور جس زخم میں ھڈی کھل جائے پانچ اونٹ ہیں اور ایک کان میں پچاس اونٹ ہیں ۔ **فائدہ** اعضاء کاٹنے کے اندر اصل یہ ہے کہ اگر اس عضو کی پوری جنس یا

---

[1] حدیث ابو ہریرہ بلوغ المرام کتاب الجنایات [2] حدیث ابو بکر بن محمد بلوغ المرام باب الدیات [3] مسک الختام ص ۳۸۸
حدیث ابو موسیٰ بلوغ المرام کتاب الجنایات ۱۲

منفعت برباد کردے یا اس کا پورا کمال مقصود دور کردے تو پوری دیت واجب ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک حیثیت سے نفس کو تلف کرنے کے حکم میں ہے اور اس میں اصل حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ زبان اور ناک میں پوری دیت ہے اور اس اصل کی بہت فروعیات ہیں اور حضرت عمر نے ایک ضرب میں جس نے عقل، سننا، دیکھنا اور بولنا زائل کردیا چار دیتوں کا فیصلہ کیا۔ ایسے ہی اگر کسی نے کسی کی داڑھی یا سر کا بال ایسے مونڈ دیا کہ پھر بال نہ آئے تو اس میں دیت ہے کیونکہ اس نے اس کے جمال وخوبی کو تلف کر دیا ہے۔ اور ذمی[۱] کافر کی دیت مسلمان کی دیت کی آدھی ہے یعنی مسلمان نے اس کافر کو مار دیا جو معاہد ہے تو اس کی دیت پچاس اونٹ ہے اس میں قصاص نہیں ہے اور عورت[۲] کی دیت پوری ہے یعنی اس کے زخموں کی دیت تہائی تک برابر ہے یعنی عورت کو ایسا زخم لگے جس کی دیت کی مقدار تہائی دیت سے زیادہ ہو مثلاً عورت کا ایک ہاتھ کٹ جائے یا ایک آنکھ نکل جائے تو اس کی دیت مرد کے آدھی ہوتی ہے اور جنین[۳] کی دیت جو مار پیٹ سے عورت کے شکم سے ساقط ہو جائے اور میت ہو تو ایک لونڈی یا غلام ہے اور[۴] نہیں لازم ہے بلوغت سے قبل بچے پر دیت جب کہ اس کے عصبہ غریب ہوں اور بینا کی دیت اندھے پر لازم ہے یعنی کوئی بینا اندھے کو اپنے ساتھ لیجا رہا ہو اور دونوں کنویں میں گر جائیں اور بینا اندھے پر اور اندھا بینا پر تلے اوپر آ کر انتقال کر جائے تو اندھے پر دیت ہوگی۔ اور کسی نے پیاس سے کسی سے پانی طلب کیا اور نہیں دیا اور پیاس سے اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی پانی نہ دینے پر دیت واجب ہوگی جو سو اونٹ ہوگی اور ایک شخص کسی کنویں یا گڈھے میں گرتے ہوئے دوسرے کو پکڑا اور دوسرے نے تیسرے کو اور تیسرے نے چوتھے کو اور سب گر گئے اور ہلاک ہو گئے تو جس نے کنواں یا گڑھا کھودا ہے اس پر سب کی دیت واجب ہے ایسے کہ پہلے کو چوتھائی دیت اور دوسرے کو تہائی اور تیسرے کو نصف اور چوتھے کو پوری دیت دینی ہوگی یعنی ان کے ورثاء کو دیت دینی ہوگی **فائدہ**۔ اور اگر ایسے ہی تین ہلاک ہو جائیں تو پہلے کی تہائی اور دوسرے کی آدھی اور تیسرے کی پوری دیت ہوگی اور دو ہوں تو پہلے کی آدھی اور دوسرے کو پوری دیت دینی ہوگی اور اگر ایک ہو تو پوری دیت[۵] دینی ہوگی اور جو ڈاکٹر بن رہا ہو لیکن ڈاکٹر نہ ہو اور نہ ماہر ہو اس نے کسی کی دوا کیا اور وہ ہلاک ہو گیا تو اس کا ضامن ہوگا یعنی اس کے عاقلہ پر اس کی دیت لازم ہوگی چاہے ہاتھ سے دوا کیا ہو قصد کیا ہو یا آپریشن کیا ہو یا نسخہ استعمال کرایا ہو اور چاہے قصداً کیا ہو یا خطاء سے **فائدہ** اس پر سب علماء کا

---

[۱] حدیث عمرو بن شعیب بلوغ المرام باب الایات [۲] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الایات [۳] حدیث عمران مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثانی [۴] حدیث علی بن رباح باب ایضاً فصل ۲ [۵] حدیث علی مشکوٰۃ فصل ۲ [۶] حدیث عمرو بن شعیب بلوغ المرام باب الایات ۱۲

اتفاق ہے۔

قسامت کا بیان

قسامت[1] کے معنی قسم کھانے کے ہیں اور شریعت میں قسامت یہ ہے کہ کسی محلے میں یا آبادی میں کوئی مقتول پایا جائے اور اس کے قاتل کا پتہ نہ ہو تو مقتول کے ورثا میں سے پچاس شخص قسم کھائیں کہ اس کے خون کے وہی ذمہ دار ہیں یا اہل محلہ جن پر الزام ہے وہ اپنے سے قتل کی نفی کی قسم کھائیں۔ اگر کسی محلے یا آبادی میں کوئی مقتول ملے اور[2] اس کے قاتل کا پتہ نہ ہو اور مقتول اور اہل محلہ میں عداوت ہو یا کوئی ظاہری نشان اور ظن غالب ہو کہ انہوں نے ہی قتل کیا ہے جیسے اس محلے میں یا اس کے آس پاس پایا گیا ہو اور وہ قتل کا انکار کریں تو اولیا مقتول میں سے دو شخص لئے جائیں گے جو شہادت دیں گے کہ فلاں نے قتل کیا ہے اگر دو[3] شخص شہادت دیدیں کہ اس نے مارا ہے تو قتل یعنی قصاص یا دیت ثابت ہو جائے گی اگر مقتول کے اولیاء دیت چاہتے ہوں اور ان کے پاس شاہد نہ ہوں تو وارثان مقتول میں سے پچاس شخص قسم کھائیں گے کہ قسم ہے کہ تم نے ہی مارا ہے اگر قسم کھا جائیں تو خاص شخص پر دعوٰے کی صورت میں قصاص واجب ہوگا اور جماعت پر دعویٰ کی صورت میں دیت واجب ہوگی اور مدعیان قسم کھانے سے انکار کریں اور ان کے پاس شاہد بھی نہ ہوں تو مدعا علیہم کے پچاس شخص کو قسم دیجائے کہ انہوں نے نہیں مارا ہے اور اگر قسم کھا جائیں تو بری ہو جائیں گے اور خون کا ذمہ ان پر نہیں ہوگا اور ان پر قصاص یا دیت واجب نہیں ہوگی اگرچہ مدعا علیہم کافر ہوں اور ان میں اور مدعیوں میں عداوت ہو۔

ان قصوروں کا بیان جنمیں تاوان نہیں ہے

اگر جانور کے منہ[1] یا دم یا پاؤں سے کوئی ہلاک ہو جائے یا کوئی چیز برباد ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں ہے لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب دن میں جانور سے کوئی چیز تلف ہو کیونکہ دن میں کھیت اور باغوں کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے مالک پر ہے لہذا یہ قصور اس کا ہے اور رات میں جانور کوئی چیز تلف کر دے تو اس کا تاوان اس کے مالک پر ہے کیونکہ رات میں جانور کی حفاظت اس کے مالک کی ذمہ داری ہے اس لئے قصور مالک کا ہے۔ ایسے ہی کھان بھی معاف ہے یعنی کوئی کھان میں جائے یا اس کے اوپر کھڑا ہو اور کھان میں دب کر ہلاک ہو جائے یا کھان ڈھکر تو کھان کے مالک پر تاوان نہیں اور اور یہ کان ہی کا حکم نہیں بلکہ تمام اجاروں کا یہی حکم ہے اور کنواں بھی معاف ہے یعنی کسی نے اپنی زمین یا جائز زمین

---

[1] مسک الختام صفحہ ۲۹۷ [2] حدیث سہیل مشکوٰۃ باب القسامہ و بلوغ المرام باب دعوی الدم [3] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الا یضمن من الجنایات

میں کنواں کھودا اور کوئی اسمیں ہلاک ہوگیا تو کنویں کے مالک پر تاوان نہیں ہے اور اس[1] کا تاوان نہیں ہے جس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا اور اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا جس سے اس کے دانت ٹوٹ کر نکل آئے کیونکہ وہ اپنا ہاتھ بچانے کیلئے معذور ہے اور ایسے ہی جو بھی بنا بنایت ضرور دور کرنے کیلئے ہو وہ معاف ہے نہ اسمیں قصاص ہے نہ دیت ایسے جس کو دانت کاٹا گیا وہ اسے بدن میں کہیں اور دانت کانٹ لے تو اس پر کچھ نہیں ہے ف شرح السنہ میں ہے کہ کسی عورت سے بدکاری کرنا چاہے اور وہ اسے جان سے مار ڈالے تو عورت پر کچھ لازم نہیں ہے۔ ایسے ہی کوئی دوسرے کا مال نا جائز طور پر لینا چاہے یا اس کا خون کرنا چاہے تو اس کے لئے اپنا دفعیہ جائز ہے لیکن اسے آہستہ آہستہ دفعیہ کرنا چاہئیے لیکن قتال کے سوا اور صورت نہ ہو اور وہ اس کو قتل کردے تو اس کا خون اکارت ہے یعنی اس میں کوئی قصاص یا دیت نہیں ہے اور نہ کفارہ ہے ایسے کوئی کسی پر تلوار سے وار کرنا چاہے اور وہ اپنا دفعیہ کرے اور جو قتل کرنا چاہتا تھا اس کو قتل کردے تو اس میں کوئی تاوان نہیں ہے۔ ایسے ہی دروازہ بند ہو اور کوئی کسی کے مکان کے اندر جھانکے اور مکان مالک کنکری وغیرہ سے مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر کوئی قصاص یا دیت نہیں اگرچہ کہ اس کی آنکھ اندھی ہوجائے اور[2] انگوٹھے وانگلی پر رکھ کر کنکر پھینکنا جائز نہیں ہے کیونکہ نہ اس سے شکار کیا جاتا ہے نہ دشمن کو زخم لگایا جاتا ہے یعنی اس میں دین ودنیا کا کوئی فائدہ نہیں محض عبث کام ہے ہاں اس سے کسی کا دانت ٹوٹ سکتا ہے آنکھ پھوٹ سکتی ہے یعنی اس میں فساد کا خوف ہے اور یہی ہر اس چیز کا حکم ہے جس میں یہ چیز پائی جائے اور جب کوئی مسجد اور بازار میں جائے اور اس کے ساتھ تیر ہو تو اس کا پھل پکڑ کر رکھنا چاہئیے تا کہ کسی مسلمان کو نہ لگے۔ **فائدہ** اور یہی ہر اس جگہ کا حکم ہے جہاں مسلمان یکجا رہتے ہیں۔ اور کسی مسلمان[3] بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کسی مسلمان کو دیدے اور یہ اس کی وجہ سے جہنم کا اہل ہوجائے اور جو اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جو مسلمان پر ہنسی سے ہی ہتھیار اٹھائے وہ مسلمانوں کی روش پر نہیں ہے۔ اور کسی کو دھوپ میں کھڑا کر کے سزا دینا یا اس کے سر پر کھولتا تیل ڈال کر سزا دینا اور جس سے اللہ تعالیٰ عذاب دیتا ہے اس سے سزا دینا جائز نہیں اور جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا اور جو کوڑوں سے لوگوں پر ظلم کرتے ہوں وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتے ہیں اور جنت میں نہیں جائیں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور تک جاتی ہے۔

---

[1] حدیث عبداللہ بن عمرو سعید وابوہریرہ مشکوٰۃ باب الایضمن من الجنایات [2] حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام کتاب الجنایات باب قتل الجانی [3] حدیث ابن عمر وہشام وابوہریرہ مشکوٰۃ باب الایضمن من الجنایات۔

اور کسی کو مارے تو منہ کو بچانا چاہیئے یعنی منہ پر نہیں مارنا چاہیے اور پردہ[1] ہٹا کر کسی کے مکان میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز نہیں ہے اور جو ایسا کرتا ہو اس کی تعزیر واجب ہے کیونکہ ایسا کرنا درست نہیں اور اگر اس حالت میں مالک مکان سامنے آکر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر گناہ نہیں اور نہ کوئی تاوان ہے اور اگر کسی کی نظر ایسے مکان میں جس کے دروازے پر پردہ نہ ہو پڑ جائے تو اس کا قصور نہیں اہل خانہ کا قصور ہے کہ انہوں نے دروازہ بند نہیں کیا۔ **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دروازہ بند رکھنا یا اس پر پردہ لگانا واجب ہے اور برہنہ کر کے تلوار رکھنا جائز نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو لگ جائے یا اس سے کوئی خونزدہ ہو جائے اور دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر تسمہ چیرنا جائز نہیں کیونکہ ڈر ہے کہ انگلیوں میں زخم آجائے

باغیوں سے لڑنے کا بیان

مسلمان[1] پر ہتھیار اٹھانا اور اس سے لڑنا جائز نہیں ہے اور جو کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے وہ اسلام کی روش پر نہیں کیونکہ اسلام کا اصول یہ ہے کہ مسلمان کی مدد کرے نہ یہ کہ اس سے لڑے۔ لیکن اس حدیث کے عموم میں سے مسلمان باغیوں کا　　قتل مخصوص ہے۔ اگر کوئی شخص بغاوت کر کے امام اہل اسلام کی فرمانبرداری سے نکل جائے جسے مسلمانوں کی جماعت نے بنایا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ لیکن محض امام کی اطاعت سے نکل جانے اور امام کی فرمانبرداری سے بغاوت کرنے سے اس کے ساتھ لڑنا واجب نہیں ہوتا اور نہ وہ اس کی وجہ سے اسلام سے نکلتا ہے لیکن اگر وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لڑیں اور امام کے خلاف لڑائی چھیڑ دیں اور خونریزی کریں تو ان کے ساتھ لڑنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي **فائدہ** لیکن لڑنے سے پہلے انھیں اسلام کی جماعت میں آنے اور بغاوت سے باز رہنے کی دعوت دینی ضروری ہے اور[3] ان میں کے زخمی کا کام تمام کر دینا جائز نہیں ہے اور ان کے قیدی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے اور ان میں سے کوئی فرار ہو تو پیچھا کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ کسی جماعت کی پناہ لینے جا رہا ہو۔ اور ان کا مال غنیمت تقسیم کرنا جائز نہیں یعنی تقسیم تو کیا ان کے مال کو لوٹنا ہی جائز نہیں چاہے وہ دار الحرب میں رکھ دیں اور ان کے مقتول کا سامان نہیں لیا جائے گا اور خارجیوں کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک امام کے خلاف لڑائی نہ کریں ان سے لڑنا جائز نہیں لیکن[4] امام کے خلاف لڑائی چھیڑ دیں اور جماعت میں پھوٹ ڈالیں تو ان سے لڑنا اور قتل کرنا جائز ہے چاہے کوئی ہو اور کسی زمین کے کنارے ہو کیونکہ وہ مسلمانوں کو ضرر پہونچاتا اور ان میں پھوٹ ڈالتا ہے اور امام خواہ عادل ہو یا ظالم

---

[1] حدیث ابوذر و جابر و حسن مشکوٰۃ باب ایضاً ۱۲ ۔ [2] حدیث بلوغ المرام بروات ابن عمر باب قتال اہل البغی [3] حدیث ابن عمر و ابوہریرہ بروایت بلوغ المرام باب ایضاً [4] مسک الختام صـ۱۰۱ [5] حدیث ابن عمر و بلوغ المرام باب قتال اہل البغی حدیث بلوغ المرام باب ایضاً۔

جب تک کہ نماز قائم رکھے۔ فائدہ[1] خارجی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ صاحب کبیرہ کافر ہے اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ کافر مخلد فی النار ہے اور انہیں کافر قرار دینا جائز نہیں اور ان سے نکاح کرنا اور ان کا ذبیحہ کھانا بالاجماع جائز ہے اور خارجیوں و باغیوں میں فرق یہ ہے کہ باغی وہ ہوتا ہے جو امام المسلمین کی فرمانبرداری اور مسلمانوں کی جماعت سے نکل جائے لیکن اس کے اعتقاد میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ اور خلیفہ سے مقصود وہ ہے جو کسی ملک[2] یا حصہ زمین کا ہو خلیفہ اسلام نہیں جو تمام دنیا کے سب مسلمانوں کا حاکم ہو کیونکہ حدیث کا معنی وہ خلیفہ لیا جائے جس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہو تو حدیث کا فائدہ بہت قلیل ہو جاتا ہے۔ فائدہ ثانیہ۔ فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ آپس کی لڑائیوں کی وجہ سے صحابہ پر طعن کرنا جائز نہیں ہے یعنی جو صفین و جمل کی لڑائیاں علی مرتضیٰ اور حضرت عائشہ اور معاویہ میں ہوئی ہیں کیونکہ یہ لڑائیاں ان کے اجتہاد سے ہوئیں اور اللہ تعالیٰ اجتہاد کی غلطی کو معاف کر دیتا ہے بلکہ یہ ثابت ہے کہ اسے ثواب ملتا ہے اور مصیب کو دہرا ثواب ملتا ہے لہذا ان کے بارے میں زبان کھولنا اور انہیں برا کہنا جائز نہیں، بس اسی میں سلامتی ہے

مرتد کے قتل کا حکم

ف مرتد وہ ہوتا ہے[1] جو اسلام چھوڑ کر کافر ہو جائے۔ اگر کوئی مسلمان (معاذ اللہ) دین سے پھر جائے تو پہلے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کر لیا تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دینا واجب ہے چاہے وہ عورت ہی کیوں نہ ہو اور چاہے کافر ہو جائے یا یہودی یا عیسائی یا اسلام کے سوا کوئی اور دین قبول کر لے اور اسے جلا دینا یا اس کا[4] مثلہ کرنا جائز نہیں ہے یعنی ناک کان اور دوسرے اعضاء کا ٹنا[5] اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرے اس کا قتل جائز ہے اور اس کا خون معاف ہے اور اگر مسلمان ہے تو بغیر توبہ کرائے اسے قتل کرنا جائز ہے اور کافر معاہد ہے تو اس کا ذمہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اسے بھی قتل کر دیا جائے گا اور غلام فرار[6] ہو کر دار الحرب میں چلا جائے تو اس کا خون جائز ہے یعنی کوئی اس کو مار ڈالے تو اس کے قاتل پر کچھ نہیں ہے اور جادوگر کی سزا تلوار سے قتل کرنا ہے چاہے مسلمان ہو[7] کافر اس لئے کہ جادو کفر ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی کفر ہے ایسے شعبدے بازی اور مداری کا علم بھی حرام ہے اور ایسے ہی کسی پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہو یا ناجائز طور پر کسی کا مال لینا چاہتا ہو یا

---

[1] مسک الختام ج دوم ص۳۰۳ [2] حدیث ابن عباس بلوغ المرام باب الجانی [3] حدیث عکرمہ مشکوٰۃ باب قتال اہل الردہ۔ [4] حدیث عمران مشکوٰۃ باب ایضاً [5] حدیث ابن عباس بلوغ المرام باب قتال الجانی [6] حدیث جریر و جندب مشکوٰۃ باب قتال اہل الردہ [7] حدیث ابوہریرہ مسک الختام ج ۲ ص۳۵۰ و ص۳۴۸۔

یا دین کے سلسلے میں اس کو فتنے میں ڈالنا چاہتا ہو اور اس کا دفیعہ قتل کے بغیر ممکن نہ ہو تو اس کو قتل کر دینا جائز ہے اور اس میں کوئی قصاص یا دیت نہیں ہے۔ لیکن اچھا یہ ہے کہ خود شہید ہو جائے لیکن قتال نہ کرے اور جو اللہ و رسول سے لڑتا اور زمین میں فساد برپا کرتا ہو یعنی رہزنی اور لوٹ مار کرتا ہو اس کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے یا پھانسی دی جائے یا اس کا دایاں اور بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے یا جلا وطن کر دیا جائے امام جو سزا مناسب ہو ان میں سے دے سکتا ہے اور جو مرتد ہو کر مسلمان کو مار ڈالے اور اس کا مال لوٹ لے تو اسے ایسی سزا دینی[1] جائز ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر دی جائیں اور اسے دھوپ میں ڈال دیا جائے اور پانی نہ دیا جائے یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے اور مسلمانوں کیلئے[2] کافروں میں رہنا جائز نہیں بلکہ کافروں سے اتنی دور رہے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نہ نظر آئے اور جو مسلمان کافروں میں رہتا ہے اگر اسے کوئی مسلمان ان جانے میں مار ڈالے تو اس پر کوئی قصاص و دیت نہیں اور عمداً مارا ہو تو اس کی دیت آدھی ہے[3] اور چیونٹیوں کو آگ میں جلانا جائز نہیں ہے اگر[4] چیونٹی نے کسی کو کاٹ لیا ہو ف اور یہی حکم ہر چیز کا ہے کہ اسے آگ میں جلانا جائز نہیں اور چیونٹی کاٹ لے تو اسے مار ڈالنا جائز ہے اور کسی مسلمان کے لئے خراج کی زمین خریدنی جائز نہیں۔

حدود کا بیان

ف۔ حد کا اصل معنیٰ روکنا ہے اور شریعت کی حدود کو حدود اس لئے بولتے ہیں کہ وہ انسان کو گناہ سے باز رکھتی ہے اور شریعت میں حد اس سزا کا نام ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لئے متعین ہو لہذا قصاص حد نہیں کیونکہ یہ بندے کے لئے ہوتا ہے اور تعزیر بھی حد نہیں ہے کیونکہ وہ متعین نہیں ہے۔

زنا کی حد کا بیان

اگر کوئی کسی عورت کے ساتھ بدکاری کرے[5] اور محصن یعنی آزاد و مکلف[6] یعنی عقل و بلوغت کو پہونچا ہو اور عورت سے نکاح کے ذریعہ جو شرعاً درست ہو صحبت کیا ہو تو اس پر حد جاری کرنا واجب ہے اور اس کی حد یہ ہے کہ اسے پتھروں سے مار ڈالا جائے چاہے زانی مسلمان ہو یا غیر مسلم عورت ہو یا مرد اور اگر محصن نہ ہو تو اس کی حد یہ ہے کہ سو کوڑے مارا جائے اور جلا وطن کر دیا جائے ایسی جگہ کی طرف جہاں اسے کو

---

[1] حدیث انس مشکوٰۃ باب قتال اہل الردہ [2] حدیث جریرہ مشکوٰۃ باب ایضاً [3] حدیث ابو الاولاد مشکوٰۃ باب ایضاً [4] حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام باب حد الزانی [5] و حدیث علی باب ایضاً۔

پردیشی کہا جائے اور ایسے ہی لونڈی اور[۱] غلام پر خواہ شادی شدہ ہوں حد ہے اور انکی حد آزاد کے حد کی آدھی یعنی پچاس کوڑے ہے اور ان پر رجم نہیں کیونکہ رجم میں آدھا آدھا نہیں ہو سکتا اور مکاتب کی حد بھی غلام کے برابر ہے اور اگر حد مارنے کے بعد پھر[۲] زنا کرے تو پھر حد لگائی جائے گی اس کے بعد پھر زنا کرے تو پھر حد نافذ ہوگی اور اگر حد لگانے سے پہلے چند بار زنا کیا ہو تو ایک ہی حد واجب ہوگی اور حد کا ثبوت زانی کے اقرار سے ہوتا ہے اگر چہ کہ ایک ہی بار اقرار کیا ہو بار بار اقرار کی ضرورت نہیں لیکن شک دور کرنے کیلئے چار بار اقرار کرانا حوط ہے اور اقرار میں یہ صراحت[۳] ہونی چاہیئے کہ میرا ذکر اس کی شرمگاہ میں[۴] ایسے داخل ہوا جیسے سلائی سرمہ دانی میں داخل ہوتی ہے اور ایسے[۵] زنا کا ثبوت چار شاہدوں کی شہادت سے ہوتا ہے جنہوں نے یہ شہادت دی ہو کہ ہم نے اسے ایسے زنا کرتے دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں داخل ہوتی ہے اور زنا کے ثبوت کے لئے چار شاہدوں کا ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ ایسے زنا کی حد اس[۶] عورت پر ثابت ہوتی ہے جو بغیر شوہر کی ہو اور امام کے[۷] لئے اس کی تفتیش ضروری ہے ان کے بغیر حد واجب نہیں ہوتی چاہے زانی زنا کے حکم کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور ایسی چیز سکھانا مستحب ہے جو حد کو ساقط کرتی ہے اور زانی کے اقرار کو واپس لینے سے حد[۸] ساقط ہو جاتی ہے یعنی اقرار کے بعد یہ کہدے کہ میں نے زنا نہیں کیا یا میں نے جھوٹ بول دیا تھا یا حد کے دوران فرار ہوا اگر حد کے دوران فرار ہو تو اس کا پیچھا نہیں کیا جائیگا اور پھر آکر توبہ کرے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی لیکن حد کا ثبوت چار شاہدوں سے ہوا ہو تو اس کا واپس لینا یا فرار ہونا حد کو ساقط نہیں کرے گا اور[۱] مسلمانوں کو چاہیئے کہ جس قدر ممکن ہو حدوں کو آپس میں ساقط کریں یعنی اس کے موجبات کو ڈھانکیں اور پردہ پوشی کریں اور حاکم تک نہ لیجائیں اور حاکم تک جائے تو اسے خدا کی متعین کی حد کا معاف کرنا جائز نہیں اور امام بھی جس قدر ممکن ہو حد کو ٹالے یعنی اسے عذروں کی تلقین کرے کہ تو دیوانہ ہو گیا ہے یا شراب پی رکھی ہے۔ یا تو نے بوسہ لے لیا ہے یا ہاتھ لگا دیا ہے یا تو توبہ کرلے پھر اقرار کے بعد اس نے کہہ دیا کہ میں دیوانہ ہوں یا شراب پی ہے یا بوسہ لیا ہے یا ہاتھ لگا دیا ہے یا میں نے توبہ کر لیا تو حد ساقط ہو جائے گی اور ایسے ہی امام کو چاہیئے[۸] کہ شبہہ سے حد کو ٹالے لیکن اسی شبہہ سے حد ساقط ہوتی ہے جو ممکن ہو جیسے زبردستی کا دعویٰ یا عورت کا کہنا کہ میں سو رہی تھی اور کسی نے آکر مجھ سے زنا کیا یا مجھے اس کے ناجائز ہونے کا علم نہ تھا کیونکہ امام کا

---

۱ منک الختام جلد ۲ ص ۳۱۷ ۲ حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام باب حد الزانی ۳ حدیث عمر بلوغ المرام باب ایضاً ۴ حدیث ابوہریرہ کتاب دباب ایضاً ۵ مسک الختام ج ۲ ص ۳۱۵ ۶ حدیث یزید بن نعیم مشکوٰۃ کتاب الحدود ۷ حدیث ابوہریرہ دعائشہ دعلی بلوغ المرام باب حد الزانی ۸ مسک الختام ج ۲ ص ۳۲۲

حد میں چوک جانا شبہ کے ساتھ حد جاری کرنے سے بہتر ہے لیکن جو شبہ ممکن نہ ہو اس سے حد ساقط نہیں ہوتی جیسے کسی کا یہ کہنا کہ میں سو رہا تھا کہ کسی عورت نے آکر مجھ سے زنا کرایا[1] اور امام کی اجازت بغیر مالک کا اپنی لونڈی اور غلام پر بدکاری کریں تو حد جاری کرنا درست ہے یعنی اسے حد لگانے کے لئے امام سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں چاہے وہ صلاحیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اور چوری اور شراب کی حد کا بھی یہی حکم ہے کہ مالک اپنے غلام پر جاری کر سکتا ہے[2] اور بلوغت سے پہلے لڑکے پر زنا کی حد نہیں ہے اور نہ مجنون[3] پر ہے جب تک ہوش میں نہ آئے کیونکہ مجنون کا اقرار درست نہیں ایسے ہی نشہ والے پر زنا کی حد نہیں کیونکہ اس کا اقرار درست نہیں اور ایسے[4] ہی مقدمات زنا جیسے بوسہ لینے ہاتھ لگانے اور دیکھ لینے سے حد واجب نہیں ہوتی اور صدقہ[5] کرنے اور بدلہ دیدینے سے چاہے جتنا بھی مال دیدے حد ساقط نہیں ہوتی۔ اور عورت کو جو حاملہ[6] ہو حد لگانی درست نہیں ہے جب تک بچہ نہ جنے اور کوئی اس کی پرورش کیلئے نہ ہو تو جب تک بچہ ماں سے بے پرواہ نہ ہو اور اگر بچہ کو دودھ پلانے کیلئے کوئی عورت موجود ہو تو جننے کے بعد حد لگانی جائز ہے اور ایسے ہی حالت نفاس میں عورت کو حد لگانی جائز نہیں جب تک نفاس سے نہ نکلے۔[7] اور جس عورت سے زبردستی زنا کیا گیا ہو اس[8] پر حد نہیں ہے اور زانی پر زنا کی اجرت نہیں ہے۔ اور[9] عورت کو رجم کرنے کیلئے گڑھا کھودا جائے جو اس کے سینے تک ہو اور اس کے کپڑے اس پر باندھ دیئے جائیں اور گڑھے میں کھڑی کر کے رجم کیا جائے تاکہ بیقراری میں اس کا بدن نہ کھل جائے اور ایسے[10] ہی زانی کے لئے بھی گڑھا کھودا جائے اور جسے رجم کیا جائے اور حد لگائی جائے اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ اور[11] اگر کوئی کافر یا اہل کتاب وغیرہ زنا کرے تو اس کا حکم بھی وہی ہے جو مسلمان کا ہے یعنی محصن ہو تو رجم کیا جائے اور محصن نہ ہو تو کوڑا مارا جائے ف۔ ایسے ہی کفار اور اہل کتاب مسلمان کے پاس اپنا مقدمہ لائیں تو اس کا فیصلہ کتاب و سنت سے کیا جائے اور اگر کوئی بیمار زنا کرے جس کے اچھے ہونے کی امید نہ ہو اور حد کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کھجور کی بڑی ٹہنی سے جسمیں سو شاخیں ہوں اسے ایک بار مارا جائے ایسے کہ ہر شاخ اس کے بدن پر لگے ف تاکہ اس کی موت نہ ہو جائے۔ ایسے[12] ہی تندرست کو درمیانہ کوڑا مارنا چاہیئے نہ زوردار نہ ہلکا اور کوڑا بھی درمیانہ ہو نہ نیا نہ پرانا اور لکڑی ہو تو نہ بہت بڑی ہو نہ چھوٹی اور بیمار اور

---

[1] حدیث علی بلوغ المرام باب حد الزانی [2] حدیث علی ترمذی صفحہ ۲۴۳ [3] حدیث ابوہریرہ و بریدہ مشکوٰۃ کتاب الحدود [4] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ کتاب ایضاً [5] حدیث ابوہریرہ و زید بلوغ المرام باب حد الزانی [6] حدیث بریدہ مشکوٰۃ کتاب الحدود [7] حدیث علی مشکوٰۃ کتاب ایضاً [8] حدیث وائل مشکوٰۃ کتاب ایضاً [9] حدیث بریدہ مشکوٰۃ کتاب ایضاً [10] مسک الختام ج ۲ صفحہ ۳۱۳ [11] حدیث علی مشکوٰۃ کتاب ایضاً [12] حدیث سعد بلوغ المرام باب حد الزانی ۱۲ [13] مسک الختام ج ۲ صفحہ ۳۲۱۔

کمزوری کی حد میں اچھے اور طاقتور ہونے تک کی تاخیر نہ کیجائے[1] اور اگر کوئی اپنی ماں کے ساتھ سگی ہو یا سوتیلی زنا کرے تو اسے قتل کردیا جائے اور کسی[2] پر حد جاری ہو جائے تو اسے ملامت کرنی جائز نہیں ہے بلکہ اسے ملامت کیا جا سکتا ہے جس کا مقدمہ امام تک نہ پہونچا ہو۔ لیکن امام کے پاس مقدمہ چلائے اور اس پر حد لگ جائے تو وہی کافی ہے اور کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے حد لگائے لیکن عار نہ دلائے اور سہ بارہ زنا کرے تو اسے فروخت کردے اگرچہ بال کی رسّی کے بدلے کیوں نہ ہو۔ **فائدہ** اور یہی حکم بیوی کا ہے کہ اگر زنا کرے تو اسے طلاق نہ دے بلکہ اسے حد لگائی جائے لیکن اگر مکرر زنا کرے تو اسے طلاق دینی واجب ہے اور اگر کوئی اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اور بیوی نے اس کے لئے جائز کیا ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور جائز نہ کیا ہو تو اسے رجم کیا جائے اور اگر کوئی چوپائے[3] کے ساتھ زنا کرے تو دونوں کو قتل کر دیا جائے زانی کو بھی اور چوپائے کو بھی **فائدہ**۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ اس سے حیوان بصورت انسان نہ پیدا ہو یا انسان بصورت حیوان۔ اور اگر کوئی اغلام بازی کرے یعنی دبر میں زنا کرے تو فاعل مفعول دونوں کو قتل کردیا جائے اور حد میں قریب[4] یا دور کے رشتہ کا لحاظ کرنا جائز نہیں اور ایک[5] حد جاری کرنا پوری دنیا میں چالیس روز بارش ہونے سے بہتر ہے۔ اگر کوئی کسی کو زنا کرتے دیکھے تو اسے[6] اس کا عیب چھپانا چاہیئے کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہیئے خدا اس کے عیب کو قیامت کے روز چھپائیگا یہ حکم امام کے پاس مقدمہ جانے سے پہلے کا ہے بعد میں نہیں۔ اور اگر کوئی زنا کرے اور اسے کوئی[7] نہ دیکھے تو اسے چھپانا چاہیئے۔ دوسرے کو نہ بتائے اور اللہ سے توبہ کرے اللہ اسے معاف کردے گا یعنی جب دنیا میں چھپا دیا تو امید ہے کہ قیامت میں بھی پردہ پوشی کرے گا اس لئے کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بول چال اور لباس میں عورت کی مشابہت جائز نہیں ہے اور ایسے ہی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا اور جو ایسا کرے ملعون ہے۔

حد قذف کا بیان

اگر کوئی[1] کسی پاکباز کو بدکاری اور زنا کا الزام لگائے اور اس پر افترا پردازی کرے اور اس کا ثبوت نہ پیش کرے تو اس کی حد اسّی کوڑا ہے اور اس کی شہادت مقبول نہیں ہوگی جب کہ آزاد ہو اور غلام ہو تو اسے

صـ ۳۵۰

[1] حدیث براء مشکوٰۃ کتاب الحدود [2] حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام باب حد الزانی۔ [3] حدیث نعمان ترندی [4] حدیث ابن عباس بلوغ المرام باب حد الزانی [5] حدیث عبادہ مشکوٰۃ کتاب الحدود۔ [6] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ کتاب ایضاً [7] حدیث ترندی صـ ۲۴۵ ، [1] حدیث ابن عمر بلوغ المرام باب حد الزانی۔

چالیس کوڑے لگائے جائیں اور اگر دو شخص لڑیں اور ان میں کوئی کہے کہ میرے ماں باپ زانی نہیں تو اسے حد قذف لگائی جائے گی کیونکہ اس نے دوسرے کے والدین کو تعریض کی ہے کہ وہ زانی ہیں۔ اگر کوئی اپنے غلام کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف نہیں ہے ایسے ہی اس پر بھی حد نہیں جو ایسی عورت کو زنا کا الزام لگائے جو زنا کا پیشہ کرتی ہو اور نہ اس پر جو غیر محصن کو زنا کا الزام لگائے ایسے جو محصن کو غیر زنا کا الزام لگائے اس پر حد قذف نہیں ہے بلکہ اس پر تعزیر ہے اور اس شخص پر بھی زنا کی حد نہیں ہے جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے بلکہ چار شاہد نہ پیش کر سکے تو اس پر لعان ہے لیکن اگر لعان سے انکار کرے اور چار شاہد لادے تو اس پر زنا کی حد ہوتی ہے۔

چوری کی حد کا بیان

شریعت میں چوری نام ہے کسی کے مملوک محفوظ مال کو پوشیدہ طور پر لینے کا لہٰذا اگر کوئی تین درہم یعنی چودہ آنے یا اس سے زیادہ کی مالیت کی چیز چوری کرے یا تین درہم کی یا اس سے زیادہ کی چوری کرے اور وہ مال اس کے پاس پایا جائے یا چوری کا اقرار کرے تو اس پر چوری کی حد یعنی داہنا ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔ **فائدہ۔** اور یہی ہر اس چیز کا حکم ہے جس کی قیمت تین درہم سے کم نہ ہو۔ اور لٹیرے کا ہاتھ کاٹنا نہیں آیا ہے یعنی جو سامنے زبردستی مال چھین لیتا ہے کیونکہ چور وہ ہوتا ہے جو خفیہ طور پر کسی کا مال لے لیتا ہے۔ ایسے خائن اور اچکے کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا **فائدہ۔** خائن وہ ہوتا ہے جو امانت کے طور پر کسی کا مال رکھنے کے بعد اس کا انکار کر دیتا ہے یا اس کے برباد ہو جانے کا دعویٰ کرتا ہے، خائن کا ہاتھ اس لئے نہیں کاٹا ہے کہ کیونکہ اسمیں حفاظت کامل نہیں اور اچکے کا اس لئے کہ وہ خفیہ طور پر نہیں بلکہ علانیہ مال لیتا ہے۔ اور درخت سے پھل چوری کرنے میں کا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے چاہے پھل سوکھا ہو یا تر جیسے انگور یا کھجور وغیرہ اور ایسے ہی کھجور کا گابھ چوری کرنے میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ **فائدہ۔** گابھ کھجور کے درخت سے ایک سفید چیز نکلتی ہے جسے کھایا جاتا ہے یعنی درخت کے لٹکے میوے میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے کیونکہ وہ حفاظت میں نہیں ہوتا اور درخت سے کاٹ کر کھلیان میں رکھدیا جائے تو اسمیں ہاتھ کاٹا جائیگا کیوں کہ

---

۱ حدیث مشکوٰۃ ۱۲ ۲ حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام باب قذف ۳ مسک الختام ج ۲ ص ۲۲۵ ۴ مسک الختام ج ۲ ص ۲۳۱ ۵ حدیث ابوامامہ و عائشہ بلوغ المرام باب حد سرقہ ۶ مضمون آیۃ السارق والسارقۃ الآیہ ۷ حدیث جابر بلوغ المرام حد سرقہ ۸ حدیث رافعہ و عمرو بن شعیب و عبداللہ بن عبدالرحمٰن مشکوٰۃ باب قطع السرقہ ۱۲

وہ حفاظت کے اندر ہے اور یہی حکم گھاس اور لکڑی اور شکار وغیرہ کا بھی ہے جو سب کے لئے ہے ایسے ہی گیہوں اور شکر میں بالاتفاق ہاتھ کاٹا جائیگا اور گوشت اور شربت اور اس کے مانند کو اسی پر قیاس کیا گیا ہے۔ اور اس جانور میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا جو بیابان میں ہو اور کوئی اس کی حفاظت نہ کر رہا ہو کیونکہ وہ حفاظت میں نہیں لیکن پہاڑی جانور کو جانوروں کے بندھنے کی جگہ باندھ دیا جائے تو اس میں ہاتھ کاٹا جائیگا جب کہ اس کی قیمت تین درہم کے برابر ہو اور اگر کوئی اپنی چادر[1] سر کے نیچے رکھ کر سو رہا ہو اور کوئی اس کی چادر سر کے نیچے سے چوری کرلے تو اس کی قیمت تین درہم کے برابر ہو اور حفاظت کر رہا ہو تو اس کی چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنا ہے جب کہ اس کی قیمت دیدے تو چوری کی حد ساقط ہو جاتی ہے لیکن مقدمہ حاکم کے پاس جانے کے بعد خود چیز ہبہ کر دے تو ہاتھ کاٹنا واجب ہے کیونکہ چور کا ہاتھ کاٹنا خدا کا حق ہے جو اس کے معاف کرنے سے معاف نہیں ہوگا اور ایسے ہی کفن چور کا ہاتھ کاٹنا ہے کیونکہ وہ حفاظت سے خفیہ طور پر مال لیتا ہے۔ اور اس[2] پر اتفاق ہے کہ مال غنیمت اور خمس کے مال سے چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اگرچہ کہ وہ اسمیں حصہ دار نہ ہو کیونکہ رضخ اور خمس کے ساتھ اسمیں شریک ہے۔ اور جہاد میں جب کہ لشکر دشمن کے ملک میں ہو اور امام موجود نہ ہو تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ اسمیں فتنہ کا احتمال ہے کہ وہ کافروں کے ملک میں چلا جائے یا مجاہدین میں تفرقہ پڑ جائے اور اس کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے جو کسی کا مال آدھا دے کر قصداً اس کا انکار کردے ف اور یہ حکم ان حدیثوں میں سے خاص ہے جو حفاظت کے اعتبار پر دلالت کرتی ہیں۔ اور ہر شخص پر چاہے مالدار ہو یا غریب، شریف ہو یا رذیل حد نافذ کرنا واجب ہے اور جب[3] چور کا ہاتھ کاٹا جائے تو اسے آگ سے داغنا واجب ہے تاکہ خون بند ہو جائے۔ اور یہ سنت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں[4] عبرت کے لئے لٹکا دیا جائے تاکہ خود اسے اور دوسروں کو عبرت ہو اور امام[5] پر اسی چیز کی تلقین کرنی واجب ہے جو حد کو ساقط کردے جیسے یہ کہنا کہ میرا خیال ہے کہ تم نے چوری نہیں کی ہے اور تلقین کا دہرانا اور جب[6] چور اوّل بار چوری کرے تو دایاں ہاتھ دو بار کرے تو بایاں پاؤں اور سہ بارہ چوری کرے تو بایاں ہاتھ اور چوتھی بار چوری کرے تو داہنا پاؤں

---

[1] حدیث صفوان بلوغ المرام باب حد سرقہ [2] مسک الختام ج ۲ ص ۳۳۵ و حدیث بشریٰ باب قطع السرقہ [3] حدیث عائشہ بلوغ المرام باب حد سرقہ [4] حدیث ابوہریرہ کتاب و باب ایضاً [5] حدیث فضالہ مشکوٰۃ باب قطع السرقہ [6] حدیث ابو امیہ بلوغ المرام باب حد السرقہ [7] حدیث ابو السلمہ مشکوٰۃ باب قطع السرقہ۔

کاٹ دیا جائے اور چور کا ہاتھ کلائیوں سے اور[1] پاؤں قدم کے جوڑ سے کاٹا جائے اور چوری کا مال چور پر واجب[2] ہوتا ہے چاہے اس پر حد لگے یا نہ لگے اور صاحب ضرورت ضرورت[3] کے موافق درخت سے[4] پھل کھا سکتا ہے لیکن جھولی میں بھر لینا جائز نہیں اور جو اٹھالے یعنی کھائے بھی اور لے بھی جائے اس پر دگنا تاوان ہے اور سزا بھی جب تین درہم سے کم کا ہو تو کوڑا لگانا اور زیادہ کا ہو تو ہاتھ کاٹنا

فائدہ۔ بیہقی[5] نے اس حدیث[6] سے مال کی تعزیر پر استدلال کیا ہے یعنی مال کی سزا دینی جائز ہے۔ اور غلام پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے مکان میں آنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن چوری کرے تو اسے فروخت کر دینا چاہیئے اس کی کتنی ہی کم قیمت ملے اور چور اقرار[7] کرنے کے بعد چوری سے انکار کر دے تو اس پر حد یعنی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

شراب پینے کی حد

فائدہ۔ شراب پینی کتاب وسنت اور اجماع سے ناجائز ہے چاہے ایک قطرہ کیوں نہ ہو شراب پیئے اور پکڑ لیا جائے اور اس کی بو[8] موجود ہو یعنی اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہو یا اس حال میں لایا جائے کہ وہ نشے میں[9] ہو چاہے نبیذ پینے کی وجہ سے کیوں نہ ہو اور دو شخص اس کے شراب پینے کی شہادت دیں یا وہ خود اس کا ایک بار اقرار کرے اور اس کا بخوشی پینا ثابت ہو یعنی بغیر اکراہ کے تو اسے چالیس کوڑے حد کے طور پر لگائیں جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شراب خور لائے جاتے تھے تو آپ ان کو حد لگاتے تھے۔ احتمال ہے اس کے شراب پینے کا علم اس کے نشے سے ہوتا تھا یا شہادت سے یا اس کے اقرار سے۔ اور نشے کی حد جو موجب ہوتی ہے یہ ہے کہ ہذیان اور واہی تباہی باتیں بکنے لگے۔ اور شراب[10] کی قے کرنے سے شراب کی حد ثابت ہوتی ہے اور شرابی کو جوتے، ڈنڈے اور ہاتھ اور کوڑے سے[11] یا ڈنڈے سے اور جوتے سے ملا کر چالیس دفعہ مارنا جائز ہے اس سے حد پوری ہو جاتی ہے اور کوڑے سے حد ماری ہو تو درمیانہ ہونا چاہیئے نہ نیا نہ پرانا ایسے

---

[1] مسک الختام ص۳۳۶ [2] حدیث عبداللہ بن عمر بلوغ المرام باب حد السرقہ ۱۲ اور مشکوٰۃ باب اللقطہ حدیث عمرو بن شعیب [3] مسک الختام ص۳۳۳ ، [4] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب حد السرقہ [5] حدیث ابو امامہ مشکوٰۃ باب الشفاعۃ فی الحدود [6] حدیث ثور بن زید مشکوٰۃ باب حد الخمر [7] حدیث بریدہ مشکوٰۃ باب حد الشارب [8] حدیث ثور بن زید مشکوٰۃ باب حد الخمر [9] حدیث انس بلوغ المرام باب حد الخمر [10] حدیث انس و عبد الرحمٰن و ابوہریرہ مشکوٰۃ باب حد الخمر۔

چوٹ بھی درمیانہ مارنی چاہیئے نہ زوردار اور نہ ہلکی اور کسی کو حد وغیرہ مارے[1] تو منہ پر نہ مارے اور حد مارنے کے بعد[2] مٹی کی مٹھی اس کے منہ پر مارنی جائز ہے ایسے ہی اسے عار دلانا اور سرزنش کرنا کہ اللہ سے نہیں ڈرے پیغمبر سے نہیں شرمائے جائز ہے لیکن بددعا اور لعنت کرنا اور یہ کہنا کہ خدا تم کو ذلیل کرے اور رسوا کرے جائز نہیں لیکن اس کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ اس کو معاف کردے اور اس پر رحم کر اور بار بار شراب پینے پر بار بار حد ہے یعنی جتنی بار شراب پئے اتنی دفعہ حد لگائی جائے لیکن چوتھی یا پانچویں بار شراب پینے پر اس کا قتل جائز نہیں اور مسجدوں میں حد نافذ کرنا چوری کی ہو یا زنا[3] اور شراب کی حد جائز نہیں ہے اور کبھی گناہ کی حد کو پہونچے اور اس[4] پر حد نافذ کردی جائے تو اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

حدود کے بارے میں سفارش کا بیان

حدود کو معاف کرنے کی درخواست جائز نہیں یعنی امام[5] کے ہاں مقدمہ جانے کے بعد حد کے بارے میں سفارش جائز نہیں ہے ف یعنی اس پر اجماع ہے کہ اس میں سفارش ناجائز ہے لیکن اگر امام کے پاس مقدمہ جانے سے پہلے سفارش کرے یعنی صاحب معاملہ اپنی طرف سے معاف کردے یا اس کی پردہ پوشی کرے تو جائز ہے اور اس[6] پر حد واجب نہیں ہوتی اور جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد میں حائل ہو وہ اللہ کا مخالف ہے کیونکہ حد نافذ کرنا اللہ کا حکم ہے۔ لیکن تعزیر میں[7] سفارش جائز ہے اگرچہ مقدمہ پیش ہونے کے بعد ہو اور جو شخص کسی سے یہ جانتے ہوئے لڑتا ہے کہ وہ ناجائز طور پر لڑ رہا ہے تو جب تک اس سے باز نہ آئے وہ برابر اللہ کے غضب میں رہتا ہے اور جو کسی معاملہ میں یہ جانے بغیر مدد کرے کہ وہ درست ہے یا باطل تو اس وقت تک اللہ کے غضب میں رہتا ہے جب تک باز نہ آئے۔

شراب کے بیان میں

جو چیز[8] نشہ آور ہو اور عقل کو ڈھانک دے وہ شراب ہے چاہے[9] انگور سے ہو یا کھجور سے یا منقی

[1] مسک الختام ج ۴ صفحہ ۲۴۰ ، [2] حدیث عبدالرحمن وابوہریرہ مشکوٰۃ باب حد الخمر [3] حدیث معاویہ بلوغ المرام باب حد الشارب [4] حدیث ابن عباس کتاب دباب ایضاً [5] حدیث خزینہ مشکوٰۃ باب مالدیۃ علی المحدود ۱۲ [6] حدیث عمرو بن شعیب و عائشہ مشکوٰۃ کتاب الحدود [7] حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ باب الشفاعۃ فی الحدود [8] مسک الختام ج ۲ صفحہ ۳۳ ، [9] حدیث ابن عمر بلوغ المرام باب حد الشارب [10] حدیث عمر وجابر بلوغ المرام باب ایضاً۔

سے یا شہد سے یا گیہوں یا جو یا جوار یا باجرا سے تیار ہو یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی وغیرہ یا کسی اور چیز سے تیار ہو۔ اس کا تھوڑی مقدار میں بھی پینا ناجائز ہے چاہے کام پر قوت حاصل کرنے کے لئے پیتا ہو یا عبادت پر تقویت حاصل کرنے کے لئے چاہے اس سے نشہ ہو اور ایسے ہی ہر مفتر چیز کا کھانا اور[1] پینا ناجائز ہے۔ **فائدہ**۔ مفتر وہ چیز ہوتی ہے جو سستی اور دل و ذہن میں حرارت پیدا کر دے اور قوت و شدت کے بعد اس سے ضعف اور کمزوری پیدا ہو جائے جیسے پوست اور بھنگ اور تاڑی وافیون وغیرہ کہ ان سب کا کھانا اور پینا جائز نہیں اور حقہ پینے کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ اس کے پینے سے بدن میں بید سستی ہو جاتی ہے اور بعض بے ہوش ہو جاتے ہیں اس لئے یہ مفتر میں داخل ہے اور جو چیز مفتر میں داخل ہے وہ ناجائز ہے جیسا کہ امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور[2] عراقی نے اس گھاس پر اجماع نقل کیا ہے جو سستی لاتی ہو اور اس پر کہ جو اس کو جائز سمجھتا ہو وہ کافر ہے اور یہی خطابی و ابن تیمیہ وغیرہ کا قول ہے اور[3] سوکھی و کچی کھجور ملا کر بھگونا اور انگور و کھجور خشک ملا کر بھگونا یا تازہ کھجور و کچی کھجور ملا کر بھگونا جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس میں بہت جلد تغیر آجاتا ہے اور اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن رات میں ہر ایک کو جدا جدا بھگو دے اور سویرے شربت پیئے تو درست ہے بلکہ تیسرے دن شام تک اسے پینا درست ہے پھر جو رہ جائے اسے برباد کر دینا چاہیئے پینا نہیں چاہیئے **فائدہ** اس کا نام نبیذ ہے جو یہ ہے انگور یا کھجور پانی میں تر کر دیا جائے اور اسے پکایا نہ جائے تاکہ سب شیرینی پانی میں آجائے یعنی شربت ہو جائے پھر اسے کچھ تیزی آنے کے لئے رکھ چھوڑا جائے اتنا نہیں کہ اس میں نشہ پیدا ہو جائے اور یہ شربت نہایت لذیذ اور بدن کے لئے مفید ہوتا ہے جس کا پینا درست ہے جب تک نشہ کی حد میں نہ آئے۔ اور شراب[4] کو سرکہ بنانا جائز نہیں ہے یعنی اس میں نمک یا پیاز وغیرہ ڈال کر اور اس کا کھانا جائز نہیں ہے اور شراب[5] سے کسی بیماری کی دوا کرنی جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں شفا نہیں ہے اور جب اس میں شفا نہیں تو اس کے ناجائز ہونے کا حکم برقرار ہے اور یہی ہر حرام چیز کا حکم ہے اس لئے کہ حرام چیز سے دوا کرنی جائز نہیں اور نہ اس سے شفا حاصل ہوتی ہے چاہے وہ ناپاک ہو یا پاک ہو اور اس سے لڑنا جائز ہے جو شراب نوشی سے باز نہ آتا ہو اور جیسے شراب نوشی ناجائز ہے ویسے ہی شراب بنانا اور بنوانا بھی ناجائز ہے اور ایسے ہی اس کا اٹھانا اور[6] اٹھوانا ایسے ہی اسے فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانی اور اسے

---

[1] مسک الختام ج ۲ ص ۳۴۴ [2] حدیث ابو قتادہ مشکوٰۃ باب الخمر [3] حدیث ابن عباس بلوغ المرام باب حد الشارب ۱۲
[4] حدیث انس مشکوٰۃ باب الخمر [5] حدیث ام سلمہ بلوغ المرام باب حد الشارب [6] حدیث عبد اللہ بن عمر مشکوٰۃ باب ایضاً۔

کسی شرابی کے لئے خرید نا یا وکالت کے طور پر یا ولایت کے طور پر خرید نا اور خرید وانا جائز نہیں اور جو ایسے شخص کے ہاتھ انگور بیچے جو شراب تیار کرتا ہے تو اس کی جو قیمت ملے وہ حرام ہے اور اس پر اللہ و رسول اور سب لوگوں کی لعنت ہے ۔

شراب پینے پر وعید کا بیان

جو شراب پیتا ہے اور توبہ[1] نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا پھر اگر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے پھر اگر شراب پیتا ہے تو اس کی نماز چالیس روز تک قبول نہیں کرتا پھر اگر توبہ کرلے تو قبول کرلیتا ہے لیکن اگر چوتھی بار شراب پیتا ہے تو چالیس روز تک اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اسے دوزخیوں کا خون اور پیپ پلائیگا اور جو دنیا میں[2] برابر شراب پیتا رہا ہو اور اس سے توبہ نہ کی ہو تو آخرت میں اسے جنت کی شراب نہیں ملے گی اور جنت میں نہیں[3] داخل ہو گا اللہ تعالیٰ نے اس پر بہشت حرام کردی ہے اور وہ اللہ سے بت پرست کے مانند ملے گا اور جو ایک گھونٹ شراب پئے گا اللہ تعالیٰ اسے اسی کے برابر دوزخیوں کا پیپ پلائیگا اور جو اللہ کے ڈر سے شراب چھوڑ دیگا اسے جنت کی پاک شراب پلائے گا ایسے ہی باجوں اور مزامیر کا بجانا جائز نہیں ہے ف باجوں کا یعنی ڈھول ، ڈھولک اور نقارہ تاشہ وطبلہ ، طنبور ، سارنگی اور ستار وغیرہ کا اور مزامیر یعنی شہنائی اور چنگ اور بانسری وغیرہ کا اور ایسے ہی باجوں اور مزامیر کا سننا بھی حرام ہے اور ایسے ہی ان کا بنانا اور فروخت کرنا اور ان کا دام لینا اور ایسے ہی ان کے بجانے اور گانے کی اجرت[4] یعنی ناجائز ہے اور اس کا کھانا حرام ہے اور ایسے ہی ماں باپ کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا **فائدہ** ۔ یہ حکم محض امام کے لئے ہے کیونکہ عموم ولایت کی وجہ سے وہی تعزیر کا مجاز ہے لہٰذا اس کے لئے بہتر چیز کے بارے میں اجتہاد کرنا واجب ہے کیونکہ لوگوں کے رتبے اور قصوروں کے لحاظ سے تعزیر مختلف ہوتی ہے اور امام تعزیر کو مستحق تعزیر یا اس کے غیر کے سپرد نہیں کر سکتا کیونکہ غیر امام تعزیر نہیں کر سکتا مگر تین شخص کا تعزیر کا کرنا جائز ہے

---

[1] حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ باب بیان الخمر [2] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب ایضاً [3] حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ باب ایضاً [4] حدیث عبداللہ بن عمرو ابو موسیٰ وابن عباس مشکوٰۃ باب ایضاً ۱۲

تعزیر کا بیان

فائدہ ۔ تعزیر شریعت میں اس گناہ پر تادیب[1] کا نام ہے جسمیں حد نہیں ہے اور حد اور تعزیر میں تین وجہ سے فرق ہے ۔ اول یہ کہ تعزیر مختلف لوگوں کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے لہذا عزت دار اور شریف کی تعزیر خفیف ہوتی ہے اور حد میں سب برابر ہوتے ہیں خواہ شریف ہو یا خسیس دوم ۔ تعزیر میں سفارش جائز ہے اور حد میں جائز نہیں ۔ سوم یہ کہ تعزیر میں تلف کا بدلہ ہے حد میں نہیں اور نیز حد شریعت سے متعین ہے لیکن تعزیر وقت کے لحاظ سے حاکم کی رائے پر موقوف ہوتی ہیں اور حد کے سوا کسی سزا[2] میں دس کوڑے سے زیادہ مارنا جائز نہیں ہے یعنی کسی سے اگر کوئی موجب تعزیر قصور ہو جائے تو اسے دس کوڑے یا اس سے کم مارنا چاہیئے دس سے زیادہ نہیں بس کوڑوں سے تعزیر جائز ہے اور چھڑی اور اس کے مانند چیزوں کا بھی یہی حکم ہے **فائدہ** ۔ تعزیر[3] کے بارے میں صحابہ سے مختلف آثار آئے ہیں ۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو ایک عورت کے ساتھ بغیر زنا کے پایا تو اسے دو کم سو کوڑا مارا اور عمر فاروق سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو جس نے اپنی چھاپ پر نقش کھودا تھا سو کوڑا مارا ۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تعزیر انتالیس کوڑے ہے اور دس کوڑوں کی حدیث مقدم ہے لہذا تعزیرات میں دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائیں اور[4] قید کے ذریعہ دینی تعزیر جائز ہے اور جو مال غنیمت چوری[5] کرے اسکا اسباب جلا دیا جائے اور کوئی کسی[6] مسلمان کو یہودی کہے تو اسے بیس کوڑے مارے جائیں اور ایسے ہی جو کسی مسلمان کو مخنث کہے اسے بھی بیس کوڑے لگائیں جائیں ۔ **فائدہ** ۔ ایسے[7] اس شخص کی بھی تعزیر ہے جو مسلمان پر زنا کے با ایں الفاظ الزام لگائے کہ ، اے فاسق ، اے فاجر ، اے کافر ، اے خبیث ، اے چور ، اے منافق ، اے لوطی ۔ اور ایسے ہی ان الفاظ پر بھی تعزیر کیجئے ۔ اے گدھے ، اے کتے ، اے بندر اے مور ، اے بیل ، اور عرف میں ہر موجب توہین کلمہ کا یہی حکم ہے ۔ لیکن یہ حدیث دس کوڑوں کی حدیث کے معارض ہے لہذا دس کوڑوں کی حدیث تنزیہ پر محمول ہے بشرطیکہ بیس کوڑوں کی حدیث درست ہے ورنہ دس کوڑوں کی حدیث ہر حال میں مقدم ہے اور[8] امام کے لئے بغیر شک کے

---

[1] حدیث مسک الختام ج ۲ ص ۲۴۵ ، [2] حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام باب التعزیر [3] مسک الختام ج ۲ ص ۳۹۶ [4] حدیث بزار مشکوٰۃ فصل ۲ [5] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب التعزیر [6] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب ایضاً [7] حدیث عائشہ بلوغ المرام باب التعزیر ۱۲

موجب تعزیر قصور میں شریف اور عزت دار سے تعزیر معاف کر دینا جائز ہے۔ **فائدہ**۔ یہ حکم محض امام کے لئے ہے کیونکہ عموم ولایت کی وجہ سے وہی تعزیر کا مجاز ہے لہذا اس کے لئے بہتر چیز کے بارے میں اجتہاد کرنا واجب ہے کیونکہ لوگوں کے رتبے اور قصوروں کے لحاظ سے تعزیر مختلف ہوتی ہے اور امام تعزیر کو مستحق تعزیر یا اس کے غیر کے سپرد نہیں کر سکتا کیونکہ غیر امام تعزیر نہیں کر سکتا مگر تین شخص کا تعزیر کرنا جائز ہے ایک باپ کا اپنے چھوٹے بچے کو تعلیم کے لئے اور برے کاموں سے روکنے کے لئے تعزیر کرنا جائز ہے دوسرے سردار کا کہ اپنے رفیق کو اپنے اور اللہ کے معاملے میں تعزیر کر سکتا ہے۔ تیسرا خاوند جو بیوی کو نشوز و نافرمانی پر تعزیر کر سکتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے اس کی صراحت کی ہے اور ایسے ہی شوہر[1] اپنی بیوی کو ترک نماز پر جب کہ ڈانٹنے سے کام نہ چلے تعزیر کر سکتا ہے۔ اور کسی حاکم کے لئے کسی کو قید کرنا یا جرمانہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ کسی کا مال اس کی رضا کے بغیر جائز نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ یعنی اپنا مال آپس میں باطل ذریعے سے نہ کھاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال اس کی رضا اور خوشدلی کے بغیر جائز نہیں ہے لیکن قصور حد سے کم ہو تو جسقدر مناسب ہو کوڑے لگائے اور اگر حد میں کسی کی کوڑوں سے موت[2] ہو جائے تو امام اور اس کے نائب پر کوئی دیت نہیں ہے لیکن شراب کی حد میں شراب خور کی کوڑوں کی مار سے موت ہو جائے تو امام ضامن ہوتا ہے یعنی اس پر دیت واجب ہوتی ہے اس لئے کہ یہ تعزیر کے باب سے ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معین حد ثابت نہیں ہے۔

سرداری اور قضا کا بیان

فائدہ۔ مسلمانوں کا اپنے میں سے کسی کو امیر یعنی اپنا حاکم اور[3] بادشاہ بنانا واجب ہے کیونکہ امیر ڈھال ہے جس کے پیچھے سے لڑائی لڑی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے آفات وحوادث اور دشمنان دین سے حفاظت حاصل کی جاتی ہے اور اس کی تابعداری اور فرمانبرداری پریشانی و آسانی میں اور خوشی و ناخوشی واجب[4] ہے چاہے امیر عادل ہو یا[5] ظالم اور چاہے[6] اس کا حکم طبیعت کے موافق ہو یا نہ ہو جب تک کہ کتاب اللہ کے موافق حکم کرتا ہو یعنی نیک کام کا حکم کرتا ہو گناہ کا حکم نہ کرتا ہو اور جب اللہ کے حکم کے مخالف حکم کرے یعنی گناہ

---

[1] مسک الختام ج ۲ ص ۲۴۶ [2] حدیث علی بلوغ المرام باب التعزیر [3] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ فصل ۱ [4] حدیث ابوھریرہ و ابن عمر و عبادہ و عوف اور ام سلمہ وغیرہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً وحدیث ابوھریرہ و ابن عمر فصل ۲ [5] حدیث ام الحصین و انس و ابن عمر و عبادہ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ فصل اول وحدیث عوف و ام سلمہ فصل ایضاً۔

کا حکم کرے تو اس کی فرمانبرداری جائز نہیں ہے لیکن امام سے لڑنا اور اس کو سرداری سے الگ کرنا جائز نہیں جب تک کہ اس سے کھلا کفر نہ دیکھا جائے یا نماز نہ چھوڑے پھر جب اس سے کھلا کفر یا نماز ترک کرنا دیکھا جائے تو اسے معزول کرنا جائز ہے فائدہ ۔ اور متغلب حاکم کا بھی یعنی جو طاقت کے زور سے بادشاہ ہو جاتے[۱] یہی حکم ہے اور ایسے ہی جب حاکم سے کوئی شرعاً یا طبعاً ناپسندیدہ چیز دیکھے تو صبر کرنا چاہیئے یعنی اس کے خلاف نہیں اٹھنا چاہیئے اور نہ اس کی فرمانبرداری سے نکلنا چاہیئے کیونکہ جو امام کی تابعداری اور جماعت سے نکل جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور ایسے ہی جو امام کی اہانت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا ۔ ایسے ہی جو کوئی امام کو نافرمانی[۲] کا کام کرتا دیکھے تو اسے برا سمجھے اور اس کی فرمانبرداری سے دست کش ہو جائے اور جس نے انکار کر دیا یعنی اس کے روبرو بتا دیا کہ تیرا یہ کام برا ہے وہ نفاق سے پاک ہو گیا اور جس نے دل سے برا سمجھا یعنی انکار نہیں کر سکا لیکن دل میں ناپسند کیا وہ سلامت رہا یعنی اس کے ساتھ نافرمانی میں شریک نہیں ہوا اور حاکم[۳] و امام پر واجب ہے کہ رعایا کی حفاظت اور انتظام کرے اور ان کی خبر لے اور ہر حالت میں ان کی خیر خواہی کرے اور انھیں امن میں رکھے اور دشمنوں سے حفاظت کرے اور ان میں انصاف کرے اور ان کے واجبات ادا کرے ۔

جب بیعت سے حکومت کے دعویدار ہوں تو پہلے جو امیر بنایا گیا ہے اسی کا ساتھ دینا چاہیئے اور جب دو سے بیعت کر لی جائے تو جو بعد کا ہے اس سے لڑنا اور قتل کر دینا واجب ہے ۔ اور ایسے ہی جو لوگوں میں پھوٹ ڈالتا ہو جب کہ سب متفق ہو لئے تو اسے قتل کر دیا جائے خواہ کوئی بھی شخص ہو یعنی اگرچہ بڑا اشرف اور امامت و ولایت کا اہل ہو کیونکہ وہ شر و فساد اور امت کے انتشار کا باعث ہے اسی لئے قتل کے قابل ہے اور قاضی و حاکم کا مجتہد ہونا واجب ہے یعنی حاکم کا مجتہد ہونا ضروری ہے اور اسی کا حکم درست ہے جو مجتہد[۵] ہو اور جاہل کو حاکم بنانا جائز نہیں ہے ایسے ہی حق کے خلاف فیصلہ اور حکم کرنا جانتے ہوئے جائز نہیں ہے اور جو جہالت کے ساتھ فیصلہ کرتا ہو اور حق و باطل نہ جانتا ہو یا دانستہ حق کے خلاف فیصلہ کرتا ہو وہ جہنم میں جائیگا ۔ اور حکومت[۶] و سرداری طلب کرنے کی ممانعت ہے بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس سے پرہیز کرنا اور اس کی ہوس نہ رکھنی چاہیئے لیکن طلب پر امام[۷] بنا دیا

---

۱ حدیث ابوھریرۃ و ابن عباس مشکوٰۃ کتاب و باب ایضاً ۱۲ ۲ حدیث عوف مشکوٰۃ کتاب الامارۃ حدیث ام سلمہ مشکوٰۃ باب ایضاً ۳ حدیث وائل مشکوٰۃ باب ایضاً و حدیث ابن عمر فصل اول ۴ حدیث ابوھریرۃ و ابو سعید و عرفجہ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ۵ حدیث بریدہ بلوغ المرام کتاب القضاء ۶ حدیث عبد الرحمٰن بن سمرۃ مشکوٰۃ کتاب القضاء فصل اول ۷ حدیث ابوھریرۃ مشکوٰۃ فصل ۳

جائے تو اس کی امامت درست ہے لیکن اگر طلب پر سرداری دیا جائے تو اسے سونپ دیا جاتا ہے کہ اسے انجام دے اور امامت کا کام دشوار ہے اللہ کی مدد کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا اور بغیر طلب سردار بنایا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا مددگار رہتا ہے اور عدل کی توفیق دیتا ہے اور لوگوں کا حاکم اور قاضی بنایا جانا اچھا نہیں ہے اور جو لوگوں کا قاضی بنایا جاتا ہے وہ بغیر چھری کے حلال کر دیا جاتا ہے یعنی دین کے لحاظ سے ہلاک ہو جاتا ہے کیونکہ ہمیشہ کی پریشانی اور دردِ بے دوا میں رہتا ہے اور چھری کی تکلیف ایک لمحہ کی ہوتی ہے اور یہ تاحیات غم و حسرت میں رہتا ہے۔ اس لئے اس سے ڈرنا اور پرہیز کرنا چاہئیے اور اس کی ہوس نہیں کرنی چاہئیے کیونکہ عدالت و استقامت بڑی دشوار چیز ہے لیکن توفیق جس کے شاملِ حال ہو۔ اور رعایا پر ظلم اور خیانت جائز نہیں ہے اور جو رعایا پر ظلم کرے گا اور ان کی حفاظت اور خیر خواہی نہیں کرے گا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا اور اور جو عادل ہے اور امارت و خلافت کے متعلق اپنے حکم میں عدل کرتا ہے اور اپنے اہل میں عدل کرتا ہے یعنی ان کے سلسلے میں اپنے واجبات ادا کرتا ہے اور اپنی ولایت میں عدل کرتا ہے جیسے اسے یتیم کے مال یا وقف کی پاسبانی وغیرہ کی ولایت حاصل ہو تو وہ قیامت کے روز اللہ کے قریب نور کے منبر پر ہوگا اور بادشاہ اور حاکم کے لئے اپنا وزیر اور مشیر بنانا جائز ہے جو اسے نیک کام کا حکم کرے اور اسے رغبت دلائے اور یاددہانی کرائے اور ہر بات میں مشورہ دے اور ایسے شخص کو اسے کسی کو بجائے کوتوال اپنے پاس احکام جاری کرنے کے لئے رکھنا جائز ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے ایک چودھری کی ضرورت ہوتی ہے لیکن چودھری جہنم میں ہوتے ہیں یعنی زیادہ تر چودھری اپنی چودھرائی میں عدالت اور صدق و انصاف نہ کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اس لئے ہوشیار کے لئے اچھا ہے کہ اس سے پرہیز کرے تاکہ فتنہ میں نہ پڑے جو جہنم کے عذاب کا باعث ہو۔ اور ایسے حاکم کے پاس جانا جائز نہیں جو احمق، جھوٹا اور ظالم ہو اور کسی کے لئے اس کے پاس اس کے جھوٹ کو سچا کرنے اور اس کی مدد کے لئے جانا جائز نہیں ہے یعنی قول و فعل سے اس کے ظلم کی مدد جائز نہیں اور جو ایسا کرتا ہو وہ مسلمان نہیں اور نہ جنت میں جائیگا اور حاکم و بادشاہ کا ملازم رہنا جائز نہیں کیونکہ جو ان کی ملازمت میں رہتا ہے وہ فتنہ میں پڑتا ہے۔ اور کوئی جسقدر بادشاہ سے قریب ہوتا ہے اسی قدر اللہ سے دور ہوتا ہے ف یعنی جو بے ضرورت بادشاہ کے پاس جاتا ہے

ل حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام کتاب القضاء ۲ حدیث مشکوٰۃ باب الامارۃ فصل ۱ ۳ حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۱۲ ۴ حدیث سعید و انس و عائشہؓ باب الامارۃ فصل ۱و۲ ۵ حدیث غالب مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ ۶ حدیث ابوسعید مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل ۲ ۷ حدیث ابن عباس کتاب ایضاً فصل ۲

وہ مصیبت میں پڑ جاتا ہے کیونکہ اگر وہ اس کے خلافِ شریعت حکم کی موافقت کرے تو دین کا خطرہ ہے اور اگر مخالفت کرے تو دنیا کا خطرہ ہے اور ظالم[1] حاکم کے سامنے سچائی کی بات کرنی بہت بڑا ثواب کا کام ہے اور ایسے ہی اس کے ظلم کا انکار کرنا بلکہ یہ افضل جہاد ہے کیونکہ جو دشمن سے جہاد کرتا ہے اسے خوف و امید ہوتی ہے کہ غالب نہیں ہوگا یا ہو جائیگا اور اس کا معاملہ بادشاہ کے اوپر ہوتا ہے اور اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں تلف و ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے اسی لئے یہ افضل جہاد[2] کیونکہ اس میں خوف غالب ہوتا ہے۔ اور جو حاکم کسی کی حق[3] بات کو قبول کرتا ہے اور سوال کئے جانے پر دیتا ہے اور لوگوں کے بارے میں ایسے حکم کرتا ہے جیسے اپنے بارے میں یعنی جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی دوسروں کے لئے چاہتا ہے وہ قیامت کے روز اللہ کے عرش کے سائے میں ہوگا اور اللہ کے نزدیک لوگوں میں پسندیدہ اور نزدیک تر ہوگا اور ظالم قیامت کے روز رب[4] العزت کی بارگاہ میں ایسے آئیگا کہ فرشتہ اس کا کندھا پکڑے ہوئے ہوگا اور پھر اللہ کے حکم کے انتظار میں اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیگا اور اس کا حکم ہوا کہ اسے جہنم میں ڈال دو تو جہنم کے گڈھے میں ڈال دے گا جس کی گہرائی چالیس سال کے برابر ہوگی اور لوگوں میں اسے سب سے سخت عذاب ہوگا۔ اور لوگوں سے خلاف شریعت[5] محصول لینا جائز نہیں ہے یعنی چوکیوں پر جو محصول لیا جاتا ہے وہ ناجائز ہے اور جو محصول لے گا ظلم سے لوگوں کا مال لینے کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیگا اور[6] حاکم کے لئے جائز نہیں کہ شک کی وجہ سے لوگوں پر الزام لگائے اور ان سے بدظن ہو اور اس پر مواخذہ کرے اور ان کی عیب جوئی نہ کرے بلکہ ان کے عیب کی پردہ پوشی کرے اور ان کے قصوروں کو معاف کرے۔ اور بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہوتا[7] ہے جس کی مظلوم ظالم کے ظلم سے پناہ لیتا ہے لہٰذا جس وقت وہ عدل کرتا ہے اسے اس کا ثواب ملتا ہے اور رعایا پر شکر واجب ہوتا ہے اور ظلم کرتا ہے تو اس پر گناہ لازم ہوتا ہے اور رعایا پر صبر کرنا۔ اور[8] بادشاہ کو بد دعا دینی ٹھیک نہیں ہے اور نہ اس کو بد دعا دینے میں مشغول رہنا بلکہ اپنے کو اللہ کے ذکر اور آہ و زاری میں مشغول رکھنا چاہیئے تاکہ اللہ اس کے شر سے کفایت کرے اور اس کو ظلم سے باز رکھے اور عورت کو حاکم اور بادشاہ بنانا جائز نہیں ہے کیونکہ عورت سرداری اور ولایت کے قابل نہیں ہے ایسے اسے مسلمانوں کے کسی کام پر عام حاکم بنانا بھی درست نہیں ہے۔

---

[1] حدیث ابو سعید مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل ۲ [2] حدیث عائشہ مشکوٰۃ کتاب و فصل ایضاً [3] حدیث عبداللہ بن مسعود مشکوٰۃ باب العمل فی القضاء و فصل ۲ ۱۲ [4] حدیث عقبہ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ فصل ۲ [5] حدیث ابو امامہ مشکوٰۃ کتاب و فصل ایضاً [6] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ کتاب و فصل ایضاً [7] حدیث ابو الدرداء مشکوٰۃ کتاب الامارۃ فصل ۳۔

رعیت پر شفقت اور مہربانی کا باب

حاکم اور بادشاہ پر واجب ہے کہ لوگوں کو فرمانبرداری اور نیکیوں پر ثواب کی بشارت دے اور انھیں خوفزدہ نہ کرے یعنی لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈرا کر انھیں اللہ کی رحمت سے ناامید نہ کر دے اور ان کے اوپر آسانی کرے یعنی ان سے زکوٰۃ وغیرہ نرمی سے وصول کرے۔ اور انھیں دشواری میں نہ ڈالے یعنی زکوٰۃ وغیرہ واجب مقدار سے زیادہ نہ لے اور دشوار اور مشکل کاموں کی تکلیف دے کر انھیں نہ بھڑکائے ایسے ان سے اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا واجب ہے اور بادشاہ کے لئے کسی کے ساتھ غدر کرنا اور بیوفائی کرنا جائز نہیں ہے اور جو بیوفائی کرے گا اس کے لئے قیامت کے روز اس کی مقعد کے پاس ایک نشان ہوگا جس سے وہ پہچان لیا جائیگا تاکہ اس کی لوگوں میں فضیحت اور رسوائی ہو اور کوئی بیوفا عام حاکم سے بڑا بیوفا نہیں ہے اور بادشاہ حاکم کے لئے اپنا دروازہ عام مسلمانوں یا مظلوم یا صاحب[۱] حاجت پر بند کرنا جائز نہیں ہے یعنی ان کی حاجت روائی نہ کرنا یا ضرورت کے وقت اپنے پاس آنے نہ دینا جائز نہیں اور جو ایسا کریگا اللہ تعالیٰ ضرورت اور حاجت کے وقت اس پر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر دے گا یعنی اس کی دنیا یا عقبیٰ میں ضرورت کے وقت ایسے وقت میں جب کہ اسے انتہائی ضرورت ہوگی۔ لہٰذا اس پر دروازہ کھلا رکھنا واجب ہے اور پردے میں نہیں رہنا چاہیئے تاکہ ہر امیر وغریب اور عاجز وحقیر اپنا انصاف پا سکے ف لیکن[۲] یہ حکم عام نہیں بلکہ کلیات شریعت سے مخصوص ہے یعنی حاکم کا اہل حاجت اور مظلوم سے دروازہ بند رکھنا اور پردہ میں رہنا کھانے، پینے اور اپنے اہل کے ساتھ خلوت اور نماز فرض ادا کرنے کے وقت اور رات کے وقت جائز ہے کیونکہ اللہ نے کسی بندے کو اس کا حکم نہیں دیا ہے اور نہ اس کی وسعت میں رکھا ہے اور اسبق پھر اسبق کو مقدم کرنا مستحب ہے یعنی جو پہلے آئے اس کا فیصلہ پہلے کرنا چاہیئے اور جو اس کے بعد آیا ہے اس کا بعد میں وعلی ھذا القیاس، ایسے مسافر کو مقیم پر مقدم کرنا مستحب ہے خصوصیت سے جب اس کے اپنے رفقاء سے جدا ہونے کا ڈر ہو اور[۳] حاکم وبادشاہ کے لئے دربان بنانا جائز ہے اور دربان امین، قابل اعتماد، پاکباز اور نیک خلق اور انسانوں کا قدرشناس ہونا چاہیئے۔ اور حاکم کا ترکی گھوڑے[۴] پر سوار ہونا جائز نہیں ہے ف کیونکہ اسمیں تکبر ہے اور ہر گھوڑے اور ہاتھی کا یہی حکم ہے ایسے ہی اسے میدے کی روٹی[۵] کھانا اور باریک کپڑے پہننا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں چین اور اسراف ہے اور ہر نفیس ولطیف کھانے کا یہی حکم ہے کہ قاضی اور

---

[۱] حدیث عمرو ابو الشاخ مشکوٰۃ باب ما علی الولاۃ [۲] مسک الختام ج ۲ ص ۲۳۶ [۱۲] [۳] مسک الختام ج ۲ ص ۲۳۷ [۴] حدیث عمر مشکوٰۃ باب الامارات فصل ۳۔

حاکم کا اسے کھانا جائز نہیں ہے۔

قاضی اور حاکم کے آداب کا بیان

جب حاکم کے پاس کوئی مقدمہ آئے تو مدعی اور مدعا علیہ کو اپنے سامنے بیٹھائے یعنی[۱] برابر بیٹھائے کسی کو نیچے اور کسی کو اوپر نہ بیٹھائے یہ اس صورت میں جب دونوں مسلمان ہوں اور اگر ایک کافر[۲] ہو تو مسلمان کو اس سے اوپر بیٹھائے پھر حاکم پر واجب ہے کہ اول مدعی کا دعویٰ سنے پھر مدعا علیہ کا جواب سنے اور حاکم کے لیے جائز نہیں ہے کہ صرف مدعی کا دعویٰ سن کر مدعا علیہ کے جواب کی سماعت سے پہلے فیصلہ کر دے ف اگر محض مدعی کا دعویٰ سنکر مدعا علیہ کے جواب کو سننے سے پہلے فیصلہ کر دے تو اس کا فیصلہ باطل ہو جاتا ہے اور اسے قبول کرنا لازم نہیں بلکہ اس حکم کا توڑ ڈالنا مناسب ہے اور اسے وجہ صحت پر اگر غلط کیا ہے تو پھیرنا مناسب ہے یا پھر دوسرا حاکم پھیرے یہ حکم وہاں ہے جہاں مدعا علیہ جواب دے۔ اور اگر خاموش رہے اور جواب نہ دے یا یہ کہے کہ میں نہ انکار کرتا ہوں نہ اقرار تو اس کی سرکشی کی وجہ سے اس کے اوپر فیصلہ کرنا جائز ہے ف اور غائب کا بھی یہی حکم ہے یعنی مدعا علیہ حاضر نہ ہو تو اس پر حکم کرنا جائز نہیں اس لئے کہ اگر اس پر حکم کرنا جائز ہو تو پھر اس کا حاضر ہونا ضروری نہیں ہوگا حالانکہ حدیثِ باب دلالت کرتی ہے کہ مدعا علیہ کا جواب سنے بغیر فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے اور جو حاضر نہ ہو اس کا جواب سنا نہیں جا سکتا پھر[۵] دونوں کا کلام سننے کے بعد غور کرے اگر قرآن میں صراحت کے ساتھ اس کا حکم ملے تو اس کے موافق فیصلہ کرے اور قرآن میں صراحت نہ ہو حدیث میں ہو تو اس کے موافق فیصلہ کرے اور حدیث میں بھی اس کا حکم نہ ملے تو اجتہاد کرے یعنی اس واقعہ کا حکم ان مسائل پر قیاس کرے جنمیں نص ہے اور اسمیں اس مسئلے کے مانند حکم کرے جسمیں نص ہو اور دونوں میں مشابہت ہو اور اجتہاد میں کوتاہی نہ کرے[۵] پھر اگر وہ صواب کو پہنچتا ہے یعنی اس مسئلے میں اس کا حکم اللہ کے حکم کے موافق ہوتا ہے تو اس کے لئے دوہرا ثواب ہے یعنی اجتہاد کا ثواب اور درست حکم پانے کا ثواب اور اگر اجتہاد میں چوک جاتا ہے تو اس کو ایک ثواب ملتا ہے ف اس سے ظاہر ہوا کہ حاکم کا حکم درست ہے اور حاکم خطا کرے تو بھی اس کا

---

۱ حدیث علی عبد اللہ بن زبیر بلوغ المرام باب آداب القاضی ۲ مسک الختام ج ۲ ص ۴۲۸

۳ مسک الختام ج ۲ ص ۴۳۲ ۴ حدیث معاذ مشکوٰۃ باب العمل فی القضاء فصل ۲

۵ حدیث عمرو بن العاص بلوغ المرام باب آداب القضاء ۶ مسک الختام جلد ۲ ص ۴۳۱۔

فیصلہ نافذ ہوتا ہے لیکن اگر بعد میں قرآن وحدیث سے حق کا پتہ لگ جائے تو اس کی طرف لوٹنا چاہیئے اور اپنے فیصلے کو جو غلط ہوا ہے رد کر دینا چاہیئے اس کا حق کی طرف لوٹانا باطل پر اڑے رہنے سے بہتر ہے اور حاکم کے لئے مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان حالت غضب میں فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے غصہ کی وجہ سے نظر بدل جاتی ہے اور حکم اپنی صورت پر نہیں ہوتا اور یہی ہر اس چیز کا حکم ہے جس سے تغیر پیدا ہوتا ہے جیسے بیحد بھوک وپیاس، نیند کا غلبہ، غم اور بیماری وغیرہ جو فکر کو پریشان کر دیتی ہے اور دل کو غور سے باز رکھتی ہے۔ اور حالت غضب میں فیصلہ کرے تو فیصلہ نافذ نہیں ہوتا لیکن فیصلے کے بعد غصہ ہوا ہو تو موثر نہیں ہے اور حاکم کے لئے جائز ہے کہ دعویٰ اور جواب دعویٰ سننے کے بعد ظاہر حال کیساتھ فیصلہ کرے اور اس کا کرنا لازم ہوتا ہے اور محکوم علیہ کا محکوم بہ کے ساتھ خلاص کرنا۔ اور اس کا حکم ظاہر ہے نافذ ہوتا ہے اگرچہ واقعہ میں مدعی کا دعویٰ جھوٹا ہو اور شہادت جھوٹی ہو اور مدعی کے حسن بیان کی وجہ سے حاکم فیصلہ دیدے مثال کے طور پر اگر جھوٹی شہادت کی وجہ سے حاکم ایک شخص کی عورت کو دوسرے کو دیدے تو وہ اس کے لئے جائز نہیں ہوگی اور نہ اس کے لئے اس سے صحبت کرنی جائز ہوگی اور سب اموال کا یہی حکم ہے یعنی مدعی کے لئے حاکم کے فیصلے کوئی چیز باطن میں جائز نہیں ہوتی جب کہ اس کا دعویٰ جھوٹا ہو اور حاکم کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ بغیر سند واستدلال کے جو اس کے دل میں آئے اس کے موافق فیصلہ کر دے اور حاکم کے لئے اپنے علم کے موافق اگرچہ کہ شاہدوں کا بیان اس کے خلاف ہو فیصلہ کرنا جائز ہے کیونکہ شاہدوں کے بیان کا وہ درجہ نہیں جو مشاہدے یا اس کے برابر چیز کی وجہ سے حاکم کے علم کا ہے کیونکہ جو اپنے علم سے فیصلہ کرتا ہے وہ اس حکم کا غیر ہے جو شاہدوں اور حلف کی طرف مستند ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے لئے اس کے بھائی کی کسی چیز کا فیصلہ کروں اسے چاہیئے کہ اس کو نہ لے کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا دیتا ہوں اور خطا اور صواب کے امکان کے باوجود فیصلہ کرنا جائز ہے تو علم ویقین کے ساتھ فیصلہ کرنا کیوں جائز نہیں ہوگا؟ اور اس کا قوی ہونا ظاہر ہے کیونکہ حاکم عدل کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ اللہ نے اسے حکم دیا ہے اور حاکم پر واجب ہے کہ طاقتور سے کمزور کا حق لے اور مدعی اور مدعا علیہ کو برابر بیٹھائے اور اشارے اور لحاظ میں دونوں کو برابر رکھے اور ایک پر اپنی آواز اتنی ہی بلند کرے جس قدر دوسرے پر کرتا ہے اور مسجد میں فیصلہ کرنا جائز ہے۔

---

۱ مسک الختام ج ۲ ص ۴۳۱ ۲ حدیث ابوبکرہ بلوغ المرام باب آداب القاضی ۳ مسک الختام ج ۲ ص ۴۳۱
۴ حدیث ام سلمہ بلوغ المرام باب آداب القضا ۵ مسک الختام ج ۲ ص ۴۳۳ ۶ مسک الختام ج ۲ ص ۴۳۴
۷ حدیث جابر بلوغ المرام باب آداب القاضی ۸ حدیث مشکوٰۃ فصل ۴ ۱۲

والیوں اور حکام کے وظائف اور ہدیوں کا بیان

یعنی اس باب میں بتایا جائیگا کہ بیت المال سے حکام کو کیا وظائف دیئے جائیں۔ اور اگر کوئی حاکم بطور تحفہ کوئی چیز دے تو اس کا کیا حکم ہے۔ جو حاکم ہو اور مسلمانوں کے کام یعنی مقدمات کے فیصلے اور زکوٰۃ کے مال کی حفاظت اور اسے وصول کرنے اور تقسیم کرنے میں لگا ہو اور اپنا کام نہ کر سکے اس کیلئے بیت المال سے اپنے اہل و عیال کا نفقہ لینا جائز ہے[1] ایسے ہی کوئی کسی کام پر لگایا جائے تو اس کی اجرت لینا جائز ہے[2] اور حاکم اور عامل کے لئے یہ جائز ہے کہ بیوی حاصل کرے یعنی اس کے بیوی نہ ہو تو بیت المال سے روپے لیکر شادی کرے اور بغیر اسراف بیت المال سے بیوی کا مہر اور نفقہ و لباس بقدر ضرورت اس کے لئے لینا جائز ہے۔ اور اس کے خادم نہ ہو تو بیت المال سے خادم و کنیز لینا جائز ہے اور اس کے مکان نہ ہو تو رہائش کے لئے بیت المال سے مکان بنانے کے لئے روپے لینا جائز ہے۔ اور اس کے لئے ضرورت سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ناجائز اور غنیمت میں خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے روز اس کو لائیگا اور[3] عامل کے لئے حاصل میں سے ایک سوئی کے برابر بھی چھپانا جائز نہیں بلکہ خیانت ہے پھر جو کچھ اسے اجرت کے طور پر دیا جائے اسے لے لے اور جس سے روک دیا جائے باز رہے ف یہ اس عامل کا حکم ہے جسے امام صدقہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے بھیجتا ہے ایسے شخص کا امام کی اجازت بغیر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر خود امام ہو تو اسے بقدر حاجت بیت المال سے لینا جائز ہے ضرورت سے زائد جائز نہیں ہے۔ اور امام کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ فئی[4] کے مال میں تصرف کرے اور اس کے مستحقین کو نہ دے اور اس کے مصارف میں نہ لگائے ف فئی وہ مال ہوتا ہے جو کفار سے بغیر قتال کے جزیہ وغیرہ کا وصول ہوتا ہے۔ اور کفار سے لڑائی میں جو مال حاصل ہوتا ہے اس کا نام مال غنیمت ہے اور فئی کا حکم یہ ہے کہ اسمیں سب مسلمان شریک ہیں اور اسمیں سے خمس نہیں لیا جاتا اور غنیمت میں سے خمس لیا جاتا ہے اور اس[5] شخص کا ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے جس کی سفارش کیا ہو بلکہ حرام ہے اور[6] ایسے ہی اس شخص کا بھی ہدیہ و تحفہ قبول کرنا جائز نہیں ہے جس کے پاس سفارش کی ہو یعنی حاکم کا بھی ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے اور حاکم کو رشوت دینا[7] اور اس کا رشوت لینا جائز نہیں ہے اور جو رشوت دیتا ہے یا لیتا ہے وہ ملعون

---

[1] حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب رزق الولاۃ فصل اول [2] حدیث بریدہ و مستورد مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ [3] حدیث عدی مشکوٰۃ باب رزق الولاۃ [4] حدیث ابوذر مشکوٰۃ کتاب الامارۃ [5] حدیث ابوامامہ مشکوٰۃ باب رزق الولاۃ فصل ۳۔

ہے ایسے جو رشوت دینے اور لینے کے درمیان پڑتا ہے وہ بھی ملعون ہے ف[۱] رشوت وہ مال ہوتا ہے جو حق کو باطل کرنے یا باطل کو حق کرنے کے لئے دیا جاتا ہے اور ناجائز ہے اس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے چاہے قاضی ہو یا صدقہ کا عامل یا کوئی اور قاضی و حاکم کا رشوت اور ہدیہ لینا حرام ہے اور ان کا وظیفہ بیت المال سے ہو تو اجرت لینی بھی حرام ہے۔ اور بیت المال سے وظیفہ نہ ہو تو اپنے عمل پر اجرت لینی جائز ہے جو اس کے عمل کے برابر ہو اس سے زیادہ جائز نہیں کیونکہ اس کی اجرت عمل کی وجہ سے ہوتی ہے حاکم ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی اس لئے جو عمل سے زیادہ لیتا ہو وہ اجرت کے طور پر نہیں بلکہ حکومت کی وجہ سے لیتا ہے اور حکومت کی وجہ سے بالاتفاق کسی چیز کا مستحق نہیں ہے۔

گواہوں کا بیان

ف ۔ شہادت کا معنی حاضر ہونا اور آنکھ سے دیکھنا ہے اور کبھی علم یقین کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور شریعت میں غیر کے اوپر کسی کے حق کی خبر دینا ہے جیسے اقرار اپنے اوپر دوسرے کے حق کی خبر دینا ہوتا ہے اور دعویٰ کا معنی غیر کے اوپر اپنے حق کی خبر دینا ہے۔ بہتر اور مستحب شہادت وہ[۲] ہے جو سوال کئے جانے سے پہلے پیش کر دیجائے ف ۔ یعنی اس سے پہلے کہ اس سے پوچھا جائے کہ تو شاہد ہے یا نہیں اپنے کو پیش کر دے اور بغیر[۳] علم جھوٹی شہادت اور آئندہ امور پر شہادت دینی کہ فلاں اہل جنت میں سے یا اہل جہنم میں سے ہے جائز نہیں اور جب صاحب معاملہ شاہد کو جانتا ہو تو اس کے سوال کرنے سے پہلے شہادت میں جلدی کرنی جائز نہیں ہے اور بغیر اٹھوائے شہادت اٹھانی جائز ہے۔ اور اس کی شہادت جائز نہیں ہے جو شہادت کا اہل نہ ہو اور اس کی شہادت قبول کرنی جائز ہے جس کا ظاہر حال شک نہ پیدا کرتا ہو۔ اور اس کے عادل ہونے کے لئے اس کی ظاہری استقامت کفایت کرتی ہے اس میں کشف کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا ذریعہ وحی ہے جو اب بند ہے اور شاہد کے[۵] لئے بغیر ایسے علم یقین کے شہادت دینی جائز نہیں جیسے آفتاب کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہو اور ظن کے ساتھ شہادت جائز نہیں ہے لہذا شہادت فعل ہو تو اس کا دیکھنا اور آواز ہو تو اس کا سننا اور صاحب آواز کو دیکھنا اور اس کی آواز کو پہچاننا ضروری ہے مگر کچھ مقاموں پر ظن سے بھی شہادت جائز ہے امام بخاری نے

---

[۱] مسلک الختام ج ۲ ص ۴۳۸ [۲] حدیث زید مشکوٰۃ باب الشہادۃ [۳] حدیث عمران بلوغ المرام باب الشہادۃ و حدیث ابوبکرہ بلوغ المرام باب ایضاً [۴] حدیث عمر بلوغ المرام باب الشہادۃ [۵] حدیث ابن عباسؓ بلوغ المرام باب ایضاً۔

اس کے لئے ایک باب باندھا ہے باب الشہادۃ علی الانسان والرضاع المستفیض والموت القدیم یعنی انساب پر اور رضاعت عام پر اور پرانی موت پر شہادت ۔ اور ثبوت رضاعت میں چار حدیثوں کا ذکر کیا ہے اور اس کا ثبوت استفاضہ سے ہوا ہے ۔ یعنی نسب ورضاعت پر شہرت کی وجہ سے شہادت دینی جائز ہے کہ فلاں نے فلاں عورت کا دودھ پیا ہے یا فلاں کا انتقال ہوگیا اگرچہ کہ آنکھ سے نہ دیکھا ہو اور جب شہرت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے تو نسب اس کو لازم ہے اس لئے نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک استفاضہ کی تعریف محلے میں مشہور ہونا ہے جس سے علم یا ظن ہوتا ہو ۔ اور شہرت پر اکتفا اس لئے کیجاتی ہے کہ اکثر اوقات نسب کی تحقیق دشوار ہونے کی وجہ سے اس کی تحقیق کا کوئی راستہ نہیں رہ جاتا اور پرانی موت کا معنی طویل زمانہ ہے بعض نے اس کا تعین پچاس برس کیا ہے اور بعض نے چالیس سال کیونکہ اس میں تحقیق دشوار ہے اور خیانت[1] کرنیوالوں کی شہادت جائز نہیں ہے ف خیانت سے مقصد یہ ہے کہ جو لوگوں کی امانت میں خیانت کرتا ہو یعنی خیانت میں مشہور ہو ورنہ خیانت ایک مخفی چیز ہے جس کا علم اللہ ہی کو ہے یا پھر خیانت سے فسق مقصود ہے اس لئے کہ احکام شریعت اللہ اور اس کے رسول کی امانت ہیں اور ان کی نافرمانی خیانت ہے ۔ ایسے ہی دشمن کی شہادت دشمن پر جائز نہیں ہے کیونکہ الزام عائد ہوسکتا ہے ایسے ہی خادم کی شہادت اپنے اہل خانہ کے لئے جائز نہیں ف اس لئے کہ وہ اپنے فائدے کے لئے شہادت دیتا ہے لہذا اس کی شہادت، باپ کے لئے بیٹے کی شہادت کے حکم میں ہے اور خاوند کی شہادت بیوی کے لئے جائز نہیں اور غلام کا بھی یہی حکم ہے یعنی اس کے مالکوں کے لئے اس کی شہادت جائز نہیں جسے حد قذف لگی ہو یعنی جس نے کسی پر زنا کا الزام لگایا ہو اور اسے حد لگی ہو تو اس کی شہادت مقبول نہیں چاہے توبہ سے پہلے ہو یا بعد میں ف اس کے سوا اور حدود میں توبہ سے پہلے شہادت قبول نہیں اور توبہ کے بعد قبول ہے ، ایسے ہی ولاء میں متہم ہو تو اس کی شہادت جائز نہیں یعنی ایک شخص کو کسی نے آزاد کیا ہو اور وہ اپنی آزادی کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہو کہ میں فلاں شخص کا آزاد کیا ہوا ہوں جب کہ وہ اسمیں جھوٹا ہے اور لوگ اس سلسلے میں اسے جھوٹ سے متہم کرتے ہیں تو اس کی شہادت قبول نہیں ۔ ایسے جو قرابت میں متہم ہو اس کی شہادت جائز نہیں ہے یعنی جو اپنے کو اپنے غیر باپ کی طرف منسوب کرے کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں اور لوگ اس کو اس بات میں جھوٹا جانیں ایسے زانی پر زانی کی شہادت جائز نہیں ۔ ف اور ان لوگوں کی شہادت نہ ماننے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ ۔ ہے اور عدل وہ ہے جس کی نیکی اس کی بدی

[1] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب الاقضیہ ۱۲

پر غالب ہو اور اسمیں جھوٹ کی عادت کا تجربہ نہ کیا گیا ہو۔ یعنی جھوٹ اس کی عادت نہ ہو اور ایسے ہی بدوی کی شہادت شہری پر جائز نہیں ف یعنی بدوی کی احکام شریعت میں حمل شہادت کی کیفیت سے جہالت اور غلبہ نسیان کی وجہ سے۔ لیکن اس کی شہادت نہیں مانی جائے گی جس کی عدالت معروف نہ ہو اور اگر بدوی کی عدالت معروف ہو تو اس کی شہادت جائز ہے۔

دعویٰ اور شہادت کا بیان

دعویٰ کا معنی یہ خیال کرنا ہے کہ کسی چیز میں اس کا حق ہے۔ چاہے یہ خیال سچا ہو یا باطل، اور مدعی وہ ہے جس کا دعویٰ ظاہر کے خلاف ہو اور مدعا علیہ اس کے برخلاف ہے۔ یا مدعی وہ ہے جو سکوت کرے تو چھوڑ دیا جائے اور مدعا علیہ جو سکوت سے چھوڑا نہ جائے[1]۔ اگر کوئی کسی شخص پر دعویٰ کرے تو اسے دو شاہد لانا واجب ہے اور اگر وہ دو شاہد پیش کر دے تو اسے ڈگری دیجائے اور اگر دو گواہ نہ ہوں ایک ہو تو اس کے ساتھ مدعی حلف لے یعنی اس کی حلف دوسرے گواہ کے بجائے ہے۔ اور[2] ایک گواہ اور مدعی کی حلف کیساتھ فیصلہ کرنا جائز ہے یعنی اس لئے کہ اس کی حلف دوسرے گواہ کی جگہ پر ہے۔ اور اگر مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہوں یا صرف ایک ہو اور اس کے ساتھ حلف نہ لے تو مدعا علیہ کو حلف دیجائے۔ اور اگر مدعا علیہ قسم کھائے تو مدعی کا دعویٰ رد کر دیا جائے، اور[3] اگر کوئی شخص چند اشخاص پر دعویٰ کرے تو سب مدعا علیہم کے درمیان قرعہ اندازی کیجائے اور جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم کھائے۔ اگر دو شخص کسی چیز میں لڑیں اور وہ دونوں کے ہاتھ میں ہو تو دونوں میں آدھوں آدھ تقسیم کر دیجائے۔ اور اگر کسی چیز میں دو شخص جھگڑیں اور دونوں گواہ لائیں اور چیز ایک کے ہاتھ میں ہو تو وہ چیز اسی کو دیجائے جس کے ہاتھ میں ہے کیونکہ اسکی گواہی قبضہ کے موافق ہے۔ اور اگر کوئی کنیز دو شریکوں کی ہو اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور دونوں نسب کا دعویٰ کریں تو قیافہ شناس کے قول سے فیصلہ کیا جائیگا۔ اور[4] جھوٹی قسم کھانی جائز نہیں ہے اور جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال کھائے تو اس کے لئے جہنم واجب ہوتی ہے اور اس پر جنت حرام ہوتی ہے چاہے وہ چیز کتنی ہی چھوٹی اور حقیر ہو۔

[1] حدیث ابن عباس وابن عمر باب الدعاوی بلوغ المرام وحدیث ابن عباس ایضاً باب الشہادات [2] حدیث ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب الدعاوی۔
[3] حدیث اشعث بلوغ المرام باب ایضاً۔ [4] حدیث عائشہ کتاب وباب ایضاً ۱۲

جہاد کا بیان

جہاد کے معنیٰ شریعت میں کافروں اور باغیوں سے لڑنے کے لئے جان و مال کی قربانی دینا ہے اور جہاد فرض[1] کفایہ ہے ف مگر یہ کہ نفیر عام ہو جیسے کہ کفار مسلمانوں کے کسی شہر پر دھاوا بول دیں تو تمام شہریوں پر اور جو ان کے قریب ہوں اس حالت میں جہاد فرض ہو جاتا ہے اور[2] مسلمانوں پر اپنی جان و مال اور زبان سے کافروں کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے۔ مال کا جہاد یہ ہے کہ جہاد اور اس کے ہتھیاروں وغیرہ کے لئے مال صرف کرے۔ اور جان کا جہاد یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دے۔ زبان کا جہاد یہ ہے کہ ان پر حجت قائم کرے اور ان کے بتوں کی برائی کرے اور انھیں خدا کی طرف دعوت دے اور دلائل سے ان کے مذہب کی تردید کرے اور[3] جو ایسی حالت میں انتقال کر گیا کہ نہ کبھی جہاد کیا اور نہ کبھی دل میں اس کی آرزو کی اور نہ کبھی ایک لمحہ کے لئے اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ نفاق کے ایک شعبے پر انتقال کیا یعنی اس کے لئے کہ وہ ایک گونہ منافقوں کے مشابہ ہو گیا جو جہاد نہیں کرتے۔ اور ماں باپ یا ان میں سے ایک کے ہوتے ہوئے ان کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا[4] جائز نہیں یعنی جہاد فرض ہو یا کفایہ اور[5] چاہے اس کے نکلنے سے انھیں ضرر ہو یا نہ ہو اور چاہے آزاد ہوں یا غلام ہوں لیکن اگر ان کی اجازت ہو تو جہاد کرنا جائز ہے ف لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب والدین مسلمان ہوں کیونکہ ان کے ساتھ نیکی کرنا فرض ہے اور اگر کافر ہو تو ان کی اجازت بغیر جہاد کرنا جائز ہے ایسے ہی اگر جہاد فرض عین ہو اور اس پر متعین ہو تو اس حالت میں بھی ماں، باپ کی اجازت شرط نہیں ہے اور دادا، دادی کا بھی یہی حکم ہے۔ عورتوں[6] پر جہاد واجب نہیں ہے بلکہ انھیں حج اور عمرے سے جہاد کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اگر عورتیں جہاد کے لئے نکلیں تو جائز ہے اور جہاد یہ ہے کہ لڑائی کے موقف میں غازیوں کا کھانا پکائیں اور انھیں پانی پلائیں اور زخمیوں کی دوا کریں اور انھیں صف میں شامل ہو کر لڑنا جائز نہیں لیکن کوئی کافر ان پر حملہ کرے تو اسے ہٹانے کے لئے اس کے ساتھ لڑنا جائز ہے۔ اور معذور پر جہاد فرض نہیں ہے۔ یعنی جس کے بدن میں نقص ہو اور نہ کمزور اور بیمار پر نہ ایسے شخص پر جس کے پاس جہاد میں لگانے کے لئے کچھ نہ ہو جب کہ اللہ اور اس کے رسول کا خیر خواہ ہو

---

[1] یہ آیت فلولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ پ۱۱ میں ہے اور آیت لا یستوی القاعدون الآیہ میں پ۵ [2] حدیث انس بلوغ المرام کتاب الجہاد [3] حدیث بروایت انس کتاب و باب ایضاً [4] حدیث ابن عمر کتاب و باب ایضاً [5] مسک الختام ج ۲ ص ۳۵۱ ص ۳۵۳ [6] حدیث عائشہ بلوغ المرام کتاب الجہاد [7] آیت پ۱۱ ع۲ مسک الختام جلد ۲ ص ۳۵۰ ۱۲

فضائل جہاد

اللہ تعالیٰ نے[1] مجاہدوں کے لئے جنت میں سو درجے تیار کئے ہیں جن کے دو درجوں میں زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے اور ان میں سے ایک میں ساری مخلوق آسکتی ہے۔ خدا کی راہ میں ایک[2] دن دارالاسلام کی سرحد پر پاسبانی کرنا تمام دنیا اور اس کی آرائش سے بہتر ہے۔ اور اگر پاسبانی میں انتقال کر جائے تو اسے جو عمل کرتا تھا برابر اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کا رزق جاری رہے گا اور نکیرین کے خوف سے حفاظت میں رہے گا اور دارالاسلام[3] کی سرحد پر ایک دن پاسبانی کرنا ہزار دن کی عبادت سے بہتر ہے اور جہاد میں ایک دن ٹھہرنا یعنی صف میں ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور جو راہِ خدا میں اونٹنی[4] کا دودھ دوہنے کے وقفہ کے برابر لڑے اس کے لئے جنت واجب ہوتی ہے اور جو راہ[5] خدا میں رقم دے اور اپنے مکان میں رہے اسے ہر درہم کا ثواب سات سو درہم ملتا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں مال دے اور جہاد بھی کرے اس کے ہر درہم کا ثواب سات لاکھ درہم کے ثواب کے برابر ہے اور جو محض اللہ رضا کے لئے اللہ کی راہ میں نکلے اللہ اس کا ضامن ہے کہ اسے آخر [illegible] یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا یا جنت میں داخل کرے گا۔ اور[6] جس کے پاؤں جہاد میں [illegible] اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی اور جو جہاد میں کسی کافر کو قتل کرے وہ کبھی جہنم میں نہیں جائیگا۔ اور جو غازی کا سامان درست کرے اس کے لئے بھی جہاد کا ثواب ہے۔ اور مجاہدین کی عورتیں جو جہاد میں نہیں گئے ہیں اُن[8] کے لئے ایسے ہی حرام ہیں جیسے ان کی اپنی مائیں۔ اور جو غازی کے اہل میں اس کی خیانت کرے گا اسے غازی کے لئے قیامت کے روز کھڑا کیا جائے گا کہ اس کا جو عمل چاہو لے لو۔ اور جو راہ خدا میں ایک اونٹنی دیا اس کے لئے سات سو اونٹنی کا ثواب ہے۔ اور اللہ کی راہ کا مجاہد وہ ہے جو اس لئے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو یعنی جہاد کا ثواب اسی وقت ملتا ہے جب اللہ کا دین بلند کرنے کے لئے کیا جائے۔ اور جہاد[9] کا ثواب اس کے لئے نہیں ہے جو مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور نہ اس کے لئے جو نام کے لئے لڑتا ہے نہ اس کے لئے جو شجاعت دکھانے کے واسطے لڑتا ہے یعنی نمائش کے لئے اور[10] اسے جہاد کا

---

[1] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل اول [2] حدیث سہلؓ و سلمانؓ مشارق باب عاشر ۱۲ [3] حدیث ابوھریرہؓ و عثمان مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل ۲ [4] حدیث علیؓ و غیرہ مشکوٰۃ کتاب الجہاد [5] حدیث مشکوٰۃ بروایت ابوھریرہ کتاب ایضاً [6] حدیث ابوموسیٰ و ابوھریرہ مشکوٰۃ فصل ایضاً [7] حدیث زیدؓ مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل اول [8] حدیث بریدہ مشکوٰۃ کتاب و فصل ایضاً ۱۲ [9] حدیث ابوموسیٰؓ مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل اول [10] حدیث ابوایوب مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل ۲

ثواب نہیں ملتا جو اجرت لے کر جہاد کرے یا کسی مجاہد کا کام کرے۔ اور دریا کا جہاد خشکی کے جہاد سے افضل ہے۔ اور دریا میں سوائے حج یا عمرے یا جہاد کے لئے سوار ہونا اچھا نہیں ہے اس لئے کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا۔

شہادت کی فضیلت کا بیان

راہِ خدا میں شہید ہونے کا اتنا ثواب ہے کہ کوئی اہل جنت پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہیں کرے گا اگرچہ کہ اسے دنیا کی بادشاہت دی جائے مگر راہ خدا میں شہید جہاد کا ثواب دیکھ کر پھر دنیا میں واپس آنے کی آرزو کرے گا۔ اور جو راہ خدا میں شہید ہوتے ہیں وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں ان کی روحیں سبز پرندوں کے اندر رہتی ہیں جن کے لئے عرش کے نیچے قندیلیں لٹکائی ہیں وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں چرتے ہیں پھر اپنی قندیلوں میں ٹھکانا پکڑتے ہیں پھر اللہ انہیں دیکھتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا کچھ چاہتے ہو وہ عرض کرتے ہیں ہم کیا چاہیں گے۔ ہم جنت کے پھل جہاں سے چاہیں کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ایسے تین بار پوچھتا ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں دنیا میں پھر بھیجا جائے تاکہ دوبارہ تیری راہ میں شہید ہوں یعنی وہ شہید کا ثواب دیکھتے ہیں اس لئے پھر اس کی خواہش کرتے ہیں تاکہ انھیں ایسا ہی ثواب پھر حاصل ہو پھر جب خدا دیکھتا ہے کہ انھیں کوئی ضرورت نہیں تو انھیں اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور جو راہ خدا میں زخمی ہو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئیگا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ زعفران کا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔ اور جو راہِ خدا میں شہید ہو قرض چھوڑ کر اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں قرض نہیں معاف ہوتا اور ایک روایت میں ہے راہ خدا کے شہید کو چھ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے دوران ہی اسے بخشدیا جاتا ہے۔ اور جان نکلنے کے وقت اس کا جنت کا ٹھکانا اس کو دکھلا دیا جاتا ہے اور عذاب قبر سے مامون ہوتا ہے اور عذاب جہنم سے، اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائیگا جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا اور اس کا عقد بہتر حوروں سے کیا جائیگا اور اپنے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول ہوگی۔ اور شہید کو جان نکلنے کی تکلیف

---

۱ حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۲ حدیث ابوھریرۃؓ مشکوٰۃ کتاب الجہاد ۳ حدیث معاذؓ مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل ۲ ۴ حدیث مقدام کتاب الجہاد فصل دوم ۲

اتنی ہوتی ہے جیسے چیونٹی کے کاٹنے کی یعنی اس کی جان بآسانی نکلتی ہے اسے تکلیف نہیں ہوتی اور راہ خدا کے شہید چار نوعیت کے ہوتے ہیں ایک وہ کامل الایمان مسلمان جو دشمن سے معرکہ میں ملا اور اللہ تعالیٰ کو سچا کر دکھایا یہی وہ شخص ہوگا جس کے بلند رتبے کی وجہ سے قیامت کے روز لوگ اسے نظریں اٹھا کر دیکھیں گے دوسرا جید الایمان مومن جو دشمن سے ایسے ملا کہ اس کے رونئیں بزدلی کی وجہ سے کانٹے دار درخت کے کانٹے بن گئے اور اس کا بدن لرزنے لگا اور اس کے پاس کوئی نامعلوم تیر آیا جس کا پتہ نہیں کہ اسے کس نے مار ڈالا تو یہ شخص دوسرے درجہ میں ہوگا تیسرا وہ مومن جس نے اچھا برا دونوں عمل کیا ہے اس دشمن کا سامنا کیا اور اللہ کو سچا کر دکھایا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو یہ تیسرے درجے میں ہوگا چوتھا وہ مسلمان جس نے اپنے اوپر اسراف کیا ہے یعنی بہت گناہگار ہے وہ دشمن سے ملا اور اللہ کو سچا کر دکھایا تاآنکہ قتل ہو گیا تو یہ چوتھے درجے میں ہوگا، ف سچا کر دکھایا یعنی اپنے عمل اور شجاعت سے اپنی سچائی کو ثابت کر دیا کہ جہاد کیا اور صبر کیا اور اللہ سے ثواب کی امید کی کیونکہ اللہ نے صبر اور طلب ثواب کی وجہ سے مجاہدین کی تعریف کی ہے۔ ثواب کے لئے صبر کیا تو گویا اپنے قتل سے اللہ کی تصدیق کر دی۔ اور[۲] یہ بھی حدیث میں ہے کہ جو مومن اللہ کی راہ میں اپنی جان ومال کے ساتھ جہاد کرے گا وہ اللہ کے عرش کے نیچے درمیانی خیمہ میں ہوگا اور پیغمبر اپنے درجہ نبوت کی وجہ سے ہی اس سے بڑھ کر ہونگے یعنی نبوت کا رتبہ بہت بڑا ہے جسے کوئی نہیں پاسکتا اور جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا اور انتقال کر گیا یا مار دیا گیا یا اس کے گھوڑے یا اونٹ نے اسے کچل دیا یا اس کو زہریلے جانور نے کاٹ لیا اور انتقال کر گیا یا اپنے بستر پر اس کی موت ہوئی تو وہ بھی شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے، ایسے ہی جو دریا میں سوار ہوا اور اسے چکر آیا اور قے ہوئی جن سے انتقال کر گیا تو وہ بھی شہید ہے اور جو کسی دریا میں انتقال کر جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو پیٹ کی بیماری دست، ہیضہ وغیرہ میں انتقال کر جائے وہ بھی شہید ہے[۳] اور جو پانی میں غرق ہو کر انتقال کرے وہ بھی شہید ہے اور جو کسی دیوار کے نیچے دب کر انتقال کرے وہ بھی شہید ہے۔ ایسے[۴] ہی ستر قسم کے لوگوں کو شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اصل شہید وہی ہے جو خدا کے دین کی سربلندی کے لئے لڑے۔ بقیہ سب شہید

[۱] حدیث عتبہ مشکوٰۃ باب الجہاد فصل ثالث [۲] حدیث ابومالک کتاب ایضًا فصل دوم [۳] حدیث ام حرام مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل ایضًا [۴] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل اول۔ [۵] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ کتاب عیادۃ المریض فصل اول۔

کے حکم میں ہیں یعنی شہید کے درجات میں اس کے شریک ہیں سب احکام میں نہیں۔

جہاد کی تیاری کا بیان

کافروں[1] سے جہاد کے لئے ممکن قوت فراہم کرنا مستحب ہے۔ یعنی تیر اندازی کرنا اور اس کا فن سیکھنا واجب ہے تاکہ کافروں سے جہاد کی قوت پیدا ہو۔ ف ایسے ہی بندوق اور توپ وغیرہ آلات جنگ کی عادت ڈالنا اور ہتھیار بنانا مستحب ہے تاکہ کفار سے لڑائی کی قوت حاصل ہو۔ اور سواری سیکھنا مستحب ہے، تیر اندازی سیکھنے کے بعد ایسے ہی بندوق وغیرہ چلانا سیکھنے کے بعد اسے چھوڑنا جائز نہیں اور پیغمبر کی نافرمانی ہے۔ ایک تیر کی وجہ[2] سے تین شخص جنت میں جائیں گے۔ جس نے جہاد کی نیت سے بنایا ہے جو تیر چلاتا ہے اور جو اس کو دیتا ہے۔ اور نیزہ رکھنا مستحب[3] ہے کیونکہ اللہ اس کی وجہ سے مدد دیتا ہے اور تلوار رکھنا اور کفار سے لڑنے کے لئے بنانا جائز ہے اور[4] تلوار کے دستہ اور ٹوپی پر چاندی لگانی جائز ہے۔ اور زرہ بنانا تاکہ کفار کے حملہ کو روکا جائے اور اس کو پہننا جائز ہے اور ایک کے اوپر دوسری زرہ پہننا جائز ہے یہ توکّل کے خلاف نہیں ہے ایسے[5] ہی ڈھال اور خود بنانا کفار کے ہتھیار سے بچنے کے لئے اور انہیں پہننا مستحب ہے، اور لڑائی کے لئے جھنڈا بنانا[6] چاہیے سفید کپڑے کا ہو یا سیاہ مستحب ہے۔ اور گھوڑا جہاد کے لئے پالنا مستحب[7] ہے اور جو اللہ پر ایمان کی وجہ سے یعنی محض اللہ کے لئے اور اس کے حکم کو پورا کرنے اور اس کے وعدے پر یقین کی وجہ سے گھوڑا رکھے۔ اس کا کھانا، پہننا، لید اور پیشاب اس کے میزان اعمال میں رکھ کر قیامت کے روز تولا جائیگا یعنی اس کا دانہ، گھاس، پانی وغیرہ اس کے اعمال میں داخل ہوں گے۔ اور گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے برکت بندھی ہے۔ یعنی اس لئے کہ اس سے دنیا کی خیر و برکت اور ثواب و مال غنیمت حاصل ہوتا ہے۔ اور گھوڑے[9] کا اضمار کرنا مستحب ہے ف۔ اضمار یہ ہے کہ گھوڑے کو پہلے خوب چارہ دیکر فربہ کر دیتے ہیں پھر چارہ کم کر دیتے ہیں اور کمرے میں بند کر دیتے ہیں اور گرم ہو کر اسے پسینہ آنے لگتا ہے

---

[1] حدیث عقبہ مشکوٰۃ باب اعداد آلۃ الجہاد [2] حدیث عقبہ ایضاً باب ایضاً فصل دوم [3] حدیث عقبہ کتاب دباب دفصل ایضا [4] حدیث علی مشکوٰۃ باب ایضاً [5] حدیث انس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ [6] حدیث سائب مشکوٰۃ باب اعداد آلۃ الجہاد [7] حدیث انس کتاب دباب ایضاً۔ [8] حدیث ابن عباس دجابر وغیرہ مشکوٰۃ باب ایضاً [9] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۱۲ [10] حدیث عبد اللہ بن عمر مشکوٰۃ باب آلۃ الجہاد فصل اول ۱۲

اور جب پسینہ سوکھ جاتا ہے تو بدن کا ہلکا اور تیز رفتار ہو جاتا ہے۔ بہترین گھوڑا وہ ہے جو سیاہ ہو اور اس کی پیشانی میں تھوڑی سفیدی ہو جو ناک کی طرف ہو۔ پھر پچکلیان گھوڑا بہتر ہے یعنی جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں اور بقیہ سیاہ ہو اور اگر سیاہ نہ ہو تو کمیت ہو اور پچکلیان ف کمیت وہ گھوڑا ہوتا ہے جس کی دم اور ایال سیاہ ہو اور بقیہ لال ہو یا پچکلیان اشقر ہو اشقر وہ گھوڑا ہوتا ہے جو پورا لال رنگ کا ہو۔ اور ایسا گھوڑا رکھنا مکروہ ہے جس کا دایاں ہاتھ سفید ہو یا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو، اور مستحب ہے کہ گھوڑے کو ادب سکھایا جائے اور گھوڑے کی پیشانی اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا مستحب ہے یعنی انھیں غبار سے صاف کرنے کے لئے یا ان کو راحت دینے اور پیار کے لئے۔ اور گھوڑے کی گردن میں رسی لگانا جائز ہے لیکن کمان کا چلہ لگانا جائز نہیں ہے۔ اور گھوڑے کی گردن کا بال کترنا جائز نہیں ہے اور نہ دُم اور ایال کا بال۔ کیونکہ اس سے مکھیاں ہانکتے ہیں اور ایال سے انھیں حرارت حاصل ہوتی ہے۔ اور خچر رکھنا اور اس پر سوار ہونا جائز ہے۔ لیکن خچر پیدا کرنے کے لئے گھوڑی پر گدھے جست کروانا مکروہ ہے۔

آداب سفر کا بیان

کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ جمعرات کو دوپہر سے پہلے سفر کے لئے نکلے لیکن جمعرات کے سوا اور دن بھی سفر کے لئے نکلنا جائز ہے لیکن دوپہر سے پہلے نکلنا مستحب ہے اور جمعہ کے روز جمعہ کا وقت ہونے سے پہلے سفر کرنا جائز ہے اور ایک شخص اور دو شخص کو سفر کرنے کی ممانعت ہے بلکہ تین شخص کو ساتھ سفر کرنا چاہیئے اور جب تین ہوں تو ایک کو سردار بنالینا چاہیئے اور اس کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیئے اور جو بڑا ہو وہ امام بنے۔ اور چار شخص کا سفر کرنا بہتر ہے۔
ف۔ اس لئے کہ اگر ایک بیمار ہو اور کسی ساتھی کے لئے وصیت کرنا چاہے تو بقیہ دو اس کے گواہ ہو جائیں

۱؎ حدیث ابوقتادہ و ابووہب مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ ۲؎ حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۳؎ حدیث عقبہ کتاب و باب ایضاً فصل ۲ ۴؎ حدیث ابووہب مشکوٰۃ باب ایضاً ۵؎ حدیث عقبہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۶؎ حدیث ابن عباس و علی مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ۱۲ ۷؎ حدیث کعب مشکوٰۃ باب آداب السفر فصل اول ۱۲ ۸؎ حدیث صخر مشکوٰۃ باب آداب السفر فصل دوم ۱۲ ۹؎ حدیث عمرو بن شعیب و ابوسعید مشکوٰۃ باب آداب السفر فصل ۲ ۱۰؎ حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول۔

اور ایسے ہی جتنے زیادہ ہوں بہتر ہے اور[1] اگر جہاد کا سفر ہو تو چھوٹا بہترین لشکر چار سو کا ہے اور بہترین بڑا لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور بارہ ہزار قلت تعداد کی وجہ سے کبھی مغلوب نہیں ہوتے بلکہ اس کا سبب تکبر و غرور وغیرہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔ اور جب کوئی شادابی کے زمانے میں سفر کرے تو جانور کو اس کا حصہ دینا چاہئیے یعنی کبھی کبھی چرنے کے لئے چھوڑ دینا چاہیے اور[2] سوکھے کے زمانے میں سفر کرے تو جلدی کرے تاکہ سواری کے کمزور ہونے سے پہلے اپنی منزل پر جا پہونچے جس[3] کے پاس سواری ہے اسے اس کو دیدینا چاہئیے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس زادراہ زیادہ یعنی ضرورت سے زیادہ تو چاہئیے کہ جسکے پاس زادراہ نہ ہو اس کو دیدے۔ اور ہر قسم کے مال کا یہی حکم ہے کہ جس کے پاس زائد ہو وہ صاحب ضرورت کو دیدے اور رات میں سفر کرنا مستحب ہے کیونکہ رات میں زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ اور سفر میں کہیں اتریں تو ایک جگہ اکٹھا اتریں[4] الگ الگ نہیں۔ اور اترنے کے بعد[5] جانوروں کے اسباب کھولنے سے پہلے نفل نہ پڑھیں یعنی جانوروں کے حال کی اعانت مقدم ہے۔ اور جب اتریں تو راستے سے ہٹ کر اتریں کیونکہ راستے درندوں اور[6] موذی جانوروں کا ٹھکانا ہیں یعنی سانپ بچھو وغیرہ کا۔ اور منزل کو تنگ کرنا اور ضرورت سے زیادہ جگہ لینا جس سے دوسروں کے لئے جگہ نہ رہ جائے جائز نہیں ہے اور ایسے ہی راہیوں کے لئے راستہ تنگ کرنا جائز نہیں ہے جس سے انھیں راہ چلنے میں دشواری ہو اور[8] ایک سواری پر ایک شخص یا دو شخص یا زیادہ کا سوار ہونا جائز ہے یعنی اگر سواری میں اس کی طاقت ہو چاہے گھوڑا ہو یا گدھا وغیرہ اور سامنے[9] بیٹھنا مالک کے لئے ہے لیکن وہ اجازت دے تو دوسرا بیٹھ سکتا ہے اور گدھے پر سوار ہونا جائز ہے اور جانور کی پیٹھ کو منبر بنانا جائز نہیں یعنی اس پر بیٹھ کر باتیں کرنی درست[10] نہیں بلکہ اتر کر باتیں کرے پھر سوار ہو جائے۔ اس لئے کہ جانور کو زیادہ تکلیف[11] دینی درست نہیں اور سفر میں کتا اور جرس رکھنا جائز نہیں کیونکہ اس کی وجہ سے رحمت کے فرشتے پاس نہیں آتے۔ ف۔ یعنی جو کتا باپاسبانی کے لئے نہ ہو اور مویشی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنا درست اور حدیثوں سے ثابت ہے اور جرس گھنٹے اور گھنگرو

---

[1] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [2] حدیث ابوہریرہ کتاب و باب ایضاً فصل ۲
[3] حدیث انس مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً۔ [4] حدیث ابو ثعلبہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول
[5] حدیث انس کتاب و باب و فصل ایضاً [6] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول
[7] حدیث سہل مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ۲ [8] حدیث جابر و عبداللہ بن مسعود مشکوٰۃ باب ایضاً ۲
[9] حدیث بریدہ مشکوٰۃ باب آداب السفر فصل ۲ [10] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب و فصل اول [11] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ و باب ایضاً فصل سوم۔

کو بولتے ہیں جو جانور کو پہناتے ہیں اور ایسے ہی عورت اور چھوٹے لڑکوں کے پاؤں میں بھی گھنگرا اور جھانجھن ڈالنا درست نہیں اور ایسے ہی جانور کو تانت کا پھندہ لگانا اور ہار منکون اس خیال سے پہنانا کہ آفات سے حفاظت ہو جائز نہیں کیونکہ وہ تقدیر کو نہیں پھیر سکتا اور مسافروں کے لئے چیتے کی کھال کھنا جائز نہیں کیونکہ اس سے رحمت کے فرشتے پاس نہیں آتے۔ اور جب ضرورت پوری ہو جائے تو فوراً واپس آجائے یعنی واپس لوٹنے میں جلدی کرے کیونکہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو کھانے، پینے اور سونے وغیرہ سے باز رکھتا ہے۔ اور جب کوئی سفر سے آئے تو اس کا استقبال[۱] کرنا مستحب ہے اور یہ مستحب[۲] ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرے پھر مکان میں داخل ہو۔ اور جب زمانہ کے بعد سفر سے آئے تو رات میں مکان کے اندر داخل ہونا جائز نہیں، بلکہ توقف کرے تاکہ عورت صفائی حاصل کر کے خود کو سنوار لے اور دن میں آئے تو بغیر توقف مکان میں داخل[۳] ہونا جائز ہے ایسے ہی جو قریب کے سفر میں ہو اور اس کے آجکل میں آجانے کی امید ہو تو اس کے لئے رات میں مکان میں داخل ہونا درست ہے۔

گھوڑ دوڑ کا بیان

آپس میں[۴] کسی مکان تک گھوڑا دوڑانا کہ کون سبقت کرتا ہے جائز ہے چاہے اسمیں دونوں طرف سے مال کی شرط ہو یا ایک طرف سے لیکن گھوڑ دوڑ میں مال اسی صورت میں لینا جائز ہے جب ایک طرف سے شرط ہو جیسے یہ شرط کرے کہ اگر تم مجھ سے بڑھ جاؤ گے تو تمہیں اتنا دوں گا اور میں بڑھ جاؤں تو میرے لئے تم پر کچھ نہیں اس صورت میں اگر وہ بڑھ جائے تو اس کے لئے مال لینا جائز ہے اور اگر تیسرا شخص شرط کرے جیسے یہ کہ جو مجھ سے بڑھ جائے یا تم دونوں میں جو بڑھ جائے اسے اتنا دوں گا تو اس صورت میں بھی جو بڑھ جائے اس کے لئے اس کا مال لینا جائز ہے اور اگر دونوں طرف سے مال کی شرط ہو جیسے یہ کہ اگر میں بڑھ جاؤں تو تمہیں اتنا مال دینا ہوگا اور تم بڑھ جاؤ تو میں اتنا دوں گا تو اس صورت میں جو بھی بڑھ جائے

---

[۱] حدیث عبداللہ بن جعفر مشکوٰۃ باب ایضاً [۲] حدیث جابر مشکوٰۃ باب د فصل ایضاً [۳] حدیث جابر مشکوٰۃ باب د فصل ایضاً [۴] حدیث جابر مشکوٰۃ باب آداب السفر فصل دوم ۱۲ [۵] حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ باب اعداد آلۃ الجہاد فصل اول۔

اسے دوسرے کا مال لینا جائز نہیں بلکہ یہ جوا ہے لیکن اس صورت میں دو شخص نے مال لینے کی شرط کی ہو اور جوا ہو گیا ہو اور کوئی تیسرا گھوڑا لے کر درمیان میں آجائے کہ میرا گھوڑا بڑھ گیا تو دونوں سے[1] شرط کیا ہوا مال لونگا اور اگر پیچھے رہ گیا تو مجھ پر کچھ نہیں ہوگا تو اس صورت میں اگر دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑھ جائے تو اس کے لئے دوسرے کا شرط کیا ہوا مال لینا جائز ہے اور اب یہ جوا نہیں رہ گیا اگرچہ کہ مال کی شرط دونوں طرف سے ہے۔ اور ایسے ہی تیسرے کا گھوڑا بڑھ جائے تو اس کے لئے دونوں سے شرط کیا ہوا مال لینا جائز ہے۔ اور پیچھے رہ گیا تو اس پر کچھ نہیں لیکن یہ شرط ہے کہ تیسرے کو یہ یقین نہ ہو کہ میرا گھوڑا دونوں سے بڑھ جائیگا یا[2] پیچھے رہ جائیگا اور اگر جانتا ہو کہ میرا گھوڑا دونوں سے آگے بڑھ جائے گا تو یہ درست نہیں بلکہ جوا ہے۔ اور مسابقت کا مال لینا جائز نہیں ہے مگر تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ اور اونٹ کی دوڑ میں یعنی جیسے اوپر ذکر کیا گیا ہے شرط لگا کر مال لینا جائز نہیں ہے[3] مگر انھیں تین چیزوں میں: در تیر اندازی کا معنیٰ یہ ہے کہ دو شخص تیر چلائیں کہ کس کا تیر آگے نکل جاتا ہے۔ اور گھوڑ دوڑ میں پیچھے سے اپنے گھوڑے کو ڈانٹنے کے لئے کہ وہ آگے بڑھ جائے کسی شخص کو رکھنا جائز نہیں۔ اور ایسے ہی یہ بھی جائز نہیں کہ[4] دو گھوڑا رکھے کہ جب سواری کا گھوڑا تھک جائیگا تو دوسرے پر سوار ہو جائیگا۔

کفار سے لڑنے کا طریقہ

جب[5] امام یا اس کا نائب لشکر لے کر نکلے تو بسم اللہ کر کے نکلے پھر جب دشمن سے ملے تو سب سے پہلے اسلام پیش کرے اور اگر مان لیں تو اسے قبول کرے اور ان کے جان و مال سے باز رہے پھر انھیں دار الحرب سے دار الاسلام میں ہجرت کا حکم دے اگر ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کریں تو انھیں بتا دے کہ ان پر خدا کا وہی حکم جاری ہوگا جو مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے یعنی ان پر نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ واجب ہے اور اگر اسلام سے انکار کر دیں تو جزیہ طلب کرے اور اگر وہ مان لیں تو قبول کرلے اور ان سے جنگ کرنے سے باز رہے۔ اور اگر جزیہ دینا بھی قبول نہ کریں تو خدا سے مدد مانگے اور ان سے جنگ کرے اور انھیں قتل کرے اور اگر امام کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرے اور وہ چاہیں کہ ان سے خدا و رسول کا عہد

---

[1] حدیث ابن عمر بلوغ المرام باب السبق [2] حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ باب اعداد آلۃ الجہاد فصل اول [3] حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ باب رفصل ایضاً [4] حدیث سلیمان بن بریدہ بلوغ المرام کتاب الجہاد ۱۲ [5] حدیث انس مشکوٰۃ باب الکتاب الی الکفار فصل اول۔

کرے یعنی قلعہ سے اترنے کے لئے [1] اُن سے خدا اور رسول کا عہد نہ کرے لیکن انھیں اپنے اور اہل لشکر کے
قول و قرار پر قلعہ سے اتارے یعنی امان دینے کے وقت خدا اور اس کے رسول کا نام لینے کی ضرورت
نہیں بلکہ صرف اپنا نام لینا کہ ہم نے تم کو امان دیا کفایت کرتا ہے کیونکہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی عہد
شکنی ہو جانا خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ میں کمتر ہے۔ اگرچہ عہد شکنی بالکل جائز نہیں ہے۔
ایسے ہی جب کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرے اور وہ چاہیں کہ انھیں خدا کے حکم پر اتارے تو انھیں خدا کے
حکم پر نہ اتارے بلکہ اپنے حکم پر اتارے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ ان کے بارے میں خدا کی رضا جان سکے گا
یا نہیں ہو سکتا ہے کہ چوک ہو جائے۔ اور اگر کسی گاؤں والوں سے جنگ کرنی ہو تو سویرے تک انتظار
کرے اگر سویرے اذان سن لے تو جنگ سے باز رہے ورنہ ان سے جنگ کرے [2] اور کافروں سے اس
وقت جنگ کرے جب آفتاب نکل جائے اور فجر کی نماز سے فراغت ہو جائے اور آفتاب نکلے تو جنگ
کا آغاز کرے اور دوپہر ہو جائے تو جنگ سے رک جائے تا آنکہ دوپہر ڈھل جائے اور ظہر کی نماز پڑھ لے [3]
تو عصر تک جنگ کرتا ہے پھر جب عصر پڑھ چکے تو پھر جنگ کرے اس لئے کہ ان اوقات میں نصرت کی
ہوا چلتی ہے اور مسلمان اپنے لشکروں کے لئے نمازیں میں دعا کرتے ہیں یعنی نماز کے بعد دعا کرتے ہیں جو
دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ مُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا
عَلَیْھِمْ۔ یعنی الٰہی کتاب کے اتارنے والے۔ بادل کو چلانے والے۔ کافر جماعتوں کو شکست دینے
والے کافروں کو شکست دے اور ہمیں ان پر مدد دے۔ اس کے سوا اور بھی دعائیں ہیں جو دعا چاہے
مانگے اور کفار سے لڑائی کے وقت اللہ اکبر بولنا مستحب ہے اور یہ مستحب [4] ہے کہ مسلمان آپس میں
ایک شعار یا کلمہ بنائیں جیسے حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ یعنی مسلمان اور کافر کی جنگ
میں شناخت کے لئے تاکہ یہ اشتباہ نہ ہو کہ یہ کس طرف کا ہے اور یہ اشتباہ شب خون میں اکثر ہوا
کرتا ہے اور یہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ شخص کس طرف کا ہے لہٰذا اگر پوچھنے پر حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ وغیرہ جو شعار
ہو بول دے تو مسلمان ہونے کا پتہ لگ جائیگا۔ اور کفار [5] سے لڑائی میں فریب دینا جائز ہے۔ ف۔
لڑائی میں فریب یہ ہے کہ پسپا ہو جائے تاکہ دشمن کو یہ خیال ہو کہ پسپا ہو گیا اور پھر یکایک حملہ کر دے
کفار کو ایسا فریب دینا جائز ہے۔ اور توریہ [6] کرنا جائز ہے یعنی ایک جگہ جہاد کا ارادہ کرنا اور کسی اور جگہ

---

[1] حدیث قتادہ باب ایضاً فصل دوم ۱۲ [2] حدیث مہلب مشکوٰۃ باب القتال فی
الجہاد فصل ثانی [3] حدیث جابر مشکوٰۃ باب القتال فی الجہاد فصل اول۔
[4] حدیث کعب کتاب وباب وفصل ایضاً۔

کی کیفیت اور حالت دریافت کرنا اور خیمہ اور طرف لگانا لیکن زبان سے یہ نہ بولے کہ میں فلاں طرف جاؤں گا تاکہ جھوٹ نہ لازم آئے اور غفلت میں کفار کو لوٹنا جائز ہے[1] یعنی انھیں قتل کرنا اور ان کا مال لوٹ لینا اور ان کی عورتوں کو اور بچوں کو اسیر بنالینا جب کہ انھیں پہلے سے اسلام کی دعوت مل چکی ہو اور اگر انھیں اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو تو ان کو پہلے اسلام کی دعوت دینی واجب ہے۔ دعوت دینے سے پہلے ان سے جنگ کرلی جائز نہیں ہے۔ اور عرب کے لوگوں کو غلام اور کنیز بنانا جائز ہے۔ اور کفار پر شب خون مارنا یعنی یکایک راتوں رات ان پر[2] یورش کردینا اور انھیں لوٹنا اور مارنا درست ہے چاہے وہ اپنے مکانوں میں بے خبر سوئے کیوں نہ ہوں اور کافروں کے درختوں کو جلانا[3] اور کاٹنا جائز ہے ایسے ہی ان کے شہروں[4] کو جلانا اور برباد کرنا جائز ہے اور کفار کے قلعہ میں محصور ہونے[5] پر ان پر منجنیق کا استعمال جائز ہے ف منجنیق ایک آلہ ہے جس سے دشمن پر پتھر برسائے جاتے ہیں اور توپ و بندوق وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے، اور لڑائی کے وقت اکیلے کفار کی صف میں داخل ہو جانا جائز ہے اگرچہ کہ ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ اور بوڑھے کافروں کو جو لڑ سکتے ہوں یا اہل رائے و تدبیر ہوں قتل کرنا جائز ہے ایسے[6] ہی بالغوں کو قتل کرنا جائز ہے اور[7] کافر کو قید میں رکھ کر بھوکا پیاسا چھوڑ کر ماردینا جائز ہے لیکن قریشی کو قید کرکے مارنا جائز نہیں ہے[8]۔

اور مبارزت کرنا[9] جائز ہے۔ یعنی یہ کہنا کہ کوئی ہے جو مجھ سے لڑے یہ تکبر میں داخل نہیں اور نہ ریا ہے اور لڑائی میں کھوسٹ بوڑھے کو اور عورت بچے کو مارنا جائز نہیں لیکن اگر شب خون میں انکی عورتیں اور بچے زد میں آجائیں تو کوئی گناہ نہیں اور کسی کافر کا مثلہ کرنا یعنی اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ کا کاٹنا درست نہیں اور دشمن سے لڑنے کی آرزو نہیں کرنی چاہئیے کیونکہ بلا چاہنا ہے جس کی ممانعت ہے بلکہ اللہ سے عافیت کی درخواست کرنی چاہئیے۔ اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو

---

[1] حدیث عبداللہ بن عوف مشکوٰۃ کتاب و باب ایضاً [2] مسک الختام ج ۲ فصل اول [3] حدیث مصعبؓ مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل اول [4] حدیث ابن عمرؓ کتاب و باب و فصل ایضاً۔
[5] حدیث عروہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [6] حدیث ملحول بلوغ المرام کتاب الجہاد [7] حدیث ابوایوب بلوغ المرام کتاب ایضاً [8] حدیث سمرۃؓ بلوغ المرام کتاب ایضاً۔
[9] حدیث سعید بن جبیر بلوغ المرام کتاب ایضاً ۱۲ [10] حدیث علیؓ بلوغ المرام کتاب الجہاد [11] حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ کتاب الجہاد فصل اول۔

جنگ میں ثابت قدم رہنا چاہئیے پیٹھ نہیں پھیرنا چاہئیے ۔ اور جس آبادی میں مسجد ہو یا وہاں سے اذان سنی جائے اسمیں لوٹ مار کرنا جائز نہیں ۔ اور لڑائی میں کافر پر رعب ڈالنے کے لئے اپنی شجاعت وغیرہ کی آواز بلند کرنا جائز نہیں ہے یعنی اس لئے کہ اسمیں اللہ کا تقرب نہیں بلکہ اپنی آواز اللہ کے ذکر کے ساتھ بلند کرنی چاہئیے کیونکہ اس میں دونوں عالم کی کامیابی ہے اور خادم کو جو لڑتا نہ ہو قتل کرنا جائز نہیں ۔ اور لڑائی میں کافر سے مدد لینی جائز نہیں اور شہید کے سر کا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا جائز نہیں بلکہ جہاں مقتول ہوا ہے وہیں دفن کردے اور کافر کو دفن کرنا جائز نہیں ۔ اور کافر دشمن جب نزدیک آئیں تب تیراندازی کیجائے تاکہ تیر ان تک جائے ۔ اور سب تیر استعمال نہیں کردینی چاہئیے بلکہ باقی بھی رکھنی چاہئیے تاکہ خالی ہاتھ ہونے کی وجہ سے کافر مسلمانوں پر غالب نہ آجائیں ۔ ف ۔ اور بندوق اور توپ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے کہ سب بارود استعمال نہ کرڈالے بلکہ کچھ رکھ چھوڑے ۔ اور لڑائی کے وقت صف بندی مستحب ہے اور امام کو چاہئیے کہ لڑائی کے وقت لشکر کو مستعد اور تیار کرے یعنی صف بندی کرائے اور ہر ایک کو مناسب جگہ رکھے ۔ اور لڑائی میں پیٹھ پھیرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ مدد لے کر پھر لڑائی میں آنے کی نیت ہو یا لڑائی میں داؤ کرنا ہو یا لشکر کے کسی دستے کی پناہ لینی ہو ۔

ہجرت کا بیان

قیامت تک کے لئے دارالحرب سے دارالاسلام میں ہجرت اس شخص پر واجب ہے جو اسلام لائے اور ہجرت کرسکتا ہو جب کہ اپنی جان کا خوف ہو یا فتنے ، فساد کی وجہ سے اس کے لئے اپنے دین کو ظاہر کرنا ممکن نہ ہو چاہے وہ ملک ابتدا سے دارالحرب ہو یا پہلے دارالاسلام تھا اور بعد میں دارالحرب ہوگیا ۔ اور جو ابتدا سے وہاں رہتا ہو اور ضرورت ومجبوری یا عدم استطاعت کی وجہ سے ہجرت نہ کرسکتا ہو تو انشاءاللہ وہ معذور ہے گنہگار نہیں ، مسلمانوں کا تجارت وغیرہ کے لئے دارالحرب میں آجانا درست ہے

[۱] حدیث انس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [۲] حدیث مصعب بلوغ المرام کتاب الجہاد [۳] حدیث سلیمان بن بریدہ بلوغ المرام باب ایضاً [۴] حدیث عبداللہ بن ابو اوفیٰ مشکوٰۃ باب الکتاب الی الکفار [۵] حدیث قیس مشکوٰۃ باب القتال فی الجہاد فصل دوم [۶] حدیث عائشہ بلوغ المرام کتاب الجہاد [۷] حدیث ابوسعید عبدالرحمٰن مشکوٰۃ باب القتال فی الجہاد [۸] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب القتال فی الجہاد فصل دوم [۹] حدیث جریر عبداللہ بلوغ المرام کتاب الجہاد [۱۰] مضمون مسک الختام ج ۲ ص ۳۵۶،۳۵۴،۳۵۳

قیدیوں کا حکم

مسلمان[۱] کافر کو جہاد سے یا بغیر جہاد کے قید کر کے لائیں تو جائز ہے کہ امام اسے قتل کر دے یا مال لے کر چھوڑ دے یا اس پر احسان[۲] کرے اور بغیر مال لئے چھوڑ دے اور اس کی اصل اللہ تعالیٰ کا قول فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً ہے اور ایسے ہی ان کو غلام بنانا[۳] جائز ہے اور مسلمان قیدی کو بیڑی اور رسی میں باندھنا جائز ہے اور کافر جاسوس کو اور قیدی کو ستون سے باندھنا جائز[۵] ہے اور قیدی کو بیڑی اور رسی میں باندھنا جائز ہے۔ اور کافر جاسوس کو قتل کرنا[۶] جائز ہے اور قیدی کو مسجد میں باندھنا جائز ہے اور لڑ[۷] کے قیدی ہو کر آئیں تو غازیوں کی رضا کے بغیر انھیں ان کے مالکوں کو واپس کرنا جائز نہیں ہے چاہے تقسیم سے پہلے ہو یا بعد میں۔ اور کافر قیدی عورت سے بغیر شادی کے صحبت جائز ہے چاہے ان کے ساتھ ان کے خاوند بھی قید ہو کر آئے ہوں یا نہ اور چاہے وہ عورتیں اسلام نہ لائی ہوں اور چاہے وہ اہل کتاب ہوں یا بت پرست۔ اور جو کافر عورت قید ہو کر آئے اس کا عقد ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جو قیدی مسلمان ہو جائے اس کا قتل جائز نہیں یعنی جو کلمہ توحید پڑھ لے یا اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کر لے یا کوئی ایسا کلمہ بولے جو اسلام پر دلالت کرتا ہو اور اگر ایسا کلمہ بولے جس میں دونوں احتمال ہو تو یہ پتہ لگایا جائے کہ اس کا مقصد کیا ہے بغیر پتہ لگائے اسے قتل نہ کیا جائے اور کافر[۱۱] غلام اسلام لانے سے اور دار الحرب سے ہجرت کرنے سے آزاد ہو جاتا ہے اور اسے اس کے مالکوں کو پھیرنا جائز نہیں۔

امان دینے کا بیان

جب کافر مسلمان سے امان کا طالب ہو تو اسے امان دینا جائز ہے چاہے جو مسلمان امان دے وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام ماذون ہو یا غیر ماذون۔ پھر اگر ایک مسلمان نے غلام یا عورت کیوں نہ ہو

---

۱ حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ حکم الاسراء فصل ۳ ۲ حدیث انس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول وحدیث ثمامہ مشکوٰۃ باب ایضاً ۳ مضمون مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۳۰ ۴ حدیث عمران بن حصین بلوغ المرام کتاب الجہاد ۵ حدیث ابوھریرہ وثمامہ مشکوٰۃ باب الاسراء فصل اول ۶ حدیث ابو سلمہ مشکوٰۃ باب الاسراء فصل ۲ ۷ حدیث مروان مشکوٰۃ باب ایضاً ۸ حدیث ابو سعید خدری بلوغ المرام کتاب الجہاد ۹ حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب حکم الاسراء فصل ثالث ۱۲ ۱۱ حدیث علی مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم ۱۲

کسی کافر کو امان دیدیا تو سب مسلمانوں پر اُس کی پابندی لازم ہے اور اس کی عہد شکنی جائز نہیں اور سب مسلمانوں پر اس کی جان و مال ناجائز ہے اور ایسے ہی اس کا بھی خون اور مال جائز نہیں جس سے جنگ نہ کرنے کا عہد کیا گیا ہو اور نہ اس کی عہد شکنی جائز ہے اور ایسے ہی جو کافر قاصد مسلمان کے پاس پیغام لائے تو اسے قتل کرنا جائز نہیں اور لڑکے اور مجنون کی امان بلا خلاف جائز نہیں۔

مال غنیمت کی تقسیم

جو مال کافروں سے لڑائی کر کے حاصل ہو وہ مال غنیمت ہوتا ہے اور جو بغیر لڑائی کے حاصل ہو وہ مال فئ ہوتا ہے۔ اگر کافروں سے جنگ میں لوٹ کا مال حاصل ہو تو اول اسمیں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا نکال دیا جائے اور بقیہ چار خمس غازیوں کے پورے لشکر کو تقسیم کر دیا جائے اس صورت پر کہ پیادے کو ایک حصہ دیا جائے اور سوار کو تین حصہ یعنی پیادے کے لحاظ سے سوار کو تین گنا حصہ ملیگا امام کے لئے جائز ہے کہ کسی غازی یا لشکر کی جماعت کو اس کے اصل حصہ سے جو عام لشکر کے ساتھ دیا گیا ہے کسی مصلحت کی وجہ سے زیادہ دیدے یہ زیادہ حصہ اصل مال غنیمت سے دیا جائے یا خمس سے تاکہ دوسروں کو لڑائی کی رغبت ہو۔ اور اگر عام لشکر سے پہلے کوئی دستہ کفار سے مڈبھیڑ کر کے ان کا مال لوٹ لائے تو امام کے لئے جائز ہے کہ انھیں مال غنیمت کا چوتھائی دیدے اور بقیہ تین چوتھائیوں میں سے بھی ان کو تمام لشکر کے برابر حصہ دے۔ اور اگر لشکر کے واپس ہونے کے بعد کوئی دستہ کافروں سے مڈبھیڑ کرے اور مال غنیمت حاصل کرے تو انھیں اس مال کا تہائی دیا جائے اور بقیہ دو تہائیوں میں بھی انھیں تمام لشکر کے ساتھ برابر حصہ دیا جائے۔ اور زیادہ حصہ خمس نکالنے کے بعد ہی دینا جائز ہے۔ یعنی پہلے اللہ اور اس کے رسول کا پانچواں حصہ نکال دیا جائے اور پھر اگر امام کسی کو زیادہ دینا چاہے تو اصل مال غنیمت میں سے تقسیم کرنے سے پہلے دیدے اور اسی مال میں سے زیادہ دینا

---

۱ حدیث عمرو سلیم مشکوٰۃ باب الامان ۲ حدیث نعیم بن مسعود مشکوٰۃ باب ایضاً ۳ حدیث ابن عمرؓ بلوغ المرام باب قسمۃ الغنائم فصل اول ۴ مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۶۸ ۵ حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم ۶ حدیث حبیب بلوغ المرام کتاب الجہاد ۷ حدیث معن بلوغ المرام کتاب ایضاً ۱۲ ۸ حدیث ابن عمر بلوغ المرام کتاب الجہاد

جائز ہے جسمیں پانچواں حصہ آتا ہو یعنی اس مال غنیمت ہی میں سے جو کفار کے ساتھ جنگ سے حاصل
ہو زیادہ حصہ دینا جائز ہے اور جو مال کافروں سے جنگ کے بغیر حاصل ہو اسمیں خمس (پانچواں حصہ)
نہیں ہے اس لئے اسمیں سے زیادہ دینا بھی نہیں ہے بلکہ اسے بیت المال میں رکھا جائیگا اور امام کے لئے
جائز ہے کہ اسمیں سے اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال پر بقدر ضرورت صرف کرے اور اسمیں سے اپنے
اور اپنے اہل وعیال کے لئے ایک سال کا نفقہ رکھ لے اور باقی گھوڑے، اونٹ وغیرہ دوسرے اسباب
جہاد میں صرف کرے یعنی اسے مسلمان کی مصلحتوں میں لگائے اس میں سب مسلمان بقدر حاجت شریک
ہیں اور یہی خمس کا بھی حکم ہے یعنی جو اللہ اور اس کے رسول کا پانچواں حصہ نکالا جائے اسے مسلمانوں کی ضرورتوں
اور مصلحتوں میں لگایا جائے۔ اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو قتل کرے اور اس کے قتل کرنے کے گواہ ہوں تو
اس کا سب اسباب بھی اسی قاتل کا ہوگا اس میں خمس نہیں ہے۔ اور بقیہ مال غنیمت سے بھی ایسں کو
پورے لشکر کے برابر حصہ ملے گا چاہے امام نے جنگ سے پہلے اس کا اعلان کیا ہو کہ جو کسی کافر کو قتل کرے اس
کا مال قاتل مسلمان کا ہوگا یا نہ کیا ہو۔ اور قاتل نے چاہے اسے بڑھتے ہوئے قتل کیا ہو یا فرار ہوتے ہوئے
اور چاہے قاتل مال غنیمت میں حصہ کا اہل ہو یا نہ ہو جیسے عورت ہو یا لڑکا یا غلام ہو۔ اور اگر مال غنیمت
میں بکریاں اور اونٹ ہوں تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا جائے یعنی اگر ایک کو ایک
اونٹ دیا جائے تو دوسرے کو اس کے عوض میں دس بکریاں۔ اور مال غنیمت میں خیانت جائز نہیں ہے
چاہے ایک سوئی کیوں نہ ہو لیکن غازیوں کے لئے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے شہد، انگور
اور گوشت وغیرہ بقدر حاجت کھانا جائز ہے اس میں خمس یعنی پانچواں حصہ نہیں ہے اور مال غنیمت کی
تقسیم سے پہلے مال غنیمت کے چوپائے پر ایسے سوار ہونا جائز نہیں ہے کہ وہ دبلا ہو جائے تو پھر مال غنیمت
میں واپس کر دے۔ اور مال غنیمت کا کپڑا پہننا کہ پرانا ہو جائے تو واپس کر دے جائز نہیں ہے لیکن
مال غنیمت کے جانور پر سوار ہونا اور اس کا کپڑا پہننا دبلا اور پرانا کئے بغیر جائز ہے۔ اور مال غنیمت میں
غلام اور عورت کا حصہ نہیں ہے۔ اور مال غنیمت میں ان ذمیوں کا بھی حصہ نہیں جو جہاد میں مسلمانوں

---

[1] حدیث عمرو بن شعیب مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم فصل ثالث [2] حدیث عوف بن مالک بلوغ المرام کتاب الجہاد [3] حدیث عبادۃ بلوغ المرام کتاب ایضاً [4] حدیث ابن عمر و عبد اللہ بن ابی اوفیٰ بلوغ المرام کتاب ایضاً [5] حدیث بلوغ المرام کتاب ایضاً [6] حدیث یزید مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم ۱۲ [7] حدیث عائشہ بروایت ترمذی [8] حدیث ابو موسیٰ مشکوٰۃ باب الغنائم۔

کی مدد کریں۔ اور مال[1] غنیمت میں اس کا حصہ نہیں ہے جو جنگ میں موجود نہ ہو۔ اور تقسیم سے[2] پہلے مال غنیمت کی خرید و فروخت جائز نہیں یعنی ملکیت نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی کا گھوڑا بھاگ جائے اور کافروں کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اس کے مالک نہیں ہوں گے لہٰذا اگر مسلمان ان پر غالب[3] ہو جائیں اور گھوڑا مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو وہ اصل مالک کو پھیر دیا جائیگا۔ ایسے ہی اگر مسلمان کا غلام فرار ہو کر دار الحرب میں چلا جائے تو کافر اس کے مالک نہیں ہوں گے اور ان پر مسلمان غالب ہوں تو غلام اس کے اصل مسلم مالک کو پھیر دیا جائیگا چاہے تقسیم سے پہلے ہو یا بعد میں۔ اگر کوئی کافر دار الحرب[4] میں اسلام لائے اور وہیں مقیم رہے اور پھر مسلمان ان پر غالب ہو جائیں تو اس کا مال اور زمین وغیرہ جو مسلمان ہونے سے پہلے اس کی ملک میں ہو اسی کی ہوگی اور وہی اس کا مالک ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لئے اس کا خون اور اس کا مال جائز نہیں اور اس کی زمین مسلمانوں کا مال غنیمت نہیں ہوگی۔ ف۔ اور اگر کافر[5] لڑائی کے بعد اسلام لائیں تو ان کا خون کرنا جائز نہیں اور اس صورت میں ان کا مال منقول مال غنیمت ہوگا اور مال غیر منقول مال نے اور یہ زمین وقف ہوگی جس کی پیداوار مسلمانوں کی ضروریات اور مصلحتوں میں اور غازیوں کی روزی اور پل و مسجد وغیرہ تعمیر کرنے میں صرف کی جائے گی۔

جزیہ کا بیان

جو مال کافر ذمی سے لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے اور اسے جزیہ اس لئے بولتے ہیں کہ جس پر جزیہ ہوتا ہے یہ اس کے خون کی حفاظت کے لئے کفایت کرتا ہے۔ اگر کفار[6] اسلام نہ لائیں اور جزیہ دینا مان لیں تو ان سے جزیہ قبول کر لیا جائیگا اور[7] انھیں ان کے کفر پر چھوڑ دیا جائے گا چاہے وہ عرب کے کافر ہوں یا عجم کے کتابی ہوں یا غیر کتابی۔ اور جزیہ ادا کرنے کے بعد ان کا خون کرنا اور مال لینا جائز نہیں اور جزیہ کی مقدار یہ ہے۔ بالغوں پر سالانہ سونے کا ایک دینار یا تین تولے چاندی چاہے غریب ہوں یا مالدار اور اگر اس کی قیمت کا کپڑا یا اور کچھ لیا جائے تو درست ہے۔ اور ایک دینار سے زیادہ بھی جزیہ ہو سکتا ہے

---

[1] حدیث ابو موسیٰ مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم [2] حدیث ابو سعید و ابو امامہ مشکوٰۃ باب ایضاً۔
[3] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً [4] حدیث صخر مشکوٰۃ فصل دوم [5] مسک الختام ج ۲ ص ۳۶۶
[6] حدیث سلیمان بن بریدہ بلوغ المرام کتاب الجہاد [7] مسک الختام ج ۲ ص ۳۵۸ [8] حدیث بلوغ المرام کتاب الجہاد ۱۲

اور جزیہ[۱] کے علاوہ جو مسلمان ان کے پاس سے گذریں ان کے لئے ضیافت کی شرط بھی کیجا سکتی ہے۔ اور ایسے ہی ان کے مال تجارت سے اصل جزیہ کے سوا عشر[۲] لینا جائز ہے جب کہ اس کی شرط ہوئی ہو۔ اور عورت، بچے، غلام اور ان کے کھیت اور مویشی پر جزیہ نہیں ہے۔ اور مسلمان پر جزیہ نہیں یعنی اگر اہل ذمہ میں کوئی مسلمان[۳] ہو جائے اور ابھی جزیہ نہ ادا کیا ہو تو اس سے[۴] جزیہ نہ طلب کیا جائے کیونکہ مسلمان پر جزیہ نہیں ہے اور اہل ذمہ[۵] پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا یعنی ان کی طاقت سے زیادہ جزیہ لینا جائز نہیں ہے ایسے ہی مستامن سے جو کافر حاکم اسلام سے اجازت لیکر دارالاسلام میں تجارت کے لئے آیا ہو اس کے مال سے دسویں حصے سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔ ف ذمی وہ کافر ہوتا ہے جو جزیہ دیتا ہو اور مسلمانوں کے ذمہ اور حفاظت میں ہو اور اگر کوئی اس کے جان و مال پر دست درازی کرے تو مسلمانوں پر اس کی امداد کرنا اور اس کے دشمن کو اس سے ٹالنا لازم ہے۔

صلح کا بیان

مسلمانوں[۶] کے لئے کافروں سے ایک مدت معین تک بغیر جزیہ صلح کرنا جائز ہے مثلاً چار برس یا اس سے کم و بیش کہ اس مدت میں آپس میں امن سے رہیں اور ایک دوسرے کے جان و مال سے تعرض نہ کریں اور ہر ایک کا دل کینہ اور فتنہ و فساد سے پاک رہے اور کوئی خفیہ یا علانیہ دوسرے کا مال نہ لے اور کافروں سے اس پر صلح کرنی جائز ہے کہ کوئی کافر مسلمان ہو کر آئیگا تو اسے کافروں کو واپس کر دیا جائیگا اور اس پر کہ مسلمانوں کا بادشاہ کچھ روز تک کافروں کے شہروں میں رہے گا مثلاً دس دن تک، اور اس سے زیادہ وہاں قیام نہ کرے اور اس پر کہ مسلمان کافروں کے شہروں میں داخل ہوں گے تو ہتھیار اپنے تھیلے اور نیام میں ڈالے ہوئے ہوں گے اور اس پر کہ ان[۷] کا کوئی عبادت خانہ نہ ڈھایا جائے اور نہ کوئی عالم نکالا جائے اور زبردستی ان کے دین کو نہ بدلا جائے اور معاہدے کی مدت سے پہلے اسے توڑنا جائز نہیں ہے لیکن اگرچہ خبر کر دے کہ ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان جو معاہدہ

---

۱ حدیث اسلم مشکوٰۃ باب الجزیہ ۲ حدیث حرب مشکوٰۃ باب ایضاً ۳ مسک الختام جلد ۲ ص۳۷۵
۴ حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب الجزیہ ۵ حدیث صفوان مشکوٰۃ باب الصلح ۶ حدیث مسعود و براء و اش مشکوٰۃ باب ایضاً ۷ حدیث ابن عباس مشکوٰۃ فصل رابع ۸ حدیث سلیم بن عامر مشکوٰۃ باب الامان ۱۲

ہوا تھا اب نہیں رہا یعنی تم ہوشیار ہو جاؤ تو یہ درست ہے غدر و فریب نہیں ہے۔
اور جس[1] کافر سے معاہدہ ہوا سے قتل کرنا جائز نہیں اور جو معاہد کافر کو قتل کردے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا اور معاہد کافر پر ظلم کرنا اور اس کی تنقیص یعنی اسے ذلیل و بے عزت کرنا جائز نہیں۔

شکار کا بیان

شکار کرنا جائز ہے اور اس کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور سکھائے ہوئے کتے کا شکار جائز ہے اگر شکاری نے اسے بسم اللہ کرکے چھوڑا ہو اور اس نے شکاری کے لئے پکڑ رکھا ہو اور شکاری نے اسے زندہ پاکر اس کا ذبیحہ کر دیا ہو یا کتے نے شکار کو مار ڈالا ہو اور اسمیں سے کچھ کھایا نہ ہو اور اس کے ساتھ غیر کا کتا نہ پایا جائے۔ اور اگر کتا چھوڑتے وقت قصداً بسم اللہ نہ کرے اور کتے نے شکار کو مار ڈالا ہو یا شکار زندہ ہو اور قصداً اس کا ذبیحہ نہ کرے یا کتا شکار کو مار کر اسمیں سے کھا لیا ہو یا کھایا نہ ہو لیکن اس کے ساتھ غیر کا کتا پایا جائے تو کتا کھایا ہو نہ ہو اس کا کھانا جائز نہیں۔ اور سکھائے ہوئے کتے کی پہچان یہ ہے کہ جب شکار کا جائے تو قصد کرے اور ڈانٹ دیا جائے تو رک جائے اور چیتے اور باز وغیرہ شکاری جانوروں کا بھی یہی حکم ہے کہ مذکورہ شرائط کے ساتھ ان کا شکار جائز ہے اور یہ شرط نہ پائی جائیں تو ناجائز۔ اور اگر کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ بھول جائے اور کتے نے شکار کو مار ڈالا ہو تو اس کا کھانا درست[2] ہے۔ اور مجوس[3] کے کتے کا شکار جائز نہیں ہے اور بسم اللہ کرکے تیر چلا کر شکار کرے اور اس کو مار ڈالے تو جائز ہے اور ایسے ہی اس[4] شکار کو کھانا جائز ہے جو شکاری سے غائب ہو جائے اور دو تین روز کے بعد ملے اور اسمیں تیر کے نشان کے سوا درندے وغیرہ کا کوئی نشان نہ پایا جائے اور نہ اس کے گوشت میں بدبو پیدا ہوئی ہو اور نہ پانی میں ڈوبا ہوا ہو اور اگر اسمیں تیر کے نشان کے سوا کچھ اور نشان پایا جائے یا اس کے گوشت میں بدبو پیدا ہو جائے یا تیر مارتے وقت بسم اللہ نہ کیا ہو یا پانی میں ڈوبا ہوا پایا جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے اور ایسے ہی اس شکار کا کھانا جائز ہے جو دھار دار چیز سے شکار کیا جائے جو اسے چیر پھاڑ ڈالے چاہے لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر یا کچھ اور[5] جائز ہے اس شکار کا کھانا جو چھرا[6] سے

---

[1] حدیث صفوان کی مشکوٰۃ باب الصلح میں ہے [2] حدیث عدی بن حاتم و حدیث ابو ثعلبہ مشکوٰۃ کتاب الصید فصل اول [3] حدیث عدی بن حاتم مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل دوم [4] حدیث ابن عباس مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۰۹ [5] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الصید فصل دوم [6] حدیث ابو ثعلبہ وعدیؓ مشکوٰۃ باب الصید فصل اول ۔ چھرا کا شکار چوٹ اور صدمہ سے مارا جاتا ہے اس لئے اس کا کھانا جائز نہیں کیونکہ چھرا دھار دار نہیں ہوتا ۱۲

مارا جائے کیونکہ چھرا اسے پھاڑ ڈالتا ہے اور بارود کی آگ اسے سلائی کے مانند کر دیتی ہے اور شکار کو اپنی تیزی سے مارتا ہے صدمہ سے نہیں اور اس شکار کا کھانا جائز نہیں جو بھاری[1] چیز سے مارا جائے اور وہ ثقل اور صدمہ سے شکار کو قتل کرے چاہے لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر یا کچھ اور ہو لہذا اس شکار کا کھانا جائز نہیں جو غلیل سے مارا جائے اس لئے کہ وہ اس کو پھاڑتا نہیں بلکہ چوٹ اور صدمہ سے قتل کر ڈالتا ہے۔ ف۔ یہ سب اس صورت میں ہے جب شکار زندہ نہ ہو اور زندہ ہو تو ذبحہ کر کے کھانا جائز ہے۔

جانوروں کا ذبیحہ

جانور[2] کا ذبیحہ حلق اور لبہ کے پاس کرنا چاہئیے اس کے سوا ذبیحہ درست نہیں جب کہ جانور قابو میں ہو لیکن بے قابو ہو تو اضطرار کی حالت میں جیسے کنوئیں میں گرا ہو یا شکار ہو تو کسی جگہ بھی بسم اللہ کر کے مارا جائے ایسی چیز سے جس سے زخم ہو جائے اس کا کھانا جائز ہے۔ اور[3] ذبیحہ کے لئے شرط یہ ہے کہ بسم اللہ کرے۔ حلق کاٹے اور خون بہائے۔ اور ہر اس دھاردار چیز سے ذبیحہ جائز ہے جو خون بہا دے اور گردن کی رگیں کاٹ دے لکڑی ہو یا لوہا یا پتھر یا کوئی اور چیز اور اس کا کھانا جائز ہے لیکن ناخن اور دانت سے ذبیحہ کیا ہوا جانور جائز نہیں چاہے اپنی جگہ میں ہوں یا اکھاڑے ہوئے ہوں اور جانور کے ذبیحہ کے لئے چھری تیز رکھنی چاہئیے اور اسے آرام دینا چاہئیے اسے ذبیحہ کے بعد چھوڑ دے تاکہ جان نکل جائے اور ٹھنڈا[4] ہو جائے اور ٹھنڈا ہونے کے بعد[5] کھال اتارے۔ ایک جانور کا دوسرے کے سامنے ذبیحہ نہیں کرنا چاہئیے۔ اور ذبیحہ کے جانور کے شکم کا بچہ جائز ہے اور ماں کا ذبیحہ اس کا ذبیحہ ہے لیکن زندہ ہو تو الگ سے اس کا ذبیحہ کرنا ضروری ہے اس کے بغیر جائز نہیں۔ اور[6] حاملہ کا ذبیحہ جائز ہے یعنی جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہو اور وہ جانور جائز نہیں جس کے گلے کا چمڑا[7] کاٹ کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک دم توڑ دے اور زندہ جانور کا کوئی بھی ٹکڑا[8] کاٹ لیا جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں جیسے اونٹ کا کوہان[9] اور دنبہ کی چکی وغیرہ اور مچھلی بغیر ذبیحہ جائز ہے اور مسلمان[10] کا ذبیحہ جائز ہے اگرچہ کہ یہ پتہ نہ ہو کہ اس نے بسم اللہ کیا ہے یا نہیں کیونکہ مسلمان کے ہر کام میں حسن

---

۱ حدیث عدیؓ بلوغ المرام باب الصید و مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ ۲ حدیث ابو العشر مشکوٰۃ باب الصید ۳ حدیث رافعؓ بلوغ المرام باب الصید ۴ حدیث شدادؓ بلوغ المرام باب الصید ۵ حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ ۶ حدیث جابرؓ بلوغ المرام باب الصید ۷ حدیث ابن عباسؓ و ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب الصید فصل دوم ۸ حدیث ابو واقد لیثی مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث ۹ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً ۱۰ حدیث عائشہؓ بلوغ المرام باب الصید ۱۲

ظن ہونا چاہیئے۔ اور یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ جائز ہے جب کہ اللہ کا نام لے کر کیا ہو اور غیر کی تعظیم مقصود نہ ہو اور دو دھاری بکری کا ذبیحہ اچھا نہیں ہے اور یہی ہر دو دھارے جانور کا حکم ہے۔ اور دریا کا ہر جانور اللہ نے انسان کے لئے جائز کر دیا ہے اور اسے بغیر ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ اور پرندے یا کسی جانور کو بے وجہ قتل کرنا کہ اسے مار کر پھینک دے جائز نہیں بلکہ جائز ہو تو ذبیحہ کے بعد اسے کھانا چاہیئے بے وجہ برباد نہیں کرنا چاہیئے۔ اور جو مار کر برباد کر دیتا ہے اسے خدا تعالیٰ قیامت کے روز عذاب دے گا۔ اور اس جانور کا کھانا جائز نہیں جسے باندھ کر نشانہ بنایا جائے اور مار ڈالا جائے اور نہ اس کا جسے بغیر دانہ پانی دیئے بھوک پیاس سے مار ڈالا جائے۔

کتے کا حکم

کتا رکھنا یا پالنا جائز نہیں ہے لیکن شکار کے لئے یا کھیت یا جانور کی پاسبانی کے لئے کتا رکھنا جائز ہے ایسے ہی مکان اور سرائے کی پاسبانی کے لئے بھی کتا رکھنا جائز ہے اور کتے کو مار ڈالنا جائز نہیں سوائے اس کتے کے جو خالص سیاہ ہو اور اس کی آنکھوں سے اوپر دو سفید نقطے ہوں اور جانوروں کو آپس میں لڑانا جائز نہیں۔

جن چیزوں کا کھانا جائز اور جن کا کھانا ناجائز ہے

درندے جانور کا کھانا ناجائز ہے جو دانت سے شکار کرتا ہو جیسے شیر، چیتا، ہاتھی، بھیڑیا، بندر سور، ریچھ اور کتا، بلی وغیرہ اور جو ان کے مانند ہوں۔ اور اس پرندے کو کھانا ناجائز ہے جو پنجہ سے شکار کرتا ہو جیسے باز، بحری وغیرہ اور ایسے میتہ ناجائز ہے یعنی جو جانور خود دم توڑ دے یا ذبیحہ کے بغیر مار دیا جائے خواہ کسی بھی صورت سے ہو۔ اور سور کا گوشت ناجائز ہے اور وہ خون جو رواں ہو۔ اور اہلی گدھا

ل آیت پ ربع ۲ ۲ حدیث قبیصہ مشکوٰۃ باب الصید ۳ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً ۴ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً نصل درم ۵ حدیث ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب الصید ۶ حدیث جابر مشکوٰۃ باب الکلب ۷ حدیث ابوہریرہ بلوغ المرام باب الاطعمہ ۸ آیت پ ربع اول ۹ حدیث جابرؓ بلوغ المرام باب الاطعمہ ۱۲ عہ لیکن تیر اور دھار چیز سے بسم اللہ کر کے کیا ہوا شکار اپنی شروط کے ساتھ جائز ہے شکار کا باب دیکھئے۔

ناجائز ہے اور ناجائز ہے سانپ[۱]، بچھو اور چیل، کوّا کھانا اور چوہا کھانا۔ اور گرگٹ[۲] کھانا ناجائز ہے یعنی چھپکلی اور ہدہد ناجائز ہے۔ ایسے ہی کلّا چڑی اور مینڈک کھانا جائز نہیں اور چمگاڈر اور خنفسا اور حربار اور جعلان اور شہد کی مکھی اور چیونٹی اور مکھی نیز مچھر، زنبور اور جوں اور کھٹمل وغیرہ کھانا ناجائز ہے اور انسان کا گوشت کھانا جائز نہیں اور جس جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔ ف جو جانور غیر اللہ کی نام پر ان کی تعظیم وتکریم کے لئے ہو وہ ناجائز ہے جیسے شیخ سدو کا بکرا۔ سید احمد کبیر کی گائے شیخ عبدالقادر جیلانی کا مرغا اور جو ایسا کرتا ہے وہ کافر اور بے دین ہے اور یہ ذبیحہ میتہ اور ناجائز ہے چاہے بسم اللہ کر کے ذبیحہ کیا جائے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ معتبر کتب فقہ میں مذکور ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے تفسیر عزیزی میں آیت وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جو جانور کی شہرہ دیا گیا ہو ساتھ نام غیر اللہ کے نام کے وہ بدتر ہے خوک (سور) اور مردار سے، ایسے ہی وہ جانور بھی ناجائز ہے جس کا ذبیحہ غیر اللہ کے نام کے ساتھ کیا جائے یا جان بوجھ کر اس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے کیونکہ اللہ کا قول ہے۔ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور وہ جانور بھی[۴] ناجائز ہے جو کسی تھان یا بت پر چڑھایا جائے اور جس جائز جانور کو گندگی کھانے[۵] کی عادت ہو اسے بھی کھانا جائز نہیں اور نہ اس کا دودھ کھانا جائز ہے چاہے بھیڑ، بکری ہو یا کچھ اور ہو۔ اور[۶] خچر کا گوشت جائز نہیں ہے اور زہریلی[۷] چیز کھانی جائز نہیں اور ایسے ہی مٹی، پتھر وغیرہ جمادات کا کھانا جائز نہیں اور چوری[۸] کا مال جائز نہیں اور[۹] نہ معاہد کافر کا مال سوائے جزیہ کے۔ اور گندگی کھانا یا ناپاک چیز جس میں گندگی پڑی ہو کھانی جائز نہیں جب کہ وہ چیز پتلی ہو۔ اور کسی بھی خبیث چیز کا کھانا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔ ف۔ خبیث وہ چیز ہے جسے طبیعت سلیم پلید جانے اور طیب کا ضد سمجھے۔ جیسے چمگادڑ، مکھی اور[۱۱] مینڈک وغیرہ اور[۱۲] بکری، بھیڑ، دنبہ اور گائے بھینس اور[۱۳] گھوڑا کھانا جائز ہے۔

[۱] حدیث ابن عمر وغیرہ مشکوٰۃ باب مایحل وحدیث مشکوٰۃ باب الاحرام [۲] حدیث شریک مشکوٰۃ باب ایضاً [۳] مسک الختام ج ۲ ص ۳۸۲ [۴] حدیث عبداللہ بن مسعود وغیرہ مشکوٰۃ باب مایحل اکلہ [۵] مضمون آیت وما ذبح علی النصب [۶] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب مایحل اکلہ [۷] حدیث خالدؓ مشکوٰۃ باب ایضاً [۸] حدیث ابوہریرۃ مشکوٰۃ باب القصاص [۹] حدیث عائشہؓ وابن عمرؓ مشکوٰۃ باب قطع السرقۃ [۱۰] حدیث خالد مشکوٰۃ باب مایحل اکلہ [۱۱] حدیث عبدالرحمٰن بن عثمان بلوغ المرام باب الصید [۱۲] حدیث انس وابوہریرۃ وجندب وعلی وجابر وغیرہم بلوغ المرام باب الاضاحی [۱۳] حدیث جابرؓ بلوغ المرام باب الاطعمہ ۔۱۲

اور گورخر[1] جائز ہے اور مچھلی[2] جائز ہے چاہے زندہ شکار کیجائے یا خود بخود دریا میں اترا جائے اور گوہ[3] کھانی جائز ہے اور بجو کھانا جائز ہے اور ایسے ہی خرگوش کھانا جائز ہے اور حبار[4]ی یعنی تغدری پرندہ جائز ہے اور ٹڈی، کلیجی اور تلی کھانا جائز ہے۔ اور پرندہ[5] جو ذی مخلب نہ ہو یعنی دانت سے شکار نہ کرتا ہو وہ جائز ہے جیسے، مرغابی وغیرہ جائز ہے اور ایسے ہی وہ ہر جانور جو ذی ناب نہ ہو یعنی دانت سے شکار نہ کرتا ہو وہ جائز ہے، جیسے ہرنی وغیرہ۔

جن جانوروں کو قتل کرنا جائز ہے اور جنھیں قتل کرنا جائز نہیں

اور سفید سانپ کے سوا[6] ہر سانپ کو ماردینا جائز ہے اور جو سانپ مکان میں نکلے اس سے تین روز کہنا چاہیئے ہم تجھے نوحؑ اور سلیمانؑ کے عہد کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں ہمیں نہ ستاؤ اور اس کے بعد پھر نکلے تو[7] اسے ماردینا جائز ہے اور جو سانپ کو اس ڈر سے نہیں مارتا اُس کا جوڑا مجھکو کاٹ لے گا وہ اسلام کے طریقے پر نہیں ہے، اور ایسے ہی بچھو، کوا، چیل اور چوہے اور اس کتے کو مارڈالنا جائز ہے جو کاٹتا ہو اور گرگٹ مارنا جائز ہے اور چیونٹی[8] کاٹ لے تو اسے مارنا جائز ہے اور شہد کی مکھی اور ہدہد کو مارنا جائز نہیں نہ کلچڑی اور چیونٹی کا جب تکلیف نہ دے۔ اور مینڈک اور شب پرہ (چمگادڑ) مارنا جائز نہیں ہے۔ ف۔ ہر جانور جو تکلیف دے جیسے جوئیں اور کھٹمل وغیرہ اس کا مارنا جائز ہے۔

کھانے کا بیان

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینا مستحب[9] ہے اور نہ دھوئے تو بھی کوئی بات نہیں پھر بسم اللہ کرنا چاہیئے اور ابتدا میں بسم اللہ بھول جائے تو جب درمیان میں یاد آئے بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھ لینا

---

[1] حدیث انسؓ مشکوٰۃ کتاب الصید [2] حدیث جابرؓ وابن عمر مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [3] حدیث انس وابی ابن ادنیٰ وابن ابی عمارہ وابن عباس بلوغ المرام باب الاطعمہ [4] حدیث سفینہ مشکوٰۃ باب مایحل اکلہ [5] حدیث ابوموسیٰ مشکوٰۃ باب ایضاً [6] حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلی وابن عباسؓ وابن مسعودؓ مشکوٰۃ باب مایحل اکلہ [7] حدیث ام شریک وابوہریرہ مشکوٰۃ باب ایضاً [8] حدیث ابن عباس وعبدالرحمٰن بلوغ المرام باب الاطعمہ [9] حدیث عمر بن ادنیٰ، سلمہ وابن عمر وانس وجابر وابن عباس مشکوٰۃ باب الاطعمہ [10] حدیث مشکوٰۃ بروایت عائشہ باب مایحل اکلہ ۱۲

چاہیے کھانے سے پہلے بسم اللہ نہ کرنے سے کھانے میں برکت نہیں ہوتی پھر دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے اور کچھ پینا بھی ہو تو دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے۔ اور تین انگلیوں سے کھانا مستحب ہے یعنی انگوٹھے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے۔ اور برتن کے کنارے سے کھانا مستحب ہے کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اور کسی کے ساتھ مل کر کھانا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیئے دوسرے کے سامنے سے نہیں لیکن اگر کھانا مختلف ہو تو جدھر سے کھائے درست ہے اور کھاتے وقت جوتا اتارنا مستحب ہے اگر کھانا گرم ہو تو ٹھنڈا کر کے کھانا چاہیے اور لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو صاف کر لینا چاہیئے اسے چھوڑنا نہیں چاہیے اور چھان کر میدے کی روٹی کھانی جائز ہے۔ اور کدو کا گوشت کے ساتھ کھانا جائز ہے اور ہر ترکاری اور ساگ[1] کا یہی حکم ہے کہ اسے گوشت میں ملا کر پکانا اور کھانا جائز ہے اور گیہوں کی روٹی کھانی جائز ہے اور ثرید کھانا جائز ہے یعنی روٹی کے ٹکڑے توڑ کر شوربے میں مل کر کھانا جائز ہے۔ اور چھری سے کاٹ کر گوشت کھانا جائز ہے لیکن نرم ہو تو دانتوں سے کھانا چاہیے بلکہ گوشت دانتوں سے کھانا مستحب ہے اور کھچڑی کھانا جائز ہے اور سرکہ کھانا مستحب ہے اور کھُمبی کھانا جائز ہے، اور میٹھی چیز اور شہد کھانا مستحب ہے۔ اور حیس کھانا جائز ہے۔ ف۔ یہ مالیدہ ہوتا ہے جو گھی اور آٹا اور کھجور سے بنایا جاتا ہے اور ہر میٹھے کھانے کا جو شکر اور گھی وغیرہ سے بنایا جائے یہی حکم ہے۔ اور کھانے میں جلدی کرنا جائز ہے۔ اور خوان پر یعنی چوکی اور پائے رکھنی پر کھانا جائز نہیں ہے۔ اور دسترخوان پر کھانا سنت ہے یعنی جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور ٹیک لگا کر کھانا جائز نہیں ہے دیوار سے ہو یا تکیہ وغیرہ سے اور چارزانو بیٹھ کر کھانے کا یہی حکم ہے اور ایسے ہی ایک ہاتھ پر ٹیک لگا کر کھانا جائز نہیں۔ لیکن اس صورت سے بیٹھ کر کھانا جائز ہے کہ دونوں کولھے زمین پر رکھدے اور زانو کھڑا رکھے۔ اور گھٹنوں پر بیٹھ کر کھانا جائز ہے اور پیٹ بھر کھانا جائز ہے۔ اور کسی کھانے کو عیب[2] لگانا جائز نہیں اور کھجور کے ساتھ ککڑی کھانی جائز ہے یعنی دونوں ملا کر کھانا درست ہے۔ اور اگر دو یا زیادہ شخص مل کر کھا رہے ہوں تو اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو کھجور ایک ساتھ نہیں کھانی چاہیئے۔ اس کھجور کو کھانا جائز ہے جسمیں کیڑے پڑے ہوں یعنی کیڑے نکال کر کھجور کھا لینی چاہیئے۔ اور ہر کھانے کا جو کیڑے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا یہی حکم۔ اور مکھن کے ساتھ کھجور کھانی جائز ہے اور عجوہ کھجور جنت کے پھلوں میں سے ہے اور

---

[1] حدیث ابن عمر وابن عباس نیز ابن عمر وابوہریرہ وانس وام ہانی وجابر وعائشہ وحدیث عمر بن امیہ وقتادہ وابو جحیفہ وحدیث عائشہ وغیرہ مشکوٰۃ باب الاطعمہ [2] حدیث عائشہ وانس وابن بسر وعائشہ وحدیث سعید مشکوٰۃ باب الاطعمہ ۱۲

اسمیں زہر سے شفا ہے۔ اور جو سویرے نہار منہ سات عجوہ کھوریں کھالیتا ہے اسے اسدن زہر اور جادو ضرر نہیں پہونچاتا عجوہ ایک کھجور ہے جو مدینہ میں ہوتا ہے۔ اور کچا لہسن اور پیاز کھانا جائز ہے لیکن جو کچا لہسن پیاز کھائے اسے مسجد میں نہیں جانا چاہئیے اور ہر بدبودار چیز حقہ وغیرہ کا یہی حکم ہے اور پنیر کھانا جائز ہے اور کھانا کھانے کے بعد برتن اور پھر اپنی انگلیوں کو چاٹنا مستحب ہے اور خود نہ چاٹے تو کسی اور کو چٹا دے پھر اپنا ہاتھ دھولے یا رومال سے صاف کرلے اور جب برتن اٹھایا جائے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ ۔ یا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور ہر لقمہ اور ہر گھونٹ کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے کھانا، پینا جائز نہیں اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور پیتا ہے یعنی اسمیں شیطان سے مشابہت ہوتی ہے۔ اور غلے کا ذخیرہ کرنا چاہے اپنے لئے یا اپنے اہل وعیال کے لئے جائز ہے۔ مسجد میں کھانا کھانا جائز ہے۔ کھانے کے بعد ہاتھ میں چکنائی ہو تو اسے دھولینا چاہئیے ایسا نہ ہو کہ زہریلا جانور کاٹ لے۔ اور سالن کے ساتھ روٹی کھانی جائز ہے چاہے گوشت ہو یا دال یا سرکہ وغیرہ اور سرکہ کھانا مستحب ہے۔ اور زیتون کا تیل کھانا اور بدن پر ملنا مستحب ہے۔ کیونکہ یہ تیل ایک بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔ زیادہ کھانا بے برکتی کی علامت ہے۔ ایک کا کھانا ہو تو اس پر دو شخص اکتفاء کریں اور بہتر سالن نمک ہے یعنی اس لئے کہ اسمیں محنت کم ہے اور قناعت سے قریب تر ہے۔

مہمان نوازی کا بیان

جب کسی کے ہاں کوئی مہمان آئے تو اس کی تعظیم کرنی چاہئیے یعنی اس سے کشادہ روئی سے پیش آنا چاہئیے اور تین روز اس کی مہمان نوازی کرنی چاہئیے، ایک دن رات پر تکلف کھانا کھلانا چاہئیے اور بقیہ دو روز بے تکلف جو حاضر ہو کھلانا چاہئیے اور تین روز کے بعد صدقہ وخیرات ہے چاہے تو کھلائے یا نہ کھلائے۔ اور مہمان کے لئے تین دن سے زیادہ ٹھہرنا جائز نہیں تاکہ میزبان پریشان

ؔ حدیث ابن ابی بنیشہ مشکوٰۃ باب الاطعمہ ؔ حدیث عائشہؓ وعبد اللہ بن حارث وحدیث ابوہریرہ وجابرؓ وحدیث ابی امیہ مشکوٰۃ باب الاطعمہ ۱۲ ؔ حدیث عائشہ وانسؓ مشکوٰۃ باب الاطعمہ
ؔ حدیث ابوشریح مشکوٰۃ باب الضیافۃ ۱۲

ہو لیکن میزبان کی استدعا پر زیادہ رہ سکتا ہے۔ اور جو کسی قوم کا مہمان ہو اور اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اس کے لئے جائز ہے کہ ان کا مال مہمان نوازی کے برابر[2] اور ہر مسلمان پر اس کی مدد ضروری ہے تاکہ وہ ان کے مال اور زراعت میں سے اپنی مہمان نوازی کے برابر لے سکے اور[3] غیر کے سامنے اپنی بھوک ظاہر کرنا اور اس سے کھانے کی چیز طلب کرنا جائز ہے اور مہمان آئے تو اہل خانہ کو اسے خوش آمدید کہنا مستحب ہے اور عورت کے لئے جائز ہے کہ مہمان کو خاوند کے مکان[4] آنے کی اجازت دے اور اسے کھانا کھلائے اس صورت میں جب کہ آفت سے امن ہو اور خاوند ناراض نہ ہو۔ اور جب کوئی مہمان کسی کے ہاں آئے تو اہل خانہ سے اجازت طلب کرے اور سلام کرے اور بدون اجازت اس کے لئے اندر داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ اور اگر اجازت ملے تو مکان میں داخل ہو ورنہ واپس ہو جائے۔ اور جب کوئی ضیافت کرے تو پارساؤں اور نیکوں کی کرے فاسقوں اور بدکاروں کو نہ کھلائے۔ اور[5] مل کر بسم اللہ کر کے کھانا مستحب ہے اس سے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور الگ الگ کھانا بھی درست ہے۔ اور جب[6] دستر خوان بچھایا جائے اور لوگ کھانے بیٹھیں تو جب تک دستر خوان نہ اٹھایا جائے کوئی کھانے سے ہاتھ نہ اٹھائے اگرچہ اس کا پیٹ بھر گیا ہو جب تک سب لوگ نہ کھالیں اور اگر اپنے ساتھیوں سے پہلے کھانے سے ہاتھ اٹھالیا تو معذرت کرنی چاہیئے کیونکہ اس سے اس کا ساتھی شرمندہ ہو جاتا ہے اور کھانے سے ہاتھ اٹھالیتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ابھی اسے اور کھانے کی خواہش ہو۔ اور بھوک کیلئے جھوٹ بولنا کہ مجھے کھانے کی خواہش نہیں جائز نہیں۔ اور مہمان کے ساتھ اس کی تکریم کے لئے دروازے تک نکلنا سنت ہے۔ جس مکان میں مہمان کو کھلایا جائے اسمیں بھلائی بہت جلد آتی ہے۔ اور حالت[7] اضطرار میں جب کہ سویرے شام کا کھانا نہ ملے اور گھاس اور درختوں کے پتے بھی نہ ملیں اور بھوک سے جان جا رہی ہو تو میتہ (مردار) کھانا جائز ہے لیکن اضطرار سے پہلے جائز نہیں ہے اور پیٹ بھر کر بھی نہیں بلکہ اتنا کھانا جائز ہے کہ جان نہ جائے۔

---

۱ حدیث مقدام مشکوٰۃ باب الضیافۃ

۲ حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً ۳ حدیث انسؓ وغیرہ باب الضیافۃ مشکوٰۃ ایضاً

۴ حدیث وحشیؓ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

۵ حدیث وحشیؓ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

۶ حدیث ابن عمر و اسماء و ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

۷ حدیث ابو واقد مشکوٰۃ باب الضیافۃ ۱۲

پینے کی چیزوں کا بیان

تین سانس[1] میں پانی پینا چاہیئے ایک سانس میں نہیں اور سانس لینی ہو تو پیالے میں سانس نہیں لینی چاہیئے بلکہ پیالہ منہ سے جدا کر کے سانس لینی چاہیئے اور ایسے ہی پانی میں پھونکنا نہیں چاہیئے۔ اور پانی میں تنکا پڑا ہو تو تھوڑا پانی پھینک دینا چاہیئے تاکہ وہ نکل جائے اور پانی پینے کی ابتدا بسم اللہ سے کرنی چاہیئے اور پینے کے بعد الحمد للہ پڑھنا چاہیئے۔ اور میٹھا پانی پینا اور اسے دور سے منگوانا[2] جائز ہے اور کھڑے ہو کر پانی پینا جائز ہے اور جب مجلس میں کئی شخص ہوں تو جو پانی پیئے اپنے بعد اس کو دے جو اس کے داہنے ہے لیکن اگر وہ بائیں طرف کے شخص کے لئے اجازت دیدے تو اسے دینا جائز ہے۔ اور مشکیزے کے دہانے[3] سے منہ لگا کر پانی پینا جائز نہیں لیکن ضرورت کے وقت جائز ہے۔ اور باسی پانی پینا جائز ہے۔ اور نہر[4] سے منہ لگا کر پانی پینا جائز ہے یعنی بغیر برتن اور ہاتھ کے جیسے چوپائے پیتے ہیں اور سونے، چاندی[5] کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے اور ایسے اس برتن میں جسمیں کچھ چاندی یا سونا لگا ہو۔ اور چاندی سونے کے سوا سب برتنوں میں کھانا پینا درست ہے چاہے لکڑی کا ہو یا پتھر کا مٹی کا ہو یا تانبے، پیتل کا ہو یا چمڑے یا کسی اور چیز کا اور اس برتن میں بھی جسے چاندی کے تار سے جوڑ لگیا ہو اور جب کھانا کھائے تو یہ دعا پڑھے[6]۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ اور جب دودھ پیئے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یہ دعا نہ کرے کہ اس سے بہتر دے اس لئے کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں اس لئے کہ دودھ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں سے کفایت کرتی ہو اور برتن کی ٹوٹی جگہ سے پانی نہیں پینا چاہیئے بلکہ ثابت جگہ سے پینا چاہیئے۔ اور[7] نبیذ پینا جائز ہے یعنی کھجور کا نچوڑ جب تک کہ اسمیں نشہ نہ ہو۔ ف نبیذ یہ ہوتی ہے کہ انگور یا کھجور پانی میں ڈال دیا جائے تاکہ اس کی مٹھاس پانی میں آجائے۔ اور جس دسترخوان پر شراب ہو اس پر بیٹھنا اور کھانا جائز نہیں ہے۔

---

[1] حدیث انس وابن عباس و ابو سعید مشکوٰۃ باب الاشربہ [2] حدیث سہیل و ابن عمر و عائشہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً [3] حدیث ابن عباس و جابر و حدیث حذیفہ و انس و ابن عباس مشکوٰۃ باب الاشربہ [4] حدیث حذیفہ مشکوٰۃ باب اللباس [5] حدیث بریدہ مشکوٰۃ باب النقیع [6] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب الاشربۃ [7] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

برتنوں کے ڈھانکنے کا بیان

جب آفتاب غروب ہوجائے تو کچھ دیر تک کے لئے بچوں اور چوپایوں کو بند کر دینا چاہیے۔ کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں اور بچوں کو اچک لیتے ہیں اور جب کچھ رات گذر جائے تو بسم اللہ کر کے دروازہ بند کر دیا جائے اور بسم اللہ کر کے مشکوں کا منہ بند کر دیا جائے اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک[1] دیا جائے کیونکہ سال میں ایک رات وبا اترتی ہے اور جو برتن کھلا ہوا ہو اسمیں داخل ہوجاتی ہے اس لئے کہ بسم اللہ کر کے بند کرنے سے شیطان دروازے نہیں کھولتا اور نہ مشک کا منہ کھول پاتا ہے اور نہ برتن کھولتا ہے۔ اور اگر ڈھانکنے کو کچھ نہ ملے تو برتن کی چوڑائی پر کوئی لکڑی رکھ دینی چاہیے اور ایسے ہی سوتے وقت بتی بجھا دینی چاہیے کیونکہ چوہا کبھی کبھی بتی لیجاتا ہے جس سے آگ لگ جاتی ہے اور اہل خانہ جل جاتے ہیں۔ اور ایسے ہی سونے کے وقت آگ نہیں چھوڑنی چاہیے بلکہ اسے بھی بجھا دینا چاہیے۔ اور جب رات میں گدھے یا کتے کی آواز سنائی دے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان اور اس کے لشکر کو دیکھتے ہیں اور جب بہت رات ہوجائے تو باہر کم نکلنا چاہیے۔

لباس کا بیان

ریشم کا کپڑا[1] جس کا تانا بانا ریشم ہو مردوں کے لئے ناجائز ہے اسے زین پوش بنا کر اس پر بیٹھنا ناجائز ہے لیکن جبہ وغیرہ میں چار انگل تک ریشمی سنجاف لگانا جائز ہے۔ ایسے ہی خارش اور جوں کی وجہ سے ریشمی لباس جائز ہے۔ اور ایسے جس کا تانا ریشم اور بانا سوت ہو جائز ہے۔ لیکن عورتوں کے لئے ریشم کا لباس بلا قید جائز ہے۔ چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ، ضرورت سے ہو یا بغیر ضرورت تانا بانا دونوں ریشم ہو یا ایک، اور ریشم کے کپڑے کے سوا تمام کپڑے جائز ہیں سوتی ہوں یا اونی، تہمد ہو یا پاجامہ

---

[1] حدیث جابر مشکوٰۃ باب تغطیۃ الاوانی [2] حدیث حذیفہؓ و علی و عمر و انسؓ مشکوٰۃ کتاب اللباس فصل اول [3] حدیث ابوموسیٰؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [4] حدیث ابن عباس و عمرو بن شعیب مشکوٰۃ باب ایضاً۔

یا کرتا یا انگرکھا یا قبایا فرغل یا چوغہ یا چادر یا پگڑی یا ٹوپی یا کچھ اور جب تک اسراف اور تکبر نہ ہو یعنی کپڑا ضرورت اور سنت[1] سے زیادہ لمبا ہو تو اور نیچے لٹکتا ہو تو جائز نہیں۔ لہذا تہ بند کا تکبر سے ٹخنے کے نیچے لٹکانا جائز نہیں، پاجامہ اور کرتا وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے لیکن اگر بے ارادہ تہ بند ٹخنے کے نیچے لٹک جائے تو گناہ نہیں۔ تہ بند ٹخنوں[2] سے اوپر رکھنا جائز ہے لیکن نصف ساق تک رکھنا اولیٰ ہے اور اگر تہ بند پیچھے[3] اونچا اور سامنے پست قدم پر ہو تو یہ جائز ہے۔ لیکن عورت کے لئے ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا جائز ہے بلکہ ضروری ہے تاکہ چلتے وقت اس کا قدم نہ کھلے اور کرتا پہننا[4] سنت ہے اور اس کی آستین پہنچوں تک[5] سنت ہے اس سے زیادہ اسراف ہے اور یہ مستحب ہے کہ کرتے کا گریبان سینے پر ہو اور گھنڈی کھلی رکھنا جائز ہے۔ اور یہ مستحب ہے کہ کرتے کی آستین تنگ ہو لیکن کشادہ ہو تو جائز ہے بشرطیکہ ضرورت سے زیادہ نہ ہو اور کرتا دائیں طرف سے پہننا[6] سنت ہے اور عمامہ سنت ہے۔ اور عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھنا مستحب ہے اور اگر بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھے یا اس کے برعکس کرے تو بھی جائز ہے۔ اور شملہ رکھنا افضل ہے سامنے ہو یا پیچھے ہو اور اس کی اکثر مقدار[7] ایک ہاتھ ہے اس سے زیادہ اسراف ہے۔ اور موٹا کپڑا[8] پہننا اور پرانا کپڑا پہننا اور پیوند لگانا مستحب ہے اور سفید کپڑا پہننا مستحب[9] ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو مال و نعمت دے تو مستحب ہے کہ عمدہ[10] اور بہترین کپڑے پہنے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندوں پر دیکھا جائے اور جو زیب و زینت کے کپڑے پہننا چھوڑ دے اور حالانکہ وہ اس پر قادر ہو یعنی کسر نفسی کی وجہ سے ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص جنت کا جوڑا پہنائے گا۔ اور ناموری کا کپڑا پہننا یعنی تکبر اور بڑائی دکھانے کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے روز ذلت کا لباس پہنائے گا یعنی اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا اور میلے کپڑے دھونا مستحب[11] ہے اور جب کوئی نیا کپڑا زیب تن کرے تو اس کا نام لے مثلاً۔ کَسَانِیْ هٰذِهِ الْعِمَامَةَ یعنی مجھے یہ پگڑی پہنائی اور پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ

---

[1] حدیث ابن عمر و ابو ھریرہ مشکوٰۃ کتاب العباس [2] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب العباس فصل دوم [3] حدیث ابو ھریرہ مشکوٰۃ باب العباس فصل دوم [4] حدیث عکرمہ و ابو سعید مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [5] حدیث ام سلمہ مشکوٰۃ باب ایضاً [6] حدیث ام سلمہ و اسماء و ابو ھریرہ مشکوٰۃ کتاب فصل ایضاً و حدیث ابو کبشہ و معاویہؓ ایضاً [7] حدیث ابن عمر و عبد اللہ بن عوف و رکانہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [8] حدیث سالم مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [9] حدیث ابو ھریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً [10] حدیث سمرہؓ مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل دوم [11] حدیث عمرو بن شعیب و ابو الاحوص و ابن عمر و سوید مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل دوم۔

لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْ اَسْئَالُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ اور یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ جو کپڑا زیب تن کرتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور ایک کپڑے میں حبوہ باندھ کر بیٹھنا جائز ہے یعنی ایسے کہ سرین پر ٹیک کر دونوں پاؤں کھڑا کرکے بیٹھنا لیکن شرمگاہ کھلی ہو تو جائز نہیں۔ اور کپڑے میں ایسے لپٹنا جائز نہیں کہ نماز یا اور کام کے لئے ہاتھ باہر نہ نکل سکے اور سبز کپڑا پہننا جائز ہے اور کسمبہ سے رنگا کپڑا مرد کے لئے جائز نہیں ہے اور نہ لال کپڑا پہننا یا لال زین پر سوار ہونا لیکن لال دھاریاں ہوں تو جائز ہے۔ اور عورت کے لئے بالکل جائز ہے اور ایسے ہی اسے ہر رنگ کا کپڑا پہننا جائز ہے جب تک اسمیں خوشبو نہ ہو اور آرام کے لئے تکیہ اور بستر بنانا مستحب ہے اور ضرورت کے لئے بہت سے بستر اور لحاف بنانا جائز ہے اپنے اور اپنے اہل وعیال اور مہمانوں کے لئے تاکہ اسمیں سوئیں اور اوڑھیں۔ اور جو ضرورت سے زائد اور شان وشوکت کے لئے ہو وہ شیطان کا بستر ہے جو جائز نہیں۔ اور چیتے کی کھال کی زین پر سوار ہونا جائز نہیں ہے اور نہ اس کا استعمال کرنا جائز ہے نہ اس پر نماز درست ہے اور ہر درندے اور ناجائز جانور کا یہی حکم ہے کہ اس کی کھال کو کسی صورت سے استعمال کرنا جائز نہیں۔ اور مرد کے لئے باریک کپڑا جائز ہے لیکن عورت کے لئے ایسا کپڑا جائز نہیں جس سے اس کا بدن جھلک رہا ہو لیکن اگر اوپر یا نیچے ایسا کپڑا ہو کہ بدن نہ دکھائی پڑے تو جائز ہے اور عورت دوپٹہ اوڑھے تو سر پر ایک پھیرا لگائے دو نہیں اور کفار کی مشابہت جائز نہیں ہے یعنی لباس وغیرہ میں جو انکے شعار میں ان کی مشابہت کرتا ہو وہ انھیں میں سے ہے، اور مرد کے لئے چاندی سونا جائز نہیں ہے لیکن سونے کا پانی چڑھا ہو یا سونے کا تار لگا ہوا جائز ہے۔ ایسے ہی کسی کی ناک کٹ جائے تو اسے چاندی یا سونے کی ناک بنوا کر لگوانی جائز ہے لیکن عورت کے لئے چاندی سونا بالکل جائز ہے مگر احوط یہ ہے کہ ان کا استعمال نہ کرے۔ اور عورت کے لئے پازیب وغیرہ ایسا زیور جائز نہیں ہے جو چلتے وقت آواز کرتا ہو اور اس کے لئے اس چیز کا

---

۱ حدیث جابر کتاب العباس مشکوٰۃ فصل اول ۲ حدیث ابورمثہ وعبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ باب العباس فصل ۲ وحدیث عمران بن حصین ایضًا ۳ حدیث بلال بن عامرؓ مشکوٰۃ باب العباس فصل دوم ۴ حدیث عبداللہ بن عمر وعمران مشکوٰۃ باب ایضًا ۵ حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ کتاب ایضًا فصل اول ۶ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب وفصل ایضًا ۷ حدیث معاویہ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل دوم ۸ حدیث حماد وعمر باب اللباس فصل ایضًا ۹ حدیث معاویہ وعبدالرحمٰن وابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب الخاتم ۱۰ حدیث زبیر مشکوٰۃ باب ایضًا۔

کا استعمال[1] جائز نہیں جسمیں خوشبو ہو۔ اور لڑکوں کے لئے سونے چاندی کا گہنا جائز نہیں لیکن ہاتھی دانت کا ہو تو جائز ہے۔

انگوٹھی کا بیان

چاندی[2] کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ کے برابر جائز ہے اور اسمیں نگینہ لگانا چاہے چاندی کا ہو یا پتھر یا کسی اور چیز کا جائز ہے۔ اور انگوٹھی پر اپنا یا اللہ کا نام کھدوانا جائز ہے۔ اور انگوٹھی دائیں اور بائیں دونوں ہاتھ میں جائز ہے۔ لیکن چھنگلیا یا چھوٹی انگلی میں پہننا مستحب ہے اور انگوٹھی کا نگینہ اندر کی طرف رکھنا مستحب ہے اور لوہے کی انگوٹھی جائز نہیں ہے[3] اور تانبے، پیتل وغیرہ کا یہی حکم ہے اور سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے بالکل جائز نہیں چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور عورت کے لئے بالکل جائز ہے اور اپنی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ کا نقشہ کھدوانا جائز نہیں ہے۔

جوتے کا حکم

چلتے وقت جوتے کا استعمال مستحب[4] ہے ننگے پاؤں نہیں چلنا چاہیئے اس لئے کہ جو جوتا پہنتا ہے وہ سوار جیسا ہوتا ہے۔ اور جوتا پہلے دائیں اور پھر بائیں پاؤں میں ڈالنا چاہیئے لیکن اتارنا ہو تو پہلے بایاں اور پھر دایاں جوتا اتارنا چاہیئے اور جوتا بیٹھ کر پہننا چاہیئے اور ایک جوتے میں نہیں چلنا چاہیئے بلکہ دونوں پہن لینا چاہیئے - یا دونوں اتار دینا چاہیئے۔ برہنہ پاؤں[5] چلنا بھی جائز ہے۔ اور موزے کا یہی حکم ہے۔ اور جب بیٹھنا ہو تو دونوں جوتا اتار کر پہلو میں رکھ لینا چاہیئے یعنی جوتے سمیت نہیں بیٹھنا چاہیئے بلکہ اتار کر بیٹھنا چاہیئے۔

---

[1] یعنی ایسا عطر جس میں خوشبو زیادہ ہو لیکن رنگ نہ ہو اور خوشبو نہ ہو تو جائز ہے سید عقیل نگینوی [2] حدیث ابن عمرو بریدہ و انس علی و عبد اللہ بن جعفر و ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب الختام [3] حدیث علی و ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب ایضًا۔

[4] حدیث جابر و ابن عمرؓ و انس و حدیث ابو ہریرۃؓ و جابر مشکوٰۃ باب النعال

[5] حدیث عبد اللہ بن بریدہ مشکوٰۃ باب الترجل۔

کنگھی کرنے کا حکم

سر پر بال[1] رکھنا افضل ہے لیکن سر منڈانا بھی جائز ہے اور کچھ سر منڈانا اور کچھ چھوڑ[2] دینا جائز نہیں ہے اور کوئی بال رکھے تو کانوں کے اور شانوں کے درمیان رکھنا سنت ہے لیکن[3] شانوں سے دراز کرنا مکروہ ہے اور سر کے بالوں اور داڑھی کے بالوں کا خیال رکھنا مستحب ہے یعنی تیل[4] لگانا، کنگھی کرنا اور انھیں دھونا صاف کرنا۔ لیکن روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت[5] ہے بلکہ ایک دن کا ناغہ دیا کرے۔ اور مانگ[6] نکالنا جائز ہے جو درمیان سے ہو آدھا بال ایک طرف ہو اور آدھا دوسری طرف، اور سر[7] کے بالوں کا چار گیسو بنانا جائز ہے دو دائیں طرف رہیں اور دو بائیں طرف، لیکن[8] بالوں کا دو گیسو[9] بنانا جائز نہیں کیونکہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ اور حائض عورت کے لئے اپنے خاوند کو کنگھی کرنا جائز ہے اور سر و داڑھی میں خوشبودار[10] تیل لگانا مستحب ہے اور تیل لگانے کے بعد سر پر کپڑے رکھنا تاکہ کپڑے میں تیل نہ لگے جائز ہے اور ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا اثر دھونے کے بعد بھی رہ جائے جیسے مشک اور صندل وغیرہ اور مرد کے لئے بدن اور کپڑے[11] میں زعفران لگانا جائز نہیں اور جس کے بدن یا کپڑے پر زعفران لگا ہو اسے سلام کرنا یا اس کے سلام کا جواب دینا درست نہیں ہے جب تک اسے دھو نہ ڈالے اور ایسے ہی ایسی چیز لگانا بھی جائز نہیں جس کا رنگ ظاہر اور خوشبو پوشیدہ ہو اور جس کے بدن یا کپڑے میں رنگ دار خوشبو ہو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک دھو نہ ڈالے اور سر کے بالوں کا گوند[12] وغیرہ سے ضماد کرنا جائز ہے تاکہ غبار وغیرہ اندر نہ جائے اور سر[13] اور داڑھی کا مہندی اور وسمہ ملاکر خضاب کرنا جائز ہے اور ایسے ہی عورت کا خضاب لگانا جائز ہے اور مرد کے لئے خالص سیاہ[14] خضاب حرام ہے اور جو خالص سیاہ خضاب کرتا ہو چاہے وسمہ سے ہو یا کسی اور چیز سے وہ جنت کی خوشبو نہیں

---

[1] حدیث ابوہریرۃ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل سوم [2] حدیث عمرو بن شعیب مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [3] حدیث ابن عمرؓ فصل اول [4] حدیث ام ہانی باب ایضاً فصل دوم ۱۲ ش

[5] حدیث معقل مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [6] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [7] حدیث حجاج مشکوٰۃ باب فصل ایضاً [8] حدیث عائشہؓ باب ایضاً فصل اول [9] حدیث انس و عائشہ باب ایضاً [10] حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول و حدیث عمار و ابوہریرہ و ابوموسیٰ فصل دوم [11] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب الترجل فصل اول [12] حدیث ابوذر و ابن عباس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [13] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب ایضاً و فصل ایضاً و حدیث جابر فصل اول [14] حدیث عائشہؓ باب ایضاً فصل دوم۔

پائیگا اور عورتوں کے لئے ہاتھوں میں مہندی لگانی مستحب[۱] ہے اور مردوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی[۲] لگانا حرام ہے اور داڑھی بڑھانی[۳] سنت ہے اور داڑھی کا طول وعرض سے کترنا جائز ہے یعنی اس کا ہر طرف سے کترنا جائز ہے لیکن مٹھی کی مقدار سے کم نہیں ہونی چاہئے اور ایسے ہی مونچھوں کو خوب کترنا سنت ہے اور جو مونچھوں کے بال نہیں کترتا وہ اسلام کے راستے[۴] پر نہیں ہے ایسے ہی ناخن کاٹنا[۵]، بغل کے بال اکھاڑنا اور زیر ناف کے بال صاف کرنا سنت ہے اور زیر ناف چالیس دن سے زیادہ چھوڑنا جائز نہیں اور ایسے ختنہ کرنا[۶] سنت ہے اور عورت کا ختنہ جائز ہے اور عورت کے لئے مرد کا لباس اور مرد کے لئے عورت کا لباس جائز نہیں[۷] ہے جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے، اور عورت کے لئے گودنا گودوانا حرام ہے یعنی اپنے بدن میں سوئیاں چبھو کر تیل یا سرمہ بھرنا، اور عورت کا منہ پر سے بالوں کو اکھاڑنا حرام ہے لیکن بیماری کی وجہ سے جائز ہے۔ اور عورت کے لئے دانتوں کا سوہن کرنا یعنی دانتوں کا فاصلہ حسن کے لئے بڑھانا جائز نہیں ہے۔ اور ایسے ہی اس چیز کا لگانا جس کی خوشبو اور رنگت[۸] پوشیدہ ہو بلکہ کپڑے یا بدن میں ایسی چیز لگائے جو رنگ دار ہو خوشبودار نہ ہو اور عورتوں کا غسل کے لئے حمام میں داخل ہونا حرام ہے کیونکہ وہ برہنہ ہو کر غسل کرتی ہیں اور اجنبیوں سے پردہ نہیں کرتیں۔ اور تالاب اور حوض اور جوہڑ وغیرہ کا یہی حکم ہے کہ عورت کا کسی جگہ برہنہ ہو کر غسل کرنا جائز نہیں ہے لیکن عورت[۹] بیمار ہو تو اسے علاج کے لئے خواہ تہ بند باندھ کر یا برہنہ حمام میں داخل ہونا جائز ہے۔ یا عورت کو ولادت[۱۰] ہو تو اسے بھی حمام میں داخل ہونا جائز ہے لیکن مرد کو تہ بند اور کپڑے کے ساتھ جس سے ستر پوشی ہو جائے جائز ہے بغیر ستر ڈھانکے اس کا داخل ہونا بھی جائز نہیں ہے اور عورت کے لئے سر[۱۱] منڈانا حرام ہے اور صحن کو کوڑے وغیرہ سے صاف رکھنا مستحب ہے۔

---

۱ حدیث ابوہریرۃ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل سوم ۲ حدیث عمرو بن شعیب مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم ۳ حدیث ابن عمرؓ فصل اول ۴ حدیث ام ھانی باب ایضاً فصل دوم ۱۲

۵ حدیث ابن عباس و زید مشکوٰۃ باب الترجل فصل دو ۶ حدیث یحییٰ بن سعید مشکوٰۃ باب ایضاً فصل سوم و حدیث ام عطیہ فصل دوم ۷ حدیث ابن عباس و ابن مسعود مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۔ ۸ حدیث ابوہریرۃ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم

۹ حدیث عائشہ و عبد اللہ بن عمرو جابر مشکوٰۃ باب الترجل فصل دوم۔

۱۰ حدیث علی مشکوٰۃ باب الترجل فصل سوم

۱۱ حدیث ابن مسیب مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ایضاً ۔

سُرمہ لگانے کا بیان

ہر رات سونے سے پہلے آنکھوں میں سُرمہ لگانا مستحب[1] ہے پہلے تین سلائی داہنی آنکھ میں لگائیں پھر تین سلائی بائیں آنکھ میں، اور اثمد سُرمہ لگانا مستحب ہے اس لئے کہ وہ نظر کو تیز کرتا اور بالوں کو اگاتا ہے یعنی پلکوں کے لئے باعث زینت ہے اور اثمد ایک خاص قسم کا سرمہ ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کا خیال ہے وہ سرمہ اصفہانی ہے اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ یہی سیاہ سرمہ ہے جو عام طور پر مستعمل ہے۔

تصویروں کا حکم

ف۔ جاندار کی تصویریں جو بنائی جائیں وہ جائز نہیں اور تصویر و مورت[2] بنانا جائز نہیں۔ اور جو کسی جاندار کی تصویر بنائے گا انسان ہو یا کچھ اور اسے عذاب ہوگا اور اسے مکلف بنایا جائے گا کہ اسمیں جان ڈالے حالانکہ وہ اسمیں جان نہیں ڈال سکتا اور اس نے جتنی صورتیں بنائی ہونگی ہر ایک کے بدلے ایک ایک شخص بنایا جائے گا جو اس کو جہنم میں عذاب دے گا۔ اور جس مکان میں تصویر ہو اسمیں فرشتے نہیں داخل ہوتے اور جس کپڑے میں جاندار کی تصویر ہو اسے پہنا یا اس پر بیٹھنا یا تکیہ لگانا یا اس کا پردہ بنانا یا کسی صورت سے بھی اس کا استعمال جائز نہیں ہے لیکن تصویروں کو صاف کرکے یا ان کا سر کاٹ کر استعمال کرنا جائز ہے[3] اور غیر جاندار چیزوں درخت وغیرہ کی تصویر بنانی جائز ہے پھر بھی مکروہ ہے اور پتھر[4] اور مٹی ڈھانکنا جائز نہیں یعنی در و دیوار کو کپڑے سے ڈھانکنا

ف اور قبروں کا بھی یہی حکم ہے کہ اسے کپڑے سے ڈھانکنا اور اس پر غلاف چڑھانا جائز نہیں اور شراب پینا، جوا کھیلنا اور طبل یعنی ڈھول بجانا اور بربط یا دوسرے ساز بجانا جائز نہیں اور نرد کھیلنا جائز نہیں یعنی خواہ چوسر ہو یا تختہ نرد یا کچھ اور اور جو نرد سے کھیلتا ہو وہ اللہ اور رسول کا

---

[1] حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم ۱۲

[2] حدیث ابن عباسؓ و عائشہؓ مشکوٰۃ باب التصاویر فصل اول۔

[3] حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

[4] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

[5] حدیث ابن عباس و ابن عمرو غیرہ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

نافرمان ہے۔ ایسے ہی شطرنج کھیلنا[1] جائز نہیں اس لئے کہ یہ باطل ہے اور اللہ باطل کو پسند[2] نہیں
کرتا۔ اور کبوتر بازی جائز نہیں ہے کیونکہ باطل ہے اور یہی ہر جانور کا حکم ہے۔

آداب کا بیان

جب ایک مسلمان دوسرے سے ملے تو سنت[3] ہے کہ سلام کرے چاہے السلام علیکم اور چاہے
السلام علیک دونوں صورت جائز ہے۔ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ افضل ہے اور ادنیٰ
درجہ یہ ہے السلام علیکم کہے چاہے جسے سلام کر رہا ہو اکیلا کیوں نہ ہو۔ اور سلام کا جواب دینا واجب ہے
اگر ایک شخص ہو ورنہ[4] ایک جماعت ہو تو ان پر فرض کفایہ ہے اور ایسے ہی ایک جماعت میں سے ایک شخص
کا سلام کرنا کافی ہے اور سلام کا جواب فوراً دینا شرط ہے اور یہ مستحب ہے کہ چھوٹا[5] بڑے کو سلام کرے
اور راہی بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ اور سوار پیادے کو سلام کرے اور
جب بھی کوئی کسی سے جدا ہو تو اسے سلام کرنا چاہیئے۔ اور اگر دونوں[6] کے درمیان درخت یا دیوار حائل
ہو جائے اور پھر سامنا ہو تو پھر سلام کرنا چاہیئے اور یہود ونصاریٰ کو پہلے سلام کرنا جائز نہیں اور یہی تمام
کفار کا حکم ہے۔ لیکن اگر کوئی کافر پہلے خود سلام کرے تو اس کا جواب صرف علیک یا علیکم دینا چاہیئے
اس سے زیادہ نہیں۔ ف:۔ اور سلام کی جگہ آداب و کورنش اور بندگی وغیرہ جائز نہیں۔ اور ایسے ہی ایک
مسلمان کا دوسرے[7] پر یہ حق ہے کہ جب دعوت دے تو اسے قبول کرے اور نصیحت چاہے تو اسے نصیحت
دے اور جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ پڑھے تو اس کا جواب یَرْحَمُكَ اللہُ سے دے اور پھر جو چھینکا ہے اس
کے جواب میں یَهْدِيْكُمُ اللہُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے اور اگر کوئی دوبارہ یا سہ بارہ چھینکے تو ایسے ہی جواب
دے لیکن اس سے زیادہ چھینکے تو جواب نہ دے کیونکہ اسے زکام ہے۔ اور چھینکتے وقت ہاتھ منہ پر رکھ لینا
چاہیئے اور ایسے ہی حق ہے کہ مسلمان کا انتقال ہو تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔ اور اپنے سے

۱ حدیث ابن شہاب مشکوٰۃ باب ایضاً ۲ حدیث مشکوٰۃ باب التصاویر ۳ حدیث ابوہریرۃ رض
بلوغ المرام باب ایضاً ۳ مسک الختام جلد ۲ ص۲۶۳ ۔ ۴ حدیث ابوہریرۃ رض مشارق الانوار
باب عاشر ۵ حدیث ابوہریرۃ بلوغ المرام باب الادب ۶ مسک الختام جلد ۲ ص۲۶۳ ۷ حدیث
علی بلوغ المرام باب الادب ۸ حدیث ابوہریرۃ بلوغ المرام باب الادب

کمتر کو دیکھنا چاہیئے اپنے سے بڑے کو نہیں کیونکہ یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھے گا یعنی خدا کا شکر یہ ادا کرے گا ناشکری نہ کرے گا۔ اور اچھا برتاؤ نیکی ہے اور جو دلیں کھٹکے اور اسے لوگوں سے چھپانا چاہو وہ برائی ہے[1] اور جب تین شخص ہوں تو ان میں سے دو شخص آپس میں کانا پھوسی نہ کریں کیونکہ اس کو دکھ ہوگا اور سوچے گا کہ مجھ پر اعتماد نہیں یا میری شکایت ہو رہی ہے لیکن چار ہوں تو دو شخص کانا پھوسی کر سکتے ہیں اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ کسی شخص کو مجلس سے اٹھا کر وہاں خود بیٹھ جائے یعنی جو مسجد میں پہلے جائے اور کسی جگہ بیٹھ جائے تو وہی اس جگہ کا اہل ہے لیکن لوگوں کو چاہیئے کہ فراغت کے ساتھ بیٹھیں اور کوئی آئے تو اسے جگہ دیں، اور کھانے، پینے اور لباس میں اسراف جائز نہیں ہے اور صدقہ کرنے میں حد سے نہیں بڑھنا چاہیئے۔

صلہ رحمی (یعنی رشتے کو جوڑنیکا بیان)

جو چاہتا ہو کہ اس کی روزی کشادہ اور اس کی عمر دراز ہو اسے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیئے اور اپنے قرابتداروں کی خبر لینا چاہیئے اور اپنے اہل خاندان اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک فرض ہے۔ یعنی غریب ہوں تو ان کے کھانے کپڑے کا خیال رکھے اور غریب نہ ہوں تو اور طریقے سے ان سے حسن سلوک کرے۔ یعنی انہیں ہدیہ دیا کرے اور ان سے خندہ پیشانی سے ملے۔ اور رشتہ کو توڑنا ناجائز ہے اور جو رشتہ کو توڑتا ہے اور اپنے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرتا وہ جنت میں نہیں جائیگا۔ ف۔ صلہ رحم کا معنی ممکن حد تک خیر خواہی کرنا اور ممکن حد تک ان کی پریشانیوں کا ازالہ کرنا ہے اور محرم (رشتہ دار) وہ ہیں جن سے شادی ناجائز ہے یعنی اگر ان رشتہ داروں میں ایک کو عورت فرض کیا جائے تو وہ دوسرے کے لئے جائز نہ ہو اس صورت میں چچا یا ماموں کی اولاد ان میں داخل نہیں ہوگی یا اس سے مقصود وہ شخص ہے جو میراث میں تعلق رکھتا ہو یا وہ شخص جس سے اور اسکے درمیان قرابت ہو چاہے وارث ہو یا نہ ہو اور ماں باپ کی نافرمانی اور انھیں تکلیف دینا جائز نہیں ہے اور ان کی رضا کو فرض کفایہ ہے لیکن اللہ کی نافرمانی کر کے ان کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں اور اولاد کو زندہ دفن کرنا ناجائز ہے اور یہی ہر ایک کا حکم ہے چھوٹا

[1] مسك الختام جلد ۲ ص ۴۶۳ [2] حدیث علی بلوغ المرام باب الادب [3] حدیث ابو ہریرہ و نواس بن سمعان بلوغ المرام باب ایضاً [4] حدیث ابن مسعود و ابن عمر بلوغ المرام باب الادب [5] حدیث ابو ہریرہ بلوغ المرام باب البر والصلۃ [6] حدیث جبیر بن مطعم بلوغ المرام باب ایضاً [7] حدیث مغیرہ بن شعبہ بلوغ المرام باب ایضاً۔ [8] حدیث عبد اللہ بلوغ المرام باب ایضاً۔

ہو یا بڑا اپنا ہو یا غیر ہو اسے زندہ دفن کرنا جائز نہیں۔ اور کنجوسی کرنا اور سوال کرنا ناجائز ہے یعنی اپنے مال سے واجبات کا ادا کرنا اور دوسرے کا مال ناجائز طور پر لینا اور قیل وقال یعنی کثرت کلام مکروہ ہے اور دین میں لوگوں کے اقوال اور کلام کا پیش کرنا اسی میں داخل ہے اور تفریعات فقہیہ اور فرضی مسائل بنانا اسی میں آتا ہے اور ایسے ہی مشکل مسائل علم میں بہت سوال کرنا بھی ناپسندیدہ ہے یعنی اپنی بڑائی ثابت کرنے اور دوسرے کا امتحان لینے کے لئے سوال کرنا اور مال برباد کرنا یعنی ایسی وجہ میں مال لگانا جس کی شریعت نے اجازت نہ دی ہو چاہے دینی کام ہو یا دنیادی، اور کسی کا[1] ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک اپنے ہمسایہ اور دوسرے مسلمانوں کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو۔ اور سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے پھر اپنی اولاد کو غریبی کے ڈر سے مار ڈالنا۔ پھر ہمسایہ عورت سے زنا کرنا اور اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے اور ایسے ہی والدین کو گالی دینے کا سبب بننا بھی کبیرہ گناہ ہے یعنی کسی کو گالی دینا اور وہ اس کے والدین کو گالی دے۔ اور کسی مسلمان[2] کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام و کلام چھوڑ دے یعنی دنیادی معاملے میں کسی مسلمان سے ناراض ہو کر تین روز تک ترک ملاقات درست نہیں لیکن دین کی وجہ سے ناراض ہوا ہو تو تین دن[3] سے زیادہ چھوڑنا درست ہے اور دونوں میں بہتر وہی ہے جو پہلے سلام کرتا ہے۔ یعنی سلام کرنے سے کدورت دور ہو جاتی ہے اور سلام کرنے سے ترک تعلق اور ناراض نہ ہونے کا ثبوت ہو جاتا ہے اور ہر نیک کام صدقہ ہے یعنی اس میں خیرات کا ثواب ملتا ہے اگرچہ اپنے بھائی سے خوش ہو کر ملے۔ اور دو[4] شخص میں انصاف کرنا صدقہ ہے اور کسی کو سواری میں مدد دینا یعنی اسے سوار کر دینا صدقہ ہے اور اس کا اسباب اس کے جانور پر لاد دینا خیرات[5] ہے اور اچھی بات سے کسی کا دل خوش کر دینا صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز جیسے کانٹا، پتھر اور ہڈی وغیرہ راستے سے دور کر دینا صدقہ ہے۔ اور جب کوئی شوربا پکائے تو اسمیں پانی بڑھا دے اور اپنے ہمسایہ کا خیال رکھے۔ ایک مسلمان کی ساری[6] چیز دوسرے پر حرام ہے اس کا خون اور اس کی عزت و آبرو اور اس کا مال۔ اور جو مسلمان بھائی کی مشکل دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان کر دیتا ہے۔ اگر غریب ہو تو اسے قرض دے اور مظلوم ہو تو اس کا ظلم دور کرے۔ اور بیمار ہو تو دوا سے اس کی مدد کرے۔ اور کافروں کے ہاتھ میں یا قید خانہ میں

---

۱ حدیث انس و ابن مسعود و عبد اللہ بن عمرو بن العاص بلوغ المرام باب البر والصلۃ ۲ حدیث ابوایوب بلوغ المرام باب ایضًا ۳ مسک الختام جلد ۲ ص۴۷۸ ۴ حدیث ابوہریرہؓ مشارق الانوار باب ۶ ۵ حدیث ابوذر بلوغ المرام باب البر والصلۃ ۶ حدیث ابوہریرہؓ مشارق الانوار باب[6] ۷ حدیث ابوہریرہؓ بلوغ المرام باب البر والصلۃ ۱۲

قید ہو تو فدیہ دے کر اسے رہا کرا دے اور جو غریب قرضدار کو مہلت دیتا ہے یا معاف کر دیتا ہے اس کے اوپر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آسانی کر دیتا ہے اور جو مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اور اس کا عیب ڈھانکتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور یہ عیب پوشی بہتر ہے واجب نہیں۔ ف۔ لیکن یہ اس وقت جب گناہ کر لیا ہو اور اس کے بعد کسی کو اس کا علم ہوا ہو۔ اور اگر کسی مسلمان کو حالت گناہ میں دیکھتا ہو تو فوراً انکار کرے اور اگر کسی کو چوری کرتے دیکھتا ہو تو فوراً اس کے مالک کو خبر کر دے۔ اور اللہ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔ یعنی کوئی چاہتا ہو کہ اللہ میرا کام پورا کر دے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مقدور بھر اپنے بھائی کا کام بنائے اور اس کے لئے کوشش اور سفارش کرے، اور جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا پھر اپنے بھائی مسلمان کو کاشت کرنے کے لئے دیدے اور جس کے پاس ضرورت سے زیادہ سواری ہو اسے اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زیادہ کھانا ہو وہ اسے دیدے جس کے پاس کھانا نہ ہو اور جس کے پاس دو شخص کا کھانا ہو اسے تیسرے شخص کو اس میں شریک کر لینا چاہیے اور تین کا ہو تو چوتھے کو اور چار کا ہو تو پانچویں کو اور جو دغاباز ہو وہ مسلمان نہیں اور جو اپنی یا دوسرے کی دو لڑکیوں کی پرورش کرے گا۔ یہاں تک کہ جوان ہو جائیں وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گا۔ اور جو کسی کو نیک بات بتلائے گا اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جو اس شخص کو ملے گا جس نے اس پر عمل کیا ہے۔ اور کوئی خدا کا واسطہ دیکر پناہ چاہے تو اسے پناہ دو اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے اسے دینا واجب ہے۔ اور جو بھلائی کرے اسے اس کی بھلائی کا بدلہ دینا چاہیے کیونکہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے۔ اور اگر بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے لئے دعا کرے۔

زہد و پرہیزگاری کا بیان

ف:۔ زہد کے معنی دنیا کی چیز سے بے رغبت ہونا ہے اور اہل تصوف کے نزدیک دنیا سے بغض رکھنا اور اس سے منہ پھیرنا ہے۔ حلال اور حرام ظاہر ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے وہ مشتبہ ہے

ل مسک الختام ج ۲ ص۳۸ ۲ حدیث ابو ہریرہ مشارق الانوار باب اول ۳ حدیث ابو سعید و عبد الرحمٰن مشارق الانوار باب ایضاً ۴ حدیث ابن عمرو ابن مسعود بلوغ المرام باب البر والصلۃ ۵ حدیث میں ہے الدال علی الخیر کفاعلہ ۱۲ ۶ حدیث نعمان بن بشیر بلوغ المرام باب الزہد۔

اسے زیادہ لوگ نہیں جانتے۔ لہٰذا جو شبہہ کی چیز سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو کی حفاظت کر لیا اور جو شبہہ کی چیز میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔ جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے پاس جانور چراتا ہو تو قریب ہوتا ہے کہ وہ چراگاہ میں بھی منہ ڈال دیں۔ اور ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ اور جان لو کہ بدن میں ایک ٹکڑا ہے جو سیدھا ہو تو پورا بدن سیدھا ہے اور بگڑا ہو تو پورا بدن بگڑا ہے۔ سنو وہ ٹکڑا دل ہے۔ ف۔ یعنی دنیا کی سب چیزیں تین صورتوں پر ہیں۔ حلال، حرام اور مشکوک ان میں جو حلال ہیں قرآن و حدیث میں بالکل صاف ہیں انہیں اللہ اور اس کے رسول نے بیان کر دیا ہے کہ یہ حلال ہیں جسے اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ اَلْآیَۃ یا سکوت فرمایا ہے اور ناجائز نہیں کیا ہے ایسی چیزوں میں اصل حلت ہے یا حدیث میں بیان کر دیا گیا کہ یہ جائز ہے یا اللہ اور اس کے رسول نے اس کا ممنون بنایا ہے تو یہ حلال کو مستلزم ہے اور ایسے اللہ نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسول کی زبان سے حرام کو بیان کر دیا ہے جیسے حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ یا اس سے روکا ہے جیسے لَا تَاکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ۔ اور مشکوک وہ ہے جو کچھ حلال سے بھی تعلق رکھتی ہے اور کچھ حرام سے بھی اور اس کو بہت سے لوگ نہیں جانتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ جس چیز کے حلال و حرام ہونے میں شک ہو یا کوئی عالم اسے جائز اور کوئی ناجائز قرار دیتا ہو تو ایسی چیز کو چھوڑ دینا اولیٰ ہے اسی میں دین کی حفاظت ہے۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ حرام ہی ہو نہیں تو شک کی چیز میں پڑ کر ایک شخص حرام میں پڑ جاتا ہے اور تقویٰ یہی ہے کہ شک کی چیزوں سے پرہیز کیا جائے اور آپ نے فرمایا کہ تقویٰ صرف ظاہری صفائی کا نام نہیں بلکہ تقویٰ کا مقام دل ہے جب دل میں ایمان بس جاتا ہے اور خدا کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے تو آنکھ، کان اور ہاتھ پاؤں خود بخود سدھر جاتے ہیں اس لئے کہ دل سب کا بادشاہ ہے اور دل ہی بگڑ گیا یعنی فسق و فجور اسمیں آگیا تو سارا بدن بگڑ گیا یعنی آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں سب حرام میں پڑ جاتے ہیں۔ اور دینار کا بندہ ہلاک ہو گیا اور روپیہ کا بندہ اور سیاہ کمبل کا بندہ جسے دیا جائے تو خوش رہے اور نہ دیا جائے تو ناخوش یعنی جو رات دن روپے، پیسے کی فکر میں رہتا ہے اور دنیا حاصل کرنے میں اپنا وقت برباد کرتا ہے اور اللہ کی عبادت سے غافل رہتا ہے وہ دنیا کا بندہ ہے، خدا کا بندہ نہیں۔ اور انسان کو چاہیئے کہ دنیا میں اپنے کو دو روزہ راہگیر جیسا سمجھے جسے کسی چیز سے لگاؤ نہیں ہوتا، شام ہو تو سویرے کا انتظار نہیں کرتا اور سویرا ہو تو شام کا انتظار نہیں کرتا اور بیماری سے

ل حدیث ابو ہریرہؓ باب ایضاً۔

پہلے تندرستی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے اور اسے کارِ خیر میں صرف کرنا چاہیئے اور موت سے پہلے حیات کو غنیمت سمجھنا چاہیئے ف ۔ موت سے پہلے جس قدر ہو سکے نیک عمل کرنا چاہیئے ۔ اور ہمہ وقت اللہ کو یاد رکھنا چاہیئے اور جب سوال کرنا ہو تو اللہ سے کرنا چاہیئے اور مدد طلب کرنی ہو تو اللہ ہی سے مدد طلب کرنی چاہیئے اور اگر ساری کائنات[1] مل کر اسے فائدہ پہونچانا چاہے تو اتنا ہی پہونچا سکتی ہے جو اس کے مقدر میں ہے اور ساری کائنات مل کر اسے ضرر پہنچانا چاہے تو اتنا ہی ضرر پہنچا سکتی ہے جو اس کے مقدر میں لکھا ہے ۔

[1] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ ۲

محمدی زیور عکسی

حصہ ششم

المعروف بہ

فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ

باضافہ جدید اسلامی اوراد و وظائف

مؤلف ـــــ مولانا محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

جدید ترتیب وتصحیح ـــــ مولانا عزیز الحق عمری

ناشر:

فخر العبید اعظمی

مرکزی مکتبہ اہلحدیث مئو۔ یوپی ۲۷۵۱۰۱ انڈیا

کاتب انیس احمد ولید پوری

سرفراز آفسیٹ پریس مئو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام کا بیان

ف ۔ سلام اللہ کا ایک نام ہے اور السلام علیکم کا معنی یہ ہے کہ تم پر اللہ کا نام ہے یعنی تم اللہ کی حفاظت و پاسبانی میں ہو اور اکثر علماء کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ تم سلامت ہو میری طرف سے اور مجھکو بھی سلامت رکھو ۔ السلام[۱] علیکم اور اس کا جواب و علیکم السلام آدمؑ کی سنت ہے اور اسلام کی بہترین عادت ہے ف ۔ اور السلام علیکم کے بدلے، آداب، بندگی وغیرہ وغیرہ جائز نہیں اور جو سلام کے سوا کوئی اور کلمہ بولتا ہے وہ برا جانشین ہے اور اس نے اپنا پرانا راستہ چھوڑ دیا ۔ سلام[۲] آپس میں محبت اور دوستی کا سبب ہے ۔ اور بہترین وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرتا ہے اور جو پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے پاک ہوتا ہے اور ہر مسلمان کو سلام کرنا سنت ہے ۔ چاہے وہ آشنا ہو یا غیر آشنا ہو ۔ السلام علیکم اور السلام علیک دونوں جائز ہے ۔ ایسے ہی السلام علیکم الف لام کے ساتھ اور سلام علیکم بغیر الف لام دونوں جائز ہے ایسے ہی علیکم السلام بھی جائز ہے چاہے جسے سلام کیا جائے ایک ہو یا زیادہ لیکن السلام علیکم ہی افضل ہے ایسے ہی سلام کا جواب بھی ہر صورت سے جائز ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک وعلیکم السلام جواب دینا افضل ہے اور سلام کے جواب میں علیکم السلام[۳] بغیر واؤ کے اور وعلیکم السلام واؤ کے ساتھ دونوں جائز ہے اور چھوٹے باشعور لڑکوں کو سلام کرنا جائز ہے ۔ ایسے ہی عورت کو سلام کرنا جائز ہے اور عورت کا بھی سلام کرنا جائز ہے ۔ اور اپنے[۴] مکان میں داخل ہونے پر سلام کرنا سنت ہے ۔ ایسے کسی مجلس یا دوسرے کے ہاں جانے پر سلام کرنا سنت ہے ۔ ایسے ہی رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے اور یہ سنت ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور جو چل رہا ہے وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور سوار پیادے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں، اور پہلے سلام کرنا چاہیئے پھر کلام سلام کے لئے صرف السلام علیکم بغیر دوسرا کلمہ ملائے جائز ہے لیکن السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ افضل ہے ۔

---

[۱] حدیث ابوھریرہ وعبد اللہ بن عمر مشکوۃ باب السلام فصل اول [۲] حدیث ابوھریرہؓ مشکوۃ باب السلام فصل ایضاً [۳] حدیث ابوامامہؓ مشکوۃ فصل ثانی [۴] حدیث عائشہؓ مشکوۃ باب السلام فصل اول [۵] حدیث جابرؓ مشکوۃ باب ایضاً [۶] حدیث ابوھریرہ مشکوۃ باب السلام فصل ثانی [۷] حدیث جابرؓ مشکوۃ باب السلام فصل ثانی ۱۲

صرف السلام علیکم پر دس نیکیاں ہیں اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ پر بیس نیکیاں اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پر تیس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں ف اور اگر سلام السلام علیکم سے کرے اور جسے سلام کیا گیا ہو جواب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ یا اسمیں برکاتہ بڑھا کر جواب دے تو اس کا بھی یہی حکم ہے اور مغفرتہ کا بھی یہی حکم ہے اور کسی کے ذریعے دوسرے کو سلام بھیجنا بھی جائز ہے اور جسے سلام بھیجا جائے اس کا جواب یہ دے عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اور اس مجلس کو سلام کرنا جسمیں مسلم و کافر دونوں ہوں جائز ہے۔ اگر کئی شخص ساتھ ہوں اور اہل مجلس کو ان میں سے ایک شخص سلام کر دے تو سب کی طرف سے کفایت کرتا ہے اور ایسے ہی جب مسلم علیہم کئی ہوں تو ان میں سے ایک کا جواب دینا کفایت کرتا ہے۔ ف۔ سلام کی ابتدا سنت کفایہ ہے اور سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے اگر جماعت میں سے ایک شخص سلام کر دیتا ہے تو سب کا فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن سب کا سلام کرنا افضل ہے اور ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا جائز نہیں اور ایسے ہی جواب دینا بھی جائز نہیں ہے یعنی لفظ سلام کے بغیر محض اشارہ کر دینا جائز نہیں اگر کوئی سلام کے بدلے السام علیکم کہتا ہو تو اس کا جواب صرف وعلیکم ہے یعنی تم پر پڑے ف اور ہر بد دعا اور لعنت کا یہی حکم ہے۔

خط لکھنے کا بیان

جب خط لکھے تو سب سے پہلے اپنا نام اور پھر مکتوب الیہ کا نام لکھنا چاہیئے جیسے من فلاں، الی فلاں (فلاں کی طرف سے فلاں کے پاس) لیکن مکتوب الیہ امیر و رئیس اور بڑا ہو تو اس کا نام تعظیم کے ساتھ لکھنا چاہیئے یعنی عظیم یا امیر فلاں ملک اور پھر مکتوب الیہ مسلمان ہو تو السلام علیکم اور کافر ہو تو اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی لکھنا چاہیئے اور جب لکھ لے تو اس پر دھول ڈال دے اس لئے کہ اس سے لکھنے کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اور کفار کی زبان سیکھنی جائز ہے چاہے خط و کتابت کے لئے ہو یا ذریعہ معاش کے لئے۔

ا حدیث مشکوٰۃ باب السلام فصل دوم ۲ حدیث اسامۃ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۳ حدیث علی مشکوٰۃ ہلب فصل ایضاً ۴ حدیث عمرو بن شعیب مشکوٰۃ باب السلام فصل دوم ۵ حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب السلام فصل اول ۶ حدیث ابوالعلاء اور جابر مشکوٰۃ باب والسلام فصل دوم۔ ۷ حدیث ہرقل صحیح بخاری کتاب الایمان ۸ حدیث زید بن ثابت مشکوٰۃ باب السلام فصل دوم ۱۲

اجازت چاہنے کا بیان

جب کسی کے دروازے پر جائے تو اندر جانے کی اجازت حاصل کرے۔ بغیر اجازت اندر نہ جائے یعنی پرائے شخص کے ہاں بغیر اجازت اندر جانا جائز نہیں۔ اور[1] اجازت طلب کرنے کے لئے سنت یہ ہے کہ کہے کہ السلام علیکم کیا اندر آؤں۔ اگر اجازت ملے تو[2] اندر جائے ورنہ واپس ہو جائے اور کھنکھارنا بھی اجازت ہے جب کہ اسے اجازت کا نشان بنایا گیا ہو۔ اگر ایک بار اجازت چاہے اور کوئی آواز نہ آئے تو دوبارہ اجازت طلب کرے اگر اب بھی اہل خانہ خاموش رہیں تو سہ بارہ اجازت لے اگر اب بھی اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائے۔ لیکن جس مکان میں کوئی رہتا نہ ہو اسمیں بغیر اجازت جا سکتے ہیں۔[3] اور ایسے ہی بچوں اور لونڈی غلام کا بھی بغیر اجازت مکان میں جانا جائز ہے لیکن فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر میں اور عشار کی نماز کے بعد بچوں اور لونڈی غلام کو بھی بغیر اجازت لئے اندر نہیں جانا ہے[4] اور اگر کوئی بے اجازت اندر چلا جائے تو اسے نکال دینا چاہیئے کہ دروازے پر جا کر اجازت لے لینی چاہیئے۔ لیکن اگر قاصد ساتھ ہو تو اجازت کی ضرورت نہیں اور کسی کے دروازے پر جائے تو سامنے نہ ہو کہ اندر نظر پڑ جائے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں سے آئے لیکن[5] دروازے پر جائے تو یا پردہ پڑا ہو تو کوئی بات نہیں لیکن کسی ایک طرف رہنا ہی اولیٰ ہے کیونکہ اسمیں اصل سنت کی رعایت ہے کیونکہ بعض اوقات دروازہ یا پردہ کھولتے ہوتے اندر نظر پڑ جاتی ہے۔ اور ایسے ہی بیٹے کو ماں کے پاس بغیر اجازت جانا جائز نہیں کیونکہ بعض اوقات وہ برہنہ ہوتی ہے فائدہ:۔ اور سب محارم کا یہی حکم ہے کہ بغیر اجازت کسی پر داخل ہونا جائز نہیں، اور جب[8] کوئی کسی کے دروازے پر جائے اور اندر سے پوچھا جائے کہ کون تو اپنا نام بتلا دینا چاہیئے یہ نہیں کہ میں ہوں اس لئے کہ اس سے پتہ نہیں لگتا کہ کون ہے؟ اور اسے اجازت دینی جائز نہیں جو پہلے سلام نہ کرے[1]۔

[1] حدیث ابوسعید مشکوٰۃ باب الاستیذان فصل اول اور آیت لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم کا مضمون سورۂ نور رکوع ۳ [2] حدیث علیؓ مشکوٰۃ باب الاستیذان فصل ثالث [3] آیت سورۂ نور رکوع ۴ [4] حدیث کلاہ مشکوٰۃ باب الاستیذان فصل ۲ [5] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الاستیذان فصل دوم [6] حدیث عبداللہ بن بشیر مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [7] حدیث عطاء بن یسار مشکوٰۃ باب الاستیذان فصل ثالث [8] حدیث جابر مشکوٰۃ باب الاستیذان فصل اول [9] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الاستیذان فصل ثالث

دیوبند، دہلی، لکھنؤ، اعظم گڑھ وغیرہ
کے تمام مشہور اداروں اور کتب خانوں
کی مطبوعات
علمی
اصلاحی
اخلاقی
ادبی
عربی
اردو
تاریخی
انگریزی
ہر قسم کی کتابیں بکفایت ملنے کا پتہ
مرکزی مکتبہ اہل حدیث مئو۔ یوپی
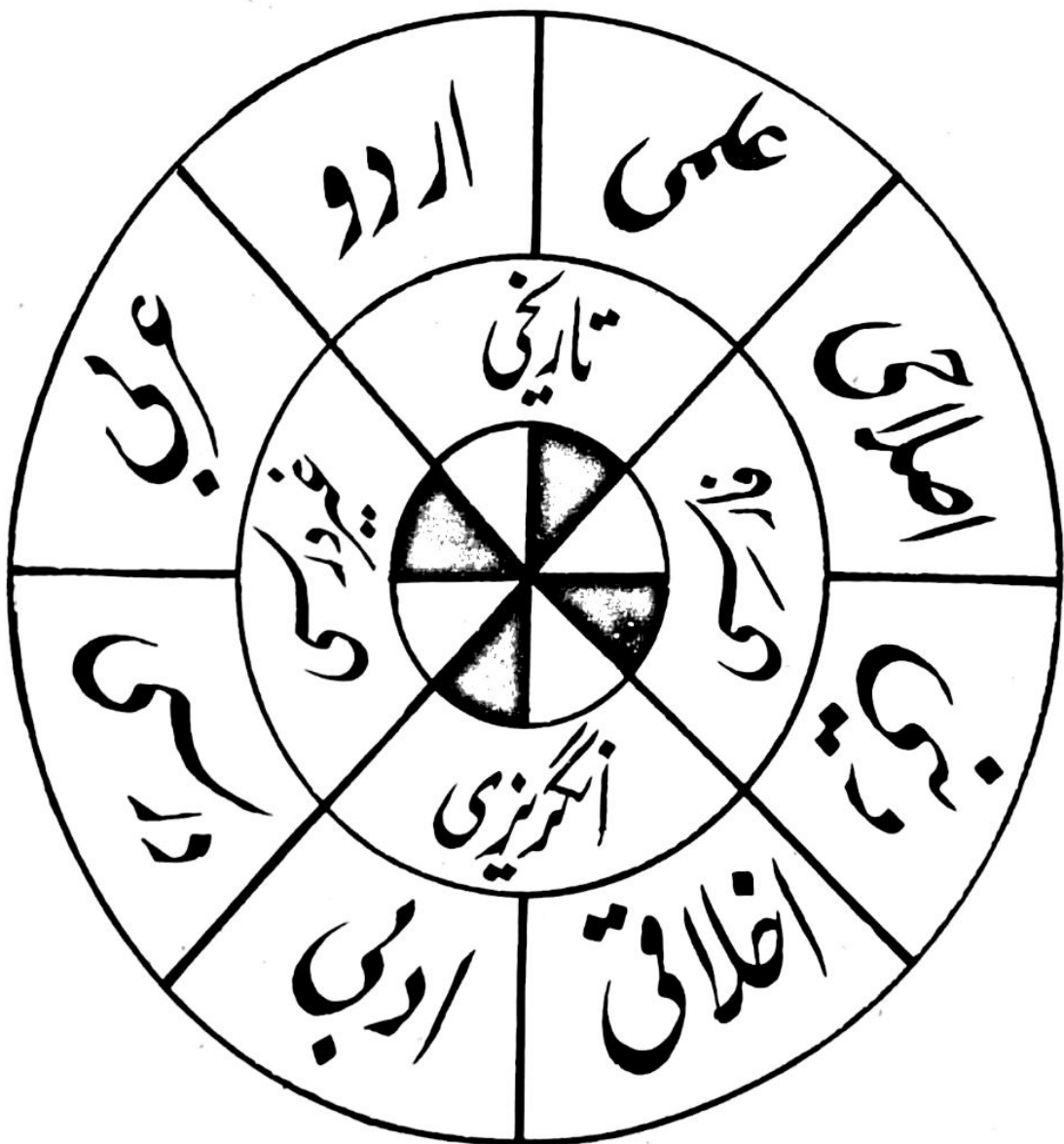
مصافحہ اور معانقہ (گلے ملنے) کا بیان

ف ۔ معانقہ کا معنی گلے ملنا ہے اور مصافحہ کا معنی ایک دوسرے کے ہاتھ کو ہاتھ میں لینا ہے اور ملاقات ہونے پر مصافحہ کرنا سنت[1] ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ جب[2] دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور اور مصافحہ کرتے اور اللہ کی حمد کرتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں تو دونوں کو بخشدیا جاتا ہے یعنی ان کا کوئی گناہ نہیں رہ جاتا اور اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرماتا ہے نوے اس پر جو پہلے مصافحہ کرتا ہے اور دس اس پر جس سے مصافحہ کیا جائے ۔ اور خوش آمدید کہنا مستحب[3] ہے ایسے شخص کو جو سفر سے آیا ہو اس کیلئے عربی میں مرحبا آتا ہے ۔ اور معانقہ کرنا جائز[4] ہے ایسے ہی ملاقات کے وقت بوسہ لینا جائز ہے چاہے دونوں میں سے کوئی سفر سے آیا ہو یا سفر سے نہ آیا ہو ۔ اور چہرے اور ہاتھ پر بوسہ دینا جائز ہے ۔ لیکن پیر چھونا جائز نہیں ہے ۔ اور اپنے بیٹے اور بچوں کا بوسہ لینا جائز ہے ۔

تعظیم کیلئے کھڑے ہونا

اہل[6] علم اور صلحاء کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا جائز ہے فائدہ ۔ امام نووی نے لکھا ہے کہ اہل فضل کی آمد پر کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس کے بارے میں حدیثیں موجود ہیں لیکن ممانعت کی حدیث صاف نہیں ہے ۔ لیکن جب تک وہ بیٹھا رہے کھڑے رہنا جیسا کہ اہل تکبر کی عادت ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے لئے لوگ کھڑے رہیں ۔ جائز نہیں اور وہ شخص جہنم میں جائے گا ۔ اگر کوئی شخص جمعہ وغیرہ کے دن مسجد میں کسی عام جگہ میں بیٹھے تاکہ نماز وغیرہ ادا کرے تو دوسرے کے لئے جائز نہیں کہ اسے

---

[1] حدیث قتادہ مشکوٰۃ باب المصافحہ فصل اول [2] حدیث براء بن عازب مشکوٰۃ باب المصافحہ فصل دوم [3] حدیث عکرمہؓ مشکوٰۃ باب المصافحہ فصل دوم [4] حدیث عائشہؓ وابو ایوب وغیرہ مشکوٰۃ باب المصافحہ فصل دوم [5] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب المصافحہ فصل دوم [6] نحو حدیث فصل ثالث [7] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب المصافحہ فصل دوم ۱۲
[8] حدیث معاویہؓ مشکوٰۃ باب القیام فصل دوم ۔

اٹھا کر وہاں خود بیٹھ جائے ۔ لیکن اسے یہ کہنا چاہیئے کہ کشادہ ہو جاؤ بلکہ اگر وہ وضو وغیرہ کے لئے وہاں سے اٹھ جائے اور پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ اہل ہے اور ایسے ہی کوئی اس کے لئے[1] اٹھ جائے اور اپنی جگہ اسے دیدے تو بھی وہاں نہیں بیٹھنا چاہیئے اور کئی شخصوں[2] کی درمیان بیٹھنا جائز نہیں کیونکہ کبھی انہیں رازداری کی بات کرنی ہوتی ہے لیکن اگر اجازت دیں تو درست ہے اور جب کوئی اپنے مسلمان[3] بھائی کو آتے دیکھے تو اسے چاہیئے کہ حرکت کرے یعنی اپنے بھائی مسلمان کے اکرام میں چاہے جگہ تنگ ہو یا کشادہ ۔

بیٹھنے کے آداب

اور حبوہ باندھ کر بیٹھنا جائز ہے مسجد میں ہو یا اور جگہ ہو ف اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دونوں زانو کھڑا ہوا ور چوتڑ زمین پر ہو اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر باندھ لیا جائے۔ اور کبھی ہاتھوں کے بجائے زانو پر کپڑا بھی پیٹ لیا جاتا ہے جیسے رومال وغیرہ اور تکیہ[5] وغیرہ پر ٹیک لگا کر بیٹھنا جائز ہے اور قرفصاء کی ہیئت پر بیٹھنا مستحب ہے ۔ ف :۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دونوں چوتڑ پر بیٹھ جائے اور زانوں کو پیٹ سے اور اور دونوں ہاتھ سے لگا دے اور پاؤں پر حلقہ کرلے۔ کیونکہ یہ خاکساری اور انکساری کی ہیئت ہے ۔ اور اس ہیئت پر بیٹھنا جائز نہیں کہ بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے رکھا جائے اور انگوٹھے کی جڑ کے گوشت پر ٹیک لگا لیا جائے کیونکہ یہ ان کے بیٹھنے کی ہیئت ہے جن پر اللہ کا غضب ہوا ہے ۔ یعنی اسمیں کافروں کی مشابہت ہے اور چار زانوں ہو کر بیٹھنا جائز ہے ۔ اور مجلس[6] ایسی جگہ کرنی چاہیئے جو کشادہ ہو تاکہ لوگ پریشان نہ ہوں اور تکلیف[7] نہ اٹھائیں اور اگر زیادہ لوگ ہیں تو صف باندھ کر یا حلقہ بنا کر بیٹھنا بہتر ہے اور جدا جدا بیٹھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی سائے میں بیٹھا ہو اور سایہ ہٹ جائے اور کچھ بدن پر سایہ اور کچھ پر دھوپ پڑ رہی ہو تو وہاں سے اٹھ جائے یعنی دوسری جگہ چلا جائے تاکہ پورا سائے میں یا دھوپ میں ہو جائے کیونکہ یہ شیطان کی جگہ ہے اس لئے کہ کچھ بدن سائے میں اور کچھ دھوپ میں ہونے سے طبیعت اور صحت پر

---

[1] حدیث ابن عمر و ابو ہریرہ مشکوٰۃ باب فصل ایضاً [2] حدیث سعید مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [3] حدیث عمرو بن شعیب مشکوٰۃ باب القیام فصل ایضاً [4] حدیث واثلہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث [5] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب الجلوس فصل اول [6] حدیث سمرہ و قیلہ و جابر مشکوٰۃ باب الجلوس فصل دوم [7] حدیث ابو سعیدؓ، جابرؓ ابو ہریرہؓ و ابو سعید و ابن عمر باب الجلوس فصل دوم ۱۲

برا اثر پڑتا ہے اور جب کوئی مجلس میں آئے تو جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیئے لوگوں کو تکلیف نہیں دینا چاہیئے اور[1] حلقے میں بیٹھنا جائز نہیں اس لئے کہ جو حلقہ میں بیٹھتا ہے وہ ملعون ہے ف اس کی ادنیٰ سی ایک صورت یہ ہے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوں اور کوئی پھاند کر حلقہ میں آکر بیٹھ جائے جب کہ اسے جہاں جگہ ملے بیٹھنا چاہیئے تھا۔ دوسرے یہ کہ درمیان میں مذاق کے طور پر بیٹھ جائے اور لوگوں کو ہنسائے۔

لیٹنے اور سونے کے آداب

ہر صورت[2] سے سونا جائز ہے یعنی دائیں کروٹ یا بائیں کروٹ یا پیٹھ کے بل۔ لیکن داہنے کروٹ سر کو داہنی ہتھیلی پر رکھ کر سونا مستحب ہے۔ اور پیٹھ کے بل ایک پیر دوسرے پیر پر رکھ کر سونا جائز ہے فائدہ۔ اس کی دو صورت ہوتی ہے ایک یہ کہ دونوں پاؤں پھیلے ہوں اور ایک دوسرے پر رکھے ہوئے ہوں۔ دوسری یہ کہ ایک پاؤں کھڑا ہو اور دوسرا اس پر رکھا ہو اور یہ جائز نہیں کیونکہ اس سے ستر کھل جانے کا خوف ہے لیکن اگر اس کا خوف نہ ہو جیسے پاجامہ پہن رکھا ہو تو ایسے بھی سونا جائز ہے۔ لہٰذا جواز یا عدم جواز ستر کے کھلنے اور نہ کھلنے پر ہے اور کوئی دوران سفر اخیر رات میں آرام کے لئے اترے تو دائیں کروٹ لیٹے اور سویرے کے قریب اترے تو پہونچا کھڑا کر کے اپنی ہتھیلی پر سر رکھ کر سوئے ف۔ تاکہ نیند کا غلبہ نہ ہو، اور فجر کی نماز قضا نہ ہو جائے کیونکہ دائیں کروٹ سونے سے دل لٹکتا رہتا ہے اور نیند گہری نہیں آتی اور بائیں کروٹ سونے سے دل اپنی جگہ رہتا ہے اور گہری نیند آتی ہے اور کھانا ہضم ہوتا ہے اسی لئے اطبار بائیں کروٹ سوتے ہیں تاکہ کھانا ہضم ہو جائے اور نیند سکون کی آئے۔ اور پیٹ کے بل سونا جائز نہیں ہے یعنی اوندھے ہو کر سونا کیونکہ ایسے شخص کو اللہ دشمن رکھتا ہے ف اس لئے کہ یہ اہل غفلت کے سونے کا انداز ہے سینہ اور چہرے کو جو اشرف اعضاء ہیں بغیر اطاعت و سجدہ خاک مذلت پر اوندھا ڈال دیتا ہے اور نیز یہ لیٹنا اغلامیوں کا ہے اور ان سے مشابہت ضرور[3] ی ہے۔ اور اس چھت پر سونا جائز نہیں جس پر پردہ نہ ہو یعنی دیوار نہ ہو جو گرنے سے روک سکے اور جو ایسے چھت پر سوتا ہے اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔

---

[1] حدیث حذیفہؓ مشکوٰۃ باب الجلوس فصل دوم [2] حدیث جابرؓ مشارق الانوار باب چہارم
[3] حدیث عباد بن تمیمؓ و جابرؓ مشکوٰۃ باب الجلوس فصل اول ۱۲

ف۔ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اس کی حفاظت کا جو وعدہ کیا ہے اور ذمہ لیا ہے اور فرشتوں اور اسباب کو اس کے لئے پیدا کیا ہے اور جب وہ خود ہی اپنے کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے تو اللہ اس کا ذمہ دار نہیں۔ اور یہی ہر اس جگہ سونے کا حکم ہے جو عادتاً ہلاکت کا سبب ہوتا ہے۔

چلنے پھرنے کے آداب

ہر رفتار سے چلنا جائز ہے یعنی تیز یا سست لیکن درمیانہ رفتار افضل ہے یعنی نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ۔ اور تکبر سے اور اترا کر چلنا جائز نہیں کیونکہ یہ اللہ کے غضب کا باعث ہے اور عورتوں کے لئے درمیان راہ سے چلنا جائز نہیں بلکہ انھیں کنارے اور دیوار کے ساتھ ہو کر چلنا چاہئیے اور ایسے ہی کسی شخص کا دو عورتوں کے درمیان چلنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے فتنے کا اندیشہ ہے۔

چھینکنے اور جمائی لینے کے آداب

چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لینا چاہئیے تاکہ بلغم وغیرہ جو چھینک سے برآمد ہو جاتا ہے اس پر یا کسی ہم نشین پر نہ پڑ جائے اور اپنی آواز کو دبانا چاہئیے زور سے چھینکنا چاہئیے یعنی اسلئے کہ لوگ بلند آواز سے یکایک چونک جاتے ہیں۔ اور چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہنا چاہئیے یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے ساتھ آواز بلند کرنا بہتر ہے تاکہ اہل مجلس سن لیں۔ اور اس کا جواب یَرْحَمُکَ اللّٰہُ دیں۔ اور جو مسلمان سنے اس پر جواب دینا واجب ہے یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اور پھر جو چھینکا ہے اس کا جواب یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ دے یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے یا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ کہے یعنی اللہ تمہیں اور مجھ کو بخشدے۔ اگر کوئی دوبارہ سہ بارہ چھینکتا ہو اور حمد کرتا ہو تو اسے ہر دفعہ ایسے ہی جواب دینا ہے لیکن اگر تین دفعہ سے زیادہ چھینکتا ہو تو اسے زکام ہے۔ لیکن اگر چھینکنے کے

ف حدیث جابر بن سمرہ، ابو قتادہ مشکوٰۃ باب الجلوس ۲ حدیث ابو ہریرہ وغیرہ مشکوٰۃ باب الجلوس ۳ آیت سورہ لقمان رکوع اول ۴ حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب الجلوس فصل اول ۵ حدیث ابو اسید وابن عمر مشکوٰۃ باب الجلوس فصل اول ۶ یہ مسائل حصہ پنجم میں بھی ہیں لیکن کچھ رہ گئے تھے اس لئے دہرائے گئے۔ ۷ حدیث ابو ہریرہؓ و انسؓ، و ابو موسیٰؓ وغیرہ مشکوٰۃ باب العطاس فصل اول حدیث ابو ہریرہؓ و ابو ایوبؓ و بلالؓ و عبید فصل ثانی

بعد حمد نہ کرے یا بلند آواز سے نہ کرے جسے سنا جائے تو اس کا جواب دینا نہیں ہے اور کافر ہو چھینکتا ہو تو یرحمک اللہ کہنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کا جواب یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ہے یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کر دے اور جب جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکنا چاہئیے اور ہاتھ منہ پر رکھ لینا چاہیئے اس لئے کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جب کوئی جمائی لیتے ہوئے ہاہا کرتا ہے تو اس پر شیطان ہنستا ہے۔ ف۔ اس لئے کہ جمائی سستی اور حواس کی کدورت کی وجہ سے آتی ہے اسی لئے شیطان اس سے خوش ہوتا ہے۔

ہنسنے کے آداب

ہنسنا اور مسکرانا[۱] جائز ہے چاہے منہ کھول کر ہنسے یا بغیر منہ کھولے۔ لیکن منہ کھول کر ہنسنے سے افضل مسکرانا ہے۔ اور جاہلیت کے زمانے کی باتیں بیان کرکے اس پر ہنسنا جائز ہے ف لیکن زیادہ ہنسنا اور ٹھٹھا کر ہنسنا جیسے اہل غفلت ہنسا کرتے ہیں اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی ہنسی دل کو مار ڈالتی ہے اور چہرے کی آب زائل کر دیتی ہے۔

نام رکھنے کا بیان

اپنی اولاد[۳] کا نام اچھا رکھنا چاہیئے اس لئے کہ لوگ قیامت کے روز اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جائیں گے۔ اور عبداللہ یا عبدالرحمن نام رکھنا[۴] افضل ہے اس لئے کہ یہ نام اللہ کو بہت پیارے ہیں۔ ف۔ ایسے ہی عبدالرحیم، عبدالعزیز وغیرہ نام جس میں بندے کی عبدیت کی اضافت اللہ کی طرف ہو افضل ہیں۔ اور اس کے بعد پیغمبروں کا نام رکھنا افضل ہے جیسے[۵] ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق وغیرہ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنا جائز ہے یعنی محمد نام رکھنا بلکہ بہتر ہے اور حارث اور ہمام نام رکھنا جائز ہے۔ ف حارث کا معنی کمانیوالا اور ہمام کا معنی ارادہ کرنیوالا ہے اور ایسے ہی

---

[۱] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب العطاس فصل اول [۲] حدیث عائشہ و جریر و جابر مشکوٰۃ باب الضحک ۱۲ [۳] حدیث ابوذر مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل ثالث [۴] حدیث ابوالدرداء مشکوٰۃ باب الاسامی فصل دوم [۵] حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [۶] حدیث وہب مشکوٰۃ باب الاسامی فصل دوم [۷] حدیث مشکوٰۃ باب الاسامی فصل ع

ہر وہ نام رکھنا جائز ہے جس کا معنیٰ اس شخص میں پایا جائے۔ اور ایسا نام رکھنا جائز نہیں جس کا معنیٰ صاحب اسم میں نہ پایا جائے۔ اور حربٌ اور مرہ نام نہیں رکھنا چاہیئے یعنی جنگ جو اور ترش رو، ایسے ہی حزن نام رکھنا جائز نہیں یعنی سخت زمین اور ایسے ہی عاص (گنہگار) اور عتلہ (سختی) اور ایسے ہی شیطان یا شیطان کا ہم معنیٰ نام رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور حکم نام بھی جائز نہیں ہے کیونکہ حکم اللہ تعالیٰ ہے اور غراب یعنی کوا نام رکھنا جائز نہیں کیونکہ وہ ناپاک کھاتا ہے اور ایسے حباب نام رکھنا یعنی سانپ اور شیطان اور شہاب (شعلہ) نام رکھنا جائز نہیں۔ ف ایسے ہی وہ نام جس سے بڑائی اور تکبر یا برائی ظاہر ہو یا نفس کی تعریف ہو جائز نہیں جیسے برہ یعنی پاکیزہ۔ اور اگر کسی کا نام ایسا ہو یا کوئی اور برا نام ہو تو اسے بدل دینا چاہیئے اور عزیز نام رکھنا جائز نہیں کیونکہ یہ اللہ کا نام ہے جو عزت اور غلبہ کو ظاہر کرتا ہے اور بندے کا طریقہ فروتنی اور خاکساری ہے اور ایسے ہی اللہ کے ناموں کے ساتھ نام رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور کسی کا نام شاہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ رکھنا جائز نہیں کیونکہ قیامت کے روز سب سے بدتر اور ناپسندیدہ اللہ کے نزدیک وہ ہوگا جس کا نام شاہنشاہ ہو ف اور مہاراج وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے اس لئے کہ اصل بادشاہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں چہ جائیکہ بادشاہوں کا بادشاہ ہو جس میں اشتراک کا کوئی شائبہ بھی نہیں ہے۔ اور یسار اور رباح اور نجیح اور افلح نام رکھنا مکروہ ہے اور ایسے ہی یعلیٰ، برکت وغیرہ نام بھی مکروہ ہے ف یسار کے معنیٰ آسانی ہے اور رباح کے معنی چھٹکارا اور نافع کا معنی مفید ہے اور ایسا نام اس لئے مکروہ ہے کہ اگر یہ پوچھا جائے کہ فلاں ہے اور وہ نہ ہو تو یہ کہے گا کہ وہ یہاں نہیں ہے یعنی آسانی اور فائدہ اور برکت نہیں ہے یہ اصل معنیٰ کے لحاظ سے مکروہ ہے ورنہ یہاں یہ نام ذات کے لئے ہیں لغوی معنیٰ میں نہیں ہیں اور ان کے ہم معنیٰ ناموں کا بھی یہی حکم ہے اور جمیلہ نام رکھنا جائز ہے۔ اور اپنے غلام اور کنیز کو عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ یا میری لونڈی کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ سب اللہ کے بندے اور سب عورتیں اللہ کی لونڈیاں ہیں ایسے غلامی اور جاریتی کہنا چاہیئے یعنی میرا خادم اور میری خادمہ۔ اور غلام کو اپنے مالک کو میرا رب نہیں کہنا چاہیئے بلکہ میرا سید کہنا چاہیئے ف۔ یہ عبودیت میں شرک کے وہم کو دور کرنے کے لئے نا جائز ہے اور زمانے کی برائی کرنی جائز نہیں

[1] حدیث وهب مشکوٰۃ باب الاسامی فصل دوم [2] حدیث مشکوٰۃ باب الاسامی فصل [2] [3] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب الاسامی فصل دوم [12] [4] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ باب الاسامی فصل اول [5] حدیث سمرہ وجابر مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [6] حدیث ابن عمرو سهل مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً [7] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً۔

کیونکہ اللہ ہی زمانے کو بدلتا ہے۔ اور یہ کہنا مکروہ ہے کہ میرا نفس برا ہو گیا کیونکہ یہ لفظ ٹھیک نہیں ہے اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور کسی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ جو اللہ اور فلاں چاہے گا وہی ہوگا اس لیے کہ اسمیں بندے کو ارادہ ومشیت میں برابر کرنا ہے لیکن اگر کہنا ہی ہو تو یہ کہنا چاہیے کہ جو اللہ چاہے اور پھر فلاں چاہے تاکہ یہ پتہ لگ جائے کہ غیر کی مشیت اللہ کی مشیت کے ماتحت ہے۔ اور منافق کو سید یعنی سردار کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے ف اس لئے کہ اسمیں منافق کی بڑائی ہوتی ہے اور وہ احترام اور بڑائی کا اہل نہیں ہے اور اگر سردار نہیں تو پھر جھوٹ اور نفاق دونوں ہوگا۔ اور کافر اور فاسق کا بھی جو کھلے عام گناہ کرتا ہو یہی حکم ہے۔

کنیت رکھنے کا بیان

ف۔ کنیت وہ ہوتی ہے جو لفظ اب اور ام لگا کر بنائی جائے جیسے ابوالقاسم، ام جمیل، اپنی اولاد کے نام سے کنیت رکھنی جائز ہے جیسے کسی کا بیٹا عبداللہ ہو تو اپنی کنیت ابو عبداللہ رکھ لے یعنی عبداللہ کا باپ اور اپنی اولاد کے نام کے بغیر بھی کنیت جائز ہے جیسے کوئی اپنی کنیت ابو عبدالرحمن رکھ لے اگرچہ کہ اس کا کوئی بیٹا عبدالرحمن نام کا نہ ہو۔ اور چھوٹے بچوں کی کنیت رکھنی بھی جائز ہے جیسے ابا عمیر ما فعل النغیر یعنی ابو عمیر لال کیا ہوا؟ ایک شخص دو کنیت رکھ سکتا ہے جیسے ابوتراب اور ابوالمنذر۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت رکھنی جائز نہیں ہے یعنی کسی کو ابوالقاسم کہنا جائز نہیں ہے اور نہ آپ کا نام اور کنیت ایک ساتھ رکھنا۔ اور ابوالحکم کنیت رکھنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ حکم اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس کی صفت خاص ہے اور غیر کو ابوالحکم کہنے سے اس کی صفت میں غیر کو شریک کرنے کا وہم پیدا ہوتا ہے۔ ف۔ کنیت کبھی اوصاف کے ساتھ ہوتی ہے۔ جیسے ابوالفضل، ابوالخیر، اور کبھی اولاد کے نام کے ساتھ جیسے ابوسلمہ، ابوشریح اور کبھی ساتھ کی چیز سے ہوتی ہے جیسے ابوہریرہ، ابوتراب اور کبھی خالص علَم کے مانند ہوتی ہے جیسے ابوبکر، ابوعمر۔

ا حدیث حذیفہؓ باب الاسامی مشکوٰۃ فصل دوم ۲ حدیث حذیفہؓ مشکوٰۃ باب وفصل ایضًا ۳ حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب الاسامی فصل اول ۴ حدیث مشکوٰۃ باب ایضًا فصل اول ۵ حدیث شریح مشکوٰۃ باب الاسامی فصل اول ۶ حدیث ابن عمرو ابن مسعود باب العیان فصل اول اور حدیث ابوامامہ فصل ثانی ۱۲

شعر کا بیان

شعر باوزن اور باقافیہ کلام کا نام ہے جسے قصداً موزون کیا گیا ہو اور اسمیں تکلف سے کام لیا گیا ہو بہترین اور فصاحت و بلاغت کے ساتھ تقریر کرنی جائز ہے جس سے سامعین حیرت میں پڑ جائیں اور بعض بیان جادو ہوا کرتا ہے یعنی اس میں جادو جیسی تاثیر ہوتی ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں جائز ہے۔ جب بات درست ہو جھوٹ اور باطل نہ ہو اور مبالغہ[۱] اور غلو جائز نہیں ہے یعنی بطور ریاء اور خوشامد کلام میں تکلف اور بکواس اور بے فائدہ بات کرنا اور لوگوں کی جھوٹی تعریف یا برائی کرنا تاکہ لوگ جال میں پھنس جائیں اور عقیدت رکھنے لگیں۔ اور اپنی زبان کو ذریعہ معاش بنانا[۲] جائز نہیں یعنی جھوٹی تقاریر بنا کر لوگوں کی تعریف و خوشامد کرنا، اور اپنی بلاغت دکھانے کے لئے۔ تقریر کرنا اور مبالغہ سے کام لینا حرام[۳] ہے ف لیکن خطبہ و وعظ میں دل نرم کرنے کے لئے اچھی تقریر کرنا جائز ہے۔ اور جو خود اچھا کام نہ کرے اس کے لئے جائز نہیں کہ دوسروں کو نیک کام بتلائے ف کیونکہ جو نیک بات بتائے اور خود عمل نہ کرے۔ اس کے ہونٹ قیامت کے روز آگ کی قینچی سے کاٹے جائیں گے۔ ف۔ یہ گناہ اس کے عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہوگا کہنے کی وجہ سے نہیں اگر خود نہ کرتا ہو لیکن بغیر عمل کے اچھائی کا حکم دینے کا اثر نہیں ہوتا۔ اور جس شعر میں علم و حکمت[۴] ہو اسے سننا اور کہنا جائز ہے چاہے اس کا قائل کافر اور فاسق کیوں نہ ہو۔ اور کافروں کی ہجو[۵] جائز ہے اور جو شعر کفر اور برائی کا یا فحش ہو اسے سننا اور کہنا[۶] جائز نہیں ہے اور شعر میں اتنا شغف جائز نہیں کہ ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے۔ ف:۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعر کہنے سے پاک ہیں اور جو کلام موزوں آپ سے روایت کیا جاتا ہے وہ آپ سے موزوں کرنے کا قصد کئے بغیر صادر ہوا ہے۔

۱؎ حدیث ابو ثعلبہ وسعد مشکوٰۃ باب الشعراء فصل دوم۔

۲؎ حدیث سعد بن ابو وقاصؓ وعبداللہ بن عمر مشکوٰۃ باب البیان فصل دوم۔

۳؎ حدیث مشکوٰۃ باب البیان فصل دوم۔

۴؎ حدیث ابو داؤد و عمرو براء مشکوٰۃ باب البیان فصل اول ۱۲

راگ کا بیان

گانا اور موسیقی اور اس کا سننا جائز نہیں اس سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے جیسے پانی سے پودے بڑھتے اور اگتے ہیں اور باجا سننا اور بجانا جائز نہیں ہے جیسے ڈھول، ڈھولک، طنبور، بانسری اور ابن ابو الدنیا ر نے حضرت انس سے آلات لہو کی برائی کی حدیث روایت کی ہے۔ اس امت میں زمین میں دھنسایا جانا اور صورت کا بدل دیا جانا ہوگا جب لوگ شراب پینے لگیں گے اور گانے والی طوائف رکھیں گے جیسے عود و رباب وغیرہ جیسا کہ ف یعنی بانسری اور دوسرے گانے بجانے کے آلات رکھیں گے۔ جیسے عود و رباب وغیرہ جیسا کہ طیبی وغیرہ شارحین مشکوٰۃ نے لکھا ہے۔ اور جو گانا باجا، اور بانسری سنتا ہے اس کی شہادت قبول نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ چاروں اماموں کے نزدیک فاسق ہے۔ اور جو اسے جائز سمجھتا ہو وہ کافر ہے اس لئے کہ معازف اور مزامیر اور باجے بجانا حرام ہے اور جو حرام کو حلال جانے وہ کافر ہے۔ ف۔ جادو، مسمریزم وغیرہ تماشوں کا بھی یہی حکم ہے اور اس سلسلے میں اصل یہ آیت ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور کچھ لوگ کھیل تماشے کی بات خریدتے ہیں تاکہ بغیر علم اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں۔

زبان کی حفاظت کا بیان

ف۔ خاموش رہنا بے کار اور بری بات کرنے سے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جو کثرت کلام کے ساتھ ہو اور جو لغو اور بری بات سے خاموش رہا اس نے نجات[۵] پالیا یعنی دنیا و آخرت کی آفت و بلاء سے اس کی حفاظت ہوتی ہے اور جنت میں داخل ہوگا۔ لہذا بندے کے لئے لازم ہے کہ بے کار اور بری باتوں سے اپنی زبان کی حفاظت کرے اور نیک بات ہی بولے۔ بندہ کچھ ایسی باتیں کر جاتا ہے

---

[۱] حدیث ابو عامرؓ مشکوٰۃ باب البکاء و حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ [۲] حدیث عمران مشکوٰۃ حفظ اللسان فصل سوم۔ [۳] حدیث عبداللہ عمر مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم۔

جس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے اور وہ اس کا رتبہ نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے اور کبھی ایسی بات کر جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے وہ اسے آسان جانتا ہے اور اس کی وجہ سے جہنم کے اتنے اندر چلا جاتا ہے جتنا مشرق و مغرب کا فاصلہ ہے یعنی جہنم کے انتہائی گہرے طبقے میں ڈال دیا جائے گا ف۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ کلام چار صورت پر ہوتا ہے ایک تو محض ضرر رہوتا ہے۔ دوسرا محض فائدے کا اور تیسرا جسمیں نقصان اور فائدہ دونوں ہے۔ چوتھا جسمیں نہ نقصان ہے اور نہ فائدہ۔ لہذا جسمیں صرف نقصان ہی ہے اس میں خاموشی لازم ہے ایسے ہی جسمیں فائدہ اور نقصان دونوں ہے اس لئے کہ ضرر کا دور کرنا ضروری ہے تاکہ فائدہ حاصل ہو اور جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان اسمیں بڑا وقت برباد کرنا ہے اور اس میں بڑا نقصان ہے اور جو کلام خیر محض ہے اس میں بھی ڈر ہے کیونکہ کبھی اس کے اندر ریا و نمائش کا شائبہ اور بیکار کلام ہو جاتا ہے جس کا امتیاز کرنا دشوار ہوتا ہے۔ لہذا ہر صورت میں خاموشی بہتر ہے کیونکہ زبان کی آفات بہت ہیں اور کسی مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کو کافر کہنا[1] جائز نہیں ہے اور جو کسی مسلمان کو کافر قرار دے وہ خود کافر ہو جاتا ہے مگر یہ کہ وہ سچا ہو یعنی جسے کافر قرار دیا ہے وہ کافر ہی ہو۔ اور ایسی ہی کسی کو لعنت[2] کرنا جائز نہیں اور جو کسی شخص یا چیز کو لعنت کرتا ہے وہ لعنت کے قابل نہ ہو تو وہ خود ہی ملعون ہو جاتا ہے اور جہنم کا اہل ہو جائے گا اور ہوا کو لعنت کرنا جائز نہیں۔ اس[3] لئے کہ وہ محکوم ہے۔ اور مسلمان[4] کو فاسق قرار دے اور وہ فاسق نہ ہو تو وہ خود فاسق ہے ایسے ہی جو مسلمان کو اللہ کا دشمن قرار دے وہ خود اللہ کا دشمن ہے اور اگر کوئی کسی کی برائی کرے اور دوسرا بھی اس کی برائی کرے تو اس کا گناہ اس پر ہو گا جس نے پہل کیا ہے کیونکہ وہی دوسرے کے لئے سبب بنا ہے جب تک کہ دوسرا زیادتی نہ کرے۔ ف۔ اور اگر دوسرا حد سے بڑھ جائے یعنی پہلے شخص سے زیادہ بدزبانی کرے تو دوسرا بھی حد سے بڑھنے کی وجہ گناہگار ہوتا ہے۔ اور کسی[5] مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کو لعنت کرنا زیبا نہیں ہے ف۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نہ کسی کو لعنت کرے اور نہ اس کی عادت ڈالے اور نہ اپنی زبان کو اسمیں ملوث کرے کیونکہ اگر وہ اللہ کے نزدیک ملعون ہے تو اس کو لعنت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور جو بہت زیادہ لعنت کرتا ہو اور اس کو عادت بنالے

---

[1] حدیث عبداللہ بن مسعود وابن عمر و ابوذر مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل اول [2] حدیث ابن عمر و ابن عباس و ابودرداء مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل دوم [3] حدیث عبداللہ بن مسعود، حدیث ابن عمر و ابوذر مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل اول [4] حدیث عبداللہ بن مسعود مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل اول ۱۲

وہ قیامت کے روز شاہد اور اہل شفاعت نہیں ہوگا۔ اور جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے اور خصوصیت سے جب سننے والا اس کے جھوٹ کو سچا سمجھتا ہو اس لئے کہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے انسان گناہ میں پڑ جاتا ہے اور گناہ کا انجام جہنم ہے۔ اور برابر جھوٹ بولتا ہے وہ جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور لوگوں میں جھوٹا مانا جاتا ہے اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں اور جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتے اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن دو شخص کو ایک کرنے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی کہنا کہ فلاں تمہاری تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں اگرچہ کہ اس نے یہ نہ کہا ہو اور ایسے ہی لڑائی میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی ایسی بات کرنا جس سے مسلمانوں کی طاقت ظاہر ہو جیسے ہمارا لشکر بہت ہے۔ اگرچہ کہ ایسا نہ ہو اور اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے اور ہر شخص پر سچائی لازم ہے اور سچائی سے نیکی کی توفیق ہوتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور بلند درجہ کی رہنمائی کرتی ہے۔ اور جو ہمیشہ سچائی سے کام لیتا ہے وہ اللہ کے نزدیک صدیقین میں لکھا جاتے ہیں۔ یعنی اس کی سچائی کی تعریف ہوتی ہے اور وہ سچائی میں نامور ہوتا ہے۔ اور جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دیتا ہے۔ جب کہ وہ جھوٹ ناجائز ہے تو اس کے لئے جنت کے کنارے ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو لڑائی چھوڑ دے جبکہ سچائی پر ہو تو اس کے لئے جنت کے وسط میں محل بنایا جاتا ہے۔ اور جو اپنی سیرا چھی بنالے یعنی خندہ پیشانی اور خوش کلامی سے پیش آئے اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجے میں محل بنایا جاتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا ناجائز ہے۔ اس کے لئے ہلاکت ہے اور جو جھوٹ بولتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسائے تو اس کو جہنم کے گڑھے میں ڈالا جائے گا جس کا نام ویل ہے۔ ف اور جو لوگوں کو خوش کرنے کے لئے سچائی سے کام لیتے ہیں اس میں کوئی بات نہیں لیکن اسے عادت نہیں بنانا چاہئے اور کسی کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا جائز نہیں اور جو ایسا کرتا ہو وہ جہنمی ہے۔ اور ایسے ہی کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ کی رحمت کو تنگ کرے یعنی یہ دعا کرے کہ مجھ پر رحم کر دوسروں پر نہ کر۔ اور بدکار نافرمان کی تعریف جائز نہیں ہے اور جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ غضب میں ہوتا ہے اور عرش تھرتھرانے لگتا ہے۔ ف ایسے ہی ظالم اور کافر کی تعریف کرنی بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ بدرجہ اولیٰ ناجائز ہے اور کسی کی تعریف اس کے سامنے جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس سے اس کے اندر غرور پیدا ہوتا ہے اور یہ اس کے

---

[1] حدیث ام کلثوم مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل اول [2] حدیث ام کلثوم باب ماینھی الخ فصل دوم [3] حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل دوم [4] حدیث ابوہریرہ و جابرؓ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل دوم [5] حدیث مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل اول [6] حدیث مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [7] انسؓ مشکوٰۃ باب فصل ثالث۔

دین کی ہلاکت کا موجب ہے جو حیات ابدی کا سبب ہے۔

اور جو کسی کے روبرو اس کی تعریف کرتا ہے[1] یعنی روپے کے لئے نظم یا نثر میں اس کے منہ میں دھول جھونک دینی چاہیئے اور اسے کچھ نہیں دینا چاہیئے۔ اور اگر کسی کی تعریف ضروری ہو اور اس سے دین کا فائدہ ہو تو چاہیئے کہ اتنی تعریف کردے کہ فلاں ایسا اور ایسا ہے اور اس کی اصل حالت[2] اللہ جانتا ہے بشرطیکہ یہ علم ہو کہ وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس کی تعریف کی ہے۔ اور یقین کے ساتھ یہ کہنا جائز نہیں کہ فلاں اللہ کے نزدیک اچھا ہے اور نیک ہے تاکہ اللہ کے علم پر حکم نہ ہو ف لیکن ان صحابہ اور عشرۂ مبشرہ کو اچھا کہنا جائز ہے جن کا نام حدیثوں میں آیا ہے۔

غیبت کا بیان

کسی کو ایسی بات کے ساتھ یاد کرنا غیبت ہے جسے وہ سنے تو اس کو برا لگے خواہ وہ چیز اس کے بدن اور عقل سے متعلق ہو یا اس کے دین یا دنیا سے یا اس کی سیرت اور طبیعت سے یا مال و اولاد یا چال چلن یا اور حرکات و سکنات سے ہو۔ اور غیبت کرنا جائز نہیں کیونکہ غیبت کرنا اپنے بھائی کی لاش کھانے کے برابر ہے۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ غیبت زنا سے بدتر ہے کیونکہ زانی توبہ کرے تو اللہ[3] اسے معاف کر دیتا ہے اس لئے کہ یہ اللہ کے حکم کی نافرمانی ہے۔ اور جو غیبت کرتا ہے اس کے لئے توبہ نہیں ہے اس لئے کہ وہ بندے کے بارے میں ہوتی ہے جب تک وہ اسے معاف نہ کردے۔ اور جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے استغفار کرے یعنی یہ دعا کرے کہ اللہ مجھے اور اس کو معاف کردے ف :۔ یعنی ان دونوں صورتوں کے سوا غیبت کا گناہ معاف نہیں ہوتا۔ ایسے[4] ہی کسی کی نقل کرنی جائز نہیں ہے چاہے قول کی نقل ہو یا فعل کی جیسے اس کی جیسی آواز بنائے، لنگڑا کر چلے، کیونکہ یہ بھی غیبت ہے اور حرام ہے اور یہ گناہ اتنا زبردست ہے کہ دریا میں ڈال دیا جائے تو دریا پر غالب آجائے اور اس کا پانی بدل دے ف یعنی اس کا ذائقہ اور رنگ و بو خراب ہو جائے اور غیبت کرنے سے

[1] حدیث ابوبکرہؓ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل اول [2] حدیث ابو سعیدؓ و جابرؓ مشکوٰۃ باب اللسان فصل ثالث [3] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل دوم [4] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل سوم ۱۲

وضو اور روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور فاسق کی اور ایسے ہی کافر کی غیبت جائز[1] ہے۔ اور ایسے ہی جو برملا گناہ کرتا ہے اور اسے بیان کرتا ہے۔ ف۔ جو اپنے پوشیدہ گناہ کو ظاہر کرتا ہے اس کا گناہ کبھی نہیں بخشا جائیگا اور ایسے ہی ظالم بادشاہ اور اہل بدعت کی غیبت جائز ہے جو بدعت کی دعوت دے رہا ہو۔ اور دین کی خیر خواہی اور شاہد و راوی حدیث کے تزکیہ کے لئے باتفاق محدثین غیبت جائز ہے، اور کسی کی چغل خوری[2] جائز نہیں کیونکہ اس سے کینہ و فساد پیدا ہوتا ہے اور چغلخور جنت میں نہیں داخل ہوگا ف کسی کی بات فساد کے لئے دوسرے کو پہونچانا چغلخوری ہے۔ ایسے ہی کسی کی برائی دوسرے کو پہونچانا جائز نہیں ہے یعنی دوسرے سے کسی کی برائی بیان کرنا کیونکہ اس سے کینہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور سخت کلام اور فحش بات کرنی جائز نہیں ہے اور جو ایسا بد کلام[3] ہو کہ لوگ اس کی بد کلامی سے ڈرتے ہوں تو وہ شخص قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے بدتر ہوگا اور کسی کے لئے دو رویہ ہونا جائز نہیں ہے اور جو دو منہ کا ہو اس کے لئے قیامت کے روز آگ کی دو زبان ہوگی ف دو رویہ وہ شخص ہے جو ایک کے پاس اس کے جیسی بات کرے اور دوسرے کے پاس جائے تو اس کے جیسی بات کرے۔ یا کسی کے سامنے ایسی بات کرے کہ وہ جانے کی میرا بڑا ہمدرد ہے اور اس کے پس پشت ایسی بات کرے جو اس کے لئے باعث تکلیف ہو۔ اور کسی مسلمان[5] کو ایسے گناہ پر جس سے توبہ کر لیا ہو عار دلانا جائز نہیں ہے اور جو ایسا کرتا ہے۔ وہ اپنی وفات سے پہلے وہی کام کرتا ہے۔ ف لیکن اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت اور پھٹکار کے لئے عار دلانا جائز ہے لیکن اس کی توہین و تنقیص کے لئے نہیں۔ اور کسی مسلمان کی تکلیف[7] پر خوش ہونا جائز نہیں[8] یعنی اگر کوئی مسلمان تکلیف میں پڑ جائے تو اس پر خوش نہ ہو اور جو کسی مسلمان کو تکلیف میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے تو اللہ پر رحم کرتا ہے اور اسے بلا سے آزاد کر دیتا ہے اور جو خوش ہوتا ہے اس کو تکلیف میں ڈال دیتا ہے۔

---

[1] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل اول [2] حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [3] حدیث ابوہریرۃ و حذیفہؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [4] حدیث ابن مسعود باب حفظ اللسان فصل دوم مشکوٰۃ۔ [5] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [6] حدیث عمارؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم۔
[7] حدیث خالدؓ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل دوم۔
[8] حدیث واثلہؓ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل ایضاً ۱۲

وعدے کا بیان

وعدہ کرنا جائز ہے اور وعدہ کر کے اسے پورا کرنا چاہیئے اور اگر کسی نے وعدہ پورا کرنے کے ارادے سے وعدہ کیا اور وعدہ پورا نہ ہو سکا یعنی عذر کی وجہ سے وعدے کے وقت پر نہیں آیا تو کوئی گناہ نہیں۔ ف لیکن وعدہ پورا نہ کرنے کی نیت سے وعدہ کرتا ہے تو پورا کیا یا پورا نہیں کیا گنا ہگار ہوگا اس لئے کہ یہ منافقوں کی خصلت ہے۔ اور بعض علماء کا خیال ہے کہ بغیر عذر وعدہ وفا نہ کرنا حرام ہے۔ اور اگر وعدے کے ساتھ انشاءاللہ کہا اور اسے پورا نہیں کیا۔ یعنی کسی عذر کی وجہ سے تو اس پر گناہ نہیں اگر دو شخص نے آپس میں کسی وقت کسی جگہ ملنے کا وعدہ کیا پھر ان میں سے ایک وقت سے پہلے آ گیا اور نماز کے وقت تک دوسرے کا انتظار کیا اور دوسرا اس وقت تک نہیں آیا تو وہ شخص اس کے بعد اٹھکر نماز کے لئے چلا گیا تو گناہگار نہیں ہوگا کیونکہ نماز کے لئے جانا ضروریات دین میں سے ہے اور اگر نماز کیلئے وقت سے پہلے بلا ضرورت اٹھ کر چلا گیا تو گناہگار ہوگا ف اگر کھانے، پینے یا پیشاب پاخانے وغیرہ کیلئے چلا گیا تو بھی گنہ گار نہیں ہوگا۔ ف اور میت کی طرف سے وعدہ پورا کرنا مستحب ہے یعنی اگر کسی نے کسی سے کوئی وعدہ کیا اور اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے اس وعدے کو پورا کرنا مستحب ہے چاہے جو وعدہ وفا کرے وارث ہو یا غیر وارث ہو۔ اور چھوٹے بچے سے کسی چیز کا وعدہ کرنا اور نہ دینا جائز نہیں یعنی بچہ روتا ہو تو اس سے کچھ دینے کا وعدہ کرنا اور نہ دینا جھوٹ میں لکھا جاتا ہے۔

خوش طبعی کا بیان

ف۔ خوش طبعی اس کلام کو کہتے ہیں جس سے بغیر تکلیف وغیرہ کے دوسرے کا دل خوش ہو اور اگر ایذاء کے ساتھ ہو تو تمسخر کہتے ہیں اور خوش طبعی جائز ہے یعنی دوسرے کا دل خوش کرنے اور لگاؤ

ؔ حدیث زید بن ارقم مشکوٰۃ باب الوعد فصل اول و دوم ؔ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الوعد فصل اول ؔ حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ باب الوعد فصل دوم ؔ حدیث انس و ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب المزاح ۱۲

پیدا کرنے کے لئے۔ لیکن بات ایسی ہونی چاہیئے جو جھوٹ اور خلاف واقعہ نہ ہو۔ جیسے کسی سے کہے کہ تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا کیونکہ یہ کلام اگرچہ بظاہر خلاف واقعہ ہے لیکن دراصل خلاف واقعہ نہیں کیونکہ اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے یا جسے کسی کو یہ کہنا ہے کہ اے دو کان والے، یا کسی بڑھیا سے کہنا کہ بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی کیونکہ جو لوگ بھی جنت میں جائیں گے وہ جوان ہو جائیں گے بوڑھے نہیں ہوں گے۔ اور ایسے ہی کسی کو بے خبری میں پیچھے سے پکڑنا جائز ہے یعنی خوش طبعی کے لئے لیکن اسے عادت نہیں بنانی چاہیئے۔

فخر کا بیان

ف۔ فخر یہ ہے کہ اپنی خاندانی شرافت لوگوں کے سامنے پیش کرے اور اپنے کو بڑا ثابت کرنے کیلئے اپنا حسب نسب بیان کرے جیسے میں ایسا ہوں اور میرا باپ ایسا اور میرا دادا ایسا۔ اور تکبر کے طور پر کسی کے لئے اپنے باپ دادا پر فخر کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ سب آدمؑ کی اولاد ہیں اور سب نسب میں برابر ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے اور مٹی پست و ذلیل ہے اس کے لئے بڑائی اور تکبر زیبا نہیں بلکہ اسے خاکسار رہنا چاہیئے اور جو اپنے ایام جاہلیت میں گذرے ہوئے اپنے باپ دادا پر فخر کرے تو اس سے کھل کر یہ کہا جائے کہ اپنے باپ کا ستر اپنے منہ میں ڈال لے اور جو باپ دادا پر فخر کرنے سے باز نہیں آتا وہ اللہ کے نزدیک گبریلے سے زیادہ ذلیل ہے جو اپنے منہ سے پاخانہ ڈھکیلتا ہے۔ لیکن جائز بات کے لئے باپ دادا پر فخر جائز ہے اور ایسے ہی دینی فائدے یا دشمن کے روبرو اپنی طاقت ظاہر کرنے کے لئے باپ دادا پر فخر جائز ہے۔ اور کسی کو کسی پر دین اور تقویٰ کی وجہ ہی سے فضیلت حاصل ہے لہٰذا بغیر دین و تقویٰ کسی فضیلت کا اعتبار نہیں چاہے وہ خاندان کا شریف ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بیٹا قرار دینا جائز نہیں ہے۔ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا دیا حالانکہ وہ اللہ کے بندے کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور رسول قرار دیا جائے۔ ف بندگی کا

---

۱ حدیث انس وابن عباسؓ مشکوٰۃ باب ایضاً ۲ حدیث ابو ہریرہ وابن عباس وابی بن کعب مشکوٰۃ باب المفاخرہ فصل دوم ۳ حدیث جابر مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ثالث ۴ حدیث عقبہ مشکوٰۃ باب المفاخرہ فصل سوم ۱۲ ۵ حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول ۱۲

خاص مقام اور خاص صفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں ہے کیونکہ اصل بندے وہی ہیں جو اس صفت میں سب سے کامل ہیں لیکن ان سب کے باوجود آپ اولاد آدم کے سردار ہیں۔

عصبیت کا بیان

ف۔ عصبیت کا معنیٰ اپنی قوم کی جائز و ناجائز حمایت کرنا اور ان کے لئے غصہ ہونا ہے اور تعصب کا بھی یہی معنیٰ ہے۔ اور متعصب وہ ہوتا ہے جو اپنی قوم کے لئے تعصب کرتا ہے اور جو ایک مذہب کے لئے شدت اور طاقت دکھاتا ہے۔ اور تعصب اور اپنی قوم کی ناجائز حمایت جائز نہیں اور جو تعصب رکھتا ہے وہ اسلام کی روش پر نہیں، ایسے ہی تعصب کی طرف بلانا جائز نہیں ہے یعنی باطل کی حمایت کے لئے لوگوں کو تیار کرنا۔ اور ایسے ہی جو تعصب پر جان دیدے وہ اسلام کی روش پر نہیں ہے لیکن اپنی قوم کی حمایت اور اس کے لئے جائز بات پر تعصب جائز ہے اور ایسے ہی اپنی قوم سے ظلم کو دور کرنا بلکہ لوگوں میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی قوم سے ظلم کو دور کرے ف لیکن ضرورت سے زیادہ نہیں، اگر زبان سے ظلم کو روک سکتا ہے تو مارپیٹ جائز نہیں اگر مارپیٹ سے حاصل ہو تو جان سے مار ڈالنا روا نہیں ہے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

اولاد[1] کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ہمدردی کرنی چاہیئے اور[2] جائز چیزوں میں ان کی فرمانبرداری واجب ہے۔ ایسے ہی ان کی رضا اور ان کی خدمت کو فرض کفایہ سے مقدم رکھنا واجب ہے۔ جیسے جہاد اور جنازہ وغیرہ پر۔ اور ماں باپ کے ساتھ نرمی سے پیش آئے تاکہ وہ خوش ہو جائیں اور بے ادبی نہ کرے اور نہ تکبر سے پیش آئے اور کسی کام میں ان کی پہل نہ کرے۔ اور ان کے لئے دعاء واستغفار کرتا رہے

۱ حدیث ابن مسعود جبیر بن مطعم مشکوٰۃ باب المفاخر فصل دوم ۲ حدیث ابو ہریرۃؓ باب البر والصلہ فصل اول۔ ۳ حدیث مغیرۃؓ باب وفصل ایضًا۔

۵ حدیث معاویہ مشکوٰۃ باب البر والصلہ فصل سوم۔

۶ ماخوذ از قرآن نصیحت ابراہیم ۱۲

اور ماں کا درجہ حسن سلوک میں باپ سے پہلے ہے۔ اور ایسے ہی والدین کا فر ہوں تو ان کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیئے اور خالہ ماں کا درجہ رکھتی ہے اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک میں ان کے جنازے کی نماز پڑھنا اور ان کے لئے دعاء کرنا اور ان کی وصیت پوری کرنا داخل ہے اور ان کے دوستوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک ہے ایسے ہی ان کے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ اور بڑا بھائی باپ کے درجہ میں ہے یعنی چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائی کا احترام کرنا اور اس کے ساتھ ادب سے پیش آنا چاہیئے اور اس کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ اور والدین کی نافرمانی جائز نہیں ہے۔ اور انکی فرمانبرداری جائز اور فرض کفایہ پر عمل سے بڑھ کر ہے۔ لیکن خدا کی نافرمانی اور شرک میں ان کی فرمانبرداری جائز نہیں ہے۔ اور انھیں جھڑکنا اور اف کرنا جائز نہیں ف اور بدزبانی کرنا اور مارنا اس سے بدتر ہے۔ اور ایسے ہی یہ جائز نہیں ہے کہ کسی کے والدین کو گالی دیجائے تاکہ وہ بھی اس کے والدین کو گالی دے۔ یعنی اپنے والدین کو گالی دینے کا سبب بننا ان کو خود گالی دینا ہے۔

والدین کی فرمانبرداری کا ثواب اور نافرمانی کا عذاب

ماں باپ کی خدمت کرنے اور انہیں خوش رکھنے کا بڑا ثواب ہے جو انہیں خوش رکھتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ خوش رہتا ہے اور جو ان کو ناخوش رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ناخوش رہتا ہے۔ اور ان کی خدمت اور رضا بہشت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ جو اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے اور ان کا حکم مانتا ہے اس کے لئے روز سویرے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک ہو تو یعنی صرف ماں یا باپ ہو تو ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور ایک یعنی صرف ماں یا باپ ہو تو ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جو اپنے ماں باپ کو پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ اس کی ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب

لہ حدیث اسماء مشکوٰۃ باب البر والصلہ فصل اول ےہ حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم سہ حدیث ابوسعید مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً ےہ حدیث ابوسعید مشکوٰۃ باب ایضاً فصل سوم ےہ حدیث مغیرہ باب البر والصلۃ فصل اول ےہ مضمون ایت وَقَضٰی رَبُّكَ اَلْاٰیۃ ےہ حدیث عبداللہ مشکوٰۃ باب البر فصل اول ےہ حدیث مشکوٰۃ باب البر فصل سوم ےہ حدیث ابن عباس و ابوبکر مشکوٰۃ باب البر فصل سوم۔

لکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ شرک کو چھوڑ کر ہر گناہ معاف کرتا ہے لیکن والدین کی نافرمانی کی سزا ضرور دیتا ہے اور وہ بھی اسی دنیا میں دیتا ہے۔ اور اگر والدین انتقال کر گئے ہوں اور کوئی اپنے والدین کا نافرمان رہا ہو اور اس کے بعد ان کے لئے دعا و استغفار کرتا رہے تو اللہ اسے فرمانبرداروں میں لکھ دیتا ہے۔ یعنی والدین کے لئے توبہ و استغفار کا اتنا فائدہ ہے کہ والدین ناخوش رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ انھیں اس سے خوش کر دے گا۔ اور ماں باپ کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک گناہوں کے معاف ہونے کا ذریعہ ہے یعنی والدین کے ساتھ حسن سلوک سے کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنیکا بھی یہی حکم ہے اور ایسے ہی والدین کی خدمت اور فرمانبرداری مشکلات کے آسان ہونے اور مصیبت سے رہائی کا ذریعہ ہے۔

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک

صلہ رحم اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے اور رشتہ توڑنا کبیرہ گناہ ہے۔ جو صلہ رحمی چھوڑ دیتا ہے اور رشتہ توڑتا ہے وہ جنت میں نہیں جائیگا اور جو رشتہ جوڑتا ہے اسے اللہ اپنی رحمت سے جوڑتا ہے اور جو رشتہ توڑتا ہے اللہ اسے اپنی رحمت سے دور رکھتا ہے۔ اور صلہ رحم وہ نہیں کرتا جو برابری کرتا ہو کہ کوئی اس سے حسن سلوک کرے تو اس کے ساتھ یہ بھی حسن سلوک کرے بلکہ صلہ رحم وہ کرتا ہے جس کا رشتہ توڑ دیا جائے یعنی اس کے رشتہ دار اس کا خیال نہ کریں اور وہ رشتہ کو جوڑتا ہو یا رشتہ داری کا پاس و لحاظ رکھتا ہو۔ اور اس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جسمیں کوئی شخص رشتہ کو توڑ رہا ہو۔ ف یعنی جو لوگ رشتہ توڑنے میں مدد کرتے ہیں یا اس کا انکار نہیں کرتے امیر سے بغاوت اور رشتہ کو توڑنے کے سوا کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جس کا عذاب دنیا اور آخرت دونوں میں ہو اور صلہ رحمی کے لئے اپنے نسب کو جاننا واجب ہے کیونکہ صلہ رحمی سے محبت پیدا ہوتی ہے مال میں فراوانی ہوتی ہے اور عمر دراز ہوتی ہے یعنی باپ دادا، ماموں اور دادیوں، نانیوں۔ اور ان کی اولاد اور تمام قرابتداروں کا علم رکھو اور ان کے نام یاد رکھو تاکہ جن سے حسن سلوک کرنا ہے

۱ حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب دفصل ایضاً ۲ حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب ایضاً ۳ حدیث ابن عمر مشکوٰۃ باب البر فصل سوم ۴ حدیث ابوہریرہ و جبیر بن مطعم مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول۔ ۵ حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب البر فصل اول ۶ حدیث عبداللہ بن ابی اوفیٰ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم ۷ حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب البر فصل ایضاً۔

تاکہ انھیں پہچان سکو۔ اور اول ان سے حسن سلوک کرنا ہے جو زیادہ قریب کے ہوں جیسے بھائی، بہن پھر ان کے بعد جو قریب تر ہوں جیسے چچا، ماموں ف اور اسی ترتیب سے چچا اور ماموں کی اولاد ہے۔ اس کا بقیہ بیان حصہ پنجم میں آگیا ہے۔

خلق خدا پر رحمت وشفقت کا بیان

ہر ایک کے اوپر خلق خدا پر رحم وشفقت کرنا واجب[1] ہے یعنی جو رحم کرنے کے اہل ہوں اور جو خلق خدا پر رحم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے اور جو خلق خدا پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا اور جو خلق خدا پر رحم نہ کرتا ہو وہ بدبخت ہے اور چھوٹے بچوں کو بوسہ دینا رحمت میں داخل[2] ہے اور جو بیٹی کی پرورش کرتا ہو یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہونچے یا اپنے خاوند کے پاس پہونچے تو وہ اس کے لئے آگ سے پردہ ہو گی۔ اور ایسا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو چھوٹے[3] پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا احترام نہیں کرتا وہ اسلام کی روش پر نہیں ہے۔ ایسے ہی جو نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔ اور سب مسلمان ایک شخص کے حکم میں ہیں یعنی ایک شخص کے اعضاء کے مانند ہیں اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو پورا بدن بیقرار ہوتا ہے اور اگر سر درد کرتا ہے تو پورا بدن بے تاب ہوتا ہے۔ یعنی تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایک تن ہوں اور آپس میں محبت کریں اور ایک دوسرے پر رحم کریں جب کسی کو تکلیف ہو تو سب مل کر اس کی مدد کریں اور اس کی تکلیف دور کرنے میں شریک ہوں اور صاحب ضرورت سائل آجائے تو اس کی سفارش کرائیں کار ثواب ہے۔ اور ایک مسلمان دوسرے کا بھائی ہے۔ کیونکہ شریعت[4] ماں کا حکم رکھتی ہے لہذا ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان پر ظلم کرے اور اسے ہلاکت میں چھوڑ دے اور جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی مشکل دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکل آسان کرے گا اور جو مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا عیب چھپائے گا یعنی

---

[1] حدیث جریرؓ مشکوٰۃ باب الشفقۃ علی الخلق فصل اول و حدیث عبداللہ بن عمرو ابو ہریرہ باب ایضًا فصل دوم [2] حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل اول [3] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل دوم [4] حدیث نعمان بن بشیر و ابو موسیٰؓ باب ایضًا فصل اول [5] حدیث ابو موسیٰ و ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا۔

اہل حشر سے اس کو پوشیدہ رکھے گا اور اس پر مواخذہ نہیں کرے گا۔ اور علماء نے لکھا ہے کہ اہل غیرت و حیاء کی پردہ پوشی مستحب اور بہتر ہے جو کوئی ناشائستہ کام کرتے ہیں تو اسے پردہ حیاء میں رکھتے ہیں اور جو بے حیاء ہو اور علی الاعلان برائی کرتا ہو اس کی پردہ پوشی جائز نہیں ہے بلکہ اس پر انکار کرنا واجب ہے اور اگر روکنے سے باز نہ آئے تو حاکم کو اس کی خبر دینی چاہیئے، اور ایک مسلمان کی چیزیں[۳] دوسرے مسلمان پر ناجائز ہیں جیسے اس کا خون، مال اور آبرو، اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ذلیل کرے اور حقیر جانے یعنی اس کی عیب جوئی یا اس کا مذاق اڑا کر اس کی توہین کرے۔ اور مسلمان کی مدد کرنا ضروری ہے چاہے ظالم ہو یا مظلوم ف۔ مظلوم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظالم کے ہاتھ سے بچایا جائے اور ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے۔ اور کسی بندے کا ایمان کامل[۴] نہیں ہوتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ لہذا مسلمان کو چاہیئے کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہو وہی دوسرے مسلمان کے لئے پسند کرے۔ اور پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اس کی خبر گیری کرنا واجب ہے۔ لہذا اس کے لئے جائز نہیں[۵] کہ خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے اور کسی مسلمان[۶] کے لئے جائز نہیں کہ اپنے ہاتھ یا زبان سے اپنے پڑوسی کو تکلیف دے یا اس کی برائی کرے کیونکہ جو پڑوسی کو تکلیف دیتا ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اور انسان کی اچھائی اور برائی کا علم اس کے پڑوسی سے ہوتا ہے اور جب[۵] تین شخص ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو شخص کا رازداری کی بات کرنا جائز نہیں ہے۔ جب تک لوگوں سے مل نہ جائیں کیونکہ اس سے وہ شخص آزردہ ہوتا ہے ف اس کے ملول ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس پہ خیال ہو سکتا ہے کہ شاید میرے خلاف بات ہو رہی ہو یا مجھے مشورہ کا اہل نہیں سمجھا گیا لیکن لوگ زیادہ ہوں یعنی تین سے زیادہ اور دو شخص الگ ہو کر کانا پھوسی کریں تو کوئی بات نہیں اور دین خیر خواہی کا نام ہے لہذا مسلمان کو چاہیئے کہ اللہ کی، اس کی کتاب کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں[۶] کی خیر خواہی کرے ف۔ اللہ کی خیر خواہی، اللہ کی وحدانیت اور صفات پر ایمان لانا اور اس کی صفات میں الحاد کو ترک کرنا اور اس کی عبادت و فرمانبرداری

---

[۱] حدیث ابن عمرؓ و ابو ہریرہؓ و انسؓ باب الشفقۃ فصل اول ۱۲ [۲] حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل اول [۳] حدیث ابن عباس و ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [۴] حدیث انس و ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول [۵] حدیث ابن مسعود مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ایضاً۔

[۶] حدیث تمیم داریؓ باب الشفقۃ فصل اول ۱۲

خلوص نیت سے کرنا اور اسے احکام کو پورا کرنا اور نواہی سے باز رہنا اور اس کی نعمت کا اقرار کرنا اور اسکا شکریہ ادا کرنا اور اس کے فرمانبرداروں سے محبت کرنا اور اس کے نافرمانوں سے دشمنی رکھنا ہے اور اس کی کتاب کی خیرخواہی یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے اور اللہ کے پاس سے ہے اور اس پر عمل کرے اور اس کی تلاوت اور اس کا احترام کرے اور اس کے رسول کی خیرخواہی اس کی نبوت کی تصدیق کرنا اور اس کے لائے ہوئے دین کو ماننا اور ان کی فرمانبرداری کرنا اور اپنی جان اور اولاد اور ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ عزیز رکھنا ہے۔ اور مسلمان حاکموں کی خیرخواہی ان کی نیک باتوں کو ماننا بری باتوں کو نہیں اور ان سے بغاوت نہ کرنا ہے اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی انہیں دین و دنیا کی بھلائی کی ہدایت کرنا اور انھیں فائدہ پہونچانا اور جس قدر ہو سکے ان سے ضرر کو دور کرنا ہے۔ اور بوڑھے کی مدد اور اس کا احترام کرنا بڑے ثواب کا کام ہے اور جو نوجوان کسی بوڑھے کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے جو اس کی عزت کرے ف اس لئے کہ جو خدمت کرتا ہے اس کی خدمت کی جاتی ہے۔ اور ایسے ہی حافظ قرآن کی عزت کرنے کا بڑا ثواب ہے جس نے حافظ قرآن کی قدر کی گویا اس نے اللہ کی قدر کی لیکن یہ اس حافظ کا حکم ہے جو اس کے لفظ و معنی میں حد سے نہ بڑھے اور ایسے ہی عادل بادشاہ کا احترام کرنے کا بھی بڑا ثواب ہے ف:- عادل کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب ہو۔ اور اپنی اولاد کو ادب سکھانا ڈھائی سیر غلہ صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور جس کے سامنے کسی مسلمان کی غیبت اور بے آبروئی کیجائے اور وہ اسے روک سکتا ہو تو چاہیئے کہ اس کی غیبت سے روک دے اور اگر اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیگا اور اگر طاقت رکھتے ہوئے اس کی مدد نہیں کی تو اس کے مدد نہ کرنے کا بدلا اللہ تعالیٰ اس سے دنیا و آخرت میں لے گا یعنی اللہ اس کی وہاں مدد نہیں کرے گا جہاں وہ اللہ کی مدد چاہتا ہو گا یعنی دنیا و آخرت دونوں میں اس کی مدد نہیں فرمائیگا اور جو کسی مسلمان کی حفاظت کرے گا یعنی اس کی آبرو کو غیبت سے بچائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے بدن کو جہنم کے عذاب سے بچائیگا۔ اور کسی مسلمان پر الزام لگانا جائز نہیں ہے۔

ا حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل اول

۲ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم

۳ حدیث انسؓ و جابرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم ۱۲

۴ حدیث معاذؓ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل دوم

اور جو کسی مسلمان پر کسی عیب کا الزام لگائے اور اس سے اس کا مقصد اسے بدنام کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو پل صراط پر اس وقت تک کے لئے روک دے گا جب تک اپنے گناہ سے پاک نہ ہو۔ اور لوگوں کو ان کے رتبے پر رکھنا واجب[1] ہے ف یعنی ہر ایک کے رتبہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ ایک شریف اور باعزت ہوتا اور ایک شخص خسیس اور کمینہ ہوتا ہے تو دونوں کا احترام یکساں نہیں ہونا چاہیئے جو عزت دار ہو اس کا احترام اس کے لحاظ سے ہونا چاہیئے اور جو ذلیل ہو اس کا کم۔ اور لوگوں میں بہتر وہ شخص ہے کہ لوگ جس کی بھلائی کی امید رکھتے ہوں اور اس کی برائی سے پُرامن ہوں اور لوگوں میں بدتر وہ ہے کہ جس کی بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کی برائی سے لوگ امن میں نہ ہوں۔ اور جس[2] نے کسی مسلمان کی ضرورت پوری کر دیا اور اس کی ضرورت پوری کر کے اسے خوش کرنا چاہتا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کر دیا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کر دیا اللہ تعالیٰ اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو کسی مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر[3] بخشش لکھتا ہے اور ان میں سے ایک بخشش اس کی دنیا و آخرت کے کاموں کا سدھار ہوتی ہے۔ اور اللہ کا سب سے پیارا وہ شخص جو اس کے عیال یعنی اس کی مخلوق کی ساتھ حسن سلوک کرتا ہے ف ایک شخص کا عیال وہ ہوتا ہے جس کی وہ پرورش اور کفالت کرتا ہے۔ لہذا غیر اللہ کے لئے اس کا استعمال مجازاً ہوتا ہے ورنہ اصل رازق اور پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور غریبوں اور بیواؤں کے لئے جو کوشش کرتا ہے وہ مجاہد فی سبیل اللہ کے مانند ہے یعنی اس مجاہد کے برابر ہے جو تمام رات نماز پڑھتا ہے ایسا شخص جو بیوہ اور غریب کا خیال رکھتا ہے اس شخص کے برابر ہے جو تمام رات نماز پڑھتا ہے اور سستی نہیں کرتا اور اس روزے دار کے مانند ہے جو شب و روز روزے رکھتا ہے اور کبھی افطار نہیں کرتا یعنی وہ صائم الدھر ہوتا ہے اور یتیم کی پرورش کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ جو شخص یتیم کی پرورش[5] کرتا ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور جو شفقت سے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر دے اور اس کی غرض اللہ کی رضا جوئی کے سوا[6] اور کچھ نہ ہو تو اس کے لئے ہر اس بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پھرتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو[7] یتیم کو کھانے پینے کے لئے جگہ دیتا ہے

---

[1] حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً [2] حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل سوم۔
[3] حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل ایضاً [4] حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل اول
[5] حدیث سہل مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل اول
[6] حدیث ابو امامہ و ابن عباس مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم
[7] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل دوم۔

تو اللہ تعالیٰ بلاشک اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے مگر یہ کہ کوئی ایسی برائی نہ کیا ہو جسے معاف نہیں کیا جاتا یعنی شرک نہ کیا ہو، اور جو تین بیٹوں یا تین بہنوں کی پرورش کرتا ہے اور انھیں ادب سکھاتا ہے اور ان پر شفقت کرتا ہے یہاں تک کہ انھیں بے پروا کر دیتا ہے یعنی ان کی شادی ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔ ایسے ہی اگر دو بیٹی یا دو بہن یا ایک بیٹی یا ایک بہن کی پرورش کرتا ہے تو اس کے لئے بھی یہی ثواب ہے اور جو عورت[۱] اپنے خاوند سے جدا ہوجائے یعنی بیوہ ہوجائے اور اپنے یتیموں کی پرورش میں لگ جائے۔ اور شادی نہ کرے تو اس کے لئے بڑا ثواب ہے۔

محض اللہ کیلئے محبت رکھنے کا بیان

ایمان کا سب[۲] سے پائیدار کڑا اللہ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔ یعنی کسی کو دوست رکھے تو اللہ کے لئے اور کسی سے دشمنی رکھے تو اللہ کے لئے بایں طور کہ دیندار ہونے کی وجہ سے اس سے دوستی رکھتا ہو اور اس کی بے دینی کی وجہ سے اسے دشمن رکھتا ہو۔ اور جب کوئی شخص کسی کو دوست[۳] رکھے تو اللہ کی رضا کے لئے رکھے اور جب بندہ اللہ کی رضا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے تو اس کے لئے اللہ کی محبت لازم ہوجاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے۔ اور جو دو شخص آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھتے ہوں اور ایک ساتھ بیٹھتے ہوں اور ان کی محبت رشتہ داری یا مال کی وجہ سے نہ ہو بلکہ محض اللہ کے لئے محبت ہو تو ان کے چہرے قیامت کے روز نورانی ہوں گے یا وہ خود نور ہوں گے اور نور کے منبروں پر ہوں گے اور انھیں جنت میں ہیرے[۴] کے بالاخانے ملیں گے جو ایسے روشن ہوں گے جیسے ستارے روشن ہوتے ہیں اور ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ اور جس وقت سب کو خوف اور غم ہوگا انھیں کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ جو لوگ اللہ کے لئے آپس میں محبت کریں گے قیامت کے روز جب کوئی سایہ نہیں ہوگا تو وہ عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے[۵] سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں

---

[۱] حدیث عوف مشکوٰۃ باب دفضل الیھما [۲] حدیث معاذ وابن عمر وابن عباس باب الحب فی اللہ فصل دوم [۳] حدیث ابوھریرہ باب الحب فی اللہ فصل اول ۱۲ [۴] حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ فصل اول [۵]

فلاں سے محبت رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو اور جبریل اس سے محبت کرتے ہیں پھر جبریل اہل آسمان کو آواز دیتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے اس لئے تم بھی اس سے محبت رکھو اور اہل آسمان اس سے محبت کرتے ہیں پھر اس کی پذیرائی اہل زمین میں رکھدی جاتی ہے اور اہل دنیا اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ میں فلاں سے ناراض ہوں تم بھی اس سے ناراض ہو جاؤ پھر اہل آسمان اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر اس کی عداوت اہل زمین میں رکھدی جاتی ہے اور تمام اہل زمین اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جس سے اہل دنیا محبت رکھیں اس سے محبت کرنی چاہیئے اور جس سے اہل دنیا ناراض ہوں اس سے عداوت رکھنی چاہیئے کیونکہ یہ خدا کی دوستی اور دشمنی کا نشان ہے۔ اور جو شخص کسی سے دوستی رکھتا ہو وہ[1] قیامت کے روز اس شخص کے ساتھ ہوگا یعنی جو علماء، اولیاء اور صلحاء، اتقیاء سے محبت رکھے گا وہ قیامت کے روز انہیں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور جو کافروں اور نافرمانوں سے دوستی رکھے گا وہ قیامت کے روز انھیں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ لہذا یہ لازم ہے کہ نیکوں کی دوستی اور ساتھ کیا جائے اور بروں کی دوستی اور ساتھ سے پرہیز کیا جائے۔ اور مومن[2] کے ساتھ رہنا جائز ہے اور اپنا کھانا اسی کو کھلانا چاہیئے جو نیک ہو تاکہ اسے اس سے عبادت کی قوت حاصل ہو لیکن بھوک مٹانے کے لئے کافر کو بھی کھلانا جائز ہے اور جب کوئی اپنے مسلمان بھائی سے محبت رکھتا ہو تو اسے خبر کر دینی چاہیئے[3] کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ کیونکہ جب اسے علم ہوگا تو وہ بھی اس کو دوست رکھے گا اور اس کی محبت کا فرض ادا کرے گا اور اس کا خیر خواہ رہے گا۔ اور جب بھی کوئی کسی سے دوستی کرے تو اس کا نام اور اس کے والد کا نام اور قبیلے کا نام پوچھ لے۔ کیونکہ اس سے محبت استوار ہوتی ہے۔ اور جب کوئی اپنے مسلمان[4] بھائی سے ملنے کے لئے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں اور سب اس کے لئے دعاء واستغفار کرتے ہیں وہ یہ دعاء کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس نے تیرے لئے ملاقات کی ہے لہذا تو اسے اپنے رحم اور بخشش سے پیوست کردے۔ لہذا یہ کام ہو سکے تو کرنا چاہیئے۔ اور اگر دو شخص اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں اور مثلاً ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز دونوں کو ایک ساتھ

---

[1] حدیث ابن مسعود وانس مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ۔

[2] حدیث ابوسعید وغیرہ مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ فصل اول ۱۲

[3] حدیث مقدام ویزید مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ فصل دوم۔

[4] حدیث ابوہریرہؓ وابوذرؓ مشکوٰۃ باب الحب فصل اول۔

کرے گا یعنی جنت کے اندر اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہی وہ بندہ ہے جس سے تم محبت رکھتے تھے۔ اور جب بندہ کسی سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرتا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان سے تین روز تک تعلق نہ رکھے اور تین روز کے بعد چاہئے کہ مل کر ایک دوسرے کو سلام کریں۔ پھر دوسرا جواب دے تو دونوں کو ثواب ملتا ہے اور نہیں تو دونوں کا گناہ اس پر ہوتا ہے جس نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ لیکن تین دن یا اس سے کم ترک تعلق ناجائز نہیں اور دونوں میں بہتر وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرتا ہے ف اگر ترک تعلق ذاتی وجہ سے ہو مثلاً اس کی غیبت کی ہو یا اور تکلیف پہونچائی ہو تو تین دن سے زیادہ جائز نہیں لیکن اور اگر امور دین میں تقصیر کی ہو جیسے کہ بدعت کا کام کرتا ہو تو جب تک توبہ نہ کرے اس سے تعلق نہ رکھنا جائز ہے اور احیاء العلوم میں صحابہ کی جماعت سے اس بنیاد پر تاحیات ترک تعلق منقول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحابہ کرام جنگ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے ان سے پچاس روز تک ترک تعلق اور سلام نہ کرنے کا حکم دیا تھا الحاصل امور دین میں تین روز سے زیادہ بھی ناراض ہونا جائز ہے لیکن نیت صاف ہونی چاہیے اسمیں نفسانیت کا کوئی شائبہ نہیں ہونا چاہیے اور کسی سے بدظنی ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بڑی جھوٹی بات ہے یعنی کسی سے بدظنی یہ حکم کرتی ہے کہ وہ برا ہے حالانکہ واقعہ میں وایسا نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کا حکم جھوٹ کا ہے۔ اور ایسے ہی کسی کے پیچھے پڑنا اور جاسوسی کرنا جائز نہیں ہے۔ یعنی لوگوں کے پوشیدہ عیوب کا پتہ لگانا۔ اور حسد کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور نہ آپس میں بغض رکھنا جائز ہے۔ اور حرص جائز نہیں ہے اور نہ ایک دوسرے کی غیبت جائز ہے اور اللہ کے بندوں کو چاہیئے کہ مل کر بھائی بھائی ہو جائیں۔ اور کسی مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان سے عداوت رکھنی جائز نہیں ہے کیونکہ سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر بندے کو جو شرک نہ کیا ہو بخش دیا جاتا ہے مگر جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو جب تک آپس میں مل نہ جائیں۔ ف یہ ظاہر ہے کہ بخشش دل کی صفائی اور عداوت نہ رکھنے پر موقوف ہے چاہے دوسرے کا دل صاف ہو یا نہ ہو۔ اور دو شخص کو ملانا نماز، روزہ اور صدقہ سے افضل

---

۱ حدیث ابوایوبؓ مشکوٰۃ باب ماینھی عنہ فصل اول ۲ حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب التھاجر فصل دوم ۳ حدیث ابوہریرہ باب ماینھیٰ عنہ فصل اول۔

۴ حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب وفصل ایضًا۔

۵ حدیث ابودرداء مشکوٰۃ باب ماینھیٰ عنہ فصل دوم۔

اور دو شخص میں فساد پیدا کرنا دین میں رخنہ پیدا کرنا ہے اور بے وجہ کسی مسلمان کو نقصان پہونچانا جائز نہیں ہے ۔ اور جو کسی مسلمان[1] کو نقصان پہونچائے گا ۔ اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہونچائے گا یعنی عذاب دے گا اور جو کسی مسلمان کو مشکل میں ڈالے گا اسے اللہ تعالیٰ مشکل میں ڈالے گا ۔ اور مکر کرنا یعنی پوشیدہ ضرر پہنچانا جائز نہیں اور جو مسلمان کو خفیہ ضرر[2] پہنچاتا ہے وہ ملعون ہے اور کسی مسلمان کو تکلیف دینا اور عار دلانا جائز نہیں ہے ف یعنی اس گناہ پر طعنہ دینا جو پہلے کبھی کیا ہے اس کے توبہ کرنے کا پتہ ہو یا نہ ہو لیکن بحالت گناہ جو قادر ہو اس کے لئے عار دلانا واجب ہے ۔ اور جو شخص[3] اپنے مسلمان بھائی کا عیب کھولیگا اللہ تعالیٰ اس کا عیب کھولے گا یعنی اس کو رسوا کرے گا ۔ اور اس کی برائیاں ظاہر کرے گا اگرچہ کہ اس نے اپنے مکان کے اندر کی ہوں ۔ اور کسی مسلمان کی آبرو میں ناجائز زبان درازی کر[4]نی جائز نہیں ہے ف یعنی اس کی غیبت اور برائی کرنی اور اس پر تکبر کرنا اور اسے بے وجہ حقیر جاننا اور جو کسی مسلمان کی عزت میں زبان درازی کرے گا قیامت کے روز اس کے ناخن پیتل کے بنا دیئے جائیں گے جن سے وہ اپنا چہرہ اور سینہ نوچیگا ۔ اور ریا و نمائش[5] جائز نہیں ہے سنانا اور دکھانا یعنی اپنی تعریف کرنی اور اپنی خوبیاں دکھانی تاکہ لوگ دیکھیں اور سنیں اور اس سے عقیدت رکھیں اور جو ریاکاری کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے رسوا کرے گا ۔ اور اس سے لوگوں کو پھنسائے جیسے اپنے پیر کی تعریف کرے تو اللہ اسے قیامت کے روز ذلیل کریگا ، ایسے ہی جو کسی کی عبادت وتقویٰ کی تعریف اسلئے کرے کہ لوگ اس سے عقیدت رکھیں اسکی عزت کریں یعنی ایسے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اعلان کریں کہ یہ جھوٹا ہے اس نے ایک شخص کو اپنی نفسانیت کے لئے جھوٹی ناموری دی اور اس کے بعد اسے جھوٹ کا عذاب دیا جائے گا ۔ مسلمان[6] کو اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیئے کیونکہ اللہ سے حسن ظن رکھنا اعمال حسنہ میں داخل ہے ۔ عبادت ترک کر دینا زیبا نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے کہ عمل نہ کرو اور اللہ پر اعتماد رکھو اور اس سے حسن ظن رکھو ۔ اور ایسے ہی مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیئے اور اس کے ساتھ[7] بھلائی کا اعتقاد رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ بھی عبادات حسنہ میں داخل ہے اور اگر کوئی کسی کو چوری کرتے دیکھ لے اور اس سے کہے کہ میں نے تمہیں چوری کرتے دیکھا ہے اور وہ قسم کھا جائے کہ میں نے چوری نہیں کی تو اس کی قسم مان لینی چاہیئے اور اسے چوری کا الزام نہیں دینا چاہیئے بلکہ اپنے علم کو الزام دینا چاہیئے ۔ ف اور

---

[1] حدیث ابو صرمہ و ابوبکر صدیقؓ مشکوٰۃ باب ما ینہیٰ عنہ فصل دوم [2] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب ما ینہیٰ عنہ فصل دوم [3] حدیث ابو هریرة مشکوٰۃ باب التهاجر فصل دوم [4] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل ایضًا [5] حدیث ابو هریرة و ابن عباس مشکوٰۃ باب الحذر فصل اول [6] حدیث ابوهریرة مشکوٰۃ باب التهاجر فصل سوم ۱۲

یہی ہر بات کا حکم ہے کوئی حلف لے اور اپنا علم اس کے برخلاف ہو تو اپنے علم پر الزام رکھنا چاہیئے اور خدا کے نام کے احترام کے لئے اس کی حلف کے بموجب عمل کرنا چاہیئے اور اگر کوئی اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کرے تو اس کی معذرت[۱] قبول کرلینی چاہیئے خواہ اس کا عذر جائز ہو یا ناجائز۔ اور جس نے اپنے مسلمان بھائی سے عذر کیا اور اس نے اس کا عذر قبول نہیں کیا اور کہا کہ تیرا عذر میں قبول نہیں کروں گا تو اس پر صاحب مکس کے برابر گناہ ہوگا صاحب مکس وہ ہوتا ہے جو ظلم سے لوگوں کا مال لے لیتا ہے یعنی وہ جنت میں نہیں جائے گا اور نہ حوض کوثر پر وارد ہوگا۔

ڈر اور نیک کاموں میں دیر کرنے کا بیان

ف:۔ انسان کو چاہیئے کہ لوگوں کے شر و فساد اور زمانے کی آفات سے خواہ ان کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے چوکنا رہے اور اپنے کام میں ہوشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے کسی کام میں جلد بازی نہ کرے اور بردباری کو اپنائے لیکن جس کار خیر میں جلدی کرنے کا حکم ہے اسمیں جلدی کرنی چاہیئے جیسے نماز وغیرہ میں۔ اور مومن ایک بل سے دوبارہ نہیں ڈسا جانا چاہیئے[۲]۔ ف یعنی دین کا دشمن وعدہ شکن ہو تو اسے معاف نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ تغافل اور برداشت کرنا چاہیئے۔ اور نہ فریب کھانا چاہیئے۔ کسی بھی کام میں دیر اللہ کی طرف[۳] سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے یعنی اس کے وسوسے کی وجہ سے ف یہ دنیا کے کاموں کے لئے ہے لیکن دین کا کام یا جس کے خیر ہونے میں کوئی شک نہ ہو یعنی اچھے کاموں اور دین کے کاموں میں جلدی کرنی شیطان کی طرف سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ یعنی وہ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں مثلاً نماز کا وقت ہو تو فوراً اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے اس میں دیر نہیں کرنی چاہیئے بلکہ جلد ادا کرلینی چاہیئے لیکن ارکان نماز میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے کہ رکوع و سجدہ پورا ہی نہ ہو اور جب کسی کام کا ارادہ ہو تو اس کا انجام دیکھنا چاہیئے اور اس[۴] کی اچھائی و برائی کو سوچنا چاہیئے اگر اسمیں اچھائی ہو تو کرنا چاہیئے اور برائی کا اندیشہ ہو تو نہیں کرنا چاہیئے۔ اچھی سیرت اور اچھا کردار اور کام میں سکون اور اعتدال پسندی اور افراط و تفریط سے پرہیز نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ یعنی پیغمبروں کی ایک فضیلت ہے لہذا جس نے

---

[۱] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب التہاجر فصل سوم [۲] حدیث ابوہریرہؓ و ابن عباسؓ باب الحذر فصل اول [۳] حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب الحذر فصل اول [۴] حدیث عبداللہ بن سرس و ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب الحذر فصل دوم ۱۲

اس پر عمل کیا اس نے پیغمبروں کی روش اپنائی اور اگر کوئی شخص کوئی بات کرے جسے راز میں رکھنا چاہتا ہو تو وہ بات امانت ہے یعنی جس کو بتایا ہے وہ اسمیں خیانت نہ کرے یعنی اس کو ظاہر نہ کرے۔ اور جب کوئی شخص مشورہ لے تو اسے بہترین مشورہ دینا چاہیئے یعنی جو بات اس کے لئے بہتر ہو وہی بتلائے۔ اور مومن جب اہل مجلس کو برا کام کرتے دیکھے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو عام کرے لیکن مجلس کی تین برائیوں کو پہونچانا جائز ہے اگر یہ سنے کہ فلاں کو مار ڈالوں گا یا فلاں عورت سے زنا کروں گا یا فلاں کا مال ظلم سے چھین لوں گا۔ تو یہ باتیں ان تک پہونچادینی چاہئیں جن کے بارے میں ڈر ہو تاکہ وہ اپنی حفاظت کرلیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا اور عقل سے بہتر اور کامل تر اللہ نے کوئی چیز نہیں پیدا کی ہے۔ اور تکلیف وخطاب۔ اور ثواب وعقاب عقل پر ہے جس میں عقل نہیں اس پر شریعت کا حکم نہیں ہے اور نہ اس کے لئے ثواب وعذاب ہے اور انسان کو قیامت کے روز اس کی عقل کے لائق بدلا دیا جائے گا اگرچہ نماز، زکوٰۃ، روزہ وغیرہ نیک عمل کرتا ہو۔

ف:۔ یہاں عقل کا معنی تمیز اور اچھائی، برائی اور مبدأ و معاد کا جاننا اور آفات نفس سے پرہیز کرنا اور نیک اعمال کرنا ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ جو بھی عمل کرے وہ عقل وتدبیر سے کرے اور اس کے انجام کو سامنے رکھے اور اس کی اچھائی اور برائی کو دریافت کرے۔ اور مصارف میں اعتدال معیشت ہے۔ اور لوگوں کی دوستی نصف عقل ہے اور تحقیق کے ساتھ مسئلہ پوچھنا آدھا علم ہے۔

ف:۔ یعنی مصارف میں کمی یا زیادتی نہ کرنی اور لوگوں سے دوستی رکھنی صالحین سے محبت کرنی گویا پوری عقل یہ ہے کہ کچھ کسب کار کرے اور آپس میں محبت بھی رکھے اور پرہیزگاری کے مانند کوئی تقویٰ نہیں ہے۔

ف:۔ تقویٰ کا معنی ناجائز چیزوں سے پرہیز کرنا ہے اور حسن سیرت جیسی کوئی فضیلت نہیں ہے۔

نرمی کا بیان

انسان کو چاہیئے کہ ہر کام میں نرمی اور آسانی کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے وہ اپنے بندوں کے لئے

۱؎ حدیث ابوھریرۃ وجابر مشکوٰۃ باب الحذر فصل دوم۔

۲؎ حدیث ابوھریرۃ ابن عمر وابوذر مشکوٰۃ باب الھما فصل ثالث

۳؎ حدیث ابن عمر باب الحذر فصل سوم ۱۳

۴؎ حدیث مشکوٰۃ باب الرفق فصل اول۔

آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں۔ اور نہ ایسی چیزوں کی تکلیف دیتا ہے۔ جوان کے بس سے باہر ہو یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے چاہتا ہے کہ آپس میں نرمی اور رحم کریں اس لئے کہ اللہ تعالے رحم کو دوست رکھتا ہے۔ یعنی اس سے خوش ہوتا ہے اور نرمی پر وہ چیز دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا۔ اور جس چیز میں نرمی ہوتی ہے۔ وہ اسے زینت دیتی ہے اور جس چیز میں نرمی نہیں ہوتی وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔ لہذا انسان کے لئے لازم ہے کہ نرمی اور رحم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ نرمی سے فائدہ اور سختی سے ضرر پہونچتا ہے[1] اور جو نرمی کرتا ہے وہ دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر لیتا ہے۔ اور جو نرمی سے محروم ہوتا ہے وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم ہوتا ہے اور اس پر جہنم کی آگ حرام ہے جو نرم طبیعت نرم خو اور لوگوں سے قریب رہتا ہے۔

شرم وحیا کا بیان

ف :۔ حیا اس کیفیت کا نام ہے جو انسان میں عیب اور برائی کے ڈر سے پیدا ہوتی ہے انسان کو شرم وحیاء سے آراستہ ہونا چاہیئے اس لئے کہ شرم وحیاء[1] ایمان کا ایک شعبہ ہے اور ایمان کا انجام جنت ہے۔ اور حیاء بھلائی ہی لاتی ہے اور حیاء کی سب صورتیں بہتر ہیں اور حیاء بری اور بد ترین چیزوں سے باز رکھتی ہے اور جب حیا نہیں رہ جاتی تو برائی[2] سے باز نہیں رہتا گناہوں[3] میں ملوث ہو جاتا ہے اور حیا اور ایمان آپس میں ساتھی[4] ہیں ایک نہ ہو تو دوسرا بھی نہیں رہ جاتا۔

اچھی خصلت کا بیان

انسان کو نیک خو اور خوش خلق بننا چاہیئے۔ سب سے بہتر نیکی اچھی سیرت[1] ہے اور سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کی سیرت اچھی ہو اور سب سے بہتر چیز جو انسان دیا گیا ہے وہ نیک سیرت ہے اور جو خوش سیرت ہوتا ہے اسے رات کی نماز اور دن کے روزے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اور میزان میں سب سے ثقیل اچھی سیرت

۱؎ حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم۔ ۲؎ حدیث ابن عمر و عمران و ابن مسعود وغیرھم رضوان اللہ علیہم مشکوٰۃ باب الرفق ۳؎ حدیث نواس بن سمعان و عبداللہ بن عمرو مشکوٰۃ باب ایضاً ۱۲۔ ۳؎ حدیث ابو درداء مشکوٰۃ باب الرفق۔

ہوگی۔ ہر دین کی ایک عمدہ صفت ہے اور اسلام کی عمدہ صفت حیا ہے اور بدزبان اور درشت خو جنت میں نہیں جائے گا۔ اور بے حیائی جائز نہیں اسلئے کہ بے حیائی برائی ہے اور برائی کا انجام آگ ہے اور بیہودہ اور فحش بکنا جائز نہیں ہے اسلئے کہ فحش کلام اور بیہودے کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ رہنا اور انکی تکلیف پر صبر کرنا اکیلے رہنے سے بہتر ہے۔

غصہ اور تکبر کا بیان

غصہ نفس کا ہیجان ہوتا ہے جو بدلہ لینے کے وقت اور تکلیف کو دور کرنے کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ اور تکبر کی وجہ سے خود پسندی اور خود رائی ہوتی ہے یعنی دوسروں سے خود کو بہتر جاننا تکبر ہے اور تکبر کا ضد خاکساری ہے اور خاکساری بڑائی اور چھوٹائی کے درمیان اعتدال کا نام ہے۔ بڑائی اور کبر یہ ہے کہ جو رکھتا ہو اس سے زیادہ کا دعویٰ کرے۔ اور چھوٹائی وصغر یہ ہے کہ اپنے رتبہ سے نیچے آجائے اور جو اس کا ہو اسے بھی چھوڑ دے۔ اور تواضع دونوں کے درمیان اعتدال کا نام ہے۔ اور غصہ ناجائز ہے اسلئے کہ غصہ ایمان کو برباد کر دیتا ہے جیسے سرکہ شہد کو لہٰذا جب کسی کو غصہ آئے تو ٹھنڈے پانی سے وضو کرے اسلئے کہ غصہ شیطان کے اغوار سے ہوتا ہے۔ اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔

ف:۔ سرد پانی کا استعمال غصہ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے یہ آزمودہ ہے اور ایسے ہی ٹھنڈا پانی پینے سے بھی اسلئے جب غصہ آئے تو سب سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہیئے اس سے بھی غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے جب غصہ آئے تو کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اس سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے۔

ف:۔ شرح السنہ میں اس کی حکمت یہ لکھی ہے کہ تاکہ غصہ میں کوئی حرکت نہ پیدا ہو جس کا انجام پشیمانی ہو لہٰذا جہاں تک ممکن ہو غصہ روکنا چاہیئے اور جو اپنے غصہ کو روک دے جب کہ وہ اس پر عمل کر سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے سب کے سامنے بلائے گا اور اس سے فرمائے گا جو حور چاہے لے سکتا ہے۔

لہ حدیث ابوہریرہ و عائشہ مشکوٰۃ باب الرفق فصل دوم۔

ٹہ حدیث عقبہ و ابوذر مشکوٰۃ باب النصب ۱۲

سہ حدیث سہل مشکوٰۃ باب الرفق۔

اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو اپنا غصہ روک دے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب سے باز رکھے گا۔ اور جو شخص اللہ[1] سے اپنی کوتاہی کا عذر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرما لیتا ہے۔ اور جو کسی بندے کا قصور معاف کر دیتا ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑا پیارا ہے۔ اور سب سے زور آور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو پالیتا ہے اور جو صبر کرتا اور برائی کو معاف کر دیتا ہے اسے اللہ تعالیٰ آفات نفس اور خلق سے بچاتا ہے اور اس کا دشمن اس کا فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ اس کا مخلص دوست ہو۔ اور تکبر ناجائز ہے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ بلکہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اور تکبر یہ ہے جائز کو باطل کر دے۔ اور لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھے۔ اور جو حقیر ہو اور تکبر کرتا ہو اسے اللہ تعالیٰ اور زیادہ ناپسند کرتا ہے اور قیامت کے روز نہ[2] اس سے کلام کرے گا اور نہ اسے پاک کرے گا اور نہ رحم کی نظر سے دیکھے گا۔ مکبر اور بڑائی اللہ کے لئے ہے لہٰذا جو شخص بھی ان میں سے کوئی[3] اللہ سے چھیننا چاہے گا۔ یعنی تکبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ یعنی ذات وصفات میں بڑائی اللہ کے خاص صفت ہے اسمیں شرکت ممکن نہیں۔ اور جو شخص مکبر کرتا اور ہمیشہ خود کو تکبر کی طرف[4] لیجاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے سرکشوں میں لکھتا ہے۔ یعنی اس کا شمار ظالموں اور اہل تکبر میں کیا جاتا ہے یعنی فرعون وہامان اور قارون میں اور پھر اسے دنیا وآخرت کی آفات پہونچتی ہیں۔ اور جو تکبر کرتے ہیں قیامت کے روز چیونٹیوں کے مانند فراہم کئے جائیں گے اور ان پر ذلت چھائی ہو گی۔ اور جہنم جس کا نام بولس ہے اس کی طرف ہانکے جائیں گے اور آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں دوزخیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا۔ اور سب سے برا بندہ وہ ہے جو خود کو دوسروں سے اچھا جانے اور تکبر کرتا ہو اور خدائے برتر کو بھول گیا ہو یعنی اللہ کی بلند قدری اور بڑائی کو فراموش کر دیا ہو۔ یا اس کے عذاب و حساب کو فراموش کر دیا ہو۔ اور برا ہے وہ شخص جو زور وزبردستی اور ظلم وزیادتی کرتا ہو۔ اور خدائے زبردست وبلند کو فراموش کر دیا ہو۔ وہ قدرت وعزت میں سب سے بڑا ہے۔ اور برا ہے وہ شخص جو فساد کرتا ہو اور حد سے بڑھتا ہو۔ اور اپنی ابتداء کو بھول گیا ہو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ کتنا بے بس اور کمزور تھا اور اپنے انجام کو بھول گیا ہو کہ اسے پھر خاک میں جانا ہے۔ جس کی ابتداء اور انتہا ایسی ہو کہ اسے اللہ کی اور اس کے رسول[ؐ] کی فرمانبرداری کرنی چاہئیے اور کسی پر ظلم وزیادتی نہیں کرنا چاہئیے بلکہ خاکساری اور خود شکنی

---

[1] حدیث ابوھریرہ وانس مشکوٰۃ باب الغضب فصل سوم۔

[2] حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضًا۔ [3] حدیث ابن مسعود باب ایضًا فصل اول۔

[4] حدیث سلمہ وعمر بن شعیب مشکوٰۃ باب الغضب فصل دوم ۱۲

اس کے لئے زیبا ہے اسلئے کہ جو اللہ کے لئے لوگوں سے خاکساری سے پیش آتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے نفس میں تو چھوٹا اور حقیر ہوتا ہے یعنی اسلئے کہ اپنے کو کچھ نہیں[1] جانتا لیکن لوگوں کی نظر میں بڑا ہوتا ہے کیونکہ اس کی خصلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کرتا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ پست کر دیتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی نظر میں تو بڑا ہوتا ہے لیکن لوگوں کی نظر میں حقیر و ناچیز ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نظر میں ایک کتے اور سور سے بھی ذلیل ہوتا ہے اور ایک حدیث میں ہے۔ تین چیزیں عذاب سے نجات دیتی ہیں اور تین چیزیں مہلک ہیں اور نجات دہندہ تین چیزیں یہ ہیں اللہ سے ظاہر و باطن میں ڈرنا اور رضا و غضب میں سچائی کی بات کرنا اور دولت و فقر میں اعتدال پر رہنا۔ اور مہلکات یہ ہیں خواہش نفس کی پیروی، کنجوسی، اور حرص کی فرمانبرداری۔ اور خود پسندی و تکبر، یعنی خود کو اچھا سمجھنا اور اپنی صفتوں پر خوش ہونا اور یہ بدترین عادت ہے۔

ف:۔ کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگوں پر بلندی ڈھونڈھتا ہے۔ اور سچائی کی فرمانبرداری سے انکار کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے۔

ظلم کا بیان

ظلم کا معنی لغت میں کسی چیز کو اس کے اصل مقام سے ہٹا کر رکھنا ہے۔ اور اسمیں ہر حد سے تجاوز داخل ہے۔ اور جو اپنی اصل جگہ نہ ہو یا تو اسمیں کچھ کم و بیش ہو جائے یا بے وقت ہو ظلم ہے۔
اور شریعت میں شریعت کے محل اور حد سے تجاوز کرنا ظلم ہے اور ظلم کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے اور زبردست گناہ ہے اس لئے کہ ظلم قیامت کے روز اندھیروں کا سبب ہوگا۔ یعنی ظالم پر چاروں طرف سے اندھیرا چھایا ہوگا۔ اور اسے وہ[2] روشنی نصیب نہیں ہوگی جو ایمانداروں کو حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے اور اس کی عمر دراز کرتا ہے یعنی تا کہ اس کا ظلم حد سے زیادہ ہو جائے اور جب اس کو پکڑتا ہے۔ تو پھر چھوڑتا نہیں اور ظالم اس کے عذاب سے فرار نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا جس نے اپنے بھائی کی آبروریزی

---

[1] حدیث عمرؓ و ابو ہریرہ مشکوٰۃ باب الغضب فصل سوم ۱۲

[2] حدیث ابن عمر و ابو موسیٰؓ مشکوٰۃ باب الظلم۔

یا برائی یا اسکے خون و مال کے ساتھ ظلم کیا ہے اسے چاہیئے کہ اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرائے جس دن ظلم کا بدلہ اس کی نیکیوں سے لیا جائے گا۔ اور اس کے ظلم کے موافق اس شخص کو ظالم کی نیکیاں[1] دی جائیں گی۔ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہونگی۔ تو مظلوم کی برائیاں اس پر لادی جائیں گی۔

ف:۔ یعنی قیامت کے روز ظالم کے ظلم کا بدلہ یہ ہوگا اسکے نیک اعمال مظلوم کو دیئے جائیں گے اور اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کا گناہ اس کے اوپر لاد کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور مفلس وہ شخص نہیں ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو اور نہ کوئی اسباب ہو، اس سے ثابت ہوا کہ بندوں کے حقوق معاف نہیں ہوں گے بلکہ ان پر مواخذہ ہوگا مگر یہ کہ خدا چاہے گا تو مدعی کو کسی صورت سے راضی سے کردے گا۔ اور اللہ کے حقوق میں شرک معاف نہیں ہوگا۔ اور بقیہ اس کی مشیت پر موقوف ہوگا وہ چاہے گا تو معاف کرے گا یا نہیں کرے گا۔

اور اللہ کو ناراض کر کے کسی کو خوش کرنا جائز نہیں ہے یعنی لوگ ناراض ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی خفگی کفایت[2] کرتا ہے یعنی انسان کو وہ کام کرنا چاہیئے۔ جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو اگرچہ کہ لوگ ناراض ہو جائیں کیونکہ اللہ خوش ہوتا ہے تو سب کو اس سے خوش کر دیتا ہے اور لوگوں کی برائی کو اس سے دور کرتا ہے اور جو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرتا ہے۔ یعنی حاکموں کو ان کے ذریعے مال کمانے کے لئے خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے یعنی اس کی مدد نہیں کرتا اور نہ اس سے ان کا شر دور کرتا ہے لیکن لوگوں کو اس پر ظلم کرنے اور تکلیف دینے کے لئے مسلط کر دیتا ہے اور ایسا شخص قیامت کے روز لوگوں میں سب سے بدتر ہوگا۔ اور مظلوم کی بددعا سے بچنا لازم ہے اس لئے کہ اس کی بددعا ظالم پر بہت جلد اثر کرتی ہے اسلئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حقدار کو اس کے حق سے نہیں روکتا۔ اور جو ظالم کا ساتھ دیتا ہے اور اس کی تائید کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو ایسا شخص اسلام سے نکل جاتا ہے یعنی مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم کی نحوست کی وجہ سے بارش روک دیتا ہے جس سے انسان اور حیوان برباد ہو جاتے ہیں۔ اور ظالم اپنے ہی اوپر ظلم کرتا ہے۔ یعنی اگرچہ بظاہر وہ مظلوم کا نقصان کرتا ہے لیکن واقعہ میں وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور مظلوم کو اپنے نقصان کا بدلہ ملے گا۔

نیک کام کا حکم کرنے اور برائی سے باز رکھنے کا بیان

ف:۔ معروف وہ چیز ہوتی ہے جس کا علم شریعت سے ہوا ہو یا جس کے ساتھ شریعت وارد ہوئی ہو اور امر

---

[1] حدیث ابوھریرہؓ مشکوۃ باب ایضاً [2] حدیث عائشہؓ و معاویہ و ابو امامہ وغیرہ مشکوۃ باب الظلم ۱۲

بالمعروف فرض کفایہ ہے۔ اگر بعض کریں ۔ تو سب کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور کوئی نہ کرے تو سب گناہگار ہوتے ہیں۔ اور اس کے فرض کفایہ ہونے کی دلیل فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ اور نیکی کی تلقین کرنا ہر شخص کے لئے جائز ہے خواہ وہ عالم ہو یا غیر عالم ہو یعنی جو عالم نہ ہو وہ بھی امر بالمعروف کر سکتا ہے۔ لہٰذا جو بھی خلاف شریعت کوئی چیز دیکھتا ہو اسے اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دینا چاہیئے اور مثلاً باجا وغیرہ توڑ دینا چاہیئے اور نشہ کی چیز انڈیل دینی چاہیئے اور اگر ہاتھ سے نہ بدل سکتا ہو تو اسے اپنی زبان سے بدل دینا چاہیئے یعنی روکنا چاہیئے اور وعید کی آیتیں سنا کر نصیحت کرنی چاہیئے اور اسے ڈرانا دھمکانا چاہیئے اور اگر زبان سے بھی نہ بدل سکتا ہو تو دل سے بدل دے یا دل میں اس کو برا سمجھے اور قدرت ہونے پر ہاتھ اور زبان سے بدل دینے کا ارادہ کرے اور ایسے شخص سے کنارہ کش رہے اور یہ اس کا درجہ ہے جس کا ایمان بہت کمزور ہوتا ہے۔

ف: یعنی اگر اس کا ایمان مضبوط ہوتا تو اسے ہاتھ اور زبان سے بدلنے کی کوشش کرتا اور صرف دل سے برا نہیں مانتا یا ہاتھ سے روکنا حکام کے لئے اور زبان سے روکنا علماء کے لئے اور دل سے برا سمجھنا عام مسلمانوں کے لئے ہے۔ پھر یہ جاننا چاہیئے کہ اگر کام حرام ہو تو روکنا واجب ہے اور مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر بالمعروف بھی عمل کے ماتحت ہے یعنی اگر عمل واجب ہے تو امر بالمعروف واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف مستحب ہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شرط یہ ہے کہ باعث فتنہ نہ ہو۔ اور اس کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ قبول کرنے کا اندازہ ہو لیکن اگر قبول نہ کرنے کا ظن ہو تو واجب نہیں بلکہ مستحسن ہے تاکہ اسلام کا شعار ظاہر ہو اور ہر شخص امر بالمعروف کر سکتا ہے چاہے آزاد ہو یا غلام یا عورت یا فاسق اور یہ ضروری نہیں کہ وہ خود بھی اس کام کو کرتا ہو اور دین کے کام میں کوتاہی اور سستی جائز نہیں ہے اور کوئی شخص کوتاہی کرے یعنی برائی دیکھ کر اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے بے پروائی سے کام لے اور اس کے چہرے پر ایک لمحہ کیلئے بھی انکار اور غصہ ظاہر نہ ہو تو سب پر عذاب نازل ہوتا ہے اور پھر دعا کرنے پر دعا قبول نہیں ہوتی اور مداہنت اور مدارات میں یہ فرق ہے کہ حفاظت دین اور ظالم کے ظلم کو روکنے کے لئے خلافِ شریعت کام سے نہ روکتا ہو اور مداہنت یہ ہے کہ اپنی حفاظت اور دین سے لاپروائی اور طلب دنیا کے لئے نہ روکتا ہو اور اگر زمین پر برائی ہوتی ہو اور کوئی اسے برا جانتا ہو اگرچہ دل ہی سے برا جانتا ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو

ل حدیث ابوھریرۃؓ مشکوٰۃ باب الرفق فصل دوم ۲ حدیث ابو سعید مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف ۳ حدیث نعمان بن بشیر مشکوٰۃ باب ایضاً ۱۲

ان کے پاس سے غائب ہو اور انھیں نہیں جانتا اور جو غائب ہو لیکن اس سے خوش ہو یا انہیں اچھا سمجھتا ہو تو وہ اس کے مانند ہے جو اس برائی کے اندر موجود ہے۔

ف:- یعنی حاضر اور غائب ہونا دل سے ہے بدن سے نہیں۔ اگر ایک چیز کو برا جانے اور دل سے ناپسند کرے تو غائب کے حکم میں ہے اگرچہ کہ ظاہر میں حاضر ہو اور اگر دل سے خوش ہو تو حاضر کے حکم میں ہے اگرچہ کہ ظاہر میں غائب ہو۔ اور حق جاننے کے بعد اسے بیان کرنے میں لوگوں سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ یعنی کلمۃ الحق[۲] کہنے میں کسی کا خوف اور لحاظ نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن ہلاکت کا ڈر نہ ہو تو پھر بھی وہاں کہنا اولیٰ ہے۔ اور لوگ ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے۔ مگر جب ان کے گناہ اور عیوب بہت زیادہ ہو جائیں گے۔

ف:- اور اللہ تعالیٰ بعض گناہ کی وجہ سے سب کو عذاب نہیں دیتا یعنی کچھ لوگ گناہ کریں تو سب کو عذاب نہیں دیتا لیکن اس وقت جب کہ اسے دیکھتے ہوں اور روک سکتے ہوں لیکن اس میں تغیر نہ کریں۔ لہٰذا جب سب لوگ مداہنت کی وجہ سے برائی دیکھ کر خاموش رہ جائیں تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب دے گا۔ لہٰذا برائی سے روکنا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور ظالم کا ہاتھ پکڑنا لازم ہے ایسے ہی اسے اچھائی کی طرف مائل کرنا اور اس کیلئے مجبور کرنا ضروری ہے[۳] اور اگر ایسا نہیں کیا گیا تو اللہ تعالیٰ ان سب کے دل ملا دے گا اور پھر ان پر لعنت کرے گا جیسے کفر اور گناہوں کی وجہ سے بنو اسرائیل پر لعنت کی یعنی ان دونوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔ اور بنو اسرائیل پر لعنت کی وضاحت یہ ہے کہ جب بنو اسرائیل گناہوں میں ملوث ہوئے اور سفتہ کو شکار کرنے لگے تو ان کے علماء نے روکا لیکن وہ باز نہیں آئے اور ناجائز چیزوں کو نہیں چھوڑا تو علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے۔ اور گناہگاروں سے ہل مل گئے۔ اور ان کے ہم پیالہ بن گئے۔ یعنی مداہنت کی وجہ سے ان کے ساتھ رہنے لگے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ایک کر دیا۔ اور ان پر لعنت کی یعنی گناہگاروں اور ان کے ساتھیوں دونوں پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر اسلیئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ رہے تھے اور آپ نے فرمایا کہ آخیر زمانے میں میری امت کو بادشاہوں[۴] کے ہاتھوں بلا پہونچے گی۔ یعنی دین یا دنیا میں اور اس سے کوئی نجات نہیں پائے گا۔ ایک وہ شخص ہے جس نے دین کو پہچانا اور جہاد کیا تا کہ اللہ کا دین بلند ہو اس نے زبان سے بطور نصیحت جہاد کیا اور ہاتھ سے قدرت ہونے پر اور مجبوری میں دل سے برا جانا تو اسے

---

۱ حدیث حذیفہ و ابوبکر صدیقؓ مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف فصل دوم ۲ حدیث ابو سعید مشکوٰۃ باب ایضاً ۳ حدیث ابو البختریؓ و عدیؓ مشکوٰۃ باب ایضاً ۴ حدیث ابن مسعودؓ مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف ۱۲
۵ حدیث عبد اللہ بن مسعود مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف۔

دنیا و آخرت کا ثواب سب سے پہلے حاصل ہوگا۔ اور ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ کے دین کو پہچانا لیکن پہلے سے ایک درجہ کمتر ہے اس نے دین کی تصدیق کی اور اسے درست سمجھا یعنی دل وزبان سے جہاد کیا ہاتھ سے نہیں کیا اور ایک وہ شخص ہے جس نے دین کو فی الجملہ پہچانا اور خاموش رہ گیا یعنی اس نے جہاد نہیں کیا لیکن دل سے برا سمجھا پھر اگر یہ کسی کو نیک کام کرتے دیکھا تو نیک کام کرنے کی وجہ سے اس کو دوست رکھا۔ اور کسی کو برائی کرتے دیکھا تو ناپسند کیا تو یہ شخص نیکی کی محبت اور برائی سے عداوت کی وجہ سے نجات پائیگا۔

ف، یعنی پہلا وہ شخص ہوا جس نے اللہ کا دین پہچانا اور دین میں مضبوط رہا اور اپنے ہاتھ اور زبان سے ودل سے مجاہدہ کیا اور دوسرا وہ ہوا جس نے زبان ودل سے جہاد کیا اور تیسرا جس نے اللہ کے دین کو کمتر درجہ پہچانا اور سکوت کیا اور دین میں کوشش اپنے ایمان کے برابر کی یعنی برائی کو دل سے ناپسند کرتا رہا اور حدیث ذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ اسی کی طرف اشارہ ہے اور یہ تینوں عارفوں میں ہیں جنہوں نے خدا کے دین کو پہچانا۔ اگر کسی نے خلاف شریعت کام کرتے دیکھا اور ہاتھ یا زبان سے رد کیا یا دل سے برا مانا اور اس کے چہرہ پر اللہ کے لئے غصہ کا اثر ظاہر ہوا اگرچہ کہ ایک لمحہ کے لئے کیوں نہ ہو تو اس پر خدا کا عذاب نہیں نازل ہوگا۔ اور وہ عام عذاب سے چھٹکارا پا جائے گا اور ایسے ہی جو شخص خوف کی وجہ سے امر بالمعروف نہ کر سکے اور اس کو مٹانے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور اللہ سے بخشش کا امیدوار ہو تو قیامت کے روز اسے بھی معاف کر دیا جائے گا۔ اور عام عذاب دنیا سے نجات پائے گا۔

طب کا بیان

ف،۔ طب بدنی اور روحانی دونوں ہوتا ہے طب بدنی بدن کی صحت اور بیماری کے ازالہ کے لئے ہے اور روحانی طب نفس کو رزائل اور مہلک عادات سے پاک وصاف کرنے کے لئے ہے اور دوا بھی دو ہوتی ہے دوا، مفرد و مرکب اور دوا، روحانی قرآن و حدیث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبی اور روحانی دونوں دوائیں استعمال کرتے تھے صاحب سفر السعادۃ نے لکھا ہے کہ اطباء کی طبابت طب نبوی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی اسلئے کہ طب نبوی میں تو نجات کا یقین ہے کیونکہ وہ وحی الٰہی اور قلب نبوت و کمال عقل سے صادر ہے اور طب اطباء کی ایجاد ہے جو ظن و آزمائش پر ہے جس میں خطاء کا امکان ہے۔ اور جسے طب نبوی سے فائدہ نہ ہو اس کا ایمان ناقص ہے اور جو صدق اعتقاد سے اس کو استعمال کرے گا

اسے یقیناً فائدہ ہوگا۔ اور اللہ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کی شفاء پیدا کی ہے یعنی اس کی دوا جو اس بیماری سے شفا دے۔ لہٰذا ہر بیماری کی دوا کرنی مستحب[1] ہے اور ہر بیماری کی ایک خاص دوا ہے یعنی اللہ تعالیٰ جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جس کے ساتھ ایک پردہ ہوتا ہے جسے وہ بیماری اور دوا کے درمیان حائل کر دیتا ہے اسلئے بیمار جو دوا پیتا ہے اس کا اثر بیماری پر نہیں ہوتا اور جب اللہ اسے شفا دینا چاہتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ پردہ اٹھا دو اور پھر بیمار دوا پیتا ہے تو اسے فائدہ کرتی ہے جو فائدہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اور اگر بیماری کی دوا کرنی ہو سینگی یا شہد دوا کرنی چاہیئے۔ چاہے خالص شہد ہو یا پانی میں آمیز کر کے یا داغنے کے ذریعہ دوا کرنی چاہیئے۔ اور سب سے بہتر دوا سینگی لگوانا ہے کیونکہ جو سر پر یا دونوں شانوں کے درمیان سینگی لگوالیتا ہے۔ اسے کسی اور دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن بے ضرورت سینگی نہیں لگوانی چاہیئے کیونکہ اس سے حافظہ کمزور ہوتا ہے اور سترہویں اور انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو سینگی لگوانا بہتر ہے[2] کیونکہ اسمیں ہر بیماری سے شفاء ہے اور ایسے ہی ہفتہ اور بدھ کے روز سینگی لگوانی جائز نہیں ہے کیونکہ اسمیں ایک ساعت ہے۔ جس میں خون جاری ہونا بند نہیں ہوتا اور جذام اور برص بدھ ہی کے روز پیدا ہوتا ہے۔ ان دو دنوں کے سوا اور دونوں میں سینگی لگوانی جائز ہے۔ اور نہار منہ سینگی لگوانے سے عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور بہترین دوا قُسطِ بحری ہے جس کا نام کُٹھ ہے۔ فائدہ:۔ کٹھ کے بہت سے فوائد ہیں حالت نفاس میں عورتیں اس کی دھونی لیتی ہیں۔ اور بند پیشاب اور خون کو جاری کرتا ہے۔ اور زہروں کو مارتا ہے۔ اور شہوت کو ابھارتا ہے۔ اور اس کے پینے سے شکم کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور چوتھے دن کے بخار میں فائدہ کرتی ہے۔ اور اس کے لگانے سے بدن کی جھائیاں جاتی رہتی ہیں اور اس کی دھونی زکام میں فائدہ کرتی ہے اور ذات الجنب سے شفا دیتی ہے اور ایسے[3] ہی دوا کرنی ہو تو کالے دانے سے دوا کرنی چاہیئے۔ یعنی کلونجی سے کیونکہ کالے دانے میں ہر بیماری سے شفا ہے خواہ بیماری سردی سے ہو یا گرمی سے۔ فائدہ: سفر السعادۃ کے مصنف نے لکھا ہے کہ اکابر کی ایک جماعت ہر بیماری کی دوا کلونجی سے کیا کرتی تھی اور بعض سبھی

---

[1] حدیث عبداللہ ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب الادب فصل اول ۱۲ [2] حدیث انس مشکوٰۃ باب الطب فصل اول [2] حدیث ابولیشہ باب ایضاً فصل دوم [3] حدیث نافع مشکوٰۃ باب الطب فصل ایضاً

[4] حدیث زید بن ارقم مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً

[5] حدیث ابوھریرۃؓ و انسؓ مشکوٰۃ باب الطب فصل دوم ۱۲

بیماریوں میں شہد استعمال کرتے تھے اور حسن اعتقاد اور صدق نیت کی وجہ سے شفایاب ہوتے تھے الحاصل حسن اعتقاد اور خلوص نیت کا اسمیں بڑا دخل ہوتا ہے جس کی نیت ٹھیک ہو اسے فائدہ ہوتا ہے اور جس کی نیت ٹھیک نہ ہو اسے فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ اور بچوں کے کوے کو دبانا جائز نہیں ہے۔ اس سے انھیں تکلیف ہوتی ہے اگر ان کا کوا لٹک جائے تو کٹھ استعمال کرنا چاہیئے۔

ف:۔ کوا بڑھنا ایک بیماری ہے جو چھوٹی زبان میں ورم سے پیدا ہوتی ہے اور دائیاں[۱] اس کے لئے کٹھ کو پانی میں حل کر کے۔ دبا دیتی ہیں جس سے سیاہ خون نکلتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی بچے کا کوا (گھاٹی) بڑھ جائے تو کٹھ پانی میں حل کر کے سعوط کرنا چاہیئے یعنی ناک سے اس کا محلول ٹپکانا چاہیئے اس سے انشاءاللہ ورم کم ہو جائے گا۔ اور ذات الجنب[۲] میں زیتون کا تیل فائدہ کرتا ہے یعنی اس کو کھانا یا بدن پر مالش کرنا اور ایسے ہی ورس گھاس بھی (سل) کے لئے فائدہ کرتی ہے۔ اور ایسے ہی ہر بیماری میں سنا کی کا جلاب لینا موت کے سوا ہر بیماری کے لئے شفا ہے اور جب کسی کو بخار ہو یعنی (دھوپ اور تپش) کی وجہ سے تو اسے ٹھنڈے پانی سے نہا لینا چاہیئے اسلئے کہ بخار جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتا ہے اور اگر تلوار یا چھری یا پتھر و کانٹے وغیرہ سے زخم ہو جائے تو اس کی دوا مہندی ہے یا مہندی پیس کر زخم پر لگانا چاہیئے۔ اسلئے کہ مہندی کے سرد ہونے کی وجہ سے تکلیف میں کمی ہوتی ہے اور زخم اچھا ہوتا ہے اور ناجائز چیز جیسے شراب و سود[۳] سے دوا کرنی جائز نہیں ہے۔

ف:۔ اس لئے کہ وہ حرام ہے اور حرام چیزوں[۴] سے شفا نہیں ہے۔ اور دوا کے لئے مینڈک مارنا جائز نہیں ہے اور جو ہر ماہ[۵] تین روز شہد چاٹ لیا کرتا ہے اسے کوئی بڑی بیماری نہیں ہوتی۔

ف:۔ یعنی شہد کی خاصیت سے بہت بڑی بلا ٹل جاتی ہے اور آنکھ آنے میں کھنبی کا پانی نچوڑ کر آنکھوں میں ڈالنا چاہیئے اور کھنبی مَن ہے جو بنو اسرائیل پر نازل ہوا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجوہ جنت کا کھجور ہے اور اسمیں زہر سے شفاء ہے اور ایک روایت میں ہے کہ انسان کا معدہ بدن کے حوض کے مانند ہے۔ اور پیٹ[۶] میں رگیں معدے کی طرف سے آتی ہیں تو جب معدہ تندرست ہوتا ہے تو معدے سے رگیں

---

[۱] حدیث انس رضؓ وام قیس رضؓ مشکوٰۃ باب الطب [۲] حدیث زید بن ارقم و اسماء مشکوٰۃ باب ایضًا۔
[۳] حدیث عائشہ رضؓ مشکوٰۃ باب الطب [۴] حدیث ابو درداء مشکوٰۃ باب الطب ایضًا [۵] حدیث عبدالرحمٰن مشکوٰۃ باب الطب [۶] حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ باب الطب [۷] حدیث ابو ہریرہ رضؓ مشکوٰۃ باب الطب [۸] حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ باب الطب ۱۲۰

اعضاء کی طرف اچھی رطوبت کے ساتھ جاتی ہیں جس سے قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور معدہ فاسد ہوتا ہے تو رگیں اعضاء کی طرف فاسد رطوبات لے جاتی ہے جو کمزوری اور بیماری کا سبب ہوتی ہیں ۔

ف ۔ انسان کے اعمال وافعال اس کے کھانے پینے کے موافق ہوتے ہیں ۔ اگر پیٹ میں حرام داخل ہو تو حرام افعال صادر ہوتے ہیں ۔ اور فضول داخل ہو تو فضول افعال واقوال صادر ہوتے ہیں لہٰذا کھانا افعال کا تخم ہے اور افعال اس کے پودے کا حکم رکھتے ہیں ۔ اور بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہیں کرنا چاہیئے اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔ فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ اسے قوت دیتا اور اس کی مدد کرتا ہے۔ جس سے اسے کھانے پینے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور قوت کا ہونا۔ اللہ کی مدد سے ہوتا ہے نہ کہ کھانے پینے سے۔ اور ہر دوا کا یہی حکم ہے کہ بیمار کو زبردستی نہ دیجائے اور صاحب سفر السعادۃ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں تمام مادی بیماریوں کے معالجہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مادی بیماری یا تو دموی ہوتی ہے یا صفرادی یا بلغمی ۔ یا سوداوی لہٰذا اگر بیماری خون کی وجہ سے ہو تو اس کی دوا خون نکالنا ہے اور بقیہ تین اسباب سے ہو تو اس کی دوا اسہال یعنی دست آور دوا ہے اور شہد سے مسہل دوا کی طرف اشارہ ہے اور داغنا اشارہ ہے۔ اس حالت کی طرف جس میں ڈاکٹر مجبور ہو جاتا ہے کیونکہ جس زخم کا مادہ بند نہیں ہوتا اس میں داغنا فائدہ کرتا ہے ۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ آخِرُ الدَّوَاءِ الْكَيُّ کہ آخری دوا آگ سے داغنا ہے۔

منتر اور جھاڑ پھونک کا بیان

قرآن اور اسماء الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے۔ لہٰذا کسی کو نظر لگی ہو یا سانپ یا بچھو وغیرہ زہریلے جانور نے ڈس لیا ہو یا درد سر وغیرہ کی بیماری ہو تو قرآن سے جھاڑ پھونک کرانا جائز ہے اور معوذتین یعنی سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یا سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا کوئی سورہ جس میں پناہ چاہنے کا معنیٰ ہو پڑھ کر دم کرانا افضل ہے یا پھر یہ دعا پڑھ کر پھونکنا چاہیئے ۔

---

(۱) حدیث عقبہؓ مشکوٰۃ باب الطب
(۲) حدیث انس وعائشہؓ مشکوٰۃ باب الطب
(۳) حدیث ابو سعید خدریؓ مشکوٰۃ باب الطب ۱۲

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا. یعنی اے لوگوں کے رب بیماری کو دور کردے اور شفاء دے تو ہی شفاء دیتا ہے تیری شفا ہی شفاء ہے ایسی شفاء دے جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے اور ایسے ہی جن کلمات کے معانی کا علم ہو اور شریعت کے خلاف نہ ہوں تو ان سے جھاڑ پھونک جائز ہے اور ایسے کلمات سے جھاڑ پھونک جائز نہیں جن میں شرک ہو یعنی اس میں جن وشیطان کے نام ہوں اور ان کے پڑھنے سے کفر لازم آئے۔ فائدہ:۔ اور جن منتروں کے معانی کا علم نہ ہو ان کا بھی یہی حکم ہے کہ ان سے جھاڑ پھونک جائز نہیں اسلئے کہ ان میں کفر کا خوف ہے مگر یہ کہ شریعت سے درست سند سے منقول ہوں اور جن چونکہ طبعًا انسان سے عداوت رکھتے ہیں اور شیاطین کے دوست ہوتے ہیں اسلئے جب شیاطین کے ناموں کا منتر پڑھا جاتا ہے تو جنات انھیں قبول کر لیتے ہیں اور اپنی جگہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور سانپ کے کاٹے ہوئے کو بھی کبھی کبھی جن کا اثر ہوتا ہے اور جن سانپ بن کر ڈس لیتا ہے اور جب شیاطین کے نام کا منتر پڑھا جاتا ہے تو اس کے بدن سے زہر نکل جاتا ہے اور اس کا ضرر دور ہو جاتا ہے اور کسی کو بچھو ڈنک مار دے تو نمک اور پانی ملا کر وہاں ڈالنا چاہیئے اور معوذتین پڑھ کر پھونکنا چاہیئے۔

نظر کا بیان

نظر کی تاثیر ہوتی ہے۔ ف: یعنی انسان کی نظر انسان میں یا کسی بھی چیز میں جسے پسندیدہ نظروں سے دیکھتا ہو اثر انداز ہو جاتی ہے اور اگر کوئی چیز مقدر پر غالب آسکتی تو نظر غالب آجاتی لہذا جب کسی کو نظر لگے تو جس شخص کی نظر لگی اسے چاہیئے کہ اپنا منہ اور ہاتھ اور کہنیاں اور دونوں پاؤں گھٹنوں سمیت اور جو اعضاء تہ بند کے اندر ہیں دھوتے اور اسے ایک پیالے میں رکھ کر اس پانی کو جسے نظر لگی ہے اس پر ڈال دے اس سے نظر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہیکہ

۱؎ حدیث زینب مشکوٰۃ باب الطب۔ ۲؎ حدیث عوف مشکوٰۃ باب ایضًا۔
۳؎ حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب الطب فصل اول۔
۴؎ حدیث ابو امامہ باب الطب فصل دوم ۱۲

اس کے لئے وضو کرے۔ اور ایسے ہی معوذتین اور سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھ کر پھونک دینے سے بھی نظر دور ہو جاتی ہے جن میں پناہ چاہنے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص یا چیز کو دیکھے اور اسے پسند آجائے تو ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے معنی جو اللہ نے چاہا ہوا اور تصرف اور بدن کی قوت اللہ ہی کی وجہ سے ہے اس سے نظر نہیں لگے گی اور اس کا اثر نہیں ہوگا اور جن[1] منتروں میں شیاطین کے نام ہوں یا جو شرعاً جائز نہ ہو اس سے پھانک[2] جائز نہیں ہے اور ایسے ہی تعویذ جائز نہیں ہے اور نہ جادو کرنا جائز ہے کیونکہ یہ سب افعال شرک ہیں لہذا ان سے پرہیز کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

فال اور شگون بد کا بیان

فال یہ ہے کہ کوئی اچھا نام یا کلمہ سن کر اس سے اپنے عمل اور ارادے میں اچھائی کی امید رکھی جائے اور شگون بد یہ ہے کہ کوئی کسی کام کا ارادہ کرے یا کہیں جانا چاہے اور کسی شخص یا چیز کو دیکھے تو اسے نحس خیال کر کے اپنے ارادے سے باز آجائے اور خدا کے فضل سے ناامید ہو جائے۔ اور نیک فال جائز بلکہ سنت[3] ہے لیکن برا شگون جائز نہیں یعنی برے شگون کا ارادہ پورا ہونے یا نہ ہونے میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور اس کا اعتقاد رکھنا[4] درست نہیں ہے کیونکہ جو مقدر میں ہے وہی ہوگا۔ اور چھوت کا عقیدہ یعنی یہ کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے جائز نہیں۔ چاہے جذام ہو یا خارش ہو یا چیچک یا کوئی اور بیماری ہو بلکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ تقدیر سے ہوتا ہے اسلئے کہ اگر دوسرے کو پہلے کی وجہ سے بیماری لگی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پہلے کو کس سے لگی یعنی جس وجہ سے پہلے کو بیماری لگی اسی وجہ سے دوسرے کو بھی لگی ہے اور ہامہ نہیں ہے یعنی اُلّو اور اہل عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ جب کوئی قتل کر دیا جاتا ہے تو اس کے سر سے یہ پرندہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ فریاد کرتا رہتا ہے اور جب تک قاتل سے انتقام نہ لیا جائے۔ ایسے ہی فریاد کرتا رہتا ہے شریعت نے اس عقیدے کی تردید کی ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ اُلّو بولتا ہے تو مکان ویران ہو جاتا ہے

---

[1] حدیث ابو سعید خدری مشکوٰۃ باب الطب [2] حدیث زینب رضی مشکوٰۃ باب ایضاً۔

[3] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الفال

[4] حدیث ابوہریرہ رضی مشکوٰۃ باب ایضاً۔

یا کسی کا انتقال ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کی تردید فرمائی ہے۔ ایسے ہی صفر کچھ نہیں ہے۔ فائدہ۔ یعنی صفر کا مہینہ جسے عوام الناس آفات و بلا کا مہینہ سمجھتے ہیں لیکن یہ اعتقاد باطل اور بے بنیاد ہے اور امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ اہل عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ صفر ایک کیڑا ہوتا ہے جو شکم میں رہتا ہے اور اس کے کاٹنے سے بھوک لگتی ہے۔ اور کبھی اس سے انسان کا بدن زرد ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن آپؐ نے فرمایا کہ یہ سب باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اور ایسے نو ر نہیں ہے۔ف۔ نوء کے معنی نچھتر ہوتا ہے۔ عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ بارش ستاروں کی وجہ سے ہوتی ہے اور شریعت نے اس کی بھی تردید کی ہے کہ یہ باطل ہے اور غول بھی کچھ نہیں ہے۔ ف۔ غول کا معنی چڑیل ہے اہل عرب کا یہ بھی اعتقاد تھا کہ وہ بیابانوں میں رہتی ہے اور لوگوں کا راستہ بھلا دیتی ہے اسلام نے اسے بھی باطل قرار دیا ہے۔ اور کوڑھی کے پاس بیٹھنا نہیں چاہیے اور اس کے پاس سے ایسے فرار ہونا چاہیئے جیسے شیر سے فرار ہوتے ہیں۔ ف۔ یہ اسلئے کہ اگر بتقدیر الٰہی اسے بھی جذام ہوگیا تو اس کا یہ عقیدہ ہوگا کہ اسکی صحبت اور ساتھ کی وجہ سے ہوا ہے اور وہ خلاف شریعت عقیدے میں پڑ جائے گا۔ جو شرک ہے۔ اس لئے شریعت نے یہ حکم دیا ہے کہ کوڑھی سے دور ہوتا کہ اس وہم میں نہ پڑو۔ خلاصہ یہ کہ کوڑھی سے فرار ہونے کا حکم سدِّ ذریعہ کے لئے ہے اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ کوڑھی کے بدن سے ایک بو آتی ہے اور زیادہ دنوں تک اس کے ساتھ رہنے سے اور اس کے ساتھ کھانے پینے سے بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس کا تعلق طب سے ہے عدویٰ سے نہیں ہے جیسے برے کھانے اور بری بو کا اثر ہو جاتا ہے اور یہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ شگون بد لینا شرک[۲] ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کے دل میں برے شگون کا شک راہ پا جاتا ہے لیکن توکل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے دور کر دیتا ہے یعنی اگر کبھی بتقاضائے بشریت ایسا وہم پیدا ہوتا ہے تو اللہ پر توکل کر کے اپنا کام کرنا چاہیئے وہم میں نہیں پڑنا چاہیئے اور کسی کام کے لئے نکلے تو نیک فال لینی چاہیئے۔ یعنی کوئی اچھا نام سنے جیسے یا راشد اور یا نجیح یعنی راہ یاب اور کامیاب، اگر کسی کا جان و مال برباد ہو جائے اور اسمیں یہ وہم پیدا ہو کہ اس

۱؎ حدیث ابوھریرہؓ و حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الفال ۲؎ حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضًا۔

۳؎ حدیث عبداللہ بن مسعود مشکوٰۃ باب ایضًا ۱۲

مکان میں رہنے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے تو اس مکان کو چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ وہم کا مادہ نہ رہ جائے اور شرک سے مخفی محفوظ رہیں نہ پڑے اور تبدیلِ ہوا کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا جائز ہے لیکن جب وبا پھوٹ پڑے تو نکلنا جائز نہیں اور بُرا شگون کسی مسلمان کو اپنے کام سے باز نہ رکھے اور جب کوئی ایسی چیز سامنے آجائے جس سے بُرا شگون لیا جاتا ہے اور اس کے دل میں وسوسہ پیدا ہو تو یہ کہنا چاہیئے کہ اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لاتا ہے اور برائیوں کو تو ہی دور کرتا ہے اور برائی سے باز رہنے کی طاقت اور قوت تیری ہی وجہ سے ہے۔

کہانت کا بیان

کاہن وہ ہوتا ہے جو آئندہ کی بات بتائے اور یہ دعویٰ کرے کہ میں مخفی چیزوں اور پوشیدہ رازوں کو جانتا ہوں اور رمّال اور جوتشی کے پاس جانا اور ان کی خبروں پر اعتقاد رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور جو کاہن اور جوتشی کے پاس جائے اور اس سے آئندہ کی اور غائبانہ بات دریافت کرے اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی[1] اور ایک روایت میں ہے کہ جو کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو درست جانے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور ایسے ہی علم نجوم (جوتش) سیکھنا جائز نہیں ہے اور جو علم نجوم سیکھتا ہے وہ جادو کا ایک حصہ سیکھتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ نجومی کاہن کا حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ستاروں سے غیب کی باتیں بتلاتا ہے اور کاہن کا حکم ساحر کا ہے اور جو جادو کرتا اور اس پر عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر ہے اور ایسے ہی کاہن اور جوتشی کبھی کافر ہیں اور کبھی کاہن کی کوئی بات درست ہو جاتی ہے تو اسلئے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو عرش کے فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں۔ پھر آسمان کے اور فرشتے کرتے ہیں یعنی ساتویں آسمان کے فرشتے یہاں تک کہ اس کا سلسلہ پہلے آسمان تک آتا ہے پھر ساتویں آسمان کے فرشتے حاملین عرش سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ اور وہ انہیں بتلاتے ہیں کہ رب نے کیا فرمایا ہے اور ایسے ہی ایک آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان کے فرشتوں سے سوال کرتے ہیں یہاں تک کہ

---

[1] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب الکہانہ۔

[2] حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضًا۔

پہلے آسمان تک وہ خبر آتی ہے اور اس وقت شیاطین چوری سے اس خبر کو اچک لیتے ہیں اور اسے اپنے دوستوں یعنی کاہنوں تک پہونچاتے ہیں اور ان شیاطین پر آگ کے شعلے پھینکے جاتے ہیں تو وہ جو خبر کاہنوں کے پاس لاتے ہیں تو اگر کاہن اسے ہوبہو بیان کرتا ہے تو وہ درست ہوتی ہے لیکن کاہن اس ایک بات میں سو جھوٹ شامل کرتے ہیں اور نادان لوگ اس کی ایک درست بات کی وجہ سے ان سے عقیدت رکھتے ہیں اور اس کے سو جھوٹ کو نہیں پکڑتے وہ کہتے ہیں جیسے فلاں فلاں روز بتلایا تھا ویسا ہی ہوا جو ان کی ضلالت اور اس کا کفر ہے اور بارش ہو تو یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ فلاں نچھتر کی وجہ سے بارش ہوئی بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں ستارے کے اثر سے بارش ہوتی یعنی ستارے موثر اور مدبر ہیں تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور یہ اعتقاد کفر اور علم نجوم میں داخل ہے۔

خوابوں کا بیان

اہل سنت کے نزدیک خواب اللہ کی طرف سے دل میں پیدا کیا ہوا علم ہوتا ہے اور جیسے بیداری میں دل میں بات ڈالتا ہے ویسے خواب میں بھی کرتا ہے نہ اس کا سبب بیداری ہوتی ہے نہ خواب دل میں علم کے القا کو روکتا ہے اور حالت خواب میں دل کے اندر علم کا پیدا ہونا ان واقعات کی علامت ہے جو اسے آئندہ پیش آئیں گے اور یہی ان کی تعبیر ہوتے ہیں جیسے بادل بارش کی علامت ہوا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آثار نبوت میں سے صرف سچا خواب رہ گیا ہے یعنی وحی کا سلسلہ بند ہو گیا اور اب آئندہ کی چیز جاننے کے لئے صرف سچا خواب رہ گیا ہے جس سے آئندہ کی کچھ چیزوں کا علم ہو جایا کرے گا اور مومن کا سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اور جو چیز نبوت کا حصہ ہو وہ جھوٹ نہیں ہو سکتی یعنی مومن جو خواب دیکھتا ہے اگر اس کی تعبیر اس کے موافق ہو تو اسے علم نبوت کا ایک حصہ حاصل ہو گیا۔ لہذا سچائی کی طلب میں تیز رو ہونا چاہیئے۔ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ کسی شی کا جز اسی شئی کے ساتھ پایا جاتا ہے اور جب شئی نہ ہو تو اس کا جزء کیسے رہ سکتا ہے جب علم

---

[1] حدیث زید بن خالد مشکوٰۃ باب الکہانۃ [2] حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب الرویا ۱۲
[3] حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب الرویاء۔

بنوت ہی نہیں تو جزء نبوت کیسے رہ سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خواب علم نبوت کا جزء ہے اور علم نبوت برقرار ہے اگرچہ کہ نبوت باقی نہیں ہے اور اس سے مقصود خواب کی تعریف ہے کہ یہ بھی پرتو نبوت ہے اور صدق ظہور میں اسی کے مانند ہے کہ جیسا خواب دیکھے ویسا ہی سامنے آتا ہے۔ اس کا معنی یہ نہیں کہ سچا خواب دراصل نبوت کا حصہ ہی ہے اور جو سچا خواب دیکھتا ہے وہ نبی ہو جاتا ہے ورنہ اس سے ہر شخص کا نبی ہونا لازم آئے گا کیونکہ یہ آزمودہ ہے کہ ایسا مسلمان نہیں جس نے کبھی سچا خواب نہ دیکھا ہو کیونکہ یہ آزمودہ ہے کہ کبھی ایک بدکار عورت بھی بعض وقت سچا خواب دیکھتی ہے کیونکہ یہ لازم آئیگا کہ وہ بھی نبی ہو اور یہ بہت بڑا کفر ہے۔ لہذا حدیث کا معنی یہ نہیں کہ سچا خواب دراصل نبوت کا جزء ہے بلکہ یہ علم نبوت کا جزء ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ نیک روش یا بردباری اور اعتدال نبوت میں سے ہے یعنی عمل نبوت میں سے ہے لہذا قادیانی کا یہ خیال خام باطل ہے کہ جس نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ابھی نبوت برقرار ہے اس کا سلسلہ بند نہیں ہوا ہے اور اسی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی جھوٹا نہیں ہوتا اور جو جھوٹا ہو وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ لہذا کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسے اللہ کی طرف سے بندے کے لئے بشارت سمجھنا چاہیئے تاکہ اللہ کے ساتھ حسن ظن اور اس سے امید ہو اور برا خواب شیطان کی طرف سے سمجھنا چاہیئے جو بندے کو اللہ سے بدظن اور اداس کرنے کے لئے خواب دکھاتا ہے اور جب کوئی ایسا خواب دکھائی دے جو اچھا ہو تو اسے اپنے دوست کے سوا کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیئے یعنی علماء صلحاء اور اقرباء سے اور اللہ کی حمد کرنی چاہیئے جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور ناپسندیدہ خواب دکھائی دے تو اللہ سے اس کی برائی سے پناہ مانگنا چاہیئے اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ کر بائیں تھتکار دینا چاہیئے اور کروٹ بدل لینی چاہیئے اور اس کو کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیئے یعنی نہ دوست سے نہ دشمن سے تاکہ ظاہر کی وجہ سے وہ اس کی کوئی بری تعبیر نہ دے کیونکہ خواب کی جیسی تعبیر کی جائے ویسا ہی سامنے آتا ہے اور خاموش رہنے سے اس کو کوئی ضرر نہیں ہوگا اور ایک خواب نفس[۱] کا خیال ہوتا ہے یعنی ایک شخص کے خیال میں جو بات بیٹھ جاتی ہے وہی خواب[۱] میں دکھائی دیتی ہے

---

۱ حدیث ابو قتادہؓ جابرؓ مشکوٰۃ باب الرویاء

۲ حدیث ابو ھریرہؓ مشکوٰۃ باب الرویاء

۳ حدیث ابو ھریرہؓ وابو قتادہ مشکوٰۃ باب الرویاء فصل اول۔

اور خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اور آپ کی زیارت ہو سکتی ہے اور جو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ وہ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھتا ہے کیونکہ شیطان آپ کی صورت میں نہیں آسکتا لہٰذا ایسا خواب سچا ہوتا ہے شیطان کا وسوسہ نہیں ہوتا۔

ف:۔ امام نوویؒ نے لکھا ہے جس نے آپؐ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً آپ کو دیکھا ہے چاہے آپ کی عام صفت پر دیکھا یا اس سے مختلف صفت پر کیونکہ صفت کا اختلاف اختلاف ذات کو مستلزم نہیں ہوتا اور صورتوں میں اختلاف اس کے ایمان کے کمال اور نقص کی وجہ سے ہوتا ہے جو آپ کو خواب میں دیکھتا ہے لہٰذا جس کا ایمان کامل ہو وہ آپ کو اچھی صورت میں دیکھتا ہے اور جس کا ایمان ناقص ہو وہ اس کے برخلاف دیکھتا ہے۔

زھد و تقوی کی احادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جو اکثر لوگوں کو حاصل نہیں ہوتی ایک تندرستی اور دوسری فراغت یعنی پریشانیوں سے فرصت یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اسمیں اکثر لوگ فریب خوردہ ہوئے ہیں اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہ نیک کام کرتے ہیں اور جب بیمار یا پریشان حال ہوتے ہیں تو ان کی قدر سمجھتے ہیں یا نیک اعمال نہیں کرتے جو ان کے کام آئے اور اس پر وہ پشیمان ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ذَالِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ یعنی وہ دن جو حشر کا دن ہوگا نیک اعمال نہ کرنے پر افسوس کا دن ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اہل جنت اگر حسرت کریں گے تو اپنے وقت پر جس میں اللہ کو یاد نہیں کئے ہوں گے۔ اور دنیا[۲] کی مثال آخرت کی نعمتوں کے سامنے یہی ہے کہ ایک شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ اسمیں کتنا پانی لگا ہے۔

ف:۔ یعنی دنیا آخرت کے سامنے اتنی ہی ذلیل اور حقیر ہے جتنا دریا کے پانی کے سامنے انگلیوں میں لگا ہوا ایک دو قطرہ پانی ہوتا ہے۔ یہ بھی محض ایک مثال ہے ورنہ ایک محدود کی غیر محدود سے کیا نسبت ہے۔ حاصل یہ ہے کہ دنیا میں نعمتوں پر فریب نہیں کھانا چاہیئے اور نہ اس کی تکلیف پر

---

[۱] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول۔

[۲] حدیث مستورد مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول۔

شور و فریاد کرنا چاہیئے بلکہ یہ سوچنا چاہیئے کہ اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْاٰخِرَۃِ یعنی آخرت کا عیش ہی اصل عیش ہے اور یہ جاننا چاہیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ[1] دنیا اپنی تمام لذات کے ساتھ خدا کے نزدیک بکری کے بچے کی لاش سے ذلیل تر ہے۔ جسے کوئی ایک درہم پر بھی نہیں لے سکتا ف یہ اس کا مقصد دنیا سے بے رغبت کرنا اور آخرت سے رغبت پیدا کرنا۔ اور بیہقی میں حسن سے مرسلاً روایت ہے کہ حُبُّ الدُّنیا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل ہے جیسے ترک دنیا ہر عبادت کی اصل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو دنیا میں شغف رکھتا ہے اگرچہ دین کے امور پر عمل کرتا ہو پھر بھی اس میں کچھ فاسد اغراض کا دخل ہوتا ہے۔ اور تارک الدنیا مشغول ہو تو بھی اس کے سامنے آخرت ہوتی ہے۔ اسی لئے کسی عارف کا قول ہے کہ جو دنیا سے محبت رکھتا ہوا سے کوئی رہنما ہدایت نہیں دے سکتا اور جس نے دنیا ترک کر دیا اسے کوئی مفسد بے راہ نہیں کر سکتا اور ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔ ف یعنی دنیا مومنوں کے لئے قیدخانہ کے مشابہ ہے جس میں وہ مشکلات و شدائد اور پابندیوں سے دوچار رہتا ہے۔ اور فرمانبرداری کی مشقت برداشت کرتا ہے یا دنیا چونکہ تنگ ہے اس لئے اس سے نکلنا چاہتا ہے اور ملکوتی عالم میں جانا چاہتا ہے یا دنیا بہشت کے درجے میں ہے لیکن کافر لذائذ اور خواہشات میں ڈوبا رہتا ہے اس لئے دنیا سے جانا نہیں چاہتا یا دنیا مومنوں کے لئے ان نعمتوں کے لحاظ سے جو انہیں جنت میں ملیں گی ایک قیدخانہ ہے اور کافروں کے لئے ان عذاب و تکالیف کے لحاظ سے جو ان کے لئے آخرت میں تیار کیا گیا ہے جنت کا درجہ رکھتی ہے۔ یعنی مومن دنیا میں کتنا ہی ناز و نعمت میں ہو اس کے لئے کم ہی ہے اور آخرت میں اسے اس سے بہتر ملے گا اور کافر دنیا میں کتنا ہی شدائد و تکالیف اٹھائے اس کے لئے آخرت کے عذاب سے بہتر ہی ہے کیونکہ وہاں اس کا حال اور بدتر ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن نیکی کرتا ہے تو آخرت میں بھی اس کا پورا ثواب پاتا ہے اور دنیا میں بھی اس کا صلہ پاتا ہے اور اس کے رزق میں فراوانی اور اسے دل کی فراغت اور آفات سے حفاظت حاصل ہوتی ہے۔ اور کافر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کا پورا بدلہ دنیا ہی میں پا جاتا ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں

---

[1] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول ۱۲ [2] مصدر دونوں چیز ہوتی ہے جس کی انتہا ہو
[3] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول۔

ہوتا۔ اور احادیث سے اشارہ ملتا ہے کہ مومن کی برائیوں کا بدلہ دنیا ہی میں شدائد و مشکلات اور بلا و آفت سے دیدیا جاتا ہے اور جب وہ آخرت میں جائے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں رہ جائے گا اور ابن حبان کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ تو حضرت ابوبکر صدیق نے سوال کیا کہ اللہ کے رسول! پھر کون نجات پا سکے گا؟ آپ نے فرمایا ابوبکر تمہیں خدا معاف کرے ابوبکر! تمہیں غم نہیں ہوتا کیا تم تکلیف نہیں اٹھاتے کیا بیمار نہیں ہوتے کیا تم پر مصائب نہیں آتے؟ حضرت ابوبکر نے جواب دیا کیوں نہیں! آپ نے فرمایا کہ تمہاری سزا یہی ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مصائب اور بیماریاں دنیا میں بدلہ ہیں اور آپ نے فرمایا ہے جہنم خواہشات سے محیط ہے اور جنت مشقتوں اور شدائد سے ف: یعنی اطاعت و فرمانبرداری پر دوام اور لذائذ و خواہشات سے صبر کرنے پر جنت حاصل ہوتی ہے اور جو چیز پردہ میں ہو اس تک پہونچنے کے لئے پردہ اٹھانا پڑتا ہے اور چونکہ جنت مشقت کے پردوں میں پوشیدہ تو اس تک پہونچنے کے لئے مصائب و شدائد کا برداشت کرنا ضروری ہے ایسے ہی جہنم خواہش نفس کے پردہ میں ہے اور خواہش نفس میں پڑ جانے سے جہنم تک رسائی ہوتی ہے خواہشات شراب و زنا اور غیبت وغیرہ برائیاں ہیں ورنہ جائز خواہش کا ارتکاب جہنم میں جانے کا موجب اور جنت میں نہ جانے کا سبب نہیں ہے۔ ہاں اس سے مقام قرب و ولدیت میں دوری ضرور پیدا ہوتی ہے اور اسی سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ کا معنی یہ ہے کہ علم اللہ اور بندے کے درمیان پردہ ہے اور جب علم حاصل ہوتا ہے تب اللہ کا عرفان ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کا بندہ ہلاک ہو گیا درہم کا بندہ ہلاک ہو گیا، دینار کا بندہ ہلاک ہو گیا۔ یعنی جس نے اللہ کی رضا پر مال و دولت کو مقدم رکھا اور اسے ناجائز ذریعے سے حاصل کیا اور نیکیوں میں صرف نہیں کیا۔ وہ مال کا بندہ ہے وہ مال فراہم کرتا ہے اور اسے اچھے عمل میں نہیں لگاتا اور عمدہ لباس کا بندہ ہے جو زیب و زینت میں پھنسا ہوتا ہے اور دولت و لباس کے بندے کا نشان یہ ہے کہ اسے زر و مال ملتا ہے تو خوش رہتا ہے اور نہ ملے تو ناخوش ہوتا ہے یعنی اسے ہمیشہ مال کی فکر رہتی ہے اور مال میں کنجوس ہوتا ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ وہ ہلاک اور ذلیل و خوار ہے ایسے شخص کے

لہ حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا ۲ہ حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضًا ۱۲
۳ہ حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول ۱۲

پاؤں میں کانٹا چبھ جائے تو اسے نہیں نکالنا چاہیئے یا دہ تکلیف و مصیبت میں ہو تو اس کی مدد نہیں کرنی چاہیئے پھر دنیا کے بندوں کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے ان کا ذکر کیا ہے جو دین کے طالب اور دنیا کے تارک اور جہاد فی سبیل اللہ میں لگے ہوتے ہیں اور دنیا سے بے پرواہ ہوتے ہیں اور دنیا داروں اور ظاہر پرستوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہوتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بندہ خوشحال ہو جو اپنا گھوڑا لیئے راہ خدا میں جہاد کے لئے تیار ہے اس کے بال پریشان ہیں اس کے پاؤں غبار آلود ہیں اگر اسے لشکر کی پاسبانی کے لئے رکھا جاتا ہے تو غافل نہیں ہوتا اور وہ سوتا ہے بلکہ نہایت ہوشیاری سے پاسبانی کرتا ہے اور اگر لشکر کے پیچھے رکھدیا جاتا ہے تو لشکر کے پیچھے رہتا ہے یعنی مسلمانوں کا تابعدار اور فرمانبردار رہتا ہے جو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتا ہے اور جہاں رکھا جاتا ہے وہیں رہتا ہے۔ تکبر اور ضد نہیں کرتا، اگر وہ مجلس میں آنے کی اجازت چاہتا ہے تو اسے اجازت نہیں دیجاتی یعنی اسلیئے کہ اس کے پاس مال وجاہ نہیں ہے اور اگر سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی یعنی اسلیئے کہ اسے ذلیل اور کم رتبہ مانا جاتا ہے۔ ف۔ آپ نے دنیا کا بندہ اسلیئے فرمایا کہ وہ اسباب دنیا کی محبت کا اسیر ہے لیکن اگر کسی کے پاس مال ہو اور اس کی محبت کا اسیر نہ ہو تو یہ بری چیز نہیں ہے اور آپ نے درہم و دینار کا ذکر خصوصیت سے اسلیئے کیا ہے کہ یہ نقد ہیں اور اس سے نفس اور شیطان کے تمام مقاصد حاصل ہوتے ہیں اور آپ کا یہ ارشاد کہ ہلاک ہو گیا یہ بددعا ہے۔ اور اگر اس کا معنیٰ یہ لیا جائے کہ یہ آخرت میں ایسے شخص کی جو حالت ہو گی اس کی خبر ہے تو یہ بھی درست ہے اور آپ نے فرمایا کہ اپنے بعد میں تمہارے اوپر جس چیز سے ڈرتا ہوں یہ ہے کہ دنیا تم پر کشادہ کر دیجائے گی یعنی تمہارے پاس اسباب عیش کی فراوانی ہو جائے گی، ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی برائی لائے گی؟ یعنی مال و دولت کا حاصل ہونا بھلائی ہے پھر برائی کا سبب کیسے ہوگا۔؟ اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ بیشک بھلائی برائی نہیں لاتی یعنی رزق کشادہ ہو تو یہ بھلائی ہے اور اس سے برائی پیدا نہیں ہوتی لیکن بخل و اسراف اور حد اعتدال سے بڑھ جانا برا ہے اور مالِ دنیا، سبز، تروتازہ ہے جو دیکھنے میں خوشنما لگتا ہے اور شیریں ہوتا ہے جس سے دل میں لذت پیدا ہوتی ہے لہٰذا جو مال کو جائز طور پر لیتا ہے یعنی بقدر ضرورت اور جائز ذریعے سے اور اسے جائز چیز میں رکھتا ہے یعنی اس کو جائز مصارف میں لگاتا ہے چاہے وہ واجب ہو یا مستحب تو مال اس کا بہترین مددگار ہوتا ہے یعنی دین پر اور جو ناجائز طور پر لیتا ہے وہ اس کے

له حدیث ابوسعید خدری مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول ۱۲

مانند ہے جو کھاتا ہے اور آسودہ نہیں ہوتا یعنی اسے اس قدر حرص ہوتی ہے کہ ہفت اقلیم کی بادشاہی مل جائے تو بھی اس کا دل سیر نہیں ہوتا۔ اور مال اس کے خلاف ثبوت بنے گا یعنی اس کے اسراف اور حرص کا قیامت کے روز ثبوت ہوگا۔ ف۔ دنیا کی شادابی سے اس کی طرف اشارہ ہے کہ اس کی ابتداء شیریں اور لذیذ ہے لیکن پھر جلد ہی فنا ہوجاتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر فقر سے نہیں ڈرتا لیکن اس چیز سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تمہارے اوپر کشادہ ہوجائے گی۔ یعنی پھر تم مالداروں کا سا معاملہ کروگے اور ہلاک ہوجاؤگے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کشادہ ہوئی اور وہ ہلاک ہوگئے[1] یعنی اسلئے کہ انہوں نے بخل کی وجہ سے فقراء پر رحم نہیں کیا اور مال ذخیرہ کرنے میں لگ گئے اور عیش وعشرت کا شکار ہوگئے۔ اور[2] انسان کو چاہیئے کہ بقدر کفایت اللہ سے روزی طلب کرے اور بقدر کفاف پر اکتفاء کرے۔ ف۔ کفاف اتنے کو بولتے ہیں جس سے بدن کی قوت برقرار رہے اور بعض کا خیال ہے کہ کفاف اتنی مقدار غذا ہوتی ہے جو جان بچائے اور انسان کے لحاظ سے کفاف مختلف ہوتا ہے کہ کسی کو کم کھانے کی عادت ہوتی ہے جیسے کی وہ دو تین روز تک بھوکا رہ سکتا ہے اور ایک شخص روزانہ دو تین بار کھاتا ہے کوئی صاحب عیال ہوتا ہے اور کوئی نہیں ہوتا ایسے ہی ایک شخص پریشانی کے زمانے میں تھوڑے پر اکتفاء کرتا ہے اور ارزانی اور خوشحالی کے زمانہ میں زیادہ پر اسلئے کفاف کا کوئی معیار نہیں بنایا جاسکتا؟ اور بہتر یہ ہے کہ جس سے فرمانبرداری اور نیک عمل کی طاقت برقرار رہے اور چلنے پھرنے سے معذور نہ ہوجائے اور علماء نے لکھا ہے کہ کفاف فقر وغنا سے بہتر ہے اور اگر مال کی کثرت بے راہی اور اسراف کا سبب نہ ہو بلکہ نیکیوں میں زیادتی کا ذریعہ ہو تو اس میں فضیلت ہے اور وہ شخص قابل[1] مبارکباد ہے جو مسلمان ہو اور اسے بقدر کفاف رزق دیا گیا اور اس نے اسی پر قناعت اور صبر کیا اور اپنے مقدر پر خوش رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے اس کا اتنا ہی ہے جو کھالیا اور جو پہن لیا اور پرانا کردیا اور راہِ خدا میں دیدیا یعنی اس کا اس سے صرف تین فائدہ ہوتا ہے دو دنیا کا جو غذا اور لباس کے ذریعہ ملتا ہے اور ایک آخرت کا جو صدقہ وخیرات سے حاصل ہوتا ہے اور اس کے سوا بندے کا جو مال واسباب ہے اسے وہ چھوڑ کر جاتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہے اور ان

---

[1] حدیث ابوھریرۃ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول۔

[2] حدیث عبد اللہ بن عمر مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً ۱۲

سے دو واپس آجاتی ہیں اور اسے تنہا چھوڑ دیتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے اہل وعیال جاتے ہیں اور اس کا مال جیسے غلام، کنیز وغیرہ اور اس کا اچھا برا عمل بھی اس کے ساتھ جاتا ہے پھر اہل وعیال و مال اسے چھوڑ کر واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے یعنی اس کا ثواب وعذاب اسی کے ساتھ رہتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو یعنی کون چاہتا ہے کہ اس کے وارث کے پاس تو مال ہو اور اس کے پاس نہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں چاہتا بلکہ ہر ایک کو اس کا اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ پیارا ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ انسان کا مال دراصل وہی ہوتا ہے جو اس نے آگے بڑھا دیا یعنی اللہ کی راہ میں قربان اور فقیروں کو صدقہ کر دیا اور جو چھوڑ گیا وہ اس کے وارث کا مال ہے۔

ف:۔ لہٰذا اگر کوئی چاہتا ہو کہ اس کے پاس مال رہے تو اسے غریبوں اور محتاجوں کو راہ خدا میں اپنا مال صدقہ کرنا چاہیئے اور چھوڑنا نہیں چاہیئے لیکن چونکہ انسان اپنا مال آگے نہیں بھیجتا اور چھوڑ جاتا ہے اسلئے وہ اپنے مال سے زیادہ وارث کے مال سے پیار رکھتا ہے یعنی بخل کرتا ہے اور اللہ کے لئے صدقہ وخیرات نہیں کرتا اور صدقہ و وصیت کے بعد جو ایک تہائی تک ہو سکتی ہے بقیہ مال ورثاء کا ہو جاتا ہے۔ اور مال چھوڑ جانا افضل ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اپنے ورثاء کو غریب چھوڑے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں مالدار چھوڑنا بہتر ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مال کی کثرت سے غنا نہیں ہے بلکہ دل سے ہے۔ ف یعنی جو مال ذخیرہ کرنے میں لگا ہے۔ اور کثرت مال کا خواہاں ہو وہ فقیر ہے چاہے اس کے پاس کتنا ہی مال کیوں نہ ہو اور جو قناعت رکھتا ہو اور قدر کفاف پر راضی ہو اور زیادہ کا خواہاں نہ ہو وہ غنی ہے چاہے اس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو جیسا کہ فارسی مقولہ ہے کہ تونگری بدل است نہ بمال وبزرگی بعقل است نہ بسال۔ یا غنا کا معنی علم وعمل کا کمال حاصل کرنا ہے کیونکہ انسانی نفس ناطقہ اس کے بغیر غنی نہیں ہو سکتا۔ یعنی دولت وغنا کمال سے ہے مال سے نہیں ہے اسلئے علم وعمل میں کمال حاصل کرنا چاہیئے۔ اور انسان کو چاہیئے کہ پانچ چیزوں کو اپنائے اللہ کی ناجائز کردہ چیزوں سے دور رہے وہ سب سے بڑا خدا پرست ہو جائے گا اور دوسرے جو اللہ نے اس کے مقدر میں لکھا ہے اس پر خوش رہے وہ سب سے زیادہ غنی ہو جائے گا یعنی جب انسان اپنے مقدر میں خوش رہے

(۱) حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول۔
(۲) حدیث مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم ۱۲

اور زیادہ کا حریص نہ ہو تو سب سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور غنی ہونے کا معنی یہی ہے کہ اور تیسرے اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے یعنی اگرچہ اس کا سلوک اس کے ساتھ برا ہو تو وہ مومن کامل ہو جائیگا اور چوتھے اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو اس سے وہ کامل مسلمان ہو جائے گا اور پانچویں زیادہ نہ ہنسے کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے یعنی دل کو سخت اور اللہ کی یاد سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ ف:۔ اس سے ثابت ہوا کہ علم فی نفسہ افضل ہے اور اس پر عمل کیا تو علم کا یہی مقصد ہوتا ہے اور تعلیم و ہدایت کا کام کیا تو اس کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اور ناجائز چیزیں وہ ہیں جن سے شریعت نے روکا ہے اور مامورات کو ترک کرنا بھی ناجائز میں داخل ہے اس لئے کہ مامور کا چھوڑنا جائز نہیں۔ اور یہ شخص سب سے زیادہ خدا پرست اسلئے ہے کہ افضل عبادت فرائض سے سبکدوش ہونا ہے اور عوام فرائض کو ترک کر دیتے ہیں اور نوافل کی کثرت میں لگے رہتے ہیں جس سے وہ اصول کو تو برباد کر دیتے اور فروعیات کا اہتمام رکھتے ہیں۔ اور انسان کو چاہیئے کہ اللہ کی عبادت کے لئے فراغت حاصل کرے کیونکہ اس سے اس کا دل غنا سے پُر ہو جائے گا اور اسے کسی اور کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر ایسا نہیں کرتا اور دنیا کے کاروبار اور خواہش نفس میں لگا رہے تو اس کا ہاتھ مشغولیات سے بھرا رہتا ہے۔ اور اس کا فقر و فاقہ دور نہیں ہوتا یعنی دنیاوی کاروبار میں غرق رہنے سے پریشانی دور نہیں ہوتی بلکہ اس کی الجھن اور بڑھ جاتی ہے اور اگر اللہ کی عبادت کے لئے دل کو خالی کر لیتا ہے تو اسے آرام بھی حاصل ہوتا ہے اور غنا بھی۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ انسان بے وجہ مال کے پیچھے اپنے آپ کو تردد میں ڈال دیتا ہے کیونکہ اسے مقدر[۲] سے زیادہ نہیں مل سکتا اور ترک عبادت کی وجہ سے اسے غنا بھی میسر نہیں ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ناجائز سے دور[۳] رہتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو عبادت زیادہ کرتا ہے لیکن ناجائز سے کم بچتا ہے اور انسان[۴] کو چاہیئے کہ پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت شمار کرے۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے یعنی جب کمزوری اور ضعف کی وجہ سے عبادت کرنی دشوار ہو جائے گی اور صحت کو بیماری سے پہلے اور مالداری کو فقر سے پہلے اور فراغت کو کاروبار دنیا کے شغل سے پہلے اور حیات کو موت سے پہلے، یعنی بڑھاپا، بیماری، فقر اور شغل اور موت وہ عوارض ہیں

۱؎ حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول۔ ۲؎ حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضًا فصل دوم ۳؎ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل اول۔

۴؎ حدیث عمرؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم۔

جو آئندہ پیش آتے ہیں اسلئے ان[1] پہلے کی حالت کو غنیمت جاننا چاہیئے۔ ف:۔ غنیمت دراصل وہ مال ہوتا ہے جو کافروں سے لڑکر حاصل ہوتا ہے لیکن یہاں اس کا معنی مقصد کو حاصل کرنا ہے اور نیز آپ نے فرمایا کہ انسان اس مالداری کا انتظار کرتا ہے جو اسے گناہ میں ملوث کردے اور سرکش بنادے یا ایسی فقیری کا جو اللہ کی یاد کو فراموش کرادے یعنی وہ فکر معاش میں الجھ کر رہ جائے یا بیماری کا جو اس کے بدن کو برباد کردے یا بڑھاپے کا جو عقل کو زائل کردے یا موت کا جو یکایک آجائے اور دنیا سے رخصت کردے اور توبہ کا موقعہ نہ ملے یا دجال کا جو ایک غائب برائی ہے اور آئندہ آئے گا اور اپنا شر پھیلائے گا یا قیامت کا جو نہایت نزدیک اور بڑی کڑوی ہے ف:۔ حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ انسان فرصت کو غنیمت نہیں جانتا تو گویا آفات و مکروہات کا انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر میں فقر پر صبر نہیں کرتا دولت چاہتا ہے جو اسے سرکش بنادے اور حالت غنا میں شکریہ نہیں ادا کرتا اور اللہ کی نعمت کو نہیں پہچانتا اور نہ اس کی عبادت کرتا ہے شاید وہ فقر چاہتا ہے جو تمام عبادات کو فراموش کرادے یعنی اگر کم شغل اور صحت کے باوجود اللہ کی عبادت نہیں کرسکا تو کثرت شواغل اور بیماری وضعف کے ساتھ کیسے اس کی عبادت کرسکے گا؟ اور آپ[2] نے فرمایا کہ دنیا ملعون ہے یعنی اسے دربار رحمت سے دور کردیا گیا ہے کیونکہ دنیا اللہ کی عبادت سے دور کرتی ہے اور دنیا کی ہر چیز ملعون ہے یعنی وہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے مگر اللہ کا ذکر اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور عالم و متعلم (ملعون نہیں ہیں) ف۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کو دوست رکھتا ہے وہ عبادت ہے اور جو چیز اللہ سے نزدیک کرتی ہے اور آپ[3] نے فرمایا کہ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہیں پلاتا ف:۔ یعنی اللہ کے نزدیک دنیا کی کچھ بھی قیمت ہوتی تو کافر کو کوئی ادنیٰ سی چیز بھی میسر نہیں ہوتی یہ دنیا کی حقارت کے باعث ہے کہ وہ اسے اپنے دشمنوں کو دیتا ہے لیکن اپنے دوستوں کو نہیں دیتا جیسا کہ اس کا ارشاد ہے کہ لَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۔ یعنی اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک جماعت یعنی کافر ہوجائیں گے تو ہم کافروں کے لئے چاندی کی چھت بنادیتے اور اللہ تعالیٰ کا

[1] حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم

[2] حدیث ابن مسعود و ابوموسیٰ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم

[3] حدیث سہل مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم ۱۲

ارشاد ہے کہ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِلْاَبْرَارِ[1] یعنی جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ نیکو کاروں کے لئے بہتر ہے اور صنعت و تجارت اور کاشتکاری و زراعت میں[2] ایسے لگ جانا جائز نہیں کہ اللہ کی عبادت سے روک دے اور آخرت کے امور کی طرف توجہ نہ کرنے دے۔ یعنی ان چیزوں میں لگ جانے سے زیادہ طلبی کی ہوس پیدا ہو جاتی ہے لیکن اسباب دنیا میں ایسے لگے رہنا جائز ہے کہ اس کے ساتھ عبادت اور نیک کاموں پر توجہ رہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی کچھ ایسے لوگ (بھی) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[1] کہ جس نے دنیا سے محبت کی یعنی ایسی محبت جو اللہ کی محبت پر غالب ہو تو اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہونچایا یعنی اپنے دنیا میں پھنسے رہنے اور اللہ کی یاد کی طرف توجہ نہ دینے کی وجہ سے اس نے اپنی آخرت کا درجہ کم کر لیا لہٰذا جب یہ ثابت ہو گیا کہ دنیا اور آخرت دونوں سے ساتھ ساتھ محبت نہیں ہو سکتی تو جو پائیدار ہے اسی کو اہمیت دینا چاہئیے۔ ف:۔ دنیا سے اعراض اور آخرت کو پسند کرنے کی پہچان یہ ہے کہ موت کے آنے سے پہلے اس کے لئے مستعد رہے اور آپ نے فرمایا کہ دینار[2] و درہم کا بندہ ملعون ہے یعنی جو ان کی محبت میں پھنسا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ کی فرمانبرداری سے دور ہو گیا ہے گویا وہ انہیں کا بندہ ہے اور لعنت کا معنی رحمت سے دور کرنا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو بہت برباد کرتے ہیں لیکن اتنا نقصان نہیں پہونچاتے جتنا ایک انسان جو مال و جاہ کی ہوس رکھتا ہے یعنی بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو بہت برباد کرتے ہیں لیکن پھر بھی اس سے کم جتنا کہ مال و جاہ کی ہوس دین کو برباد کرتی ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ انسان جو کچھ صرف کرتا ہے اس کا ثواب دیا جاتا ہے سوائے اس کے جو مٹی میں لگاتا ہے ف:۔ یعنی مکان بنانے میں اور یہ اس صورت میں جب بے ضرورت اور شان و شوکت کے لئے مکان بنایا جائے ورنہ تعمیر مکان ضروریات میں داخل ہے لیکن جسقدر ضرورت ہو اور ایسے ہی مدارس و مساجد وغیرہ خیر کے مکانات بنانا مستحب ہے اور آپ[3] نے فرمایا۔

---

۱ حدیث ابن مسعود و ابو موسیٰ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم

۲ حدیث ابوھریرۃ و کعب و خباب مشکوٰۃ باب ایضاً فصل ایضاً ۱۲

۳ حدیث انسؓ و حدیث ابو ھاشم مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم۔

کہ ہر عمارت باعث عذاب ہے لیکن جس کے بغیر چارہ نہ ہو اور ضروری ہو اس قدر معاف ہے ف
یعنی کوئی عمارت بنانا عذاب کا سبب ہے یعنی ایسی تعمیر جو شان و شوکت اور تعیش کے لئے ہوتی ہے
اور زائد از ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لیکن مساجد و مدارس کی تعمیر اسمیں داخل نہیں ہے بلکہ یہ عمارات
خیر ہیں۔ اور حضرت انسؓ سے بیہقی میں روایت ہے کہ تمام تعمیرات مسجد کو چھوڑ کر اپنے مالک کے لئے
وبال ہوں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے لئے مال میں سے ایک خادم ضروری
ہے جو سفر میں اس کی خدمت کرے اور ایک سواری جس پر فی سبیل اللہ سوار ہو یعنی کچھ رکھنا چاہیئے تو یہ
دو چیزیں رکھے۔ اس سے زیادہ نہیں رکھنا چاہیئے یا ہو تو صرف کردے اور اس حدیث سے مقصود
قدر کفاف پر اکتفا اور قناعت کرنا ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ انسان ان چیزوں کے سوا کی ضرورت
نہیں۔ ایک رہائش کے لئے مکان دوسرے ستر پوشی کے لئے لباس اور تیسرے بغیر سالن
سوکھی روٹی جو اس کی بھوک کو دور کرے۔ اور چوتھے پانی جس سے اپنی پیاس بجھائے۔ ف یعنی
ان چیزوں پر آخرت میں کوئی سوال نہیں ہوگا جب کہ ان چیزوں کو جائز طور پر حاصل کیا ہو ان کے متعلق اس
لئے سوال نہیں ہوگا کہ ان کے بغیر چارہ نہیں ہے بلکہ جو چیزیں لذائذ نفس کی ہیں ان کے متعلق سوال
ہوگا اور انسان کو چاہیئے کہ دنیا سے بیزار رہے اور اس کی طلب میں نہ رہے یعنی اس کی محبت نہ
رکھے اور زائد از ضرورت چیزوں سے اعراض کرے اور آخرت پر دھیان رکھے اگر ایسا کرے گا تو اللہ
تبارک وتعالیٰ اسے دوست رکھے گا یعنی اسلئے کہ وہ دنیا کو پسند نہیں کرتا اور لوگوں کے مال و
جاہ سے بیزار رہے اگر ایسا کرتا ہے تو لوگ اسے دوست رکھیں گے ف۔ زہد کا معنی کسی چیز سے بیزار
ہونا ہے اور زہد کامل لذائذ کے میسر ہونے کے باوجود انہیں ترک کر دینا ہے اور بعض شخص کا
مقولہ ہے کہ زہد یہ نہیں ہوتا کہ مال و جاہ نہ ہو۔ بلکہ جب بقدر ضرورت پر قناعت کرتا ہے اور اسراف
نہیں کرتا تب زاہد ہوتا ہے اور انسان کا حال دنیا کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسے کوئی سوار کسی درخت
کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے رکا اور پھر روانہ ہوگیا۔ اور اس درخت کو چھوڑ دیا ف یعنی انسان
کو آخرت کا طالب رہنا چاہیئے اور سوار کی مثال اسلئے ہے کہ سوار کے رکنے کی مدت بہت کم ہوتی ہے

لہ حدیث انسؓ و حدیث ابو ہاشم مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم
۲ہ حدیث عثمانؓ و سہیلؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم ۱۲
۳ہ حدیث ابن مسعودؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم

اور جلد ہی روانہ ہو جاتا ہے اور اسمیں اشارہ ہے کہ منزل بہت دور ہے یعنی آخرت کا فاصلہ طے کرنے کے لئے بڑے اہتمام کی ضرورت ہے اور ایسی چیز پر توجہ اور دھیان نہیں دینا چاہیئے جس سے اس سفر میں رکاوٹ پیدا ہو۔ اور آپ نے فرمایا کہ میرا سب سے قابل رشک دوست وہ ہے جو سبک سار ہو اور نماز میں اس کا بڑا حصہ ہو یعنی بہت زیادہ اور حضور قلب سے نماز ادا کرتا ہو اپنے رب کی بہترین عبادت کرتا اور پوشیدہ خلوت میں اس کی فرمانبرداری کرتا ہو اور لوگوں میں گمنام ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو یعنی اس کے علم وعمل کا چرچا نہ ہو اور اس کی روزی بقدر کفاف ہو اور اسی پر صبر وقناعت رکھتا ہو اس کی موت جلد آجائے اس پر رونے والیاں کم ہوں۔ اور اس کی میراث کم ہو یعنی ایسا شخص خوش قسمت ہے جو صاحب مال وعیال نہ ہو اور اللہ کو یاد کرنے میں اسے تعلقات نہ ہونے کی وجہ سے سہولت جلد اور آسانی سے ہوتی ہے اور شوق آخرت کی وجہ سے ایسے شخص کی موت جلد اور آسانی سے ہوتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے یہ پیشکش کی کہ میرے لئے مکہ کے پتھروں کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کیا اے میرے رب نہیں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایک روز بھوکا رہوں اور ایک روز پیٹ بھر کھاؤں اسلیئے کہ بھوکا رہوں گا تو تجھ سے آہ وزاری کروں گا اور تجھے یاد کروں گا اور جب پیٹ بھر کھاؤں گا تو تیری حمد کروں گا اور تیرا شکریہ ادا کروں گا۔ ف۔ یعنی اللہ نے یہ پیشکش کی کہ میں چاہوں تو دنیا کی فراوانی اور عیش حاصل کروں اور چاہوں تو زاد آخرت بناؤں تو میں نے فقر کو پسند کیا کہ ایک روز بھوکا رہوں گا اور ایک روز پیٹ بھر کھاؤں گا تاکہ فضل وشکر کا مقام حاصل کر سکوں اور اس میں امت کے لئے فقر وقناعت کی تعلیم ہے اور اس میں دلیل ہے کہ فقر غنا سے افضل ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سویرے بے فکر اور نڈر ہو کر اٹھا یعنی نہ اسے دشمن کا ڈر ہے اور نہ عذاب کا کیونکہ اس نے گناہوں سے توبہ کر لیا ہے اور وہ تندرست ہے یعنی ظاہر وباطن میں اور اس کے پاس ایک روز کا کھانا ہے تو گویا تمام دنیا اس کے لئے فراہم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان نے پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں بھرا یعنی پیٹ ایسا برتن ہے جسے بھر لیا جائے تو ایسی برائیاں پیدا ہوتی ہیں جو بیان نہیں کی جاسکتیں اور انسان کے لئے اتنا لقمہ بہت ہے جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھ سکے یعنی اللہ کی فرمانبرداری اور معاش حاصل کرنے کے لئے اور اگر اتنے پر اکتفا نہ کر سکے تو اپنے پیٹ کے تین حصے کرے ایک حصہ کھانے کے لئے ایک حصہ پانی کے لئے اور ایک حصہ سانس

لہ حدیث مقدام وحدیث ابن عمرو کعب باب الرقاق فصل دوم۔

لینے کے لئے چھوڑ دے تاکہ سانس رک کر ہلاک نہ ہو ف۔ یعنی واجب یہ ہے اتنا ہی کھائے جس سے طاعت اور معاش حاصل کرنے کے لئے بیٹھ سیدھی رہ سکے اور اگر اتنے پر اکتفا نہیں کر سکتا تو پیٹ بھر نہ کھائے بلکہ اس کے تین حصے کرلے اور آپ نے فرمایا کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے یعنی جس سے اس کو آزمایا جاتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے یعنی اللہ تعالیٰ انھیں مال کی فراوانی سے آزمائے گا کہ حدود دین میں رہتے ہیں یا نہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کو قیامت کے روز لایا جائے گا جیسے کہ بکری کا بچہ ہو یعنی نہایت حقیر و ذلیل حالت میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ایستادہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا یا فرشتوں کے ذریعہ اس سے سوال کرے گا کہ میں نے تمہیں یعنی حیات وحواس اور صحت وغیرہ دیا تھا اور تم پر انعام کیا تھا۔ یعنی کتاب نازل کی اور تمہاری ہدایت کے لئے رسول بھیجے تو تم نے کیا کیا؟ یعنی تم نے کیا شکر یہ ادا کیا وہ جواب دیگا کہ اے اللہ میں نے مال ذخیرہ کیا اور اسے بڑھایا اور اس سے زیادہ دنیا میں چھوڑ کر آیا ہوں مجھے اجازت دے تاکہ دنیا میں جاکر لاؤں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو کچھ تم نے کیا ہے اسے دکھاؤ یعنی جو صدقہ وخیرات کیا ہے وہ دکھاؤ دنیا میں ذخیرہ کرنے اور چھوڑ دینے سے کوئی فائدہ نہیں اور تم کو دوبارہ دنیا میں جانا بھی نہیں ہے۔ وہ جواب دے گا کہ میں نے اسے ذخیرہ کیا ہے اور کاروبار کرکے بڑھایا ہے اور اس سے زیادہ چھوڑ کر آیا ہوں مجھے دنیا میں جانے دے تاکہ اپنا سب مال لاکر پیش کروں یعنی صدقہ وخیرات اور نیکیوں میں صرف کروں یعنی وہی بات دہرائیگا جیسا کہ ملزم کی عادت ہوتی ہے کہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تو ایک ہی بات بار بار دہراتا ہے اور ظاہر ہو جائے گا کہ اس بندے نے کوئی نیکی نہیں کیا ہے پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ف:۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے بندوں کو جو مال و دولت دیا ہے اس کی مثال اس غلام کی ہے جسے اس کے مالک نے کاروبار کرنے کے لئے مال دیا ہو اور حکم دیا ہو کہ اس اس کاروبار میں لگانا لیکن اس نے مالک کے حکم پر عمل نہیں کیا اور مال بھی برباد کردیا تو اسے نقصان کے سوا کیا حاصل ہو سکتا ہے؟ اور آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے بندے سے یہ سوال کیا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تندرستی نہیں دی کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا؟ اس لئے کہ تندرستی اور ٹھنڈا پانی نعمت ہے اور آپ نے فرمایا کہ کسی شخص کا پاؤں

لہ حدیث ابو ہریرہؓ وابن مسعودؓ مشکوٰۃ باب الرقاق، فصل دوم

اللہ کے پاس سے نہیں ٹل سکے گا جب تک پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کر لیا جائے گا اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں صرف کیا۔ اور جوانی کے بارے میں کہ کس چیز میں بوسیدہ کیا یعنی جوانی ایک لباس ہے جو رفتہ رفتہ بوسیدہ ہو جاتا ہے اور مال کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ کہاں سے کمایا اور کس چیز میں صرف کیا یعنی جائز طور پر کمایا۔ ناجائز اور نیکی میں صرف کیا یا برائی میں اور علم کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اس پر کتنا عمل کیا یعنی علم حاصل کیا تو اس پر عمل کیا یا نہیں کیا ؟ اور ابو درداء سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے عویمر! تمہارا کیا حال ہو گا جب تم سے قیامت کے روز سوال کیا جائے گا کہ تم عالم تھے یا جاہل! اگر تم کہو گے کہ عالم! تو سوال کیا جائے گا۔ کہ جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا اور اگر جواب دو گے کہ جاہل! تو یہ سوال کیا جائے گا کہ تمہیں کیا عذر تھا کہ جاہل رہ گئے اور علم نہیں حاصل کئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ تم سُرخ اور سیاہ سے بہتر نہیں ہو مگر تقویٰ کی وجہ سے ف یہ یعنی رنگ اور ظاہری شکل و صورت پر فضیلت موقوف نہیں ہے۔ اور ظاہر اً یہاں سُرخ سے اشارہ آقا کی طرف ہے اور سیاہ سے غلام کی طرف یا پھر عرب و عجم کی طرف یعنی اصل فضیلت تقویٰ کی وجہ سے ہے یعنی بغیر تقویٰ اور نیک عمل کے کوئی صاحب فضل نہیں ہو سکتا جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ۔ اور تقویٰ کے بہت سے درجات ہیں ادنیٰ درجہ شرک جلی سے کنارہ کش رہنا ہے اور اوسط درجہ معاصی اور ممنوعات سے پرہیز کرنا ہے ایسے ہی شرک خفی یعنی ریا اور سمعہ سے اور اس کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کو یاد کرتا رہے اور ماسوا اللہ سے خوفزدہ نہ ہو۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو بندہ دنیا سے بے رغبت ہوا یعنی ضرورت سے زیادہ اس نے دنیا طلب نہیں کی اللہ تعالیٰ اس کے دل میں حکمت پیدا کر دیتا ہے یعنی اس کے دل میں اپنا عرفان پیدا کر دیتا ہے اور اس کی زبان کو کلام حکمت کے ساتھ گویا کر دیتا ہے۔ اور اس کی آنکھ عین الیقین سے دنیا کے عیوب دیکھنے لگتی ہے۔ یعنی دنیا کی برائیوں اور تکالیف اور اس کے سرعت فنا اور کثرت غم پر اس کی نظر ہوتی ہے اور وہ دنیا سے اعراض کر کے اس کی آفات و بلیات اور برائیوں سے اپنی حفاظت کر لیتا ہے اور دار السلام کو اپنا مقصد حیات بنا لیتا ہے۔ ف۔ اس حدیث میں اشارہ ہے اصل دین آخرت اور جنت کا امن ہے۔

لہ حدیث ابوذر مشکوٰۃ باب الرقاق فصل دوم

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص چھٹکارا پا گیا جس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لئے خالص کر دیا یعنی نفاق کی آمیزش سے پاک ایمان دیدیا اور اس کے دل کو سالم کر دیا یعنی تمام برائیوں اور بدعادتوں سے جیسے دنیا کی محبت اور اللہ کی یاد سے غفلت اور عاقبت فراموشی سے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اور اس کی زبان کو راست گو کر دیا اور اس کے دل کو سکون دیدیا یعنی ذکر خدا کی وجہ سے اور اللہ نے اس کی خلقت وطبیعت سیدھی کر دی یعنی اس کو باطل اور افراط وتفریط کی طرف مائل نہیں کیا اور اس کے کان کو سنوا اور آنکھ کو بینا کر دیا یعنی کانوں سے سچائی کو سنا اور آنکھوں سے اللہ کی وحدانیت اور اس کی صنعتوں کو دیکھا تو ایسا شخص نجات پا گیا۔ ف:۔ یعنی کانوں کی راہ سے سچائی دل میں آتی ہے اور آنکھ سے چیزیں دل میں آتی اور ثابت ہو جاتی ہیں کہ اور آپ نے فرمایا کہ جب تم یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ گناہ کرنے کے باوجود کسی بندے کو دنیا دیتا ہے یعنی وہ دنیا اور اسباب دنیا سے محبت رکھتا ہے پھر بھی اسے دولت ومال اور آسائش وآرام دیتا ہے تو اس کی وجہ اس کی سوا کچھ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ڈھیل دے رہا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ یعنی جب کافروں نے نصیحت فراموش کر دی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے اور جو دیئے گئے اس پر جب اترانے لگے تو ہم نے انہیں یکایک دھر دبوچا اور وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔ ف:۔ اللہ کا ڈھیل دینا یہ ہوتا ہے کہ اس کی نعمت کو دھیرے دھیرے بڑھاتا ہے۔ اور گناہ کے باوجود اسے عیش وآسائش دیتا ہے تاکہ وہ یہ سوچے کہ یہ اللہ کی طرف سے میری نوازش ہو رہی ہے اور۔ تاکہ وہ توبہ واستغفار نہ کرے اور تکبر کرنے اور اترانے لگے اور پھر یکایک اسے عذاب میں ڈال دیتا ہے گویا اسے دھیرے دھیرے عذاب کیطرف لے جاتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ تمہارے سامنے دشوار گھاٹی ہے جسے عبور نہیں کر سکو گے۔ یعنی آسانی سے بڑا بوجھ لے کر اس سے نہیں جا سکو گے اور ابو درداء نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں ہلکا رہوں یعنی مال کی طلب میں نہ پڑوں اور تھوڑے مال پر صبر کر دوں تاکہ اس گھاٹی

۱؎ حدیث عقبہؓ مشکوٰۃ باب وفضل ایضاً ۱۲

۲؎ حدیث ام الدرداء وانس مشکوٰۃ باب الرقاق فصل سوم۔

کو پار کر سکوں۔ ف:۔ یعنی دشوار گھاٹی موت و قبر اور حشر کی پریشانیوں سے کنایہ ہے۔ اور بوجھ مال و جاہ اور وسعت و فراوانی ہے اسی لئے کہا گیا ہے فَازَ الْمُخَفِّفُوْنَ وَهَلَكَ الْمُثْقِلُوْنَ کہ جو ہلکے بوجھ کے ہیں وہ کامیاب ہو گئے اور جو بھاری بوجھ رکھتے ہیں وہ ہلاک ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ کیا کوئی پانی پر چلتا ہو اور اس کا پیر تر نہیں ہوگا؟ صحابہ نے کہا کہ کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو پانی پر چلے اور اس کا پاؤں تر نہ ہو آپ نے فرمایا کہ ایسے ہی دنیا دار گناہوں سے سلامت نہیں رہتا ہے۔ یعنی جو دنیا سے محبت رکھتا ہوا سے گناہوں میں ملوث ہونا ضروری ہے اور اس حدیث کا مقصد دنیاداری سے خوف دلانا اور ترک دنیا کی رغبت پیدا کرنا ہے۔ اور فقراء مالداروں سے پانچسو سال پہلے جنت میں جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ مال ذخیرہ کروں اور تجارت کروں لیکن مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہوں اور اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کروں اور ساجدین میں بنوں اور موت آنے تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہوں۔ ف:۔ یعنی ہمیشہ اللہ کی حمد اور پاکی اور نمازمیں لگا رہوں مجھے یہ فرصت کہاں ہے کہ تجارت اور خرید و فروخت کروں اور دنیا کے کام کروں۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو جائز طریقے سے دنیا طلب کرتا ہے یعنی سوال سے باز رہتا ہے اور عمل کی کوشش کرتا ہے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز ایسے ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند جیسا روشن ہوگا یعنی کمال نور اور خوشی و سرور کی وجہ سے اور جو دنیا کو جائز راہ سے ایسے طلب کرتا ہے کہ اس کے پاس مال کی فراوانی ہو جائے اور اسمیں تکبر ہو یعنی مال کی وجہ سے فقراء پر تکبر کرتا ہو جیسا کہ ریاکاروں اور مالداروں کا انداز ہوتا ہے اور صدقہ و خیرات بھی کرتا ہے۔ تو ریا اور نمائش کے لئے کرتا ہے۔ تو اللہ سے ایسے ملے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔

۱؎ حدیث امام الدرداء وانس مشکوٰۃ باب الرقاق فصل سوم۔

۲؎ حدیث جبیرؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل سوم

۳؎ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل سوم ۱۲

ف :- عزیزو ! جب جائز طور پر مال کمانے اور تکبر و غرور کرنے کا یہ حال ہے تو پھر ناجائز طور پر مال کمانے کا کیا حشر ہوگا ؟ اور اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے جو ناجائز ذریعے سے مال کماتا ہے۔ اسلئے کہ یہ اہل اسلام کا طریقہ نہیں ہے اور یہ فحوائے کلام سے سمجھا جاتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا[1] کہ یہ خیر یعنی مال کی فراوانی خزانہ ہے اور اسکی کنجیاں ہیں یعنی اہل خیر اسے کھولتے ہیں اور لوگوں کو دیتے ہیں لہٰذا اس بندہ کو مبارک ہو جس پر اللہ تعالیٰ نے خیر کی کنجی بنا دیا یعنی اس نے نیکی کے دروازے کھول دیئے اور مال خیرات کیا اور شر کے دروازے کو بند کر دیا۔

ف :- راغب نے فرمایا کہ خیر وہ چیز ہے جسے سب لوگ چاہتے ہیں جیسے عقل و عدل اور فضل اور دوسری مفید چیزیں اور شر اس کا ضد ہے۔ اور خیر و شر بندوں کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کے لئے مال شر ہوتا ہے۔ اور دوسرے کے لئے خیر ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایک شخص کے لئے علم وبال اور عذاب کا باعث ہوتا ہے اور دوسرے کے لئے اللہ کے قرب کا سبب ہوتا ہے اور بقیہ سب چیزوں کو بھی اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔ جو عجب و غرور اور فور و شر کا باعث ہوتی ہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ جب بندے کے مال میں برکت نہیں دی جاتی۔ تو اسے اللہ کی رضا کے لئے صرف نہیں کرتا اسے مٹی میں لگاتا ہے۔ یعنی اس سے مکان تعمیر کرتا ہے اور ضرورت سے زیادہ مکان بنواتا ہے اور بندے کو چاہیئے کہ تعمیر میں ناجائز مال نہ لگائے کیونکہ یہ دین و ایمان کے فساد کے باعث ہوتا ہے۔

ف :- اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جائز مال تعمیر میں صرف کرنا فساد کا موجب نہیں ہے اور بعض نے اس کا معنیٰ یہ کیا ہے کہ عمارت بنانے میں ناجائز کے ارتکاب سے پرہیز کرو۔ اور اس معنیٰ کے لحاظ سے

---

[1] حدیث سہیل و علی مشکوٰۃ باب الرقاق فصل سوم ۱۲

یہاں خرابی دین کی خرابی ہے۔ اور تعمیر کی خرابی کا بھی احتمال ہے۔ یعنی تعمیر اس کے ویران ہونے کی بنیاد ہے کیونکہ بالآخر اسے ویران ہو جانا ہے یا حدیث کا معنی یہ ہے کہ عمارات میں ناجائز کام اور گناہ کرنے سے پرہیز کرو یعنی اسلئے مکان نہ بناؤ کہ وہاں بیٹھ کر فلق و فجور کرو کیونکہ بالآخر ویران ہو جائیگی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ دنیا اس کا مکان ہے۔ جس کا مکان نہیں ہے۔ یعنی آخرت میں اور مال اس کا ہے جس کا مال نہیں اور اسے وہی ذخیرہ کرتا ہے۔ جس کے پاس عقل نہیں ہے۔ ف۔ یعنی دنیا فانی ہے اس لئے جس نے دنیا کو اپنا مکان قرار دے لیا گویا اس کے لئے مکان نہیں ہے۔ ایسے ہی مال صاحب مال کا نہیں ہوتا کیونکہ مال کا مقصد بھلائیوں اور اللہ کی رضا میں صرف کرنا ہے۔ اور جب اسے لذائذ اور خواہشات میں صرف کر دیا تو وہ مال برباد ہے اور اس کا حکم مال کا نہیں ہے۔ یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ

اسے مال نہیں شمار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دنیا اور دولت دنیا دونوں ناپائیدار اور فانی ہیں یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جس کے لئے آخرت میں مکان ہے اور جسے آخرت کی دولت حاصل ہے اسے دنیا کے مال و دولت کی ضرورت نہیں ہے اور جس نے دنیا کو اپنا مکان بنا لیا اور اس سے سکون حاصل کر لیا اور ہمیشہ رہنے کے لئے مال فراہم کر لیا اس کے لئے آخرت کا مکان اور غنا نہیں ہے اور دنیا وہی ذخیرہ کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں ہے الحاصل دنیا اس قابل نہیں کہ اسے رہنے کی جگہ قرار دیا جائے اور اس کے مال کو اہمیت دی جائے اور اس سے مقصود دنیا کی حقارت ظاہر کرنا اور اس کا مرتبہ کم کرنا ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ شراب نوشی سب گناہوں کی جڑ ہے یعنی سارے گناہ اسی سے وجود میں آتے ہیں۔ اور عورتیں شیطان کا جال ہیں اور دنیا کی محبت بھی گناہوں کا سر ہے۔ یعنی انسان جو گناہ کرتا ہے وہ دنیا کے لئے کرتا ہے۔

ف۔ طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ شراب سب برائیوں کی جڑ اور یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ جس نے شراب پی وہ اپنی ماں اور خالہ اور پھوپھی سے زنا کرتا ہے۔

اور جو فرمایا گیا کہ دنیا کی محبت سب برائیوں کی جڑ ہے تو اسکا معنی یہ ہیکہ ترک دنیا تمام عبادات کی چوٹی ہے لہٰذا جو دنیا کو دوست رکھتا ہوا سے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور جس نے دنیا ترک کر دی اسے

ص

[1] حدیث عائشہ مشکوٰۃ کتاب الرقاق فصل سوم۔

[2] حدیث حذیفہؓ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل سوم ۱۲

[3] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ کتاب الرقاق فصل ثالث

کوئی مفسد بے راہ نہیں کر سکتا اور آپ نے فرمایا کہ مجھے امت پر دو چیزوں سے بہت ڈر ہے۔
خواہش نفس اور درازی آرزو سے یعنی اس لئے کہ زیادہ زندہ رہنے کی آرزو سے لوگ عمل میں تاخیر
کریں گے اور خواہش نفس جو ہدایت کے مخالف اور باطل کے موافق ہوتی ہے وہ سچائی اور اس کی
فرمانبرداری سے باز رکھتی ہے اور آخرت کو فراموش کرا دیتی ہے اور دنیا سفر کرتے جا رہی ہے اور
آخرت آرہی ہے یعنی آہستہ آہستہ دنیا پیچھے جا رہی ہے۔ اور آخرت سامنے آرہی ہے اور ہر ایک کے
بیٹے ہیں یعنی تابعدار اور محکوم ہیں لہٰذا جس سے ہو سکے کہ دنیا کا بیٹا نہ ہو تو ایسا کرے۔ یعنی
ایسے کام کرے کہ دنیا کی فرمانبرداری اور تابعداری سے نکل جائے اور اس کا تابعدار اور
محکوم نہ بنے لہٰذا جس سے ہو سکے کہ دنیا کا بیٹا نہ ہو تو عمل کرو اور عمل کرنے کو غنیمت جانو اور دنیا میں
عمل کا حساب نہیں ہے اور کل آخرت میں حساب ہوگا عمل کا موقعہ نہیں رہے گا۔

ف :۔ دنیا جا رہی ہے ایسے کہ اس کا اندازہ نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی کشتی میں بیٹھا ہو اور کشتی
جا رہی ہو اور اس سے دنیا کے جلد ہی فنا ہو جانے کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ آخرت خود آرہی
ہے اور جو چیز جا رہی ہے وہ چلی ہی جاتی ہے۔ اور دونوں کی ملاقات راہ میں ہی ہوگی۔ اور آپ نے
فرمایا دنیا سازو سامان ہے جس میں سے ہر ایک نیک و بد کھاتا ہے یعنی مومن و کافر سب کو
یہاں رزق ملتا ہے اور آخرت کا ایک وقت معین اور ثابت ہے اور آخرت میں بادشاہ قادر کی
فرمانروائی ہوگی یعنی جو نیک و بد اور مومن و کافر کی تمیز رکھتا ہے اور ثواب و عذاب سے
باخبر ہے اور بھلائی یقیناً جنت میں ہے اور برائی جہنم میں لہٰذا عمل کرو اور عذاب و حساب سے ڈرتے
رہو یا عمل کرو اور ڈرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا عمل قبول کرے گا یا نہیں۔ اور یقین رکھو کہ تمہارے
اعمال تمہارے سامنے پیش کئے جائیں گے اور جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ذرہ
برابر برائی کرے گا وہ بھی اس کا عذاب و سزا دیکھے گا۔ لہٰذا جو دنیا کا بیٹا ہوگا وہ دنیا کے لئے
کام کرے گا۔ اور جو آخرت کا بیٹا ہوگا وہ آخرت کے لئے کرے گا۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ جب بھی
سویرے آفتاب نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے دائیں بائیں دونوں طرف ہوتے ہیں اور آواز
دیتے ہیں جسے جن و انس کو چھوڑ کر ساری کائنات سنتی ہے۔ کہ اپنے رب کی طرف یعنی اس کی فرمانبرداری
کی طرف آؤ یا اسے یاد کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا یعنی سب سے
کٹ کر اللہ کی طرف آجاؤ اور جان لو کہ جو مال تھوڑا ہو اور کفایت کرے وہ اس مال سے بہتر ہے جو
زیادہ ہو اور اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔

ف :۔ اور جن و انسان کو نہ سنانے کا راز یہ ہے کہ غیب کے معائنہ کی وجہ سے تکلیف نہ اٹھ جائے

پھر جن وانسان میں سے انسان کو مخاطب کیا گیا ہے کیونکہ وہ مال اور دنیا کے سازوسامان کی بڑی ہوس رکھتا ہے یہاں تک کہ دولت دنیا کی پیچھے اللہ کے ذکر اور اس کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اسلئے اسے ہوشیار کیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی یاد اور عبادت سے غفلت کب تک۔ اپنے رب کی طرف آؤ۔ اور آپ نے فرمایا کہ انسان کا انتقال ہو جاتا ہے۔ تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ کیا بڑھایا یعنی کیا نیک اعمال کئے ہیں اور لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا چھوڑ گیا ہے یعنی فرشتوں کی نظر اعمال پر ہوتی ہے اور انسانوں کی نظر مال پر ہوتی ہے یعنی انسان کو نیک عمل کرنا چاہیئے تاکہ اس کے آئندہ کیلئے زادِ راہ ہو۔ اور لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ اے بیٹے مدت دراز سے یعنی آدم کے وقت سے ابتک انسان سے اس کا وعدہ کیا جا رہا ہے یعنی قیامت اور حساب اور عذاب و ثواب کا اور وہ آخرت کی طرف بہت جلد چلے جاتے ہیں۔ اور اے بیٹے جب سے تو پیدا ہوا ہے اور آخرت پر توجہ دیا ہے تو نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے اور تو جس مکان کی طرف جا رہا ہے وہ تیرے اس مکان سے نزدیک ہے جس سے تو برآمد ہوتا ہے۔

ف:۔ مدت وعدہ کے دراز ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ اس وعدے پر برابر عمل ہو رہا ہے اور لوگ برابر آخرت کی طرف جا رہے ہیں اور اس کا مقصد آخرت سے غفلت کو دور کرنا اور نصیحت کرنا ہے کہ آخرت کے لئے عمل کرو اور اس کے لئے تیار رہو اور آپ نے فرمایا کہ جس میں چار خصلت موجود ہو اسے دنیا سے کوئی نقصان اور ضرر نہیں ہوگا۔ اول امانت کی حفاظت یعنی اللہ کے حکم کو پورا کرنا اور بندوں کے واجبات ادا کرنا اور سچائی پر ثابت رہنا۔ دوم اچھی سیرۃ اور سوم کھانے میں پارسائی یعنی ناجائز سے پرہیز کرنا اور بقدر ضرورت کھانے پر اکتفا کرنا۔

ف:۔ ضرر نہ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ جب اخروی نعمت حاصل ہے اور نفس اس کی وجہ سے کمال حاصل کر لیا۔ اور ثواب کا اہل ہو گیا۔ تو پھر دنیا کے لذائذ اور نعمتوں کے حاصل نہ ہونے کی کوئی پرواہ نہیں کیونکہ ان سے یادِ خدا میں خلل پیدا ہوتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اعمال آئیں گے۔ نماز آئے گی اور کہے گی میں نماز ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو خیر پر ہے پھر صدقہ یعنی پھر زکوٰۃ آئے گی اور کہے گی کہ اے میرے رب میں صدقہ ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھی خیر پر ہے پھر روزہ آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب میں روزہ ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھی خیر پر ہے

۱ؔ حدیث ابودرداءؓ مشکوٰۃ کتاب الرقاق فصل سوم۔

۲ؔ حدیث مالکؒ وحدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ کتاب الرقاق فصل ایضًا۔

پھر دوسرے اعمال یعنی جہاد اور طلب علم وغیرہ آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تم خیر پر ہو یعنی اللہ تعالیٰ تمام اعمال کو مہلت دے گا اور ان کی درخواست کو قبول کرے گا۔ پھر اسلام آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب تیرا پاک نام سلام ہے یعنی تو تمام عیوب و نقائص اور آفات سے پاک ہے اور میں اسلام ہوں اور تیرے احکام کا فرمانبردار ہوں اور تو نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم خیر پر ہو آج تمہاری وجہ سے مواخذہ نہیں کروں گا اور تمہارے وسیلے سے دوں گا یعنی ثواب دوں گا کیونکہ تم ہی اصل ہو اور تمہیں پر اطاعت و نافرمانی کا معاملہ موقوف ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین ڈھونڈھے گا اس سے اس کو قبول نہیں کیا جائیگا اور وہ آخرت میں نقصان میں ہوگا۔ ف۔ یعنی نیک اعمال صحت اور شفاعت کرنے کے لئے آئیں گے یا اپنے تارک سے لڑنے کے لئے آئیں گے۔ اور اعمال یا تو بہترین صورت میں آئیں گے جیسا کہ کچھ احادیث میں آیا ہے۔ یا پھر اللہ اعراض ہی کو لائے گا اور انہیں کلام کرنے کی سکت دے گا۔ اور نماز عرض کرے گی کہ اے اللہ میں تیرے دربار لطف میں اسلئے آئی ہوں کہ تیری پذیرائی پر اعتماد کر کے بندے کی شفاعت کروں اور تیری ہی درگاہ سے آج کے روز امیدوار ہوں کہ میں تیرے غضب اور عذاب کو روک سکوں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے نماز تو خیر پر ہے اور اس کا مقصد اس کی شفاعت میں مہلت دینا ہے یعنی تیرا بھی فضل و شرف ہے اور تو بجائے خود بہتر ہے لیکن شفاعت کا کام اور صفت دوسرکی ہے جو تیری جیسی عبادتوں کی اصل اور بنیاد یعنی اسلام ہے جیسا کہ آئندہ آرہا ہے اور یہاں ایک نکتہ یہ ہے کہ مقام شفاعت پر استادہ ہونا اس کا کام ہے جو جامع کمالات ہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے اور کوئی بھی پیغمبر آپ کے سوا شفاعت کا دروازہ نہیں کھلوا سکے گا ایسے ہی اعمال میں بھی وہی عمل شفاعت کرے گا جو جامع کمالات ہو اور یہ ممکن ہے کہ اسلام آغاز شفاعت حمد و ثنا کے ساتھ کرے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمد و ثنا کریں گے۔ اور پھر شفاعت کے لئے اللہ کو اسم سلام سے آواز دے گا۔ اور چونکہ وہ خود کو بندہ فرمانبردار قرار دے گا اسلئے اس کی شفاعت قبول ہوگی، اور ایسے کپڑے اور پردے کا رکھنا جائز نہیں ہے جس میں جانور دنکی تصاویر ہوں اور آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھو تو ایسے پڑھو کہ ماسوائے اللہ کو رخصت کر رہے ہو

---

۱ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الرقاق فصل سوم

۲ حدیث ابوایوب انصاری مشکوٰۃ باب الرقاق فصل سوم۔

یعنی اپنے آپ کو اور کائنات کو چھوڑ دو اور اپنے سراپا سے خلوص کامل اور پوری توجہ کے ساتھ اللہ کو یاد کرو۔ اور ایسی بات نہ کرو جس سے کل معذرت کرنی پڑے یعنی قیامت کے دن اللہ کے سامنے عذر کرنا پڑے یا عام باتوں میں جو دوست واحباب اور مسلمانوں سے کرتے ہو ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں پشیمان اور شرمندہ ہونا پڑے اور معذرت کی ضرورت پیش آئے اور جو دوسروں کے ہاتھ میں ہے اس سے ناامید ہو جاؤ یعنی اپنے مقدر کی روزی پر قناعت کرو اور لوگوں کے مال کی ہوس نہ کرو۔

ف:۔ یعنی نماز ایسے پڑھو جیسے آخری نماز ہو۔ اور حدیث کے اخیر میں اشارہ ہے کہ دوسروں کے مال کی ہوس نہ رکھنا اخلاص کا ثبوت ہے اور اصل غنا دل کا غنا ہے جو یہ ہے کہ اس چیز سے ناامید ہو جائے جو لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ اور آپ نے فرمایا کہ مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہیں جو پارسا ہوں۔ جو بھی ہوں یعنی عرب یا عجم یا کالے یا گورے اور جہاں کہیں ہو یعنی جس بھی ملک اور سرزمین میں ہوں مکہ میں یا مدینہ میں یا کسی اور دیس میں۔ اس حدیث میں تقویٰ کی ترغیب ہے اور ان مسلمانوں کے لئے دلاسا ہے۔ جو آپ کے زمانہ میں نہیں پیدا ہوئے کہ وہ تقویٰ کو اپنا کر آپ کے قریب کا درجہ اور رتبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ جب ایمان کا نور سینے میں داخل ہو جاتا ہے تو سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور سوال کیا گیا کہ اس کی کچھ ظاہر نشانیاں ہوتی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ دنیا کے فریب سے دور ہونا ہے زہد و تقویٰ کا اپنانا۔ اور انابت الی اللہ اور موت کے لئے مستعد رہنا ہے۔ اور موت سے پہلے توبہ کر لینا اور عبادت میں سبقت کرنا اور اپنے اوقات فرمانبرداری میں صرف کرنا۔

ف:۔ یعنی اسلام کے تمام احکام کو قبول کرنا اور اللہ کے جو احکام دیئے ہیں۔ اُن کی تلخیوں میں لذت محسوس کرنا اور دنیا فریب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور دنیا تکلیف اور بربادی کی جگہ ہے اگرچہ بظاہر نعمت دکھائی دیتی ہے اور اس کی مثال سراب کی ہے۔ جسے پیاسا پانی تصور کرتا ہے اور فریب میں پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا موت سے پہلے اور بڑھاپا جبکہ عمل کی قوت نہیں رہ جائے گی اس وقت عمل نہ کرنے پر پشیمان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور آپ نے فرمایا کہ جب کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے زاری اور لغو باتوں سے دوری ہے تو اس کی نزدیکی ڈھونڈھو اسلئے کہ اسے حکمت دی جا رہی ہے۔

ف اور حکمت نیک عمل اور راست بازی ہے اور جسے اللہ نے حکمت دی ہے خیر کثیر دیا ہے۔

لہ حدیث ابن مسعود حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ کتاب الرقاق فصل سوم ۱۲

فقر کی فضیلت

ف :۔ یعنی فقیر کا اجر و ثواب، اسمیں اختلاف ہے کہ فقر صابر افضل ہے یا غنی شاکر۔ اکثر علماء کا خیال ہے کہ فقیر افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقر پر ہی تھے اور درست یہ ہے کہ بعض لحاظ سے نقیر افضل ہے۔ اور بعض حیثیت سے غنی۔ اور انسان کو چاہئیے کہ خستہ حال رہ کر بسر کرے اور کسی کے دروازے پر سوال کرنے نہ جائے۔ اور ایسا شخص اللہ کو بہت پسند ہے اور ایسا شخص قسم کھائے کہ یہ چیز ایسی ہی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے اس قسم میں سچا کر دیتا ہے۔ اور جو قسم کھاتا ہے ویسے ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا صاحب ثروت کو اس پر تکبر نہیں کرنا چاہئیے۔ اور اسے ذلیل و حقیر نہیں سمجھنا چاہئیے۔ کیونکہ دشمنوں پر مدد اور روزی فقیروں اور کمزوروں ہی کی دعاء کی برکت سے ملتی ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جنت میں فقیر مالداروں سے زیادہ جائیں گے۔ اور آپ نے فرمایا کہ فقراء جنت میں مالداروں سے پہلے جائیں گے۔ اور دولتمند حشر کے میدان میں رہ جائیں گے۔ اور فرمایا کہ کافروں کو آخرت[۱] سے پہلے دنیا ہی میں لذتیں اور نعمتیں دیدی گئیں اور مسلمانوں کے لئے آخرت میں ذخیرہ ہیں۔ یعنی دنیا کافروں کے لئے ہے اور آخرت مسلمانوں کے لئے اس لئے دنیا کی لذتوں میں نہیں پڑنا چاہئیے۔ بلکہ جو کچھ حاصل ہو اسی پر اکتفاء کرنا چاہئیے تاکہ حشر کے دن خوف نہ ہو اور انسان کو چاہئیے کہ دنیا میں کمتر کو دیکھے اور دین میں[۲] اپنے سے بہتر کو دیکھے۔ اور جب کوئی اپنے سے مالدار کو دیکھے اور اسمیں رشک اور اللہ کی ناشکری پیدا ہونے لگے تو اسے اس کو دیکھنا چاہئیے جو مال و دولت میں اس سے کمتر ہو۔ لہٰذا کم رتبہ کو دیکھنا اور مالدار کو نہ دیکھنا بہتر ہے تاکہ اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھے۔

ف :۔ یعنی اگر کسی مالدار اور بلند رتبہ کو دیکھا ہے جس سے اس کو اپنی دولت اور رتبہ حقیر سا لگ رہا ہو تو جو اپنے سے مال و جمال میں کمتر ہو اسے دیکھے تاکہ اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کی قدر کا اندازہ ہو

---

۱ حدیث ابوھریرہؓ و مصعبؓ و انسؓ و ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب فضل الفقر۔

۲ حدیث عمرؓ مشکوٰۃ باب فضل الفقر فصل اول۔

۳ حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ باب فضل الفقر فصل اول ۱۲۔

اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

ف اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر لوگ حالت اعتدال پر رہتے ہیں۔ اگرچہ کہ بعض کا اعتدال بعض کے لحاظ سے ہو اور جب بھی کوئی شخص اپنے سے اچھے کو دیکھے اور پھر اپنے سے کمتر کو دیکھ لے تو اس کا حال اچھا ہی ہوگا اور بالفرض سب سے خوشحال ہو تو اسے اپنے سے کمتر کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس کے اندر غرور و تکبر نہ پیدا ہو۔ بلکہ اس پر واجب ہے کہ اللہ کا بہت بہت شکریہ ادا کرے اور جو اتنا کمتر ہو کہ اس سے کمتر کوئی نہ ہو اسے اس پر شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اللہ نے مجھے دنیا کے افکار و ہجوم میں نہیں ملوث کیا۔ اور آپؐ نے فرمایا فاسق جو دنیا کی نعمت رکھتا ہو اس پر رشک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اسے یہ علم نہیں کہ آئندہ موت کے بعد اسے کیا چیز پیش آئے گی۔ یعنی حشر میں اس نعمت کی وجہ سے اس کو کیا کیا عذاب ہوگا۔

ف ۔ یعنی کافر کی خوشحالی اور مال وجاہ اور اولاد کی کثرت کو دیکھ کر اس پر رشک نہیں کرنا چاہیئے اور یہ آرزو نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ دنیا کا جو عیش یا دولت و مال اور اولاد اسے میسر ہے وہ مجھے بھی حاصل ہو جائے کیونکہ موت کے بعد اس کے مال وجاہ کے عوض میں نہ جانے اس کو کیا عذاب ہوگا؟ اور آپؐ نے فرمایا کہ دنیا مومن کا قید خانہ اور قحط ہے اور مومن جب دنیا سے جدا ہوتا ہے تو قید خانے اور قحط سے جدا ہوتا ہے۔ ف یعنی وہ ہمیشہ شدت و محنت اور معاش کی مشقت میں رہتا ہے یعنی چاہے دنیا میں اسے جو بھی ناز و نعمت میسر ہو اس کے لحاظ سے قحط ہی ہے جو نعمت اسے آخرت میں میسر ہونی ہے۔ یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ طاعت و عبادت اور ریاضت میں رہتا ہے کبھی سکون سے نہیں بیٹھتا اور ہمیشہ اس دنیا سے رہائی کی کوشش اور فکر میں رہتا ہے۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ مومن مال کی قلت یا بیماری یا ذلت سے کبھی فرصت نہیں پاتا اور آپ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے دنیا سے ایسے ہی بچاتا ہے جیسے ایک شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

ف ۔ یعنی دنیا سے اور اس کے مال وجاہ سے جو اس کے دین کے لئے مضر ہو بچاتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ دو چیزوں کو انسان ناپسند کرتا ہے یعنی طبعًا حالانکہ وہ دونوں شرعًا

---

[1] حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب فضل الفقر [2] حدیث عبداللہ بن عمرؓ دفتا دہ مشکوٰۃ باب ایضًا [3] حدیث قتادہؓ مشکوٰۃ باب فضل الفقر
[4] حدیث مشکوٰۃ باب فضل الفقر ۱۲

بہتر ہیں وہ موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت مومن کے لئے فتنے سے بہتر ہے اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے اور مال کی کمی حساب کے لئے کمتر ہے۔

ف:۔ یعنی فتنہ شرک و کفر اور نافرمانی اور ظلم وغیرہ ہے جو ناجائز ہے اور ایسے ہی مکروہات بھی اسی میں داخل ہیں۔ حیات دنیا اسلئے بہتر ہے کہ اس میں اللہ کی اطاعت و عبادت کے لئے اور دین و ایمان پر ثبات کے لئے ہے۔ بغیر ایمان کے حیات کی کیا قیمت ہے؟ ہاں دنیا کے شدائد مصائب اور محن مومنوں کے لئے کفارہ و بلندی درجات کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی وجہ سے موت کی آرزو درست نہیں ہے۔ اور حساب کے لئے کمتر ہونا عذاب سے بعید تر ہونا ہے جو مومن کے لئے بہتر ہے۔ اور ایک مسلمان کو اس پر خوش ہونا چاہیئے اس لئے کہ اس سے حساب آسان ہوگا اور دولت سے بہتر دنیا کے مصائب و شدائد ہیں۔

ف:۔ عزیزو۔ یہ سب ایمان کی شاخیں ہیں۔ اور جس کا ایمان درست ہو وہ یقیناً جانتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ درست ہے اور اگر عقل سلیم رکھتا ہے تو اسے دنیا ہی میں اندازہ ہو جاتا ہے کہ دولت کی ہوس انسان کو فکر دولت میں رکھتی ہے۔ اور اس کے لئے جو محنت اور تکلیف اٹھانا ہے وہ فقر سے کم نہیں ہوتی۔ اور آپ[1] نے فرمایا کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ فقر کے لئے تیار رہے اسلئے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کے پاس فقر اسی تیزی سے آتا ہے۔ جس تیزی سے سیلاب کا پانی اپنی انتہا تک پہونچتا ہے۔

ف:۔ یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالص محبت رکھتا ہے اسے دنیا کے مصائب و مشکلات اور آزمائش میں پڑنا ضروری ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ سخت ترین آزمائش پیغمبروں کی ہوتی ہے پھر اولیاء کی پھر جو افضل ہوں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فقر کے بغیر محبت رسول کا دعویٰ جھوٹا ہے اور محبت کے لئے آپ کی پیروی لازم ہے محبت بغیر اطاعت درست نہیں ہوتی۔ پھر بھی یہ محبت کا نشان اور اس کے کمال کا ثبوت ہے اور محبت کی ماہیت جذب باطن اور محبوب کی ذات و صفات کو سب سے اچھا سمجھنا ہے لیکن بغیر اطاعت محبت ناقص ہوتی ہے جیسے ایمان بغیر عمل۔ اور مومن کے لئے آرام و راحت کی طلب اور تن آسانی زیبا نہیں ہے اسلئے کہ اللہ کے بندے آرام و راحت نہیں طلب کرتے۔

ف:۔ یعنی بلکہ آرام اور راحت دنیا میں کافروں، بدکاروں، غافلوں اور جاہلوں کیلئے ہے

---

[1] حدیث عبداللہ بن مغفلؓ مشکوٰۃ باب الفقراء ۱۲

اور اس حدیث میں تنعم کا لفظ آیا ہے اور تنعم بتکلف خواہش نفس پوری کرنا اور عیش و آسائش میں رہنا ہے اور کھانے اور خواہشات کی ہوس رکھنا ہے۔ اور انسان کو تھوڑے رزق پر خوش رہنا چاہیئے کیونکہ آپ کا ارشاد ہے کہ جو تھوڑے رزق پر خوش رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر خوش رہتا ہے یعنی تھوڑی عبادت و طاعت پر، اور اگر بھوکا یا غریب ہو تو اسے اپنی بھوک اور غربی کو لوگوں کے سامنے نہیں رکھنا چاہیئے کیونکہ آپ نے فرمایا کہ جو بھوکا یا غریب ہوتا ہے اور اسے لوگوں کے سامنے نہیں رکھتا تو اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ اسے جائز ذریعے سے ایک سال تک رزق دے گا۔

ف:۔ یہاں بھوک کا معنی ایسی بھوک ہے جس پر صبر ہو سکتا ہے اور اسے چھپانا جائز ہو۔ کیونکہ اگر کوئی بھوک کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلا جائے اور سوال نہ کرے اور نہ کھائے چاہے میتہ ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ قرآن میں ہے تو اس کی موت گنہگار رہ کر آتی ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اپنے فقیر عیالدار پارسا بندے کو دوست رکھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے دو روز در پے جو کی روٹی آسودہ ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

ف:۔ یعنی آپ کے اہل بیت نے گیہوں تو کجا دو روز برابر جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی بلکہ ایک روز پیٹ بھرا تو دوسرے روز بھوکے رہ گئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر کو پسند فرمایا تھا یعنی جب آپ پر یہ پیش کش ہوئی کہ آپ چاہیں تو آپ کے لئے پہاڑوں کو سونا بنا دیا جائے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں! میرے رب میں چاہتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں تاکہ صبر کروں اور ایک روز آسودہ ہو کر کھاؤں تاکہ تیری حمد و ثنا کروں۔ اور ابن عباس سے منقول ہے کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ کئی شب بھوکے رہ جاتے تھے اور انہیں رات کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا

۱؎ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ باب فضل الفقر

۲؎ حدیث عمران مشکوٰۃ باب الفقر ایضاً۔

۳؎ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ باب فضل الفقر ۱۲

تھا اور ان کا زیادہ تر کھانا جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔ ف۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے میں جو شخص فقر میں بسر کرتا ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسر کیا۔ جو افضل انبیاء اور سید الانبیاء ہیں اس کے لئے آپ کا یہ فعل بہت بڑی دلاسا ہے۔ اور آپ نے فقر و فاقہ کو خود پسند فرمایا تھا۔ اور آپ نے دنیا اور اس کی لذتوں کو ترک کر دیا تھا اور اپنی ضروریات پر فقراء اور مساکین کی ضروریات کو اولیت دے رکھی تھی ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ ایک قوم کے پاس پہونچے جس کے سامنے ایک بکری بھون کر رکھی ہوئی تھی اور انھوں نے ابوہریرہ کو بلایا یعنی کھانے کے لئے اور ابوہریرہ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے گئے اور آپؐ نے کبھی آسودہ ہو کر جو کی روٹی نہیں کھائی تو بھنی ہوئی بکری کھانا مجھے کیسے اچھا لگے گا۔ اور حضرت انس سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور چربی لے کر پہونچے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھدی۔ اور اس سے اپنے اہل کے کھانے کے لئے کچھ جو لئے اور آپ نے رات کو کبھی ایک صاع غلہ ذخیرہ نہیں کیا جب کہ آپ کے نو بیویاں تھیں۔ یعنی اس کے باوجود کبھی کچھ ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ ف۔ شاید آپ نے یہودی سے قرض اسلئے لیا تھا کہ آپ کا حال مسلمانوں پر ظاہر نہ ہو کیونکہ انہیں اس سے تکلیف ہوگی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ جب میں اکیلا تھا تو مجھے دین کے ظاہر کرنے اور اسلام کی دعوت دینے پر ڈرایا گیا۔ اور مجھ پر اور بلال پر پے در پے تیس روز ایسے آئے کہ ہمارے کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے انسان تو کیا کوئی جانور کھا سکے مگر تھوڑی سی چیز جسے بلال کی بغل چھپالے یعنی ظاہر ہے کہ وہ چیز بہت ہی کم ہو سکتی ہے جو بغل میں رکھی جا سکے اور وہ بھی ایسے کہ اسی میں پوشیدہ ہو کر رہ جائے۔ اور ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے شکم پر ایک ایک پتھر کھول کے دکھائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم پر دو پتھر بندھے دکھائے ف۔ بھوک کے وقت شکم پر پتھر اسلئے باندھتے ہیں کہ پیٹ کے اندر وزن سے قوت رہے اور چلنے پھرنے کی سکت برقرار رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء کیا کرتے تھے کہ اے اللہ

۱؎ حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب فضل الفقر فصل ایضًا۔

۲؎ حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ باب فضل الفقر فصل اول　۳؎ حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب ایضًا ۱۲

۴؎ حدیث انس مشکوٰۃ باب فضل الفقراء۔

مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکین مار اور میرا حشر مساکین میں کر۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا کہ آپ یہ دعا کیوں کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اسلئے کہ مساکین جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے جائیں گے اور اے عائشہ مسکین کو واپس نہ کرنا بلکہ آدھی کھجور ہو تو وہی دیدینا اور مساکین سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے روز دوست رکھے گا اور ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر اشخاص کو دیکھا اسمیں کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ اس کے پاس دو کپڑے ہوں ایک اوڑھنے کے لئے اور ایک کندھے پر ڈالنے کے لئے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ کسی کے پاس نہیں تھا یا تہبند تھا یا چادر تھی جسے اپنی گردن میں باندھ لیتا تھا تو کچھ تہبند اور چادر تو آدھی پنڈلیوں تک ہوا کرتی تھی اور کچھ ٹخنوں تک وہ سجدے میں یا بعض حالات میں وہ تہبند یا چادر سمیٹ لیا کرتا تھا تاکہ ستر نہ کھل جائے اور ابوہریرہ نے فرمایا کہ فقراء صحابہ کو بھوک لگی تو آپ نے انہیں ایک ایک کھجور دیا یعنی ان کے فقر اور غریبی کی حالت تھی کہ کبھی کبھی ایک ہی کھجور پر اکتفاء کرنا پڑتا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں ایک تو کھانا یعنی قوت بدن کی حفاظت کے لئے دوسری عورتیں یعنی اپنے نفس کی برائیوں سے حفاظت کے لئے۔ تیسری خوشبو اور آپ کو دو چیزیں میسر ہوئیں یعنی بکثرت حاصل ہوئیں اور ایک چیز بہت تھوڑی میسر ہوئی۔ آپ کے نو تک بیویاں تھیں اور خوشبو بھی میسر ہوئی جبکہ آپ کا پسینہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار تھا اور کھانا نہیں میسر ہوا۔ ف تھوڑا ہی میسر ہوا اور یہ اسلئے کہ آپ نے فقر کو پسند فرمایا کہ اور اسمیں بہت سی حکمتیں تھیں اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے پانی طلب کیا اور ان کے پاس شہد کا شربت پیش کیا گیا تو فرمایا کہ یہ پاک اور جائز ہے لیکن میں اسے پیوں گا نہیں اسلئے کہ اللہ نے قرآن میں ایک قوم کے بارے میں فرمایا ہے کہ تم نے اپنی لذتیں دنیا ہی میں حاصل کرلیں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہماری لذتیں دنیا ہی میں نہ دیدی جائیں اور حضرت عمرؓ نے اسے نہیں پیا اور ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے پیٹ بھر کھجوریں اسی وقت کھائیں جب خیبر فتح ہوا۔

۱؎ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل اول

۲؎ حدیث عائشہ مشکوٰۃ باب فصل الفقراء ۱۲

۳؎ حدیث زید بن اسلم وابن عباس مشکوٰۃ باب فضل الفقر فصل سوم

آرزو اور حرص کا بیان

ف:۔ لغت قاموس میں لکھا ہے کہ بدترین آرزو یہ ہے کہ اپنا لے لو اور دوسرے کے حصہ کی ہوس رکھو۔ اور یہاں آرزو کا معنی لمبی آرزو ہے اور دنیا کی آرزو اتنی زیادہ جائز نہیں ہے کہ موت اور زاد آخرت سے بے پرواہ کر دے لیکن علم و عمل کی آرزو محمود ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طُوبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ یعنی اس کے لئے مبارک ہے جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا ہو اور ایسے ہی کثرت مال و جاہ کی ہوس بری ہے اور علم حاصل کرنے اور جہاد کرنے کی ہوس اچھی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چوکور خط بنایا اور پھر اس کے درمیان میں ایک خط بنایا جو اس چوکور شکل سے باہر نکلا ہوا تھا اور کچھ چھوٹے چھوٹے خطوط درمیانی خط میں بنا دیئے اور اس کے جانب میں خط بنائے جو خط کے اندر درمیانی خط تھا پھر آپ نے فرمایا کہ جو خط چوکور شکل کے درمیان ہے اس کی مثال انسان کی ہے اور یہ چوکور خط اس کی مدت اجل یعنی مدت حیات ہے اور یہ درمیانی لکیر جو چوکور شکل سے نکلی ہوتی ہے وہ انسان کی آرزو ہے۔ جسے وہ موت سے پہلے حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ اس کی آرزو دراز اور اس کی موت نزدیک ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط وہ عوارض ہیں یعنی آفات و بلیات جیسے بھوک، پیاس اور بیماری اور دوسرے حادثات میں جو اسے پیش آیا کرتے ہیں تاکہ اس کو ہلاک کر دیں اور ایک حادثہ چوکا تو دوسرا آتا ہے اور یہ بھی چوک گیا تو تیسرا حادثہ آتا ہے۔

ف:۔ حاصل یہ کہ انسان کی آرزوئیں اس کی حیات سے بھی دراز ہوا کرتی ہیں اور وہ اپنی آرزوؤں کی فکر میں رہتا ہے کہ یکایک وہ اپنے خط اجل پر آجاتا ہے اور اپنی آرزوئیں پوری کرنے سے پہلے ہی دنیا سے چلا جاتا ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ آرزو کم رکھے اور دراز امیدیں چھوڑ

---

۱ حدیث عبداللہ بن مسعود و انس مشکوٰۃ باب الامل والحرص ۱۲

۲ یعنی ایک کے بعد دوسرا حادثہ آتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔

وے اور موت کو نزدیک سمجھ کر اس کے لئے تیار رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو آرزوئیں جوان رہتی ہیں مال کی ہوس اور عمر درازی کی ہوس۔

ف:۔ یعنی انسان بوڑھا ہو جاتا ہے پھر بھی اس کے اندر یہ دو صفتیں کمزور نہیں ہوتیں کیونکہ اسے حب الشہوات پر پیدا کیا گیا ہے اور شہوات بغیر مال و عمر حاصل نہیں ہوتیں اور بدن کی کمزوری ان کی قوت کا باعث ہوا کرتی ہے کیونکہ قوت شہوت تو برقرار رہتی ہے اور قوت عقلیہ جو اسے زیر کرتی ہے کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اسے دبا نہیں سکتی۔ لہٰذا انسان کو چاہئیے کہ جب بوڑھا ہو جائے تو مال و عمر کی ہوس ترک کر دے اور ایسے ہی جب انسان بوڑھا ہو جاتے تو اسے دنیا سے محبت نہیں کرنی چاہئیے اور نہ اپنی آرزو دراز کرنی چاہئیے اسلئے کہ حیث انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اسمیں دو چیزیں جوان ہوتی ہیں۔ دنیا کی محبت اور درازی عمر سے محبت۔

ف:۔ اور محبت دنیا کی وجہ سے موت سے کراہت پیدا ہو جاتی ہے اور عمر دراز کی آرزو سے عمل میں تاخیر ہوتی ہے اور انسان کو چاہئیے کہ گناہوں سے جلد توبہ کرے اور فرصت کو غنیمت شمار کرے کیونکہ جو ساٹھ سال کا ہو گیا اور گناہوں سے توبہ نہیں کیا اس کے لئے اللہ کے نزدیک کوئی عذر نہیں رہ گیا۔ جوان تو یہ سوچتا ہے کہ بوڑھا ہوں گا تو توبہ کر لوں گا لیکن بوڑھا کیا سوچتا ہے کہ توبہ نہیں کرتا۔ اور آپ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو تیسری ڈھونڈھے گا اور اور اس کے پیٹ کو مٹی ہی بھرتی ہے اور اللہ تعالیٰ جو توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ یعنی گناہ سے توبہ کی پذیرائی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ظاہر و باطن گناہ سے توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو توبہ کرتا ہے اس پر رحم کرتا ہے اور اسے بری عادت ترک کرنے کی توفیق دیتا ہے اور وہ اپنے نفس کو پاک و صاف بنانے کا عمل کرتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ دنیا میں ایک راہی اور پردیسی جیسے رہو اور اپنے کو اہل قبر میں شمار کرو۔

ف:۔ یہ جاننا چاہئیے کہ موت کی ماہیت کیا ہے۔ موت سے جان تن سے جدا ہو جاتی ہے۔ اور دونوں کا آپس کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اور بدن کے فنا ہونے سے جان فنا نہیں ہوتی بلکہ اس کا

۱؎ حدیث انس مشکوٰۃ باب الامل فصل اول۔

۲؎ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً۔

۳؎ حدیث ابن عباس و ابن عمر مشکوٰۃ باب الامل فصل اول

۴؎ حدیث عبداللہ باب الامل ۱۲

حال بدل جاتا ہے اس سے اس کے ہاتھ پاؤں، کان وغیرہ اعضا سلب کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے رشتہ دار اور دوست و آشنا الگ کر دیئے جاتے ہیں اور وہ اپنے تمام دنیا وی اسباب و آلات جائداد و مکان سے جدا کر دیا جاتا ہے لہٰذا اپنے کو اہل قبر میں شمار کرنے کا معنی یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو بدنی علائق سے تعلق توڑے اور ناجائز اور مکروہ چیزوں سے پرہیز کرے اور جو مال و اسباب اس کے پاس ہوں اسے اللہ کی ملکیت شمار کرے کہ سب اللہ کی ملک ہے اور اس کی پہچان یہ ہے کہ نہ ان کے جانے کا غم ہو اور نہ آنے کا سرور ایسے ہی اقارب اور آشناؤں اور ان کی وجہ سے ناجائز میں پڑنے سے پرہیز کرے اور مکروہات میں ملوث نہ ہو۔ اور جو کوئی ان چیزوں کا پاس و لحاظ رکھتا ہو وہ اہل قبر کے حکم میں داخل ہوگا اور اس کے بعد ان آداب کی رعایت کرے جس سے اہل قبر کے مشابہ ہو سکے اور وہ یہ ہیں کہ اللہ سے توبہ کرے اور دنیا سے بیزار رہے اور اسکی محبت سے کنارہ کش رہے اور اس کے لذائذ سے پرہیز کرے اور توکل کرے اور قناعت پسند ہو اور خواہشات سے باز رہے اللہ کی طرف توجہ دے اور ماسوا سے منہ پھیرے اور اس کا مطلوب اور محبوب اللہ کے سوا کوئی نہ ہو اور صبر کرے اور راضی برضائے خدا ہو اور اپنے کو اللہ کے حوالے کر دے اور اپنے تمام امور و تدابیر میں تسلیم کی صفت اپنائے اور اللہ ہی کو یاد کرے اور مراقبہ کرے جو حول و قوت سے باہر آنے کا نام ہے جب بندے میں یہ سب صفات پیدا ہو جائیں تو وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرے اور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا یہی معنی ہے کہ اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور میں اور میری ماں دیوار لیپ رہی تھی آپ نے فرمایا عبداللہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ایک چیز یعنی دیوار ہے جسے میں درست کر رہا ہوں یعنی اسلیئے کہ پست نہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا معاملہ بہت جلد ہے۔

ف: یعنی موت اس دیوار کے خراب ہونے سے زیادہ قریب ہے۔ یعنی تم اسے ڈر کی وجہ سے درست کر رہے ہو کہ پست نہ ہو جائے اور حال یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ یہ دیوار پست ہو تمہاری موت آنی ہے۔ اسلیئے پہلے اپنے عمل کو درست کرو۔ دنیا کی چیزوں کی فکر کرنا بیکار ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے یعنی کبھی اور اس کے بعد مٹی سے تیمم کرتے تھے یعنی وضو کرنے سے پہلے تو میں کہتا کہ حضور پانی آپ سے قریب تر ہے یعنی دور نہیں کہ آپ تیمم کریں تو آپ فرماتے کہ شاید میں اس پانی تک نہ جا سکوں یعنی ڈرتا ہوں کہ عمر وفا نہ کرے اور موت آجائے اور وضو کرنے کا موقع نہ ملے اسلیئے تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک ش

طہارت حاصل رہے۔

ف:۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ موت کو بہت نزدیک سمجھے اور ایک پل بھی جینے کی امید نہ رکھے اور نیک عمل کو دوسرے وقت کے لئے موقوف نہ رکھے اور ڈرتا رہے کہ شاید اس وقت تک زندہ رہوں گا یا نہیں۔ لہٰذا لمبی امید نہ رکھے اسلئے کہ موت کا کوئی وقت نہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ میری امت کی عمر ساٹھ برس سے ستر[1] برس تک ہے اور بہت کم ہیں جو اس سے آگے بڑھیں گے۔

ف:۔ یعنی کچھ لوگوں کی عمر اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ چنانچہ حضرت انسؓ کی عمر ایک سو تین برس ہوئی اور حضرت حسانؓ کی ایک سو بیس برس اور حضرت سلمان فارسی نے اڑھائی سو سال عمر پائی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اس امت کی پہلی نیکی یقین اور زہد ہے اور اس امت کا فساد بخل ہے اور عمر دراز کی آرزو۔

ف:۔ یعنی یہ یقین رکھنا کہ اللہ ہی رزاق اور روزی رساں ہے۔ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور دنیا سے بیزار اور بے پرواہ ہونا۔ اور جب رازق ہونے کا یقین ہوتا ہے تو بخل نہیں آتا کیونکہ بخل روزی پر یقین نہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور بندہ یہ سوچتا ہے کہ اگر مال صرف کردوں تو کیا کھاؤں گا اور زہد سے دنیا کی آرزو نہیں رہ جاتی۔ اور جب اعتقاد جزم کی حد کو جا پہونچا ہے تو اس کا نام یقین ہوتا ہے۔ لیکن صوفیاء کے نزدیک جب تک دل پر تصدیق کا غلبہ ہو ایسے کہ دل پر اسی کا تصرف ہو اسے یقین کا نام نہیں دیا جا سکتا یعنی اس کی وجہ سے طاعت و عبادت اور ترک گناہ کے ذریعے موت کے لئے مستعد رہے تو صاحب یقین ہوتا ہے اور دنیا[2] میں زہد موٹا کپڑا پہننے اور موٹا کھانے سے نہیں ہوتا یعنی یہ کہ کوئی بے لذت کھانا کھائے۔ بیشک زہد آرزو کو کوتاہ کرنا ہے۔

ف:۔ یعنی دنیا کی آرزو نہ رکھنا اور موت کے لئے توبہ اور نیک عمل کرکے تیار رہنا ہے۔ حاصل یہ کہ زہد یہ ہے کہ دل دنیا سے بیزار اور عقبیٰ کا طالب ہو دنیا سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے پر زہد موقوف نہیں اگرچہ کہ موٹا کھانے اور پہننے کا بھی طریقت پر استقامت میں اثر ہوتا ہے اور

---

[1] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الامل فصل دوم

[2] حدیث عمرؓ مشکوٰۃ باب الامل فصل سوم

[3] حدیث عمرؓ مشکوٰۃ باب فصل ایضاً ۱۲

امام مالک نے فرمایا کہ دنیا میں زہد جائز کمائی اور آرزو کا کوتاہ ہونا ہے۔
ف:۔ یعنی کھانا اور پینا جائز اور طیب ہو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ یعنی طیب اور پاکیزہ کھاؤ اور اچھا عمل کرو اور آرزوؤں کا کوتاہ ہونا یہ ہے کہ موت کے ڈر سے نیک عمل زیادہ کئے جائیں۔ اور دنیا سے بیزاری آخرت کی رغبت پیدا کرتی ہے۔ اگر کوئی سوال کرے کہ جائز کمائی کا زہد میں دخل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس شخص کے خیال کی تردید ہے جو ترک دنیا اور موٹے کپڑے اور موٹا کھانے کو زہد خیال کرتا ہے اور اس کی تردید یوں ہے کہ زہد یہ نہیں ہے بلکہ اصل زہد یہ ہے کہ جائز کھایا جائے اور قدر ضرورت پر صبر کیا جائے اور آرزو کوتاہ کی جائے تو جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں زہد جائز کو ناجائز کرنے اور مال برباد کرنے میں نہیں ہے۔ لیکن زہد یہ ہے کہ جو اللہ کے پاس ہے اس پر اس سے زیادہ اعتماد ہو جو اپنے ہاتھ میں ہے۔

اطاعت کیلئے مال و عمر سے محبت رکھنے کا بیان

اس میں یہ بیان کیا جائیگا کہ مال سے محبت رکھنا اور عمر دراز چاہنا اس کے لئے جائز ہے کہ انہیں اللہ کی اطاعت و عبادت میں صرف کیا جائے۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا ترس اور غنی[1] بنے اور دنیا سے کنارہ کش رہے۔ ف:۔ خدا ترس وہ ہوتا ہے جو ناجائز سے پرہیز کرتا ہے اور اپنا مال کھیل تماشے میں برباد نہیں کرتا اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ پارسا وہ شخص ہوتا ہے جو ناجائز اور مشکوک چیزوں سے اور خواہش نفس اور مباحات سے پرہیز کرتا ہے اور غنی کا معنی مالداری ہے دل کی ہو یا مال کی۔ لیکن اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یہاں معنی مال کی مالداری ہے اور کنارہ کش رہنے کا معنی یہ ہے کہ سب سے الگ ہو کر اللہ کی عبادت میں لگا رہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ پوشیدہ طور پر نیکی کرے اور مال اللہ کی رضا میں صرف کرے ایسے کہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو اور نہ فقیر کو بھی

---

[1] حدیث سعدؓ مشکوٰۃ باب استحباب المال فصل اول ۳

شامل ہے۔ اور مال طلب کرنا اور عمر کی آرزو، نماز، روزہ نیک اعمال کے لئے جائز ہے اور لوگوں میں بہتر وہ ہے جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا ہو اور لوگوں میں بدتر وہ شخص ہے جس کی عمر دراز ہو اور اس کے اعمال برے[1] ہوں۔

ف:- یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے یعنی یہ کہ اچھے یا برے عمل زیادہ ہوں اور اگر نیک و بد اعمال برابر ہوں تو ایک وجہ سے اچھا اور ایک وجہ سے برا ہے لیکن یہ صورت نادر ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ بالکل درست ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کے لئے دینے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا اگرچہ ظاہر میں کم ہو لیکن چونکہ دنیا میں خیر و برکت کا اور آخرت میں ثواب کا باعث ہوتا ہے اسلئے وہ زیادتی کے حکم میں ہوتا ہے نقصان کے حکم میں نہیں ہوتا۔ اور جس[2] بندے پر ظلم کیا گیا ہو اور اس کا مال ناجائز طور پر لے لیا گیا ہو اور اس نے اس پر صبر کیا ہو یعنی اگرچہ اسمیں ایک گونہ ذلت تھی مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتا ہے یعنی اپنے ہاں جیسے کہ ظالم کے لئے ظلم کی وجہ سے ذلت کو بڑھاتا ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے بالآخر دنیا میں اسے عزت دیتا ہے اور ظالم کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور اکثر آئندہ معاملہ برعکس ہو جاتا ہے اور ظالم مظلوم کے سامنے ذلیل ہوتا ہے کیونکہ یہ اصول ہے کہ برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہوتا ہے۔ اور جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول دیا یعنی بے وجہ محض مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے یعنی اسے پھر بہت سی ضرورتیں پیش آیا کرتی ہیں۔ یا یہ کہ اس کے پاس جو نعمت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے لے لیتا ہے اور وہ اور زیادہ فقیر اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور مال و دینار کا طلب کرنا چار اشخاص کے لئے جائز ہے۔ اول جسے اللہ نے مال و علم دیا ہو اور وہ اسکی وجہ سے اس کے مصارف خیر کو جانتا ہو اور اپنے مال میں اپنے رب سے ڈرتا ہو یعنی اسے ناجائز اور ناپسندیدہ چیزوں میں نہ صرف کرتا ہو اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو اور اللہ کے لئے کام کرتا ہو۔ یعنی اس سے اللہ کے حقوق پورے کرتا ہو جیسے زکوٰۃ و خیرات اور صدقات کرتا ہو تو یہ بندہ کامل ترین درجے میں ہوتا ہے یعنی بہت بہترین خصلت رکھتا ہے یا عقبیٰ میں اس کا اعلیٰ درجہ ہوگا دوسرا وہ بندہ جسے اللہ نے علم دیا ہو اور مال نہ دیا ہو اور وہ بندہ اپنے علم کی وجہ سے مال کی آرزو رکھتا ہو کہ میرے پاس

---

[1] حدیث ابوبکر و ابوعبدہ مشکوٰۃ باب استحباب المال ۱۲

[2] حدیث ابوکبشہ مشکوٰۃ باب استحباب المال ۱۲

مال ہوتا تو میں بہتر عمل کرتا اور فلاں کے مانند اسے اللہ کی راہ میں صرف کرتا اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتا تو ان دونوں کا ثواب برابر ہوتا ہے یعنی پہلا بندہ مال صرف کرکے ثواب حاصل کرتا ہے اور دوسرا مال نہ ہونے کی وجہ سے محض اپنی نیت کے خلوص کی وجہ سے اس کا ثواب حاصل کر لیتا ہے۔ اور تیسرا بندہ وہ ہے جسے اللہ نے مال تو دیا لیکن علم نہیں دیا تاکہ وہ اللہ سے ڈرے اور مال کو اس کے مصارف میں لگائے اور علم نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے مال میں بے راہ ہوتا ہے یعنی کبھی بخل کرتا ہے اور کبھی اسے ریا اور نمائش کے لئے صرف کرتا ہے اور اسے صرف کرنے میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا یعنی اسکے کمانے اور صرف کرنے میں، اور قرابتداروں کے ساتھ بخل اور مال کی وجہ سے حسن سلوک اور ہمدردی نہیں کرتا بہ سبب لوگوں سے ناپاک ترمرتبے میں ہے۔ اور چوتھا وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال دیا ہے اور نہ علم اور نہ اچھائی برائی کی تمیز اور وہ یہ آرزو کرتا ہے اگر فلاں کے مانند میرے پاس مال ہوتا تو اسی کے مانند عمل کرتا یعنی اسے برائی میں صرف کرتا اور وہ بدنیت ہے تو ان دونوں کا گناہ برابر ہے۔

ف :۔ یہاں نیت کو عزم کے معنی میں لینا چاہیئے اس لئے کہ انسان کا مواخذہ اس کے عزم پر ہوتا ہے۔ اور عزم کا معنی یہ ہے کہ وہ کسی کام کا ارادہ رکھتا ہو لیکن قدرت نہ ہونے کی وجہ سے کرنے سے مجبور ہو اور اگر قدرت ہوتی تو وہ کام ضرور کرتا لیکن طاقت کا نہ ہونا اسے کرنے سے باز رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی زنا کا عزم کرتا ہے تو وہ گنا ہگار ہو جاتا ہے اگرچہ کہ زنا کا عزم زنا نہیں ہے۔ اور اس کی وضاحت یہ ہے کہ سب سے پہلے دل میں برائی کا وسوسہ پیدا ہوتا ہے جسے ہاجس بولتے ہیں اور اس پر مواخذہ نہیں ہوتا اور جب دل میں بیٹھ جائے اور ابھرنے لگے تو اسے خاطر یعنی دل کی کھٹک بولتے ہیں اور یہ بھی اس امت سے معاف ہے اور یہ اس امت کی خصوصیت ہے اور اس کے بعد ہم ہوتا ہے جب کہ اسے کرنے کا قصد وارادہ رکھتا ہو اور نیکیوں میں محض قصد وارادے سے ثواب ملتا ہے اور برائیوں میں ایسا نہیں ہے، اور آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو موت سے پہلے اسے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے یعنی اس کی موت توبہ وعبادت پر ہوتی ہے۔

ف :۔ اور اس سے لازم آتا ہے کہ وہ زندگی بہتر ہے جس میں نیک عمل کیا جائے۔ اور فرمایا کہ ہوشیار اور دانشور وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کا فرمانبردار بنا لیا اور موت کے

لہ حدیث انس و شداد بن اوس مشکوٰۃ باب استحباب المال۔

کیلئے
بعد عمل کیا اور نادان وہ جس نے اپنی خواہش کی فرمانبرداری کی اور پھر اللہ سے آرزو رکھتا ہے
یعنی جو اس کی خواہش ہو وہی کرتا ہے اور اللہ کی رضا اور ثواب کی امید رکھتا ہے کہ اسے
اپنی جنت میں داخل کرے گا ۔ میرا رب غفور الرحیم ہے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ۔
یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ یعنی کس چیز نے تیرے رب کریم سے تجھے
فریب میں ڈال رکھا ہے ۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنی اللہ کی رحمت
نیکوں سے قریب ہے اور حاصل یہ ہے کہ جو نیک عمل نہ کرتا ہو اسے رحمت کا امیدوار نہیں ہونا چاہئیے
پہلے نیک عمل کرنا چاہئیے اس کے بعد اللہ کی رحمت سے امید رکھنی چاہئیے اور علماء نے فرمایا ہے
کہ انسان جس جھوٹی امید پر فریفتہ رہتا ہے اور نیک عمل سے باز رہتا اور گناہیں کرتا رہتا ہے
وہ دراصل امید نہیں بلکہ شیطان کا فریب اور آرزو ہے اور معروف کرخی نے فرمایا کہ بغیر عمل جنت
کی طلب ایک گناہ ہے اور بے طاعت کے امید ایک فریب ہے اور بغیر فرمانبرداری اللہ کی رحمت
کی امید رکھنا نادانی ہے اور علماء نے فرمایا ہے کہ دَانَ نَفْسَہٗ کا معنیٰ یہ ہے کہ دنیا ہی میں اپنے
اقوال و اعمال اور احوال کا محاسبہ کیا اور اگر اچھا ثابت ہوا تو اللہ کی حمد کیا اور برا ہے تو توبہ
کیا اور حساب سے پہلے ہی تدارک کر لیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا
قَدَّمَتْ لِغَدٍ یعنی نفس اس چیز کو دیکھے جسے کل کے لئے بھیجا ہے ۔ اور اس شخص کے لئے
مال و دولت طلب کرنا جائز ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور عبادت کے لئے صحت کا طلب
کرنا اگرچہ فقر کے ساتھ ہو دولت سے بہتر ہے اور خوشدلی ایک نعمت ہے جس کا شکر یہ واجب
ہے اور قیامت کے روز بندے سے نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے ۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ یعنی تم سے نعمت کے بارے میں اس دن ضرور سوال
کیا جائے گا اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں مال ناپسندیدہ تھا یعنی اسلئے کہ زہد و
قناعت ان کا شعار تھا اور انہیں بادشاہوں اور امیروں کی طرف توجہ کئے بغیر بقدر کفاف
مل جاتا تھا لیکن اس دور میں سونا مومن کے لئے ڈھال ہے ۔ یعنی چونکہ اس زمانہ میں مال کے
لئے اہل ثروت کے پاس جانا پڑتا ہے اور ذلیل و رسوا ہونا پڑتا ہے اسلئے جائز مال مومن کے لئے ڈھال
ہے اور اس کی وجہ سے اسے ناجائز و مشکوک مال اور اہل ثروت کی خوشامد کی ذلت سے چھٹکارا مل جاتا
ہے اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ اگر یہ دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں رومال بنا لیتے یعنی بے قدر

سلہ حدیث مشکوٰۃ باب استحباب المال فصل سوم ۱۲

کر دیتے اور جس کے ہاتھ میں کچھ بھی مال ہو اسے برباد نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اسے بڑھانا چاہیئے یا اسے اپنے اوپر قناعت کے ساتھ صرف کرنا چاہیئے اس لئے کہ ہمارا زمانہ ایسا ہے کہ اگر کوئی فقیر ہو جائے تو اسے ان کے پاس جانا پڑے گا جنہوں نے دنیا کے لئے دین کو چھوڑ دیا ہے اور فرمایا کہ جائز مال اسراف نہیں برداشت کرتا یعنی جائز مال میں اسراف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اسے ضرورت کے موافق صرف کرنا چاہیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز پکارا جائے گا کہ ساٹھ برس کے لوگ کہاں ہیں؟ یعنی جو دنیا میں ساٹھ سال تک زندہ رہے وہ وہ کہاں ہیں؟ یہ ساٹھ کی عمر وہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی کہ نصیحت حاصل کرو حالانکہ تمہارے پاس پیغمبر اور رسول ڈرانے کے لئے آئے یا قرآن پاک آیا اور آپ[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے افضل اللہ کے نزدیک کوئی نہیں جس کی عمر اس کی عبادت کی وجہ سے دراز کر دی جائے اور آپ نے فرمایا[2] کہ اگر بندہ جس روز پیدا ہوا ہے اسی روز سے سجدہ میں پڑا رہے۔ یعنی یہ فرض کر لیا جائے کہ وہ اپنی پیدائش کے وقت سے بڑھاپے تک برابر اللہ کی طاعت وعبادت میں رہا تو قیامت کے روز جو ثواب اسے ملے گا اس کے سامنے اس کو کچھ نہیں سمجھے گا۔ اور یہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں پھر جائے تاکہ اس کا ثواب اور زیادہ ہو یعنی طاعت وعبادت کے لئے درازی عمر کی دعا کرنی جائز ہے۔

صبر وتوکل کا بیان

ف:۔ توکل کا معنی اپنے کو بے بس سمجھنا اور اللہ پر توکل رکھنا ہے۔ انسان کو عبادت سے معاش کی فکر باز رکھتی ہے اور نفس یہ سوچتا ہے کہ اگر عبادت و ریاضت کی جائے تو ضرورت معاش کیسے پوری ہو گی اور لوگوں کے ساتھ رہے بغیر ضروریات کی تکمیل کیسے ہو گی؟ اور اس وسوسہ کو دور کرنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ توکل ہے اور ایمان کا کمال توکل کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اور جو توکل نہیں کرتا وہ ہمیشہ اسی وسوسے اور فکر میں رہتا ہے نہ اسے عبادت کی فرصت ملتی ہے

---

[1] حدیث ابن عباس وعبد اللہ بن شداد مشکوٰۃ باب استحباب المال فصل سوم۔

[2] حدیث محمد مشکوٰۃ باب وفصل ایضاً۔

اور نہ عبادت میں لذت حاصل ہوتی ہے اور فکر معاش اسے پریشان رکھتی ہے کوئی بھی نیک کام سکون اور یقین کے ساتھ نہیں کر پاتا لہٰذا ہر مسلمان کے لئے توکل ضروری ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جسے پسند ہو کہ وہ سب سے طاقتور ہو تو اسے توکل کرنا چاہیئے۔ اور توکل کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کو اپنی حالت اور اپنی جان کا ضامن اور وکیل بنایا جائے اور محض اسی پر اعتماد و بھروسہ کیا جائے اور یہ یقین رکھا جائے کہ اللہ نے قسمت میں جو کچھ لکھا ہے وہ فوت نہیں ہوگا اور اللہ کا حکم تبدیل نہیں ہوگا بندہ طلب کرے یا نہ کرے اور یہ یقین رکھا جائے کہ اللہ بندوں کے رزق کا ذمہ دار ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور اللہ نے قسم کھائی ہے کہ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ إِنَّهُ لَحَقٌّ لہٰذا اگر اس کی ضمانت اور وعدے پر یقین نہ ہو تو پھر ایمان کہاں؟ اسلئے ہر مومن کو چاہیئے کہ دنیاوی اسباب و وسائل اور مال کو محض ایک حیلہ سمجھے اور یہ یقین رکھے کہ اصل رازق اللہ تبارک و تعالیٰ ہے اور وہ بغیر کسب بھی روزی دیتا ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اور وسائل اسباب کو اللہ کا مامور تصور کرے اور ان پر اعتماد نہ کرے اور اللہ کے وعدے پر اعتماد رکھے۔ اسباب و وسائل اور کسب توکل کے خلاف نہیں ہیں بلکہ اسباب و وسائل اور کسب پر بھروسہ رکھنا توکل کے خلاف ہے اور یہ شرک خفی ہے۔ لہٰذا مسلمان کو اللہ پر توکل رکھنا چاہیئے اور بیماری میں جھاڑ پھونک نہیں کرنا چاہیئے اور نہ برا شگون لینا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے یعنی انچاس لاکھ بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے اور نہ شگون لیتے اور نہ داغتے ہیں اور اپنے رب ہی پر توکل رکھتے ہیں۔

ف: یعنی جھاڑ پھونک کراتے ہی نہیں یا قرآنی کلمات اور اسماء الٰہی کے بغیر جھاڑ پھونک نہیں کراتے اور شگون نہیں لیتے یعنی جانور کے اڑنے یا اس کی آواز سے یہاں معنیٰ جھاڑ پھونک کرانا ہے جاہلیت کے کلمات سے جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہوں اور ان کے معنی کا علم نہ ہو اور نہ شرک میں ملوث ہونے سے امن ہو اور یہ معنی لینے کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ برا شگون نہیں لیتے اور برا شگون لینا جاہلیت کی عادت ہے اور جاہلیت کی عادت سے پرہیز کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے لیکن اس کی اس فضیلت کے باوجود اور اس کے اس ثواب کے ہوتے ہوئے کہ ایسا شخص بغیر حساب سے جنت

لہ حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب التوکل فصل اول ۱۲

میں جائیگا اکثر مسلمان عادات جاہلیت میں گرفتار ہیں۔ اور اس سے بڑا درجہ توکل کا یہ ہے جھاڑ پھونک اور معالجات بالکل ترک کردیئے جائیں اور عوام کے لئے دوا کرنے کی رخصت ہے لیکن ان کلمات سے جھاڑ پھونک جائز نہیں جو قرآن و حدیث نہ ہوں نہ ان سے جن میں شرک ہو اور ایسے کلمات سے جن کے معانی کا علم نہ ہو اور آپؐ نے فرمایا کہ طاقتور مومن یعنی جو اللہ پر ایمان و اعتقاد اور توکل و اعتماد رکھتا ہے اس مسلمان سے بہتر ہے جو ان صفات میں ضعیف ہو اور ہر مسلمان یعنی قوی ہو یا ضعیف نیک ہے اور کوئی مسلمان اچھی صفات سے خالی نہیں۔ ان چیزوں کی خواہش رکھو جو دین کے سلسلے میں فائدہ پہونچائے اور خدا سے توفیق اور مدد کی درخواست کرو یعنی نیک عمل کرنے کی اور بے بس نہ ہو یعنی طلب اور استعانت سے اور اگر دین یا دنیا کی تکلیف پہونچے تو یہ بات نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا بلکہ یہ کہو کہ اللہ نے ایسا ایسا کیا کیونکہ وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اسلئے کہ لفظ اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے۔

ف:۔ اگر سے اشارہ افسوس کرنے اور پشیمان ہونے کی طرف ہے اور جو ہو گیا اس کے سلسلے میں ایسا کہنا بے سود ہے کیونکہ جو مقدر میں ہو وہی ہوتا ہے اور اس کی اجازت اسلئے نہیں ہے کہ اس سے تقدیر کے ساتھ منازعت لازم آتی ہے لیکن فرمانبرداری ترک کرنے پر بطور تاسف یہ کلمہ بولنا درست ہے جیسا کہ قرآن میں اور احادیث میں اس کا استعمال آیا ہے۔ بلکہ فرمانبرداری اور نیک عمل کے فوت ہونے پر افسوس کرنا باعث ثواب ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جس نے دنیا پر تاسف کیا وہ جہنم سے ہزار سال کے راستے کے برابر نزدیک ہو گیا اور جس نے آخرت پر افسوس کیا وہ جنت سے ہزار سال کی راہ کے برابر نزدیک ہو گیا اس کا ذکر سیوطی نے جامع میں کیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسے توکل ہونا چاہئے تو تمہیں روزی دے گا جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ سویرے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ اور شکم سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

ف:۔ اللہ پر کامل توکل یہ ہے کہ یہ یقین کیا جائے کہ اللہ کے سوا وجود میں کوئی فاعل نہیں ہے اور ہر موجود کو دینا اور روکنا، اور فائدہ و نقصان پہونچانا اور فقر و غنا اور بیماری و صحت اور موت و حیات سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ان سب پر یقین رکھ کر کوشش کی جائے اور اچھی وجہ سے رزق طلب کیا جائے۔ امام غزالی رحہ نے فرمایا کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ توکل ترک

لہ حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ باب التوکل فصل دوم ۱۲

کسب کا نام ہے اور زمین پر ڈالے ہوئے کپڑے کے مانند پڑے رہنا ہے وہ جاہل ہے اور امام قشیری نے فرمایا ہے کہ توکل کا مقام دل ہے اور حرکت ظاہر میں ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ توکل کے خلاف نہیں ہے جب کہ اللہ پر پورا اعتماد اور بھروسہ ہو چنانچہ اسی لئے پرندوں سے تشبیہ دی ہے اسلئے کہ وہ طلب رزق کے لئے نکلتے ہیں لیکن ان کا اعتماد اپنی محنت اور قوت پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے لہٰذا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ اوسط درجے کی کوشش توکل کے خلاف نہیں ہے اور اسمیں تنبیہ ہے کہ کسب رزاق نہیں ہے بلکہ رازق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ کسب سے روکنے کے لئے نہیں ہے کیونکہ توکل کا مقام دل ہے جو اعضاء کی حرکت کے خلاف نہیں ہے اگرچہ کہ کبھی بغیر کسب کے بھی رزق حاصل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ کے اس قول کے عموم سے سمجھا جاتا ہے۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا یعنی جو بھی چیز زمین پر چلتی ہے اس کا رزق اللہ ہی پر ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے میرے دل میں القا کیا کہ کسی چیز کو موت نہیں آتی جب تک اس کا رزق اسے پورا نہیں مل جاتا۔ یعنی جبتک اپنے مقدر کا رزق نہ کھالے اسے موت نہیں آتی اور جب مقدر کا رزق حاصل ہونا ہی ہے تو رزق حاصل کرنے میں نافرمانی سے پرہیز کرنا چاہیئے اور اس میں غلو نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جائز ذریعے سے روزی حاصل کرنی چاہیئے اور تاخیر رزق کی وجہ سے اسے گناہ کے ذریعے نہیں حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ اس کی طاعت و فرمانبرداری ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

ف:۔ اس حدیث میں دلیل ہے کہ تمام مفید علم کتاب و سنت سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اور کتاب و سنت کے علاوہ کا استعمال کرنا۔ اپنا وقت بے فائدہ برباد کرنا ہے۔

ف:۔ رزق طلب کرنے میں غلو نہیں کرنا چاہیئے اسلئے کہ بندے کو رزق کا مکلف نہیں بنایا گیا ہے۔ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ اور فرمایا کہ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا۔ لہٰذا طلب رزق اباحت میں داخل ہے یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جائز رزق حاصل کرو۔ اور اس صورت میں حکم وجوب کے لئے ہے، اور گناہوں سے رزق نہ طلب کرنے کا معنیٰ یہ ہے کہ رزق میں تاخیر ہو تو پریشان اور بیقرار ہو کر اسے ناجائز اور مکروہ ذریعے سے نہ حاصل کرو۔ جیسے چوری۔ غصب اور خیانت وغیرہ سے اصل چیز یہ ہے کہ رزق میں تاخیر نہیں ہوتی اور جس

۱؎ حدیث عمر فاروق مشکوٰۃ باب التوکل فصل دوم

۲؎ حدیث ابن مسعودؓ مشکوٰۃ باب التوکل فصل سوم ۱۲

وقت جو کچھ ملے وہی مقدر میں ہوتا ہے گناہ کرنے سے زیادہ نہیں ملتا بلکہ جو مقدر میں ہو وہی حاصل ہوتا ہے اور بیقراری سے سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور رزق طاعت ہی سے حاصل ہوتا ہے اسلئے پہلے عبادت کرو اور آپ نے فرمایا[1] کہ دنیا سے بیزاری یہ نہیں ہے کہ جائز کو ناجائز کر لیا جائے اور مال برباد کیا جائے بلکہ زہد یہ ہے کہ جو تمہارے ہاتھ میں ہو اس سے زیادہ تمہارا اعتماد اس پر ہو جو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور دنیا سے زہد یہ ہے کہ تم پر جو مصائب آئیں ان سے ثواب کی امید رکھو اور یہ چاہو کہ یہ تکلیف برقرار رہے۔

ف:۔ دنیا سے زہد لذائذ کو چھوڑ دینا اور مال برباد کر دینا نہیں ہے اور نہ جائز کو ناجائز کر لینا زہد ہے کیونکہ اس سے روکا گیا ہے اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔ یعنی جو تمہارے لئے اللہ نے جائز کیا ہے اسے ناجائز نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لذائذ کا استعمال کرنا ثابت ہے اور آپ سے بڑھ کر باکمال کون ہو سکتا ہے؟ لہٰذا جو بعض جاہل وہم رکھتے ہیں کہ۔ لذیذ کھانے پینے اور نئے کپڑوں سے باز رہنے سے کمال حاصل ہوتا ہے اور اسی کو زہد جانتے ہیں تو یہ زہد نہیں ہے یا ایسے ہی مال برباد کر دینا اسے دریا برد کر دینا یا فقیر وغنی کا امتیاز کئے بغیر دیدینا زہد نہیں ہے۔ یعنی ظاہری زہد کا لحاظ نہیں کہ ظاہری اموال سے کوئی بیزار ہو جائے اور اپنی ضرورت کے لئے دوسروں کا منہ دیکھے بلکہ اصل زہد دل کا ہے کہ دل اللہ کی طرف مائل ہو جائے اور یہ یقین ہو کہ مال کا آنا اور جانا نیز سارے اعمال اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ یعنی حاصل یہ ہے کہ بندے کو اللہ کے وعدے پر اعتماد و یقین ہو کہ اس نے رزق کا وعدہ کیا ہے اور وہ ایسے ذریعے سے روزی دیتا ہے جو وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتا ہے اور دنیا کے جو مال و اسباب ہیں وہ فنا ہو جائیں گے۔ صرف وہی پائندہ و پائیدار ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔ دنیا سے زہد یہ ہے کہ دنیا کے آرام و راحت پر توجہ نہ ہو اور اس کے لذائذ کی پرواہ نہ ہو بلکہ دنیا کے مال و اسباب کو تکلیف و بلا کا باعث سمجھا جائے تاکہ دل دنیا کی طرف مائل نہ ہو اور نفس کا دنیا سے لگاؤ نہ ہو۔ اور تکلیف میں لذت ملے اس خیال کی وجہ سے کہ اس سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ دونوں زہد دنیا کے ثبوت اور شواہد ہیں۔ یہ جاننا چاہیئے کہ زہد دنیا اور اسباب دنیا سے بیزار ہونے کا نام ہے۔ نیز آپ نے اشارہ کیا کہ صرف اتنے ہی سے زہد حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ توکل در

---

[1] حدیث ابوذرؓ مشکوٰۃ باب التوکل ۱۲

صبر اور آخرت کی رغبت نہ ہو اور وہ بھی اس حد تک کہ مصائب و تکالیف سے اسلئے پیار ہو جائے کہ ان کا ثواب ملے گا اگر یہ چیز حاصل ہے تو زہد ہے ورنہ جائز کو ناجائز کرنا اور مال کا برباد کرنا ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ انسان کو چاہیئے کہ اللہ کے احکام و مناہی کا خیال رکھے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا یعنی دنیا کے مصائب و آفات اور آخرت کے عذاب سے اس کی حفاظت فرمائے گا اس لئے کہ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ جو اللہ کا ہو اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ یعنی انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو دھیان میں رکھے اور اسے یاد کرتا رہے اور اس کا شکر ادا کرتا رہے اسے اپنے سامنے پائیگا اور جب سوال کرنے کا ارادہ ہو تو اللہ سے سوال کرے اور جب مدد کی درخواست کرنی ہو تو اللہ سے مدد کی درخواست کرے اور یہ یقین رکھے کہ اگر ساری کائنات یعنی سب عام و خواص اور انبیاء و اولیاء اور تمام اول و آخر جن و انسان مل کر اسے کوئی فائدہ پہونچانا چاہیں تو اتنا ہی فائدہ پہونچا سکیں گے جو اللہ نے اس کے مقدر میں لکھدیا ہے اور اگر سب مل کر اسے نقصان پہونچانا چاہیں تو اتنا ہی پہونچا سکتے ہیں جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھدیا ہے قلم اٹھا لیا گیا اور دفتر سوکھ گئے۔ ف:۔ سامنے پانے کا معنیٰ یہ ہے کہ گویا وہ اس کے سامنے حاضر ہے اور وہ اس کا مشاہدہ کر رہا ہے جو احسان اور کمال ایمان کا مقام ہے اس کو دیکھنے کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کو نابود تصور کرے اور بعضوں کا خیال ہے کہ اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے جب تم اللہ کے احکام کی پابندی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت اور مہمات میں مدد کرے گا اور جدھر بھی توجہ کروگے وہ آسان ہو جائیگا اور اللہ سے اسلئے سوال کرو کہ ساری چیزوں کا خزانہ اسی کے پاس ہے اور دونوں عالم کی ہر نعمت اسی کی وجہ سے بندوں کو حاصل ہوتی ہے اور ہر تکلیف وہی دور کرتا ہے کیونکہ وہی رحیم و کریم اور جواد ہے جسے کبھی کسی دوسرے کی حاجت نہیں لہٰذا ڈرنا چاہیئے اس کے عذاب سے اور امید رکھنی چاہیئے اس کی رحمت کی اور مہمات میں اسی پر اعتماد کرنا چاہیئے اور دوسرے سے سوال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ غیر نہ فائدہ پہونچا سکتا ہے نہ ضرر کو دور کر سکتا ہے وہ تو خود اپنے فائدہ و نقصان اور موت و حیات کا مالک نہیں ہوتا۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ فائدہ اور نقصان اسی کی طرف سے جانئے کہ وہ وہی فائدہ یا نقصان پہونچاتا ہے اور وہی دیتا ہے یا نہیں دیتا اور قلم اٹھ جانے اور دفتر سوکھ جانے کا معنیٰ یہ ہے کہ جو قیامت تک قضاء و قدر میں لکھنا تھا سب لکھا جا چکا اور جو ہونا تھا ہو چکا اب

لہ حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ باب الصبر فصل دوم ۱۲

اس میں کمی بیشی نہیں ہو گی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ انسان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ مقدر میں خوش رہے اور انسان کی بدقسمتی یہ ہے کہ خیر کی طلب چھوڑ دے اور اس کی بدقسمتی یہ ہے کہ مقدر پر راضی نہ ہو۔

ف:۔ یعنی انسان کو چاہئیے کہ اللہ کے دیئے ہوئے پر خوش ہو اور خیر کا طالب اور اس کے لئے دعا کرتا رہے۔ اور قضا اور مقدر پر خوش ہونا بہت اہم چیز ہے اس مقام کا نام اُنعم رکھا گیا ہے۔ اور قضا پر خوش ہونا جو ترک غضب کا نام ہے انسان کی بہت بڑی سعادت ہے اور اس کی دو وجہ ہے ایک تو یہ کہ قضاء پر خوش نہ ہو تو ہمیشہ پریشان اور بے چین رہتا ہے اور اسے عبادت کے لئے فرصت نہیں ملتی اور راضی برضائے خدا رہنے سے دل میں تردد اور فکر نہیں ہوتی اور سکون سے اللہ کو یاد کرتا اور اس کی عبادت کرتا ہے اور دوسری یہ کہ وہ اپنے غضب کی وجہ سے اللہ کے غضب میں نہیں پڑتا کیونکہ مقدر پر خوش نہ ہونا اللہ کے غضب کا باعث ہے اور بندے کا غضب یہ ہے کہ جو اللہ نے اس کے مقدر میں لکھا ہے اس کے غیر کو اپنے لئے اولیٰ اور بہتر سمجھتا ہو۔ اور استخارہ کا اصل معنی ہر چیز میں اللہ سے خیر طلب کرنا ہے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ انسان خیر و شر کو نہیں جانتا کہ کیا اس کے لئے بہتر ہے اور کیا چیز بری ہے عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا الخ۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور اس سے بڑھ کر یہ اعتقاد رکھے سب خیر اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جیسا کہ آیا ہے۔ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی تیری طرف سے نہیں ہے۔ اور ایسے معاملے میں جو پوشیدہ ہو مشورے کے بعد استخارہ مستحب ہے اور استخارہ کی کم از کم دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اختیاری اور استخارے کا بیان تفصیل کے ساتھ پہلے آ چکا ہے اور آپ نے فرمایا کہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں جس پر لوگ عمل کریں تو انہیں کفایت کرے گی۔ اور اس آیت کی ابتدا یہ ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ یعنی جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے نکلنے کا راستہ پیدا کرتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے کہ اس کے وہم و خیال میں بھی نہ ہو۔

ف:۔ اور اس کی پوری آیت لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا تک ہے اور مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ سے مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ اس طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ اس کے لئے تمام مہمات میں کفایت کرتا ہے جن سے وہ ڈرتا یا انھیں ناپسند کرتا ہے۔ مَنْ یَّتَوَکَّلْ سے اس چیز کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ سے جو طلب کرتا ہے اور چاہتا ہے اس کے لئے اسے کفایت کرتا ہے۔ اور وَاللّٰهُ بَالِغُ

اکثر میں اس کا بیان ہے کہ اللہ پر توکل رکھنا اور ہر کام اس کے سپرد کرنا واجب ہے اسلئے کہ جب یہ ثابت ہے کہ رزق وغیرہ ہر چیز اللہ کی توفیق اور تقدیر سے حاصل ہوتی ہے تو پھر تقدیر کو ماننا اور اللہ پر توکل رکھنا ضروری ہے۔ اور بیشک اللہ ہی روزی رساں پائیدار واستوار ہے۔

ف:۔ اور جب ایسا ہے کہ تو اللہ ہی پر توکل رکھنا لازم ہے۔ اور انسان کے لئے دنیا کا شغل ترک کردینا اور علم وعمل سے شغل رکھنا جائز ہے۔ اور فقراء اور خصوصیت سے انہوں کی مدد کرنا کشائش رزق اور برکت کا سبب ہے۔ یعنی اگر ایک شخص کماتا ہو اور دوسرا نہ کماتا ہو تو۔ جو کماتا ہے اس کے نان ونفقہ کو اپنے اوپر بار نہ جانے بلکہ یہ سوچے کہ شاید اسی کی برکت سے مجھے رزق مل رہا ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جس دل میں بہت سے انکار ہوں اور وہ اپنے انکار کے پیچھے چل رہا ہو تو اللہ تعالیٰ یہ پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔ یعنی روزی اور دنیا حاصل کرنے کی فکروں میں رہتا ہے اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کردیتا ہے تو اللہ اسے تمام فکروں اور حاجتوں سے کفایت کرتا ہے۔ اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر بندے میری فرمانبرداری کریں تو میں ان پر رات میں بارش برساؤں جب کہ وہ سوئے ہوں اور دن میں دھوپ نکالوں تاکہ وہ اپنے کاروبار اور مسائل معاش میں مشغول ہوں اور انھیں کڑک کی آواز نہ سناؤں یعنی رات میں نہ دن میں تاکہ انھیں خوف اور پریشانی نہ ہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رزق انسان کو ایسے ہی ڈھونڈھتا ہے جیسے اس کو اجل ڈھونڈھتی ہے۔

ف:۔ یعنی روزی اور موت دونوں کو لازماً آنا ہے۔ جیسے ایک شخص کو اپنی موت ڈھونڈھنے کی ضرورت نہیں ہوتی ویسے ہی روزی ڈھونڈھنے کی بھی ضرورت نہیں کوئی ڈھونڈھے یا نہ ڈھونڈھے اس کا رزق اس کو ضرور ملے گا۔ یعنی اللہ پر توکل اور اس کی رزاقیت کا یقین رکھنا چاہیئے۔ لیکن اعتدال کے ساتھ رسم عبودیت کو برقرار رکھنے کے لئے اللہ پر توکل کرکے طلب رزق بھی درست ہے کیونکہ طلب رزق بھی مقدر میں داخل ہے اور ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے کہ اگر انسان اپنے رزق سے فرار ہو جیسے موت سے فرار چاہتا ہے تو اس کا رزق اسے پالیگا اور ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے اہل وعیال کے پاس گیا اور جب اس نے ان کی حالت دیکھی یعنی ان کی حاجت اور فقر وفاقہ کو دیکھا تو جنگل کی طرف نکلا یعنی اللہ سے دعا کرنے کیلئے اور جب اس کی بیوی نے اس کو دیکھا

لہ حدیث ابوذر وحدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب الصبر والتوکل ۱۲

۲ہ حدیث ابوہریرۃؓ وابو درداءؓ باب التوکل۔

یعنی اپنے شوہر کو حیا کی وجہ سے اپنے اہل وعیال کے پاس سے چلا گیا تو چکی کے پاس آئی اور چکی کے اوپر کا پتھر نیچے کے پتھر پر رکھا اس امید سے اس کا شوہر کچھ لائے گا جسے پیس کر روٹی پکائے گی اور تنور کے پاس آئی اور اسے جلایا پھر اس نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں رزق دے یعنی اپنے پاس سے اس لئے کہ تو خیر الرازقین ہے پھر عورت نے دیکھا کہ چکی آٹے سے بھری ہوئی ہے اور اس کے پاس سے روٹی پکانے کے لئے تنور کے پاس آئی تو دیکھا کہ تنور روٹیوں سے بھرا ہوا ہے یعنی آٹا خود بخود ہمیں جاکر روٹیاں تیار ہوگئیں یا آٹا ویسے ہی رہ گیا اور تنور میں بھی روٹیاں تیار ملیں۔ پھر اس کے بعد اسکا شوہر آیا اور پوچھا کیا تم نے میرے بعد کچھ پایا۔ عورت نے جواب دیا ہاں! ہمارے رب کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنی غیب سے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور یہ سن کر اس کا خاوند اٹھا یعنی چکی کے پاس گیا تا کہ اس کو دیکھے اور یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو اگر وہ شخص چکی نہیں اٹھاتا تو ہمیشہ قیامت تک بھرتی رہتی اور اس سے آٹا نکلتا رہتا۔

ف:۔ انہیں یہ کرامت صبر و توکل کی برکت سے حاصل ہوئی اور یہ واقعہ دور رسالت کا ہے۔ پہلے کا نہیں۔

صبر کا بیان

ف:۔ لغت میں صبر کا معنی نفس کو روکنا اور پابند رکھنا ہے۔ اور شریعت میں نفسیات پر اللہ کے حکم کو غالب کرنا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ صبر نفس کو اس کی پسندیدہ چیزوں سے روکنا اور مجاہدے کے ذریعہ حظوظ نفس سے نکلنا ہے۔ مسلمان کو تکلیف پر صبر کرنا چاہیئے کیونکہ صبر کی بڑی فضیلت ہے اور اس کا زبردست ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی جو صبر کرتے ہیں انہیں لاتعداد اور بے شمار ثواب ملے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی شان عجیب ہے اور اس کی تمام شان اس کے لئے بہتر ہے اور مسلمان کے سوا یہ کسی اور کی شان نہیں ہے اگر اسے سرور حاصل ہو تو شکر ادا کرتا ہے اور شکر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اسے ضرر ہو یعنی فقر و بیماری اور تکلیف و پریشانی ہو تو صبر کرتا ہے اور صبر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔

ف:۔ شکر اور صبر دونوں کا مقام بلند ہے اور دونوں پر ثواب حاصل ہوتا ہے اور کوئی ان دونوں حال سے خالی نہیں ہوتا اسلئے وہ ہر حال میں بہتر ہوتا ہے پھر یہ بہتر ہونا مومن کامل کے لئے

ہے ورنہ غیر مومن کو سرور اور خوشی ہو تو دین کے خلاف باتیں کرتا ہے اور تکلیف و پریشانی ہو تو روتا پیٹتا اور ناشکری کرتا ہے۔

ریا اور نمائش کا بیان

ف۔ ریا کا معنی اپنی نیکی لوگوں کو دکھانا ہے اور عین العلم میں لکھا ہے کہ عبادت کے ذریعے لوگوں کے نزدیک عزت و رتبہ حاصل کرنا ریا ہے۔ لہٰذا ریا اسی عمل میں ہو گی جو عبادت سے متعلق رکھتا ہو لیکن جو عبادت نہ ہو جیسے کثرت مال وغیرہ دکھانا تو یہ تکبر ہو گا ریا نہیں، اور سمعہ کا معنی سنانا یعنی نام و نمود کے لئے نیک عمل کرنا حاصل یہ کہ سمعہ کا تعلق کان سے اور ریا کا تعلق آنکھ سے ہوتا اور کوئی کام ریا اور سمعہ کے لئے کرنا جائز نہیں ہے اسلئے کہ ریا شرک اصغر ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہارے مال کو دیکھتا ہے بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے یعنی کہ اسمیں خلوص و یقین ہے یا جذبہ ریا و نمائش ہے اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے کہ یعنی اچھے اور برے اعمال کو اور اسی کے موافق بدلہ دیتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں یعنی اہل دنیا کو شریک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں لیکن میں اپنی عبادت میں شرک سے بالکل بے نیاز ہوں اور جو کوئی عبادت میں میرے ساتھ غیر کو شریک کرتا ہو میں اسے اس کے شریک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں یعنی اس سے بیزار ہو جاتا ہوں اور اس کا یہ عمل اسی کے لئے ہوتا ہے میرے لئے نہیں ہوتا اور جو شخص سنانے اور نام کے لئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز سنائے گا۔ یعنی سب کے سامنے رسوا کرے گا اور جو دکھانے کے لئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ریا کاروں کا بدلہ دے گا۔

ف:۔ یعنی اس سے فرمائیگا کہ اپنا بدلا اس سے طلب کر جس کے لئے عمل کئے ہو یا یہ کہ اللہ اس کے برے اعمال کو جو پوشیدہ ہوں گے ظاہر کرے گا اور اسے ذلیل اور رسوا

۱؎ حدیث صہیبؓ مشکوٰۃ باب التوکل۔

۲؎ حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب ایضًا۔

۳؎ حدیث جندبؓ مشکوٰۃ باب الریا فصل اول۔

کرے گا۔ اور یہ بھی[1] حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساری خلقت کو حساب کے لئے یکجا کرے گا تو ایک فرشتہ آسمان سے یہ پکارے گا کہ جس نے کسی بھی عمل میں اللہ کے سوا کسی اور کو شریک کیا ہو یا ریا کیا ہو اس کا ثواب اسی غیر سے طلب کرے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں سے بے نیاز ہے۔ لیکن اگر کوئی ریا اور سمعہ کے بغیر کوئی عمل کرتا ہو اور لوگ اس کی وجہ سے اسے دوست رکھتے ہوں اور اس کی تعریف کرتے ہوں یا وہ پوشیدہ عمل کرتا ہے لیکن لوگوں کے دیکھ لینے سے خوش ہوتا ہے تو یہ ریا نہیں ہے اور اس کے عمل کا ثواب باطل نہیں ہوتا بلکہ یہ مومن کے لئے دنیا میں بشارت ہے یعنی اس کے لئے آئندہ آخرت کی بشارت باقی ہے ابھی یہ دنیا کا ثواب ہے کہ لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں۔ اور اسے دوست رکھتے ہیں اور اس میں اسے آخرت کے ثواب کی بشارت ہے اور اس کا شمار ریا میں نہیں کیونکہ اس کی نیت میں خلوص تھا اور اللہ نے اسے دنیا میں بھی ثواب دیدیا اور آپ نے فرمایا[2] کہ جس کی نیت آخرت کے ثواب کی ہو یعنی رضائے رب کیلئے عمل کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بے پرواہ کردیتا ہے یعنی ریا سے بیزار کردیتا ہے اور اس کے دل میں سکون پیدا کردیتا ہے اور اس کے اسباب معاش ایسی جگہ سے پیدا کردیتا ہے جسے اس کا علم نہیں ہوتا اور اس کے پاس وہ چیز آتی ہے جو دنیا میں اس کا مقدر ہے حالانکہ دنیا اللہ کے نزدیک ذلیل اور بے وقعت ہے یعنی بغیر طلب اور کسب کے آتی ہے اور جس کی نیت دنیا طلب کرنے کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ضرورت اور حاجت کو ڈال دیتا ہے اور اس کے لئے اس کا کام دشوار ہوجاتا ہے اور اسے دنیا سے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہے۔

ف:۔ یعنی جو طالب آخرت ہو۔ اور اس کے لئے عمل کرتا ہو اس کے دل میں سکون ہوتا ہے اور اسے اس کا رزق بآسانی ملتا ہے اور جو دنیا کا طالب ہو وہ پریشان رہتا ہے اور مقدر سے زیادہ پاتا بھی نہیں ہے اور آپ[3] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز میں افراط و تفریط ہے لہٰذا اگر عمل میں اعتدال کیا جائے اور افراط و تفریط سے پرہیز کیا جائے تو مقصد برآری کی امید ہے اور جس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے یعنی جس نے نام کے لئے عمل کیا اسے کسی شمار میں نہیں کھنا

[1] حدیث ابو سعیدؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم
[2] حدیث ابوذر مشکوٰۃ باب الریاء فصل اول
[3] حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب الریاء ۱۲
[4] حدیث ابوھریرۃؓ مشکوٰۃ باب الریاء

چاہیئے یعنی اسے نیک اور خدا پرست نہیں شمار کرنا چاہیئے اس لئے کہ وہ ریاکار ہے اور ایک[۱] شخص کی برائی کے لئے یہ بس ہے کہ لوگوں میں نامور ہو۔ چاہے اس کا نام دین میں ہو یا دنیا میں۔

ف:۔ دنیا میں ناموری ظاہر ہے کہ راہ امن و سلامت سے نکل جانے کا سبب ہے اور دین میں ناموری سے ریا اور حُبِّ ریاست میں پڑنے کا خوف ہوتا ہے۔ لہٰذا گمنام رہنا بہتر ہے لیکن یہ اس کے لئے ہے جسے ریاست وجاہ کی محبت اور لوگوں میں پذیرائی کی فکر ہو لیکن جن کے اندر خلوص ہو وہ اس سے الگ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے خاص بندوں کے قول کی حکایت کی ہے کہ انہوں نے دعا کی کہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا یعنی اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کوئی عمل کسی بڑے پتھر کے اندر کرتا ہو جس میں کوئی دروازہ اور روشندان نہ ہو تو بھی جو عمل کرتا ہے وہ لوگوں تک آتا ہے۔

ف:۔ یعنی کوئی بھی پوشیدہ عمل جب لوگوں کے سامنے آتا ہے تو پھر ریا کی ضرورت نہیں کہ اسے ظاہر کرکے اس کے ثواب کو باطل کر دیا جائے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے اندر کوئی اچھی یا بری پوشیدہ خصلت ہو اللہ تعالیٰ اس کی خصلت کی ایک شناخت بنا دیتا ہے جس سے اسکی شناخت ہو جاتی ہے۔

ف:۔ یعنی اچھی یا بری خصلت کی ایک ہیئت وصورت بنا دی جاتی ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ ایسا ہے۔

رونے اور خوف خدا کا بیان

ف:۔ یعنی اللہ کے عذاب سے ڈرنا اور رونا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[۳] نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اس چیز کو جانتے جسے میں جانتا ہوں تو روتے زیادہ اور ہنستے کم۔

ف:۔ یعنی امید سے زیادہ ڈرنا چاہیئے اور اسمیں تنبیہ ہے کہ بہت زیادہ نہیں ہنسنا چاہیئے، اور

---

[۱] حدیث انس مشکوٰۃ باب ایضًا [۲] حدیث ابو سعیدؓ مشکوٰۃ باب ایضًا۔

[۳] حدیث ابوھریرہ و ام العلاء مشکوٰۃ باب البکاء

[۴] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب البکاء

آپ نے فرمایا واللہ میں نہیں جانتا حالانکہ میں رسول ہوں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟

ف :۔ یعنی کے کسی کے انجام کا علم نہیں کہ آخر کیا ہوگا اسلئے انسان کو چاہیئے کہ ہوشیار رہے اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتا رہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو وہ عذاب اس شخص کو پہونچتا ہے جو ان میں ہو یعنی نیک و بد سب اس کا شکار ہوتے ہیں اور یہی اللہ کی سنت[۱] ہے پھر اس کے بعد سب اپنے عمل کے موافق اٹھائے جائیں گے۔

ف :۔ یعنی اگرچہ دنیا میں سب عذاب کی زد میں آئے ہوں لیکن آخرت میں ہر ایک کو اس کے عمل کے موافق بدلہ ملے گا۔ اگر نیک ہے تو اسے اچھا بدلہ ملے گا اور برا ہے تو اپنی برائی کی سزا پائیگا۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اسی حالت پر اٹھایا جائیگا جس پر اس کی موت ہوئی ہو۔

ف :۔ یعنی ایمان پر یا کفر پر، اور آپ[۲] نے فرمایا کہ میں نے جہنم کی آگ کے مانند نہیں دیکھا جس سے بھاگنے والا سوتا ہو اور جنت کے مانند نہیں دیکھا جس کا طالب سوتا ہو۔

ف :۔ یعنی اگر کسی کا دشمن طاقتور ہو تو اس سے فرار ہوتا ہے اور سوتا اور غافل نہیں ہوتا ہے مگر یہ حیرت کی بات ہے کہ جہنم کی شدت اور تپش پیچھے پڑی ہے اور لوگ اطاعت اور نیک عمل کے ذریعہ اس سے فرار نہیں ہوتے۔ ایسے ہی اچھی چیز کا طالب اس سے غافل اور سست نہیں ہوتا اور اس کی طلب میں دوڑ دھوپ کرتا ہے لیکن جنت کی تمام نعمتوں اور خوبیوں کے باوجود لوگ اس کے لئے کوشش نہیں کرتے اور جنت کے لئے دوڑ دھوپ کرنا طاعت و عبادت اور گناہوں سے دور رہنا ہے اور آپ[۳] نے فرمایا کہ میں وہ چیز جانتا ہوں جسے تم نہیں جانتے اور وہ چیز سنتا ہوں جسے تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کے لئے چرچرانا زیبا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمان کی کوئی بھی چار انگشت جگہ نہیں مگر ایک فرشتہ وہاں اللہ کے لئے سجدے میں پڑا ہوا ہے۔ واللہ جو میں جانتا ہوں تم جانتے تو روتے زیادہ اور ہنستے کم اور بستروں میں اپنی بیویوں سے لذت حاصل نہیں کرتے اور جنگلوں میں نکل جاتے اللہ کی پناہ

۱۔ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب البکاء

۲۔ حدیث ابوذر مشکوٰۃ باب ایضاً

۳۔ حدیث ابوذر مشکوٰۃ باب البکاء ۱۲۶

چاہتے ابوذر رضی اللہ عنہ نے حسرت سے فرمایا کہ کاش میں درخت ہوتا۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو دشمن سے ڈرتا ہے یعنی دشمن کی یلغار سے ڈرتا ہے، وہ سویرے فرار ہو جاتا ہے تاکہ دشمن سے رہائی حاصل کرلے اور جو اول شب میں فرار ہو جاتا ہے وہ منزل پالیتا ہے۔ خبردار! اللہ کا سامان قیمتی ہے یعنی بڑی قیمت سے حاصل ہوتا ہے اور اس کی قیمت مال و جان ہے۔ خبردار ہو! اللہ کی جنس جنت ہے۔

ف:۔ یعنی اس کی قیمت نیک اعمال ہیں اور یہ اس کی مثال ہے جو راہِ خدا کا سالک ہے کیوں کہ شیطان اس کی راہ پر لگا رہتا ہے۔ لہٰذا اگر وہ اپنے سفر میں ہوشیار ہو اور اپنے عمل میں نیک نیت ہو تو شیطان سے امن میں رہتا ہے ورنہ وہ اس کی رہزنی کر دیتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آخرت کی راہ پر سفر کرنا مشکل اور اسے حاصل کرنا دشوار ہے وہ کم محنت سے حاصل نہیں ہوتی۔ اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز دوزخ کے فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکالو جس نے مجھے ایک دن یا ایک وقت بھی یاد کیا ہو یعنی مجھے خلوص دل سے اور صدق نیت سے ایک جانا ہو یا مجھ سے کسی جگہ ڈرا ہو یعنی گناہوں سے باز رہا ہو۔

ف:۔ اس حدیث میں اس مسلمان کے لئے بشارت ہے جس نے ایک بار بھی خلوص سے اللہ کو یاد کیا ہو کسی وقت بھی اس کے عذاب سے ڈرا ہو کہ بالآخر اس کی نجات ہوگی انشاء اللہ۔ اور آپ نے فرمایا کہ خوف خدا سے کسی بندہ مومن کا آنسو مکھی کے سر کے برابر بھی نکلا ہو اور پھر اس کے چہرے پر پہونچا ہو تو اللہ اس پر جہنم کی آگ ناجائز کر دے گا۔

تمت

۱؎ حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ باب البکاء

۲؎ حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

محمدی زیور عکسی

حصہ ہفتم

المعروف بہ

فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ

باضافہ جدید اسلامی اوراد و وظائف

مؤلف ـــــ مولانا محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

جدید ترتیب وتصحیح ـــــ مولانا عزیز الحق عمری

ناشر :

فخر العبید اعظمی

مرکزی مکتبہ اہلحدیث مئو - یوپی

انڈیا ۲۷۵۱۰۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمد سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

خلوص اور نیک نیتی کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال نیت سے ہوتے ہیں اور ہر ایک کو وہی ملتا ہے جو اس کی نیت ہو۔ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہو تو اسکی ہجرت اسی کے لئے ہے۔[۱]

ف:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اعمال نیت سے وجود پذیر ہوتے ہیں اور جب تک نیت میں خلوص نہ ہو عمل پر ثواب نہیں ملتا۔ عمل سے محض اللہ کی رضا مقصود ہو تو ثواب ملتا ہے ورنہ بے فائدہ ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانے کے تین شخص جا رہے تھے یکایک بارش ہونے لگی اور وہ پہاڑ کے ایک غار میں چھپ گئے اور غار کے منہ پہ پہاڑ کی ایک چٹان ڈھلک آئی اور غار کا منہ بند کر دیا۔ انہوں نے آپس میں کہا کہ اپنے نیک اعمال کو دیکھو جو اللہ کے لئے ہو اور اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو شاید وہ چٹان ہٹا دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے آپس میں کہا کہ اس چٹان سے کوئی چیز چھٹکارا نہیں دے سکتی مگر یہ کہ اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے اور میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب شام کو بکریاں لاتا تھا اور ان کا دودھ دوہتا تھا تو اپنی اولاد سے پہلے اپنے والدین کو دودھ

[۱] حدیث عمر فاروقؓ بخاری۔

[۲] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ باب البر والصلہ فصل سوم ۱۲

پلاتا تھا اور ایک روز میں درخت اور چارے کی تلاش میں دور چلا گیا اور اس وقت واپس آیا جب اندھیرا ہو گیا اور اپنے والدین کو سوتا ہوا پایا، میں نے معمول کے مطابق دودھ دوہا پھر دودھ لے کر ان کے پاس کھڑا ہو گیا اور میں نے انہیں جگانا پسند نہیں کیا اور یہ بھی پسند نہیں کیا کہ ان سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور بچے بھوک کی وجہ سے میرے پاؤں پر لوٹ رہے تھے اور رات بھر میرا اور ان کا یہی حال رہا یہاں تک کہ سویرا ہو گیا اور ایک روایت میں ہے پھر دونوں بیدار ہوئے اور دونوں نے دودھ پیا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ عمل میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان دیکھنے لگیں اور اللہ نے اتنا کھول دیا کہ وہ آسمان دیکھنے لگے لیکن اس سے نکل نہیں سکتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرے نے دعا کی کہ اے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور میں نے اس سے بدکاری کرنے کی خواہش کی لیکن اس نے میری بات نہیں مانی۔ یہاں تک کہ ایک سال قحط پڑا اور وہ میرے پاس آئی یعنی مدد کے لئے اور میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ مجھے اپنے اوپر قابو دے گی اور اس نے یہ شرط قبول کر لیا۔ یہاں تک کہ جب میں اس پر قادر ہوا اور اس کے دونوں پاؤں کے پاس زنا کے لئے بیٹھا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ ناجائز طور پر مہر نہ توڑ بغیر شادی کے میرے ساتھ تیرا یہ کام جائز نہیں اور میں اٹھ پڑا۔ خدایا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے اس سے ایک دروازہ کھول دے اور چٹان کا ایک حصہ اور ہٹ گیا۔ لیکن اس سے نکل نہیں سکتے تھے اور تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میں ایک فرق غلے پر ایک شخص کو کام کرنے کے لئے رکھا تھا اور جب اس نے اپنا کام کر لیا تو اپنی اجرت چھوڑ کر چلا گیا اور میں اسے برابر بوتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے گائیں اور ان کے چرواہے اور غلام بنا لئے پھر ایک مدت کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور اپنی اجرت طلب کیا میں نے اس سے کہا ان گایوں اور چرواہوں کے پاس جاؤ یعنی یہ سب تمہارے ہیں۔ اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو مجھ سے مذاق مت کرو میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کرتا یہ گائیں اور اس کے چرواہے سب تیرا مال ہیں۔ انہیں لے جاؤ اور وہ لے کر چلا گیا۔ خدایا اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا ہے تو باقی چٹان ہم سے ہٹا دے اور اللہ نے باقی چٹان کو بھی ہٹا دیا اور وہ تینوں وہاں سے اپنی راہ لئے۔

لہ حدیث ابن عمرؓ کتاب الترغیب والترھیب مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دھلی ص۱۱ کے حاشیہ میں

ف :۔ اس سے ظاہر ہوا کہ عمل خالص کا بڑا ثواب ہے اور مشکل کے وقت اپنے نیک عمل کو وسیلہ بنا کر دعا کرنی چاہیئے اس سے دعا قبول ہوتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ[۱] جو خالص اللہ وحدہٗ لاشریک کے لئے عمل کرتا ہے اور نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا ہے اس کی وفات اس حال میں ہوتی ہے کہ اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور حدیث میں[۲] ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اخلاص ہے یعنی مومن کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے عمل کرے نام اور ریا کے لئے نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو نام کے لئے عمل کرتا ہے اس کے اندر ایمان نہیں ہے اور کسی نے پوچھا کہ یقین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تصدیق۔ اور آپ نے حضرت[۳] معاذ سے فرمایا کہ اپنے دین کو خالص کر دو تمہیں تھوڑا عمل بھی کفایت کرے گا۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو اللہ کے لئے عمل کرتے ہیں انہیں مبارک ہو ان سے لوگوں کو ہدایت حاصل ہوتی ہے اور سیاہ فتنہ مٹتا ہے۔ اور آپ[۴] نے فرمایا کہ مومن کو چاہیئے کہ تین عمل میں کبھی کوتاہی نہ کرے۔ ایک یہ کہ جو کام کرے خالص اللہ ہی کے لئے کرے ریا کی نیت نہ ہو دوسرے مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔ تیسرے مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہے اس لئے کہ ان کی دعا ان کے پچھلوں کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ اور آپ[۵] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد ان کے کمزوروں کی دعا اور نماز اخلاص کی وجہ سے کرتا ہے اور آپ[۶] نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص عمل میں میرے ساتھ غیر کو شریک کرتا ہے یعنی جس میں غیر کے نام و نمود کی نیت ہوتی ہے وہ عمل میرے غیر ہی کے لئے ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول نہیں کرتا اور آپ نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اعمال خالص اللہ کے لئے کرو اس لئے کہ اللہ اس عمل کو قبول نہیں فرماتا جو اللہ کے لئے ہو[۷] یعنی اہل قرابت کو خوش کرنے کے لئے ہو اس لئے کہ وہ عمل انہیں کے لئے ہو جاتا ہے اللہ اسے قبول نہیں فرماتا۔ اور یوں کہنا جائز نہیں ہے کہ یہ عمل اللہ کے لئے ہے اور تمہارے لئے کیونکہ ایسا عمل بھی خدا کے نزدیک مقبول نہیں اور ابو امامہ[۸] سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سوال کیا کہ کوئی مال غنیمت اور نام کے لئے جہاد کرے تو اس کا کیا ثواب ہے؟ آپ[۹]

۲؎ حدیث انس میں مالکؓ مشکوٰۃ کتاب ایضاً مطبوعہ نظامی دہلی صـ۱۲ حاشیہ ۲؎ حدیث ابو فراس مشکوٰۃ کتاب الترہیب صـ۱۲ ایضاً۔
۳؎ حدیث معاذؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب ۴؎ حدیث ثوبان مشکوٰۃ مطبوعہ وصفو ایضاً ۵؎ حدیث ابوسعیدؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ صـ۱۲ ۶؎ حدیث مصعب بن کعبؓ مشکوٰۃ حاشیہ ۷؎ حدیث ضحاک بن قیس مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً صـ۱۳ کتاب الترغیب والترہیب ۸؎ حدیث ابو امامہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی صـ۱۳ کتاب الترغیب والترہیب۔
۹؎ حدیث ابو درداء مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کتاب الترغیب والترہیب۔

فرمایا کہ اسے کچھ ثواب نہیں اور اس نے یہی سوال تین بار کیا اور آپ نے فرمایا کہ اسے کچھ ثواب نہیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرماتا ہے جس سے اللہ کی رضا مقصود ہو اور جس سے اللہ کی رضا مقصود نہ ہو وہ مقبول نہیں اور ابو درداء سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ملعون ہے مگر وہ عمل جو اللہ کی رضا کے لئے ہو اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ دنیا لائی جائے گی اور کہا جائے گا کہ اس سے الگ کرو جو محض اللہ کے لئے ہو اور باقی دنیا کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کام اللہ کے لئے ہو الگ کیا جائے گا اور باقی دنیا کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جو چالیس روز خالص اللہ کے لئے عمل کرتا ہے اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے سوتے جاری ہو جاتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ تین چیزیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو صدقہ کسی کا مال کچھ کم نہیں کرتا مظلوم بندہ صبر کرتا ہے تو اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس کے لئے حاجت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو! دنیا چار اشخاص کے لئے ہے ایک وہ بندہ جسے اللہ نے رزق و مال دیا اور وہ اسمیں اللہ سے ڈرتا ہے اور قرابتداروں سے حسن سلوک کرتا ہے اور اس میں اللہ کے واجبات کو جانتا ہے تو اس کا درجہ سب سے افضل ہے دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے علم دیا اور مال نہیں دیا اور اس کی نیت صادق ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو فلاں کے مانند صرف کرتا تو وہ اپنی نیت پر ہے اور دونوں کا ثواب برابر ہے اور تیسرا وہ بندہ جسے اللہ نے مال دیا ہے اور علم نہیں دیا ہے اور وہ اپنے مال میں بغیر علم تصرف کرتا ہے نہ اسمیں اپنے رب سے ڈرتا ہے نہ اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے نہ جانتا ہے کہ اسمیں اللہ کا کیا ہے تو اس کا درجہ سب سے بدتر ہے اور چوتھا بندہ وہ ہے جسے نہ اللہ نے علم دیا ہے اور نہ مال اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو فلاں کے مانند عمل کرتا تو یہ اپنی نیت پر ہے اور

۱؎ حدیث عبادہ بن صامت مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی ص۱۳ کتاب الترغیب والترہیب حاشیہ ۱۲، ۱۲

۲؎ حدیث ابن عباس مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی حاشیہ ص۱۳

۳؎ حدیث ابوالبشر مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۱۳

۴؎ حدیث ابوالبشر مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۱۳

۵؎ یعنی دوسرے کے مانند

دونوں کا گناہ برابر ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھا پھر اپنی کتاب میں بیان کیا تو جو شخص[1] نیکی کا ارادہ کرے اور اسے عمل میں نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری نیکی لکھتا ہے اور اگر ارادہ کر کے اس پر عمل کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھتا ہے اور اگر کوئی گناہ کا ارادہ کرے اور اسے عمل میں نہ لائے تو خدا اس کے لئے پوری نیکی لکھتا ہے اور اگر برائی کا قصد کرے اور اسے عمل میں لائے تو اللہ تعالیٰ صرف ایک برائی لکھتا ہے یا اسے بھی مٹا دیتا ہے اور حدیث میں[2] یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ برائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے مت لکھو جب تک کہ اس کو نہ کرے پھر اگر برائی کرے تو ایک برائی لکھدو اور اگر میرے ڈر سے اسے چھوڑ دے تو ایک نیکی لکھو اور اگر نیکی کرنے کا ارادہ کرے پھر اس کو نہ کر سکے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو پھر اگر اس کو کرے تو دس سے سات سو تک نیکیاں لکھو اور آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ارادہ کیا کہ اپنا کچھ مال صدقہ کروں گا اور وہ اپنا مال لے کر نکلا اور مال چور کے ہاتھ دیدیا اور سویرے شور ہوا کہ کسی نے رات چور کو صدقہ دیا ہے تو اس نے کہا کہ خدایا تیرا شکر ہے چور پر میں پھر صدقہ کروں گا اور وہ اپنے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں دیدیا سویرا ہوا تو یہ شور ہوا کہ ایک بدکار عورت پر[4] میں پھر صدقہ کروں گا اور اپنے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اسے کسی مالدار کے ہاتھ میں دے دیا اور سویرے یہ شور ہوا کہ رات کسی نے مالدار کو صدقہ دیا ہے اس نے کہا اللہ کا شکر ہے چور، بدکار اور مالدار پر پھر وہ اللہ کے سامنے لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تیرا صدقہ قبول ہے۔ جو صدقہ تو نے چور کو دیا ہے تو شاید وہ اس کی وجہ سے چوری سے باز آجائے اور بدکار عورت کو دیا ہے شاید اس کی وجہ سے بدکاری سے باز آجائے اور جو صدقہ مالدار کو دیا ہے شاید اس سے اس کو عبرت ہو خدا نے اس کو مال دیا ہے شاید اسمیں سے اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جو اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت ہو کہ پچھلی رات میں نماز کے لئے اٹھوں گا اور غلبہ نیند کی وجہ سے سویا وہ گیا یہاں تک کہ سویرا ہو گیا تو اسے اس کی نیت کا ثواب ملتا ہے اور اس کا سونا اس پر اللہ کا صدقہ ہوتا ہے۔ ف:۔ ان احادیث سے اخلاص اور نیک نیتی کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ کہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔

[4] صدقہ کیا ہے اس نے کہا۔ اللہ کا شکر ہے۔ ایک بدکار عورت پر

[1] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ۔

[2] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۱۳ حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب ۱۲

[3] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ کتاب الترغیب والترھیب حاشیہ۔

ریا و نمائش کیلئے عمل کا گناہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] کہ قیامت کے روز سب سے پہلے اس کا فیصلہ ہوگا جو جہاد میں شہید ہوا ہوگا۔ اسے خدا کے سامنے لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے فلاں فلاں نعمت دی اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر فرمائے گا کہ تم نے اسمیں کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا کہ تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹے ہو لیکن تم اس لئے لڑے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں بڑا دلاور ہے اور لوگوں نے تجھے دلیر کہا پھر اللہ کے حکم سے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک عالم کو لایا جائے گا جس نے علم پڑھا اور پڑھایا ہوگا اور قرآن پڑھا ہوگا، اسے اللہ کے سامنے لایا جائے گا اور اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ تجھے فلاں فلاں نعمتیں دیں اور وہ ان کا اقرار کرے گا کہ پھر فرمائے گا کہ تو نے اس میں کیا عمل کیا۔ وہ جواب دے گا کہ تیرے لئے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دیا اور تیرے لئے قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے لیکن علم اس لئے حاصل کیا کہ تجھے لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ قاری کہیں اور تجھے عالم و قاری کہا جا چکا پھر اللہ کا حکم ہوگا کہ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے اور ایک مالدار ہوگا جسے اللہ نے مال و آسائش دی وہ اللہ کے پاس پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت کی شناخت کرائے گا اور وہ اس کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ تم نے اسمیں کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے تیری رضا کے لئے اپنا مال صرف کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے مال صرف کیا کہ تیرا نام ہو کہ تو بڑا فیاض ہے۔ اور یہ تجھے کہا جا چکا، پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا اور اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالدیا جائے گا۔ اور یہ بھی حدیث[2] میں آیا ہے کہ جہنم میں ایک مکان ہے جس سے روزانہ جہنم بھی سو بار پناہ چاہتی ہے اور اس میں وہ ریا کار ڈالے جائیں گے جو لوگوں کو دکھانے کیلئے قرآن پڑھتے ہیں۔ اور سخاوت کرتے ہیں اور جہاد وغیرہ کیا کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] حدیث ابودرداءؓ مشکوٰۃ کتاب ایضًا ص۱۵ حاشیہ۔

[2] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی کتاب الترغیب والترہیب حاشیہ ص۱۵

[3] حدیث ابن عباس کتاب الترغیب والترہیب مشکوٰۃ حاشیہ ص۱۵

فرمایا[۱] کہ جو لوگوں کے سامنے اچھی نماز پڑھتا ہو اور تنہائی میں نماز خراب کرتا ہو اس نے اللہ کے ساتھ مذاق کیا اور حدیث[۲] میں یہ بھی ہے کہ نمائش کے لئے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا شرک ہے ایسے ہی نام کے لئے صدقہ وخیرات کرنا شرک ہے اور یہ بھی حدیث[۳] میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! پوشیدہ شرک سے ڈرو، لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول پوشیدہ شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دکھانے کے لئے اچھی نماز پڑھنا پوشیدہ شرک ہے، اور حدیث[۴] میں یہ بھی ہے کہ ذرا سی ریا بھی شرک ہے۔ اور آپ[۵] نے فرمایا کہ جس عمل میں رائی کے دانے کے برابر بھی شرک ہو وہ ہرگز قبول نہیں ہو گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت[۶] پر سب سے زیادہ ڈر شرک کا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ آفتاب و ماہتاب یا بتوں کی پوجا کریں گے لیکن وہ دکھانے کے لئے عمل کریں گے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز کچھ لوگوں کو جہنم سے جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہو گا اور جب جنت سے نزدیک جائیں گے اور اس کی خوشبو پائیں گے اور اس کی حور و قصور دیکھیں گے تو پکارا جائے گا کہ انھیں واپس لاؤ ان کا جنت میں حصہ نہیں اور وہ افسوس و حسرت کے ساتھ واپس ہوں گے اور کہیں گے کہ خدایا اگر تو جنت دکھانے سے پہلے ہمیں جہنم میں ڈال دیتا تو آسان ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارے ساتھ اس لئے مذاق کیا گیا ہے۔ کہ تم تنہائی اور خلوت میں ہوتے تھے تو مجھ سے لڑتے تھے اور میری نافرمانی کرتے تھے اور تنہائی میں کبیرہ گناہ کرتے تھے۔ اور جب لوگوں سے ملتے تھے تو اچھا عمل دکھلاتے تھے تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے اور لوگوں کو بڑا جانتے تھے، لوگوں کے خوف سے تم نے برے عمل چھوڑے اور میرے خوف سے نہیں چھوڑے آج میں تمہیں سخت عذاب چکھاؤں گا اور تمہیں ثواب نہیں دوں گا۔ یعنی تم نے دنیا میں میرے ساتھ دھوکا کیا اور آج میں تمہارے ساتھ دھوکا کروں گا یا تمہاری ریاکاری کی پوری سزا ملے گی اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ عمل میں ڈرنا عمل سے اہم ہے یعنی بے ریا عمل کرنا عمل کرنے سے دشوار ہے اور جو مخفی عمل کرتا ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ لوگوں کو بتلائے اس لئے کہ چھپ کر

---

[۱] حدیث شداد بن اوس مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ایضاً [۲] حدیث محمود بن لبیدؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً

[۳] حدیث مہر ابو سعید مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ مث کتاب الترغیب والترھیب۔

[۴] حدیث قاسم مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ۱۹

[۵] حدیث شدادؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ۱۹

[۶] حدیث عدی مشکوٰۃ مطبوعہ ص ایضاً حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب ص ۱۲

نیک کرنے کا ثواب ستر نیکیاں ہیں۔ لیکن شیطان ہمیشہ اس کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے اور وہ اپنا عمل لوگوں سے بیان کر دیتا ہے اور پھر اس کے لئے ایک ہی نیکی رہ جاتی ہے اور ستر نیکیوں کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور وہ دوبارہ لوگوں سے ذکر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس عمل میں اس کا نام ہو اور لوگ اس کی تعریف کریں یہاں تک کہ اس کی ایک نیکی بھی باطل ہو جاتی ہے اور اس کا عمل ریا میں لکھدیا جاتا ہے لہذا خدا ترس وہی ہے جس نے شرک اور ریا سے اپنے عمل کی حفاظت کیا۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں میری امت تین فرقہ ہو جائے گی، ایک فرقہ وہ ہوگا جو خالص اللہ کے لئے عمل کرے گا اور ایک وہ جو دکھانے سنانے کے لئے اللہ کی پوجا کرے گا اور ایک فرقہ دنیا کا مال حاصل کرنے کے لئے اللہ کی عبادت کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو یکجا کرے گا تو ان سے فرمائے گا جو مال و دولت کے لئے عبادت کئے ہوں گے کہ میری عزت وجلال کی قسم میری عبادت سے تیرا کیا مقصد تھا؟ بندہ کہے گا کہ تیری عزت وجلال کی قسم میں نے دنیا کمانے کیلئے تیری عبادت کی تھی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرا ذخیرہ کیا ہوا مال تیرے کام نہیں آئے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے آگ کی طرف لے جاؤ۔ پھر جس نے ریا کے لئے عبادت کی ہو گی اس سے فرمائے گا کہ میری عزت وجلال کی قسم۔ میری عبادت سے تیرا کیا مقصد تھا۔؟ وہ کہے گا کہ تیری عزت وجلال کی قسم میں نے لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرا عمل قبول نہیں، پھر فرمائے گا کہ اسے آگ کی طرف لیجاؤ۔ پھر جس نے اللہ کی خالص عبادت کیا ہوگا اس سے سوال کرے گا کہ میری عزت وجلال کی قسم میری عبادت سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ وہ جواب دے گا کہ تیری عزت وجلال کی قسم تو میرا ارادہ خوب جانتا ہے پھر میرا مقصد تیری رضا حاصل کرنا تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا بندہ سچا ہے۔ اسے جنت کی طرف لے جاؤ یعنی اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز مشرکوں کو حکم دیا جائیگا کہ اپنے معبودوں کے ساتھ ہو جاؤ اور پھر عابد معبود کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ لیکن جو خالص اللہ کے لئے عمل کئے ہوں گے وہ اللہ کے ساتھ ہوں گے، اور جنت میں داخل کئے جائیں گے اور آپ نے فرمایا کہ شرک خفی سے ڈرو کیونکہ وہ چیونٹی کے مانند انسان میں داخل ہو جاتا ہے

---

۱ حدیث ابودرداء مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص۱۹

۲ حدیث انس بن مالک مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب ۱۲،۱۲

یعنی انسان کو اس کا شعور نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام نے سن کر یہ دعاء کی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ بِکَ شَیْئًا نَعْلَمُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ یعنی اے اللہ ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے سے جسے ہم جانتے ہوں تیری پناہ چاہتے ہیں اور جسے نہیں جانتے اس سے استغفار کرتے ہیں۔

قرآن و حدیث کی پیروی کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قرآن ایک طرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسری طرف تمہارے ہاتھ میں اس لئے اس کو مضبوط پکڑو تو کبھی بے راہ نہیں ہوگے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ میری کل امت جنت میں جائے گی۔ لیکن جس نے انکار کیا، آپ سے سوال کیا گیا کہ کس نے انکار کیا؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے میری فرمانبرداری کیا وہ جنت میں جائیگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ کے پاس فرشتے آئے اور آپ سوئے ہوئے تھے تو انھوں نے آپس میں کہا کہ اس کی آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے اور انھوں نے کہا کہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جس نے ایک مکان بنایا اور اس میں کھانا تیار کیا اور کسی کو دعوت دینے کے لئے بھیجا کہ لوگوں کو بلاؤ تو جس نے اس کی بات مانی وہ مکان میں داخل ہوا اور کھانا کھایا اور جس نے نہیں مانی وہ نہ مکان میں گیا اور نہ کھانا کھایا پھر انھوں نے کہا کہ اس کی تعبیر بیان کرو۔ تو انھوں نے کہا کہ مکان جنت ہے اور دعوت دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اس نے اللہ کی پیروی کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں اور کافروں میں فرق کرنے والے ہیں۔ ف: کھانا جنت کی نعمتیں

---

۱ حدیث ابن مالک مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی حاشیہ ص ۱۹، ۲۰ کتاب الترغیب والترھیب

۲ حدیث ابوعلی مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ۲۱ کتاب الترغیب والترھیب۔ ۳ حدیث ابوشریح مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص ۲۱ ۴ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل اول۔

۵ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ باب ایضاً۔

۶ حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل اول ۱۲

ہیں اور شخص الله تعالیٰ ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین شخص رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی بیوی کے پاس آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ کی عبادت کا حال دریافت کیا اور جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا علم ہوا تو انہوں نے اس کے سامنے اپنی عبادت کو حقیر جانا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نسبت ہے اللہ نے آپ کے تمام پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور ان میں سے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات میں نماز پڑھا کروں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ دن میں روزے رکھوں گا اور کبھی بغیر روزہ کے نہیں رہوں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں لوگوں نے ایسے ایسے کہا ہے؟ خبردار! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ پارسا ہوں لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا ہوں اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں پس جس نے میری روش سے منہ پھیرا یعنی بیزار اور بے رغبت ہوا وہ میرے راستے پر نہیں ہے۔

ف :- یعنی اپنے واجبات بھی ادا کرے اور اللہ کا حکم بجالائے کرے اسی میں کمال ہے اور یہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے اور ان میں اشارہ ہے کہ رہبانیت سے پرہیز کرنا چاہیئے اور اس حدیث میں ان کی تردید ہے جو بدعت کرنا جائز سمجھتے ہیں کیونکہ یہ سب چیزیں عبادت میں تھیں مگر سنت پر زائد تھیں اس لئے آپ نے انہیں نہ پسند کیا اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو عبادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جیسے ثابت ہو ویسے ہی ادا کرنی چاہیئے اس میں کم و بیش نہیں کرنا چاہیئے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں چھپر کھٹ پر ٹیک لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ تمہارے پاس میرا حکم یا نہی آئے یعنی جس کا میں نے حکم دیا یا روکا ہے اور وہ یہ کہے کہ میں نہیں جانتا ہم نے قرآن میں جو پایا اس پر عمل کیا۔

ف :- یعنی تکبر سے حدیث کو ترک نہ کرے اور جاہلیت کی بات نہ کرے کہ میں نے قرآن کے سوا کچھ نہیں پایا اور نہ میں قرآن کے سوا کسی اور چیز کی پیروی کروں گا اس حدیث میں

لہ حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب الاعتصام والسنۃ فصل اول۔

لہ حدیث ابورافعؓ مشکوٰۃ باب فصل دوم۔

لہ حدیث مقدام بن معدیکرب مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل دوم

آپ نے ان ارباب ثروت کی خبر دی ہے جو تکبر کی وجہ سے حدیث پر عمل نہیں کریں گے اور جو حکم حدیث میں ہے اور قرآن میں نہیں اسے چھوڑ بیٹھیں گے۔ ہٰذا احکام دین قرآن میں محدود نہیں۔ بلکہ احادیث میں بھی بہت سے احکام ہیں جو قرآن میں نہیں ہیں۔ ہٰذا جیسے قرآن دلیل ہے ایسے ہی حدیث بھی دلیل ہے اور جیسے آپ کو قرآن ملا ایسے ہی حدیث سے بھی نوازے گئے اور دونوں ہی وحی ہیں لیکن قرآن وحی ظاہر ہے اور حدیث وحی خفی ہے۔ خبردار وہ زمانہ آئیگا کہ ایک شخص اپنے چھپر کھٹ پر بیٹھکر کہے گا کہ قرآن پر عمل کرو حدیث کو نہ مانو اور جو اسمیں جائز پاؤ یا ناجائز پاؤ اسی کو جائز و ناجائز قرار دو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناجائز کردہ چیزیں بھی اللہ کی ناجائز کردہ چیزوں کے برابر ہیں اور خبردار! پالتو گدھا ناجائز ہے تمہارے لئے جائز نہیں اور ہر درندہ جانور جو دانت سے شکار کرتا ہو، اور نہ معاہد کافر کی پڑی ہوئی چیز اٹھانا جائز ہے مگر جب کہ اس کے مالک کو اس کی پرواہ اور ضرورت نہ ہو۔ ف: دانت سے شکار کرتا ہو جیسے شیر، بھیڑیا اور کتا وغیرہ اور یہ حدیث بطور تمثیل ہے کیونکہ ان چیزوں کا ناجائز ہونا قرآن میں نہیں ہے۔

وعلیٰ ھٰذا القیاس اور بھی بہت سی چیزیں ہیں، اور دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے بہت سی چیزوں کا حکم دیا ہے اور بہت سی چیزوں سے روکا ہے جو قرآن کے برابر ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ بغیر اجازت اہل کتاب کے مکانوں کے اندر جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مارنا جائز ہے اور نہ ان کے پھل توڑ کر کھانے جائز ہیں جب کہ یہ دین یعنی یہ احکام صرف حدیث ہی میں ہیں قرآن میں نہیں ہیں۔ ف: یہ حدیث[۲] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے اور جیسے آپ نے فرمایا ویسا ہی دیکھا جاتا ہے کہ اب کے زمانے میں کچھ ایسے ملحد بھی پیدا ہو گئے ہیں جو کہتے ہیں صرف قرآن پر عمل کرنا جائز ہے احادیث پر عمل کرنا بالکل جائز نہیں ہے اور اب تو منکرین کا ایک فرقہ بھی پیدا ہو گیا ہے جو اہل قرآن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یہ سبھی ملحد ہیں اور کسی مسلمان کے لئے ان کی بات میں آنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر کو ناکام کرے۔ اور مسلمانوں کو اس شیطانی وسوسے سے بچائے۔ آمین۔ اور آپ نے فرمایا[۳] کہ تم میں سے کوئی[۴] مومن نہیں جب تک اپنی خواہش کو اس کا پیرو نہ بنائے جو کچھ میں لایا

---

[۱] حدیث عرباض بن ساریہ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل دوم۔

[۲] حدیث عبد اللہ بن عمر مشکوٰۃ باب رفصل ایضاً [۳] حدیث عبد اللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم [۴]

ہوں۔ یعنی اعتقادات اور عبادات و عادات میں کمال رضا سے شریعت اور حدیث کا جب تک پابند نہ ہو۔ اور یہ رتبہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب نفسانیت جاتی ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ میری امت پر وہی حالات آجائیں گے جو بنو اسرائیل پر آئے جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر انہیں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ زنا کیا ہوگا۔ تو میری امت میں ایسا شخص ہوگا جو یہ کام کرے گا۔ اور بنو اسرائیل بہتر فرقے ہوئے اور میری امت تہتر فرقے ہوگی۔ اور ایک کو چھوڑ کر سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! وہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ف: یہاں اہل قبلہ کو امت قرار دیا گیا ہے یعنی جو مسلمانوں میں شمار کئے جاتے ہیں، اس کا معنی یہ ہے کہ بد اعتقادی اور گناہ کی وجہ سے سب جہنم میں جائیں گے اور پھر جس کا عقیدہ کفر کی حد تک نہیں پہونچا ہوگا وہ جہنم سے نکالا جائے گا اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ بہتر جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہ فرقہ جماعت ہے یعنی اہل علم اور اہلسنت اور انہیں جماعت اس لئے قرار دیا کہ وہ سچائی اور دین پر ایک اور ثابت رہیں گے اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے تو شام اور سویرا اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی سے خلش نہ ہو اور بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا کہ جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو زندہ کیا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہودیوں سے باتیں سنتے ہیں جو ہمیں پسند آتی ہیں اگر حکم ہو تو ان میں سے کچھ لکھ لیا کریں؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی کتاب اور دین میں حیران ہو جیسے اہل کتاب اپنے دین میں حیران ہیں کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے ہیں یعنی کیا تمہارا دین ناقص ہے؟ بیشک تمہارے پاس صاف اور روشن شریعت لایا ہوں اور اگر اس وقت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں میری شریعت کی پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا یعنی وہ ضرور میرے تابعدار

۱؎ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم ۲؎ حدیث انسؓ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مشکوٰۃ فصل دوم۔

۳؎ حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً۔

ہوتے پھر میرے ہوتے ہوئے ان کی قوم سے استفادہ کیوں کر جائز ہوسکتا ہے اور آپ[ا] نے فرمایا کہ تمہارے اندر دو چیز چھوڑے جارہا ہوں جب تک انہیں پکڑے رہو گے بے راہ نہیں ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ص کی سنت، اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو اللہ کی کتاب یعنی قرآن سیکھے پھر جو کچھ اسمیں ہے اس کی پیروی کرے تو اللہ اسے بے راہروی سے ہدایت دے دیتا ہے۔ اور اسے قیامت کے برے حساب سے بچائے گا اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس نے قرآن کی پیروی کی وہ نہ دنیا میں بے راہ ہوگا اور نہ آخرت میں بدنصیب ہوگا اور آپ نے فرمایا کہ جس نے جائز کھایا اور سنت پر عمل کیا اور لوگوں کو اپنے شر سے بے خوف رکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ص، اسوقت تو ایسے لوگ بہت ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے یعنی میری سنت پر عمل میرے بعد بھی برقرار رہے گا۔ اور آپ نے فرمایا کہ تم ایسے زمانے میں ہو کہ جو اس چیز کا دسواں حصہ چھوڑے گا جس کا حکم دیا گیا ہے تو ہلاک ہوجائے گا پھر وہ زمانہ آئیگا جو اس کے دسویں حصے پر عمل کرے گا جس کا حکم دیا گیا ہے تو اس کی وجہ سے نجات پائیگا۔

ف : یہاں یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ہے جس کی آپ کے زمانے میں بہت تاکید تھی اور آئندہ زمانے میں جو دسواں حصہ بھی بجا لائے گا اسے نجات ہوگی۔ اور آپ نے فرمایا کہ اپنے اوپر تشدد نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر تشدد کرے گا۔ کیونکہ ایک قوم نے اپنے اوپر تشدد کیا تو اللہ نے بھی ان پر تشدد کیا اور یہ عبادت خانوں اور دیروں میں انہیں میں سے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کے بارے میں فرمایا ہے کہ وَرُهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ۔ اور انہوں نے ایسی رہبانیت ایجاد کرلیا جسے ہم نے ان پر فرض نہیں کیا۔

ف[۵] رہبانیۃ لوگوں سے الگ ہوکر عبادت و ریاضت کرنے اور دنیا سے بالکل کنارہ کش ہوجانے کا نام ہے آپ نے فرمایا ہے کہ یہ چیز انہوں نے خود سے پیدا کرلیا اور پھر اسے بھی پورا نہیں کرسکے اور تھک کر بے دین ہوگئے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی رہبانیت اور مجاہدہ جائز نہیں ہے جو اپنی طاقت سے باہر ہو، اور آپ[۶] نے فرمایا کہ قرآن پانچ صورتوں

---

[۱] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ فصل دوم ۱۲ [۲] مضمون مظاہر حق شرح حدیث انسؓ [۳] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ۔

پر نازل ہوا ہے یعنی اسمیں پانچ قسم کے مضامین ہیں، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور مثالیں۔ لہذا جائز کو جائز جانو اور ناجائز کو ناجائز اور محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر ایمان لاؤ اور مثالوں سے عبرت حاصل کرو۔

ف: محکم وہ احکام ہیں جنہیں کوئی شک وتردد نہ ہو جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور متشابہ وہ ہے جس کے معنی خوب ظاہر نہ ہوں اور ان میں کئی معانی کا احتمال ہو، اور مثال اگلی امتوں کے قصے ہیں اور متشابہ پر ایمان لانا یہ یقین کرنا ہے کہ اللہ نے اس کا جو معنیٰ لیا ہے وہی درست ہے اگرچہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے اور آپ نے فرمایا[1] کہ جماعت کو لازم پکڑو اور جو جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیا۔ یعنی اس درجہ پر جا پہونچا کہ اسلام کے دائرے سے نکل جائے اور کافر ہو جائے۔

ف: جماعت کا معنی وہ جماعت ہے جو کلمہ دین پر ہو اور آپ نے فرمایا کہ اللہ نے سیدھی راہ کی ایک مثال بیان فرمائی ہے یعنی مثلاً ایک سیدھی راہ ہے جس کے دونوں جانب دودیواریں ہیں ان میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستے کے اوپر ایک شخص پکار رہا ہے کہ سیدھی راہ پر آجاؤ اور ٹیڑھے مت ہو اور اس سے اوپر ایک اور ہے جو بندہ کوئی دروازہ کھولنے کا قصد کرتا ہے تو پکارتا ہے کہ اسے مت کھول۔ اس لئے کہ اسے کھولیگا تو اسمیں داخل ہوگا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر بیان کی کہ سیدھی راہ دین اسلام ہے اور دروازے اللہ کی ناجائز کردہ چیزیں ہیں اور پردے اللہ کی حدود ہیں اور جو سر راہ پکارتا ہے وہ قرآن ہے اور جو اس کے اوپر سے پکارتا ہے وہ ہر مومن کے دل پر مامور فرشتہ ہے۔

ف: سیدھی راہ[2] وہ جس سے جنت میں پہونچتے ہیں اور اللہ کی حدود وہ پابندیاں ہیں جو ناجائز کے بارے میں بندوں پر عائد ہیں جن سے بڑھنا جائز نہیں ہے لہذا حدود اللہ کے احکام ہیں اور مومن کے دل میں اللہ کی طرف سے ایک واعظ ہے یعنی فرشتہ ہے جو نہ ہو تو انسان مقصود قرآن کو نہیں پہونچے گا اور یہ[3] بھی آیا ہے کہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ جو پیروی کرنا چاہے تو ان کی کرے

---

[1] حدیث ابن مسعودؓ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل سوم

[2] مضمون مظاہر حق شرح حدیث مذکور۔

[3] حدیث ابن مسعودؓ بروایت مشکوٰۃ باب الاعتصام فصل ۳

جو انتقال کر گئے اس لئے کہ زندوں پر فتنے کا خوف ہے اور ان سے مقصود صحابہ کرامؓ ہیں جو اس امت میں سب سے افضل اور سب سے نیک دل اور علم میں گہرے اور سادہ بے تکلف تھے اللہ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت کے لئے پسند کیا تھا اس لئے انھیں کو بڑا جانو اور ان کے نقوش پر چلو اور جہاں تک ہو سکے ان کی عادت اپنے اندر پیدا کرو کیونکہ سب سے زیادہ راہ یاب ف نیک دل تھے یعنی دل میں خلوص و ایمان رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى یعنی انہیں کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزمالیا اور علم دین میں کامل تھے یعنی علم تفسیر و حدیث اور فقہ و قرارت اور فرائض و تصوف میں، اور کم تکلف تھے یعنی عمل کرنے اور کلام کرنے میں تکلف نہیں کرتے تھے اور جو مسئلہ نہیں جانتے تھے صاف کہہ دیتے تھے ہم نہیں جانتے۔ اور انہیں بڑا جاننا یہ ہے کہ ان کی پیروی کرو اور ان سے محبت رکھو اور ان کے عادات و اطوار کو اپناؤ، اور اس سے صحابہ کرام کی فضیلت اور ان کا کمال ثابت ہوتا ہے اور چونکہ یہ سب سے بہتر تھے اسلئے اللہ نے اپنے رسولؐ کی رفاقت کے لئے انہیں پسند کیا تھا جیسا کہ اس کا ارشاد ہے وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا اور حدیث میں[2] ہے کہ اللہ نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو تمام بندوں کے دل سے روشن تر اور پاکیزہ تر پایا اور اسمیں نبوت کا نور رکھدیا اور صحابہ کے دلوں کو بہت صاف اور قابل پایا تو انہیں اپنے نبی کی رفاقت کے لئے پسند فرمایا اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ اللہ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں اسلئے انہیں برباد نہ کرو اور کچھ چیزیں ناجائز کی ہیں اسلئے ان کے نزدیک نہ جاؤ۔ اور حدیں بنائی ہیں اس لئے ان سے آگے نہ بڑھو اور بہت سی چیزوں سے دیدہ و دانستہ سکوت کیا ہے تو ان میں کرید نہ کرو اور یہ بھی حدیث میں ہے۔ قرآن شریف اللہ کی رسی ہے اس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا بندوں کے ہاتھ میں جو شخص اسے مضبوط پکڑے رہے گا کبھی بے راہ نہیں ہوگا، اور آپؐ نے فرمایا کہ میری اور میری نبوت کی مثال اس

---

[1] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل اول

[2] حدیث عرباض ابن ساریہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم

[3] حدیث ابن مسعودؓ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل اول ۱۲

شخص کی ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور کہا کہ اے قوم! میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے[۱] اور میں برہنہ ڈرانے والا ہوں لہذا بچو، بچو، اور قوم کی ایک جماعت نے اسکی بات مان لیا اور رات ہی میں خفیہ طور پر چل دیئے اور وہ چھٹکارا پا گئے اور ایک جماعت نے اسے جھوٹا سمجھا اور وہ سویرے تک اپنے مکانوں میں رہ گئے اور سویرا ہوتے ہی ان پر لشکر ٹوٹ پڑا اور انھیں ہلاک اور نیست ونابود کر دیا یہی مثال ہے اس شخص کی جس نے میرے لائے ہوئے دین کو جھٹلا دیا۔

ف: ننگا ڈرانے والا کا معنیٰ ہے بے غرض اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جو آپ کی فرمانبرداری نہیں کرتا اور آپ کے حکم پر نہیں چلتا وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

ترک سنت اور بدعت پیدا کرنیکا گناہ

رسول[۲] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو ہمارے اس دین میں نئی بات پیدا کرے وہ ردّ ہے اور فرمایا[۳] کہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سا اختلاف دیکھے گا۔ لہذا میری سنت کو لازم پکڑو۔ اور خلفائے راشدین کی سنت کو جو ہدایت یافتہ ہیں۔ اس کو مضبوط اور دانتوں سے پکڑ لو اور نئے کاموں سے بچو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے یعنی جو کام زمانہ رسالت نہیں ہوا وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے یعنی جس نے بدعت پیدا کی وہ گمراہ ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیجے ان کے یار و مددگار تھے جو ان کے طریقے پر چلتے اور ان کے حکم کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد نااہل پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کرتے تھے جو کرتے نہیں تھے اور ایسے کام کرتے تھے جس کا انہیں حکم نہ دیا گیا ہو اور جو ان سے ہاتھ سے لڑے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ زبان سے لڑے وہ مومن ہے اور جو ان سے دل سے لڑے وہ مومن ہے یعنی جو دل میں انہیں برا جانے وہ بھی مومن ہے اور جو دل سے بھی انہیں برا نہ جانے اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان

---

[۱] حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل اول

[۲] حدیث عرباض بن ساریہ مشکوٰۃ باب ایضاً فصل دوم۔

[۳] حدیث ابن مسعودؓ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل اول ۱۲

نہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص میرے بعد میری سنت کو زندہ کرے گا اسے اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جو اس پر عمل کرے گا اور اس سے ان کا ثواب کم نہیں ہوگا اور جو بدعت پیدا کریگا جس سے اللہ اور اس کے رسول راضی نہ ہوں تو اسے ان کے برابر گناہ ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور اس سے ان کے گناہ کچھ بھی کم نہیں ہوں گے۔

ف: یعنی جو سنت کہ جس پر عمل نہ ہو رہا ہو زندہ کرے گا اور اس کی وجہ سے اس پر عمل ہوگا تو اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا انھیں ملے گا۔ جو اس پر عمل کریں گے اور جو بدعت اور دین میں نئی بات پیدا کرے گا اسے اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا انہیں ہوگا جو اس پر عمل کریں گے یعنی جس نے سب سے پہلے بدعت کا کام کیا اور جو اسے دیکھ کر بدعت کر رہے ہیں دونوں گناہ میں برابر ہیں اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور سنت کا معنیٰ دین کی بات ہے چاہے فرض ہو یا کچھ اور جیسے جمعہ کی نماز متروک ہے اور کسی نے اس کی رغبت دلا کر اسے جاری کر دیا اور ایسے ہی مسنون چیزوں کو زندہ اور عام کر دیا اور آپ نے فرمایا کہ جس قدر بدعت پیدا ہوتی ہے اسی قدر سنت مٹ جاتی ہے یعنی جو بدعت سنت کے مخالف ہو پھر وہ سنت قیامت تک ان کی طرف نہیں پھرتی تو سنت پر ہاتھ مارنا یعنی اس پر عمل کرنا بدعت پیدا کرنے سے بہتر ہے اگرچہ تھوڑی سنت ہو یعنی سنت پر عمل سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور بدعت پر عمل کرنے سے دل سیاہ ہوتا ہے۔ مثلاً آداب شریعت کے موافق پاخانہ میں جانا۔ مدرسہ اور سرائے بنانے سے افضل ہے اس لئے کہ آداب سنت کا لحاظ کرنے سے مکان قرب کی طرف ترقی ہوتی ہے اور ترک آداب سے تنزل پیدا ہوتا ہے اور اس سے دل تک سیاہ ہو جاتا ہے اور آپ نے فرمایا جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے دین کے ڈھانے میں مدد کی یعنی اسلئے کہ اس تعظیم میں سنت کی توہین ہے اور یہ اسلام کے ویران کرنے کا باعث ہے اور ایسے ہی اگر کوئی سنت کی تعظیم کرتا ہے اور بدعت کی توہین کرتا ہے تو اس میں اسلام کی تعمیر ہے اور حدیث میں

---

۱ حدیث بلال بن حارث مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل دوم
۲ حاشیہ سید جمال پر حدیث مذکور ۳ حدیث غطیف وحسان مشکوٰۃ طلب ایضاً فصل سوم ۴ شرح حدیث ہذا ملا علی قاری۔
۵ حدیث ابراھیم مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل سوم
۶ حدیث عائشہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۳۱ کتاب الترغیب والترھیب

یہ بھی ہے کہ بدعت ہوا پرستی کے مانند ہے جس پر اللہ کی لعنت پڑتی ہے اور یہ بھی حدیث[1] کے اندر ہے کہ بدعت اور ہوا پرستی کے برابر کوئی گناہ نہیں ہے، ہوا پرستی یعنی خواہش نفس کی پوجا انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور ایک حدیث میں[2] ہے کہ بدعتی جب تک اپنی بدعت سے توبہ نہیں کرتا اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ نہ روزہ نہ نماز اور نہ کچھ اور ہوا پرستی اور بدعت میں لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ وہ ہدایت پر ہیں اسلئے اس سے توبہ و استغفار نہیں کرتے اور اس سے شیطان کا مقصد پورا ہوتا ہے اور آپ[3] نے فرمایا کہ تمہارے لئے ایسی روشن شریعت چھوڑے جاتا ہوں جس کی رات دن کے برابر ہے اس سے بدنصیب ہی پھرے گا۔ لہذا مومن پر لازم ہے کہ ہر حال میں سنت کا پیرو ہو اور بدعت سے پرہیز کرے اور دین میں بدعت نہ پیدا کرے وہ گمراہ ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

اسلام میں نیک روش جاری کرنیکا ثواب[4] اور برا راستہ پیدا کرنے کا گناہ

حدیث میں ہے کہ کچھ بھوکے لوگ ٹاٹ کمبل میں ملبوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے چہروں پر بھوک کے آثار دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی اور آپ نے نماز پڑھ کر خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ وخیرات کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ جس سے جو ہو سکے صدقہ وخیرات کرے چاہے دینار ہو یا درہم یا گیہوں یا کھجور یہاں تک کہ فرمایا کہ ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو تو سب سے پہلے ایک شخص اشرفیوں سے بھری تھیلی لایا جس سے اس کا ہاتھ تھک گیا پھر لوگ برابر لانے لگے یہاں تک کہ کپڑوں اور پھلوں کے دو ڈھیر لگ گئے اور آپ کا چہرہ خوشی سے سونے کے مانند چمکنے لگا پھر آپ نے فرمایا کہ جو اسلام میں نیک

---

[1] حدیث ابوامامہ و انس مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ۱۳ کتاب ایضاً۔
[2] حدیث انس و ابن عباس مشکوٰۃ حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب ۱۲
[3] حدیث عرباض بن ساریہ مشکوٰۃ کتاب الترغیب والترہیب۔
[4] حدیث جریر مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول۔

راہ نکالتا ہے اس کے لئے ثواب ہے پھر جو اس کے بعد اس پر عمل کرتا ہوا سے جتنا ثواب اپنے عمل پر ملتا ہے اتنا ہی اسے بھی ملتا ہے جس نے نیک راستے کا آغاز کیا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں ہوتا اور ایسے ہی قیامت تک اسے ثواب ملتا رہے گا اور جو اسلام میں برا راستہ نکالتا ہے اسے اس کا گناہ ہوتا ہے پھر جو اس شخص کے بعد اس پر عمل کرتا ہے اسے جتنا گناہ ہوتا ہے اتنا ہی گناہ اسے بھی ہوتا ہے جس نے پہل کیا ہے اور اس سے ان کے گناہ کم نہیں ہوتے۔

ف: اس حدیث سے نیک رسم جاری کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور حدیث میں[۱] آیا ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میرا اونٹ کھو گیا ہے مجھے سواری دیجئے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے جن پر میں تمہیں سوار کردوں ایک شخص نے کہا کہ میں ایک شخص کو بتلاتا ہوں جو اسے سواری دیدے گا آپ نے فرمایا کہ جو نیک راہ بتائے اسے کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو نیک روش جاری کرتا ہے اسے اس کا ثواب ملتا ہے یعنی جتنا ثواب اسے ہوتا ہے جو اب اس پر عمل کرتا ہے اتنا ہی ثواب اسے بھی ملے گا جس نے پہل کیا ہے اور اس نیک عمل کو جاری کیا ہے جبتک زندہ ہے اور موت کے بعد بھی جبتک اس پر عمل ہوتا رہے گا اسے بھی اس کا ثواب ملتا رہے گا اور ایسے ہی جو بد رسم نکالتا ہے اسے اپنے عمل کا بھی گناہ ہوتا ہے اور جبتک اس پر عمل ہوتا رہے گا اسے بھی قیامت تک اس کا گناہ ملتا رہے گا۔

ف: ان حدیثوں سے نیکی پر عمل کرنے کی فضیلت اور برائی کی راہ نکالنے کا بڑا گناہ ثابت ہوتا ہے۔

علم سیکھنے سکھانے کی ترغیب

علم اور طلباء کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے تروتازہ رکھتا ہے جو دین کا

---

[۱] حدیث ابو مسعود انصاری مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول [۲] حدیث ابن مسعود مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی حاشیہ ص۲۵ کتاب الترغیب والترہیب ۱۲ [۳] حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل سوم۔

کوئی مسئلہ سنتا ہے اور دوسروں تک پہونچادیتا ہے اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اللہ اس بندے کو سبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسے یاد رکھا پھر اس کو آگے پہونچایا۔ اور بہت سے سننے والے فقیہ نہیں ہوتے اور ان سے جو سیکھتے ہیں[1] وہ زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا[2] کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین میں فقہ دیتا ہے اور وہ دین کو خوب سمجھتا ہے اور اسی سے مسائل اخذ کرتا ہے اور آپ نے فرمایا[3] کہ دو ہی شخص پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ شخص جیسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے شب و روز اللہ کی راہ میں صرف کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے علم دیا اور وہ اس کی روشنی میں حکم دیتا ہے اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے یعنی اگر کسی کو رشک کرنا ہو تو ان چیزوں میں کرے علم سیکھے اور اللہ کی راہ میں مال صرف کرے اور آپ نے فرمایا کہ لوگ سونے اور چاندی کی کھانوں کے مانند ہیں جو کفر کی حالت میں بہتر تھے وہ اسلام کی حالت میں بہتر ہیں جب کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔

ف: اس سے ثابت ہوا کہ اسلام میں بہتر وہی ہیں جو علم دین حاصل کرتے ہیں۔
اور حدیث میں آتا ہے کہ جو علم دین کے لئے سفر کرتا ہے خدا اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو مل کر کسی خانۂ خدا میں قرآن پاک پڑھتے ہیں اور اس کا درس دیتے ہیں ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور انھیں رحمت چھپا لیتی ہے اور فرشتے ان پر چھا جاتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر ان سے کرتا ہے جو ان کے پاس ہوتے ہیں اور جس کا عمل کام نہ آیا اس کا نسب بھی کام نہیں آئے گا۔

ف: اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ علم دین کے لئے سفر کا بڑا ثواب ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے اور آپ نے فرمایا کہ جو علم دین کے لئے راہ چلتا ہے یعنی نزدیک کا ہو یا دور کا اللہ اسے جنت کا راستہ چلاتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کی رضا اور اس کی خاکساری کے لئے پر بچھاتے ہیں اور جو آسمان و زمین میں ہیں یعنی فرشتے اور جن و انس یہاں تک

---

[1] حدیث ابن مسعودؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول
[2] حدیث معاویہؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ایضًا۔
[3] حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول
[4] حدیث کثیر بن عتیقؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل دوم ۱۲

پانی کے اندر مچھلیاں سب اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور ایک عالم کی ایک عابد پر وہی فضیلت ہے جو چودھویں کے چاند کی اور ستاروں پر ہے اور علماء انبیاء کے وارث ہیں اور پیغمبر سونا اور چاندی وراثت میں نہیں چھوڑتے ان کا متروکہ محض علم ہے اس لئے جس نے علم حاصل کیا اس نے ان کی وراثت کا بڑا حصہ پالیا، اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ کے پاس دو شخص کا ذکر ہوا ان میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم تو آپ نے فرمایا کہ عالم کی عابد پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی تمام عالم پر میری فضیلت ہے پھر فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام اہل آسمان و زمین یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بل میں اور مچھلیاں تک اس کے لئے دعائے خیر کرتی ہے۔ جو لوگوں کو خیر کا راستہ بتلاتا ہے یعنی سبھی عالم کے لئے دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو عالم ہوتے ہیں اور علم دین رکھتے ہیں یعنی اللہ کی شان اور اس کا جلال وہی جانتے ہیں اور جو علم دین سے جاہل ہوتے ہیں۔ انہیں خدا کی قدرت و شان کا علم نہیں ہوتا اسلئے وہ اللہ سے ڈرتے بھی نہیں ہیں۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ حکمت کی بات مومن کا کھویا ہوا اثاثہ ہے اور جہاں بھی اسے پاتا ہے اس کو لے لیتا ہے لہٰذا دانشمند کو چاہیئے کہ دین کی بات جہاں پائے اور جس سے سنے اس کو حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اور یہ نہ خیال کرے کہ کسی نفیر حقیر کی بات ہے کیا قبول کروں؟ اور آپ نے فرمایا کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے اس لئے کہ عالم بدعت کو جانتا ہے اور اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور عابد اسے نہیں پہچانتا اور شیطان کا مکر نہیں سمجھ پاتا اور نہ اس کی تدابیر کو جانتا ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور جاہل کو علم سکھانا ایسا ہی ہے جیسے سور کے گلے میں سونے اور جواہر کا ہار ڈالنا۔

ف: یہاں علم کا معنی ضروری علم ہے جیسے خدا کو پہچاننے اور رسول کو جاننے کا علم اور ایسی دوسری چیزیں جن کے بغیر ایمان درست نہیں ہوتا، اور ایسے ہی نماز و زکوٰۃ اور دوسرے ارکان کا علم جب کہ ان کا وقت آئے اور آپؐ نے فرمایا کہ دو خصلت ایسی ہے جو

منافق میں نہیں پائی جاتی۔ اچھی عادت اور دین کی سمجھ بوجھ، اور تفقہ فی الدین یہ ہے کہ دل میں دین کی سمجھ پیدا ہو اور زبان پر حکمت کی بات آئے اور اس کے بموجب عمل صادر ہو اور اس کی وجہ سے خوف خدا اور تقویٰ پیدا ہو، اور آپؐ نے فرمایا کہ جو علم کی طلب کے لئے نکلتا ہے اس کے لئے اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ جو اخیر عمر تک طلب علم میں رہے وہ اس کی برکت سے جنت میں داخل ہوگا، اور آپ نے فرمایا کہ علم فرائض اور علم قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ اسلئے کہ میں قبض کیا جاؤں گا یعنی میرا انتقال ہوجائے گا تو یہ دونوں چیزیں بند ہوجائیں گی۔ اور یہاں فرائض یا تو وہ چیزیں ہیں جو اللہ نے بندوں پر فرض کی ہیں یا فرائض علم الفرائض اور ترکہ کا علم ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ جو اس حال میں انتقال کر جائے کہ اشاعت اسلام کے لئے علم حاصل کر رہا ہو تو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا جو نبوت اور پیغمبری کا رتبہ ہوگا۔ اور ایک حدیثؐ میں بھی آیا ہے کہ بنو اسرائیل میں دو شخص تھے ان میں ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا تھا پھر بیٹھ کر لوگوں کو تعلیم دیتا تھا اور دوسرا شخص دن میں روزہ رکھتا تھا اور رات میں کھڑے ہوکر نماز پڑھتا تھا تو کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان دونوں میں کون بہتر ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس عالم کو اس عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تم میں ایک ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔

ف: دوسرا شخص بھی عالم تھا لیکن اپنے اوقات عبادت میں صرف کرتا تھا اس حدیث سے علم حاصل کرنے اور تعلیم دینے کی فضیلت ثابت ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص بہتر ہے جو علم دین میں سمجھ بوجھ رکھتا ہے اگر کسی کو اس کی ضرورت ہو تو وہ اس کو فائدہ پہونچاتا ہے یعنی جس مسئلے کی ضرورت پڑے بتلاتا ہے اور اگر کسی کو اس کی حاجت نہ ہو

۱؎ حدیث انسؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ۲ ۲؎ حدیث سخرہ مشکوٰۃ کتاب ایضاً فصل ایضاً

۳؎ حدیث ابو سعیدؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل دوم۔

۴؎ حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ۲

۵؎ حدیث حسنؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل سوم ۶؎ حدیث حسن بصری کتاب الطہارۃ

۷؎ مضمون مظاہر حق بسلسلہ شرح حدیث۔

۸؎ حدیث علیؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ۳

تو اپنے نفس کو بے پرواہ کرتا ہے۔

ف: یعنی عالم کے لئے زیبا ہے کہ کسی کی حاجت نہ رکھے اور نہ اس کی طرف مائل ہو اور نہ ان کے مال کی امید رکھے اور سب سے الگ بھی نہ رہے بلکہ اگر لوگوں کو اس کی ضرورت ہو اور کوئی عالم نہ ہو کہ ضرورت کے وقت اس سے مسئلہ پوچھیں تو ان کو فائدہ پہونچائے اور اگر انہیں فرصت نہ ہو تو ان سے بے پرواہ رہے اور اپنے اللہ کی عبادت کرے اور علم کی خدمت کرے یعنی کتابیں لکھ کر لوگوں کو فائدہ پہونچائے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو علم طلب کرے اور اسے حاصل کر لے اسے دوہرا ثواب ملتا ہے اور جو حاصل نہ کر سکے اسے صرف ایک ثواب ملتا ہے

ف: دوہرا ثواب[۳] یعنی ایک ثواب طلب اور مشقت کا اور دوسرا علم حاصل کر لینے کا اور دوسروں کو تعلیم دینے کا یا اس پر عمل کرنے کا ثواب اور دوسرے کو صرف مشقت برداشت کرنے کا ثواب ملتا ہے لہٰذا علم حاصل کرنے میں رہنا چاہئیے اگر حاصل ہو گیا تو نورٌ علیٰ نورٌ ہے ورنہ اس کی طلب میں رہنا بھی سعادت ہے اور ابن عباس[۴] رضؓ نے فرمایا کہ رات میں کچھ دیر علم پڑھنا پڑھانا پوری رات بیدار رہنے یعنی نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور حدیث[۵] میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی دو مجلس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ دونوں نیک کام میں ہیں۔ لیکن ایک دوسرے سے افضل ہے ایک مجلس کے لوگ اللہ سے دعاء کرتے اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں تو اللہ اگر چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو نہ دے اور یہ لوگ علم دین سیکھتے اور سکھاتے ہیں اور یہ لوگ ان سے افضل ہیں۔ اور میں اس تعلیم کے لئے بھیجا گیا ہوں پھر آپ خود انہیں میں بیٹھ گئے اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص دین کے سلسلہ میں چالیس حدیثیں[۶] یاد رکھے اسے اللہ تعالیٰ علم میں فقیہ بنا کر اٹھائے گا اور میں اس کے لئے قیامت کے روز شفاعت کروں گا۔

ف: اس حدیث کے موافق اکثر علماء چہل حدیث تصنیف کر کے شفاعت کے امیدوار ہیں

---

[۱] مضمون مظاہر حق بسلسلہ شرح حدیث ھذا۔

[۲] حدیث علی مشکوٰۃ کتاب العلم فصل سوم ۱۲

[۳] مضمون مظاہر حق شرح حدیث علیؓ [۴] حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل سوم۔ [۵] حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ کتاب و فصل ایضًا۔

[۶] حدیث ابو درداءؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل سوم۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ کون سب سے زیادہ فیاض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سب سے زیادہ فیاض ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا فیاض ہے۔ پھر انسانوں میں میں ہوں اور میرے بعد وہ ہے جس نے علم سیکھا اور اسے لوگوں میں پھیلایا یعنی لوگوں کو پڑھایا اور سکھایا کہ وہ قیامت کے روز تنہا امیر ہو کر آئے گا فرمایا کہ وہ اکیلا ایک جماعت کے برابر ہوگا اور آپ نے فرمایا کہ علم سیکھو اس سے اللہ کا ڈر پیدا ہوتا ہے اور علم طلب کرنا عبادت کے برابر ہے اور اسمیں بحث کرنا جہاد کے برابر ہے اور اسے سکھانے کا ثواب صدقہ دینے کے برابر ہے۔ اور جو اسے پڑھ کر اس کے مقام پر رکھے اسے اللہ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔
اور جنت کا راستہ ملتا ہے اور علم تنہائی میں اس کا ساتھی ہے
اور سفر میں اس کا غمخوار ہے اور علم آرام کا راہنما ہے اور دشمنوں کے لئے ہتھیار ہے۔ علم دوستوں میں خوبصورتی اور زینت ہے علم کی وجہ سے انسان لوگوں کا امام اور پیشوا ہوتا ہے علم سے انسان کا دل زندہ ہوتا ہے اور آنکھیں روشن ہوتی ہیں علم کی وجہ سے ادنیٰ شخص بھی دین و دنیا میں بڑا رتبہ حاصل کرتا ہے۔ علم میں ذرا سا غور کرنے کا بھی روزے کے برابر ثواب ملتا ہے علم سکھانا تمام رات نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے اور یہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کے ماتحت ہے۔ جو شخص علم کی طلب میں انتقال کر جائے اسے شہید کے برابر ثواب ملتا ہے، قرآن کی ایک آیت سیکھنا سو رکعت نماز نفل سے بہتر ہے اور علم کا ایک باب پڑھنا ہزار رکعت نفل سے افضل ہے اور دنیا کی سب چیز اللہ کے نزدیک ملعون ہے لیکن علم سیکھنا اور سکھانا یا وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور جو شخص علم کا ایک باب اس نیت سے پڑھتا ہے کہ لوگوں کو پڑھائے گا تو اسے ستر صدیقوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ مسلمانوں کو علم پڑھانا خیرات سے بہتر ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ علم صدقہ جاریہ ہے یعنی اس کا ثواب برابر ملتا رہتا ہے اور موت کے بعد بھی اس کا ثواب اسے پہونچتا ہے جب تک اس کا علم برقرار رہتا ہے۔ اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔ اور وہ قیامت کے روز اکیلا جماعت کے برابر ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ اسکی

---

۱ حدیث انسؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل سوم

۲ حدیث ابو درداؓ ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص۳۵ کتاب الترغیب ۱۲

۳ حدیث عبداللہ بن مسعود مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۳۷

۴ حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ثالث۔

نیت میں خلوص ہو اور ریا کا شائبہ نہ ہو اور فرمایا کہ عالم با عمل اس زمین کے مانند ہے جو قابل زراعت ہو یا اس بارش کے مانند ہے جو فائدہ بخش ہو، دیندار[1] عالم کی شناخت یہ ہے کہ وہ محض اللہ ہی کے لئے دین کی اشاعت کرتا ہو اور دنیا اور دنیا داروں کی کوئی پرواہ نہ کرتا ہو۔ اور علم کے ذریعہ دنیا کا مال ذخیرہ نہ کرتا ہو اور اس کی صحبت سے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہو۔ اور شوق الٰہی پیدا ہوتا ہو ربانی[2] عالم لوگوں میں ستاروں کا درجہ رکھتا ہے اور اس سے لوگ ہدایت پاتے ہیں اور آپ نے فرمایا[3] کہ علم دو ہوتا ہے ایک وہ جو محض زبان پر ہو اور دل میں اس کا اثر نہ ہو اور دوسرا وہ جس کا دل پر اثر ہو اور اس کے موافق عمل کرتا ہو۔ اور یہ بھی حدیث[4] میں ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ عالموں سے فرمائیگا کہ میں نے تمہیں پہ علم و حلم میں سے اس لئے حصہ دیا تھا کہ تمہیں بخش دوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا بلکہ اپنے اہل قرأت کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ لیکن یہاں علم کا معنی علم با عمل ہے جس میں خلوص[5] ہو اور جو لوگ عابد ہوں گے وہ خود کو رہا .... کرسکیں گے اور بس، اور یہ بھی حدیث[6] میں آیا ہے کہ ایک ساعت کے لئے علم میں لگا رہنا شب قدر کی رات میں بیدار رہنے سے افضل ہے اور حدیث میں آیا[7] ہے کہ ابو ہریرہؓ ایک روز بازار میں آئے اور فرمایا کہ اے اہل بازار! تم لوگ بڑے بےبس اور بے نصیب ہو، انہوں نے سوال کیا کہ کیوں؟ فرمایا کہ مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے تم بھی جا کر اپنا حصہ لو یہ سنکر لوگ دوڑے اور خالی واپس آئے، ابو ہریرہؓ نے فرمایا تم اتنی جلد کیوں واپس آگئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مسجد میں تو کوئی چیز تقسیم نہیں ہو رہی ہے، ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ تم نے وہاں کچھ دیکھا بھی؟ کہا ہاں کوئی نماز پڑھتا ہے کوئی قرآن اور کوئی حلال و حرام کے مسائل بیان کرتا ہے ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ یہی تو آپ کی میراث ہے اور تم اس سے خالی ہو۔

---

[1] حدیث ابو موسیٰ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص۲۸ کتاب الترغیب والترھیب

[2] حدیث ابن عباسؓ مطبوعہ رص ایضاً [3] حدیث انسؓ مشکوٰۃ مطبوعہ رص ایضاً۔

[4] حدیث جابرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ رص ایضاً

[5] حدیث ثعلبہ مشکوٰۃ مطبوعہ رص ایضاً

[6] حدیث جابر مشکوٰۃ مطبوعہ رص ایضاً

[7] حدیث ابو ھریرۃ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً ۱۲

علم کیلئے سفر کرنیکی فضیلت

جو علم کے لئے[1] سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے اور آپ نے فرمایا[2] کہ جو سویرے مسجد میں علم حاصل کرنے جاتا ہے اسے حج کا ثواب ملتا ہے اور وہ[2] غازی کے درجہ میں ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور یہ بھی آیا ہے[3] کہ جب کوئی شخص طلب علم کے ارادے سے جوتا یا کپڑا پہن کر دروازے پر قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے، عالم کی موت[4] ایسا نقصان ہے جو پورا نہیں ہوسکتا گویا وہ ایک روشن ستارہ ہوتا ہے جو بجھ جاتا ہے اور اس کی موت ایک قوم کی موت سے بھی بھاری ہے اور عالم[5] وہی ہیں جو علم کے موافق عمل کرتے ہیں۔

بزرگوں کا احترام اور ان کے ساتھ بے ادبی نہ کرنے کا حکم

رسول[6] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور علم کی قدر کرے اور نیک بات کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے وہ اسلام کی روش پر نہیں ہے۔ مسلمان[7] میں بڑے شخص کا احترام کرنا اور قرآن پاک کے عامل اور باعمل شخص اور عادل بادشاہ کا احترام کرنا اللہ کی تعظیم ہے اور جو انہیں ہلکا جانے اور ان کی حقارت اور توہین

---

۱ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۳۲

۲ حدیث ابوامامہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۳۴

۳ حدیث علیؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۱

۴ حدیث ابودرداء مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۳۴ کے حاشیہ پر

۵ حدیث کعبؓ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ۳ ۶ حدیث ابن عباس وعبادہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دھلی حاشیہ ص۲۲ ۷ حدیث ابوموسیٰ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً۔

کرتا ہو وہ منافق ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ علم حاصل کرو اور اس کی قدر کرو اور استاذ کا احترام کرو، اور آپؐ نے فرمایا کہ دانشمند کی قدر کی جائے اور عالم کی فرمانبرداری کیجائے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ دنیا کا مال بہت ہو جائے گا اور ایک دوسرے پر حسد کریگا اور لوگ صاحب علم کو دیکھ کر اسے برباد کر دیں گے اور اس کی پرواہ نہیں کریں گے اور لوگ قرآن میں باطل تاویلیں کریں گے، اور آپ نے فرمایا کہ جنت میں جاکر پھل توڑا کرو یعنی علماء کی مجلس میں حاضر ہونا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور جو جنت میں داخل ہوگا لامحالہ اس کا پھل کھائے گا اور لقمانؑ کی وصیت ہے کہ علماء کی مجلس کا التزام کرو اس سے دل نرم ہوتا ہے

دنیا کیلئے علم دین حاصل کرنیکا گناہ

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دین کا علم جسے اللہ کی رضا کے لئے طلب کیا جاتا ہے دنیا حاصل کرنے کے لئے پڑھتا ہے وہ قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں پائیگا۔ اور فرمایا کہ جو اس لئے علم حاصل کرے کہ علماء پر فخر حاصل کرے اور بیوقوفوں سے لڑے اور لوگوں کو اپنی طرف پھیرے تو وہ جہنم میں ڈالا جائے گا اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرے اور اس کا مقصود غیر اللہ کا ہو وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو لوگوں کا دل اپنی طرف مائل کرنے کے لئے علم حاصل کرے تو قیامت کے روز اس کی کوئی عبادت اور نفل قبول نہیں ہوگی، اور ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو علم حاصل کر کے بخل کرے

---

۱ حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ص۔ ایضاً۔
۲ حدیث سہل وابو مالکؓ مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ص۔ ایضا ۳ حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضا حاشیہ ص۳۱ ۴ حدیث ابو امامہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ و حاشیہ ص۔ ایضا
۵ حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضا حاشیہ ص۔ ایضاً۔
۶ حدیث کعب و جابرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۲۳ ۱۲،۱۲
۷ حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی حاشیہ ص۲۳
۸ حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ و حاشیہ ص۔ ایضاً
۹ حدیث علی حضرت مطبوعہ نظامی حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب

یعنی بغیر تنخواہ نہ پڑھائے اور کسی کو للّٰہ نہ سکھائے تو قیامت کے روز اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ اور ایک شخص اعلان کرے گا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے علم دیا تو اس نے بخل کیا کسی کو نہیں پڑھایا بلکہ دنیا کا مال لے کر پڑھایا اور پھر اس کا یہی حال حساب سے فراغت تک برابر رہے گا۔

علم چھپانے کا گناہ

رسول[1] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے علم کا مسئلہ پوچھا جائے اور وہ اسے دانستہ چھپائے اور مسائل کو نہ بتلائے تو قیامت کے روز اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ اور حدیث[2] ہی میں ہے کہ جو دین کا علم چھپائے گا جو لوگوں کے لئے فائدہ بخش ہے اس کو قیامت کے روز آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس نے ایک حدیث چھپائی اس نے گویا پورا دین چھپا[3] دیا اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جو علم[4] حاصل کر کے لوگوں کو نہ بتلائے اس کی مثال اس خزانے کی ہے جس میں سے صرف نہ کیا جائے اور حدیث[5] میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور مسلمانوں کے کئی گروہوں کی تعریف کی اور انہیں اچھائی سے یاد کیا پھر فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اپنے ہمسایوں کو علم نہیں سکھاتے اور نہ دین سمجھاتے ہیں اور نہ وعظ و نصیحت کرتے ہیں اور نہ انہیں نیک بات بتلاتے ہیں اور نہ برائی سے باز رکھتے ہیں۔ اور کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اپنے ہمسایوں سے علم نہیں سیکھتے اور نہ ان سے دین کی سمجھ حاصل کرتے اور نہ ان سے نصیحت لیتے۔ بخدا لوگ اپنے ہمسایوں کو ضرور علم سکھائیں ورنہ اللہ انہیں دنیا ہی میں عذاب دے گا۔ اور آپ نے فرمایا کہ ایک دوسر

---

۱ حدیث علیؓ مشکوٰۃ مطبوعہ دہلی حاشیہ ص ایضاً۔

۲ حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ۲۱

۳ حدیث ابوسعید مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص ۳۴۔

۴ حدیث ابوبکرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کتاب الترغیب والترہیب۔

۵ حدیث عبدالرحمٰن مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً

۶ حدیث ابن عباسؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً

۷ حدیث عمر بن الخطاب مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ۳ ۱۲،۱۲

سے نصیحت لو اور ایک دوسرے سے علم سیکھو یا سکھاؤ اس لئے کہ علم کی خیانت مال کی خیانت سے بدتر ہے اور اللہ تم سے اس کو پوچھے گا۔

علم پر تکبر کا گناہ

علم پر ناز کرنا اور خود کو سب سے بڑا عالم سمجھنا جائز نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ علم حاصل کریں گے اور قاری بنیں گے اور تکبر سے کہیں گے دنیا میں ہم سے بڑا نہ کوئی عالم ہے اور نہ قاری ہے اور نہ فقیہ یہ لوگ جہنم کے ایندھن ہوں گے، اور آپ نے فرمایا کہ جو علم میں تکبر کرتا ہو اور علم میں خود کو بڑا جانتا ہو دراصل وہ جاہل اور بے علم ہے اور آپ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام قوم بنو اسرائیل میں خطبہ دے رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ انسانوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ واللہ اعلم کہ اللہ انکی اس بات کیوجہ سے ان سے ناراض ہو گیا اس لئے کہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ واللّٰہُ اَعْلَمُ کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرا ایک بندہ ہے جو دریاؤں کے ملنے کی جگہ رہتا ہے وہ تم سے بڑا عالم ہے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس گئے اور انہیں زیادہ عالم پایا اور وہ خضر تھے۔

جھگڑا نہ کرنے کا ثواب اور جھگڑنے کا گناہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھگڑا چھوڑ دے اس حال میں کہ وہ دراصل جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آس پاس محل بناتا ہے اور جو سچا ہو اور جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے درمیان میں محل بناتا ہے اور جس کی سیرت اچھی ہو اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجے میں محل بنایا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ

---

۱ حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً کتاب الترغیب والترھیب

۲ حدیث ابی ابن کعب مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً۔

۳ حدیث ابو امامہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص کتاب الترغیب والترھیب

۴ حدیث ابو درداء مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص کتاب الترغیب والترھیب

علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہم دین کے ایک مسئلے میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ ہم پر ایسا غصہ ہوئے کہ کبھی اتنا غصہ نہیں ہوئے تھے۔ پھر ہمیں ڈانٹا اور فرمایا کہ اے محمد کی امت! اس سے باز رہو اس لئے کہ پہلی امتیں اسی میں ہلاک ہوئیں۔ جھگڑا چھوڑ دو اسلئے کہ ہمیں اچھائی کم ہے۔ جھگڑا چھوڑ دو جھگڑنا مومن کی شان نہیں، جھگڑا چھوڑ دو اسلئے کہ اسمیں بڑا نقصان ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ ہمیشہ جھگڑتے رہنا بہت بڑا گناہ ہے۔ جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑالو کی شفاعت نہیں کروں گا۔ جھگڑا چھوڑ دو اس لئے کہ میں جنت میں تین محل کی ضمانت دیتا ہوں ایک اس کے ادنیٰ درجے میں دوسرا درمیانی میں اور تیسرا اس کے اعلیٰ درجہ میں ایسے شخص کے لئے جو سچائی پر ہوتا ہوا جھگڑا چھوڑ دیتا ہے۔ جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ بت پرستی کے بعد اللہ نے مجھے سب سے پہلے جھگڑا نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو ہدایت کے بعد گمراہ ہوتے ہیں وہ جھگڑے ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہو، اور فرمایا[1] کہ قرآن شریف میں جھگڑنا کفر ہے۔

ف: اس سے ظاہر ہوا کہ جھگڑا بڑی گناہ کی چیز ہے اور جھگڑا چھوڑ دینے کا بہت بڑا ثواب ہے۔

پیشاب سے نہ بچنے کا گناہ

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی اہم چیز کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ یعنی وہ اس سے بآسانی پرہیز کر سکتے تھے ان میں سے ایک چغل خور تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ یعنی اس کے چھینٹے سے محتاط نہیں رہتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تازہ ٹہنی طلب فرمائی اور اسے چیر کر ایک ایک پھانک ایک ایک قبر پر رکھدی اور فرمایا کہ امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان کا عذاب ہلکا رہے۔ صحابہ نے سوال کیا کہ انھیں کب تک

---

[1] حدیث ابوھریرۃ وعائشۃ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کتاب الترغیب والترھیب

[2] حدیث ابوھریرۃ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ مدا ایضاً کتاب الترغیب والترھیب

عذاب ہوتا رہے گا آپ نے فرمایا کہ یہ غیب کی بات ہے اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور فرمایا[۱] کہ پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر پیشاب ہی کی وجہ سے ہوتا ہے اور حدیث[۲] شریف میں ہے کہ اہل جہنم چار اشخاص سے بہت تکلیف پائیں گے اور ان میں سے ہر ایک سے سوال کریں گے تمہارا کیا حال ہے؟ کہ ہم کو تم سے زیادہ تکلیف ہو رہی ہے یہاں تک کہ جب چوتھے کی باری ہو گی تو وہ جواب دے گا کہ اس بدبخت کا یہ حال ہے کہ جب میرے کپڑے میں پیشاب لگتا تھا تو اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا اور نہ اس کو دھوتا تھا۔

ف: حدیثوں سے ثابت ہوا کہ پیشاب سے نہ بچنے کا بہت بڑا گناہ ہے اور اکثر قبر کا عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا مومن کو چاہیئے جس حد تک ممکن ہو اپنے بدن اور کپڑوں کی پیشاب سے حفاظت کرے اور اگر اتفاقاً بدن یا کپڑے پر پیشاب پڑ جائے تو اسی وقت دھو ڈالے بے پروائی اور غفلت میں رہ کر قبر کے عذاب کا اہل نہ بنے۔

وضو کی ترغیب اور کامل وضو کرنیکا بیان

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد[۳] ہے کہ قیامت کے روز میری امت کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے روشن رہیں گے اس لئے جو چاہے کہ اس کی روشنی دراز ہو تو اسے دراز کرنی چاہیئے اور حدیث[۴] میں ہے کہ ابوہریرہؓ نے نماز کے لئے وضو کیا تو اپنے ہاتھ بغلوں تک دھوتے راوی نے پوچھا کہ ابوہریرہ یہ کیسا وضو ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جہاں تک وضو کا پانی پہونچے گا وہاں تک مومن کا ہاتھ پاؤں روشن رہے گا۔

ف: اس سے ظاہر ہوا کہ بغلوں تک ہاتھ دھونا بھی جائز ہے بلکہ بڑا ثواب ہے اور آپ[۵]

---

[۱] حدیث ابن عباس وابو امامہ بروایت مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دھلی ص۴۲ حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب [۲] روایت السنن مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب۔

[۳] حدیث ثقفی مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص- ایضاً حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب

[۴] حدیث ابوھریرۃؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۴۳ حاشیہ پر کتاب الترغیب والترھیب

[۵] حدیث ابودرداء مشکوٰۃ مطبوعہ ص- ایضاً برحاشیہ کتاب الترغیب والترھیب

فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے ہی سجدے کی اجازت ہوگی اور میں ہی سب سے پہلے سر اٹھاؤں گا پھر میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور سب امتوں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا اپنے ہی اپنے پیچھے اور دائیں اور بائیں دیکھ کر پہچان لوں گا ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ سب امتوں میں اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے کیونکہ نوح علیہ السلام سے لے کر سبھی امتیں آپ کے سامنے ہوں گی آپ نے فرمایا کہ وضو کے نشان کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے ان کے سوا یہ نشان کسی اور امت کا نہیں ہوگا اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرتا ہو اور کامل وضو کرتا ہو اپنے ہاتھ اور منہ دھوتا ہو اور کانوں اور سر کا مسح کرتا ہو پھر اپنے ہاتھ پاؤں دھوتا ہو پھر فرض نماز ادا کرتا ہو تو اس کے اس دن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں، پاؤں اور کانوں اور آنکھوں نے کئے ہوں اور جو اس کے دل میں آتے ہوں اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو مومن وضو کرتا ہے اور کامل وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اور حضور قلب سے نماز پڑھتا ہے تو گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک وصاف تھا اور آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدیتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول! بتائیے فرمایا کہ اس کا ثواب تکلیف کے وقت کا وضو کرنا گناہوں کو مٹاتا اور درجے بلند کرتا ہے اور فرمایا کہ اس کا ثواب اسلام کی سرحد کی پاسبانی کرنے کے برابر ہے یہ کلمہ آپ نے تین بار فرمایا۔

ہمیشہ باوضو رہنے اور وضو پر وضو کرنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ باوضو رہو اور وضو کی حفاظت کرو یعنی جب وضو ٹوٹ جائے فوراً ہی نیا وضو کرو کسی وقت بے وضو نہ رہو اور فرمایا کہ وضو کی پابندی وہی کرتا ہے

---

[۱] حدیث ابوامامہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۵۲ حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب

[۲] حدیث عقبہ بن عامرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ص ایضاً حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب

[۳] حدیث ابوھریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ص ایضاً۔

[۴] حدیث ثوبان وربیعہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۴۶ حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب میں

جو ایماندار ہے اور فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لئے مشکل نہ جانتا تو انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرو اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز سویرے حضرت بلال رضؓ کو بلایا اور فرمایا کہ بلال رضؓ تو کس عمل کی وجہ سے مجھ سے پہلے جنت میں پہونچا تھا آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تیری جوتی کی آواز اپنے آگے سنی، بلال رضؓ اٹھ پڑے اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نفل پڑھتا ہوں اور جب کبھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے اسی وقت وضو کر لیتا ہوں یعنی کبھی بے وضو نہیں رہتا آپؐ نے فرمایا کہ انہی اسی عمل کی وجہ سے تم مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہوتے اور آپؐ نے فرمایا کہ جو وضو پر وضو کرتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے۔

وضو کی ابتدا میں بسم اللہ نہ کرنے کا گناہ

حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر وضو نماز نہیں ہوتی اور بغیر بسم اللہ وضو نہیں ہوتا یعنی جو وضو کی ابتدا میں بسم اللہ نہیں کرتا اس کا وضو نہیں ہوتا اور اس مسئلے میں بہت سی احادیث ہیں اسی لئے بعض علماء کا خیال ہے کہ وضو کی ابتدا میں بسم اللہ کرنا واجب ہے اگر جان بوجھ کر وضو کی ابتدا میں بسم اللہ نہ کیا جائے تو پھر سے وضو کرنا چاہیئے۔

مسواک کی فضیلت

ف: مسواک کا بیان حصہ اول میں کیا جا چکا ہے لیکن اسمیں یہ حدیثیں نہیں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اوپر مسواک کو لازم سمجھو اس لئے کہ مسواک منہ کو پاک و

---

۱ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۴۶ حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب

۲ حدیث عبداللہ بن عمرو مشکوٰۃ مطبوعہ ص ایضاً کے حاشیہ پر ۱۲

۳ حدیث ابن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۴۷ حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب

۴ حدیث ص ایضاً

۵ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ص ایضاً کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب

صاف کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ میرے دانت گر جائیں گے[۱] مسواک کرنا پیغمبروں کی سنت ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم[۲] کا دستور تھا کہ جب مکان میں تشریف لاتے تو بھی مسواک کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ جب کوئی نماز کے لئے مسواک کر کے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پیچھے فرشتہ کھڑا[۳] ہوتا ہے اور اس کے قریب ہو کر قرارت سنتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ نمازی کے منہ سے لگا دیتا ہے اور نمازی کے منہ کا نکلا ہوا کلمہ فرشتہ کے منہ میں چلا جاتا ہے اسی لئے تلاوت قرآن کے لئے مسواک کرنی مستحب ہے۔

وضو میں انگلیوں کے خلال کا ثواب

اور اسے ترک کردینے کا گناہ

حضرت[۴] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں بہتر وہ ہیں جو وضو کے وقت ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا اور کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کرتے ہیں اور فرمایا کہ خلال کیا کرو اس لئے[۵] کہ خلال سے صفائی حاصل ہوتی ہے۔ اور صفائی ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے، اور وضو کا خلال کلی کرنا ناک میں پانی لینا اور انگلیوں کا خلال کرنا ہے اور دانتوں کا خلال کھانے پر ہے اور جو نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے دانتوں میں کھانا لگا ہو فرشتے اسے ناپسند کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پانی[۶] سے انگلیوں میں خلال نہیں کرتا اس کی انگلیوں میں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ سے خلال کرائے گا لہٰذا ہر شخص پر لازم ہے کہ وضو میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے تا کہ ذرہ برابر بھی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

---

۱ مضمون مشکوٰۃ مطبوعہ وص ایضاً کے حاشیہ پر ۲ حدیث عائشہ وابن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب میں ۳ حدیث ام سلمہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کے حاشیہ پر ۴ حدیث ابوایوب مطبوعہ رص ایضا ۵ حدیث شریح وزید مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۴۸ کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب میں۔

۶ حدیث ابوایوب انصاری مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۴۸ ۱۲

۷ حدیث ابن مسعود مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۴۸ کے حاشیہ پر

وضو کی دعاؤں کا ثواب

ف: وضو کی ایک دعا یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ پہلے آ چکی ہے اور ایک[1] روایت میں ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ کے ساتھ اتنا اور بڑھا دینا چاہیئے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ یعنی اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک ہونے والوں میں کر دے اور یہ بھی ہے کہ وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا، کلام کرنے سے پہلے پڑھنی چاہیئے اور یہ بھی[3] حدیث میں ہے کہ جو وضو کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی اے الٰہی تو پاک ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اقرار کرتا ہوں کہ تو ہی معبود ہے تجھ سے استغفار کرتا اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔ اس کے لئے ایک نامہ لکھا جاتا ہے پھر اس پر مہر کی جاتی ہے اور عرش کے تلے رکھ دیا جاتا ہے جسے قیامت کے روز کھولا جائے گا ان میں سے جو بھی دعا چاہے پڑھ سکتا ہے۔

وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کا ثواب

ف: اس نماز کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں اور تحیۃ الوضوء دو رکعت نماز ہوتی ہے جو فرض اور سنتوں سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[4] کہ جو اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے بعد حضور قلب سے دو رکعت نماز پڑھتا ہے وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ اور یہ بھی حدیث[5] میں ہے کہ اس کے اگلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔

---

[1] حدیث داملہ مشکوٰۃ مطبوعہ ر ص ایضاً کے حاشیہ پر۔

[2] حدیث عمر بن خطاب مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۳۹ کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب میں

[3] حدیث ابوسعید خدری مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص ایضاً کے حاشیہ پر

[4] حدیث عقبہ بن عامرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۳۹ کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب میں

[5] حدیث زید مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب میں۔

اذان دینے کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ اذان دینے کا ثواب[1] جان لیں تو اس کے لئے قرعہ اندازی کریں گے اور جس کے نام قرعہ نکلے گا وہی اذان دے گا۔ اور یہ بھی آیا[2] ہے کہ اس پر تلوار چلے اور آپ نے فرمایا کہ جہاں تک موذن کی آواز پہونچے گی وہاں تک کے جن و انسان اور درخت و پتھر وغیرہ جو اس کی آواز سنیں گے قیامت کے روز اس کی شہادت دیں گے یعنی اس کے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کرتا تھا۔

ف: امام[3] خطابی نے فرمایا کہ اس کا معنیٰ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس جگہ سے وہ اذان دیتا ہے اور جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اگر بالفرض اس کے برابر اس کے گناہ ہوں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یہ[4] بھی آیا ہے کہ ہر تر و خشک چیز اس کے لئے استغفار کرتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ اے اللہ! موذن کو بخشدے، اور نیز فرمایا[5] کہ جب اذان ہوتی ہے تو شیطان جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے گوز ملتے ہوئے بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر فرار ہو جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ۳۶ میل دور چلا جاتا ہے پھر واپس آتا ہے اور جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر فرار ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر آکر نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں چیز یاد کر فلاں چیز یاد کر اور جو اسے یاد نہ ہو وہاں یاد آتی ہے یہاں تک کہ اس کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ اسے علم نہیں رہ جاتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے اور آپ[6] نے فرمایا کہ اللہ کے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو آفتاب و ماہتاب کی پاسبانی کرتے ہیں یعنی موذن آفتاب و ماہتاب سے وقت پہچان کر اذان دیا کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا[7] کہ جو دنیا میں

---

[1] حدیث ابو سعید بروایت مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ منہ
[2] حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمٰن و ابن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ و ص ایضاً حاشیہ
[3] مضمون مشکوٰۃ ص ایضاً۔
[4] حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً منہ حاشیہ
[5] حدیث عائشہ و ابو ہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ص ایضا حاشیہ و حدیث جابر منہ
[6] حدیث انس مشکوٰۃ مطبوعہ و ص ایضاً کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب میں۔
[7] حدیث معاویہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً منہ حاشیہ۔

اذان دیتے ہیں قیامت کے روز ان کی گردنیں دراز ہوں گی جس سے ان کی شناخت ہو گی اور فرمایا کہ موذن اور حاجی قیامت کے روز اذان دیتے اور لبیک پکارتے اٹھیں گے۔ اور آپ نے ارشاد[2] فرمایا کہ موذن قیامت کے روز مشک کے ٹیلے پر ہوں گے اور شہید کے برابر درجہ پائیں گے اور قیامت کے ہول سے بے خوف رہیں گے اور ان کا حساب نہیں ہوگا اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جو برابر بارہ[3] سال تک اذان دے گا وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا موذن کے لئے اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور تکبیر کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور آپ نے فرمایا[4] کہ جو اکیلا بیابان میں رہتا ہو اور مویشی چراتا ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ اذان دیکر نماز پڑھا کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ اذان دے کر نماز پڑھتا ہے تم شاہد رہو کہ میں نے اسے بخشدیا۔

اذان کا جواب دینے کا ثواب

اس کا بیان پہلے آچکا ہے یہاں اتنا بیان کرنا ہے کہ جو اذان کا جواب دیتا ہے اسے موذن کے برابر ثواب[5] ملتا ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ اس کو ہر حرف پر ہزار درجے ملتے ہیں۔

مسجد بنانے کا ثواب

رسول[6] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اور اس سے صرف

---

[1] حدیث معاویہؓ حاشیہ مشکوٰۃ مطبوعہ رحمیہ ایضاً۔

[2] حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ رحمیہ ایضاً حاشیہ

[3] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۵۲ حاشیہ

[4] حدیث عقبہ بن عامرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۵۲ برحاشیہ ۱۲

[5] حدیث بلالؓ و میمونہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۵۳ برحاشیہ کتاب الترغیب والترہیب

[6] حدیث عثمان و ابوذرؓ وغیرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۵۵ کتاب الترغیب والترہیب

اللہ ہی کی رضامندی مقصود ہو نام و نمائش کے لئے نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی مکان بناتا ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ مسجد پرندے کے آشیانے کے برابر کیوں نہ ہو یعنی نہایت چھوٹی ہو اور یہ بھی ہے کہ جو پاک اور حلال مال سے مسجد بناتا ہے کہ اس میں اللہ کو یاد کیا جائے چھوٹی ہو یا بڑی اور اس سے صرف اللہ کی رضا کا ارادہ رکھا ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں یاقوت کا محل بناتا ہے اور اس کی موت کے بعد اس کا ثواب جاری رہتا ہے یعنی جو بناتا ہے اسے جبتک اسمیں کوئی نماز پڑھتا ہے برابر ثواب ملتا ہے۔

مسجد پاک وصاف رکھنے کا ثواب

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے مکانوں اور حویلیوں میں مسجد بنائیں اور اسے نجاست اور کوڑے کرکٹ سے پاک وصاف رکھیں اور ان میں خوشبو لگائیں اور لوبان وغیرہ سلگائیں۔ جو مسجد[1] کو جھاڑ و دیتا ہے اور اس سے کوڑا کرکٹ نکالتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں محل بناتا ہے۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو مسجد[2] سے کوڑا کرکٹ نکالتا ہے وہ اس کا مہر ہوتا ہے ان حوروں کیلئے جو جنت میں اسے ملیں گی۔ اور آپ نے فرمایا[3] کہ جو مسجد کے نگہداشت کرتا ہے اس کے ایمان کی شہادت دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو ایماندار ہو وہی اللہ کی مساجد آباد کرتا ہے اور آپ[4] نے فرمایا کہ مسجد ساری زمین سے افضل ہے۔ مسجد میں لڑنا اور شور کرنا جائز نہیں ہے اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ چھوٹے بچوں، پاگلوں کو مسجد میں نہ جانے دیں۔

---

[1] حدیث سمرہؓ وعائشہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۶۸ کتاب الترغیب والترهیب

[2] حدیث ابوسعید مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً کتاب الترغیب والترهیب۔

[3] حدیث ابوذر غفاری مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً۔

[4] حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ باب المساجد فصل دوم۔

[5] حدیث ابوامامہؓ مشکوٰۃ باب المساجد فصل دوم

[6] حدیث واثلہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۷۸ ۱۲،۱۲

مسجد کی بے ادبی کرنیکا عذاب

مسجد[1] میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دبا دینا ہے یعنی دبا دینے سے وہ گناہ دور ہو جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو قبلہ کی سمت تھوکے گا قیامت کے روز اس کا چہرہ بے رونق ہو گا اور فرمایا کہ قبلہ کی طرف اور دائیں طرف تھوکنے سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر امام[2] تھوکتا ہو تو اسے امامت سے الگ کر دینا چاہیئے اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی[3] اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کو تھوکنا ہو تو سامنے اور دائیں نہیں تھوکنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے بائیں طرف پاؤں کے نیچے یا کپڑے پر تھوکنا چاہیئے اسلئے کہ سامنے اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور نمازی اس سے اعراض کرتا ہے اور دائیں فرشتہ ہوتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ جب بندہ[4] نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کے اور رب کے درمیان جو پردے ہوں اٹھالئے جاتے ہیں اور حوریں اس کے سامنے آتی ہیں بشرطیکہ سامنے نہ تھوکے اور حدیث[5] میں آیا ہے کہ جب کوئی مسجد میں ہو تو اپنی انگلیاں نہ چٹخائے کیونکہ انگلیاں چٹخانا شیطان کا کام ہے۔

مسجدوں کی طرف چلنے کی فضیلت اور ثواب

حضرت[6] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وضو کرکے نماز باجماعت کے لئے مسجد کی طرف جاتا ہے اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ دور کیا جاتا ہے اور ایک درجہ

---

[1] حدیث انسؓ مشکوٰۃ باب المساجد فصل اول

[2] حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۶۸ حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب

[3] حدیث ابوسعیدؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۵۶، ۵۷ حاشیہ

[4] حدیث ابوامامہ مشکوٰۃ مطبوعہ وصا ایضاً حاشیہ

[5] حدیث ابوسعید خدری مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۵۸

[6] حدیث ابوھریرہ وعقبہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص۵۵ حاشیہ

بلند ہوتا ہے آنے اور جانے دونوں میں اور حدیث[۱] میں یہ بھی ہے کہ اس کے لئے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور کوئی سویرے شام مسجد میں آتا ہے تو اس کے لئے اہل جنت میں مہمانی تیار کی جاتی ہے اور یہ بھی[۲] ہے کہ جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کے لئے مسجد میں آتا ہے اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور حدیث[۳] میں یہ بھی ہے کہ ہر قدم کے بدلے نماز کا ثواب ملتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اس کو ہر قدم کے بدلے صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مساجد کی طرف نماز کے لئے چلنا گناہوں کو دھو ڈالتا ہے اور فرمایا کہ جو اندھیری راتوں میں چل کر نماز کے لئے مسجدوں[۵] میں جاتے ہیں انہیں قیامت کے روز نور کی مشعل ملے گی جس کی روشنی میں حشر کے میدان میں چلیں گے۔ اور انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا اور قیامت کے خوف سے مامون رہیں گے اور[۶] یہ بھی[۷] آیا ہے کہ جو لوگ اندھیری رات میں نماز کے لئے مسجدوں میں جاتے ہیں وہ اللہ کی رحمت میں ڈوب جائیں گے اور[۸] آپ نے فرمایا کہ جو نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا۔ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ یُّعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ اس سے اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

---

۱ حدیث ابن عباس مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا حاشیہ ص۵۶

۲ حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا حاشیہ ص۶۰

۳ حدیث علی مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا حاشیہ ص ایضًا

۴ ابودرداء و ابوامامہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا حاشیہ ص۶۰ ۱۲

۵ حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی حاشیہ ص۶۰

۶ حدیث ابوسعید خدری مطبوعہ ایضًا حاشیہ ص۶۱

۷ حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ و حاشیہ ص ایضًا

۸ حدیث عبداللہ بن عمر و انس و ابوسعید و ابودرداء مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا حاشیہ ص۶۱،۶۲ کتاب الترغیب والترہیب۔

نماز کے لئے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب

مومن جبتک جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے نماز ہی میں رہتا ہے یعنی نماز کے برابر اسکا ثواب ملتا ہے اور حدیث[1] میں یہ بھی ہے کہ جو مسجد میں ہو وہ اللہ رضا میں ہوتا ہے اور یہ بھی[2] ہے کہ جو اللہ کی مساجد آباد کرتے ہیں وہی اہل اللہ ہیں اور آپ نے فرمایا کہ جو مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ مسجد خدا پرستوں کا مکان ہے اور جو مسجد کو اپنا مکان بنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے کہ اس پر رحم فرمائے اور پل صراط پار کرا کر جنت میں پہنچائے اور آپ نے فرمایا کہ جس کا دل مسجد سے لگا رہے گا یعنی جو بار بار جماعت میں آئے گا وہ قیامت کے روز عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

نماز پنجگانہ کی فضیلت

رسول[3] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار کرنا نماز کی پابندی کرنا، زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کی زیارت کرنا اور آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کے دروازے پر دریا ہو اور وہ روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پنجگانہ نمازوں کا ہے ان کے سبب اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے یعنی روزانہ جیسے پانچ بار نہانے سے بدن پر

---

[1] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ صہ ایضاً کتاب الترغیب والترہیب

[2] حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ صہ ۲۹ کتاب الترغیب والترہیب۔

[3] حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ صہ ایضاً کتاب الترغیب والترہیب

میل نہیں رہتا ایسے ہی پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے اور فرمایا کہ پنجگانہ نماز اور جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوئے ہوں وہ معاف ہو جاتے ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔

ف: معلوم ہوا کہ نماز صغیرہ گناہوں کو صاف کرتی ہے اور کبیرہ گناہ توبہ سے صاف ہوتے ہیں اور فرمایا[۱] کہ انسان گناہوں کی آگ میں جلتا رہتا ہے اور جب فجر کی نماز پڑھتا ہے تو وہ آگ بجھ جاتی ہے پھر گناہوں کی آگ میں جلتا رہتا ہے پھر ظہر کی نماز پڑھتا ہے تو وہ گناہ مٹ جاتی ہے پھر گناہوں کی آگ میں جلتا رہتا ہے اور جب عصر کی نماز پڑھتا ہے تو وہ آگ بجھ جاتی ہے پھر گناہوں میں جلتا رہتا ہے اور مغرب کی نماز اسے بجھا دیتی ہے پھر گناہوں میں جلتا رہتا ہے اور عشاء کی نماز اس آگ کو بجھا دیتی ہے پھر جبتک سوتا رہتا ہے اس پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا جبتک کہ بیدار نہیں ہوتا اور فرمایا[۲] کہ ہر نماز کے وقت اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو پکارتا ہے کہ اے انسانو! اٹھو جس آگ کو اپنی گناہوں سے بھڑکائے ہو اسے نماز سے بجھا دو پھر جب وہ اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے ایسے ہی ہر نماز کے وقت انہیں بخشا جاتا ہے۔ اور فرمایا[۳] کہ جو کلمہ شہادت پڑھتا ہے اور نماز و روزہ وغیرہ ارکان اسلام ادا کرتا ہے وہ قیامت[۴] کے دن صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔ اور فرمایا[۵] کہ جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر سے اوپر ہو جاتے ہیں اور جب سجدہ کرتا ہے تو سر سے نیچے ہو جاتے ہیں وعلیٰ ہذا القیاس جب نماز سے فراغت حاصل کر لیتا ہے تو گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے اور آپ[۶] نے فرمایا کہ نماز سے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے موسم سرما میں ڈالی ہلانے سے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دن کے دونوں طرف اور رات

---

۱ حدیث عبداللہ بن مسعود مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص ۶۴

۲ حدیث انس مشکوٰۃ مطبوعہ و حاشیہ ص ایضا

۳ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص ۶۴

۴ حدیث انسؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضا حاشیہ ص ایضا کتاب الترغیب والترہیب

۵ حدیث سلمان فارسی روایت مشکوٰۃ مطبوعہ و حاشیہ ص ایضا

۶ حدیث ابو عثمان مشکوٰۃ مطبوعہ ایضا حاشیہ ص ۶۵

کے کچھ حصے میں نماز پڑھا کرو کیونکہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور آپ نے فرمایا کہ جو نماز پنجگانہ پڑھتا ہے اور رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا یعنی اگر تم کبیرہ گناہوں سے پرہیز کروگے تو تم سے تمہاری برائیاں دور کر دیں گے اور تمہیں باعزت جنت میں داخل کر دیں گے اور فرمایا جس نے فجر کی نماز پڑھ لیا وہ اللہ کی امان میں آگیا لہذا ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی بات میں اپنے امان کی وجہ سے تم سے سوال کرے یعنی فجر کے نمازی کو کوئی تکلیف نہ دو کیونکہ وہ اللہ کی امان میں ہے اور جو اس کی امان توڑے گا اس کا مواخذہ کرے گا اور اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا یعنی فجر کا وقت نیند کی غفلت کا وقت ہے اور اس وقت نماز پڑھنا خالص ایمان کی دلیل ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس رات دن فرشتے آیا جایا کرتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازمیں یکجا ہو جاتے ہیں پھر آسمان پر رات کے فرشتے چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ تمہارا حال ان سے زیادہ جانتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو وہ جواب دیتے ہیں ہم انہیں نماز پڑھتے چھوڑ کر آئے ہیں یعنی ہم جس وقت آئے وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جس وقت ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے۔

ف: لہذا ان اوقات میں جو نماز میں حاضر ہوتے ہیں وہ کتنے خوش نصیب ہیں اور جو غافل رہ جاتے ہیں وہ بڑے ہی بدنصیب ہیں، اور فرمایا کہ دین میں سب سے پہلے جو چیز فرض ہوئی وہ نماز ہے اور جو چیز اخیر وقت تک اسلام میں رہ جائے گی وہ بھی نماز ہے اور قیامت کے روز بھی سب سے پہلے نماز کے سلسلے میں سوال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سوال کرے گا کہ دیکھو میرے بندے کی نماز پوری ہے تو پوری لکھو اور ادھوری ہو تو اسے نفل نماز سے پوری کر دو۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ فرض نماز میں جو قصور ہوگا وہ نفلوں سے پورا کیا جائیگا

۱؎ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ صـ ایضًا

۲؎ حدیث جندبؓ مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ صـ۵ کتاب الترغیب والترہیب

۳؎ حدیث ابوہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ صـ۶۵ کتاب الترغیب والترہیب

۴؎ حدیث انس مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ صـ ایضًا۔

ہذا نفل نماز برابر پڑھتے رہنا چاہیئے اور حدیث[1] میں یہ بھی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز قبول ہوئی تو سب اعمال قبول ہوں گے اور آگ سے نجات ملے گی۔ اور نماز رد ہوئی تو سب اعمال بیکار ہوں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور حدیث[2] میں یہ بھی ہے کہ نماز جنت کی کنجی ہے یعنی اس سے جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور یہ بھی وارد ہے کہ نماز قیامت کے روز روشنی ہوگی اور حدیث[3] میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نماز، اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا نماز آپ نے تین بار یہی فرمایا اور فرمایا[4] کہ جو پنجگانہ نماز ان کے وقت سے ادا کرتا ہے اور ان کا رکوع سجدہ ٹھیک سے بجالاتا ہے اور انہیں اللہ کی طرف سے دوست جانتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یا فرمایا کہ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جہنم حرام ہو جاتی ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جسے یقین ہو کہ نماز ضروری اور فرض ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ بے دین ہے اور دین کا مدار نماز پر ہے جیسے زندگی کا سر پہ ہے۔۔

رکوع وسجود اور خشوع کی فضیلت

آپ[7] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکثرت سجدے کیا کرو کیونکہ مومن کے لئے ہر سجدے کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کی ایک بدی دور کی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے یہاں سجدہ کا معنی نفل نماز ہے کیونکہ کثرت نفل کثرت سجدہ کو مستلزم ہے اور فرمایا[8] کہ انسان سجدے میں اپنے رب سے سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔ لہذا

---

[1] حدیث عبداللہ بن قرطہ وانس مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ صفہ ایضا

[2] حدیث جابر مشکوٰۃ مطبوعہ ایضا حاشیہ ص۶۷ کتاب الترغیب والترہیب

[3] حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ ص ایضًا

[4] حدیث حنظلہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا حاشیہ ص۶۸ [5] حدیث عثمان مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ ص ایضا کتاب الترغیب والترہیب۔ [6] حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص۶۷ کتاب الترغیب والترہیب۔ [7] حدیث معدان مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا حاشیہ ص۶۸

[8] حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ ص ایضًا کتاب الترغیب والترہیب۔

رسجدے میں بہت زیادہ دعا کرو۔

ف: سجدہ تعظیم رتبہ کا سبب ہے اور بندے کی انتہائی خاکساری ہے کیونکہ اپنے اشرف اعضاء کو مالک کے سامنے جھکاتا ہے اس لئے اس کو اس حالت میں اللہ کا قرب[۱] حاصل ہوتا ہے اور رحمت الہٰی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہٰذا ایسے وقت میں دعاء کرنا کیا ہی خوب ہے۔ اور فرمایا[۲] کہ اللہ کو یہ بات پسند ہے کہ اپنے بندے کو سجدے میں خاک آلود دیکھے اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا کہ بکثرت سجدے کیا کرو یعنی کثرت سے نفل پڑھا کرو اور آپ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کر کے حضور[۳] دل سے دو رکعت پڑھ لیتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور یہ[۴] بھی ہے کہ جو مسلمان بہتر وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے اسے جانتا ہے یعنی خوب دھیان دے کر نماز پڑھتا ہے وہ اپنی گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے جس دن ماں سے پیدا ہوا تھا اور یہ[۵] بھی آیا ہے کہ جو شخص بہتر وضو کر کے نماز پڑھتا ہے اور اس کا رکوع اور سجدہ پورے طور پر ادا کرتا ہے وہ نماز اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ جبتک کہ کبیرہ گناہ نہیں کرتا اور ہر نماز کا یہی حکم ہے۔ اور یہ بھی حدیث[۶] میں ہے کہ جو شخص پانچوں فرض نمازیں بہتر وضو کر کے وقت سے رکوع و سجود مکمل کر کے پڑھتا ہے تو اللہ کا ذمہ ہو جاتا ہے کہ اس کو بخشدے اور جو ایسا نہیں کرتا اسے بخشنا اس کا ذمہ نہیں چاہے گا تو بخشے گا نہیں تو نہیں۔

اول وقت میں نماز ادا کرنیکا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اول وقت میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور جو وقت کے درمیان میں پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے۔

[۱] حدیث حذیفہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ صفحہ ۶۹ کتاب الترغیب والترہیب [۲] حدیث معدان مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ صفحہ ۶۸ [۳] حدیث زید بن خالد مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ صفحہ ۶۹ کتاب الترغیب والترہیب [۴] حدیث عقبہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ صـ ایضاً۔

[۵] حدیث عثمانؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً صفحہ ۶۰

[۶] حدیث عبادہ مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ صـ ایضاً ۱۲

اور جو اخیر وقت میں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے یعنی اخیر وقت میں صرف عفو رہ جاتا ہے رحم و رضا نہیں حاصل ہوتی اور یہ بھی ہے کہ اول وقت میں نماز پڑھنے کا دوہرا ثواب ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ افضل عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اول وقت میں نماز ادا کرنا۔ اور آپ نے فرمایا[۲] کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عزت و جلال کی قسم جو اول وقت میں نماز ادا کرتا ہے میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو غیر وقت میں پڑھتا ہے میں چاہوں تو اس پر رحم کروں اور چاہوں تو عذاب دوں، اور یہ بھی آیا ہے کہ جو نماز اس کے وقت پر پڑھتا ہے اور وضو اور رکوع و سجود اور قیام بہتر طور پر ادا کرتا ہے اس کی نماز سفید اور روشن ہو کر نکلتی ہے کہتی ہے کہ اللہ تجھے حفاظت میں رکھے جیسے تم نے میری حفاظت کی ہے اور جو وقت سے نہیں پڑھتا اور رکوع و سجود اور خشوع بہتر طور پر نہیں کرتا اس کی نماز سیاہ ہو کر برآمد ہوتی ہے کہتی ہے اللہ تجھے برباد کر دے جیسے تم نے مجھے برباد کیا ہے پھر پھٹے پرانے کپڑے کے مانند لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

بیابان میں اکیلے نماز پڑھنے کا ثواب

حضرت[۴] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے جو اکیلا پہاڑیوں پر بکریاں چراتا ہے اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو اذان و تکبیر کے ساتھ اکیلا نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو کہ میرے ڈر سے اذان و تکبیر کے ساتھ اکیلا نماز پڑھتا ہے تم شاہد رہو کہ میں نے اسے بخشدیا ہے اور جنت میں داخل کر دیا اور آپ[۵] نے فرمایا اگر جماعت سے نماز پڑھتا ہے تو پچیس نماز کا ثواب ملتا ہے۔

۱؎ حدیث ابن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص۶۰

۲؎ حدیث عبد اللہ بن مسعودؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص کتاب الترغیب والترھیب

۳؎ حدیث انس مشکوٰۃ مطبوعہ و حاشیہ ص ایضاً

۴؎ حدیث عقبہ مشکوٰۃ مطبوعہ و ایضاً ص۶۳ کے حاشیہ کتاب الترغیب والترھیب

۵؎ حدیث ابو سعید و غیرہ مشکوٰۃ مطبوعہ و حاشیہ ص ایضاً۔

اور اگر بیابان میں اکیلا نماز پڑھتا ہے اور اس کا رکوع و سجود بہتر طور پر ادا کرتا ہے اسے پچاس نماز کا ثواب ملتا ہے اور فرمایا کہ کوئی بیابان میں ہو اور نماز کا وقت ہوجائے تو وضو کرنا چاہیئے اور پانی نہ ملے تو تیمم کرلینا چاہیئے پھر اگر تکبیر کرکے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے کھڑے ہوتے ہیں اور اذان و تکبیر دونوں کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے اللہ کا لشکر کھڑا ہوتا ہے جس کے دونوں کنارے دکھائی نہیں دیتے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اگر کسی قطعہ زمین میں اللہ کو نماز یا ذکر کے ذریعے یاد کیا جاتا ہے تو وہ قطعہ ساتوں زمین تک اس کی طرف جھکتا ہے اور اپنے آس پاس کی زمین پر فخر کرتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ کسی بیابان میں نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ زمین تازہ اور بارونق ہوجاتی ہے۔

عشاء اور فجر کی نماز باجماعت کا ثواب اور اس کے ترک کا گناہ

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھ لیا اس نے شب قدر کا ثواب حاصل کرلیا اور جو چالیس رات برابر عشاء کی نماز باجماعت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے لیکن یہ حدیث مرسل ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ جو باوضو مسجد میں آکر فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے اس دن کی اس کی نماز نیکوں کی نماز لکھی جاتی ہے۔ اور وہ خدا کے قاصدوں میں لکھ لیا جاتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ جو فجر کی نماز کی طرف گیا اس نے ایمان کا جھنڈا اٹھا لیا اور یہ بھی حدیث میں وارد ہے کہ اسکے ساتھ فرشتہ جھنڈا لیکر جاتا ہے اور اس کے ساتھ اس وقت تک وہ فرشتہ رہتا ہے جبتک اپنے مکان کو واپس نہیں آتا۔

۱؎ حدیث سلمان فارسیؓ مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ص ایضاً

۲؎ حدیث انسؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دھلی حاشیہ ص کتاب الترغیب والترھیب

۳؎ حدیث ابوامامہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دھلی حاشیہ ص کتاب الترغیب والترھیب

۴؎ حدیث عمر بن خطاب بروایت مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ص ایضاً

۵؎ حدیث ابوامامہ مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ص ایضاً

بلا عذر جماعت ترک کرنے کا گناہ

یہ مسئلہ پہلے آچکا ہے اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ جماعت کا تارک منافق[1] اور کافر ہے اور فرمایا کہ جو جماعت سے جدا ہوتا ہے اسے شیطان ہلاک کر دیتا ہے جیسے اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا لیتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ کسی نے پوچھا کہ ایک شخص پورے دن روزہ رکھتا ہے اور رات میں نماز پڑھتا ہے پھر فجر میں حاضر نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گا، ابن کلثوم[4] سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ میں اندھا ہوں اور میرے اور مسجد کے درمیان درخت اور کھجوروں کے پیڑ ہیں اور مجھے مسجد تک لیجانے کے لئے کوئی نہیں ہے تو کیا میرے لئے رخصت ہے کہ میں اپنے مکان ہی پر نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا کہ تم اذان کی آواز سنتے ہو انہوں نے جواب دیا ہاں! آپ نے فرمایا کہ اسمیں تمہارے لئے رخصت نہیں ہے اور آپ[5] صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو اذان سنکر بے عذر جماعت میں حاضر نہیں ہوتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور عذر خوف یا بیماری ہے ابن مسعود ابوموسیٰ اور عطاء واحمد بن حنبل اور ابوذر کے نزدیک جماعت فرض ہے اور امام شافعی نے فرمایا کہ جو باجماعت نماز پڑھ سکتا ہے اسے جماعت چھوڑنے کی رخصت نہیں لیکن عذر ہو تو جائز ہے امام خطابی نے ابن ام مکتوم کی حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ نماز باجماعت پڑھنا واجب ہے اگر ترک جماعت کی صورت ہو سکتی تو اہل ضرورت اور ضعیف لوگوں کو اجازت ہوتی جیسے ابن ام مکتوم ہیں اور جب اندھے ہونے کے باوجود انہیں ترک جماعت کی رخصت نہیں ملی تو ظاہر ہوا کہ جماعت میں حاضر ہونا واجب ہے اور امام عطاء فرماتے ہیں کہ خدا کی مخلوق میں کسی کو رخصت نہیں کہ اذان سنکر جماعت میں نہ آئے نہ شہر میں اور نہ گاؤں میں اور اوزاعی نے کہا کہ جمعہ اور جماعت کے ترک میں ماں باپ کی فرمانبرداری جائز نہیں ہے لیکن نفل نماز میں جائز ہے۔

---

[1] حدیث سلمان وغیرہ مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ ص ایضاً۔

[2] حدیث معاذ بن انس مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً ص کتاب الترغیب والترھیب

[3] حدیث ابن عباس مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص [4] حدیث ابن کلثوم مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً و حاشیہ ص [5] حدیث رمضامین مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص کتاب الترغیب والترھیب

مکان کے اندر نفل پڑھنے کی فضیلت

رسول اللہ[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! مکان میں نماز پڑھا کرو کیونکہ مکان میں نماز پڑھنا فرض کے سوا افضل ہے۔ یعنی مکان میں نفل مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے اور فرمایا کہ اپنے مکانوں میں بھی نماز[2] پڑھو انہیں قبر نہ بناؤ یعنی جیسے قبروں میں نماز نہیں ہوتی ویسے مکانوں کو نہ رکھو، اور آپ نے فرمایا کہ جو چھپ[3] کر مکان کے اندر نماز پڑھتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھ نہ لے تو اس نماز کو فضیلت ہے اس نماز پر جو لوگوں کے سامنے پڑھتا ہے جیسے فرض[4] نماز کو نفل پر ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے[5] کہ مکان میں نماز پڑھنا نور ہے اس سے اپنے مکانوں کو روشن کرو۔ اور آپ[6] نے فرمایا کہ جس مکان میں اللہ کو یاد کیا جائے اور جس میں نہ کیا جائے اس کی مثال زندے اور مردے کی ہے

نماز کے بعد نماز کے انتظار کی فضیلت

رسول[7] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اسے روک رکھتی ہے یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کے انتظار میں گزرتی ہے وہ سب نماز ہی میں داخل ہے انتظار کا ثواب بھی نماز کے ثواب کے برابر ہے بشرطیکہ نماز کے انتظار کے سوا کسی اور مقصد کے لئے مسجد میں نہ رکا ہو۔ اور حدیث[8] میں یہ بھی وارد ہے کہ ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا

۱؎ حدیث زید بن ثابت مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دھلی حاشیہ ص۲۶ کتاب الترغیب والترهیب

۲؎ حدیث ابن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ وحاشیہ ص ایضًا

۳؎ حدیث ابو هریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ وحاشیہ ص ایضًا

۴؎ ایک صحابی مشکوٰۃ حاشیہ ص ایضًا کتاب الترغیب والترهیب

۵؎ حدیث ابو موسیٰ مشکوٰۃ مطبوعہ وحاشیہ ص ایضًا کتاب الترغیب والترهیب

۶؎ حدیث ابو هریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا وحاشیہ ص۲۶

۷؎ روایت علی رض مشکوٰۃ مطبوعہ ص ایضًا

۸؎ حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ دھلی حاشیہ ۱۲

گناہوں کو دھوڈالتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندے ایک فرض نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کا انتظار کر رہے ہیں اور یہ بھی حدیث[۱] میں وارد ہے کہ جو ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرتا ہے وہ اس کے مانند ہے جو اسلام کی سرحد پر پاسبانی کرتا ہے۔

صبح کی نماز کے بعد مصلّی پر بیٹھ کر ذکر کرنے کا ثواب

حضرت[۲] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فجر کی نماز با جماعت پڑھ کر آفتاب نکلنے تک وہیں بیٹھکر اللہ کو یاد کرتا ہے پھر آفتاب نکل جانے کے بعد دو رکعت چاشت کی نماز پڑھتا ہے اسے حج و عمرے کے برابر پورا[۳] ثواب ملتا ہے اور اس کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہوں اور یہ بھی حدیث میں آیا[۴] ہے کہ وہ ضرور جنت میں جائیگا اور اسے آگ نہیں جلائیگی اور حدیث[۵] میں یہ بھی ہے کہ جو فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا خدا کا ذکر کرتا ہے اور دنیا کی کوئی بات نہیں کرتا تو گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور آپ[۶] نے فرمایا کہ فجر کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک اللہ کو یاد کرنا میرے نزدیک بنو اسمٰعیل کے دو غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور ایسے ہی جو عصر کے بعد آفتاب غروب ہونے تک بیٹھ کر اللہ کو یاد کرتا ہے میرے نزدیک اس سے افضل ہے جو اولاد اسمٰعیل سے چار غلام آزاد کرتا ہے۔

---

۱ حدیث جابر مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص۴۶ کتاب الترغیب والترہیب۔

۲ حدیث انس وسہیل مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص۹۰

۳ حدیث انس وسہل مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ ص ایضاً

۴ حدیث عمر مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۸

۵ حدیث انس مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ ص ایضاً

۶ حدیث ابی امامہ مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ ص ایضاً

امامت کا ثواب اور اس کے نقصان کا عذاب

حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اسے اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور یہ جاننا چاہیئے کہ میں مقتدیوں کی نماز کا ذمہ دار ہوں اس میں جو بھی قصور ہوگا اس کا گناہ مجھ پر ہے۔ پھر امام لوگوں کو بہتر نماز پڑھائے یعنی رکوع وسجود وغیرہ ارکان مکمل ادا کرے تو اسے اپنی نماز کا ثواب الگ سے ملتا ہے اور مقتدیوں کی نماز کا الگ لیکن مقتدیوں کی نماز کا ثواب کم نہیں ہوتا اور امام کوتاہی کرتا ہے تو مقتدیوں کی نماز کا گناہ اس کے اوپر پڑتا ہے اور مقتدیوں کی نماز ہو جاتی ہے اور قیامت کے روز اس سے اس کی پوچھ ہوگی اور آپ[2] نے فرمایا کہ جو لوگوں کو بہتر طور پر نماز پڑھاتا ہے وہ قیامت کے دن مشک کے ٹیلے پر بلند جگہ پر بیٹھایا جائیگا اور حساب سے بے خوف ہوگا یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فرصت پائے۔ اور آپ[3] نے فرمایا کہ جس کی امامت کو لوگ پسند نہ کرتے ہوں وہ امامت کرتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ اس کی نماز آسمان کی طرف[4] بلند نہیں ہوتی بلکہ اس کے سر سے بھی اوپر نہیں جاتی اسی لئے امام کو مقتدیوں کی رضا جان لینی چاہیئے اگر وہ پسند کریں تو امامت کرے ورنہ نہیں۔

صف اولیٰ اور صف برابر کرنے کا ثواب

حضرت[5] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ صف اول کا ثواب جان لیں تو پھر قرعہ کے سوا فیصلہ کا کوئی راستہ نہ رہ جائے گا اور قرعہ اندازی کرکے جس کا نام نکلے

---

[1] حدیث عبداللہ بن عمر و ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ۸۲ کتاب الترغیب والترهیب [2] حدیث عبداللہ بن عمر مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ۸۲ کتاب الترغیب والترهیب

[3] حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دھلی حاشیہ ۸۲

[4] حدیث عطاء بن دینار مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ۸۲

[5] حدیث ابوہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ و حاشیہ ۹۰ ایضاً۔

وہی صف اول میں جگہ پائے گا اور آپؐ نے فرمایا کہ صف اول سب صفوں سے افضل ہے اور صف اول کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں یعنی دعاء کرتے ہیں کہ الٰہی ان پر رحم کر انہیں معاف کر دے اور آپ نے فرمایا کہ ہاتھ نرم رکھو اور صفوں میں خلا نہ چھوڑو اسلئے کہ شیطان صفوں کی خلا میں جگہ پاتا ہے اور وہاں بکری کے بچے کے مانند داخل ہو جاتا ہے۔ اور فرمایا[۲] کہ اگر صف کے لوگ پس و پیش کھڑے ہوں تو ان کے دلوں میں عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کی شکل بری ہو جاتی ہے اور مقتدی[۳] مل کر کھڑے ہوں تو اللہ ان پر رحم کرتا ہے۔ اور فرشتے ان کے لئے رحم کی دعاء کرتے ہیں اور جو لوگ[۴] صفوں کو ملاتے ہیں اور صفوں میں داہنے ہوتے ہیں فرشتے ان کے لئے دعاء کرتے ہیں اور جو[۵] صفوں کی خلا بند کرتا ہے۔ اللہ اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے لئے جنت میں محل بناتا ہے اور اسے بخشدیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے رحم کی دعاء کرتے ہیں اور یہ[۶] بھی آیا ہے کہ جو صف جوڑتا ہے اسے اللہ تعالےٰ اپنی طرف جوڑتا ہے اور جو صف توڑتا ہے اس کو توڑتا ہے اور فرمایا کہ جو صف جوڑنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں اللہ انہیں بہت دوست رکھتا ہے اور عورتوں کو بھی صف برابر رکھنی چاہیئے آگے پیچھے نہیں ہونا چاہیئے اور فرمایا کہ مردوں کی پہلی صف بہتر ہے اور عورتوں کی پچھلی صف۔

امام کے پیچھے آمین بولنے کا ثواب

حضرت[۸] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو آمین کہو کیوں کہ

---

۱ حدیث ابو امامۃؓ مشکوٰۃ ایضاً حاشیہ ص۳۰ کتاب الترغیب والترہیب

۲ حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۵

۳ حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۵

۴ حدیث عائشہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۔ ایضاً

۵ حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ص۔ ایضاً

۶ حدیث براء بن عازبؓ مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ص۔ ایضاً

۷ حدیث ابن عباس مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ص ایضاً کتاب الترغیب والترہیب

۸ حدیث ابو ہریرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۶۱ کے حاشیہ کتاب الترغیب والترہیب میں ۱۲

وسلم نے فرمایا کہ جو رکوع وسجود میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالےٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے یا اس کی صورت گدھے کی صورت میں تبدیل کر دے جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر کتے کے سر سے تبدیل کر دے۔ جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے ابن عمر سے روایت ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس کی نماز ہو جاتی ہے اور وہ گنہگار ہے لیکن اکثر کے نزدیک اسے پھر سجدے میں جانا چاہئیے اور امام سے جتنا پہلے سر اٹھایا ہے اتنا ہی اس کے سر اٹھانے کے بعد سجدے میں رہنا چاہئیے۔

رکوع وسجود پورا نہ کرنے کا گناہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رکوع وسجود سے اٹھ کر سیدھا نہ ہو اسکی نماز نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی طرف[1] بالکل نہیں دیکھتا اور حدیث میں[2] یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور رکوع وسجود ٹھیک سے نہیں کرتا تو فرمایا کہ اس کا انتقال اسی حال پر ہو گیا ہے تو اس کی موت کفر پر ہو گی اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بھوکا کھجور کھائے کہ اس سے اس کی بھوک کیا دور ہو گی۔ اور فرمایا[3] کہ بعض شخص ۶۰ برس نماز پڑھتے ہیں اور ان کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی شاید اگر رکوع پورا کرتا ہے تو سجدہ پورا نہیں کرتا اور سجدہ پورا کرتا ہے تو رکوع پورا نہیں کرتا، اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص رکوع اور سجود میں اپنی بیٹھک درست اور سیدھی[4] نہیں کرتا اس کی مثال اس حاملہ عورت کی ہے جو قریب الولادت ہو تو اس کا حمل ساقط ہو جائے نہ وہ حاملہ ہوتی ہے نہ صاحب اولاد یعنی اس کی سب محنت برباد ہو جاتی

---

[1] مضمون مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص کتاب الترغیب والترھیب

[2] حدیث ابو سعید مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص

[3] حدیث طلق بن علی مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص

[4] حدیث ابو عبداللہ اشعری مشکوٰۃ مطبوعہ حاشیہ ایضاً

[5] حدیث ابوھریرہ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص کتاب الترغیب والترھیب

[6] حدیث علیؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص ایضاً

نمازی کی مثال سوداگر کی ہے کہ جبتک اس کے پاس سرمایہ نہ ہو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا یعنی
نمازی کا بھی یہی حال ہے کہ جبتک فرض نماز نہ ادا کرے اس کی نفل نماز قبول نہیں ہوتی اور آپ[۱] نے
فرمایا کہ ہر نمازی کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا
ہے اگر وہ ٹھیک سے نماز پڑھتا ہے تو اسے آسمان کی طرف لیجاتے ہیں اور اگر پوری نہیں پڑھتا
تو اس کے منہ پر مار دیتے ہیں یعنی وہ نماز قبول نہیں ہوتی اور ایک روایت میں ہے[۲] کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حرام خور، شرابی اور چور کو کیسا سمجھتے ہو اور یہ حدود کے نازل
ہونے سے پہلے کا ذکر ہے۔ صحابہ نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسولؐ بیشک یہ بیحیائی کے کام
ہیں اور ان کی سزا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے
عرض کیا کہ نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نماز کی چوری یہ ہے کہ اس کا
رکوع، سجدہ پورا نہ کرنے　اور فرمایا[۳] کہ کسی کی نماز آدھی ہوتی ہے اور کسی کی تہائی۔ اور
کسی کی پانچواں حصہ اور کسی کی چھٹواں حصہ اور کسی کا ساتواں حصہ اور کسی کی نواں اور کسی کی
دسواں یعنی جس قدر نماز اچھی ہوتی ہے وہی قبول ہوتی ہے باقی قبول نہیں ہوتی اور حدیث میں آیا
ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے جلد جلد نماز پڑھی تو آپ نے فرمایا کہ پھر سے نماز پڑھو
اس لئے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی ایسے ہی اس نے تین بار پڑھی اور حضرت نے اسے تین بار نماز
دہرانے کا حکم دیا پھر اس کو بتایا کہ رکوع، سجدہ، قیام اور جلسہ ٹھیک سے اور اطمینان سے
کیا کرو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری نماز پوری نہیں ہوگی ناقص ہوگی اور فرمایا[۴] کہ سب سے
پہلے اس امت سے خشوع اٹھایا جائے گا یعنی کوئی شخص خشوع اور عاجزی سے نماز نہیں
پڑھے گا۔ اور حدیث[۵] میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو آپ کے
پیٹ سے آواز آتی تھی جیسے ہانڈی کے کھولنے کی آواز آتی ہے یعنی اللہ کے ڈر سے روتے
تھے اور حدیث میں آیا کہ ابو طلحہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے تو نماز کے اندر ان کی نگاہ

۱؎ حدیث نعمان مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ماشیہ کتاب الترغیب والترهیب
۲؎ حدیث عمار بن یاسر مطبوعہ رحاشیہ مـ ایضًا
۳؎ حدیث ابوهریرة مشکوٰۃ کتاب الترغیب والترهیب مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ مـ ایضًا
۴؎ حدیث ابوهریرة مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ مـ ایضًا
۵؎ حدیث مطرف کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ ایضًا مـ ۱۲

باغ کے پھل پر پڑی اور پھل انہیں اچھا لگا اور اس کی خوشی میں انہیں اپنی نماز یاد نہ رہی کہ کتنی پڑھی تو انہوں نے کہا کہ اس باغ کی وجہ سے میری نماز خراب ہوئی پھر وہ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے جو اس وقت خلیفہ تھے اور ان سے اپنا واقعہ سنایا اور فرمایا کہ یہ باغ صدقہ ہے اس کو بھلائی کی راہ میں صرف کیجئے حضرت عثمانؓ نے اسے پچاس ہزار میں بیچا اور ابن مسعودؓ نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ کوئی کپڑا پڑا ہوا ہے یعنی بالکل بےحس وحرکت ہو جاتے تھے۔

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کا گناہ

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں وہ اس سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں اچک لے گا یعنی اندھے ہو جائیں گے اور فرمایا کہ جبؐ انسان نماز میں اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ دیتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کس طرف دیکھتے ہو مجھ سے بہتر کون ہے میری طرف دھیان دو پھر دوبارہ بھی ادھر ادھر دیکھتا ہے تو یہی فرماتا ہے پھر اگر سہ بارہ اِدھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے اور فرمایا کہ نماز میں دائیں بائیں دیکھنا ہلاکتؐ ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے ڈرو کیونکہ جو نماز میں ادھر ادھر دیکھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی پھر نفل نماز میں اگر ایسا ہو جائے تو فرض میں ایسا نہ کرو۔ اور حدیث میں یہ بھیؐ آیا ہے کہ

---

۱ حدیث عبداللہ بن ابوبکر مطبوعہ ص ایضًا

۲ حدیث ابن مسعود کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ دھلی ص۹۱

۳ حدیث انس وغیرہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی حاشیہ ص۱۹۶

۴ حدیث جابر مشکوٰۃ مطبوعہ رحاشیہ ص ایضًا

۵ حدیث انس مشکوٰۃ مطبوعہ ایضًا کتاب الترغیب والترھیب حاشیہ ص۱۹۳

۶ حدیث ابودرداءؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ص ایضًا

۷ حدیث ابوھریرۃؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ رحاشیہ ص ایضًا

جو نماز میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نماز رد کر دیتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے تکنے سے پرہیز کرو کیونکہ جب بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے رازداری کرتا ہے۔ ایک اور حدیث[2] میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لوگ نماز میں اپنی نگاہیں اپنے پاؤں پر رکھا کرتے تھے اس سے آگے نہیں بڑھاتے تھے پھر جب آپ کے بعد لوگ نماز پڑھتے تھے تو قبلہ سے آگے نگاہ نہیں پھیرتے تھے اور فرمایا[3] کہ اس کے روبرو اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور حدیث میں یہ بھی[4] ہے کہ نمازی کا نماز میں اپنے سامنے سے کنکر پتھر اٹھانا سو اونٹنی سے بہتر ہے یعنی اسکے عوض میں سو اونٹنی بھی ملے تو نہیں اٹھانا چاہیئے اور آپ[5] نے فرمایا کہ اللہ کو یہ حالت بڑی پیاری ہے کہ سجدے کی حالت میں اپنے بندے کا چہرہ خاک آلود دیکھے لیکن اگر سامنے سے کنکر وغیرہ اٹھانا ہی ہو تو ایک ہی بار اٹھانا چاہیئے اور ایسے ہی نماز میں پھونکنا[6] بھی درست نہیں ہے اور ایسے ہی نماز میں[7] کوکھ پر ہاتھ رکھنا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ دوزخیوں کا انداز ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

رسول[8] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ اس پر کتنا عذاب ہے تو وہاں چالیس سال کھڑے رہنا اس کے سامنے گزرنے سے بہتر سمجھے گا اور آپ[9] نے فرمایا کہ جو نمازی کے سامنے سے گزرنا چاہے اس کو روکو اور اگر نہ مانے

[1] حدیث ام سلمہؓ کتاب الترغیب والترہیب حاشیہ ص۱۰۹
[2] حدیث ابوذر کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ وحاشیہ ص۱۰۹
[3] حدیث جابر مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً کتاب الترغیب والترہیب
[4] حدیث ابوصالح کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ص ایضاً
[5] حدیث مصیب کتاب مطبوعہ ایضاً حاشیہ
[6] حدیث ابوھریرہ کتاب مطبوعہ ایضاً ص۶
[7] حدیث عبداللہ بن حارث کتاب مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً
[8] حدیث ابوسعید کتاب الترغیب والترہیب حاشیہ ص۱۱۱
[9] حدیث جابر بن عبداللہ وعبادہ وثوبان وغیرہ ص۱۱۱، ۱۱۲

تو اس سے لڑو اسلئے کہ وہ شیطان ہے۔

دانستہ نماز چھوڑنے اور سستی سے بے وقت پڑھنے کا گناہ

ف :. نماز ایک رکن ہے جو ہر اس شخص پر فرض ہے جو عقل و بلوغت رکھتا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام اور کفر میں صرف نماز کا فرق ہے جو نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ نماز نہ چھوڑو اور جو دانستہ نماز چھوڑ دیتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے، اور فرمایا کہ جو نماز نہیں پڑھتا اس کا اسلام میں حصہ نہیں ہے اور یہ بھی آپ کا ارشاد ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ بے دین ہے اور نماز بدن کے اندر سر کا درجہ رکھتی ہے یعنی جیسے سر بغیر بدن بیکار ہے، ویسے ہی اسلام بغیر نماز بیکار ہے اور حدیث میں[۱] یہ بھی آیا ہے کہ جو دانستہ نماز چھوڑ دیتا ہے وہ خدا اور رسول کے ذمہ سے نکل جاتا ہے اور یہ بھی[۲] حدیث میں ہے کہ اللہ سے وہ ایسے ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ جس نے کھلم کھلا دانستہ نماز چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ دین کی بنیاد تین چیزوں پر ہے اس کا اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا اہل نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز فرض و رمضان کا روزہ جو شخص ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیتا[۳] ہے وہ کافر ہے اور اس کی جان اور مال جائز ہے یعنی اسے مار ڈالنا اور اس کا مال لے لینا جائز ہے اور اس کی فرض عبادت قبول ہے اور نہ نفل اور یہ بھی آیا[۴] ہے کہ جو نماز چھوڑ دیتا ہے اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور یہ بھی آیا[۵] ہے کہ رسول اللہ

---

۱ حدیث امام ایمن کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ دہلی ص۱۱۳

۲ حدیث ابن عبد اللہ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ، ایضاً ص۱۱۲

۳ حدیث ابن عمر و ابو ہریرہ ص۱۱۱

۴ حدیث ابن عباس کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۱۱۲

۵ حدیث عمر بن خطاب کتاب مطبوعہ ایضاً ص۱۱۳

۶ حدیث عبد اللہ بن شفیق مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۱۱۳

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز چھوڑ دینے کو کفر جانتے تھے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے اور ابن مسعود نے فرمایا کہ جو نماز چھوڑ دیتا ہے وہ بے دین ہے اور جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہو جاتا ہے اور ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ بے ایمان ہے اور محمد بن نصر مروزی نے فرمایا کہ میں اسحٰق کو کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ثابت ہے کہ نماز کا تارک کافر ہے اور ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک اہل علم کا یہی قول ہے کہ جو دانستہ بغیر عذر نماز چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جاتا ہے وہ کافر ہے اور حماد بن زید نے ایوب سے روایت کیا ہے کہ تارک نماز کے کفر میں کسی کا اختلاف نہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز کی پابندی کرے گا۔ کبھی ترک نہیں کرے گا وہ اس کے لئے روشنی ہو گی اور دلیل و نجات ہو گی اور جو اسکی حفاظت اور پابندی نہیں کرے گا نہ وہ اس کے لئے روشنی ہو گی اور نہ دلیل و نجات اور قیامت کے دن قارون، فرعون اور ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (نعوذ باللہ) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ کہ جو نماز وقت میں تاخیر کر کے پڑھتے ہیں اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جس کی ایک نماز جاتی رہتی ہے گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے اور ایک طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جنت اور جہنم کی سیر کرائی گئی میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے، میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھ کر چھوڑ دیا اور سو رہا اور فرض نماز نہیں ادا کی۔

---

۱ حدیث ابن عباس و ابن مسعود و جابر بن عبداللہ و ابو درداء کتاب مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۱۱۳

۲ حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً کتاب الترغیب والترہیب

۳ حدیث سعد بن وقاص مشکوٰۃ مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص ایضاً کتاب الترغیب والترہیب

۴ حدیث نوفل کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ص ایضاً

۵ حدیث سمرہؓ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی حاشیہ ص۱۱۴ کتاب الترغیب والترہیب

۶ مضمون کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ نظامی دہلی حاشیہ ص۱۱۵ ۱۲

ف : صحابہ کرام کی ایک جماعت کا مذہب ہے کہ جو دانستہ نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس و معاذ بن جبل اور جابر بن عبداللہ بن مبارک و حکم بن عتیبہ اور ایوب سختیانی وابو داؤد طیاسی اور ابوبکر بن شیبہ اور زہیر بن حرب کا بھی یہی مذہب ہے۔

فجر کی سنت کا ثواب

رسول[1] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعت سنت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور آپ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعت سنت بھی نہ چھوڑو اگرچہ کہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں اور حدیث میں[2] یہ بھی آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے آپ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعت سنت[3] کا التزام کرو ان کی بڑی فضیلت ہے۔

عشاء اور مغرب کے درمیان نفل پڑھنے کا بیان

رسول[4] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مغرب کے بعد چھ رکعت نفل پڑھتا ہے۔ اور ان کے دوران میں کوئی بات نہیں کرتا تو ان کا ثواب بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوتا ہے اور یہ بھی[5] آیا ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگر دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔ اور حدیث میں یہ بھی[6] ہے کہ جو مغرب کے بعد

---

۱ حدیث عائشہؓ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی حاشیہ ص۱۱۶

۲ حدیث ابوہریرہؓ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ایضاً حاشیہ ص۱۲۱

۳ حدیث ابن عمر

۴ حدیث ابن عمر کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ایضاً۔

۵ حدیث ابوہریرہؓ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی ص۱۵۱

۶ حدیث محمد عمار کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ص۔ ایضاً

کلام کرنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھتا ہے یا چار رکعت اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے اور یہ بھی حدیث[1] سے ثابت ہے کہ جو مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھتا ہے خدا اس کے لئے جنت میں محل بناتا ہے اور جو[2] شخص نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھتا ہے اس کو شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے۔

وتر کی نماز کا ثواب اور وتر نہ پڑھنے کا گناہ

علی رض[3] سے روایت ہے کہ وتر فرض اور لازم نہیں لیکن سنت ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ طاق ہے یعنی ایک اور اکیلا ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے اسلئے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاشت کی نماز پڑھتا ہے اور مہینے میں تین نفل روزہ رکھتا ہے اور وتر کبھی نہیں چھوڑتا نہ سفر میں نہ حضر میں تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے اور آپ نے فرمایا[4] کہ وتر نماز سرخ اونٹ ملنے سے بہتر ہے اور اس کا وقت عشاء کی نماز سے صبح صادق کے نکلنے تک ہے اور آپ نے فرمایا[5] کہ وتر پڑھنا ثابت ہے جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے ایسے تین بار فرمایا۔

تہجد کی نماز کا ثواب

رسول[6] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پیچھے کی طرف تین گرہ لگا دیتا ہے ہر گرہ میں پڑھ کر پھونکتا ہے کہ ابھی بہت رات

---

[1] حدیث کہول مطبوعہ رمد ایضاً

[2] حدیث عائشہ رض مطبوعہ رمد ایضاً

[3] حدیث انس رض کتاب الترغیب والترہیب ص۱۱۹ حدیث علی رض مطبوعہ فاروقی دہلی ص۱۱۹

[4] حدیث ابن عمر رض مطبوعہ رمد ایضاً

[5] حدیث خارجہ مطبوعہ رمد ایضاً کتاب الترغیب والترہیب

[6] حدیث ابوھریرہ رض کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی ص۱۲۰

ہے اور سوئے اور جب کوئی بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھ لیتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور سویرے خوش دل ہو کر اور چست ہو کر اٹھتا ہے نہیں تو سست و بزدل ہو کر اٹھتا ہے اور کوئی چیز نہیں پاتا اور آپ نے فرمایا[1] کہ جو رات میں اٹھ کر تہجد پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور اسے ایسی نعمتیں ملیں گی جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ کسی بندے کے دل میں ان کا خیال آیا اور نہ انھیں کوئی فرشتہ جانتا ہے اور نہ نبی اور آپ نے فرمایا[2] کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے یہ اس شخص کے لئے ہے جو خوش کلام ہو اور بھوکے کو کھلاتا ہو اور رات کو جب لوگ سوئے ہوں اٹھ کر نماز پڑھتا ہو اور آپ نے فرمایا کہ جب قیامت کے روز حشر میں سب خلقت یکجا ہوگی تو ایک شخص اعلان کرے گا کہ وہ کہاں ہیں جو رات میں اٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے وہ لوگ یہ سنکر اٹھ جائیں گے لیکن وہ بہت کم ہوں گے یعنی نہ پڑھنے والوں کے لحاظ سے پھر بغیر حساب انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اور دوسرے لوگوں کا حساب ہوگا اور آپ[3] نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے اس کے اوپر سے جوڑے نکلتے ہیں اور اس کے نیچے سے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں ان کی لگامیں موتی اور یاقوت کی ہوں گی نہ لید کریں گے نہ پیشاب کریں گے ان کے پر ہوں گے جہاں تک ان کی نظر جائے گی وہاں تک قدم رکھیں گے اہل جنت ان پر سوار ہوں گے اور وہ جہاں چاہیں گے انہیں اڑا کر لے جائیں گے جو لوگ کم رتبہ ہوں گے وہ کہیں گے کہ اے رب تیرے[4] بندے اس رتبے کو کیسے پہونچے تو انہیں جواب دیا جائے گا کہ رات میں اٹھ کر تہجد پڑھا کرتے تھے اور تم سوئے رہتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ اپنے اوپر تہجد کو لازم جانو کیونکہ یہ پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور خدا سے قرب کا باعث ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے اور برائی سے روکتا ہے اور بدن کی بیماری کو دور کرتا ہے یعنی تہجد کی نماز سے بدن کی بیماری دور ہو جاتی ہے اور یہ بھی حدیث[5] میں ہے کہ رات میں

---

[1] حدیث عبد اللہ بن عمر کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ وصــ ایضًا

[2] حدیث ابو عبیدہ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ وصــ ایضًا

[3] حدیث اسماء کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ایضًا صــ ۱۲۵

[4] حدیث علی کتاب ایضًا مطبوعہ دھلی صــ ۱۲۱

[5] حدیث ابن عباسؓ روایت کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دھلی صــ ۱۵۲

ہتجد کے لئے ضرور اٹھا کرو اگرچہ اتنی دیر کے لئے جتنی دیر بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اگرچہ ایک رکعت ہو، اور فرمایا[1] کہ میری امت میں بزرگ وہ ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں، اور آپ نے فرمایا[2] کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ دین دنیا کی جو بھلائی بندہ اللہ سے طلب کرتا ہے اسے دیتا ہے اور جو دعا کرتا ہے قبول ہوتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ جو رات میں اٹھ کر ہتجد پڑھتا ہو اسے قرآن بلند آواز سے پڑھنا چاہئے کیونکہ فرشتے اور جن اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن سنتے ہیں اور جن و بھوت وہاں سے فرار ہو جاتے ہیں اور اس مکان پر نور کا ایک تنبو نصب کر دیا جاتا ہے تاکہ اس نشان سے اسے اہل آسمان پہچان جائیں اور آپ نے فرمایا[3] کہ جو رات میں تھوڑا کھا پی کر ہتجد کے لئے سوتا ہے اس کے آس پاس فجر تک پوری رات حوریں پھرتی رہتی ہیں۔ اور فرمایا[4] کہ بندہ خدا سے اس وقت زیادہ قریب اور نزدیک ہوتا ہے جب ہتجد پڑھتا ہے لہذا جو اللہ سے زیادہ نزدیک ہونا چاہے اسے پچھلی رات میں اٹھ کر ہتجد پڑھنا چاہئے اور آپ نے فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد سب نمازوں میں افضل رات کی نماز ہے اور فرمایا[5] کہ میری مسجد یعنی مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب[6] دس ہزار نماز کے برابر ہے اور مسجد کعبہ میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور سرحد اسلام کی زمین میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب بیس لاکھ نماز کے برابر ہے اور اگر کوئی محض اللہ کی رضا کے لئے رات میں اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کا ثواب ان سب سے زیادہ ہے اور آپ[7] نے فرمایا کہ جو جاڑے کی رات میں اپنی خوبصورت بیوی کے پاس سے نرم بستر اور لحاف سے اٹھ کر ہتجد کی نماز پڑھتا ہے اور اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش

---

[1] حدیث ابن عباسؓ کتاب مطبوعہ ۔۔۔ ایضاً۔

[2] حدیث جابرؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً ص ۱۲۵

[3] حدیث معاذ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً ص ۱۲۷

[4] حدیث ابن عباس ص ۱۲۱

[5] حدیث عمر بن عقبہ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ۔۔۔ ایضاً

[6] حدیث ابوھریرہ مطبوعہ ایضاً ص ۱۲۶

[7] ایک حدیث میں پچاس ہزار کے برابر ثواب کا ذکر ہے۔

[8] حدیث انس مطبوعہ ایضاً ص ۱۲۶

ہوتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو وہ کیسے اپنے بستر اور لحاف اور اپنی بیوی سے الگ ہو کر میری نعمتوں کی خواہش اور میرے عذاب کے ڈر سے تہجد پڑھتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ اسی لئے پڑھتا ہے یعنی تیری نعمتوں کی خواہش اور تیرے عذاب کے خوف سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شاہد رہو کہ وہ جو کچھ چاہتا ہے میں نے اس کو دیدیا اور جس چیز سے ڈرتا ہے اس سے اس کو پناہ دیدیا اور یہ بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں اتنی دیر کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم کر جاتے تھے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں اللہ نے آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکرادا کروں ۔ اور آپ[۳] نے فرمایا کہ جو تہجد کی نماز میں دس آیتوں کے بقدر قرآن پڑھ لیتا ہے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو تہجد میں قرآن کی سو آیت پڑھتا ہے وہ فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جو ہزار آیت پڑھتا ہے وہ ایسا ذخیرہ فراہم کرلیتا ہے جو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جو دو ہزار آیات پڑھ لیتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

تہجد نہ پڑھنے کا گناہ

حضرت[۴] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رات سے فجر تک سوتا ہے شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے اور وہ سویرے سے آزردہ اور سست ہو کر اٹھتا ہے اور جب وہ رات میں تہجد کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ اٹھ جاؤ اور شیطان اس کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے اور سوؤ ۔ اور[۵] آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے غصہ ہوتا ہے جو بازاروں میں شوروغل کرتے ہیں اور رات میں مُردوں کے

۱؎ حدیث ابن مسعودؓ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۱۲۸

۲؎ حدیث ابن مغیرہ کتاب ایضاً ص۱۲۵

۳؎ حدیث ابو امامہ وابوھریرہ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ص۱۳۰

۴؎ حدیث ابن مسعود کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً ص۱۳۱

۵؎ حدیث ابوھریرہؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً ص۱۳۱

مانند پڑے رہتے ہیں اور دن میں گدھوں کے مانند کاروبار دنیا میں مشغول ہوتے ہیں وہ لوگ دنیا ہی کو جانتے ہیں اور آخرت سے جاہل ہیں ۔

سویرے شام ذکر کرنے کا ثواب

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سویرے شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین تین بار پڑھ لیتا ہے اس کے لئے کفایت کرتی ہیں اور جو سویرے[2] تین بار یہ دعا پڑھتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور سورہ حشر کے آخیر کی تین آیتیں پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر فرشتے متعین کر دیتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعا کرتے ہیں اور اگر وہ اسی دن انتقال کر جائے تو شہید ہوتا ہے اور اگر شام کو یہ دعا پڑھتا ہے تو اس کو بھی یہی درجہ حاصل ہوتا ہے ۔

جمعہ کی فضیلت کا بیان

یہ پہلے باب میں آچکا ہے اور اب یہاں کچھ زائد مسئلے بیان کئے جا رہے ہیں، حضرت[3] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن اللہ کے نزدیک بڑی اہمیت رکھتا ہے اور تمام دنوں کا سردار ہے عید الفطر اور عید الاضحٰے سے بھی افضل ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور اسی دن فوت ہوئے اور قیامت جمعہ کے روز ہی آئے گی ۔

ف :۔ یعنی جمعہ اسلام میں ایک اہم دن ہے جسے تمام دنوں پر فضیلت حاصل ہے اور انسان کو جمعہ کے دن سے بڑی خصوصیت ہے اسلئے اس دن اللہ کی عبادت زیادہ

---

[1] حدیث ابو ہریرہؓ کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۱۱
[2] حدیث معاذ بن عبداللہ کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ ایضاً ص۱۳۱
[3] حدیث معقل بن یسارؓ کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ فاروقی ص ایضاً
[4] حدیث ابو امامہ کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ فاروقی ص۱۳۶

کرنی چاہیئے آدم کا جنت سے نکلنا ظاہر میں انسان کے لئے خیر خواہی کی چیز نہیں لیکن دراصل یہ اللہ کا بہت بڑا کرم ہے اسلیئے کہ آدم علیہ السلام کے آنے سے دنیا میں بڑی بڑی برکتیں ہوئیں۔ انبیاء و اولیاء اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور ان کی ولادت سے دنیا قیامت تک کے لئے آباد ہوگئی اور آپ نے فرمایا کہ یہ ہم پر اللہ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں جمعہ کا دن بتلا دیا حالانکہ ہم اور امتوں سے بعد میں پیدا ہوئے لیکن اللہ نے ہمیں عبادت کے دن میں یہود و نصاریٰ سے مقدم فرمایا یعنی ہمارے لئے جمعہ کا دن ٹھہرایا اور یہود و نصاریٰ کے لئے ہفتہ اور اتوار کا اور جمعہ کا دن ہفتہ و اتوار سے افضل ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جمعہ کے روز ایک ایسی ساعت ہے کہ اسمیں بندہ جو بھی دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے جب تک ناجائز کے لئے دعاء نہ کرے اور یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن رات کی ۲۴ ساعتیں ہیں ان میں ایک ایسی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں چھ لاکھ انسانوں کو بخشدیتا ہے جو جہنم کے اہل ہوتے ہیں۔

ف :۔ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز ایک ایسی ساعت ہے جس میں مسلمان جو بھی دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ لیکن اسمیں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کونسی ہے؟ اور اس کے بارے میں دو درست قول ہیں ایک تو وہ ساعت جس میں امام منبر پر بیٹھتا ہے یہاں تک کہ نماز ہو جائے۔ اس قول کی سند ابو موسیٰ کی مسلم کی روایت ہے دوسرا قول یہ ہے کہ وہ جمعہ کے دن کی اخیر ساعت ہے جب آفتاب غروب ہونے لگتا ہے اس کی سند عبداللہ بن سلام کی حدیث ہے اور اکثر علماء کے نزدیک یہی درست ہے۔

جمعہ کے دن نہانے کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے روز نہاتا ہے اس کے گناہ معاف

لہ حدیث ابوھریرۃ وحذیفۃؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضًا ص۱۴۷
ٹہ حدیث انسؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضًا ص۱۴۷
ٹہ حدیث انس کتاب رصہ ایضًا ٹہ حدیث ابوھریرۃؓ وابوموسیٰ کتاب ایضًا ص۱۲۱۵
ھہ حدیث عبداللہ بن سلام کتاب الترغیب الترھیب مطبوعہ فاروقی ص۱۲۱۵
ٹہ حدیث عمران بن حصینؓ کتاب الترغیب والترھیب ص۱۱۸

ہو جاتے ہیں اور یہ بھی آیا ہے[۵] کہ جمعہ کے دن نہانا بالوں کی جڑوں تک گناہوں کو دھو ڈالتا ہے اور یہ بھی حدیث ہے کہ جو جمعہ کے روز نہاتا ہے[۶] وہ آئندہ جمعہ تک پاک رہتا ہے۔

اول وقت جمعہ کیلئے آنے کا ثواب

ف:۔ اس سلسلے میں پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ یہاں اتنا زیادہ ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان لوگوں کو بازاروں میں مشغول کرتے ہیں تاکہ جمعہ سے باز رہیں اور فرشتے مسجدوں کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں اور جو پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے لکھتے ہیں وعلیٰ ہذا القیاس جیسے جیسے جو آتا ہے لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام آجائے۔ پھر جو امام سے نزدیک بیٹھتا ہے اور خاموش ہو کر خطبہ[۳] سنتا ہے اور لغویات نہیں کرتا اسے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ اور جو امام سے دور بیٹھتا ہے اور خاموش ہو کر خطبہ سنتا ہے اس کے لئے ایک ثواب ہے اور جو امام سے نزدیک ہوتا ہے اور لغویات نہیں کرتا اور دھیان سے نہیں سنتا اس کے لئے دوہرا گناہ ہے اور جس نے دوسرے سے کہا کہ چپ رہ وہ لغو کام کیا اور جو دوران خطبہ کلام کرتا ہے اس کا جمعہ نہیں ہوتا یعنی اس کو جمعہ کا ثواب نہیں ملتا اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص ان کے لکھنے میں نہیں آتا تو فرشتے آپس میں سوال کرتے ہیں کہ فلاں کیوں نہیں آیا؟ اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ وہ بے راہ ہو تو اس کو ہدایت دے، بیمار ہو تو شفا دے اور بھوکا ہے تو اسے غنی کر دے اور یہ بھی حدیث[۵] میں آیا ہے کہ اہل جنت جمعہ کے روز نور کے ٹیلوں پر بیٹھائے جائیں گے۔ لہٰذا جو جتنا جلدی جمعہ کے لئے آتا ہے اتنا ہی اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اور اللہ انہیں ایسا اعزاز دے گا جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ پھر اپنے مکانوں کو لوٹ جائیں گے اور جو اللہ نے انہیں اعزاز دیا

---

[۱] حدیث ابوامامہ کتاب الترغیب والترهیب صـ ایضاً۔

[۲] حدیث عبداللہ بن قتادہ کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ صـ ایضاً

[۳] حدیث علیؓ کتاب الترغیب والترهیب صـ ۱۵۰

[۴] حدیث عمرو بن شعیب کتاب ایضاً صـ ایضاً۔

[۵] حدیث ابوعبیدہؓ کتاب الترغیب والترهیب صـ ایضاً۔

ہے اسے بیان کریں گے۔ اور حدیث میں آیا ہے[۱] کہ جو جمعہ کے روز لوگوں کو پھاند کر جاتا ہے اور ایک ساتھ بیٹھے لوگوں کو جدا کر دیتا ہے اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

اس کے کچھ مسائل پہلے آچکے ہیں، یہاں کچھ اور مسائل لکھے جاتے ہیں حضرت[۲] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا وہ ملعون ہے اور فرمایا کہ[۳] تین شخص سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے ان میں ایک وہ شخص ہوگا جو مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا

اور یہ بھی آیا ہے کہ جو مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ بھی آیا ہے کہ جو نماز پڑھتا ہو[۴] اور زکوٰۃ نہ دیتا ہو وہ مسلمان نہیں اور اس کا عمل کوئی فائدہ نہیں دے گا اور آپ[۵] نے فرمایا کہ رات میں ایک قوم پر گذرا جو تھوہڑا اور حنزیع اور گرم پتھر کھانے کے لئے ہانکے جارہے تھے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں آپ نے عرض کیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور فرمایا[۶] کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کیجاتی ہے وہ برباد نہیں ہوتا نہ دریا میں نہ بیابان میں۔

ف:۔ اس سے ثابت ہوا کہ جس مال کی زکوٰۃ نہیں دیجاتی وہ برباد ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص[۷] غنی ہوتے ہوئے زکوٰۃ لیتا ہے اور اسے اپنے مال میں شامل کر لیتا ہے وہ اس کے مال کو برباد کر دیتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۸] کہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے

---

۱ حدیث معاذ کتاب ایضاً ص۵۲ ۲ حدیث ارقم کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۱۵۸
۳ حدیث مسروق کتاب ایضاً ص۱۵۹
۴ حدیث ابوھریرہؓ کتاب ایضاً ص۱۵۹
۵ حدیث عبد اللہ بن مسعود کتاب ر ص ایضاً
۶ حدیث ابوھریرہ مطبوعہ فاروقی دھلی کتاب الترغیب والترھیب ص ایضاً
۷ حدیث ابوھریرہ کتاب الترغیب والترھیب ص۱۱۰
۸ حدیث عائشہؓ کتاب ایضاً
۹ حدیث ابوھریرہ کتاب ایضاً ص۱۶۱

وہ قحط میں پڑتے ہیں اور ان سے بارش بند ہو جاتی ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ جو جائز مال کماتا ہے اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا اس کا مال ناپاک ہو جاتا ہے اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے[1] کہ ایک عورت اپنی بیٹی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کی لڑکی کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا کہ تجھے اس کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے جائیں گے اس نے کنگن اتار کر آپ کے سامنے ڈال دیئے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں اور حدیث میں[2] یہ بھی آیا ہے کہ جو عورت سونے کا زیور پہنتی ہے اسے آگ کا زیور پہنایا جائے گا اور جو سونے کا کنگن پہنتی ہے اسے آگ کا کنگن پہنایا جائے گا۔

ف:۔ بعض[3] حدیثوں میں ہے کہ عورت کے لئے سونے کا زیور جائز نہیں ہے اور بعض میں یہ ہے کہ جائز ہے اور دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ ممانعت کا حکم ابتدا میں تھا اور بعد میں جائز کر دیا گیا یا پھر ممانعت اس کے لئے ہے جو اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرے اور جو عورت زکوٰۃ دیتی ہو اس کے لئے ممانعت نہیں ہے اور یہ ممانعت اس کے لئے[4] ہے جو اس کے ساتھ زینت کر کے غیروں میں نمائش کرتی ہو۔

اللہ کے نام پر سوال کرنے کا گناہ

ف:۔ اس سلسلے کے کچھ مسائل پہلے بیان کر دیئے گئے ہیں اور کچھ کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے وہ ملعون ہے[5] یعنی اللہ کے نام پر سوال نہیں کرنا چاہیئے کہ مجھے اللہ کے نام پر کچھ دو کیونکہ مل گیا تو اچھا ہے اور نہیں ملا تو اللہ کے نام کی بے ادبی ہوئی اور ایسے ہی جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ سائل کو کچھ نہ دے تو وہ ملعون ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[6] نے فرمایا کہ میں

[1] حدیث عبد اللہ بن مسعود کتاب الترغیب والترہیب ص ایضًا

[2] حدیث عمرو بن شعیب کتاب مطبوعہ ص ایضًا۔

[3] حدیث اسماء کتاب الترغیب والترہیب ص۱۹۲ [4] مضمون کتاب ایضًا مطبوعہ نظامی ص۱۶۱

[5] حدیث ابو ہریرہؓ کتاب الترغیب والترہیب ص۱۰۶

[6] حدیث ابو امامہ روایت الترغیب والترہیب مطبوعہ ص ایضًا ۱۲

تمہیں خضر علیہ السلام کی ایک بات سناتا ہوں۔ خضر علیہ السلام ایک روز بنو اسرائیل کے بازار میں جارہے تھے۔ ایک مکاتب غلام نے انہیں دیکھ کر سوال کیا خدا تمہیں برکت دے مجھے کچھ صدقہ دو! خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ پر میں ایمان لایا۔ لیکن میرے پاس کچھ نہیں ہے جو تجھے دوں اس نے کہا للہ کچھ دے دو کیونکہ آپ کی صورت سے برکت نمایاں ہے، خضر نے پھر یہی جواب دیا کہ میرے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں لیکن میں خود حاضر ہوں مجھے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر لو۔ سائل نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں آپ کو فروخت کردوں۔ خضر علیہ السلام نے پوچھا کیوں نہیں ہوسکتا تو نے بڑے مالک کے نام پر سوال کیا ہے میں نہیں چاہتا کہ اپنے مالک کے نام کو رد کروں۔ جب حضرت خضر علیہ السلام نے اصرار کیا تو سائل انہیں بازار میں لے گیا اور چار ہزار درہم میں فروخت کردیا جب حضرت خضر علیہ السلام کچھ روز خریدار کے غلام رہے اور مالک نے انہیں کوئی کام نہیں بتایا تو ایک روز مالک سے سوال کیا کہ جب آپ نے مجھے خریدا ہے تو مجھے کوئی کام بتایئے اس نے جواب دیا کہ تم بوڑھے ہو تم سے محنت نہیں ہوسکتی اسلئے مجھے تم پر رحم آتا ہے خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، مالک نے حکم دیا کہ یہ پتھر یہاں سے اٹھا کر وہاں رکھدو اور وہ پتھر ۶ اشخاص سے کم نہیں اٹھا سکتے تھے۔ جب مالک اِدھر اُدھر ہوا تو خضر علیہ السلام نے اس پتھر کو اٹھا کر مالک کے حکم کے مطابق رکھدیا۔ مالک نے دیکھا تو کہا تم نے اچھا کیا مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تم اتنی طاقت رکھتے ہو۔ اتفاقاً مالک سفر میں چلا اور خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں سفر کو جاتا ہوں اور تمہیں بڑا امین سمجھتا ہوں میرے مکان کی پاسبانی کرنا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ کام بھی بتلا جایئں آپ کے بعد کیا کروں گا؟ اس نے کہا میں تمہیں تکلیف دینا نہیں چاہتا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، مالک نے کہا کہ مکان کے لئے اینٹیں تیار کردینا قصہ کوتاہ جب مالک سفر سے آیا تو پورا مکان تیار پایا۔ مالک نے حیران ہو کر پوچھا کہ میں تم سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ بتاؤ تم ہو کون؟ اور تمہارا نام کیا ہے؟ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آپ نے اللہ کے نام پر سوال کیا ہے تو میں اللہ ہی کے نام پر غلام ہوا ہوں اور اب مجھے بتانا پڑے گا۔ میں خضر ہوں ایک فقیر نے مجھ سے اللہ کے نام پر سوال کیا تھا اور میرے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہیں تھا اور میں نے اس سے کہا کہ مجھے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر لو اور اس نے مجھے آپ کے ہاتھ فروخت کردیا اور یہاں تک نوبت آئی اور میں آپ کو ایک مسئلہ بتاتا ہوں کہ جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور باوجود قدرت کے

سائل کو کچھ دے تو قیامت کے روز اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اس کے بدن پر گوشت نہیں ہوگا، مالک نے کہا کہ اے نبی اللہ میں نے تمہیں پہچانا نہیں اور اتنی تکلیف دی۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا، پھر مالک نے کہا کہ اے خضر میرا اپنے اہل و مال میں کچھ کم نہیں رہ گیا ہے میرے مال میں سے جو چاہو لے لو۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے آزاد کر دیں تاکہ فراغت کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کروں۔ اس نے خضر علیہ السلام کو آزاد کر دیا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس اللہ کی تعریف ہے جس نے مجھے قید کیا اور پھر آزاد کر دیا۔

صدقہ وخیرات کی فضیلت

یہ باب حصہ دوم میں آچکا ہے لیکن جو مسئلہ یہاں ہے وہ پہلے نہیں ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک لقمہ یا ایک مٹھی کھجوریں اللہ کے لئے دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تین شخص کو جنت میں داخل کرتا ہے مالک کو، بیوی کو اور خادم کو۔ مالک کو حکم دینے کی وجہ سے بیوی کو پکانے کی وجہ سے اور خادم کو فقیر کے ہاتھ میں دینے کی وجہ سے۔ اور آپ نے فرمایا کہ خیرات[2] سے مال کم نہیں ہوتا اور جب کوئی خیرات کرتا ہے تو غریب کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ کے پاس قبول ہو جاتی ہے اور کثرت ذکر اور کثرت صدقہ سے اللہ اور بندوں کے درمیان تعلق پیدا ہوتا ہے اور روایت ہے کہ آپ نے ایک بکری ذبح کر کے اللہ کی راہ میں اس کا گوشت تقسیم کر دیا۔ آپ نے سوال کیا کہ اس کا کچھ گوشت رہ گیا ہے اہل خانہ نے جواب دیا کہ شانے کا گوشت رہ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سب گوشت رہ گیا ہے شانے کا گوشت نہیں رہ گیا ہے یعنی جو اللہ کے لئے دیدیا گیا وہ باقی ہے اور جو نہیں دیا گیا وہ نہیں ہے اور آپ نے فرمایا کہ یہ میرا[3] مال ہے بندہ کہتا ہے۔ اس کا مال صرف وہی ہے جو کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا خدا کی راہ میں دے کر آخرت کا ذخیرہ بنا لیا۔

---

[1] حدیث ابوھریرہؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی ص۱۷۷
[2] حدیث عباسؓ کتاب ایضًا مطبوعہ ص۹ ایضًا
[3] حدیث ابوھریرہ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۱۷۸

اور اس کے سوا جو مال ہے وہ ہاتھ سے نکل جائے گا اور اسکے لئے چھوڑ جائے گا یعنی بقیہ مال اس کا نہیں ہے اور نہ اس سے اس کا کوئی فائدہ ہے بلکہ وہ دوسروں کا ہے۔

ف :۔ یعنی انسان کا مال تو دراصل وہی ہے جو اس کے کام آجائے خواہ دنیا میں یا آخرت میں لیکن فرق یہ ہے کہ جو مال کھانے پینے میں صرف ہوتا ہے وہ تو گیا اور جو مال اللہ کے لئے دیا ہے وہ اس کے کام آئے گا۔ لہذا عقلمند کو چاہیئے کہ صدقہ وخیرات کا اہتمام کرے اور دنیا میں ذخیرہ کرنے کا ارادہ نہ رکھے کیونکہ اسے چھوڑ کر جانا ہے اسلئے وہ اس کا نہیں بلکہ دوسروں کا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک بیابان میں تھا اس نے ایک چھوٹے سے بادل سے یہ آواز سنی کہ فلاں کے باغچہ کو سیراب کردو اور وہ بادل اس کی طرف جھک پڑا اور اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں انڈیل دیا اور ایک نالی اس پانی سے بھر کر ایک جانب چل پڑی وہ اس شخص کے پیچھے چلا اور اس نے یکا یک دیکھا کہ ایک شخص اپنے باغچہ میں کھڑا اپنے پھاوڑے سے پانی ادھر ادھر پھیر رہا ہے اس نے اس سے پوچھا کہ بندہ خدا تمہارا نام کیا ہے؟ اس سے وہی نام بتایا جو اس شخص نے بادل میں سنا تھا۔ پھر اس نے سوال کیا کہ بندۂ خدا تم نے میرا نام کیوں پوچھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے اس بادل میں یہ آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کہ فلاں کے باغچہ کو سیراب کردو اور تمہارا نام لیا تو بتاؤ کہ اس میں تم کیا کرتے ہو؟ اس نے بتایا کہ تم نے دریافت کیا ہے تو تمہیں بتلاتا ہوں میں اس کے پھلوں کو دیکھتا رہتا ہوں اور اس کا ایک تہائی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی اپنے اہل وعیال پر صرف کرتا ہوں اور ایک تہائی اس کی تعمیر میں لگا دیتا ہوں۔ یعنی تخم وغیرہ میں۔

ف :۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے فائدے کا ایک تہائی اللہ کی راہ میں صدقہ کرنا مستحب ہے۔ لہذا مسلمان کو چاہیئے کہ اسے اللہ کی جو نعمت میسر ہو اس پر اللہ کا شکریہ ادا کرے اور اسے اللہ کی عنایت سمجھے۔ اور فرمایا کہ صدقہ گناہوں کو ایسے ہی بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا

۱ؔ حدیث ابن مسعودؓ کتاب و ص ایضًا

۲ؔ حدیث ابو ھریرہؓ کتاب و ص ایضًا ۱۲

۳ؔ حدیث جابر کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ دفاروقی ص ۱۶۷

۴ؔ حدیث انس کتاب ایضًا ص ۱۶۵

کر دیتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقہ سے بری موت کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک سائل حضرت عائشہ رضہ سے کھانے کا سوال کیا اس وقت ان کے پاس ایک ہی کھجور تھی انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ یہ کھجور اس شخص کو دے دو اس نے دیکھ کر تعجب کیا کہ اس ایک کھجور سے کیا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھے گا کیا ایک کھجور ذرہ سے کم ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ۔ یعنی جو ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھے گا اس ایک کھجور سے کئی ذرے بنتے ہیں پھر تمہیں اس پر تعجب کیوں ہے؟ اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک سائل نے حضرت عائشہ سے سوال کیا اس وقت آپ روزے سے تھیں اور اس وقت ان کے پاس ایک ہی روٹی تھی اور کچھ نہیں تھا انہوں نے اپنی لونڈی سے فرمایا کہ یہ روٹی اس کو دے دو اس نے وہ روٹی سائل کو دے دی اور جب شام ہوئی تو کسی نے ان کو گوشت اور روٹی ہدیئے میں بھیجا۔ حضرت عائشہ رضہ نے اپنی کنیز کو بلایا اور فرمایا کہ یہ تیری روٹی ہے اسے کھالے اور ایک روایت ہے کہ ابو مرثد صحابی کا یہ دستور تھا کہ روزانہ کچھ خیرات کیا کرتے تھے اور سب سے پہلے مسجد میں آتے تھے اور اپنی آستین میں پنیر یا روٹی کا ٹکڑا وغیرہ رکھ لاتے تھے ایک روز کچھ نہیں ملا تو پیاز ہی رکھ کر لائے کسی نے کہا کہ تمہارے اس کپڑے سے بو آئے گی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پیاز کے سوا کچھ نہیں پایا جس کو صدقہ کروں۔ میں نے ایک صحابی سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت کے روز مومن اپنے خیرات کے سائے میں ہوگا اور صدقہ قبر کی آگ بجھاتا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے اپنا خزانہ صرف کر وہ ہمیشہ رہے گا نہ کبھی جلے گا نہ غرقاب ہوگا اور نہ چوری ہوگا اور میں تجھے اس کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ جس دن تجھے سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ

۱؎ حدیث مالک کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً ص ۱۷۱

۲؎ حدیث مالک کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً ص ۱۲۵

۳؎ حدیث عقبہ کتاب ایضاً ص ۱۷۱

۴؎ حدیث حسن روایت کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً ص ۱۲

۵؎ حدیث میمونہؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص ۱۵

کہ جو اللہ کی رضا کے لئے صدقہ کرتا ہے وہ اس کے لئے آگ سے پردہ ہو جائے گا۔ اور فرمایا[۱] کہ جو صدقہ کرتا ہے وہ ستر شیطانوں کا منہ توڑتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ صدقہ بندے کو جہنم[۲] سے آزاد کر دیتا ہے اور[۳] یہ بھی حدیث میں ہے کہ صدقہ بدی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو کسی مصیبت[۴] میں ہو اس کو صدقہ کرنا چاہئے اسلئے کہ صدقہ سے مصیبت دور ہو جاتی ہے اور مشکل آسان ہو جاتی ہے اور حدیث[۵] میں یہ بھی ہے کہ صدقہ سب اعمال پر فخر کرتا ہے کہ میں تم سب سے افضل ہوں، اور آپ نے فرمایا[۶] کہ ایک درہم ہزار درہم سے بہتر ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص بہت مالدار ہے اور اس نے اپنے مال سے ہزار درہم صدقہ کر دیا اور ایک شخص کے پاس دو ہی درہم ہے اور اس نے ان میں سے ایک راہ خدا میں دے دیا تو اس کا ایک درہم ہزار درہم سے بہتر ہے یعنی اسے ایک درہم کا ثواب ہزار درہم سے زیادہ ملے گا اور[۷] یہ بھی آیا ہے کہ صدقہ مومن کی عمر بڑھا دیتا ہے اور اس کے فخر و غرور کو دور کر دیتا ہے۔ اور حدیث[۸] میں آیا ہے کہ ایک شخص نے جو بنو اسرائیل میں تھا ساٹھ برس عبادت کی ایک بار بارش ہوئی اور زمین پر سبزہ پیدا ہوا تو عابد نے چاہا کہ عبادت خانے سے نکل کر زمین پر عبادت کرے تاکہ زیادہ ثواب ہو وہ وہاں سے نکلا اور اس کے پاس دو روٹیاں بھی تھیں۔ اتفاقاً ایک عورت اس کے پاس آئی اور بات کرنے لگی اور وہ اس سے بات کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا پھر اسے افسوس ہوا اور اللہ کے عذاب کے ڈر سے بے ہوش ہو گیا پھر ایک تالاب میں غسل کے لئے اترا اس وقت ایک سائل آیا اس نے روٹیوں کی طرف اشارہ کیا انھیں کے لو اور پھر انتقال کر گیا اور اسکی ساٹھ برس کی عبادت کا اسکے زنا سے وزن کیا گیا تو زنا کا وزن بھاری ہو گیا تو

۱؎ حدیث بریرۃ کتاب رص۔ ایضاً۔

۲؎ حدیث انس رض کتاب مطبوعہ ایضاً

۳؎ حدیث رافع کتاب الترغیب مطبوعہ رص۔ ایضاً

۴؎ حدیث علی رض کتاب الترغیب والترہیب ص۔ ایضاً

۵؎ حدیث عمر رض کتاب مطبوعہ رص۔ ایضاً

۶؎ حدیث ابوھریرۃ رض ص۱۲۸۲

۷؎ حدیث عمرو بن عوف رض کتاب الترغیب والترہیب ص۱۸۱

۸؎ حدیث ابودرداء رض کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص

زنا کا پلہ اسکی نیکیوں سے بھاری ہوگیا اور پھر ایک روٹی یا دونوں اسکے نیکیوں کے پلے میں رکھی گئیں تو اسکی نیکیوں کا پلہ بھاری
ہوگیا اور اس کی وجہ سے اس کو بخشدیا گیا اور ایک روایتؒ ہے کہ اس عورت سے چھ
رات زنا کیا پھر پچھتایا اور بھاگ کر ایک مسجد میں آیا اور اسمیں تین رات تک کچھ نہیں
کھایا پھر کسی نے اسے ایک روٹی دی اور اس نے وہ روٹی آدھی توڑ کر ایک شخص
کو دے دی اور آدھی دوسرے شخص کو دے دی یعنی خود نہیں کھائی پھر اللہ نے اس کے
پاس ملک الموت کو بھیجا جس نے اس کی جان قبض کر لیا پھر اس کی ساٹھ سال کی عبادت
ایک پلے میں رکھی گئی اور چھ زنا دوسرے میں تو چھ زنا بھاری ہوگیا پھر اس کے نیکیوں کے
پلے میں وہ روٹی رکھی گئی اور اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگیا۔

نیکیوں میں مال صرف کرنے کا بیان

رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوست تین ہیں ایک کہتا ہے کہ میں قبر تک
کے لئے تیرے ساتھ ہوں۔ دوسرا دوست کہتا ہے کہ تیرا مال تو وہی ہے جو تو نے اللہ کی راہ میں
دے دیا اور جو تم نے بند رکھا ہے وہ تمہارا مال نہیں ہے اور تیسرا دوست کہتا ہے کہ میں ہمیشہ
تمہارے ساتھ رہوں گا اور یہ بندے کا عمل ہے تو بندہ کہتا ہے کہ واللہ تینوں میں تم میرے لئے
سب سے آسان تھے، اور ایکؒ روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالؓ
کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اور ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر دیکھا اور فرمایا
کہ بلال یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ میں نے آپ کے لئے اور مہمانوں کے لئے یہ ذخیرہ کر رکھا ہے
آپ نے فرمایا کہ تمہیں ڈر نہیں کہ یہ تمہارے لئے جہنم کا بخار بن جائے بلال اسے صرف
کردو اور عرش کے رب سے کمی کا خوف نہ کرو۔ اور طلحہؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنی
دادی سے روایت کیا ہے کہ ایک روز وہ اپنے شوہر طلحہ بن عبداللہ کے پاس گئیں تو

۱؎ حدیث ابوذر کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۸۔
۲؎ حدیث ابوھریرہؓ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۸۔
۳؎ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کتاب الترغیب والترہیب ایضاً ص۱۰۔
۴؎ حدیث طلحہ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ ص۔ ایضاً۔

انہیں بہت پریشان پایا اور ان سے سوال کیا کہ کیا بات ہے تمہیں ہم سے کوئی تکلیف تو نہیں ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں تم تو ایک مسلمان کی اچھی بیوی ہو لیکن میرے پاس بہت سامال ہو گیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ اسے کیا کروں میں نے جواب دیا کہ آپ کو اسی کی فکر ہے اپنی برادری کو بلا کر ان میں تقسیم کر دو انہوں نے غلام کو حکم دیا کہ اسے میری قوم میں تقسیم کر دو، میں نے خزانچی سے پوچھا کہ کتنا مال تقسیم کئے ہو اس نے جواب دیا کہ چار لاکھ تقسیم کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے چار ہزار اشرفی تھیلی میں رکھ کر ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجی اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ کچھ دیر رُک کر دیکھنا کہ اسے کیا کرتے ہیں غلام ان کے پاس لے گیا اور کہا کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ ان اشرفیوں کو اپنے کسی کام میں لاؤ۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے یعنی حضرت عمرؓ پر پھر لونڈی کو حکم دیا کہ یہ سات اشرفیاں فلاں کے پاس لے جاؤ اور پانچ فلاں کے پاس یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے سب دے دیا۔ اس غلام نے آکر حضرت عمرؓ کو خبر دی تو حضرت عمرؓ اتنی ہی اشرفیاں معاذ بن جبل کے پاس بھیجنے کے لئے لائے اور غلام کو حکم دیا کہ اسے معاذ کے پاس لے جاؤ اور کچھ دیر تک رُک کر دیکھنا کہ کیا کرتے ہیں۔ غلام وہ اشرفیاں ان کے پاس لے گیا اور کہا کہ امیر المومنین فرماتے ہیں کہ ان سے اپنا کوئی کام نکال لو انہوں نے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے اور پھر لونڈی سے فرمایا کہ اتنی اشرفیاں فلاں کے ہاں لے جاؤ اور اتنی فلاں کے ہاں۔ تو حضرت معاذ کی بیوی نے جھانک کر کہا کہ واللہ ہم کو خود ضرورت ہے ہمیں بھی کچھ دے دو، اس وقت کپڑے میں صرف دو ہی اشرفیاں رہ گئی تھیں۔ وہی ان کو دے دیں۔ غلام نے واپس آکر انہیں بتایا تو حضرت عمرؓ بے حد خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کیلئے کچھ نہیں رکھتے تھے اور آپ صلعم نے فرمایا کہ میں اس بالاخانے میں محض اس خوف سے داخل ہوتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ اس میں کچھ مال پڑا رہ جائے اور میں اسے صرف کئے بغیر انتقال کر جاؤں اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

لہ حدیث مالک بن دائد کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی ص۱۸۹

ع حدیث انس کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۹۰

ع حدیث سمرہ بن جندب کتاب ایضاً ص ایضاً

علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کے لئے کفن نہیں پایا گیا تو آپ
نے فرمایا کہ تہ بند کے اندر دیکھو، لوگوں نے دیکھا تو ایک یا دو اشرفیاں اس کے تہ بند
میں نکلیں، آپ نے فرمایا کہ اسے آگ سے دو دفعہ داغا جائے گا۔ اور آپؐ نے فرمایا
جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندق دور
ڈال دے گا اور ایک خندق سے دوسری خندق تک پانچسو برس کی راہ ہوگی۔ اور یہ
بھی آیا ہے کہ بھوکے کو پیٹ بھر کھلانا افضل صدقہ ہے اور حدیثؐ میں یہ بھی ہے کہ جو کسی
بھوکے مسلمان کو کھلائے پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جنت کے پھل
کھلائے گا اور جو کسی مسلمان بھائی کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مہر کی
ہوئی شراب پلائے گا اور جو ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا اسے قیامت کے روز جنت
کا لباس پہنائے گا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ اے
آدم کی اولاد میں بیمار ہوا تو تم نے میری بیمار پرسی کیوں نہیں کی بندہ پوچھے گا کہ اے اللہ
میں تیریؐ بیمار پرسی کیسے کرتا تو تو سب عالم کا رب ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نہیں جانتا کہ میرا
فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی خبر نہیں لی اگر تو اس کی بیمار پرسی کو جاتا تو مجھے اس کے پاس
پاتا۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے مجھے کھانا نہیں دیا بندہ کہے گا میں
تجھے کیسے کھانا دیتا؟ تو تو سب عالم کا رب ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے
نے تجھ سے کھانے کا سوال کیا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں دیا اگر
اسے کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی طلب کیا اور
تم نے مجھے پانی نہیں پلایا، بندہ کہے گا کہ اے اللہ تجھے میں کیسے پانی پلاتا تو سب عالم کا رب
ہے اللہ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا اور تم نے نہیں دیا اگر
تم اسے پانی دیتے تو مجھے اس کے پاس پاتے اور حدیثؐ میں آیا ہے کہ دو شخص ایک بیابان
میں چلے ایک عابد تھا اور دوسرا گنہگار، عابد کو پیاس لگی اور وہ پیاس کی وجہ سے غش

لہ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ کتاب الترغیب والترهیب صفحہ ۱۹۲ ۔

ٹہ حدیث ابو سعید کتاب الترغیب والترهیب صفحہ ۱۱۴

سے حدیث ابو هریرۃؓ کتاب الترغیب والترهیب صفحہ ۱۹۳

ٹہ حدیث انس بن مالک کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ فاروقی دهلی صفحہ ۱۹۳ ۱۲

کھا گیا اس کا ساتھی اسے دیکھنے لگا اور وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا اور اس نے کہا کہ بخدا اگر یہ نیک شخص پیاس سے انتقال کر گیا اور میرے پاس پانی موجود ہے تو اللہ سے کبھی خیر نہیں پاؤں گا اور اگر میں نے اسے پانی پلا دیا تو میں پیاس سے زندہ نہ رہوں گا پھر اس نے اللہ پر توکل کر کے اس پر پانی ڈالا اور اسے پانی پلا دیا اور وہ اٹھ پڑا اور بیابان کو عبور کیا، وہ گنہگار اللہ کے سامنے حساب کے لئے لایا گیا اور اسے جہنم میں جانے کا حکم دیا اور اسے فرشتے ہانکنے لگے اور اس نے اس عابد کو دیکھا اور اس سے کہا کہ اے فلاں تو مجھے پہچانتا ہے عابد نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں وہ شخص ہوں جس نے تجھے بیابان میں اپنی جان پر مقدم کیا تھا اس نے کہا کہ میں تجھے پہچانتا ہوں اور اس نے فرشتوں سے کہا کہ رک جاؤ وہ رک گئے اور عابد آیا اور خدا سے دعا کرنے لگا اس نے عرض کیا کہ اے خدا اس نے مجھ پر جو احسان کیا ہے تو اسے جانتا ہے کہ کیسے اپنی جان پر میری جان کو اولیت دیا اے اللہ تو میرے لئے اس کو بخش دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں اس کو تیرے لئے بخش دیا اور اس نے آکر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس گنہگار کو جنت میں لے گیا اور یہ بھی[۲] آیا ہے کہ قیامت کے روز ایک جنتی دوزخیوں کی طرف جھانکے گا اور ایک جہنمی اسے پکارے گا کہ اے فلاں کیا تو مجھے پہچانتا ہے وہ جواب دے گا کہ بخدا میں تمہیں نہیں پہچانتا کہ تم کون ہو؟ وہ جواب دے گا کہ میں وہی ہوں جس کے پاس تم دنیا میں آئے تھے اور پانی طلب کئے تھے اور میں نے تمہیں پانی پلایا تھا وہ کہے گا کہ میں تمہیں پہچان گیا پھر وہ کہے گا کہ اپنے رب سے میرے لئے سفارش کر دو اور وہ اللہ سے دعا کرے گا کہ خدایا میں نے جہنم میں جھانکا تو ایک شخص نے مجھ سے پکار کر کہا کہ تم مجھے پہچانتے ہو میں نے جواب دیا کہ بخدا میں تمہیں نہیں پہچانتا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں وہی ہوں جس سے تم نے پانی طلب کیا تھا اور میں نے تمہیں پانی پلایا تھا تم اپنے رب سے میری سفارش کر دو کہ اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا اور وہ جہنم سے نکال دیا جائے گا اور حدیث[۳] میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک شخص راہ چل رہا تھا اسے پیاس کی شدت

۱؎ حدیث ابوہریرہ کتاب الترغیب والترھیب ص۱۹۵

۲؎ حدیث ابوہریرہ کتاب الترغیب والترھیب ص ایضا

۳؎ حدیث انس کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ص ایضا۔

ہوتی اور اس نے ایک کچا کنواں پایا اور اس میں اترا اور پانی پیا پھر جب نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے زبان نکالے مٹی چاٹ رہا ہے اس نے سوچا کہ پیاس سے جو میرا حال تھا وہی اس کا بھی ہو رہا ہے اور کنویں میں اترا اور موزے میں پانی بھر کر اسے منہ سے پکڑا یہاں تک کہ اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا اور خدا نے اس کی یہ نیکی قبول فرمائی اور اس کے بدلے اس کو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو چوپایوں میں بھی ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہر جاندار کا جگر تر کرنے میں ثواب ہے، اور یہ[۲] بھی فرمایا کہ پانی سے زیادہ کسی صدقہ میں ثواب نہیں ہے اور فرمایا کہ سات[۳] چیزیں صدقہ جاریہ ہیں یعنی ان کا ثواب برابر ملتا ہے اور موت کے بعد بھی اس کا ثواب ملتا ہے اور وہ سات چیزیں یہ ہیں علم پڑھانا۔ نہر جاری کرنا کنواں کھدوانا، درخت لگانا، مسجد بنوانا، قرآن چھوڑنا، اولاد چھوڑنا جو اس کے لئے بخشش کی دعا کرتی ہو اور آپ[۴] نے فرمایا کہ جو کنواں کھودتا ہو اور اس سے جن یا انسان یا پرندہ پیتا ہو تو خدا قیامت کے روز اس کو اس کا ثواب دے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کسی نے ابن مبارک سے پوچھا کہ میرے گھٹنے میں سات برس سے ایک زخم پیدا ہوا ہے اور اس نے اس کی بہت دوا کی اور اطباء سے دوا کرائی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ جاؤ ایسی جگہ تلاش کرو جہاں لوگوں کو پانی کی بہت ضرورت ہو اور وہاں کنواں کھدوا دو۔ مجھے امید ہے کہ وہاں پانی کی نہر جاری ہوتے ہی تمہارا زخم بند ہو جائے گا، اس شخص نے کنواں کھدوایا اور تندرست ہو گیا اور اس کا زخم اچھا ہو گیا اور ایک روایت[۵] میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے سوال کیا کہ اللہ کے رسول! پانی کا ثواب ہم جانتے ہیں کہ نمک اور آگ کا کیا حکم ہے یعنی اس میں بھی کچھ ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی کو آگ دے دیا گویا اس نے جو کچھ اس پر پکایا صدقہ کیا اور جس نے نمک دیا اس نے گویا جس کھانے میں نمک ملا اسے صدقہ کیا اور جس کے یہاں پانی نہ ہو وہاں کسی مسلمان کو پلایا گویا اس نے

۱؎ حدیث ابوھریرۃؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی ص ۱۹۵

۲؎ حدیث انس بن مالکؓ کتاب ص ایضاً۔

۳؎ حدیث جابر کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ایضاً ص ۱۹۶

۴؎ حدیث علی بن حسن کتاب ایضاً ص ۱۹۶

۵؎ حدیث عائشہؓ کتاب الترھیب والترھیب ص ایضاً۔

ایک غلام آزاد کیا اور جس نے کسی مسلمان کو جہاں پانی نہ پایا جائے پانی پلایا اس نے اس کو زندہ کیا۔

روزے کی فضیلت

روزے کی نفضیلت کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور کچھ کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے روزہ ڈھال اور مضبوط قلعہ ہے اور یہ بھی[2] حدیث ہے کہ جو اک روز بھی اللہ کی رضا کے لئے روزہ رکھتا ہے اس کی موت اس پر ہوگی اور جنت میں داخل ہوگا۔ اور آپ[3] نے فرمایا جب کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے ایسا عمل بتائیے جس سے جنت میں داخل ہوجاؤں کہ اپنے اوپر روزے کا التزام کر داس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ جو دھوپ کے زمانے میں روزہ رکھتا ہے اللہ تعالے کی ذمہ داری ہے کہ اسے پیاس کے دن یعنی قیامت کے دن سیراب کرے۔ اسی لئے موسیٰ علیہ السلام سخت تپش کے دنوں میں روزے رکھا کرتے تھے اور یہ بھی آیا[5] ہے کہ جو اللہ کے لئے روزہ رکھتا ہے اللہ اسے آگ سے سو برس کی راہ برابر دور کر دیتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جتنا ثواب روزے دار کو ملتا ہے اس کا اندازہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اور آپ[6] نے فرمایا کہ میری امت کو پانچ چیزیں عنایت ہوئی جو پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں اول جب ماہ رمضان کی اول رات ہوتی ہے تو اللہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ دوسرے روزے دار کے منہ کی بو شام کے وقت اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے تیسرے فرشتے اس کے لئے ہر رات دعا کرتے ہیں

۱۔ حدیث ابو ہریرہ کتاب ایضاً ص۱۹۹
۲۔ حدیث حذیفہ کتاب وص ایضاً
۳۔ حدیث ابو امامہؓ کتاب وص ایضاً
۴۔ حدیث ابو ہریرہ کتاب وص ایضاً۔
۵۔ حدیث معاذؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی ص۱۹۹
۶۔ حدیث عبداللہ کتاب وص ایضاً۔

چوتھے اللہ جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لئے آراستہ اور تیار ہو جاؤ قریب ہے کہ وہ دنیا کی مشقت سے میرے ہاں آکر آرام کریں۔ پانچویں ماہ رمضان کی اخیر شب میں تمام روزے داروں کو بخشد یا جاتا ہے ایک شخص نے سوال کیا کہ وہ شب قدر کی رات ہے ؟ آپؐ نے جواب دیا کہ نہیں لیکن جب مزدور محنت کر لیتا ہے تو اسے پوری اجرت دی جاتی ہے اور یہ بھی حدیث[1] میں ہے کہ جو ماہ رمضان مکہ میں پاتا ہے اور جتنا ہو سکے رات میں قیام کرتا ہے اسے ایک لاکھ ماہ رمضان کے روزے کا ثواب ملتا ہے۔ اور ہر دن کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور ہر دن کے بدلے راہ خدا میں سوار ہونے کا ثواب ملتا ہے اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی ہے، اور آپؐ[2] نے فرمایا کہ جبریل نے مجھ سے کہا کہ جو ماہ رمضان پا کر نہ بخشا جائے خدا اسے اپنی رحمت سے دور کرے اور میں نے اس پر آمین کہا اور ایک روایت میں[3] ہے کہ جب رمضان کی اول شب ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر تمام مہینہ کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ رمضان کی اخیر رات ہوتی ہے اور جو مومن اس کی کسی رات میں نفل نماز پڑھتا ہے اس کے لئے ڈھائی ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے لئے جنت میں لال ہیرے کا ایک محل بنایا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کا ایک محل ہوتا ہے جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوتا ہے اور جب ماہ رمضان کے اول دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے اگلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے سویرے سے شام تک مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اسے رمضان میں ہر سجدے کے بدلے رات ہو یا دن ایک درخت ملتا ہے جس کے سائے میں سوار پانچسو سال تک چل سکتا ہے اور یہ بھی حدیث[4] میں ہے کہ۔ رمضان کی اول شب کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے اور اللہ کسی بندے پر نظر کر دے تو اسے عذاب نہیں دے گا اور اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر روز دس لاکھ انسانوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے

---

[1] حدیث ابن عباسؓ کتاب ایضاً ص ۱۲۲

[2] حدیث ابو ہریرہؓ کتاب الترغیب والترھیب ص ۱۰۲

[3] حدیث ابو سعید خدری کتاب ایضاً و ص ایضاً۔

[4] حدیث ابو ہریرہؓ کتاب ایضاً ص ۲۰۳

اور جب انتیسویں کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اتنے ہی بندوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے جتنے کو پورے ماہ رمضان میں آزاد کیا ہے پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو فرشتے گونجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور سے جلوہ افروز ہوتا ہے حالانکہ اس کا وصف بیان نہیں کیا جاسکتا اور فرشتوں کو پیغام دیتا ہے جب کہ لوگ کل آئندہ عید کی تیاری میں ہوتے ہیں کہ اے فرشتوں کو بتاؤ اس اجیر کی اجرت کیا ہوگی جب کہ اس نے اپنا کام پورا کر دیا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اسے پورا اجر ملنا چاہیئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شاہد رہو میں نے ان سب کو بخش دیا اور یہ بھی[1] آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان میں چاند دیکھ کر فرمایا کہ اگر بندے ماہ رمضان کی فضیلت جانتے تو میری امت آرزو کرتی کہ پورا سال ماہ رمضان ہی رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جنت پورے سال ماہ رمضان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے اور جب ماہ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے اور جنت کے پتوں سے بہتر آواز آتی ہے جو کبھی کسی نے نہیں سنی اور حوریں اس کی طرف دیکھتی ہیں پھر درخواست کرتی ہیں کہ اے ہمارے رب اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے خاوند بنا تاکہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جو بندہ رمضان کا روزہ رکھتا ہے ایک حور سے اس کی شادی کردی جاتی ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ان میں سے ہر حور پر ستر ہزار جوڑے ہوں گے اور ہر جوڑا جدا گانہ رنگ کا ہوگا ایک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملے گا اور اس کو ستر ستر قسم کی خوشبو ملے گی ایک خوشبو دوسرے سے نہیں ملے گی۔ اور ہر حور کے ستر ستر یاقوت کے تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ستر ستر بستر ہوں گے ان کا استر استبرق کا ہوگا اور ہر بستر پر ستر ستر اریکہ ہوگا اور ان کے خاوند کو بھی سرخ یاقوت کے ستر تخت ملیں گے اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہوں گے یہ سب ماہ رمضان کے ایک روزے کا ثواب ہے اور اریکہ فرش کے تخت کو بولتے ہیں اور بعض نے فرمایا کہ اریکہ وہ بستر ہوتا ہے جو ڈولی میں بچھایا جاتا ہے اور یہ بھی[2] آیا ہے کہ ماہ رمضان کی ہر رات میں چھ لاکھ بندے آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور جب ماہ رمضان کی اخیر رات ہوتی ہے تو ماہ رمضان کے برابر آزاد کئے جاتے ہیں اور یہ[3] بھی حدیث میں ہے کہ ہر دن و رات

---

[1] حدیث ابن مسعود غفاری کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی ص۲۰۵ [2] حدیث حسن کتاب ومـ ایضاً [3] حدیث ابو سعید خدری کتاب ومـ ایضاً۔

میں مسلمان کی ایک دعا قبول ہوتی ہے اور یہ بھی حدیث[1] میں آیا ہے کہ ماہ رمضان کی آمد کیلئے پورے سال جنت سجائی جاتی ہے۔ پھر جب رمضان کی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس کا نام مثیرہ ہے اور جنت کے پتوں سے ایسی آواز آتی ہے کہ کسی نے اتنی اچھی آواز نہیں سنی اور پھر حوریں ظاہر ہوتی ہیں اور جنت کے جھروکوں میں کھڑی ہوتی اور پکارتی ہیں کہ کیا کوئی ہے اللہ کی طرف شادی کا پیغام دینے کے لئے کہ اللہ اس کی شادی کر دے پھر حوریں سوال کرتی ہیں کہ اے رضوانِ جنت یہ رات کیسی ہے؟ اور وہ لبیک کے ساتھ آواز دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ رمضان کی پہلی رات ہے اور جنت کے دروازے امت محمدیہ کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رضوان امت محمدیہ کے لئے بہشت کے دروازے کھول دو اور اے مالک جہنم کے دروازے بند کر دو! اور جبریل سے فرماتا ہے زمین کی طرف جاؤ اور ہر سرکش شیطان کو قید کر دو اور انہیں دریاؤں میں ڈال دو تاکہ امت محمدیہ کے روزے فاسد نہ کر سکیں اور اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کی ہر شب اعلان کرتا ہے اور تین بار پکارتا ہے کہ ہے کوئی کہ میں اس کی طلب کی ہوئی چیز اس کو دوں، ہے کوئی جو توبہ کرے اور اس کی توبہ قبول کروں ہے کوئی جو معافی چاہے اور میں اسے معاف کروں، اور آپ[2] نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر دن روزہ کھولنے کے وقت دس لاکھ بندوں کو آزاد کرتا ہے جن کے لئے آگ واجب ہوتی ہے پھر جب ماہ رمضان کا اخیر دن ہوتا ہے تو اس دن اتنے ہی کو آگ سے آزاد کرتا ہے جتنے کو اول سے اخیر تک پورے مہینے میں آزاد کیا ہے اور جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل کو حکم دیتا ہے وہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے ہیں ان کے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے پھر وہ جھنڈا خانہ کعبہ کی پشت پر نصب کر دیا جاتا ہے ان کے سو پر ہیں اور دو پر ایسے ہیں جنہیں اسی رات کھولتے ہیں اور وہ دونوں اس رات مشرق سے مغرب تک جا پہونچتے ہیں اور جبریل فرشتوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ ہر کھڑے اور بیٹھے کے لئے رحمت کی دعا کریں خواہ کوئی نماز پڑھتا ہو یا ذکر کرتا ہو اور وہ ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعاؤں پر آمین بولتے ہیں یہاں تک کہ فجر نمودار ہو جائے پھر جبریل پکارتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت سفر کا وقت ہے وہ سوال کرتے ہیں کہ اللہ نے امت محمدیہ کی ضرورتوں

---

[1] حدیث ابن عباس کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ ایضاً ص۱۰۱

[2] حدیث ابن عباس کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۲۰۲

کے بارے میں کیا کیا؟ جبریل جواب دیتے ہیں کہ انھیں رحمت کی نظر سے دیکھا اور بخشدیا سوائے چار شخص کے۔ ایک جو ہمیشہ شراب پیتا ہے، دوسرا ماں باپ کا نافرمان، تیسرا رشتہ توڑنے والا، چوتھا کینہ رکھنے والا پھر عید الفطر کی رات ہوتی ہے جسے جائزہ کی رات کہا جاتا ہے۔ پھر عید کا سویرا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے اور وہ زمین پر اترتے ہیں اور کوچوں کے منہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے پکارتے ہیں جسے جن وانس کے سوا سب خلقت سنتی ہے کہ اے امت محمدیہ اپنے رب کی طرف نکلو تاکہ وہ تمہیں ثواب دے اور بڑے گناہ معاف فرمائے پھر جب عید کے لئے نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنا کام پورا کر لیا ہو؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہمارے پروردگار اور مالک ان کی جزا یہ ہے کہ انہیں پورا پورا بدلہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں شاہد بناتا ہوں کہ میں نے رمضان کے روزے اور قیام کے بدلے اپنی رضا و مغفرت کو ان کی جزا قرار دیا ہے اور فرماتا ہے کہ اے بندو! مجھ سے طلب کرو قسم ہے میری عزت و جلال کی اپنی دین و دنیا کی جو ضرورت چاہو گے پوری کروں گا قسم ہے میری عزت وجلال کی میں تمہارے عیب ڈھانک دوں گا جب تک تم مجھ سے امید رکھو گے میری عزت وجلال کی قسم میں تمہیں اصحاب الحدود میں رسوا نہیں کروں گا اب تم واپس ہو جاؤ تم بخشدیئے گئے تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہو گیا اور اس پر فرشتے خوش ہو جاتے ہیں جو اللہ نے اس امت کو رمضان کے روزے کھولنے کے وقت عنایت کیا ہے۔

بغیر عذر رمضان کا روزہ چھوڑنے کا گناہ

حضرت[ؐ] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں دیکھا کہ کچھ لوگ ٹخنوں پر ٹنگے ہوئے ہیں اور ان کی باچھیں پھٹی ہوتی ہیں اور ان سے خون جاری ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کے وقت سے پہلے روزہ کھول دیا کرتے تھے۔

---

[۱] حدیث ابو امامہ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی ص۲۷

روزے میں غیبت وفحش اور جھوٹ وغیرہ کا گناہ

حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے روزے دار ایسے ہیں جنہیں روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا اور حدیث[2] میں آیا ہے کہ دو عورتوں نے روزہ رکھا ایک شخص نے عرض کیا کہ اللہ کے رسولؐ یہاں دو روزے دار عورتیں ہیں قریب ہے کہ پیاس سے دم توڑ دیں، آپ خاموش رہے، اس نے یہ بات پھر دہرائی کہ یارسول اللہ واللہ وہ تپش کی شدت میں پیاس سے دم توڑنے کے قریب ہیں، آپ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ اور وہ دونوں آئیں پھر ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے ایک سے فرمایا کہ تم قے کرو۔ اس نے پیپ، خون اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ آدھا پیالہ بھر گیا پھر آپ نے دوسری سے فرمایا کہ قے کر اس نے پیپ، خون اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ پیالہ بھر گیا پھر آپ نے فرمایا کہ ان دونوں نے اللہ کی جائز چیزوں سے روزہ رکھا تھا اور ناجائز چیزوں سے روزہ توڑ دیا یہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ گئیں اور سب لوگوں کا گوشت کھانے لگیں یعنی غیبت اور شکایت کرنے لگیں۔ ظاہر ہوا کہ روزے میں شکوہ اور غیبت بڑا گناہ ہے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اعتکاف کا بیان

حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رمضان کے مہینے میں دس روز اعتکاف کر لیتا ہے اسے دو حج اور عمرے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی حدیث[2] میں آیا ہے کہ جو اللہ کی رضا کے لئے اعتکاف میں بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان تین خندق

---

۱ حدیث ابوھریرۃ کتاب وص ایضًا ۲ حدیث ابوعبیدہ کتاب مطبوعہ وص ایضًا۔

۳ روایت علی بن حسین کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی صنہ۲۰

۴ حدیث ابن عباس کتاب ایضًا صنہ۲۲

کا فاصلہ ڈال دیتا ہے جن میں سے ہر ایک کی چوڑائی مشرق و مغرب سے زیادہ ہے۔

عیدین کی رات میں عبادت کا ثواب

حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عیدین کی شب میں ثواب کے لئے شب بیداری کرتا ہے اس کے دل کو اس دن موت نہیں آئے گی جس روز سارے دل کو موت آجائے گی اور حدیث میں یہ بھی[2] ہے جو پانچ راتیں شب بیداری کرتا ہے یعنی رات میں عبادت و ذکر کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے ذی الحجہ کی آٹھویں رات اور نویں رات، قربانی کی رات اور عید الفطر اور شعبان کی پندرہویں رات۔

قربانی کی فضیلت

حضرت[3] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے خون کا اول قطرہ زمین پر پڑنے سے پہلے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور قیامت کے روز اس کا خون اور گوشت ستر گنا زیادہ کر کے میزان میں رکھا جائے گا۔ اور یہ حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ اور یہ[4] بھی آیا ہے کہ اگرچہ اس کا خون زمین پر پڑتا ہے لیکن اللہ کی مہربانی میں رہتا ہے اور یہ[5] بھی حدیث میں ہے کہ جو خوشی سے ثواب کے لئے قربانی کرتا ہے وہ اس کے لئے آگ سے پردہ ہو جاتی ہے اور یہ[6] بھی روایت ہے کہ چاندی کا اس سے بہتر کوئی مصرف نہیں کہ اسے قربانی میں لگا دیا جائے۔

---

۱ حدیث ابو امامہؓ کتاب ایضاً ص۲۲۰

۲ حدیث معاذ کتاب وص ایضاً

۳ حدیث ابو سعید کتاب ایضاً ص۲۲۱

۴ حدیث علی کتاب ایضاً ص۲۲۲

۵ حدیث حسین کتاب وص ایضاً

۶ حدیث ابن عباسؓ کتاب مطبوعہ وص ایضاً۔

حج اور عمرے کی فضیلت

ف:۔ حج اور عمرے کے کچھ فضائل بیان کئے گئے ہیں اور بقیہ کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج کیا کرو کیونکہ وہ گناہوں کو دھوڈالتا ہے جیسے پانی میل کو دھوڈالتا ہے اور یہ بھی روایت[1] ہے کہ حاجی اپنے چار سو اہل خانہ کی شفاعت کرے گا اور یہ بھی[2] روایت ہے کہ جو اونٹ پر سوار ہو کر حج کو جاتا ہے تو اونٹ جو قدم اٹھاتا یا رکھتا ہے اس کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی دور کی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ جو پیادہ[3] حج کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھتا ہے اور ہر نیکی حرم کے مثل ہوتی ہے کسی نے سوال کیا کہ حرم کی نیکی کیا ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہوتی ہے اور آپ[4] نے فرمایا کہ جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تو فرمایا کہ تیرے ساتھ ایک مکان یعنی خانہ کعبہ اتارتا ہوں جس کا طواف کیا جائے گا جیسے میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہے اور اس کے پاس نماز پڑھی جائے گی جیسے میرے عرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے اور جب نوح علیہ السلام کے زمانے میں طوفان آیا تو وہ کعبہ اٹھا لیا گیا اور پیغمبر لوگ اس کا حج کیا کرتے تھے لیکن اس کی اصل جگہ نہیں جانتے تھے پھر اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی جگہ بتائی اور ابراہیم علیہ السلام نے اسے پانچ پہاڑوں کے پتھر سے تعمیر کیا حرا، ثبیر، لبنان، جبل ایط اور جبل الخیر سے لہٰذا جہاں تک ہو سکے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ حاجی کو بخشدیا جاتا ہے اور جس کے لئے وہ دعا کرتا ہے اسے بھی بخشدیا جاتا ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ اے آدم اس مکان کا حج کر اس سے پہلے کہ تجھے موت آئے انہوں نے سوال

---

[1] حدیث عبد اللہ بن جرار کتاب الترغیب والترھیب ص ایضاً۔

[2] حدیث ابوموسیٰ کتاب ایضاً ص۲۲۲

[3] حدیث ابوھریرہ کتاب الترغیب والترھیب ص۲۲۲

[4] حدیث رازانی کتاب ص ایضاً۔

کیا کہ اے اللہ موت کیا ہے؟ فرمایا کہ جلد ہی چکھ لو گے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اپنے اہل خاندان میں کسے خلیفہ بناؤں؟ اللہ نے فرمایا کہ یہ بات آسمان و زمین اور پہاڑ پر پیش کرو، آدم علیہ السلام نے یہ بات آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کی، آسمان نے انکار کیا تو یہ بات زمین پر پیش کی پھر زمین پر پیش کی تو اس نے بھی انکار کیا، پھر پہاڑوں پر پیش کی تو اس نے بھی انکار کیا اور ان کے بیٹے اپنے بھائی کے قاتل قابیل نے قبول کیا اور آدم علیہ السلام ہند کی زمین سے حج کے لئے نکلے اور جس منزل پر اترے وہاں کھائے پئے وہ آباد ہو گئی یہانتک کہ مکہ پہنچے تو فرشتوں نے ان کا استقبال کیا اور کہا کہ اے آدم تجھے سلام ہو اپنے حج کو پاک کر ہم نے تم سے دو ہزار برس پہلے اس کا حج کیا ہے۔ رسول اللہ[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دنوں خانہ کعبہ سرخ یاقوت کا تھا اور اس کے دو دروازے تھے جو اس کا طواف کرتا تھا اسے خانہ کعبہ کے اندر کی چیز نظر آتی تھی اور آدم علیہ السلام نے اپنا حج کیا پھر اللہ نے وحی بھیجی کہ آدم تم نے اپنا حج ادا کر لیا؟ آدم نے جواب دیا ہاں، اللہ نے فرمایا کہ اب جو ضرورت ہو اسے مانگو تمہیں ملے گی آدم علیہ السلام نے کہا میری حاجت یہ ہے کہ تو میری اور میری اولاد کی گناہ بخشدے اللہ نے فرمایا کہ اے آدم تیرا گناہ تو میں نے بخشدیا لیکن تیری اولاد میں جو مجھ کو پہچانے گا اور مجھ پر ایمان لائے گا اور میری کتابوں اور رسولوں کو سچا مانے گا اس کے گناہ میں بخشدوں گا۔ اور یہ بھی[2] روایت ہے کہ کعبہ کے ایک زبان اور دو ہونٹ[3] ہیں اور اس نے اپنے رب سے شکوہ کیا کہ میرے زائرین کم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اسے وحی کی کہ میں خاکسار اور سجدہ ریز بندے پیدا کردوں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتر اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتا ہے اور یہ بھی روایت[4] ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کہ جب تیرے بندے تیرے مکان کی زیارت کو آئیں تو تیرے اوپر ان کا کیا حق ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ اے داؤد اس پر زائرین کا حق ہے جس کی زیارت کئے ہیں، میرے اوپر ان کا حق یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں انہیں آرام و عافیت سے رکھوں اور آخرت میں ان کے

---

[1] حدیث عبد اللہ بن عمرؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی ص۲۲۲

[2] حدیث انسؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ ص ایضاً

[3] حدیث جابرؓ کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی ص۱۲۶

[4] حدیث ابوذرؓ کتاب ص ایضاً

گناہ بخشدوں اور یہ بھی روایت[1] ہے کہ جس نے طواف کی دو رکعت ادا کیا اس نے گویا بنو اسمٰعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کر دیا اور جس نے صفا اور مروہ کی سات بار سعی کی گویا اس نے ستر غلام آزاد کر دیئے اور جو عرفات میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اترتا اور فرشتوں پر فخر کرتا ہے کہ دیکھو میرے بندے پراگندہ بال میرے پاس میری رحمت کی امید کر آئے ہیں۔ اسلئے ان کے گناہ ریت کے برابر ہوں اور دریا کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی یقیناً میں انہیں بخشدوں گا اے میرے بندو! جاؤ تم بخشدیئے گئے اور تم نے جسکی شفاعت کی ہے اسے بھی، اور جو کنکریاں مارتا ہے ہر کنکری پر اس کا ایک کبیرہ گناہ معاف کیا جاتا ہے اور جو بال ترشواتا ہے اسے ہر بال کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ دور کیا جاتا ہے اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اس کے ہر بال کے بدلے قیامت کے روز ایک نور ہوگا اور جو اس کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا پھر فرشتہ آکر اس کے شانوں پر ہاتھ رکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب آئندہ اچھے عمل کرنا اور یہ بھی[2] روایت ہے کہ جو حج دعمرے کے لئے نکلتا ہے پھر جاتے ہوئے یا واپس آتے انتقال کر جاتا ہے اس کا حساب نہیں ہوگا اور اس کا نامۂ اعمال پیش نہیں ہوگا اور اس کو حکم دیا جاۓگا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ طواف کرنے والے پر فخر کرتا ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ جو ایک درہم لگاتا ہے اسے سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے اور یہ بھی حدیث[3] میں ہے کہ جو اپنے اہل خانہ کو نفقہ کے لئے ایک درہم دے کر جاتا ہے اسے ہر درہم پر دس لاکھ درہم کا ثواب ملتا ہے اور ایک روایت[4] یہ بھی ہے کہ جو اپنے پاک مال سے حج کرتا ہے اور اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھتا اور لبیک پکارتا ہے تو اسے آسمان سے پکارا جاتا ہے کہ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یعنی میں حاضر ہوں، تیرا نفقہ جائز راہ میں ہے اور تیری سواری بھی جائز ہے اور تیرا حج گناہوں سے پاک ہے اور

[1] حدیث ابن عمر کتاب ایضاً
[2] حدیث عائشہ کتاب الترغیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۲۲۷
[3] حدیث عائشہ کتاب ایضاً و ص ایضاً
[4] حدیث انس کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۲۲۸ ۱۲

اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا اور لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے پکارا جاتا ہے کہ میں تیرے پاس حاضر نہیں تیرا نفقہ ناجائز راہ میں ہے اور ناجائز ہے اور تیرا حج گناہوں سے پاک نہیں۔

خاوند کی تابعداری

[1] حدیث میں ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں فلاں عورت اور فلاں کی بیٹی ہوں آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہچان لیا۔ تمہیں کیا ضرورت ہے اس نے کہا کہ مجھے اپنی ضرورت اپنے چچا کے بیٹے سے ہے جو فلاں عابد ہے آپ نے فرمایا کہ میں اسے جانتا ہوں اس نے کہا کہ وہ مجھے شادی کا پیغام دیتا ہے تو آپ بتائیے کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے اگر میں اس کی طاقت رکھوں گی تو شادی کرونگی آپ نے فرمایا کہ خاوند کا حق یہ ہے کہ اگر اس کے دونوں نتھنوں سے پیپ اور خون بہتا ہو اور عورت اسے اپنی زبان سے چاٹتی ہو تو اس کا حق نہیں ادا کر سکے گی اور اگر کسی بندے کے لئے بندے کا سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس لئے کہ اللہ نے خاوند کو اس پر فضیلت دی ہے جب اس عورت نے یہ حدیث سنی تو کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنایا ہے میں کبھی شادی نہیں کروں گی جب تک کہ دنیا رہے گی اور یہ بھی [2] روایت ہے کہ بعض انصاریوں کے پاس ایک اونٹ تھا جس پر کنوئیں سے پینے کے لئے پانی لاتے تھے وہ اونٹ ان سے ناراض ہو گیا اور اپنے اوپر سوار ہونے سے روک دیا انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کئے کہ ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جس پر پینے کے لئے پانی لایا کرتے تھے اور اب ناراض ہو گیا اور ہمیں اپنے اوپر سوار نہیں ہونے دیتا اور کھیتی اور کھجوروں کے درخت پیاس سے سوکھ گئے تو حضرت نے اصحاب کو حکم دیا کہ اٹھو اور وہ اٹھ پڑے ہمراہ آپ [3] اس کی طرف بڑھے تو انصار نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ اونٹ جنونی ہو گیا ہے ہمیں ڈر ہے کہ آپ پر حملہ نہ کر دے

---

[1] حدیث ابو ہریرہؓ کتاب الترغیب والترہیب ص ایضاً

[2] حدیث ابو ہریرہؓ کتاب ایضاً ص ۴۲۵

[3] حدیث ابن ابی اوفی کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۳۷۵

آپ نے فرمایا کہ ایسا کوئی ڈر نہیں پھر جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو آگے بڑھا یہاں تک کہ آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا آپ نے اس کا سر پکڑا وہ آپ کے سامنے ایسا ذلیل اور پامال ہوا کہ جیسا کبھی نہیں ہوا تھا یہاں تک کہ اسکو کام میں لگا دیا صحابہ نے عرض کیا کہ چوپایہ بے عقل وشعور ہے اور ہم عقل وشعور رکھتے ہیں اسلئے ہم اس قابل ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا کہ کسی بندے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کریں اس لئے کہ شوہر کا بیوی پر بڑا حق ہے اور اگر اس کے سر سے پاؤں تک زخم ہو اور اس سے پیپ اور مواد بہتا ہو اور اس کی بیوی اسے چاٹ جائے تب بھی خاوند کا حق نہیں ادا کر سکے گی اور یہ بھی[۲] روایت ہے کہ عورت اونٹ کی پیٹھ پر ہو اور اس کا شوہر اس سے صحبت کرنا چاہے تو اسے روکنا نہیں چاہیئے اور یہ بھی روایت ہے کہ جب تک وہ خاوند کا حق نہیں ادا کرتی تب تک خدا کا حق نہیں ادا ہوتا اور یہ جائز نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی بندہ کسی بندے کو سجدہ کرے۔

دورُخا ہونے کا گناہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بدتر وہ ہے جو دومنہ کا ہو اس کے پاس جائے تو اس کا ہو جائے اور جب اس کے پاس جائے تو اس کا ہو جائے۔ جس کے پاس جائے اسی کے موافق ہو جائے اور یہ بھی[۳] روایت ہے کہ دنیا میں جس کی دو زبانیں ہوں قیامت کے روز اس کے لئے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

مسلمان کو حقیر سمجھنے کا گناہ

رسول[۴] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ

---

[۱] حدیث ابن ابی اوفی کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی ص۳۷۵ [۲] حدیث ابوہریرہ کتاب ایضاً ص۲۳۲ [۳] حدیث عمار بن یاسر کتاب ایضاً ص۳۲۴

[۴] حدیث ابوہریرہ کتاب ایضاً ص۱۳۵

اس پر اس کو ظلم کرنا چاہیئے اور نہ ذلیل کرنا چاہیئے اور نہ حقیر سمجھنا چاہیئے اور تقوی دل میں ہوتا ہے اور ایک شخص کی برائی کے لئے یہ بہت ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کا خون اور مال اور اس کی آبرو دوسرے مسلمان کے لئے ناجائز ہے اور آپ نے فرمایا کہ جو مذاق کرتا ہے آخرت میں اس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا پھر اسے آنے کا حکم دیا جائے گا اور وہ بے فکر ہو کر آئے گا اور جب نزدیک پہونچے گا تو جنت کا دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس کے لئے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو حکم دیا جا گا کہ آؤ، وہ نہایت غم اور فکر کے ساتھ آئے گا اور جب نزدیک آئے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور برابر اس کے ساتھ بھی مذاق کیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ جب پھر جنت کا دروازہ کھولا جائیگا تو وہ ناامید ہو کر اس کی طرف آئے گا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ تمہارا حسب وہ نسب اور شرافت ذاتی کسی پر فضیلت کا سبب نہیں تم سب آدم کی اولاد ہو کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے مگر دین اور عمل کی وجہ سے اور یہ بھی روایت ہے کہ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے مگر دین و تقویٰ سے اور یہ بھی روایت ہے کہ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے خبردار ہو کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور کالے کو گورے پر فضیلت نہیں ہے اور نہ اس کے برعکس ہے مگر تقویٰ کی وجہ سے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور یہ بھی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک شخص کو حکم کرے گا کہ اعلان کر دو کہ میں نے تقویٰ کو نسب بنایا تھا تمہارے بناتے ہوتے نسب کو نہیں اسلئے آج میں اپنے بنائے نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے نسب کو نیچا کروں گا اور یہ بھی روایت ہے کہ لوگ باپ دادا پر فخر کرنے سے باز آجائیں کیونکہ وہ جہنم کے کوئلے ہیں ورنہ اللہ کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے

ف:۔ ان حدیثوں سے ظاہر ہوا کہ نسب اور ذات کچھ نہیں ہے بلکہ جو اس پر ناز کرتا ہو وہ نجاست کے کیڑے سے بدتر ہے اگرچہ کہ ذاتی شرافت کیوں نہ رکھتا ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ذات اور نسب کی وجہ سے دوسرے کو حقیر جاننا بہت بڑا گناہ ہے۔

۱؎ حدیث حسن کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ دص ایضًا

۲؎ حدیث عقبہ بن عامر ترغیب مطبوعہ ایضًا ص ۲۳۶

۳؎ حدیث جابر بن عبداللہ کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۲۳۶

۴؎ حدیث ابوہریرہ مطبوعہ دص ایضًا۔

بغیر دیوار کی چھت پر سونے اور موجوں کے وقت دریا میں سوار ہونے کا گناہ

جس چھت[1] کے اوپر دیوار نہ ہو اس پر سونا جائز نہیں ہے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسی چھت پر سوتا ہو جس کے آس پاس دیوار نہ ہو اس سے اللہ بری الذمہ ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ جو ایسی چھت[2] پر سوئے اور گر کر ہلاک ہو جائے اس کا خون رائیگاں ہے اور ایسے ہی[3] موجوں کے وقت دریا میں سوار ہو تو اس سے اللہ کا ذمہ پاک ہے یعنی اس کا خون رائیگاں ہے۔

قرآن پاک پڑھنے پڑھانے کی فضیلت

رسول[4] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھتا ہو اور پڑھاتا ہو اور آپ[5] نے فرمایا کہ جو کسی مکان میں یکجا ہو کر قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اس پر اللہ کی طرف سے سکون نازل ہوتا ہے اور انہیں رحمت چھپا لیتی ہے اور ان پر فرشتے چھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس والوں میں یاد کرتا ہے اور فرمایا کہ جو سویرے جا کر دو آیتیں سیکھ لیتا ہے وہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور یہ بھی روایت ہے جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے زمین میں روشنی اور آسمان میں ذخیرہ ہوتا ہے اور یہ بھی روایت[6] ہے جو قرآن پڑھتے ہیں

۱؎ حدیث جابر کتاب ایضاً صنہ

۲؎ حدیث عبدالرحمٰن کتاب ایضاً رص ایضاً

۳؎ حدیث ابو عمران کتاب ایضاً ص۱۵۴

۴؎ حدیث عثمان کتاب ایضاً ص۲۸

۵؎ حدیث ابوھریرۃؓ کتاب رص ایضاً

۶؎ حدیث عقبہ کتاب رص ایضاً ۱۲

قرآن ان کی سفارش کرے گا اور اس کی شفاعت اس کے بارے میں قبول ہوگی جس نے اسے اپنا امام بنایا یعنی اس پر عمل کیا ہو اور اسے جنت میں لے جائیگا اور جس نے اسے پس پشت ڈال دیا ہو یعنی اس پر عمل نہ کیا ہو اس کو جہنم میں ڈلے گا۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ جو قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اس کے والدین کو قیامت کے روز نور کا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب سے بڑھ کر ہوگی اور ان کو جنت کے لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا نہیں ہوسکے گی وہ سوال کریں گے یہ لباس ہمیں کس وجہ سے پہنلتے گئے تو فرمایا جائے گا کہ تمہاری اولاد نے قرآن پڑھا ہے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ قرآن پڑھنے والا قیامت کے روز آئے گا تو قرآن کہے گا کہ اے اللہ اس کو تاج پہنا دے اور اسے بزرگی کا تاج پہنا دیا جائے گا پھر قرآن کہے گا کہ اے اللہ اس کا شرف بڑھا دے تو اسے عزت کا لباس پہنا دیا جائے گا پھر قرآن کہے گا کہ اے اللہ اس سے راضی ہوجا تو اللہ تعالےٰ اسے راضی ہوجائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اس کے لئے ہر آیت کے بدلے نیکیاں بڑھائی جائیں گی اور خطابیؒ نے کہا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی تعداد جنت کے درجات کے برابر ہے اور قرآن خواں سے کہا جائے گا کہ تم جس قدر آیات پڑھتے تھے اس قدر درجوں پر چڑھ جاؤ تو جو پورا قرآن پڑھا ہوگا وہ قرآن کے سب سے اونچے درجے پر ہوگا اور جو کچھ پڑھا ہوگا اسی لحاظ سے اس کے درجات میں ترقی ہوگی اور یہ بھی آیا ہے کہ تین شخص قیامت کی زبردست الجھن سے امن میں رہیں گے اور بغیر حساب جنت میں جائیں گے اور مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے یہاں تک کہ پوری خلقت کو حساب سے فرصت ہوجائے ان میں ایک وہ ہوگا جو اللہ کی رضا کے لئے لوگوں کو نماز کے لئے بلاتا ہے یعنی نماز پنجگانہ کے لئے اذان دیتا ہے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ قرآن ضیافت ہے اس کی ضیافت قبول کرو۔ یہ اللہ کی رسی ہے اور نور مبین ہے اور شفا ہے جو اس پر عمل کرتا ہے اسکی حفاظت کرتا ہے جو اس کی پیروی کرتا ہے اسے نجات دیتا ہے اور جو اس کی پیروی کرتا ہے وہ ضلالت میں نہیں پڑتا اور نہ ٹیڑھا ہوتا ہے اس کے عجیب مضامین پورے نہیں ہوتے

اور پڑھنے سے بڑا نہیں ہوتا۔ اس کی تلاوت کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی تلاوت پر اجر دے گا ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں۔ اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ قرآن سے بہتر کوئی چیز اپنے ساتھ نہ لے جاؤ گے اور یہ بھی حدیث[2] میں آیا ہے کہ کچھ لوگ خدا کے ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اہل قرآن۔ اور حدیث[3] میں ہے کہ عمران بن حصین ایک قاری کے پاس پہونچے جو قرآن پڑھتا تھا اور لوگوں سے سوال کرتا تھا تو فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ مصیبت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو قرآن پڑھتا ہو اسے اللہ سے سوال کرنا چاہیے کیونکہ جلد ہی کچھ لوگ ایسے پیدا ہو جائیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور لوگوں سے سوال کریں گے اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ جو قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہو اسکے جائز کو جائز اور ناجائز کو ناجائز جانتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے اہل خانہ میں دس شخص کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن کے لئے جہنم واجب ہو گی اور یہ بھی حدیث[5] میں ہے کہ جو قرآن پڑھتا ہے وہ ارذل عمر تک نہیں پہونچایا جاتا اور ایک روایت[6] میں یہ ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنا سو رکعت سے افضل ہے اور علم کا ایک باب پڑھنا ہزار رکعت سے بہتر ہے خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے اور آپ نے فرمایا کہ جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال سنترے کی ہے جو لذیذ بھی ہوتا ہے اور خوشبودار بھی اور جو مسلمان قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بو کی ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہے اور اس کی بو اچھی نہیں ہوتی اور حدیث میں آیا ہے کہ اسید بن حضیر صحابی ایک رات اپنے طویلے میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بھڑکا۔ انہوں نے پھر پڑھا اور پھر گھوڑا بھڑکا اور انہیں ڈر ہوا کہ میرا بیٹا روندنہ دیا جائے اور وہ گھوڑے کے پاس آئے کہ دیکھوں کیا بات ہے تو دیکھا کہ ان کے سر پر ایک سائبان سا ہے جس میں چراغ روشن ہیں اور آسمان کی طرف چڑھ

---

[1] حدیث انس کتاب ومسا ایضًا

[2] حدیث انس ترغیب مطبوعہ فاروقی دھلی صہ ۲۸۳

[3] حدیث علیؓ ترغیب صہ ایضًا

[4] حدیث ابن عباس ترغیب صہ ایضًا۔

رہے ہیں یہاں تک کہ ان کی نظر سے غائب ہو گئے سویرے انہوں نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اپنے طویلہ میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ یکایک میرا گھوڑا ابھڑکا آپ نے فرمایا کہ اے اسید قرآن پڑھا کر د انہوں نے عرض کیا کہ پھر میں نے پڑھا اور پھر گھوڑا ابھڑکا پھر پڑھا پھر بھڑکا تو مجھے ڈر ہوا کہ میرا لڑکا روند نہ جائے اور میں پھرا تو دیکھا کہ سائبان کے مانند ایک چیز آسمان کی طرف جا رہی ہے جس میں چراغ روشن ہیں یہاں تک کہ نظر سے غائب ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے جو تیرا قرآن سننے تھے اگر سویرے تک پڑھتے رہتے تو وہ غائب نہیں ہوتے اور ایک روایت میں ہے کہ تو قرآن پڑھتا رہتا تو عجیب چیز دیکھتا اور آپ صلعم نے فرمایا کہ جب انسان قرآن پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان چیختا اور روتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے انسان کو سجدے کا حکم دیا تو اس نے سجدہ کیا اور جنت کا اہل ہو گیا اور اللہ نے مجھے سجدے کا حکم دیا اور میں نے نافرمانی کی اس لئے جہنم کا اہل ہو گیا، اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سورہ ص لکھ رہا ہوں اور جب سجدے کی آیت پر پہونچا تو میں نے دیکھا کہ دوات و قلم اور جو چیز وہاں تھی سب سجدہ ریز ہو گئی میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا پھر آپ ہمیشہ اس میں سجدہ کرتے رہے اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سورہ نجم لکھی گئی تو آپ نے سجدہ کیا اور دوات و قلم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں اور میں نے دیکھا کہ گویا آیت سجدہ پڑھتا ہوں پھر میں نے دیکھا کہ درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا۔

۱؎ حدیث ابوذر ترغیب ص ایضاً

۲؎ حدیث ابوموسیٰ ترغیب ص۲۸۱

۳؎ حدیث ابوسعید ترغیب ص۲۵۳

۴؎ حدیث ابوھریرۃ رض ترغیب ص۲۸۵

۵؎ حدیث ابوسعید خدری ترغیب ترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی ص۲۸۴

۶؎ حدیث ابوھریرہ کتاب و ص ایضاً۔

قرآن پڑھ کر بھلا دینے اور جس کے پیٹ میں کچھ قرآن نہ ہو اس کے لئے وعید

لہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پیٹ میں قرآن نہ ہو وہ ویران مکان جیسا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ سب سے ویران مکان وہ ہے جس میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو اور آپ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں کہ انسان قرآن کی کوئی سورہ یا آیت پڑھ کر بھول جائے اور ایسا شخص اللہ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔

خوش آوازی سے قرآن پڑھنا اور اس کی حفاظت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی ہے اسکی حفاظت کرو تو رہے گا اور چھوڑ دو تو فرار ہو جائے گا یعنی رات دن قرآن پڑھو تو یاد رہے گا نہیں تو بھول جائے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ قرآن کی حفاظت کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ سینے سے اس سے جلد فرار ہو جاتا ہے جتنی جلد اونٹ اپنے زانو بند سے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اللہ نے جیسے پیغمبر کو اچھی آواز سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی ویسی کسی اور کو نہیں دی اور یہ بھی آیا ہے کہ قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو، اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قرآن غم کے ساتھ اترا ہے

لہ حدیث ابوہریرہؓ کتاب ایضاً ص۲۸۱ ۲ حدیث ابن عباس ترغیب ص۱۸۵

۳ حدیث ابن مسعود ترغیب ص۲۸۵

۴ حدیث انس ترغیب ص۱۸۵

۵ حدیث انس ترغیب ص ایضاً

۶ حدیث سعد بن عبادہؓ کتاب و ص ایضاً۔

۷ حدیث ابن عمر و ابن مسعودؓ ص۲۸۶

۸ حدیث ابوہریرہ روایت ص۲۸۶

اسلئے اس کو پڑھو تو روؤ اور رونا نہ آئے تو بنا کر روؤ اور قرآن کو اچھی آواز سے پڑھو اور جو قرآن کو خوش آوازی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے اگر خوش آواز ہو تو جہاں تک ہو سکے خوش آوازی سے پڑھے اور یہ بھی آیا ہے کہ خوش آوازی سے قرآن وہ پڑھتا ہے جسے تم سمجھو کہ قرآن پڑھتا ہوا اللہ سبحانہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔

آیۃ الکرسی کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ میری کھجوریں کھلیان میں پڑی تھیں اور میں ان کی پاسبانی کر رہا تھا تو مجھے اندازہ ہوا کہ کھجوریں کم ہوتی جا رہی ہیں اور میں نے ایک رات پاسبانی کی تو یکایک ایک جوان لڑکے کی شکل میں دیکھا میں نے اسے سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا پھر میں نے پوچھا کون ہے؟ جن یا انسان اس نے جواب دیا کہ جن، میں نے اس سے کہا کہ مجھے اپنے ہاتھ پکڑاؤ اور میں نے دیکھا کہ اس کا ہاتھ کتا جیسا ہے اور کتے جیسے بال ہیں۔ میں نے پوچھا کہ جنوں کی پیدائش ایسی ہی ہوتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جن جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے قوی تر کوئی نہیں میں نے پوچھا کہ تیری اس چوری کی وجہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے خبر ملی کہ تو صدقہ کو بہت دوست رکھتا ہے اسلئے میں نے چاہا کہ تیرے کھانے میں سے کچھ حصہ لوں میں نے پوچھا کہ کیا چیز ہے جو ہمیں تم سے پناہ میں رکھے اس نے جواب دیا کہ آیۃ الکرسی پھر میں نے اس کو چھوڑ دیا اور سویرے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ خبیث سچا ہے، اور ابوایوب اور ابوبکرؓ کی روایت میں آیا ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ میں تجھے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں آیۃ الکرسی بتلاتا ہوں جو اسے پڑھتا ہے اس کے پاس شیطان نہیں جاتا اور نہ

---

۱ حدیث ابوھریرہ صـ ایضًا۔

۲ حدیث صـ

۳ حدیث براء صـ ایضًا

۴ حدیث صـ ایضًا

کوئی اور چیز جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ اس نے ٹھیک بتایا وہ بڑا جھوٹا ہے۔

سورہ یٰسین کی فضیلت

ف:۔ اس کے کچھ فضائل پہلے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کی رضا کے لئے رات میں سورہ یٰسین پڑھتا ہے وہ بخشد یا جاتا ہے[۱] اور یہ بھی آیا ہے کہ جو ایک بار سورہ یٰس پڑھتا ہے۔ اسے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے[۲] اور یہ بھی آیا ہے کہ جو روزانہ سورہ یٰس پڑھتا ہے اس کی سب حاجتیں پوری ہوجاتی ہیں۔

سورہ ملک کی فضیلت

اس کے فضائل پہلے بیان کئے گئے ہیں اور یہ ان کے علاوہ ہیں[۴] حدیث میں آیا ہے کہ ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا اور انہیں علم نہیں تھا کہ یہ قبر ہے پھر یکایک دیکھا کہ یہ قبر ہے اور قبر کے اندر جو مدفون ہے وہ سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے پوری سورہ پڑھ ڈالی پھر وہ صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا اور مجھے علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے پھر یکایک پتہ لگا کہ وہ قبر ہے اس میں ایک شخص سورہ یٰسین پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ پوری سورہ پڑھ ڈالا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سورہ عذاب قبر کو روکتی ہے اور عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔ اور آپ[۵] نے فرمایا کہ جو ہر رات سورہ ملک پڑھے گا اسے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے

۱؎ حدیث جابر ترغیب صہ ۲۸۲

۲؎ حدیث ابی بن کعب ترغیب ترھیب مطبوعہ دھلی صہ ایضًا۔

۳؎ حدیث انس کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی دھلی صہ ۲۲۷

۴؎ حدیث ابن عباسؓ ترغیب صہ ۲۹۱

۵؎ حدیث ابن مسعود ترغیب صہ ۲۹۲

عذاب قبر سے بچائے گا۔

سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی فضیلت

اس کے کچھ فضائل حصہ سوم میں ہیں یہ فضائل ان کے علاوہ ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کے تین حصے کئے گئے اور ان میں ایک حصہ قل ھو اللہ احد کو قرار دیا گیا اور[1] یہ بھی آیا ہے جو سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ دس بار پڑھتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں محل بناتا ہے۔ اور[2] یہ بھی روایت ہے کہ جو سو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتا ہے قرض کو چھوڑ کر اس کے پچاس برس کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

کلمۂ توحید کی فضیلت

حضرت[3] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صدق دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دیتا ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے اور حدیث[4] شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ جو خلوص دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا کسی نے عرض کیا کہ خلوص کا کیا معنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ کلمہ اس کو اللہ کی ناجائز کردہ چیزوں سے باز رکھے یعنی جو یہ کلمہ پڑھتا ہو وہ حرام چیزوں سے باز رہے اسی کا کلمہ سچا ہے اور وہی جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو یہ کلمہ پڑھ کر اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے باز نہ رہے اس کے لئے یہ وعدہ نہیں ہے اور[5] یہ بھی آیا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جنت کی کنجی ہے اور

---

[1] حدیث ابو درداء ترغیب ص۲۹۳

[2] حدیث انس ترغیب ص۲۹۳

[3] حدیث انسؓ کتاب الترغیب ص۳۰

[4] حدیث زید بن ارقم ترہیب ص ایضًا

[5] حدیث معاذ کتاب الترغیب والترہیب ص۳۰

یہ بھی[1] روایت ہے کہ جو رات دن میں کسی بھی وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ لیتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں جو گناہ ہوں مٹ جاتے ہیں یہاں تک اسمیں اتنی ہی نیکیاں بڑھا دیجاتی ہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ نے اپنے عرش کے سامنے نور کا ایک ستون بنایا ہے اور جب کوئی کلمہ پڑھتا ہے تو وہ ستون جنبش کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ٹھہر جاؤ وہ کہتا ہے کہ کیسے ٹھہر جاؤں اس کا پڑھنے والا بخشا نہیں گیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اسکو بخشدیا پھر وہ ٹھہر جاتا ہے اور[2] یہ بھی آیا ہے کہ جو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتے ہیں انہیں نہ قبر میں وحشت ہوگی اور نہ قبر سے اٹھنے کے دن اور قبر سے دھول جھاڑتے ہوئے اٹھیں گے اور کہیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحُزْنَ یعنی اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے غم دور کیا۔ اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ موت کے وقت بھی انہیں وحشت نہیں ہوگی اور یہ بھی آیا ہے کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو ایک دائرہ فرض کر لیا جائے اور زمین و آسمان پر اسے رکھدیا جائے تو اپنے بوجھ سے زمین و آسمان کو توڑ ڈالے گا۔ اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک شخص کو تمام خلقت کے سامنے رہا کرنا چاہے گا اور اس کے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے گا جو حد نظر تک پھیلے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ کیا تجھے ان گناہوں میں سے کسی کا انکار ہے کیا نامۂ اعمال کے کاتب فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا میرے رب انہوں نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا کچھ عذر ہے؟ بندہ جواب دے گا کہ نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے اور آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا پھر ایک نامہ نکالا جائے گا جس پر یہ لکھا ہوگا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا اسکا وزن دیکھ کیا وزن ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر میزان کے ایک پلے میں وہ ننانوے دفتر رکھے جائیں گے۔ اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا کاغذ دوسرے پلہ میں رکھا جائے گا اور کلمہ توحید کا پلہ بھاری ہوجائے گا اور ننانوے دفتر

---

[1] حدیث ترغیب صـــ ایضًا [2] حدیث ابوھریرۃؓ ترغیب صـــ ایضًا۔

[3] حدیث ابن عمر کتاب ایضًا صـــ ۳۰۵

[4] حدیث ابن عمر ترغیب صـــ ۳۰

[5] حدیث عبداللہ بن عمرؓ ترغیب صـــ ایضًا۔

ہلکے ہوجائیں گے اسلئے کہ اللہ کے نام سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ کی نضیلت

ف۔ اس کے مسائل چھٹے حصہ میں آچکے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صدق اور خلوص دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اور اس کی طرف دیکھتا ہے اور جسے اللہ دیکھ لے وہ جو کچھ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دیتا ہے اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ جو کلمہ پڑھتا ہے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے اس کا کوئی گناہ نہیں رہ جاتا اور اس سے بڑھکر کوئی عمل نہیں ہے اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ جو محض اللہ کی رضا کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے باغوں میں داخل کرے گا اور[۴] یہ بھی آیا ہے کہ جو یہ کلمہ پڑھتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اس کے لئے بیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

تسبیح و تکبیر اور تہلیل و تحمید کی فضیلت

ف۔ اس کے کچھ فضائل پہلے آئے ہیں۔ حدیث[۶] میں آیا ہے کہ جو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

۱۔ حدیث یعقوب ترغیب ص۲۰۳

۲۔ حدیث براء ترغیب ص۲۰۶

۳۔ حدیث ابو امامہ ترغیب ص ایضًا

۴۔ حدیث ابن عمر ترغیب ص۲۰۳

۵۔ حدیث عبداللہ اوفی ص ایضًا

۶۔ حدیث ابن عمر ترغیب ص ایضًا۔

پڑھتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ تب تو ہم میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ تم میں سے کوئی ایسی نیکی کرے تو پہاڑ پر رکھی جائیں تو اس پر بھی بھاری ہوں گی۔ پھر بندے کو اللہ کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور ان نیکیوں کو لے جاتی ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کشادہ کرتا ہے اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جو سو بار سُبْحَانَ اللہ کہتا ہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور یہ بھی آیا ہے چار کلمات اللہ کو بہت پیارے ہیں سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ ان سے جس کو[2] چاہو پہلے پڑھو اور جس کو چاہو بعد میں اور حدیث[3] میں آیا ہے کہ جو سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہتا ہے اور سو بار سبحان اللہ اور سو بار اللہ اکبر اس کو دس غلام آزاد کرنے اور چھ اونٹ کی قربانی سے زیادہ ثواب ملتا ہے اور[4] یہ بھی آیا ہے جو سو بار سبحان اللہ کہتا ہے اسے بنو اسمٰعیل کے سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو سو بار الحمد للہ کہتا ہے اسے زین کے ساتھ سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ملتا ہے اور زمین و آسمان کا مابین اس کے ثواب سے بھر جاتا ہے اور اس دن کسی کا عمل اس سے بہتر نہیں ہوتا مگر جس نے اس کے برابر عمل کیا ہو اور اس کا کوئی گناہ نہیں رہ جاتا اور کوئی عمل اس سے آگے نہیں بڑھتا اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ سُبْحَانَ اللہِ آدھا میزان بھر دیتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پورا میزان بھر دیتا ہے اَللہُ اَکْبَرُ کے ثواب سے زمین و آسمان کا درمیان بھر جاتا ہے اور[5] جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہتا ہے اسے اللہ تک پہونچنے میں کوئی پردہ نہیں ہوتا اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ[6] چار کلمات اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ باقیات صالحات ہیں یعنی ایسی نیکیاں ہیں جو ہمیشہ رہیں گی اور ان سے گناہ ایسے جھڑ جاتی ہیں جیسے درخت

---

۱ حدیث مصعب ترغیب ص۳۰۶
۲ حدیث حمزہ ترغیب ص ایضاً
۳ حدیث انس ترغیب ص۳۰۵
۴ حدیث ام ہانی ترغیب ص۳۰۹
۵ روایت ابو سمہ کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ فاروقی دہلی ص۲۵
۶ حدیث ابو درداء کتاب الترغیب ص۳۰۶

پتے جھڑ جاتے ہیں اور جنت کا ایک خزانہ ہے اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کا جلال ہیں یہ کلمات عرش کے آس پاس پھرتے ہیں اور ان میں مکھی کی آواز کے مانند آواز ہوتی ہے جو انہیں پڑھتا ہے اس کو وہ وہاں یاد کرتے ہیں تو کیا کوئی چاہتا ہے کہ اس کا ذکر عرش کے آس پاس ہوتا رہے۔ اور[2] یہ بھی آیا ہے کہ جب کوئی بندہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ پڑھتا ہے تو ان کلمات کو لے کر سینے سے لگا لیتا ہے اور آسمان کی طرف جاتا ہے وہ انہیں لے کر فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے جاتا ہے وہ اس کے پڑھنے والے کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ انہیں لے کر اللہ کے پاس پہونچتا ہے اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی بدن کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو دوبارہ پڑھتا ہے اللہ اس کا نصف بدن آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو چار دفعہ پڑھتا ہے اس کا پورا بدن آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور حدیث[4] میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کر سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا کہ ہر شخص کر سکتا ہے لوگوں نے سوال کیا کہ کیسے؟ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھنے کا ثواب احد پہاڑ سے بڑا ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ثواب احد پہاڑ سے بڑا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ سب[5] سے پہلے جنت میں وہ لوگ بلائیں جائیں گے جو خوشی ناخوشی میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں۔ اور حدیث[6] میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو نعمت دیتا ہے اور وہ الحمد للہ کہتا ہے تو اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جو دوبارہ الحمد للہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب دیتا ہے اور سہ بارہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخشدیتا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہے اگر

---

1. حدیث نعمان بن بشیر ترغیب ص۳۰۸
2. حدیث عبد اللہ بن مسعود ص ایضًا
3. حدیث ابو درداء کتاب الترغیب ص۳۰۸
4. حدیث عمران ترغیب ص ایضًا
5. حدیث عمران ترغیب ص۳۰۰
6. حدیث ابو امامہ ترغیب ترہیب مطبوعہ فاروقی ص۳۰۰

اللہ بندے کو کوئی نعمت دیتا ہے اور بندہ الحمد للہ کہتا ہے تو الحمد للہ کہنا اس نعمت سے افضل ہوتا ہے چاہے وہ نعمت کتنی ہی بڑی ہو اور[۱] یہ بھی حدیث میں ہے جو ثواب کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمُلْکِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مامور کئے جاتے ہیں جو قیامت کے دن تک اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

ف۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ بھی صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

مختلف اذکار کا بیان جن کا کوئی خاص وقت نہیں

حدیث[۲] میں آیا ہے کہ جو روزانہ سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا ہے اسے کسی کی حاجت نہیں ہوتی اور نہ کبھی بھوکا اور فاقہ کا شکار ہوتا ہے اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ جو ہر رات سورہ واقعہ پڑھتا ہے اسے کبھی فاقہ نہیں پہونچتا اور[۴] یہ بھی آیا ہے کہ جو ہر رات سورہ دخان پڑھتا ہے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

نماز فرض کے بعد کے اذکار

ف۔ پہلے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت[۵] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں ہیں جن پر بندہ عمل کرتا ہے تو جنت میں داخل ہوتا ہے اور وہ دونوں بہت آسان ہیں

۱۔ حدیث ابن عمر ترغیب ص ۳۱۱

۲۔ حدیث ترغیب ص ۳۱۴

۳۔ حدیث ابن مسعود ترغیب ص ۱ ایضًا

۴۔ حدیث ابو ہریرہ ترغیب ص ۳۰۲

۵۔ حدیث عبداللہ بن عمر ترغیب ص ۳۱۹

اور اس پر عمل کرنے والے ہم لوگ ہیں اور وہ دونوں چیزیں یہ ہیں ہر نماز کے بعد دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے سے یہ میزان میں ایک ہزار پانچسو نیکی ہوگی اور یہ بھی آیا ہے کہ جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہو تو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے اسے کوئی چیز نہیں روکے گی اور[۱] یہ بھی آیا ہے کہ جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ کے ذمہ ہوتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو ہر نماز فرض کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتا ہے وہ اس حال میں اٹھتا ہے کہ بخشا گیا ہوتا ہے اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ جو ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ مِنَ الْمُصْطَفَیْنَ مُحَبَّتَہٗ وَفِی الْعَالَمِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَہٗ اس کے لئے میری شفاعت جائز ہوگی اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ جو ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھتا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اسے بخشدیا جاتا ہے اگرچہ کہ جنگ سے بھاگا ہو۔

استغفار کا ثواب

ف۔ پہلے اس کا بیان آچکا ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ سب بندے گنہگار ہیں مگر جسے میں بچاؤں اس لئے مجھ سے مغفرت چاہو میں تمہیں بخشدوں گا، اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ تمہاری بیماری ہے اور اس کی دوا استغفار ہے اور[۴] یہ بھی آیا ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے پھر وہ استغفار کرتا ہے تو وہ نقطہ صاف ہو جاتا ہے اور استغفار نہیں کرتا اور پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ زیادہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے

---

۱ حدیث ابو امامہؓ ترغیب ص ۳۱۶

۲ حدیث براء ترغیب ص ۳۱۷

۳ حدیث ابوذر ترغیب ص ۳۱۷

۴ حدیث انسؓ ترغیب ص ۳۱۷

۵ حدیث ابو ھریرہ ترغیب ص ۲۲۱

اور اللہ کے کلام کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ کا یہی معنٰی ہے۔ اور حدیث[۱] میں یہ بھی آیا ہے کہ جو اچھا وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشدیتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو روزانہ ستر بار استغفار کرتا ہے اس کے سات سو گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

دعاء کی فضیلت

حدیث[۳] قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے اوپر ظلم کو ناجائز کر لیا ہے اسلیئے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو تم سب بے راہ ہو مگر جسے میں ہدایت دے دوں اسلیئے مجھ سے ھدایت چاہو میں تمہیں ہدایت دوں گا اے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر میں جسے کھلاؤں اسلیئے مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا اے بندو! تم سب برہنہ ہو مگر میں جسے لباس دے دوں لھٰذا مجھ سے کپڑا طلب کرو میں تمہیں پہناؤں گا اے میرے بندو! تم سب فقیر ہو مگر میں جسے مالدار کردوں تو مجھ سے روزی چاہو میں تمہیں روزی دوں گا۔ اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور جن و انسان سب متقی ہو جائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر زیادتی نہیں ہوگی۔ اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور تر و خشک سب یکجا ہو جائیں اور سب اپنی آرزو بھر طلب کریں اور میں سب کو اس کے سوال کے موافق دے دوں تو میرے پاس جو ہے اس میں اتنا بھی کم نہیں ہوگا جتنا سمندر میں ڈبونے سے سوئی کم کرتی ہے یعنی سمندر میں سوئی ڈبونے سے سوئی جتنا پانی کم کرتی ہے اتنا بھی کم نہیں ہوتا ہے ایسے ہی اگر تمام مخلوقات جو طلب کرتی ہو اسے دیدینے سے میرے پاس کوئی کمی نہیں ہوتی یہ سب تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں شمار کرتا ہوں اور ان کا پورا بدلہ دوں گا لھٰذا جو بھلائی پاتا ہو اسے اللہ کی حمد و ثناء کرنی چاہیئے اور جو اس کے

۱۔ حدیث علیؓ ترغیب ص ایضًا۔
۲۔ حدیث علیؓ ترغیب ص ایضًا
۳۔ حدیث انسؓ ترغیب ص ۲۲۱
۴۔ حدیث ابوذر ترغیب ص ۲۲۲

سوا پاتا ہوا سے خود کو ملامت کرنا چاہیئے۔ اور حدیث[1] میں آیا ہے کہ اللہ زندہ و پائندہ ہے کریم ہے باحیا ہے جب کوئی دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے کہ خالی واپس کرے اور[2] یہ بھی آتا ہے کہ جب بندہ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ کو شرم آتی ہے کہ اسمیں بھلائی نہ رکھے یعنی خدا اس کو ضرور دیتا ہے اور[3] یہ بھی آیا ہے جو فاقہ کے وقت انسانوں سے سوال کرتا ہے اس کا فاقہ کبھی بند نہیں ہوتا اور جو اپنا فاقہ اللہ کے سامنے رکھتا ہے اللہ اس کا فاقہ دور کر دیتا ہے اسے دنیا میں وہی چیز ملتی ہے یا آخرت میں اس کا عوض ملتا ہے اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ بلا اور دعا قیامت کے دن تک آپس میں لڑتے رہیں گے یعنی بلا نازل ہونا چاہے گی اور دعا اس کو روکتی رہے گی اور[5] یہ بھی آیا ہے کہ اللہ کے فضل کا سوال کرو اسلیئے کہ اللہ دوست رکھتا ہے کہ اس کے فضل کا سوال کیا جائے اور افضل عبادت یہ ہے انسان کشائش کا انتظار کرے اور مایوس نہ ہو۔

شراب پینے کا گناہ

اس کا کچھ بیان پہلے آگیا ہے۔ شراب پینے کا بڑا گناہ ہے۔ حضرت[6] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی شراب پیتا ہے اس کا ایمان ایسے ہی نکل جاتا ہے جیسے کوئی کرتا اتار دیتا ہے اور[7] یہ بھی آیا ہے کہ شراب پینا ناجائز ہے اور اس کی قیمت بھی ناجائز ہے۔ اور[8] یہ بھی آیا ہے کہ جو شراب پیتا ہو اسے چاہیئے کہ سور بھی جائز جانے یعنی شراب پینا اور سور کھانا برابر ہے جیسے سور ناجائز ہے ویسے ہی شراب بھی ناجائز ہے اور[9] یہ بھی

---

[1] حدیث ابن مسعود ترغیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص ۱۲۶
[2] حدیث سلمانؓ ترغیب ص ۳۴۴ [3] حدیث انسؓ ترغیب ص ایضاً
[4] حدیث ابن مسعود ترغیب ص ۳۴۴
[5] حدیث عائشہ ترغیب ص ایضاً
[6] حدیث ابن مسعود ترغیب ص ایضاً
[7] حدیث ابوھریرہ ترغیب ص ۳۴۰
[8] حدیث مغیرہؓ ترغیب ص ایضاً
[9] حدیث ابوامامہ ترغیب ص ایضاً ۱۲/۱۲/۱۲

آیا ہے کہ اس امت میں کچھ لوگ کھانے پینے اور کھیل میں رات بسر کریں گے اور سویرے سور اور بندر ہو جائیں گے اور کچھ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور لوگ کہیں گے کہ رات فلاں قوم کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور فلاں مکان دھنسا دیا گیا اور آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے جیسے قوم لوط پر برسائے گئے اور ان پر سخت آندھی آئے گی جیسے قوم عاد پر سخت آندھی آئی یہ عذاب ان پر اسلئے بھیجا جائے گا کہ وہ شراب پیئں گے اور ریشمی کپڑے پہنیں گے اور طوائف رکھیں گے اور سود کھائیں گے۔ اور رشتہ توڑیں گے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب سے پرہیز کرو وہ ایسے ہی گناہ پیدا کرتا ہے جیسے ایک درخت سے دوسرا درخت پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو دنیا میں شراب پیئے گا وہ آخرت میں شراب نہیں پی سکے گا۔

ف:۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ اہل جنت شراب پیئں گے۔ لیکن نہ انہیں نشہ ہو گا اور نہ بکواس کریں گے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شراب پیتا ہوا انتقال کرے گا اسے غوطہ کی نہر سے پانی پلایا جائے گا صحابہ نے سوال کیا کہ غوطہ کی نہر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک نہر ہے جو بدکار عورتوں کی شرمگاہ سے نکلے گی اور اہل جہنم بھی ان کی شرمگاہوں کی بدبو سے تکلیف پائیں گے اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ نے تین اشخاص کے لئے جنت ناجائز کردی ہے ایک جو شراب خور ہو ایک جو والدین کا نافرمان ہو اور ایک جو بے غیرت ہو یعنی جو دوسرے کو اپنی بیوی کے پاس آتے جاتے دیکھتا ہو اور اسے غیرت نہ آئے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ پانچسو سال کی دوری سے جنت کی خوشبو آئے گی اور شراب خور اس کی خوشبو نہیں پائے گا اور نہ وہ شخص جو دے کر احسان جتاتا ہو۔ اور آپ نے فرمایا کہ شراب سے پرہیز کرو کیونکہ وہ برائی کی کنجی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر

---

۱ حدیث جناب ترغیب مطبوعہ فاروقی دھلی ص۲۴۰
۲ حدیث ابن عمر ترغیب ص ایضًا
۳ حدیث ابوموسیٰ ترغیب ص ایضًا
۴ حدیث عبداللہ بن عمرو عمار ترغیب ص۲۴۲
۵ حدیث ابو ھریرہ ترغیب ص ایضًا۔

اور عمر اور چند صحابہ مل کر بیٹھے اور ذکر کرنے لگے کہ کبیرہ گناہوں میں کون بڑا ہے؟ اور انہیں اس کا علم نہ تھا تو انہوں نے سالم کو عبداللہ بن عمر کے پاس بھیجا انہوں نے بتایا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا شراب نوشی ہے اور سالم نے آکر انہیں یہ خبر دی لیکن انہوں نے نہیں مانا اور خود ان کے پاس گئے۔ تو عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا اس نے ایک شخص کو پکڑا[۱] اور اسے اختیار دیا کہ شراب پیو یا کسی کا خون کرو یا زنا کرو یا سور کا گوشت کھاؤ ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا اس نے کہا کہ میں شراب پی لیتا ہوں اور اس نے جب شراب پی لیا تو جو کچھ اس سے کرانا چاہا یعنی خون اور زنا وغیرہ سب اس نے کر دیا، اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام الخبائث سے بچتے رہنا یعنی شراب سے کیوں کہ وہ سب برائیوں کی ماں ہے اسلئے کہ تم سے پہلے بنو اسرائیل میں ایک عابد شخص تھا جو سب سے الگ رہتا تھا ایک عورت اس پر مائل ہوئی اور اس کے پاس اپنے غلام کو بھیجا کہ میں تمہیں ایک شہادت کے لئے بلاتی ہوں وہ عابد اندر آیا اور جیسے جیسے اندر آتا گیا دروازے بند کئے جاتے رہے یہاں تک کہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچا جو اندر بیٹھی تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور شراب کا برتن رکھا تھا اس عورت نے کہا کہ میں نے تجھے شہادت کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ اسلئے بلایا ہے کہ یا اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا پیالہ پی لے اگر میری بات نہیں مانے گا تو تجھے بدنام اور رسوا کروں گی اور جب عابد نے دیکھا کہ رہائی کی کوئی صورت نہیں تو اس نے کہا کہ مجھے شراب کا پیالہ پلا دو۔ اس عورت نے اس کو شراب کا پیالہ پلا دیا پھر اس نے کہا کہ مجھے اور شراب پلاؤ اور وہ برابر شراب پلاتی رہی یہاں تک کہ اس عورت سے زنا کیا اور خون بھی کیا۔ اسلئے شراب سے بچتے رہو بخدا شراب اور ایمان ایک شخص کے سینے میں یکجا نہیں ہوتے قریب ہے کہ ایک دوسرے کو نکال دے۔ اور یہ[۳] بھی آیا ہے کہ جو شراب پیتا ہو وہ قیامت کے روز پیاسا رہے گا اور یہ[۴] بھی آیا ہے کہ جو شراب

---

۱ حدیث ابن عباس ترغیب ص۔ ایضاً۔

۲ حدیث سالم ترغیب ص۲۴۱

۳ حدیث عثمانؓ کتاب الترغیب ص۲۴۲

۴ حدیث ابو نعیم ترغیب ص۲۴۲

۵ حدیث ابو ہریرہ ترغیب ص۔ ایضاً۔

پیتا ہو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کھولتا ہوا پانی پلائے گا اور یہ بھی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا کہ جو کوئی ایک گھونٹ شراب پیے گا میں اسے اس کے بدلے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا چاہے اسے عذاب کیا جائے یا بخشدیا جائے اور جو کسی بچے کو شراب پلائے گا اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا خواہ اسے ثواب کیا جائے اور جو بندہ میرے ڈر سے اس کو نہیں پیئے گا اسے مقدس جگہ کا پانی پلاؤں گا یعنی حوض کوثر سے۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے چالیس روز تک ناراض رہتا ہے اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جو حالت شراب میں انتقال کر جائے وہ قبر میں بھی بے ہوش ہوگا اسمیں خون اور پیپ کی ایک نہر ہوگی جو اس کا کھانا پینا ہوگا جب تک کہ یہ آسمان وزمین رہیں گے۔ اور[2] یہ بھی آیا ہے کہ جس کی ایک نماز نشہ کی وجہ سے جاتی رہی گویا اس کے ہاتھ میں دنیا کی بادشاہت تھی جو چھن گئی اور جو نشہ کی وجہ سے چار نماز یں چھوڑ دیتا ہے اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اسے دوزخیوں کا خون اور پیپ پلائے۔

زنا اور بدکاری کی شدّت

زنا کبیرہ گناہ ہے[3] اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَاءَ سَبِيْلًا یعنی زنا کے قریب نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی اور برا راستہ ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان نکل کر اس کے سر کے اوپر سائے کے مانند رہتا ہے اور جب زنا سے الگ ہو جاتا ہے تو ایمان اس کے اندر واپس آجاتا ہے اور[5] یہ بھی آیا ہے کہ جب کوئی زنا کرتا ہے تو اللہ اس سے ایمان ایسے ہی نکال لیتا ہے جیسے کوئی اپنا کرتا اتار دیتا ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف زنا کا ہے۔

---

۱ حدیث ابو امامہ ترغیب ص۲۴۳

۲ حدیث انس ترغیب ص ایضاً

۳ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ ص۲۴۵

۴ قرآن پ۱۵ ربع اول

۵ حدیث ابو ھریرہ کتاب الترغیب ص۲۴۶

۶ حدیث عبد اللہ بن عمر ترغیب ص۲۴۵

اور پوشیدہ خواہش کا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ پچھلی شب میں آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی دعاء کرنے والا ہے جس کی دعاء قبول ہو گیا کوئی طلب کرنے والا ہے جس کی طلب پوری کیجائے اور اس وقت کوئی مسلمان جو بھی دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے مگر زناکار کی دعاء نہیں قبول ہوتی اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ قیامت کے روز زناکاروں کے منہ آگ کی مشعلیں ہو جائیں گی اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ جو زنا کرتا ہے وہ فقیر اور غریب ہو جاتا ہے۔ اور[۴] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شب معراج [۵] ایک تنور کے پاس پہونچا اسمیں جھانک کر دیکھا تو اسمیں ناگہاں ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔ اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی ہے اور جب یہ لپٹ آتی ہے تو جل جاتی ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ زناکار لوگ ہیں۔ اور[۶] یہ بھی آیا ہے کہ میں شب معراج میں ایک قوم کے پاس گذرا اور دیکھا کہ ورم کی وجہ سے ان کے بدن بہت پھولے ہوئے ہیں اور نہایت بدتر حال میں ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ زناکار ہیں۔ اور[۶] یہ بھی روایت ہے کہ میں شب معراج میں ایک قوم کے پاس گذرا جن کے بدن کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے میں نے پوچھا کہ جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کے لئے زینت کرتے ہیں پھر ایک بدبودار کنویں پر گذرا اور اس میں سخت چلانے کی آواز سنی اور پوچھا کہ جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کے لئے زینت کر کے بدکاری کرتی ہیں اور یہ بھی[۷] آیا ہے کہ زناکار بت پرست کے برابر ہے اور اس میں شک نہیں کہ زنا شراب پینے سے بڑھ کر گناہ ہے اور[۸] یہ بھی آیا ہے کہ میری امت خیر پر رہے گی جب تک ان میں ولدالزنا نہیں پھیلیں گے اور جب ولدالزنا پھیل جائیں گے تو سب پر عذاب آئے گا یعنی زانی اور غیر زانی پر۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جب کسی قوم میں زنا اور دبار ظاہر ہو تو اس نے اپنے اوپر عذاب اتار لیا اور یہ بھی آیا ہے کہ جو عورت اپنی قوم پر ناجائز اولاد داخل کرے گی وہ

---

[۱] حدیث عثمان ترغیب ص ایضاً [۲] حدیث ابن عمرؓ ترغیب ص ایضاً۔

[۳] حدیث سمرہ بن جندبؓ ترغیب ص ایضاً [۴] حدیث ابوامامہ ترغیب ص ۲۴۷

[۵] حدیث راشد کتاب ص ایضاً [۶] حدیث انس کتاب ص ایضاً۔

[۷] حدیث میمونہ ترغیب ص ۲۴۷

[۸] حدیث ابن عباس ترغیب ص ۲۴۸

جنت کی خوشبو نہیں پائے گی اور یہ بھی آیا ہے کہ تین اشخاص جنت میں نہیں جائیں گے ایک ناداں متکبر، دوسرا بڈھا زنا کار اور تیسرا جھوٹا بادشاہ اور یہ بھی آیا ہے کہ بوڑھا زناکار جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو ہزار سال کی راہ سے آتی ہو گی۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین بوڑھے زناکار کو لعنت کرتی ہیں اور زناکاروں کی شرمگاہوں سے ایسی بدبو آئے گی کہ اس بدبو سے اہل جہنم بھی تکلیف پائیں گے۔ اور پریشان ہوں گے اور یہ بھی آیا ہے کہ قیامت کے روز ایک سخت بدبو آئے گی جس سے نیک و بد سب کو تکلیف ہوگی اور لوگ اس بدبو سے سخت پریشان ہوں گے اور ناک میں دم آجاتے گا پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا جس کی آواز سب سنیں گے وہ کہے گا کہ جانتے ہو یہ بدبو کیسی ہے وہ جواب دیں گے کہ ہم نہیں جانتے بخدا اس سے ہمارا ناک میں دم ہے تو ان سے کہا جائے گا کہ خبردار ہو یہ زانیوں اور بدکاروں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے جو زنا کر کے بغیر توبہ کئے اللہ سے ملے ہیں۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے کبیرہ گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارا خدا کا شریک قرار دینا حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے مار ڈالنا۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ جو اپنے ہمسایہ کی عورت کے ساتھ زنا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز نہیں دیکھے گا اور نہ اس کو پاک کرے گا اور فرمائے گا کہ دوزخیوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم زنا کو کیا سمجھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ناجائز ہے اللہ اور اس کے رسول نے ناجائز کیا ہے لہذا یہ قیامت تک کے لئے ناجائز ہے پھر آپ نے فرمایا کہ دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنے

---

۱ حدیث ابوھریرۃ ترغیب ص ایضًا
۲ حدیث ابن عمر ترغیب ص ۲۴۷
۳ حدیث ابن مسعودؓ ترغیب ص ۲۴۴
۴ حدیث ابن عمر ترغیب ص ایضًا
۵ حدیث مقداد کتاب ایضًا ص ۲۴۵

آسان ہے۔ اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص ایسی عورت سے زنا کرے جس کا شوہر غائب ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک سانپ مامور کرے گا جو اسے قیامت تک ڈستا رہے گا۔ اور آپ[2] نے یہ بھی فرمایا ہے کہ غازیوں کی بیویاں اپنی ماؤں کے برابر[3] حرام ہیں اور جو غازی کے پیچھے رہ جائے اور اس کی بیوی سے زنا کرے وہ قیامت کے روز کھڑا کیا جائے گا اور غازی اس کی جس قدر نیکیاں چاہے گا لے لیگا اور اگر کوئی خوبصورت حسب نسب والی عورت کسی کو زنا کی دعوت دے اور وہ خدا کے ڈر سے نہ کرے تو قیامت کے روز اللہ کے سائے میں ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ بنو اسرائیل میں ایک شخص کفل نام کا بڑا گنہ گار تھا ایک عورت اس کے پاس آئی اور اسے سات اشرفیاں دیا کہ وہ اس سے زنا کرے اور جب اس نے اس کے ساتھ زنا کا ارادہ کیا تو وہ عورت خدا کے ڈر سے لرزنے لگی اور رونے لگی اس نے پوچھا کہ روکیوں رہی ہو؟ اس نے کہا میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا ہے لیکن ضرورت نے مجھے مجبور کر دیا اس نے کہا کہ خدا کے ڈر سے تم ایسے لرز رہی ہو تو مجھے زیبا ہے کہ تم سے زیادہ خدا سے ڈروں، جاؤ میں نے جو کچھ تمہیں دیا ہے تمہیں بخشدیا بخدا اس کے بعد گناہ نہیں کروں گا پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا اور سویرے لوگوں نے اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ اللہ نے کفل کو بخشدیا اور[5] یہ بھی آیا ہے کہ جو اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

لواطت کا گناہ

حضرت[6] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر قوم لوط کے عمل کا بہت زیادہ

---

[1] حدیث ابو قتادہ ترغیب ص۴۳۵

[2] حدیث بریدہ ترغیب ص ایضاً۔

[3] حدیث ابوہریرہ ترغیب ص ایضاً۔

[4] حدیث ابن عمرؓ کتاب الترغیب مطبوعہ فاروقی ص۴۳۸

[5] حدیث ابوھریرہ ورافع کتاب الترغیب والترھیب مطبوعہ فاروقی ص۴۳۸

[6] حدیث جابر ترغیب ص۴۵۰

ڈر ہے مبادا میری امت اسمیں ملوث نہ ہو جائے۔ اور[۱] یہ بھی آیا ہے کہ جس قوم میں بجائی ہوتی ہے اس میں طاعون آتا ہے اور[۲] یہ بھی آیا ہے کہ جب زنا کی کثرت ہوتی ہے تو بندے بہت ہو جاتے ہیں اور جب لواطت کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ خلقت سے اپنی حفاظت اٹھا لیتا ہے۔ اور اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ کس نالے میں ہلاک ہوتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی مخلوق میں سات لوگوں کو ساتوں آسمان کے اوپر سے لعنت کی ہے اور ان میں تین شخص پر لعنت کو دہرایا ہے اور ان میں سے ہر ایک کو بے حد لعنت کی ہے فرمایا کہ جو لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل کرتا ہو اس پر لعنت ہے اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبیحہ کرتا ہو اس پر لعنت ہے اور جو چوپائے سے بدکاری کرتا ہے اس پر لعنت ہے اور جو والدین کی نافرمانی کرتا ہو اس پر لعنت ہے اور جو ماں بیٹی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھتا ہو اس پر لعنت ہے اور جو زمین کی حدیں توڑتا ہے اس پر لعنت ہے اور جو غیر کو اپنا باپ بتلاتا ہو اس پر لعنت ہے۔ اور[۳] یہ بھی آیا ہے کہ چار طرح کے لوگ ہیں جن پر سویرے شام اللہ کا غضب ہوتا ہے جو مرد عورتوں کا لباس پہنتے ہیں اور جو عورتیں مردوں کا لباس پہنتی ہیں اور جو چوپائے سے بدکاری کرتا ہے اور جو مرد سے بدکاری کرتا ہے۔ اور[۴] یہ بھی آیا ہے کہ جو مرد یا عورت سے بدکاری کرتا ہے اس کا کلمہ قبول نہیں ہے اور آپ نے فرمایا کہ حیاء کرو اللہ سچائی سے حیا نہیں کرتا اپنی عورتوں سے دُبر میں زنا نہ کرو اور یہ بھی آیا ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے جو اپنی بیویوں سے دُبر میں زنا کرتا ہے اور[۵] یہ بھی آیا ہے کہ جو عورت کی دبر میں زنا کرتا ہے وہ کافر میں ہو جاتا ہے۔

ف[۶] لوطی کی سزا میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ زنا کی سزا دیجائے گی اور بعضوں کا خیال ہے کہ اسے سنگسار کیا جائے گا چاہے محصن ہو یا نہ ہو اور

---

۱ حدیث ابوھریرہ کتاب زص ایضًا۔
۲ حدیث ابوھریرہ ترغیب ص۲۵۰
۳ حدیث ابوھریرہ کتاب الترغیب ص۲۵۰ ۴ حدیث عمر کتاب زص ایضًا
۵ حدیث ابوھریرہ ترغیب ص ایضًا
۶ مضمون ترغیب ص۲۵۱

بعضوں کے نزدیک اس کی سزا قتل ہے فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیا جائے گا اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی بن ابو طالب کا قول ہے کہ اسے جلا دیا جائے گا۔

کبیرہ گناہوں کا بیان

حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات مہلک گناہوں سے بچتے رہنا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ سات گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ۲ جادو کرنا۔ ۳ کسی کا ناجائز خون کرنا ۴ سود کھانا۔ ۵ یتیم کا مال کھانا۔ ۶ جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور پاکدامن عورت کو الزام لگانا اور زنا کرنا، چوری کرنا، شراب پینا، کسی کی چیز جھپٹ لینا اور مال غنیمت میں خیانت کرنا اور حدیث[2] میں آیا ہے کہ چار چیزیں نفاق کی پہچان ہیں۔ امانت میں خیانت کرنا، جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا اور جھگڑے میں گالی دینا، بیوفائی کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور نماز چھوڑنا۔

ف کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر عذاب کی وعید آتی ہے اور جس پر لعنت وارد ہوتی ہے اور بعضوں کے نزدیک کبیرہ گناہوں کی کوئی حد معین نہیں ہے اور کبھی صغیرہ گناہ بھی اصرار سے کبیرہ گناہ ہو جاتا ہے۔

صغیرہ گناہوں کا بیان

حضرت[3] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے تو وہ دھبہ زیادہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے اور فرمایا[4] کہ چھوٹے گناہوں سے بچتے رہنا کیوں کہ وہ

---

۱ حدیث ابو ہریرہ مشکوٰۃ باب الکبائر فصل اول۔

۲ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ مشکوٰۃ باب و فصل ایضاً

۳ حدیث ابو ہریرہ کتاب الترغیب ص ۴۵۵

۴ حدیث سعد کتاب و ص ایضاً

قیامت کے روز یکجا ہو کر ہلاک کر ڈالیں گے۔[۱] حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ حنین سے واپسی کے وقت ایک بیابان میں اترے جس میں کوئی چیز نہیں تھی آپ نے فرمایا کہ لکڑیاں یکجا کر و جو شخص جو بھی پائے لائے۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک ڈھیر لگ گیا جس سے انہوں نے روٹیاں پکائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے ہی انسان کے گناہ فراہم ہو جاتے ہیں۔ اسلئے انسان کو اللہ سے ڈرنا چاہیئے نہ صغیرہ گناہ کرنا چاہیئے نہ کبیرہ اسلئے کہ سب اس پر شمار کئے جاتے ہیں۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ انسان اپنے گناہ کی وجہ سے روزی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت[۲] میں ہے کہ ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ یعنی اگر اللہ لوگوں کو ان کے گناہ پر پکڑتا تو روے زمین پر کوئی جاندار نہیں چھوڑتا پھر فرمایا کہ نجاست کا کیڑا بھی انسانوں کے گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے اور[۳] یہ بھی آیا ہے گناہ کی وجہ سے آیا ہوا علم بھول جاتا ہے۔ اور[۴] یہ بھی آیا ہے کہ چھوٹے گناہوں سے بھی ڈرتے رہو کیونکہ اللہ کے ہاں اس پر بھی سوال ہوگا۔

مسلمانوں کی حاجت روائی کا ثواب

رسول[۵] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن کو دوسروں کی حاجت روائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے لوگ اپنی ضرورت اور حاجت کے لئے ان کے پاس جاتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے عذاب سے امن میں رہیں گے۔ اور[۶] یہ بھی آیا ہے کہ کچھ لوگوں کو اللہ نے کچھ خاص نعمتیں دی ہیں اور بندوں کے فائدے کے لئے ان کے پاس وہ نعمتیں برقرار رکھتا ہے جبکہ اس سے صرف کرتے رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں چھین لیتا ہے

---

۱ حدیث ثوبان کتاب ایضاً ۲ حدیث ابن مسعود ترغیب ص ۴۵۵

۳ حدیث ابن مسعود ترغیب ص ۴۵۵

۴ حدیث ابن مسعود ترغیب ص ایضاً

۵ حدیث عائشہؓ ترغیب ص ۴۵۸

۶ حدیث عمر ترغیب ص ۴۸۰

۷ حدیث ابن عمر ترغیب ص ۴۸۲

اور دوسروں کو دیدیتا ہے یعنی مالدار اگر دوسرے کی حاجت روائی نہیں کرتا تو اس کا مال جاتا رہتا ہے۔ اور یہ[1] بھی آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے اسے دس برس اعتکاف کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے اور یہ[2] بھی روایت ہے کہ جو مظلوم کے ساتھ اس کا حق ثابت کرنے کے لئے چلتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے پاؤں پل صراط پر ثابت رکھے گا جب کہ لوگوں کے پاؤں پھسلیں گے اور یہ[3] بھی آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کر کے اسے درست کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اوپر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے جو اس کے لئے سویرے سے شام تک دعا کرتے ہیں اور ہر قدم پر اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک[4] درجہ بلند ہوتا ہے اور یہ[5] بھی آیا ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ستر[6] نیکیاں لکھتا ہے اور ستر برائیاں دور کرتا ہے یہاں تک کہ اس سے جدا ہو کر واپس آتا ہے پھر اگر اس کے ہاتھوں سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو تمام گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اسی دوران انتقال کر جاتے تو بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔ اور[7] یہ بھی آیا ہے کہ جو بادشاہ کے پاس اپنے مسلمان بھائی کا نیکی میں یا مشکل آسان کرنے میں وسیلہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز پل صراط پار کرنے میں اس کی مدد کرے گا۔ جب کہ لوگوں کے پاؤں پھسلیں گے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو نیکی یا خوشی حاصل کرنے میں بادشاہ کی طرف اپنے مسلمان بھائی کا وسیلہ ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے بلند درجات میں داخل کرے گا اور یہ[8] بھی آیا ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا دل کسی بات سے خوش کر دیتا ہے قیامت کے روز اسے اللہ تعالیٰ خوش کرے گا۔ اور یہ[9] بھی آیا ہے کہ فرضوں کے بعد گناہوں کی مغفرت

۱۔ حدیث ابن عباس کتاب رص ایضاً

۲۔ حدیث ابن عمر ترغیب ص ۳۸۲

۳۔ حدیث ابن عمر ابو ھریرہ ترغیب ص ۳۸۲

۴۔ حدیث ابن عباس ترغیب ص ۳۸۳

۵۔ حدیث عائشہ کتاب رص ایضاً

۶۔ حدیث انس رحسن ترغیب ص ۳۸۲

۷۔ حدیث عمرؓ ترغیب ص ۳۸۴

کے لئے افضل عمل سب مسلمانوں کا دل خوش کرنا ہے یعنی اگر ننگا ہو تو اسے کپڑا پہنا دینا اور بھوکا ہو تو پیٹ بھر کھلا دینا یا اس کی ضرورت پوری کر دینا یا اس کی کوئی مشکل آسان کر دینا یا اس کا قرض ادا کر دینا اور آپ نے فرمایا کہ اللہ کا سب سے پیارا وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچاتا ہو، اور یہ بھی آیا ہے قیامت کے روز کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے تو ایک شخص جنتی کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کہ اے فلاں تو مجھے پہچانتا ہے وہ پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گا کہ میں وہی ہوں جس سے تم نے وضو کے لئے پانی کا سوال کیا تھا اور میں نے تجھے پانی دیا تھا اور وہ جنتی اس کی سفارش کرے گا۔ پھر ایک شخص کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا اے فلاں تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ جواب دے گا میں وہی ہوں جسے تم نے فلاں فلاں کام کے لئے بھیجا تھا اور میں نے تمہاری ضرورت پوری کر دی تھی اور وہ بھی اس کی سفارش کرے گا اور ان کی سفارش اس کے بارے میں قبول ہو گی۔ اور یہ[2] بھی آیا ہے جو کسی کام میں کسی بندے کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قدم اس روز ثابت رکھے گا جس روز لوگوں کے پاؤں پھسلیں گے۔
اور یہ[3] بھی روایت ہے کہ جب کوئی کسی مومن بندے کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ کی عبادت و توحید کرتا ہے اور جب وہ بندہ قبر میں جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ تم مجھے نہیں پہچانتے؟ وہ پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے کہ میں وہ خوشی ہوں جس سے تم نے فلاں کا دل خوش کیا تھا آج تنہائی میں میں تیرا غمخوار ہوں گا اور تمہیں منکر و نکیر کا جواب سکھاؤں گا اور تجھے قول ثابت یعنی کلمہ توحید پر ثابت رکھوں گا اور قیامت کے روز جہاں تم حاضر ہوں گے تمہارے ساتھ حاضر رہوں گا اور اللہ سے تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تمہیں تمہارا ٹھکانا دکھلاؤں گا

---

۱ حدیث عبد اللہ بن عمرو کتاب ص ایضاً

۲ حدیث انس کتاب ص ایضاً

۳ حدیث ابن عمر ابو ہریرہ وغیرہ ص ۴۸۳

۴ حدیث جعفر بن محمد کتاب ص ۴۸۴

بعض آداب کے ثواب

حضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان اچھی سیرت اور نیک عادت کی وجہ سے آخرت کے بڑے درجے اور بلند رتبے پائے گا حالانکہ عبادت میں کمزور ہوگا اور بری عادت کی وجہ سے جہنم کے نچلے طبقے میں ڈالا جائے گا اور[2] یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ نے جسے نیک سیرت اور نیک صورت پیدا کیا ہے اسے آگ نہیں جلائے گی اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے میرے دوست اپنی عادت وخصلت نیک رکھ اگرچہ کافروں کے ساتھ ہو اور میرا یہ پہلے سے فیصلہ ہے کہ جس کی سیرت اچھی ہوگی اسے اپنے پاس کے سائے میں رکھوں گا اور اسے پاک دربار سے شربت پلاؤں گا اور اسے اپنے نزدیک رکھوں گا اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ خاموشی اور اچھی سیرت کے برابر کوئی عمل نہیں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جس عورت کے دو خاوند ہوں یعنی ایک سے اس کا عقد ہوا اور اس کے انتقال کے بعد دوسرے شخص سے ہوا تو وہ اس کو ملے گی جو نیک خو ہوگا اور[5] یہ بھی آیا ہے کہ اچھی سیرت اور اچھی عادت گناہوں کو دور کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو تباہ کر دیتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ کے نزدیک بری عادت سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کیونکہ ہر گناہ کی توبہ ہے لیکن بے سلوک کی توبہ نہیں اسلئے کہ بدسلوک ایک گناہ سے توبہ کرتا ہے تو دوسرے میں پڑ جاتا ہے اور[6] یہ بھی آیا ہے کہ بری عادت ایک نحوست اور بے برکتی کا سبب ہے اور[7] حدیث میں آیا ہے کہ جو لوگوں سے نرمی سے پیش آتا ہے اور نرم سلوک کرتا ہے وہ جہنم پر حرام ہے

---

۱ حدیث انس ترغیب ص۴۸۶۔
۲ حدیث ابوھریرہ ترغیب ص۴۸۸
۳ حدیث انس کتاب الترغیب ص۴۸۷
۴ حدیث انس کتاب ایضاً ص۴۸۸
۵ حدیث ابن عباس کتاب رمــ ایضاً۔
۶ حدیث عائشہؓ ترغیب ص۴۸۹
۷ حدیث جابر کتاب رمــ ایضاً
۸ حدیث ابن مسعود صفوان ترغیب ص۴۵۰

یعنی جہنم کی آگ اسے نہیں جلائے گی اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جب اللہ قیامت کے روز سب مخلوقت کو یکجا کرے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اہل فضل کہاں ہیں ؟ تو کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور جلدی سے جنت کی طرف چل دیں گے تو فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور سوال کریں گے کہ تم کون لوگ ہو کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جنت کی طرف جلد چلے جا رہے ہو تم کون لوگ ہو ؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم اہل فضل ہیں۔ فرشتے سوال کریں گے کہ تمہارا کیا فضل ہے ؟ وہ جواب دیں گے کہ جب کوئی ہم پر ظلم کرتا تھا تو صبر کرتے تھے اور جب کوئی ہم سے برائی کرتا تو ہم نظر انداز کر جاتے تھے پھر ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں چلے جاؤ۔

توبہ کا ثواب

توبہ کا بیان پہلے بھی آیا ہے یہاں کچھ زائد مضامین بیان کئے جا رہے ہیں۔ حضرت[2] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچھم میں ستر سال کی راہ کے برابر ایک دروازہ ہے جسے اللہ نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے کے دن کھول رکھا ہے اس کا نام توبہ کا دروازہ ہے اور وہ بند نہیں ہوگا جبتک آفتاب نہیں چڑھے گا یعنی اس وقت سے پہلے جو بھی توبہ کرے گا قبول ہوگی۔ اور[3] یہ بھی آیا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سات بند ہیں اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے اور[4] یہ بھی آیا ہے کہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک جان منہ میں نہیں آجاتی ، اور یہ بھی آیا ہے کہ جب بندہ اپنی گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ کا محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضاء کو بھی اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور زمین سے اس کے گناہوں کے نشان مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز اللہ سے ملے گا اور اس کی گناہ کا کوئی گواہ نہیں ہوگا۔

---

[1] حدیث عمرو بن شعیب ص ایضًا۔

[2] حدیث صفوان ترغیب ص۵۶۰

[3] حدیث عبداللہ بن مسعود ترغیب ص۵۶۰

[4] حدیث عبد اللہ بن عمرؓ ترغیب ص۵۸۱

اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جس نے گناہ سے توبہ کر لیا گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور نادم ہونا بھی توبہ ہے۔ حضرت[2] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کسی گناہ پر نادم ہوتا ہے تو استغفار کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور جو زبان سے توبہ کرتا ہے اور گناہ پر ثابت رہتا ہے وہ اللہ سے مذاق کرتا ہے اور[3] یہ بھی آیا ہے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کئے اور اس نے توبہ کرنا چاہا اور اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم کو پوچھا کسی نے اسے ایک درویش کو بتایا وہ درویش کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ننانوے خون کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں! اس نے اسے بھی قتل کر دیا پھر پوچھا کہ روئے زمین پر بڑا عالم کون ہے؟ کسی نے اسے ایک عالم بتایا اور اور وہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے سو خون کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں توبہ کو کوئی چیز نہیں روک سکتی فلاں زمین پر جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تم بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کرو اور اپنی زمین کی طرف نہ آنا کیونکہ وہ بری زمین ہے اور وہ وہاں چلا یہاں تک کہ جب آدھا راستہ طے کر لیا تو اس کے پاس ملک الموت آئے اور اس کی جان قبض کر لی۔ اور رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں لڑنے لگے رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ وہ تائب ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آیا تھا یعنی اسے ہم لیجائیں گے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی یعنی قابل رحم نہیں تو اللہ نے انسانی صورت میں ایک فرشتہ بھیجا دونوں فریق نے اسے منصف مان لیا اس نے کہا کہ دونوں طرف کی زمین ناپو جس طرف قریب ہوگا وہ انھیں کا رہے گا۔ انہوں نے زمین کی پیمائش کی تو اسے انگلی کی نوک کے برابر نیک آبادی سے قریب پایا اور رحمت کے فرشتوں نے اس کی جان اپنے قبضے میں کر لی۔ اور ایک[4] روایت میں ہے کہ بالشت بھر اسے گاؤں سے قریب پایا تو بھی اسے نیک قرار دیا گیا اور

---

[1] حدیث انس ترغیب ص۔ ایضاً۔

[2] حدیث عائشہ ترغیب ص۵۶۲

[3] حدیث ابن مسعودؓ ترغیب ص۔ ایضاً

[4] حدیث ابو سعید خدریؓ ترغیب ص۵۶۳

[5] حدیث ابو عبید کتاب الترغیب والترهیب مطبوعہ فاروقی دہلی ص۵۱۳

بخشدیا گیا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کوئی چیز توبہ سے نہیں روکتی جب بھی کوئی توبہ کرلے قبول ہو جاتی ہے جب تک آفتاب پچھم سے نہ نکلے اور جان منہ کو نہ آجائے لیکن شرط یہ ہے کہ توبہ خلوص دل سے ہو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور[1] یہ بھی آیا ہے کہ جو اللہ سے بالشت بھر نزدیک ہوتا ہے اللہ اس سے ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہے اور جو ہاتھ بھر اس کے نزدیک ہوتا ہے اس کی طرف کلائی بھر کر نزدیک ہوتا ہے اور جو اللہ کی طرف آہستہ چل کر آتا ہے اللہ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور اللہ بزرگ و بلند ہے۔ اور آپ[2] نے فرمایا کہ توبہ کرنے والے کی مثال اس کی ہے جو کسی ہلاکت خیز بیابان میں اترا اور اس کے ساتھ اس کی سواری تھی جس پر اس کا کھانا لدا تھا اور وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا اور جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ اس کی سواری غائب ہے وہ اٹھ کر ڈھونڈھنے لگا یہاں تک کہ دھوپ اور بھوک سے لاچار ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں اپنے ٹھکانے پھر جاتا ہوں یہاں تک کہ میری موت آجائے وہ واپس آیا اور جان سے ناامید ہو کر درخت کے سائے میں اپنا بازو سر پر رکھ کر سو گیا کہ اسے موت آجائے پھر کچھ دیر بعد بیدار ہوا تو یکایک کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور اس پر اس کا کھانا پینا موجود ہے اس نے اس کی نکیل پکڑ لی اور اسے اتنی خوشی ہوئی کہ اس کی زبان سے بے ساختہ یہ کلمہ نکلا کہ اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں" فرطِ خوشی میں چوک گیا یعنی اسے یہ کہنا چاہیے تھا کہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے"۔ لیکن فرطِ خوشی میں یہ کلمہ اس کے منہ سے نکل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا سے توبہ کرتا ہے اللہ اس سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے فقط۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

تمت

---

[1] حدیث یزید بن مشعم کتاب رص ایضًا۔

[2] حدیث انس ترغیب ص ۵۶۱ ۱۲-۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ

دعائیں اور اذکار

قرآن و حدیث کی روشنی میں

یاد رہے کہ ذکر، وظیفہ اور ورد، دراصل دعا ہی کے نام ہیں، اور دعا کے معنی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بلا شرکت غیرے اپنی حاجتیں مانگنا، دکھ، درد، مصیبت، تنگی، فقر و فاقہ، مرض، قرض، کرب، غم، اندوہ، مشکل، بدحالی، پریشانی، بے روزگاری، قحط، وباء اور آفات و بلیات میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرنا، حدیث شریف میں دعا کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اور اس کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ دعا تو عبادت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

"اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ (صرف) مجھ (ہی) سے مانگو۔ کہ میں تمہاری دعا قبول کروں۔ یقیناً جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں، وہ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر۔" (حصن حصین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کے نزدیک بہت پیارا سوال (دعا) یہ ہے کہ انسان اللہ سے اپنی عافیت مانگے۔" (ترمذی) حضورؐ نے فرمایا "یقیناً دعا رفع کرتی ہے اس بلا کو جو اتری ہو۔ اور جو (ابھی) نہ اتری ہو۔ اور جب بلا اترتی ہے تو دعا اس کا مقابلہ کرتی اور اسے روکتی ہے (طبرانی) حضورؐ نے فرمایا۔ خدا کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ نہیں ہے

(ابن ماجہ)۔ حضورؐ نے فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا۔ خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے۔ (حصن حصین)۔ حضورؐ نے فرمایا۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دین کا ستون ہے۔ اور آسمان و زمین کا نور ہے۔ (حاکم)۔ حضورؐ نے فرمایا۔ دعا مانگنے سے عاجز نہ بنو (یعنی دعا مانگنا چھوڑ نہ دو کہ مطلب براری نہیں ہوئی) کیونکہ کوئی دعا کرتے ہوئے ہلاک نہیں ہوتا۔ اور جو چاہے کہ اس کی دعا سختیوں اور مشکلوں میں قبول ہو۔ تو اسے لازم ہے کہ وہ آسائش اور کسائش رزق کے وقت کثرت سے دعا کرتا رہے۔ (ابن حبان)

پس ہمیں خدا کی جناب میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم دنیا میں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہیں۔ اور پیش آمدہ امور سے متعلق کوئی کوشش نہ کریں۔ اور اسباب سے بے نیاز ہو جائیں۔ بلکہ ہمیں ہر امکانی کوشش بھی ضرور کرنی چاہیئے اور ساتھ ہی خدا کے حضور دعا بھی۔ تاکہ مساعی اور اسباب بار آور ہوں۔ کیونکہ کوشش اور اسباب کا نتیجہ پیدا کرنا اللہ کے اختیار میں ہے جس کے لئے دعا ضروری ہے۔

دُعا کے آداب

اوراد و وظائف پڑھنے اور دعا مانگنے والوں پر سب سے پہلے یہ واجب ہے۔ کہ ان کا کھانا اور پہننا کسب حلال سے ہو۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی شخص (مثلاً) دس درہم کا کپڑا خریدے۔ اور ان میں ایک درہم حرام (کی کمائی) کا ہو۔ تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا۔ خدا اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔ (بیہقی)

غور فرمائیں! کہ جب کسب حرام کے لباس کے سبب خدا نماز قبول نہیں کرتا۔ تو دعا۔ ورد۔ وظیفہ وغیرہ کس طرح قبول اور بار آور ہو سکتے ہیں؟ اس طرح یاد رکھیں۔ کہ لقمہ حرام کے باعث بھی اوراد و اذکار اور وظائف و ادعیہ قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔

تیسری چیز دعا مانگنے اور وظائف پڑھنے والوں کے لئے زبان کو قابو میں رکھنا از بس ضروری ہے۔ کہ جھوٹ بولنے سے تمام اثر اذکار، اور اوراد کا جاتا رہتا ہے۔ اور یہ بات بھی یاد رہے

کہ دوران اذکار و دعا یقین، خلوص، استحضار، اور توجہ الی اللہ قبولیت میں اثر تمام رکھتی ہے۔

شرکیہ وظائف

اوراد و وظائف اور دعا چونکہ عبادت ہے، اس لئے وہی اوراد و وظائف جائز ہیں۔ جن میں صرف خدا ہی کی جناب میں خطاب، ندا، دعا، اور پکار ہو۔ خوب یاد رکھیں کہ اگر غیر اللہ کی طرف دعا ہوئی تو پھر ایسا وظیفہ خدا کی عبادت میں شرک ہو جائے گا۔ جس سے پڑھنے والے کی عاقبت برباد ہو جائے گی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں حکم فرمایا ہے۔

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ (سورۂ جن) "اللہ تعالےٰ کے ساتھ (دعا، اوراد، اور وظائف میں) کسی (غیر اللہ) کو مت پکارو"

اب ہم مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے پڑھنے کے لئے یہاں خدا تعالےٰ اور اس کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے اوراد اور وظائف اور ادعیہ و اذکار لکھتے ہیں۔ تاکہ وہ ان جواہرات سے دامنِ امید بھر کر مراد کو پہنچیں۔ اذکار کے بحر ذخّار کی یہ موتیوں کی لڑی زیادہ طویل نہیں ہے۔ کہ اس موضوع پر ہم ایک مستقل رسالہ لکھنے کا ارادہ[1] رکھتے ہیں۔ وبیدہ التوفیق۔

ان اوراد و اذکار کو جو بھی اپنی ضرورت کے مطابق آداب و شرائط کی پابندی کے ساتھ پڑھے گا۔ انشاء اللہ وہ ضرور لیلائے کامرانی سے ہم آغوش ہوگا۔

دُعا کی قبولیت کا وقت

یوں تو اللہ تعالےٰ ہر وقت سنتا اور بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے وہ کبھی بھی غافل نہیں اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ ع

صلائے عام ہے آئے جس کا جی چاہے

مگر اپنے فضل و کرم سے اپنی عبادت و مناجات کے خاص خاص وقت مقرر کر دیئے ہیں، ان وقتوں میں دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں ذیل میں درج ہیں۔

[1] الحمد للہ ارادہ پورا ہوا۔ اور دو کتابیں چھپ گئیں، حزب الرسولؐ، رحمت عالمؐ کی دعائیں۔

(۱) ہر رات کا پچھلا حصہ۔ اس وقت خود اللہ تعالےٰ بندوں سے فرماتا ہے کہ تم لوگ مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبُ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيَهٗ، مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرُلَهٗ۔ [۲]

ہمارا پروردگار ہر آخر رات میں آسمان سے دنیا کی طرف آکر فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے۔ جو مجھ سے مانگے میں اسکو دوں۔ کوئی روزی کا طلب گار ہے۔ جو مجھ سے روزی مانگے میں اس کو روزی دوں (بخاری، مسلم) اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رات کی نصف رات اور ثلث اول کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲) جمعہ کی رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ فِىْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً الدُّعَآءُ فِيْهَا مُسْتَجَابَةٌ۔ [۳]

جمعہ کی رات میں ایک ایسی ساعت گھڑی ہے کہ اس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔

(ترمذی) نزول الابرار صا۴۱)

(۳) جمعہ کے دن بھی ایک وقت ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔ [۴] جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جس مسلمان کو نماز پڑھتے ہوئے مل جائے اس میں اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اس کو ضرور دے گا (بخاری مسلم) وہ عصر کے بعد آفتاب کے غروب ہونے تک ہے۔ [۵]

---

[۲] البخاری: ۱۱۴۵ التہجد، مسلم: ۷۵۸ المسافرین، وجمیع اصحاب الستۃ

[۳] ترمذی: ۳۵۷۰ الدعوات، نزل الابرار ص۴۱

[۴] البخاری: ۹۳۵ الجمعۃ، مسلم: ۸۵۲ الجمعۃ وغیرہما

[۵] نیل الاوطار ۱۰۴۸، احمد ج ۲ ص ۲۷۲، ابوداؤد ج ۱ ص ۲۷۵ نسائی ج ۳ ص ۹۹-۱۰۰ باب وقت الجمعہ الحاکم ج ۱ ص ۲۷۹، زاد المعاد ج ۲ ص ۳۸۸ تا ص ۳۹۷

(۴) شب قدر ہے اس کی قرآن وحدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے [۶]

(۵) اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ [۷] دو وقت دعا مردود نہیں ہوتی۔ اذان کے وقت اور جنگ کے وقت۔

(۶) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ [۸] اذان واقامت کے درمیان دعا مردود نہیں ہوتی یعنی مقبول ہوتی ہے۔

(۷) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ [۹] کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

(۸) اقامت کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ [۱۰]
اقامت کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے اور فرمایا سَاعَتَانِ لَا تُرَدُّ فِيْهِمَا عَلٰى دَاعٍ دَعْوَتُهٗ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ وَفِي الصَّفِّ۔ [۱۱]
اقامت نماز کے وقت دعا قبول ہوتی ہے (حاکم)

(۹) جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ [۱۲]

(۱۰) فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے دریافت کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول کس وقت دعا قبول ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا

---

[۶] سورۂ القدر پ۳۰، ترمذی ج ۵ ص ۵۳۲، ابن ماجہ ج ص ۱۲۶۵، احمد ج ۶ ص ۱۸۲، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۴۲۸

[۷] ابوداؤد: ۲۵۴۰ الجہاد، الدارمی: ج ۱ ص ۲۷۲، ابن خزیمہ ۴۱۹ الصلوٰۃ

[۸] ابوداؤد: ۵۲۱ الصلوۃ، احمد ج ۳ ص ۱۵۵، الترمذی: ۲۱۲ الصلوٰۃ ابن خزیمہ: ۴۲۶، ۴۲۷

[۹] الحاکم ج ۱ ص ۵۴۷، نزل الابرار ص ۴۲ [۱۰] احمد ج ۳ ص ۳۴۲

[۱۱] الحاکم ۱ ص ۱۹۸، ترغیب ج ۱ ص ۱۹۱، ابن حبان (۲۶۷ موارد) [۱۲] سابقہ حوالہ ۱۷۶ اسی صفحہ پر

جَوْفُ اللَّیْلِ وَدُبُرُ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَاتِ[۱] ۔ یعنی رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے (ترمذی)

(۱۱) سجدے وقت حالت میں دعا قبول ہوتی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ۔[۲] سجدے میں بندہ اپنے رب کے بہت نزدیک ہوجاتا ہے تو زیادہ دعا مانگا کرو۔

(۱۲) قرآن مجید کی تلاوت اور ختم قرآن مجید کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْئَلِ اللہَ بِہٖ فَاِنَّہٗ سَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْئَلُوْنَ بِہِ النَّاسَ[۳] قرآن مجید پڑھنے والے کو چاہیئے کہ وہ اللہ سے مانگے کیونکہ آئندہ ایسے لوگ ہوں گے کہ قرآن مجید پڑھ کر لوگوں سے مانگیں گے۔

(۱۳) عرفہ کے دن ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خَیْرُ الدُّعَاءِ یَوْمَ عَرَفَۃَ[۴] (ترمذی) عرفہ کا دن دعا کے لئے بہتر دن ہے۔

(۱۴) رمضان شریف کے مہینے میں اور روزہ افطار کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ ثَلَاثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمُ الصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ اَوْحِیْنَ یُفْطِرُ[۵] تین قسم کے لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے ایک روزہ دار کی جس وقت وہ روزہ کھولے وغیرہ۔

(۱۵) بارش کے وقت بارش میں کھڑے ہو کر دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بارش میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے۔[۶]

---

[۱] الترمذی: ۳۴۹۴ الدعوات ب، النسائی فی عمل الیوم: ۱۰۸ [۲] مسلم: ۴۸۲ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۸۷۵ الصلوٰۃ النسائی: ج ۲ ص ۲۵۶ الصلوٰۃ [۳] الترمذی: ۲۹۱۸ ثواب القرآن، احمد ج ۴ ص ۴۳۲، ص ۴۳۳ ص ۴۳۹ [۴] الترمذی: ۳۵۸۵ الدعوات، مالک ج ۱ ص ۴۲۲، مشکوٰۃ برقم ۲۵۹۸ صحیح الجامع ج ۳ ص ۱۲۱ برقم ۳۲۶۹ [۵] الترمذی: ۲۵۲۶ الجنۃ، ابن خزیمہ: ۱۹۰۱ الصوم، ابن ماجہ: ۱۷۵۲ الصوم [۶] الحاکم (صحیح الجامع: ۳۰۷۳) ابوداؤد: ۲۵۴۰ الجہاد، الأم ج ۱ ص ۲۲۳، ص ۲۲۴

(۱۶) زمزم کا پانی پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (دار قطنی حاکم)[1]

(۱۷) مرغ کی آواز کے وقت[2] (بخاری مسلم) اور مسلمانوں کے اجتماع ذکر الٰہی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے[3]

(۱۸) امام کے غیر المغضوب علیہم والا الضالین پڑھ کر آمین کہنے کے بعد۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی تو اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (بخاری مسلم)[4]

دُعا کے قبول ہونے کے مُقامات

کس کس جگہ دعا کرنے سے دعا مقبول ہوتی ہے وہ مقامات یہ ہیں۔

(۱) بیت اللہ شریف (۲) مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم (۳) بیت المقدس میں دعا قبول ہوتی ہے[5]

(۴) رکن و مقام ابراہیم کے درمیان دعا قبول ہوتی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ مُلْتَزَمٌ مَا یَدْعُوْا بِہٖ صَاحِبُ عَاھَۃٍ اِلَّا بَرِئَ[6]

رکن و مقام کے درمیان ملتزم ہے۔ اس جگہ جو بیمار مصیبت زدہ دعا کرے گا اچھا ہو جائے گا۔ (طبرانی بحوالہ نزول الابرار ص ۴۵)

---

[1] ابن ماجہ: ۳۰۶۲، احمد ج ۳ ص ۳۵۷، ارواء الغلیل ج ۴ ص ۳۲۰ برقم ۱۱۲۳، الحاکم ج ۱ ۴۷۳، الدار قطنی ج ۲ ص ۲۸۹، [2] البخاری: ۳۳۰۳ بدء الخلق، مسلم: ۲۷۲۹ الذکر، ابو داؤد ج ۴ ص ۳۲۷، ترمذی ج ۵ ص ۵۰۸ [3] مسلم: ۲۶۹۹ الذکر، ابو داؤد: ۴۹۴۶ الأدب، الترمذی ۱۴۵۲ الحدود، بخاری: ج ۷ ص ۱۶۸ الدعوات باب فضل ذکر اللہ [4] البخاری: ۷۸۰ الأذان، مسلم: ۴۰۹، ۴۱۰ الصلوٰۃ، ترمذی: ج ۲ ص ۲۵۴، ابو داؤد ج ۲ ص ۲۰۴، احمد: ج ۴ ص ۳۴۰ [5] تحفۃ الذاکرین فی عدۃ الحصن والحصین للشوکانی ص ۵۷، ۵۸ [6] الطبرانی فی الکبیر (المجمع ج ۳ ص ۲۴۶) نزل الابرار ص ۴۵، تحفۃ الذاکرین ص ۵۸

(۵) بیت اللہ شریف کے اندرونی حصہ میں، حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں جب داخل ہوئے تو اسکے گوشوں میں دعا کی۔ [1]

(۶) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہ زمزم کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو فرمایا۔

اِنْ شَرِبْتَہُ لِتَسْتَشْفِیَ شَفَاکَ اللہُ وَاِنْ شَرِبْتَہُ لِیُشْبِعَ اَشْبَعَکَ اللہُ وَاِنْ شَرِبْتَہُ لِیَقْطَعَ ظَمَأَکَ قَطَعَہُ اللہُ [2] (دارقطنی)

اگر زمزم کو حصول شفا کے لئے پیو گے تو اللہ تعالےٰ شفا دے گا اور اگر آسودگی کے لئے پیو گے تو اللہ تعالےٰ آسودہ کردے گا۔ اور اگر پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ پیاس بجھا دے گا۔ (دارقطنی)

(۷) صفا و مروہ پہاڑی پر۔ حدیث میں ہے۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقِیَ عَلَی الصَّفَا فَوَحَّدَ اللہَ وَکَبَّرَ وَھَلَّلَ ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَۃِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا۔ [3]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر اللہ کی وحدت و عظمت اور تہلیل بیان فرمائی۔ پھر اسکے درمیان دعا کی اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا۔ (۸) جہاں سعی کی جاتی ہے [4] (۹) مقام ابراہیم کے پیچھے [5] (۱۰) عرفات میں [6] (۱۱) مشعر الحرام مزدلفہ میں [7]

---

[1] البخاری: ۳۹۷ الصلوٰۃ القبلہ، مسلم: ۱۳۲۹ الحج

[2] الحاکم ج ۱ ص ۴۷۳ المترغیب ج ۲ ص ۲۱۰) دارقطنی ج ۲ ص ۲۸۹

[3] مسلم: ۱۲۱۸ فی قصتہ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوداؤد: ۱۹۰۵ فی قصتہ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، النسائی: ج ۵ ص ۱۴۳ الحج

[4] مسلم: ۱۲۱۸ الحج ابوداؤد: ۱۹۰۵ الحج

[5] عدۃ الحصن والحصین ص ۳۷

[6] الترمذی: ۳۵۸۵ الدعوات، مشکوٰۃ برقم: ۲۵۹۵، صحیح الجامع ج ۳ ص ۱۲۱، برقم ۳۲۶۹، مالک ج ۱ ص ۴۲۲

[7] مسلم: ج ۲ ص ۱۸۹ برقم ۸۸۸ الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۲) دونوں جمروں کے پاس یعنی جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد[۱]

کِن کِن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

حدیث شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کے بعض مقبول بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ وہ مقبول بندے جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں یہ ہیں:

(۱) مظلوم مضطر (۲) مسافر (۳) باپ کی دعا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ[۲] تین آدمیوں کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ باپ کی، مسافر کی، مظلوم کی (ترمذی احمد ابو داؤد) (۴) نیک مطیع فرماں بردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لَيُرْفَعُ لِلرَّجُلِ دَرَجَةٌ فَيَقُولُ اَنّٰى لِي هٰذَا؟ فَيَقُولُ بِدُعَاءِ وَلَدِكَ یعنی آدمی کا درجہ بلند ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ اتنا بڑا مرتبہ مجھے کہاں سے ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری اولاد کی دعا کی وجہ سے ــــــ (نزل الابرار ص ۲۶[۳]) (۵) روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے (امام عادل منصف بادشاہ کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَظْلُومُ۔ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ قبول ہوتی ہے۔ روزہ دار کی جب وہ افطار کرے۔ انصاف کرنے والے امام، بادشاہ

۱؎ البخاری: ۱۷۵۱، ۱۷۵۳ الحج، النسائی: ج ۵ ص ۲۷۶ الحج

۲؎ الترمذی: ۱۹۰۵ البر والصلۃ، ابو داؤد: ۱۵۳۶ الصلوٰۃ، احمد ج ۲ ص ۲۵۸، البخاری ج ۳ ص ۹۹، مسلم ج ۱ ص ۵۰، ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۷۰، برقم ۳۸۶۲ احمد ج ۲ ص ۲۵۸

۳؎ البزار (المجمع ج ۱۰ ص ۱۵۳)، نزل الابرار ص ۲۶،

اور مظلوم کی (ابن حبانؒ۔ ابن خزیمہ) (۷) مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کے لئے دعاء کرے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ۔ مسلمان آدمی کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے کرے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ (مسلم[2]) فرمایا اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ غائب کی دعا غائب کے حق میں جلد مقبول ہوتی ہے (ترمذی، ابو داؤد[3])

(۸) تائب، گناہوں سے توبہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔ (مسلم[4]) اور فرمایا:۔ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ[5] ہر رات اور دن میں اللہ تعالیٰ بہت سے بندوں کو آزاد کرتا اور ان میں سے ہر ایک کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ (۹) رات کو جاگنے والا جب یہ دعا پڑھ کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ[6]

جو شخص رات کو جاگنے کے بعد اس دعا کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ تک پڑھے یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور وضو کر کے نماز پڑھے نماز قبول ہوگی (۱۰) آیتہ کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھنے والے کی دعا مقبول ہوتی ہے

---

[1] الترمذی: ۲۵۲۶ الجنۃ ابن خزیمہ ۱۹۰۱ الصوم، ابن ماجہ ۱۷۵۲ الصوم

[2] مسلم: ۲۷۳۳ الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۱۵۳۴ الصلوٰۃ، مثلہ

[3] ابوداؤد: ۱۵۳۵ الصلوٰۃ، الترمذی: ۱۹۸۰ البر ۵۰

[4] ابن ماجہ: ۴۲۵۰ الزہد، الطبرانی (المجمع ج۱۰ ص۲۰۰) المقاصد الحسنہ والصحیحہ: ۶۱۵، ۶۱۶

[5] احمد ج ۲ ص ۲۵۴

[6] البخاری: ۱۱۵۴ التہجد، ابوداؤد: ۵۰۶۰ الادب، الترمذی ۳۴۱۱ الدعوات، الکلم الطیب ص۵۰

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ [۱]
جو مسلمان پڑھے گا۔ اس کی دعا قبول ہوگی (۱۱) حاجی جب تک کہ اپنے گھر واپس نہ آجائے
اس کی دعا قبول ہوتی ہے [۲] (حصن حصین)

تمام مطالب و حوائج کیلئے ایک مجرب التاثیر وظیفہ

دُعائے یونس علیہ السلام

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا ذی النون۔ (حضرت یونس ع) کی مچھلی کے پیٹ میں یہ (آیہ کریمہ) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور جو کوئی مسلمان کسی کام کے لئے یہ دعا پڑھتا ہے خدا تعالےٰ قبول فرمالیتا ہے۔ (ترمذی)

ایک شخص نے عرض کیا۔ اے رسول خدا! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام سے متعلق ہی مخصوص ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تو نے خدا تعالےٰ کی یہ بات نہیں سنی۔ فَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (رواہ احمد) یعنی خدا نے فرمایا۔ کہ ہم نے (اس دعا کے پڑھنے کے سبب) حضرت یونس عؑ کو غم سے نجات دیدی۔ اور اسی طرح ہم (قیامت تک اس آیہ کریمہ کے ساتھ دعا کرنے والے) مومنوں کو (غموں، دکھوں، دردوں سے) نجات دیں گے۔

پس قرآن اور حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ یہ دعا بڑا بھاری وظیفہ ہے۔ ہر قسم کی تکلیفوں مصیبتوں، دکھوں، دردوں، اور اندوہوں، سے نجات پانے کے لئے بڑا کامیاب وظیفہ ہے۔ بغایت مجرب التاثیر، اور نہایت سریع الاثر دعوت ہے۔ تمام اولیاء اللہ اور صلحائے امت کا اسکی

---

[۱] الترمذی: ۳۵۰۵ الدعوات ۸۳، الحاکم ج ۲ ص ۳۸۳، احمد ج ۱ ص ۱۷۰، الکلم الطیب: ۱۲۲
[۲] الحصن والحصین ص ۴۰ بحوالہ جامع ابی منصور، مسند احمد المجمع ج ۴ ص ۱۶

سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق ہے۔

پڑھنے کا طریقہ اسکے پڑھنے کے طریقے اپنے اپنے احوال واشغال کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے کہ ہر روز رات کو بعد نماز عشاء ایک ہزار بار پڑھیں اول آخر تین تین بار درود شریف بھی (قعدۂ تشہد والا) ضرور پڑھیں۔ بارہ روز تک پڑھیں۔ انشاءاللہ اکل حلال اور صدق مقال کی پابندی سے پڑھنے پر کام ہوجائے گا۔ ورنہ چالیس روز تک پڑھیں لیلائے مرام سے ہم آغوش ہوجائیں گے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ اس دعا کو چالیس روز میں سوالاکھ بار کریں جس کی صورت یہ ہے کہ ہر روز تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار پڑھیں۔ اول آخر چند بار درود شریف ضرور ہو۔ خدا کے فضل سے شب غم کی تاریکیوں سے صبح فرح کے انوار ضیا بار ہوں گے۔

تیسرا طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے۔ کہ نماز عشاء کے بعد تاریک مکان میں بیٹھ کر ایک پانی کا پیالہ بھر کر آگے رکھ لیں۔ اس طرح حضرت یونسؑ کے مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے اور دریا کے پانی کا نقشہ کھینچ جائے گا۔ اور بدن اور کپڑوں کی طہارت کے ساتھ باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر نہایت عاجزی، زاری، خضوع، اور استحضار کے ساتھ یہ دعا تین سو بار پڑھیں۔ اور پڑھنے کے دوران میں ہر سو بار کے خاتمے پر پانی میں ہاتھ ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتے رہیں۔ جب پڑھ چکیں تو اکتالیس بار درود شریف بھی پڑھیں۔ اسی طرح اکتالیس روز تک یہ عمل جاری رکھیں۔ خدا کی مہربانی سے ہموم وغموم کے بادل چھٹ کر مطلع امید نظر آجائے گا۔ اور کوئی مشکل اور مصیبت ایسی نہیں جو دور نہ ہو انشاءاللہ الغفار۔

مخلوق کے شر سے بچنے کا حصار

جو شخص چاہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے تمام کاموں میں وکیل اور کفیل ہو۔ اور تمام مخلوق کے ہر قسم کے شر سے اس کو بچائے۔ اور پیش آمدہ مصائب ونوائب اور مہمات اور مشکلات میں اپنی مدد، تائید، وکالت اور کفالت کرے۔ اور بندوں کے دل میں اس کی ہیبت، اور محبت

ڈالے۔ تو اسے یہ وظیفہ پڑھنا چاہیئے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

پڑھنے کا طریقہ ہر روز صبح بعد نماز یا رات کو بعد نماز عشاء اکلِ حلال، صدق مقال، خضوع و خشوع، استحضار و رجوع اور طہارت کی پوری پابندی کے ساتھ گیارہ سو بار پڑھا کریں، اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف، ایک ماہ تک برابر پڑھیں، امور متعلقہ میں خدا کی وکالت اور کفالت کو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے کہ ذات برحق کس طرح کارسازی فرماتی ہے اور کس طرح حفاظتوں اور نگرانیوں کے حصار قائم کرتی ہے۔ اور اگر بطور عادت کے آپ ہمیشہ یہ وظیفہ پڑھتے رہیں۔ تو پھر یقین کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ہر حین و آن اور صبح و شام تمام عمر آپ کا وکیل اور کفیل رہے گا۔ بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ!

دوسرا طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز رات کو یہ ورد مبارک چار سو پچاس (۴۵۰) بار پڑھ کر یہ آیت فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ۔ بھی چھ مرتبہ پڑھیں اور پھر ساتویں دفعہ یہ کہیں۔ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ۔

جو شخص اس طریق پر مداومت اختیار کرے گا۔ وہ خدا تعالےٰ کی مضبوط حفاظت اور نگہبانی میں رہے گا۔ اور اس کی ان امانتوں میں سے شمار کیا جائے گا۔ جو ضائع نہیں ہوتیں۔ اور اپنے تمام اقوال و افعال اور امور و اشغال میں مورد الطاف رحمانی ہوگا۔ اور خدا کے حکم سے مخلوق کی ہر قسم کی ایذا اور شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس کے سب کام خدا آسان کرتا رہے گا۔ اکلِ حلال اور صدقِ مقال کا ہر حال میں خیال رکھیں۔

فراخیِ رزق کے اعمال

پہلا عمل :۔ صبح بعد نماز ایک سو بار درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ پھر یہ آیت ایک سو چھپن (۱۵۶) بار پڑھیں۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا۔ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ط
جو شخص اس عمل پر مواظبت رکھے گا۔ وہ وسعتِ رزق کا نقشہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا فی الواقع خدا اسے ایسی جگہ سے روزی پہنچائے گا۔ جہاں سے ملنے کا اسے وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

دوسرا عمل:۔ وسعت رزق کا ایک اور عمل مجرب ملاحظہ ہو۔ نماز فجر کے بعد گیارہ سو بار یَا مُغْنِیُ پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں اس عمل پر مداومت کرنے والا اپنے لئے وسعتِ رزق کے دروازوں کو کھلا پائے گا۔ حَیِّ لَایَزَالُ اسے رزق اور مال کثرت سے عطا فرمائے گا حضرت شاہ ولی اللہؒ نے شفاء العلیل میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے والد مرشد قدس سرہٗ نے مجھے اس عمل پر مواظبت کی وصیت فرمائی ہے اور اسے غنائے ظاہری اور باطنی کے لئے مجرب کہا ہے۔

متفرق اذکار اور دُعائیں

سفر کی دُعا

جب کوئی سفر کو جانے لگے۔ تو رخصت کرتے وقت مقیم سفر کرنے والے سے مصافحہ کرے۔ اور پھر یہ دعا پڑھے۔ اور پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر رخصت کردے۔ دعا یہ ہے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ ○ (نسائی، ابوداؤد)

سونپتا ہوں میں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری (یعنی اہل وعیال اور مال) اور تیرے عمل کا خاتمہ۔

مقیم کیلئے مسافر کی دُعا

سفر کرنے والا مقیم کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا یُخَیِّبُ اَوْلَا تُضَیِّعُ وَدَائِعَہٗ (طبرانی)

سونپتا ہوں میں تجھے اس خدا کو جو ناکام یا ضائع نہیں کرتا امانتوں کو۔

سوار ہونے کی دُعاء

جب سوار ہونے لگیں۔ (خواہ کوئی سواری ہو۔ گھوڑا تانگہ۔ ٹرام۔ ریل۔ جہاز ہوائی) تو یہ دعا پڑھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ

سب تعریف واسطے خدائے پاک کیلئے ہے جس نے تابعدار کیا ہمارے لئے اس (سواری) کو اور نہ تھے ہم طاقت

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

پانے والے اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کیطرف لوٹنے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ ۝

یا الٰہی تو یار ہے (میرا) سفر میں اور خلیفہ ہے میرے اہل میں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ ۝ (حصن حصین)

یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سفر کی مشقت اور بُری حالت کے پھرنے سے۔

سجدۂ قرآن کی دُعاء

سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ

سجدہ کیا میرے منہ نے واسطے اس ذات کے کہ پیدا کیا اس کو اور صورت دی اس کو اور کھولے کان اس کے اور

بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ۔ (ترمذی)

آنکھیں اسکی ساتھ اپنی قوت اور قدرت کے۔

گھر سے نکلنے کی دُعاء

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ابوداؤد)

شروع اللہ کے نام سے نہیں طاقت پھیرنے کی گناہ سے اور نہ قوت نیکی کرنے کی مگر ساتھ توفیق اللہ تعالےٰ کے۔

گھر میں داخل ہونے کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ

یا الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی گھر میں آنے کی۔ اور بھلائی نکلنے کی ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے

وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔ (النسائی)

ہم اور ساتھ نام اللہ کے نکلے ہم۔ اور اوپر اللہ پروردگار اپنے کے بھروسہ کیا ہم نے۔

رات کو سونے کے وقت کی دُعاء

جب رات کو سونے کے وقت بستر پر آئیں تو یہ دعا پڑھیں

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَكْتَ

ساتھ نام تیرے کے اے رب میرے میں نے (بستر پر) اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے اس کو اٹھاؤں گا۔

نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَھَا وَاِنْ اَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ

اگر قبض کرے تو جان میری (نیند میں) تو بخش دے اس کو اور اگر تو اس کو (زندہ) چھوڑ دے۔ پس نگہبانی کر اس کی

عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ (ابوداؤد)

ساتھ اس چیز کے کہ نگہبانی کرتا ہے تو اس سے اپنے نیک بندوں کی۔

بے خوابی کے لئے دعاء

بعض اوقات ہم رات کو جب بستر پر لیٹتے ہیں۔ تو نیند نہیں آتی۔ کروٹیں لیتے تھک جاتے ہیں۔ لیکن آنکھ نہیں لگتی۔ اور طبیعت بہت بے چین ہو جاتی ہے ایسے وقت کے لئے حضور انور ؐ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ

الٰہی غروب ہوئے تارے اور آرام پکڑا آنکھوں نے اور تو ہمیشہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا نہیں آتی تجھ کو اونگھ

لَا تَأْخُذُكَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ۔ (حصن حصین)

اور نہ نیند اے ہمیشہ زندہ اور سب کے تھامنے والے آرام دے میری رات کو اور سلا دے میری آنکھ کو۔

بِسْمِ اللّٰہ

شروع ساتھ نام اللہ کے۔

ملاحظہ:۔ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائیں۔ اور کھانے کے دوران میں یاد آجائے تو اس طرح پڑھ لیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

کھانے سے فارغ ہو کر پڑھنے کی دُعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ

سب تعریف ثابت ہے اللہ کے لئے تعریف بہت پاکیزہ بابرکت نہ کفایت کی گئی اور نہ چھوڑی گئی اور نہ بے

وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا

پروائی کی گئی اس سے اے پروردگار ہمارے ہماری حمد قبول کر، سب تعریف اللہ کو جس نے کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو اور کیا

وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (حصن حصین)

ہم کو مسلمانوں سے۔

مریض کی شفا کی دُعاء

مریض کے پاس اس دعا کو پڑھیں۔ اور اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر دیں۔

اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا

دور کر دے تکلیف کو پروردگار سب لوگوں کے شفا دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے نہیں ہے شفا

شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ (بخاری)

(کہیں بھی) سوائے تیرے شفا کے ایسی شفا عطا فرما جو نہ چھوڑے بیماری کو۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ۔

یا اللہ شفا دے اسکو۔ یا اللہ عافیت دے اسکو۔ (حصن حصین)

عالم نزع میں تلقین شہادتین

اگر کوئی حالتِ نزع میں ہو۔ تو اسکے پاس سب کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا چاہیئے، اور بار بار پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ بھی سن کر پڑھے، اور اس کا آخر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو۔ مشکوٰۃ میں فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط تلقین کروان شخصوں کو کہ قریب مرنے کے ہیں کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ط جس کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین بھی پڑھنی آئی ہے۔ (بلوغ المرام)

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹ کر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ

اے اللہ پیدا کر میرے دل میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے دائیں

عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ

نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے

نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّعَصَبِیْ نُوْرًا وَّ

سراپا نور بنادے اور میری زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور

لَحْمِیْ نُوْرًا وَّدَمِیْ نُوْرًا وَّشَعْرِیْ نُوْرًا وَّبَشَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ

میرے بالوں میں نور اور میری کھال میں نور اور میری جان میں نور اور مجھے بہت بڑا نور عطا کر اور مجھے نور ہی

نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا ہ

بخشتا جا۔ (بخاری شریف)

نوٹ:۔ فجر کی سنتوں کے بعد بیٹھ کر تین بار پڑھنے کی دعا پیچھے گزر چکی ہے۔ یہ دعا لیٹ کر پڑھیں۔ رحمتِ عالم سنتیں پڑھ کر داہنے پہلو پر لیٹتے تھے۔ آپ بھی سنت کے مطابق داہنے پہلو پر لیٹ جایا کریں۔ اور دعا مذکور پڑھا کریں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے موتی

ہر روز مانگنے کی نورانی دعائیں

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ

اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں مگر جس کو تو نے آسان کیا اور تو ہی دشوار کو آسان کرتا ہے

الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

جب چاہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ بردبار کریم کے پاک ہے اللہ پروردگار عرش عظیم کا

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں (جو) پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے اسباب

اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ

تیری رحمت کے اور اسباب تیری بخشش کے اور بچنا ہر ایک گناہ سے اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ

ہر ایک گناہ سے نہ چھوڑ کسی گناہ کو مگر تو اس کو معاف کر دے اور نہ کسی فکر کو مگر تو اس کو دور

لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً

کر دے اور نہ کسی حاجت کو مگر جو تیری مرضی کے مطابق ہو مگر تو اس کو پوری کر دے اے بڑے رحم

هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (حصن حصین)

کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ

اے اللہ تحقیق میں کمزور ہوں تو مجھ کو قوی کر اور میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے اور میں

فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ۝ (حصن حصین)

محتاج ہوں تو مجھے رزق دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ
اے اللہ! تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے اور کاہلی اور نامردی سے اور بے حد

وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ
بوڑھا ہونے سے کہ (سترا بہترا ہو جاؤں) اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے قبر کے عذاب سے، اور پناہ پکڑتا

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۝ (بخاری)
ہوں ساتھ تیرے زندگی اور موت کے فتنے سے۔

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ
اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے سنگدلی سے اور (عبادت کی) غفلت سے اور فقر و فاقہ سے

وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ
اور ذلت اور مفلسی سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے محتاجی اور کفر سے اور نافرمانی سے اور (کتاب و سنت کی)

وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ
مخالفت سے اور نمود سے اور ریاکاری سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بہرا اور گونگا ہونے سے اور دیوانہ ہونے سے اور کوڑھ

وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ ۝ (حصن)
اور تمام بری (لاعلاج) بیماریوں سے اور قرضہ کے بوجھ سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ
اے اللہ! تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے، تیری نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت

وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ۝ (مسلم)
کے بدل جانے سے۔ اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے تمام غصوں سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ
اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبت اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور اس عمل کی محبت

الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ
جو پہنچا دے مجھ کو تیری محبت پر۔ اے اللہ! تو اپنی محبت بہت پیاری کر مجھ کو میری جان کی محبت سے اور میرے

وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۝ (ترمذی)
اہل کی اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِیْشَةً نَقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَمَرَدًّا غَیْرَ

اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے پاکیزہ جینا اور اچھا مرنا اور حشر میں (ایسا) پھرنا جو خوار اور

مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ۝ (طبرانی)

رسوا کرنے والا نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ

اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے

الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط

عذاب سے ہمیں سلامت رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشِّقَآءِ

اے اللہ! ہم پناہ پکڑتے ہیں تجھ سے بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے پلنے سے اور بری

وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ ۝ (بخاری)

تقدیر سے اور (مصیبت پر) دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ

اے اللہ! تو مجھ کو بہت صابر بنا دے اور مجھ کو بہت شاکر کر دے اور مجھ کو میری آنکھوں میں

صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا ۝ (حصن) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا

چھوٹا کر (کہ مغرور نہ ہو جاؤں) اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا کر۔ یا الٰہی! نصیب کر ہمارے لئے خوف اپنا اس

مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ

قدر کہ حائل ہو تو بہ سبب اس کے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے اور نصیب کر ہم

طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا

کو طاعت اپنی اس قدر کہ پہنچائے تو ہم کو بہ سبب اس کے بہشت اپنی میں اور نصیب کر یقین سے

مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا

اس قدر کہ آسان کرے تو بہ سبب اس کے ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور بہرہ مند کر ہم کو ہماری شنوائیوں سے

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا

اور ہماری بینائیوں سے اور ہماری قوت سے جب تک زندہ رکھے تو ہم کو اور بہرہ مندی کو وارث ہمارا اور گردان غصہ ہمارا ان پر کہ ظلم کیا ہم پر

عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا

اور فتح دے ہم کو اس پر کہ دشمنی رکھے ہم سے اور نہ گردان مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ

اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔ (ترمذی)

ہمارا اور نہ نہایت ہمارے علم کی اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو کہ نہ رحم کرے ہم پر۔

قرآن مجید کی دعائیں

ذیل میں قرآن مجید کی وہ دعائیں لکھی گئی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو خود بھی تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ اپنی ضرورتوں کو ہمارے سامنے اس طرح پیش کرو۔ ہم قبول کر کے تمہاری حاجتوں کو پوری کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری فرمائیں۔

ہم بھی اگر انہیں دعاؤں کو پڑھ کر اپنی ضرورتوں کو اللہ کے دربار میں پیش کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ آپ ان دعاؤں کا ترجمہ و فوائد کا نوٹ دیکھ کر اپنی مطلوبہ دعائیں پڑھ لیا کیجئے۔ ہر دعا پر نمبر لگا دیئے گئے ہیں جس سے ہر دعا الگ الگ پہچانی جاتی ہے۔ نماز و غیر نماز میں ہر وقت پڑھ سکتے ہیں مگر رکوع و سجدے کی حالت میں قرآن مجید کی دعائیں نہ پڑھی جائیں کیونکہ اس حالت میں قرآن مجید کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔

طلب ہدایت و نیز بیماری کے لئے شفا کی دعاء

اس سورت کی فضیلت مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ مٰلِكِ

يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷ [1]

خدا کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے۔ جو تمام جہان کی پرورش کرنے والا ہے نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔ مالک ہے دن قیامت کا (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں دکھا ہم کو سیدھا راستہ (یعنی) ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام کیا نہ ان لوگوں کا جن پر تو غصہ ہوا۔ اور نہ ان کا جو بہکنے والے ہیں۔

قبول عبادت، حصولِ ایمان و طلب ہدایت کی دعا

یہ دعا، حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی ہے جو کہ بیت اللہ شریف کے بناتے وقت بالہام خداوندی کی تھی۔

۲ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۲۷ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۲۸ [2]

اے ہمارے پروردگار تو ہم سے قبول فرما۔ تو ہی سننے جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار اور ہم کو بنائے اپنا فرماں بردار۔ اور ہماری اولادوں میں سے بھی ایک جماعت اپنی فرماں بردار بنا اور دکھا ہم کو ہماری عبادت کے طریقے اور ہم پر توجہ فرما۔ بے شک تو ہی توجہ فرمانے والا بڑا مہربان ہے۔

---

[1] سورۂ فاتحہ

[2] سورۂ بقرہ، پ ۱، آیت ۱۲۷، ۱۲۸

قبول ایمان کی دُعاء

حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی دعا ہے۔

۳ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ؎۱

اے ہمارے رب ہم نے مان لیا جو کچھ آپ نے نازل فرمایا اور رسول کی پیروی کی تو ہم کو لکھ لے گواہوں کے ساتھ۔

توفیق قبولیت ایمان کی یہ دعاء ہے۔ جو حضرت نجاشیؓ بادشاہ حبشہ اور ان کے درباری نے کی تھی۔ یہ دو آیتوں میں ہے درمیان میں کچھ الفاظ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

۴ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ؎۲

اے رب ہم تو ایمان لے آئے لکھ لے ہم کو گواہوں کے ساتھ۔ اور ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو داخل کرے گا نیک لوگوں کے ساتھ۔

توفیق عمل صالح، اطمینان قلب کی دُعاء

یہ نیک بندوں کی دعا ہے۔

۵ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ ؎۳

؎۱ سورۂ آل عمران، پ ۳، آیت ۵۳

؎۲ سورۃ المائدہ، پ ۷، آیت ۸۳، ۸۴

؎۳ سورۃ الفرقان، پ ۱۹، آیت ۷۴

اے ہمارے رب تو ہم کو عنایت فرما ہماری بیبیو اور ہماری اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہم کو پرہیز گاروں کا پیشوا۔

انجام بخیر اور عمل صالح کی توفیق کی دُعاء

یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا ہے۔

(۶) رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ [۱]

اے میرے رب تو مجھ کو توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور اس بات کی کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے اور داخل فرما مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں۔

انجام بخیر ہونے کی دعاء

یوسف علیہ السلام کی دعا ہے۔ جو رحلت سے پہلے آپ نے اللہ تعالے کی جناب میں کی تھی۔

(۷) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ [۲]

اے پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے تو ہی میرا آقا ہے۔ دنیا و آخرت میں تو مجھے مسلمان کر کے مار اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔

۱۔ سورۃ النمل، پ ۱۹، آیت ۱۹۔

۲۔ سورۂ یوسف، پ ۱۳، آیت ۱۰۱

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعاء

اس دعا میں دونوں جہاں کی بھلائی طلب کی گئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔

⑧ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ [۱]

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا آگ کے عذاب سے۔

طلب رحم و مغفرت کی دُعاء

یہ رسولوں اور مومنوں کی دعا ہے۔

⑨ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ [۲]

ہم نے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب تجھ سے ہم بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یہ حضرت آدم و حوّا علیہما السلام کی دعا ہے۔ اس دعا میں اپنی خطاؤں معافی چاہی ہے

⑩ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ [۳]

اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا (تو بخش دے) اگر ہم کو نہ بخشے گا اور نہ رحم فرمائیگا تو ہم برباد ہو جائیں گے۔

یہ نیک بندوں کی دعا ہے۔

⑪ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ [۴]

اے پروردگار میں تیرے اوپر ایمان لے آیا تو ہم کو بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

---

[۱] سورۂ بقرہ، پ ۲، آیت ۲۰۱۔ [۲] سورۂ بقرہ، پ ۳، آیت ۲۸۵۔ [۳] سورۂ اعراف، پ ۹، آیت ۲۳

[۴] سورۂ مومنون، پ ۱۸، آیت ۱۰۹

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا بتائی گئی :

⑫ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ؁

اے پروردگار تو بخشدے اور رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربان ہے۔

⑬ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؁

اے ہمارے رب تو پوری فرما ہمارے لئے روشنی اور ہم کو بخشدے تو ہی تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے۔

⑭ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؁

اے میرے رب تو مجھے اور میرے والدین کو بخشدے اور ان لوگوں کو بھی میرے جو گھر میں داخل ہوئے بحالت ایمان اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی۔

رحم و مغفرت، آسانی اور دشمنوں پر فتحیابی کی دعاء

ان آیتوں کی حدیثوں میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے خزانہ میں سے یہ آیتیں ہیں۔ حدیث میں ہے کہ اس دعا کی ہر درخواست پر اللہ تعالےٰ نے قَدْ قَبِلْتُ فرمایا یعنی ہم نے قبول کیا۔

⑮ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؁

۱؎ سورۂ مومنون، پ ۱۸، آیت ۱۱۸ ۔ ۲؎ سورۃ التحریم، پ ۲۸، آیت ۸ ۔ ۳؎ سورۂ نوح، پ ۲۹، آیت ۲۸
۴؎ سورۂ بقرہ، پ ۳، آیت ۲۸۶ ۔

اے ہمارے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے ہمارے رب اور نہ رکھ ہمارے اوپر بھاری بوجھ جیسا کہ تو نے رکھا تھا ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے اے پروردگار ہمارے نہ اٹھوا ہم سے جس کی ہم کو طاقت نہیں اور ہم سے درگذر کر اور ہم کو بخشدے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا آقا ہے تو ہماری مدد فرما قوم کافرین پر۔

توبہ واستغفار کی دُعاء

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے۔ جبکہ وہ کوہ طور سے تشریف لے آئے تھے۔

(۱۶) اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ۝ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَیْکَ ؕ [۱]

تو ہی ہمارا آقا ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور لکھ دے ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بے شک ہم تیری طرف لوٹ آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے۔

(۱۷) رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ۝ [۲]

اے رب اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں نے تو مجھے بخشدے۔

دعاء مغفرت، انجام بخیر وحصول جنت کی دُعاء

یہ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کی دعا ہے۔

(۱۸) رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۙ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ

---

[۱] سورۂ اعراف، پ ۹، آیت ۱۵۵، ۱۵۶

[۲] سورۂ قصص، پ ۲۰، آیت ۱۶

تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ۱؎

اے ہمارے رب تونے گھیر لیا ہے ہر چیز کو رحمت اور علم میں تو توبہ کرنے والوں کو اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے والوں کو بخشدے اور بچالے دوزخ کے عذاب سے۔ اے ہمارے پروردگار تو ان کو داخل فرما اس ہمیشگی کے باغوں میں جن کا تونے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو بھی جو نیک ہوئے ہیں ان کے باپوں اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولادوں میں سے بے شک تو ہی ہے زبردست حکمت والا اور ان کو بچالے تمام تکلیفوں سے اور جن کو تونے تکلیفوں سے اس دن بچالیا تو تونے اس پر رحم فرمایا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

استقامت اور طلب رحمت کی دُعاء

دعاء میں استقامت حق کی تعلیم ہے اس کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۱۹) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ ۲؎

اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا مت کر اس کے بعد تو ہم کو ہدایت دے چکا ہے اور اپنی جانب سے مہربانی عطا فرما۔ تحقیق تو بہت دینے والا ہے اے ہمارے پروردگار تو سب لوگوں کو ایک ایسے دن میں جمع کریگا کہ جس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ تعالےٰ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

نیک مسلمانوں کی دعاء ہے۔

(۲۰) رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۳؎

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے تو ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور آگ کے عذاب سے بچا۔

۱؎ سورۂ مومن، پ ۲۴، آیت ۷ تا ۹۔

۲؎ سورۂ آل عمران، پ ۳، آیت ۸، ۹

۳؎ سورۂ آل عمران، پ ۳، آیت ۱۶۔

یہ اللہ تعالے کے نیک بندوں کی دعائیں ہیں اللہ تعالے نے ان کی دعائیں قبول فرمائیں۔ جیسا کہ اس کے بعد فاستجاب الخ فرمایا۔ عبدالسلام بستوی۔

(۲۱) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ [۱]

اے ہمارے پروردگار نہیں پیدا کیا آپ نے اس کو بے فائدہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ پس تو ہم کو آگ کے عذاب سے بچا اے ہمارے پروردگار تو جس کو دوزخ میں ڈالے تو تو نے اس کو رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو جو ایمان کا اعلان کرتا ہے کہ ایمان لے آؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور دور کر دے ہم سے ہماری برائیوں کو اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دے، اے ہمارے پروردگار اور ہم کو دے جو تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہم کو ذلیل مت کر قیامت کے دن بے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔

یہ اصحاب کہف کی دعا ہے۔

(۲۲) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ [۲]

اے رب ہمارے ہم کو عطا فرما اپنے پاس سے رحمت اور مہیا کر ہمارے لئے ہمارے کام میں راہ یابی۔

توفیق عمل صالح اولاد صالح واستقامت کی دعاء

نیک بندوں کی دعائیں ہیں۔

---

[۱] سورۂ آل عمران، پ ۴، آیت ۱۹۱ تا ۱۹۴ [۲] سورۂ کہف، پ ۱۵، آیت ۱۰

(۲۳) رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ [۱]

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جن کو تو نے میرے اوپر اور میرے والدین پر کیا ہے اور اس بات کی توفیق دے کہ ایسا نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے اور صلاحیت دے میری اولاد میں بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور مسلمانوں سے ہوں۔

دشمنوں سے نجات ان پر غلبہ اور فتحیابی کی دعاء

دشمنوں پر فتحیابی کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی جس وقت جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تھا جنگ کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

(۲۴) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ [۲]

اے ہمارے رب تو ہم پر صبر ڈال دے اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور ہماری مدد فرما کافر قوم پر۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی دعا ہے۔ لڑائی کے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہیئے۔

(۲۵) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ [۳]

اے ہمارے رب تو ہمارے گناہوں کو بخشدے اور ہماری زیادتی کو ہمارے کاموں میں اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور ہماری امداد فرما کافر قوم پر۔

---

[۱] سورۂ احقاف، پ ۲۶، آیت ۱۵۔ [۲] سورۂ بقرہ، پ ۲، آیت ۲۵۰۔ [۳] سورۂ آل عمران، پ ۴، آیت ۱۴۷

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے۔

(۲۶) رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ [1]

اے میرے رب تو مجھے نجات دے ظالم قوم سے۔

دشمنوں پر غلبہ کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی۔

(۲۷) رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ [2]

اے ہمارے رب تو فیصلہ کردے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف کے ساتھ اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی دعا ہے۔ دشمنوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرب ہے۔

(۲۸) عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ [3]

اللہ ہی کے اوپر ہم نے بھروسہ کیا اے ہمارے رب تو ہم پر زور مت آزما ظالم قوم کا اور اپنی رحمت کے ساتھ نجات دے قوم کافروں سے۔

ظالموں سے نجات حاصل کرنے کی دعاء

یہ کمزور مسلمانوں کی دعاء ہے جو مکہ میں مجبوراً مقیم تھے۔ ظالموں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ دعا مجرب ہے۔

---

[1] سورۂ قصص، پ ۲۰، آیت ۲۱۔

[2] سورۂ اعراف، پ ۹، آیت ۸۹

[3] سورۂ یونس، پ ۱۱، آیت ۸۵، ۸۶

۲۹ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ [۱]

اے ہمارے پروردگار تو ہم کو اس لبتی سے نکال جس کے رہنے والے ہم پر ظلم کرتے ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حمایتی اور مددگار بنا دے۔

یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔

۳۰ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ [۲]

اے ہمارے پروردگار نہ کر ہم کو ظالم قوم کے ساتھ۔

ظالموں کی معیت سے پناہ مانگنے کی دُعاء

یہ اعراف والوں کی دعا ہے۔

۳۱ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ [۳]

اے ہمارے پروردگار نہ کر ہم کو ظالم قوم کے ساتھ۔

کافروں کے ظلم اور فتنے سے بچنے کی دُعاء

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے زمانے کے مسلمانوں کی دعا ہے۔

۳۲ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ [۴]

اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری جانب رجوع ہیں اور تیری طرف لوٹنے والے ہیں۔

---

[۱] سورۃ النساء، پ ۵، آیت ۷۵ [۲] سورۂ مومنون، پ ۱۸، آیت ۹۴

[۳] سورۂ اعراف، پ ۷، آیت ۴۷ [۴] سورۃ الممتحنہ، پ ۲۸، آیت ۴،۵

(۳۳) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ [۱]

اے ہمارے رب نہ بنا ہم کو تختہ مشق کافروں کا اور ہم کو بخش دے اے ہمارے رب تو ہی زبر دست حکمت والا ہے

مفسد لوگوں پر فتح حاصل کرنے کی دُعاء

حضرت لوط علیہ السلام کی دعاء ہے

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ [۱]

اے پروردگار تو میری امداد فرما قوم مفسدین پر

اپنی نجات اور دشمنوں کی ہلاکت کی دعاء

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعاء ہے۔

رَبِّ إِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ [۲]

اے میرے رب مجھ کو میری قوم نے جھٹلایا پس تو فیصلہ فرما ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمانا اور نجات دے مجھ کو اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں مومنین میں سے۔

صبح کی نماز، وتر اور حوادث نازلہ میں دعاء قنوت

فجر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا ثابت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر دم تک صبح کی نماز میں دعاء قنوت پڑھتے رہے[۳] اور

---

[۱] سورۃ العنکبوت، پ ۲۰، آیت ۳۰ [۲] سورۃ الشعراء پ ۱۹، آیت ۱۱۸ [۳] مسلم ۴۸۹ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۱۳۲۰ التطوع احمد ج ۴ ص ۵۹۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وتر میں اور جنگ و مصیبت کے وقت آپ نے اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے دعاء قنوت پڑھی ہے۔ لہذا یہ سب دعائیں قنوت کی ہیں۔ حسب موقع اس کو پڑھیں۔ تنہا مفرد کا صیغہ اور امام جمع کا صیغہ پڑھے۔ اور آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ [1]

اے اللہ تو مجھے راہ دکھا ان لوگوں میں جن کو تو نے راہ دکھائی ہے اور مجھ کو عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی ہے اور مجھے دوست بنا لے ان لوگوں میں جن کو تو نے دوست بنا لیا ہے اور برکت دے مجھے اس چیز میں جو تو نے مجھے دی ہے اور مجھے اس برائی سے بچالے جو تو نے مقدر کر رکھی ہے۔ کیونکہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تیرے اوپر حکم نہیں جا سکتا۔ تیرا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا اور تیرا دشمن عزیز نہیں ہو سکتا اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند تر ہے۔ تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ

[1] ابوداؤد: ۱۴۲۵ الصلوٰۃ، الترمذی، ۴۶۴ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۱۱۷۸ اقامۃ الصلوٰۃ، الحاکم ۱۷۰ ص ۳/۳

سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ [۱]

اے اللہ تو ہم کو بخش دے اور تمام مرد اور تمام مومن عورتوں کو اور تمام مسلمان مردوں اور تمام مسلمان عورتوں کو اور ان کے دلوں میں الفت ومحبت ڈال دے اور ان کے کاموں کی اصلاح کر دے اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی امداد فرما اے اللہ تو ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ اے اللہ تو ان کی باتوں میں مخالفت اور پھوٹ ڈال دے اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان کی حالت کو پریشان کر دے اور ان کی جمعیت کو تتر بتر کر دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو مجرموں سے تو نہ رد کر دے اے اللہ ہم تجھ کو ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ [۲]

الٰہی ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے معافی چاہتے ہیں اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور ہم تیرے نافرمانوں سے الگ ہوتے اور ان کو چھوڑ دیتے

---

[۱] البیہقی ج۲ ص۲۱۰، ۲۱۱، شرح السنہ ج۳ ص۱۳۱

[۲] البیہقی ج۲ ص۲۱۰، ۲۱۱، شرح السنہ ج۳ ص۱۳۱، ارداد الخلیل ج۲ ص۱۷۰، الاذکار ص۴۹

ہیں، خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی نماز اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف بھاگتے ہیں اور تیری ہی خدمت کرتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ بے شک تیرا سچا عذاب کافروں کو پہونچنے والا ہے۔

فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی اور دعائیں

فجر کی نماز کے بعد وظیفے اور ذکر الٰہی کے لئے اچھا وقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر یاد الٰہی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی، تو اس کو پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا"[1]

اور فرمایا کہ فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا بہتر ہے۔ چار اسمٰعیلی غلام آزاد کرنے سے[2]۔ اور فرمایا جس نے صبح کی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے اپنی جگہ بیٹھ کر دس۱۰ دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ پڑھ لیا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس۱۰ گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے بلند ہوں گے اور اس دن کی تمام مصیبتوں اور شیطان کے شر و فساد سے بچا لیا جائے گا[3]۔ اور فرمایا صبح کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنے سے فرشتے اس کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں۔[4]

---

[1] الترمذی: ۵۸۶ الصلوٰۃ

[2] ابوداؤد: ۳۶۶۷ العلم فی القصص، ابویعلی (الترغیب ج ۱ ص ۲۹۵).

[3] الترمذی: ۳۴۷۴ الدعوات، النسائی فی عمل الیوم، ۱۲۶، صحیح الترغیب ۴۷۲

[4] احمد ج ۱ ص ۱۴۷، البزار (المجمع ج ۱۰ ص ۱۰۷).

نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد اس دعاء کو پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا [1]

الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے حلال وپاکیزہ رزق اور نفع دینے والا علم اور قبول ہونے والا کام۔

اس دعاء کو چاشت کے بعد پڑھنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ [2]

یا اللہ میں تیری ہی امداد سے پکڑتا ہوں اور تیری ہی اعانت سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

اس دعاء کو مغرب اور فجر کی نماز کے بعد پڑھنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ [3]

یا اللہ مجھے آگ دوزخ سے بچائیو۔ (سات مرتبہ پڑھے)

فجر کی نماز پڑھ کر بلا عذر سو جانا منع ہے

صبح کی نماز پڑھ کر بغیر کسی وجہ کے سونا درست نہیں ہے۔ یہ عبادت وذکر الٰہی کا وقت ہے۔ تمام چیزیں اپنی اپنی زبان میں خدا کی حمد وثنا وتسبیح میں مصروف

[1] ابن السنی ص۱۰۸ مد۱۵ الطبرانی الصغیر ص۲۶۰/۱۶۰ ، المجمع ص۱۱۱/۱۰۷۔

[2] ابن السنی: ص۱۱۵ مد۳۵ ، النسائی فی عمل الیوم: ص۶۱۴ ، الاذکار ص۶۳۔

[3] ابوداؤد: ۵۰۷۹ الادب ابن حبان (۲۳۴۶۔ الموارد)

ہوجاتی ہیں۔ انسان کو ذکر الٰہی سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ صبح کو سونے سے آدمی کی روزی سلب ہوجاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نَوْمُ الصُّبْحِ يَمْنَعُ الرِّزْقَ [۱]۔ صبح کا سونا روزی سے محروم کر دیتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں صبح کو سوئی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو آپ نے پاؤں سے مجھے ہلا کر فرمایا: اے میری پیاری بچی کھڑی ہوجا [۲] پروردگار کی روزی کے پاس حاضر ہو۔ غافلین میں سے مت ہو۔ اللہ تعالیٰ صبح صادق اور آفتاب نکلنے کے درمیان لوگوں کی روزیاں تقسیم کرتا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب نکلنے سے پہلے سونے سے منع فرمایا ہے [۳] اور حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ زمین فریاد کرتی ہے اللہ تعالیٰ سے عالم کے سونے سے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد [۴] اس قسم کی بہت سی روایتیں ہیں۔ لہذا صبح کی نماز کے بعد ذکر الٰہی و تلاوت قرآن مجید اور وظائف میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو نیک عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

پچھلی رات کی دعا

رات کا پچھلا وقت بہت مبارک اور مقبول حصہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[۱] احمد ج۱ ص۷۳، الکامل ج۱ ص۳۲۱، الترغیب ص۵۳۰۔

[۲] البیہقی والترغیب والترغیب ص۵۳۰ ج۲۔

[۳] ابن ماجہ: ۲۲۰۶ التجارہ الترغیب ج۲ ص۵۳۱۔

[۴] شرح السنہ ج۳ ص۲۲۲ الاذکار ص۶۲۔

يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبُ لَهٗ مَنْ يَّسْئَلُنِىْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَلَهٗ [1]

رات کے پچھلے تہائی حصہ میں اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا پر نزول جلال فرما کر ارشاد فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مانگنے والا ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں کوئی معافی کا خواستگار ہے جو معافی چاہے میں اس کو معاف کروں۔ (بخاری مسلم)

صبح تک برابر اللہ تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے۔ پس ایسے وقت میں دنیا و آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیئے۔ اور یادِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نمازِ تہجّد کی دعائیں

تہجد کی نماز کی حدیثوں میں بہت زیادہ فضیلت آئی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق مرحمت فرمائے تو نمازِ تہجد ضرور پڑھنی چاہیئے، فرض نمازوں کے بعد سب سے زیادہ درجہ تہجد کی نماز کا ہے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ آخر رات میں اٹھ کر پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر وضو اور تکبیر تحریمہ کے بعد ان دونوں دعاؤں کو یا ان میں سے کسی ایک کو پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو تہجد کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ

---

[1] البخاری ۱۴۵ التہجد مسلم ۲۵۸ المسافرین و جمیع اصحاب السنہ۔

وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاۗؤُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [1]

اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے تو ہی آسمانوں و زمینوں اور ان کے رہنے والوں کو قائم کرنے والا ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور ان میں بسنے والی چیزوں کا بادشاہ ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو ہی ثابت ہے اور تیرا ہی وعدہ سچا ہے اور تیرا ہی دیدار حق ہے اور تیری ہی بات سچی ہے اور جنت ثابت ہے اور دوزخ موجود ہے اور سب انبیاء علیہم السلام برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں اور قیامت برحق ہے ۔ اے اللہ میں تیرا ہی فرمانبردار بن گیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے جھگڑتا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لاتا ہوں، تو میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر، اور ان گناہوں کو جن کو تو جانتا ہے معاف کر دے تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور نیکی کرانے کی طاقت اور گناہوں سے باز رکھنے کی قوت اور تیرے سوا کسی میں نہیں ہے ۔

[1] مسلم ج۱ المسافرین، ابوداؤد ج۱ الصلوٰۃ، الترمذی ج۲ ۳۴۲ الدعوات

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ [1]

اے اللہ جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنیوالے پوشیدہ اور کھلی چیزوں کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ تو مجھے ہدایت دے اس حق میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے تو ہی جس کو چاہے سیدھا راستہ چلاتا ہے۔ (بخاری مسلم، ابی عوانہ)

اسمائے حسنیٰ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے اچھے نام ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کر کے گنتا رہے گا۔ جنت میں داخل ہو گا [2]

وہ اسمائے حسنیٰ یہ ہیں:

ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

[1] مسلم ۷۷۰ المسافرین، ابوداؤد ۷۶۷ الصلوٰۃ، الترمذی ۳۴۲۰ الدعوات

[2] بخاری ۶۴۱۵ الدعوات، مسلم ۲۶۷۷ الذکر والدعاء۔

اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِيْمُ اَلْقَابِضُ
اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِيْعُ اَلْبَصِيْرُ اَلْحَكَمُ
اَلْعَدْلُ اَللَّطِيْفُ اَلْخَبِيْرُ اَلْحَلِيْمُ اَلْعَظِيْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ
اَلْعَلِيُّ اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ اَلْمُقِيْتُ اَلْحَسِيْبُ اَلْجَلِيْلُ اَلْكَرِيْمُ
اَلرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِيْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِيْدُ اَلْبَاعِثُ
اَلشَّهِيْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَكِيْلُ اَلْقَوِيُّ اَلْمَتِيْنُ اَلْوَلِيُّ اَلْحَمِيْدُ اَلْمُحْصِيْ
اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِيْدُ اَلْمُحْيِيْ اَلْمُمِيْتُ اَلْحَيُّ اَلْقَيُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ
اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ
اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِيْ اَلْمُتَعَالِيْ اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ
اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْمُقْسِطُ
اَلْجَامِعُ اَلْغَنِيُّ اَلْمُغْنِيْ اَلْمَانِعُ اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِيْ
اَلْبَدِيْعُ اَلْبَاقِيْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِيْدُ اَلصَّبُوْرُ[1]

وہی اللہ ایسا ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ بڑا مہربان اور رحم والا ہے بادشاہ پاک، سلامتی عطا کرنے والا، امن دینے والا، پناہ دینے والا، غالب بڑا زبردست بڑائی والا، پیدا کرنے والا، بنانے والا، بخشنے والا، دباؤ والا، بہت دینے والا ہے، روزی دینے والا، کھولنے والا، جاننے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا

[1] الترمذی: ۳۵۰۷ الدعوات ۸۳ ابن حبان (ع ۲۳۸۴ الموارد) ابن ماجہ: ۳۸۶۱ الأدعیۃ المرعاۃ ص ۳۲۸/۳۲۰

ذلیل کرنے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، باریک بیں، خبردار کرنے والا عظمت والا، بخشنے والا، قدردان بلندی والا، بڑائی والا، حفاظت کرنے والا، روزی پہونچانیوالا، کفایت کرنے والا، بزرگی والا، عزت والا، نگہبان، قبول کرنے والا، کشائش والا، حکمت والا، محبت کرنیوالا، بڑی شان والا، اٹھانیوالا، حاضر سچا مالک کام بنانے والا، زور آور قوت والا، حمایت کرنیوالا، خوبیوں والا، گننے والا، نیا پیدا کرنیوالا، لوٹانے والا، جلانے والا، مارنے والا، زندہ سب کا تھامنے والا، پانے والا، عزت والا، اکیلا بے نیاز، قدرت والا، مقدور والا، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، سب سے پہلے، سب سے پیچھے، ظاہر چھپا، مالک پاک صفتوں والا، احسان کرنے والا، رجوع کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، نرمی کرنیوالا، ملک کا مالک، صاحب عزت کا بخشش کا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنیوالا، بے پرواہ بے پرواہ کرنیوالا روکنے والا، نقصان پہونچانے والا، نفع دینے والا، روشن کرنیوالا، ہدایت کرنیوالا، ایجاد کرنیوالا، باقی رہنے والا، سب کا وارث، نیک راہ بتانے والا، صبر کرنے والا۔

نماز استخارہ کی دُعاء

استخارہ کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو استخارہ کرلیا کرے وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا اور نہ نقصان اٹھائے گا[1] اور استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے استخارہ نہ کرنا بدقسمتی ہے[2]۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے[3]، مختصر استخارہ اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ اور اصل استخارہ کی یہ ترغیب ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے اور ھٰذَا الْاَمْرُ کی جگہ اس کام کا نام لیا جائے جس کے کرنے کا ارادہ ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ فرمایا کرتے (ترمذی[4])

---

[1] الطبرانی الاوسط (المجمع ج ۲ ص ۲۸۰) الطبرانی الصغیر ج ۲ ص ۷۸،

[2] الترمذی ۲۱۵۱ القضاء والقدر، احمد ج ۱ ص ۱۶۸

[3] البخاری: ۶۳۸۲ الدعوات، ابوداؤد: ۱۵۳۸ الصلوۃ الترمذی: ۴۸۰ الصلوۃ [4] الترمذی: ۳۵۱۶ الدعوات

اور حضرت انسؓ سے فرمایا، اے انس جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ (طلب خیر و مشورہ) کر لیا کرو۔ اس کے بعد غور کرو جو بات تمہارے دل میں آئے۔ اسی میں بھلائی ہے۔[1] (ابن سنی) دعائے استخارہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ[2]

اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ بھلائی مانگتا ہوں اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعے اور مانگتا ہوں تیرے فضل سے کیونکہ تو ہی قادر ہے میں قادر نہیں ہوں اور تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام اچھا ہے میرے لئے میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو تو اس کو میرے قابو میں کر دے اور اس کو میرے لئے آسان کر دے پھر اس میں میرے لئے برکت دے اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے لئے اچھا نہیں، میرے دین دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقرر کر دے۔ جس جگہ بھی ہو۔ پھر مجھ کو اس سے خوش کر دے۔

مشکل اور دشواری کے وقت کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم اگر ان دعاؤں کو پڑھو گے تو اللہ تمہاری

مشکلوں کو دور فرمائے گا۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا [1]

اللہ ہم کو کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے۔ ہم نے اللہ ہی کے اوپر بھروسہ کرلیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا [2]

اے خدا تیری ہی طرف سے آسانی اور سہولت ہے اور اگر تو چاہے تو مشکل کو آسان کردے۔

تنگ دستی دور کرنے کی دعاء

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو تنگ دست اور محتاج آدمی گھر سے باہر نکلتے وقت اس دعا کو پڑھ لیا کرے تو اس کی معاشی پریشانی اور تنگدستی دور ہوجائے گی۔ (انشاءاللہ)

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَمَالِىْ وَدِيْنِىْ ط اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِىْ بِقَضَآءِكَ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا قُدِّرَ لِىْ حَتّٰى لَآ اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ [3]

اللہ کا نام لیتا ہوں اپنے نفس اور مال اور دین پر۔ اے اللہ تو مجھے خوش کردے اپنے قضا وقدر (فیصلہ) سے اور جو کچھ میرے لئے مقدر کردیا گیا ہے۔ اس میں برکت عنایت فرما تاکہ میں دیرسویر کو نہ چاہوں۔

---

[1] الترمذی ۲۴۳۱ القیامۃ ۸، احمد ج ۱ ص ۳۲۶، مصنف ابن شیبہ ۱۰/۳۵۲، بخاری ۵/۲، ۷۱ فی تفسیر سورۃ آل عمران

[2] ابن حبان (۲۴۲۷ الموارد) ابن السنی: ۳۵۳ ص ۱۳۸

[3] ابن السنی: ۳۵۲ ص ۱۳۸، الاذکار ص ۱۰۶

موت کی خبر پہنچنے کیوقت کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کو اپنے بھائی کی موت کی خبر ملے تو یہ دعاء پڑھو۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۔ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي الْمُحْسِنِينَ وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي أَهْلِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ [۱]

ہم اللہ کے ہیں اور اسی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ تو اس کو اپنے مخلص بندوں میں لکھ لے اور اس کی کتاب علّیین میں لکھ رکھ اور باقی ماندہ لوگوں میں اس کا قائم مقام بن جا اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ اور آزمائش میں ڈال۔

موت مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تکلیف اور بیماری کی وجہ سے موت کی آرزو مت کرو اگر تم یہی چاہتے ہو تو اس طرح کہہ سکتے ہو۔

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي [۲]

یا اللہ تو مجھے زندہ رکھ۔ جب تک میرا زندہ رہنا میرے حق میں اچھا ہے اور مجھے موت دے۔ اگر مرنا میرے حق میں اچھا ہو۔

---

[۱] الطبرانی الکبیر [المجمع ۲ ص ۳۳۱] ابن السنی: ۵۶۶ [۲۹] [۲] البخاری: ۵۶۷۱ النسائی، المسلم: ۲۶۸۰ الذکر والدعاء ابوداؤد: ۳۱۰۸ الجنائز

میت کے غسل و تکفین کیوقت کی دُعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میت کی خوبیوں کا بیان کرو اور برائیوں سے رک جاؤ[1] اور فرمایا جو غسل دیتے وقت پردہ پوشی کرے۔ اللہ تعالےٰ اس کے بدلے میں اس کے چالیس سال کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔[2]

میت کے غسل و کفن کے وقت کوئی خاص دعاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ کی دُعائیں

صحیح حدیثوں میں نماز جنازہ کی یہ ترکیب بتائی گئی ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پھر کوئی دوسری سورت پڑھ کر دوسری تکبیر کہی جائے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھ کر تیسری تکبیر کہی جائے تیسری تکبیر کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں پڑھی جائیں۔ چاہے سب دعائیں پڑھی جائیں یا دو ایک پر ہی اکتفا کی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ[3]

---

[1] ابوداؤد: ۰۰ ۹۴ الادب، الترمذی ۱۰۱۹ الجنائز

[2] البیہقی ۳ ص ۳۹۵، الحاکم ۱ ص ۳۵۴

[3] ابوداؤد: ۱-۳۲۰ الجنائز، الترمذی: ۱۰۲۴ الجنائز، الحاکم ص ۲۵۸

یا اللہ تو ہمارے زندوں، مردوں حاضر، غائب، چھوٹے بڑے مرد اور عورت کو بخش دے۔ یا اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارے تو اس کو ایمان پر مار، یا اللہ تو اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر۔ اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ میں ڈال۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْ لَهٗ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ [۱]

یا اللہ اس کو بخش۔ اس پر رحم فرما اور سلامتی عطا فرما۔ اور معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما۔ اور اس کا ٹھکانہ عمدہ بنا۔ اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کو پانی سے برف اور ٹھنڈے پانی سے دھو دے اور گناہوں سے ایسا پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اور دنیا کے گھر سے وہاں اچھا گھر دے۔ اور دنیا کے اہل سے اچھا اہل مرحمت فرما، اور یہاں کے جوڑے سے وہاں اچھا جوڑا عنایت فرما، اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر اور عذاب نار سے اس کو بچا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ [۲]

یا اللہ فلاں بن فلاں تیرے عہد اور تیری ہمسائیگی کے امان میں ہے اس کو قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا تو قول کو پورا کرنے والا ہے اور حق و صداقت والا ہے۔ اے اللہ اسکو بخش دے اور اس پر رحم کر۔ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

---

[۱] مسلم: ۱۰۲۵ الجنائز، النسائی: ۴/ص۷۳ البیہقی ۴/ص۴۰

[۲] ابو داؤد: ۳۲۰۲ الجنائز، ابن ماجہ: ۱۴۹۹ الجنائز

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ سِرَّھَا وَعَلَانِیَتَھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْلَہٗ [۱]

اے اللہ تو اس میت کا رب ہے تونے اسے پیدا کیا اور اسلام کا راستہ بتایا اور تو نے ہی اس کی جان نکلی ہے اور تو اس کے ڈھکے چھپے اور کھلے کو خوب اچھی طرح جانتا ہے ہم سب اسکی سفارش کے لئے آئے ہیں۔ لہذا اسکو بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا [۲]

اے اللہ تو اسے آگے جانے والے اور پیش خیمہ اور ذخیرہ اور باعثِ ثواب بنا دے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْلَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ [۳]

اے اللہ یہ تیرا غلام ہے اور تیرے غلام کا بیٹا ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اور مجھ سے زیادہ تو اس کو جانتا ہے اگر وہ نیک ہو تو اس کی نیکی میں اضافہ کردے، اور اگر گنہگار ہو تو اس کے گناہوں کو معاف کردے اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ میں ڈال۔

نوٹ:۔ ان دعاؤں کو پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔

---

[۱] ابوداؤد: ۳۲۰۰ الجنائز، احمد ۲ص ۲۵۶۔

[۲] البخاری: الجنائز: ص ۶۵ معلقا،

[۳] ابن حبان: ۷۵۶ الموارد، ابویعلیٰ [المجمع ۳ص ۳۳]

جنازہ کو دیکھ کر کیا دعاء پڑھنی چاہیئے

جنازہ کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھنی ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ [1]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، جنازے کو دیکھ کر فرماتے۔

سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ [2]

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا فرمائیے کیا حال ہے تو جواب میں فرمایا۔ میری مغفرت اس کلمے کے باعث ہوئی۔ جس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اور جنازے کو اٹھاتے اور لے جاتے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی دعاء نہیں آئی ہے۔

دفن کے وقت کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہو۔ [3]

حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب قبر میں رکھدی گئیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء پڑھی تھی:

---

[1] الاذکار ص ١٣٦

[2] نزالابرار ص ٢٨٩

[3] احمد ج ٢ ص ٢٧، ابن ماجہ: ٥٥٠ الجنائز، الترمذی: ١٠٤٦ الجنائز، احکام الجنائز ص ١٥٢

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى

بِسۡمِ اللّٰهِ وَفِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ [1]

دفنانے کے بعد کی دعاء

اس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی خاص دعاء منقول نہیں ہے۔ اتنا ضرور ثابت ہے کہ آپ میت کو دفنانے کے بعد ٹھہرے رہتے اور فرماتے۔

اِسۡتَغۡفِرُوۡا لِاَخِيۡكُمۡ وَسَلُوۡا لَهُ التَّثۡبِيۡتَ فَاِنَّهُ الۡاٰنَ يُسۡاَلُ [2]

اپنے بھائی کے حق مین بخشش مانگو اور ثابت قدمی کی درخواست کرو۔ کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، دفن کے بعد سورۂ بقرۃ کے اول اور آخری رکوع پڑھنے کو اچھا سمجھتے تھے [3] واللہ اعلم

تعزیت

مصیبت زدہ اور غم زدہ شخص کو تسلی تشفی دے کر اس کے رنج و غم کو دور کرنا مستحب ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت و تسلی کرے اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب مصیبت زدہ کو ملے گا۔ [4] مصیبت زدہ عورت کو تسلی دینے والے کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا۔ [5]

---

[1] الحاکم ج ۲ ص ۳۷۹، احمد ج ۵ ص ۲۵۴

[2] ابوداؤد: ۳۲۲۱ الجنائز، الحاکم (صحیح الجامع: ۹۵۶ ج ۱ ص ۳۲۱)

[3] نزل الابرار ص ۲۹۰

[4] الترمذی: ۱۰۷۳ الجنائز، ابن ماجہ: ۱۶۰۲ الجنائز

[5] الترمذی: ۱۰۷۶ الجنائز

تعزیتی خطوط بھیجنا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، کے فرزند ارجمند کے انتقال پر ذیل کا نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا۔

دعائے اسم اعظم

حدیثوں میں اسم اعظم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اسم اعظم کے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالےٰ اس کی دعا قبول فرمائیگا[1] ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الخ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمائے اس نے اسم اعظم پڑھا ہے[2]۔ اسم اعظم کے تعین میں اختلاف ہے۔ مگر ذیل کی دعاؤں میں اسم اعظم بتایا گیا ہے اسی لئے اس کو پڑھنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنۡتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ الۡاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ [3]

الٰہی میں تیرے ہی سے سوال کرتا ہوں اس وجہ سے کہ تو ہی معبود ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ نہ جنا نہ جنا گیا۔ اور نہ اس کے کوئی برابر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الۡحَمۡدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ الۡحَنَّانُ الۡمَنَّانُ بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ اَسۡئَلُکَ [4]

---

[1] ابن ماجہ: ۳۹۰۲ الدعوات، الحاکم ج ۱ ص ۵۰۵، الطبرانی الکبیر (صحیح الجامع: ۹۰)۔

[2] ابوداؤد: ۱۴۹۳ الصلوۃ، الترمذی: ۳۴۷۵ الدعوات ب ۶۴، الترغیب ج ۲ ص ۲۷۴.

[3] ابوداؤد ۱۴۹۲ الصلوٰۃ، ترمذی ۳۴۷۵ الدعوات باب ۶۴: احمد ج ۵ ص ۳۶۰، ابن حبان ۲۳۸۳، الحاکم ج ۱ ص ۵۰۲ ترغیب ج ۲ ص ۲۷۴، ابن ماجہ: ۱۲۶۷ ۳۸۵۷ الدعاء [4] ابوداؤد: ۱۴۹۵ الصلوٰۃ، ابن ماجہ ۳۸۵۸ الدعاء، الترمذی ۳۵۴۴ الدعوات ب ۱۰۰، احمد ج ۳ ص ۱۲۰ النسائی: ج ۳ ص ۵۳، السہو، ابن حبان ۲۳۸۳ (الموارد) الحاکم ج ۱ ص ۵۰۳

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس وجہ سے کہ تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو بڑا مہربان۔ احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ عزت اور بزرگی والے، اے زندہ رہنے والے اور خبر گیری کرنے والے، میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَلٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ؀۱

اور تمہارا معبود ایک ہے نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر وہی جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٓمٓ نہیں ہے بندگی کے لائق، مگر وہی اللہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا، خبر گیری کرنے والا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؀۲

کوئی معبود نہیں مگر تو ہی ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور یقیناً میں گنہگاروں سے میں سے ہوں۔

صلوٰۃ التسبیح کی دُعاء

اس نماز کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے۔ متعدد علما جیسے امام مسلم ابوداؤد، دار قطنی اور حافظ ابن حجر نے اسے صحیح قرار دیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے چچا کیا میں تمہیں ایک بات نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اسے بجا لاؤ تو تمہارے دس طرح کے گناہ یعنی اگلے پچھلے، نئے پرانے، قصداً سہواً صغیرہ، کبیرہ، پوشیدہ گناہ مٹ جائیں۔ وہ یہ ہے کہ تم چار رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ کوئی سورۃ پڑھو جب تم اول رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو رکوع سے قبل کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ۔

۱؎ ابوداؤد: ۱۴۹۶ الصلوٰۃ، الترمذی: ۳۴۷۸ الدعوات ۶۵، مصنف ابن شیبہ ۹۴۱۴ ج ۱۰ ص ۲۷۲

۲؎ الحاکم ج ۲ ص ۵۰۵، الترمذی: ۳۵۰۰ فی الدعوات

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔ ؎

پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

پڑھو۔ اب رکوع میں جاؤ اور دس دفعہ یہی کلمات نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ کہو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور قومہ میں بھی دس مرتبہ ان کلمات کو کہو پھر سجدہ میں جاؤ اور اس میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو۔ سجدے سے اٹھ کر جب جلسہ کے لئے بیٹھو تو یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو۔ اب دوسرے سجدے میں جاؤ تو پھر یہی کلمات دس مرتبہ کہو اور سجدے سے اٹھ کر جلسۂ استراحت میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو۔ اب ایک رکعت ہوئی اور اس میں پچھتر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔ تم نے کہا اسی طرح چار رکعتیں پوری کرو اور ہر رکعت میں پچھتر پچھتر دفعہ پڑھو۔ اگر تم سے ہو سکے تو دن میں ایک دفعہ یہ نماز پڑھو ورنہ جمعہ کو ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھو۔

درود شریف کے پڑھنے کے مقامات و اوقات

ان تینوں حضرات نے فرمایا ہے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

(۱) نماز کے تشہد اولیٰ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تشہد آخیرہ میں بالاتفاق (۲) قنوت کے آخر میں (۳) نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد (۴) خطبہ میں (۵) موذن کے اذان کے جواب کے بعد واقامت کے وقت (۶) دعا کرتے وقت اول، درمیان آخر میں (۷) مسجد میں داخل ہوتے وقت اور اس سے باہر نکلتے وقت (۸) صفا مروہ پر (۹) مجلس میں (۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سننے کے وقت (۱۱) لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (۱۲) حجر اسود کے بوسہ لیتے وقت (۱۳) بازار میں جانے وقت، اور واپسی کے وقت (۱۴) رات کو سو کر کھڑے

؎ ابوداؤد (مختصر السنن ۱۲۵۳)، ابن ماجہ: ۱۳۸۳، ابن خزیمہ: ۱۲۱۶ الترمذی ۴۸۲ الصلوۃ

ہونے کے وقت (۱۵) قرآن مجید کے ختم کرنے کے بعد (۱۶) رنج وغم کے وقت (۱۷) جمعہ کے دن (۱۸) مسجد کے پاس سے گذرنے اور اس کے دیکھنے کے وقت (۱۹) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک لکھتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَا دَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ [۱]

جو کتاب لکھنے میں میرے اوپر درود بھیجے گا تو فرشتے ہمیشہ اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا صلے اللہ علیہ وسلم دائماً سبحان اللہ کیا شانِ عظمیٰ اور نعمت کبریٰ ہے۔ موجودہ زمانے کے مؤلفین اور مصنفین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے بعد صرف (صلعم) لکھ کر اکتفا کرتے ہیں۔ خاک سار محرر سطور کے نزدیک یہ کفایت شعاری مستحسن نہیں ہے محدثین کرام رضی اللہ عنہم نے اس کفایت شعاری کو پسند نہیں فرمایا، بلکہ ہر جگہ نامِ مبارک پر صلے اللہ علیہ وسلم کا لفظ تحریر فرمایا اور اسی وجہ سے ان کی مغفرت ہوئی۔ (نزل الابرار ص ۱۴۲ ۱۴۳) (۲۰) صبح وشام کے وقت (۲۱) گناہ سے توبہ کے وقت (۲۲) محتاجی کے وقت (۲۳) منگنی اور نکاح کے وقت (۲۴) وضو کے بعد (۲۵) نمازوں کے بعد (۲۶) ہر کام شروع کرتے وقت۔

ان مذکورہ اوقات کے دلائل کتب ثلاثہ میں مذکور ہیں طوالت کی وجہ سے نہیں لکھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۲]

درود شریف کے بہت فوائد ہیں جو نزل الابرار اور جلاء الافہام القول البدیع مفتاح الحسن وغیرہ میں وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ طوالت کی وجہ سے اس جگہ نہیں لکھے جا رہے ہیں۔

---

[۱] ابو الشیخ (نزل الابرار ص ۱۸۲) شرف اصحاب الحدیث: ۶۵ ص ۳۶

[۲] ابن ماجہ رقم ۹۰۶ اقامۃ الصلوٰۃ باالصلوٰۃ علی النبی

درود شریف کے صیغے

درود شریف مختلف روایات سے متعدد طرق سے منقول ہے جن کو علامہ نوویؒ نے شرح مہذب واذکار میں اور علامہ سخاوی نے القول البدیع میں اور حافظ ابن القیمؒ نے جلاء الافہام اور مجدد ملت سید صدیق حسن نے نزل الابرار میں اور ابن الہمام اور ابن حجر مکی اور صاحب ذخیرۃ الخیر اور عراقی نے اور ملا علی قاریؒ نے الحزب الاعظم میں اپنے طرز پر لکھا ہے ان صیغوں کی تعداد اسّی کے قریب ہے۔ چند صحیح صیغوں کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین۔ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں اللہ نے سلام کا طریقہ تو ہمیں بتا دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ کہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [1]

اے اللہ رحمت آتار محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ رحمت آتاری ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [2]

اے اللہ تو برکت نازل فرما محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر) اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح ابراہیم و آل ابراہیم علیہ السلام پر برکت آتاری تو ہی لائق تعریف و بزرگ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود شریف کی خصوصیت کی دو وجہیں بیان کی جاتی

---

[1] الدار قطنی ج ۱ ص ۳۵۴ جلاء الافہام ص ۲۱

[2] بخاری مع الفتح ۱۱ از ۱۲۸ تا ۱۳۸ - ۲۸ فی الغزوات، باب الصلوۃ علی النبی وفی تفسیر سورۃ الاحزاب، مسلم ۴۰۶ فی الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبی، ابن ماجہ رقم ۹۰۶ اقامۃ الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔

ہیں۔ (۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف میں تمام نبیوں نے السلام علیکم کہا مگر آپکی امت پر سوائے ابراہیم علیہ السلام کے اور کسی نبی نے سلام نہیں بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس احسان کے بدلہ میں اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجا کرو۔

(۲) یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو سب گھر والوں کو جمع کرکے بیٹھے تو پہلے آپ نے یہ دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ مِنْ شُیُوْخِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَنِّئْہُ مِنِّی السَّلَامَ۔

یا اللہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے بوڑھوں میں سے اس گھر کا حج کرے کرے اس کو میرا سلام پہنچا دے۔ اس پر سب اہلِ بیت نے آمین کہی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ مِنْ لسون اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَھَنِّئْہُ مِنِّی السَّلَامَ فَقَالُوْا (آمین) الٰہی امت محمدیہ کے اڈھیڑوں میں سے اس گھر کا حج کرے اس کو میرا سلام پہنچا دے۔ سب نے آمین کہی، پھر اسمٰعیل علیہ السلام نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ مِنْ شَابِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَنِّئْہُ مِنِّی السَّلَامَ فَقَالُوْا (آمین) یا اللہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے نوجوانوں میں سے اس گھر کا حج کرے اس کو میرا سلام پہنچا دے۔ سب نے آمین کہی۔ پھر حضرت سارہ علیہا السلام نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ الْبُیْتَ مِنَ نِسْوَانِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَنِّئْہُ مِنِّی السَّلَامَ اے اللہ جو عورت امتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں سے اس گھر کا حج کرے اس کو میرا سلام پہنچا دے سب گھر والوں نے اس پر آمین کہی۔ پھر حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبُیْتَ مِنَ الْمَوَالِیِ وَالْمَوَالِیَاتِ۔ اے اللہ جو امت محمدیہ کے آزاد غلاموں اور باندیوں سے اس گھر کا حج کریں۔ ان پر میرا سلام پہنچا دے۔ سب گھر والوں نے آمین کہی۔

جب ان لوگوں نے پہلے ہی اس امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس احسان کے بدلے میں ان پر درود و سلام بھیجنے کا حکم فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ [1]

اے اللہ رحمت بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جس طرح رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت اتار محمد اور آلِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح برکت اتاری ابراہیمؑ پر۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [2]

اے اللہ رحمت بھیج محمد اور آلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیمؑ پر اور برکت نازل کر محمد اور آلِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح کہ تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر سارے جہاں میں تحقیق تو ہی ہے خوبیوں والا اور عزت والا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [3]

اے اللہ رحمت بھیج محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نبی امی اور آلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام اور برکت نازل کر محمد نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر تو خوبیوں والا عزت والا ہے۔

---

[1] النسائی ج ۳ ص ۴۵ السہو مسلم رقم ۴۰۵ الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی، ابوداؤد: ۹۸۰ الصلوٰۃ

[2] النسائی فی عمل الیوم: ۴۹ ص ۱۶۱، ابوداؤد: ۹۸۱ الصلوٰۃ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [1]

اے اللہ رحمت بھیج محمد نبی امی اور آل محمد (صلے اللہ علیہ السلام) پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل کر محمد نبی امی اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح برکت نازل کی ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر تو ہی خوبیوں والا عزت والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [2]

اے اللہ تو درود بھیج محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی بیبیوں اور آپ کی اولاد پر جس طرح کہ درود بھیجی ابراہیمؑ پر اور برکت اتار محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی اولاد پر جس طرح کہ برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر تو ہی حمید" مجید ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَصَلَوَاتُ

---

[1] الحاکم ج ا ص ۲۶۸، احمد ۴ ص ۱۱۹، ابن خزیمہ: ۱۱۷ الصلوٰۃ

[2] البخاری: ۶۳۶۰ الدعوات، مسلم: ۴۰۷ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۹۷۹ الصلوٰۃ

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ [۱]

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہل بیت پر جس طرح رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر تو حمید مجید ہے۔ اے اللہ تو رحمت اتار ہمارے اوپر ان لوگوں کے ساتھ اے اللہ برکت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں پر جس طرح برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ تو ہمارے اوپر برکت نازل کر، ان کے ساتھ اللہ کی رحمتیں اور مومنوں کا درود نازل ہو۔ محمد نبی امی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر تمہارے اوپر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اسکی برکتیں ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ [۲]

اے اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت آتار محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر اور رحم فرما محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح رحم فرمایا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [۳]

---

[۱] الدارقطنی ج ۱ ص ۳۵۴، جلاء الافہام ص ۲۱، الدارقطنی وابن القیم، [۲] ادب المفرد: ۶۴۱ ج ۲ ص ۹۸ مع الشرح، تہذیب الاشار (فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۵۱) [۳] احمد ج ۵ ص ۳۵۳

اے اللہ کردے تو اپنی رحمتوں اور برکتوں کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح کیا تو نے اس کو ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تحقیق تو خوبیوں والا عزت والا ہے اور برکت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح آتاری ابراہیم اور ابراہیم علیہ السلام پر تو ستودہ بزرگ ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [1]

الٰہی تو رحمت بھیج محمد نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں ۔ اور آپ کی اولاد اور اہل بیت پر جس طرح رحمت بھیجی آل ابراہیم علیہ السلام پر تو خوبیوں والا عزت والا ہے

---

[1] الدارقطنی ج ۱ ص ۳۵۴ ، جلاء الافہام ص ۲۱ ، الدارقطنی وابن القیم

ضروری انتباہ
مرکزی مکتبہ اہلحدیث کے مالک فخرالعبید اعظمی نے محمدی زیور
المعروف بہ فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ کو جدید ترتیب اور سلیس اردو زبان میں کثیر مصارف
برداشت کر کے چھپوادی ہے اور انڈین نیشنل کوڈ ایکٹ 6-2-1991,479/482
کے تحت اس کے جملہ حقوق رجسٹرڈ ہے۔ لہذا کوئی بھی پرنٹر و پبلشر حضرات اسے
کسی بھی سائز یا کسی بھی صورت میں جزوی یا کلی طور پر چھاپنے کی زحمت ہرگز نہ فرمائیں تاکہ
کسی قانونی یا اخلاقی مواخذے میں نہ آسکیں۔
ناشر
مرکزی مکتبہ
اہلحدیث مئو یوپی
انڈیا
ملنے کے پتے
مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئو۔ یوپی - ۲۷۵۱۰۱
مکتبہ ترجمان اردو بازار جامع مسجد دھلی ۶
دار المعارف محمد علی روڈ بمبئی
مکتبہ سلفیہ ریوڑی تالاب وارانسی
مکتبہ مسلم بربرشاہ سرینگر کشمیر
کتب خانہ مسعودیہ اردو بازار جامع مسجد دھلی ۶
مرکزی مکتبہ اہلحدیث مئو یوپی ۲۷۵۱۰۱ - انڈیا -